PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

30th December, 1963

Vol. V—No. 21

OFFICIAL REPORT

21.5.65

CONTENTS

Monday, the 30th December, 1963

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	1
Point of Order—	
Re: Lack of quorum in the House	2
Starred Questions and Answers	6
Answers to Starred Questions laid on the Table... ..	38
Unstarred Questions and Answers	58
Question of Privilege—	
Re: incorrect reply to Starred Question No. 1804 ...	59
Adjournment Motions—	
Unlawful act of an A. S. I. Police, Dadu District in taking into possession a gun held by Hamza Ali as a retainer of Haji Abdul Majid, M. P. A.	63
Retrenchment notices issued by Auqaf Department to Moazzins, Khadims and Imams in several districts ..	63
Strike by 4,000 labourers of Lyallpur Cotton Mills, Lyallpur	67
Dacoity in village Somer Mala Bota Got in Khairpur Division	67
Extension in time for the presentation of the Standing Committee Reports	67
Ordinances—	
Resolutions regarding approval of—	
The West Pakistan Nursing Services (Amendment) Ordinance, 1963	69
The West Pakistan Suppression of Prostitution (Amendment) Ordinance, 1963	72
The West Pakistan Milk Boards Ordinance, 1963 ..	80
The Whipping (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1963	88

Price: Rs.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 30th December, 1963.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-35 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Quran and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ
اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ؕ وَاسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝

پ ۱۲ - س ۱۱ - ع ۸ - آیات ۸۹ تا ۹۳

اور اے میری قوم کے لوگو میری ضد میں آکر کہیں ایسی بات نہ کر بیٹھنا کہ تمہیں بھی وہی معاملہ پیش آجائے جیسا قوم نوح کو یا قوم ہود کو یا قوم صالح کو پیش آچکا ہے۔ اور قوم لوط تم سے کچھ دور نہیں۔ اور دیکھو اللہ سے معافی مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔ میرا پروردگار بڑا ہی رحمت والا بڑا ہی محبت والا ہے۔ لوگوں نے کہا اے شعیب تم جو کچھ کہتے ہو اس میں سے اکثر باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم ہم لوگوں میں ایک کمزور آدمی ہو اگر تمہاری برادری کے آدمی نہ ہوتے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیتے تمہاری ہمارے سامنے کوئی ہستی نہیں۔ شعیب نے کہا اے میری قوم کے لوگو کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ ہوا اور اللہ تمہارے لئے کچھ نہیں کہ اسے پیچھے ڈال دیا۔ جو کچھ تم کرتے ہو میرا پروردگار اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اے میری قوم کے لوگو تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں بھی سرگرم عمل ہوں تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کن عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ہے انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

POINT OF ORDER

re: lack of quorum in the House.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - پوائینٹ آف آرڈر - جناب والا - گذارش یہ ہے - کہ کورم کے سلسلے میں ہم دیکھ رہے ہیں - کہ ہر صبح کورم پورا کرنے میں بڑی مشکل اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اس لیئے میں یہ تجویز کرتا ہوں - کہ آپ سیکرٹری صاحب کو یہ ہدایت فرمائیں - کہ صبح جو ممبر حضرات ہاؤس میں موجود ہوں انکی ایک فہرست تیار کرکے پریس میں شائع کرنے کیلئے بھیج دیں - نہایت افسوس کا مقام ہے - کہ اجلاس کی کارروائی سے پیشتر قرآن کریم کی تلاوت شروع ہوئی - تو اسوقت ان بنچوں پر آپ نے دیکھا کہ صرف ۲۰-۲۵ یا چالیس ہی آدمی موجود تھے - اسلئے اس چیز کو دور کرنے کے لئے بہتر معلوم ہوتا ہے - کہ حاضر ممبران کی ایک فہرست پریس میں دی جانی چاہیئے - تاکہ باہر کے لوگوں کو معلوم ہو - اور انہیں یہ احساس ہو - کہ انکے نمائیندے یہاں کیا کر رہے ہیں -

بیگم جہان آرا شاہنواز - صدر محترم - کچھ ممبران تو صبح سے آئیں - اور آخر تک بیٹھے رہیں - اور کچھ ممبران صرف پانچ منٹ کے لئے آکر بیٹھیں - اور اپنا نام لکھ کر دے جائیں - اس چیز کا تدارک ضرور ہونا چاہئے - یا تو انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے - یا انہیں پارلیمنٹ کی ممبر شپ سے استعفیٰ دیدینا چاہئے -

میر محمد مراد خاں جمالی - جناب عالی - آپ نے یہ بھی نوٹ فرما لیا ہوگا - کہ جب تلاوت کلام پاک شروع ہوئی - تو ایک بھی وزیر صاحب اپنی جگہ پر موجود نہیں تھے - وہ کتنے غیر ذمہ دار ہوگئے ہیں - وہ قوم کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں - انہیں صرف اپنی تنخواہوں سے مطلب ہے -

مسٹر سپیکر - جہانتک کورم کا تعلق ہے - وہ کورم میں include نہیں ہونگے - انہیں کورم میں include نہیں کیا جائیگا -

مسٹر محمد ابراہیم برق - قبلہ میری ایک تجویز ہے - کہ جن دنوں میں رجسٹر نو بجے اٹھا دیا جاتا تھا - گو کہ وہ قانون لاٹ صاحب نے واپس لے لیا ہے - انہوں نے بڑی مہربانی کرکے ہمیں بے عزتی سے بچا لیا - لیکن ان دنوں میں آپ دیکھ رہے ہونگے - کہ کورم اتنا صحیح ہوا کرتا تھا - کہ ہم شروع سے آخر تک بیٹھا کرتے تھے - میرا خیال ہے - کہ اتنی سخت پابندی نہ سہی لیکن اسے کچھ نہ کچھ نرم کرکے ضرور لگایا جائے - تاکہ کورم کم از کم نو بجے سے دو بجے تک بر قرار رہے -

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - جو کچھ ممبر صاحبان نے فرمایا ہے - میں ان سے بالکل متفق ہوں - اور یہی وجہ تھی - کہ ہم رولز میں کچھ تبدیلی لائے - اور ان میں کچھ ترمیمات کی تھیں - لیکن چونکہ خصوصاً حزب مخالف کی طرف سے اس بارے میں پوائینٹ آف آرڈر اور Point of Privilege اٹھنے شروع ہوگئے تھے - تو یہ سمجھا گیا - کہ ممبر صاحبان اس پر ناراض ہیں - اسوجہ سے انکی رائے کا احترام کرتے ہوئے گورنر صاحب نے وہ Rule واپس لے لیا - لیکن اب یہ دیکھنے میں آتا ہے - کہ آج بھی ۹½ بجے کے بعد کورم بنا - اس لئے وہ رول بڑا مفید تھا - لیکن اسے ہمارے ممبر صاحبان نے نہیں مانا - ہمیں یہ امید تھی - کہ اس رول کو ہٹانے کے بعد وہ باز آجائینگے - اور مہربانی کر کے وقت پر یہاں کورم بنائینگے - تاکہ پورے نو بجے ایوان کی کارروائی شروع ہو جایا کرے لیکن بڑا افسوس ہے - کہ ایسا نہیں ہوتا - مجھے زیادہ افسوس اپنے محترم جمالی صاحب پر ہے - کہ وہ صرف پچھلے دو روز سے اسمبلی میں آتے ہیں - اور اب انہیں فکر ہے - اتنے دن وہ گھر ہی میں بیٹھے رہے - شاید اس خیال سے کہ وہ ایک Contractor ہیں اور ایسا نہ ہو - کہ اسمبلی میں بیٹھنے سے ان پر پانچ سو روپے روزانہ جرمانہ ہوجائے - اس لئے وہ گھر میں ہی بیٹھے رہے - میں کسی کے متعلق

individually نہیں عرض کر رہا ۔ بلکہ سب کو مودبانہ عرض کرتا ہوں ۔ کہ یہ سب ممبران کا فرض ہے ۔ کہ وہ یہاں نو بجے پہنچ جایا کریں ۔ تاکہ کورم پورا ہوسکے ۔ اور وقت پر ایوان کی کارروائی شروع ہو سکے ۔ اسکے علاوہ تو ہم کچھ اور نہیں کر سکتے ۔ جو قانونی طریقہ تھا ۔ وہ ہم نے کردیا ۔ یہ سب کچھ تمام ممبر صاحبان کے ہاتھ میں ہے ۔ اب ہم تو مجبور ہیں ۔

میاں محمد اکبر (گجرات ۔۱) مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے ۔ کہ بعض معزز ممبران جو بڑی گرمجوشی سے اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینا چاہتے ہیں ۔ وہ مایوس ہو چکے ہیں ۔ چونکہ جناب والا ۔ وہ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ اس ایوان کا کام صرف آرڈیننس کی توثیق کردینا رہ گیا ہے ۔ اور وہ اس کارروائی میں پارٹی نہیں بننا چاہتے ۔ اپنے انگوٹھے نہیں لگانا چاہتے ۔ اس لئے جناب والا ۔ میرے خیال میں وہ جان بوجھ کر وقت پر تشریف نہیں لاتے ۔ اگر یہاں پر کارروائی اصول اور قانون کے مطابق ہو ۔ تو لوگوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوگا ۔ اور وہ پورے نو بجے یہاں حاضر ہو جایا کرینگے ۔ یہاں آکر صرف انگوٹھے چسپاں کرنا .....

مسٹر سپیکر ۔ میاں اکبر صاحب ۔ آپ اپنے یہ الفاظ واپس لے لیں ۔ کہ اگر یہاں کارروائی قانون اور ضابطے کے مطابق ہوتی ہو ۔ یہ بات مناسب نہیں ہے ۔ کہ آپ اس کارروائی کے متعلق یہ کہیں ۔ کہ اگر یہ قانون کے مطابق ہو تو .....

Mian Muhammad Akbar : I take my words back.

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ معاف کیجئے جو پولیٹیکل پارٹیاں ایوانوں میں کام کرتی ہیں ۔ انکے whips ہوتے ہیں ۔ ۱۹۳۷ میں ہمارے صرف ۸۴ ممبروں کے لئے چھ whips تھے ۔ پھر یہ whips کا فرض ہوتا ہے ۔ کہ وہ دیکھیں ۔ کہ ہر ایک ممبر مکمل حاضری دیتا رہے اور اپنی جگہ پر بیٹھا رہے ۔ سیاست میں ذمہ دار پارلیمنٹ میں اس طرح سے کام ہوتا ہے ۔ اس لئے Conventionist کو بھی کم از کم دس whips

رکھنے چاہئیں ۔ تاکہ وہ دیکھیں ۔ کہ ممبران حاضر رہتے ہیں یا نہیں اور اپنے حصے کے ممبر کی حاضری کی ذمہ داری ان کی ہو اس طرح ٹھیک طرح کام ہو سکیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ The member may please take his Seat ۔ عباسی صاحب جہانتک آپکی اس تجویز کا تعلق ہے ۔ کہ پریس کو ایک ایسی Statement release کی جائے ۔ کہ کون کون ممبر صاحبان حاضر تھے ۔ رولز کے مطابق اور قاعدہ کے مطابق ایسا کوئی قانون نہیں ہے ۔ کہ اسمبلی سیکرٹریٹ پریس کو ایسی statement release کیا کرے ۔ لیکن جہانتک آپ کی اس بات کا تعلق ہے ۔ میں آپ سے متفق ہوں ۔ اور میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں ۔ اور ہر ممبر سے ذاتی طور پر بھی اپیل کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ کہ وہ وقت پر تشریف لایا کریں ہم یہ ایک روایت قائم کردیں ۔ کہ ہم روزانہ نو بجے جو کہ ہمارا schedule ٹائیم ہے ۔ اسمبلی کے Meet کرنے کا اس وقت جمع ہوکر اجلاس کی کارروائی شروع کیا کریں ۔ یہ نہایت ہی مناسب اور موزوں ہوگا ۔ کہ ہم اپنے فرائض منصبی اور ذمہ داریوں کو اچھی طرح سے بجالائیں ۔ یہ ہر ممبر کا فرض ہے ۔ خواہ وہ آپوزیشن میں ہو خواہ حزب اقتدار کا ہو ۔ کہ وہ وقت پر تشریف لائیں ۔ تاکہ ٹھیک طرح سے وقت پر ہی ایوان کی کارروائی شروع ہوسکے ۔ میں سب ممبران سے اپیل کرتا ہوں ۔ کہ وہ پورے نو بجے تشریف لایا کریں ۔ تاکہ وقت پر ایوان کی کارروائی شروع کردی جایا کرے ۔

مسٹر محمد ابراہیم برق ۔ اگر اس اپیل کے بعد بھی کوئی شنوائی نہ ہوئی ۔ تو پھر ضروری کوئی قانون بنایا جائے ۔

Mr. Speaker : This is up to the good sense of the members.

میر محمد مراد خان جمالی ۔جناب والا ۔ جناب وزیر صاحب نے ٹھیکیداری کے متعلق کچھ فرمایا ہے ۔ تو اس سلسلے میں میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ جب سپریم کورٹ نے اس مسئلہ پر رولنگ دیدی ۔ تو میں اس ہاؤس کے اجلاس میں نہیں آیا ۔اور میں نے اس معاملے میں یہی بہتر

سمجھا کہ جبتک اس سلسلہ میں صورت حال اچھی طرح سے
واضح نہ ہوجائے - تو اجلاس سے غیر حاضر ہی رہا جائے
اسی لئے میں اجلاس میں حاضر نہیں ہوتا رہا - اور سرکاری
ممبران جو ٹھیکیدار صاحبان تھے - وہ پچاس روپے کی خاطر
اس ایوان میں موجود رہے ہیں - لیکن جبتک نیشنل اسمبلی
میں بل پاس نہیں ہوا - میں اسمبلی میں نہیں آیا - اور
میمن صاحب کا یہ الزام غلط ہے -

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Major Abdul Majid Khan.

ABOLISATION OF THE POST OF INSPECTOR CLERKS IN THE POLICE DEPARTMET IN THE N.-W.F.P. AREA.

***4050. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) whether Government intend to abolish the posts of inspector clerks in the police department in the N.-W.F.P. area ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative whether sub-inspector clerks in the said department will continue to be eligible for promotion to the post of Superintendent and if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Yes.

(*b*) The sub-Inspector Clerks will continue to be eligible for promotion against the ministerial posts according to their seniority-*cum*-fitness.

REPRESENTATION GIVEN TO THE POLICE CLERICAL STAFF OF THE FORMER N.-W.F.P. IN THE PROVINCIAL HEADQUARTERS OFFICE, LAHORE

***4051. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to tate:—

(*a*) the category-wise ratio of representation given to the police clerical staff of the former N W.F.P. at the time ef integration in the Provincial Headquarters, Office, Lahore;

(*b*) whether the said representation still exists; if not, reasons the eof and the steps Government intend to take to give the proper representation ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) No ratio of representation in the Police Clerical Staff in the Provincial Headquarters Office at Lahore was ever fixe l for various integrating units. Only the staff rendered surplus in various integrating units, after manning the Regional Officers, was absorbed adjusted in the Headquarter Office at Lahore at the time of integration.

(*b*) Question does not arise.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب
نے فرمایا ہے - کہ integration کے وقت جو زائد سٹاف تھا -
انکو یہاں لاہور میں absorb کیا گیا تھا - تو کیا [illegible]

زائد کارکوں کو یہاں absorb کیا گیا تھا ۔ اب انہیں ان عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ عرض یہ ہے کہ ۔ اسکے لئے علیحدہ سوال کیا جائے ۔ تو میں جواب دیدونگا ۔

Major Abdul Majid Khan : The Parliamentary Secretary has said in reply to part (a) of my question that: only the staff rendered surplas in various integrating units.....was absorbed in the Police Headquarters office at Lahore : may I know the ratio of representation giving to the Police clerical staff of the integrating units in the Provincial Headquarters ?

Minister of Law : The reply is clear that there is no ratio fixed for any integrating unit. The recruitment is now made on all West Pakistan basis on merits and there is no proposal even now to fix the quota of various integrating units in this respect.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ میرے سوال کا جواب دیں گے تو میں ذرا اور بھی صاف کردوں ۔ جناب سوال یہ ہے کہ انٹیگریشن کے وقت ہر Integrating یونٹ سے بعض کارک جو یہاں جو تھے انکو یہاں سینئیر لگایا گیا تھا جو کلاس (۳) میں تھے انکو کلاس (۲) میں لگایا گیا تھا اور یہ ترقیاں دیکر انکو لاہور میں لگایا گیا تھا لیکن اب دوبارہ انکو آپنی جگہ پر واپس بھیج دیا گیا ہے ۔ تو اسوقت جنکو ترقیاں دی گئی تھیں انکو اب تنزلی مل گئی ہے اسلئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں ہوا ہے ؟

وزیر قانون ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ جو سوال ہے اسکے متعلق میں پوچھ کر بتاؤں گا اور میں رازق صاحب سے یہ عرض کروں کہ وہ میرے چیمبر میں آجائیں تو میں متعلقہ سکریٹری کو بلا کر پوچھ کر بتاؤں گا اور اگر وہ مطمئن نہ ہوئے تو انکی تلافی کردی جائیگی ۔

SENIORITY GIVEN TO THE CLERICAL STAFF OF THE POLICE STAFF OF FORMER N.-W.F.P. IN THE POLICE HEADQUARTERS OFFICE

***4052. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state, whether it is a fact that the seniority given to the clerical staff of the police department of former N.-W.F.P. in the Police Headquarter Office soon after integration is being determined afresh; if no, reasons there of and whether it is a fact that the representation of the said staff in the above mentioned office is likely to be affected on refixation of the seniority ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : Yes. Facts of the case are that when integrated seniority list of Junior Clerks was prepared on the basis of the formula laid down by Government, some Junior Clerks of former Punjab represented against the fixation of seniority of F.C. Clerks and H. C. Clerks amongst Junior Clerks and Senior Clerks, respectively. Government accepted their representation and ordered that H. C. Clerks (both permanent and officiating) of former N.-W.F.P. Police Department should be integrated with Junior/E Grade Clerk because of the comparable scales of pay, responsibilities and the class of service and that F. C. Clerks as a class be placed below H. C. Clerks of the former N.-W.F.P. *i.e.* below the Junior/E Grade Clerks of former Punjab, Bahawalpur and Sind, who were in service on 13th October 1955. The seniority is, therefore, being revised in pursuance of this decision. It is not going to affect the representation of executive clerks.

DETERMINATION OF SENIORITY OF CERTAIN OFFICIALS IN THE POLICE HEAD-QUARTERS OFFICE

***4053. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) the basis on which the seniority of the Foot Constables and the Head Constables in the clerical cadre of the former N.-W.F.P. was determined *vis a vis* the seniority of Junior Clerks and Senior Clerks of the Police Department of former Punjab in the Headquarters Office of the said Department at the time of integration ;

(*b*) whether the seniority of the official mentioned in (*a*) above is being determined afresh if so, the basis on which their seniority is being determined;

(*c*) whether it is a fact that as a result of redetermination of the seniority of the said officials, the junior clerks and senior clerks of the police department ; of former Punjab are being placed senior to the foot constables and head constables of former N.-W.F.P. working in the clerical cadre; If so whether they are being down graded simply for the reason that their pay scales were not comparable with the pay scales of clerks of the former punjab ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) At the time of integration the seniority of F. C. (Clerks) of former N.-W.P.F.P., *visa vis* Junior Clerks of former Punjab and H. C. (Clerks) of former N.W.F.P. and Senior Clerks of former Punjab was fixed on the basis of date of continuous officials officiating in repective grades having comparable scales of pay, duties responsibilities and class of service.

(*b*) Yes. Facts of the case are that when integrated seniority list of Junior Clerks was prepared on the basis of the formula laid down by Government, some Junior Clerks of former Punjab representated against the fixation of seniority of F. C. Clerks and H. C. Clerks amongst Junior Clerks and Senior Clerks, respectively. Their representation was accepted and it was ordered that H. C. Clerks (both permanent and officiating) of former N.-W.F.P. Police Department should be integrated with Junior/E Grade Clerks, because of the comparable scales of pay, responsibilities and the class of service and that F.C. Clerks as a class be placed below H. C. Clerks of the former N.-W. F. P., *i. e.* below the Junior/E Grade Clerks of former Punjab, Bahawalpur and Sind who were in service on 13th October 1955. The seniority is, therefore, being revised in pursuance of this decision of Government. It is not going to affect the representation of executive clerks.

(*c*) Correct position is that H.C. (Clerks) are to be given seniority among Junior Clerks on the basis of their continuous officiation in respective grades and F.C. (Clerks) as a class are to be placed below the H.C. (Clerks) and

Junior Clerks who were in sevice on 13th October 1955. This will mean, that H. C. Clerks who were originally bracketted with Senior Clerks will now be bracketted with Junior Clerks and F. C. Clerks will be placed below Junior Clerks, whe were in service on 13th october 1955. This will naturally make Senior Clerks and Junior Clerks in service on 13th October 1955 senior to H.C, Clerks and F. C. Clerks, repectively.

They are to be down graded not only on account of pay scales, but on other factors too like (*i*) nature of duties and responsibilities and (*ii*) class of service. F. C. Clerks, in accordance with supplementary Rule 17 D of Fundamental Rules are grouped with Class IV Government Servants, while Junior Clerks are Class III Government Servants.

Major Abdul Majid Khan : When it is an admitted fact that the pay scales of clerical staff in the Punjab are higher than those of the clerical staff of the same status in the North West Frontier Province then why the pay-scale is considered as one of the factors in the re-determination of the seniority ?

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ میجر صاحب آپ سوال کے کون سے حصے کیطرف اشارہ کر رہے ہیں ؟

Major Abdul Majid Khan : Last Para of the question.

وزیر قانون ۔ last para میں تو واضح طور پر دیا گیا ہے ۔

They are to be down-graded not only on account of pay-scales.

کیونکہ Pay scales انکے یہاں زیادہ تھے اور یہی N.W.F.P. والوں کو Down grade کرنیکا factor ہے اور انکے ساتھ

nature of duties and responsibilities and class of service.

ان کے علاوہ اور آپ کیا چاہتے ہیں

Major Abdul Majid Khan : The last para of the reply says; "They are to be down-graded not only on account of pay scales, but on other factors too . . ." That means that the pay-scale is also to be considered as one of the factors for down-grading them.

My question is : why the pay-scale should be considerod for re-determination of the seniority when it is known to everybody that the pay-scale of the clerical staff in the Punjab was higher than that of the clerical staff in the N.W.F.P?

Minister of Law : Various factors are considered by the Authorities for the purpose of determining the seniority. The pay and the pay-scale is always one of the predominant factors taken into consideration for the purpose of considering seniority, among other things.

Major Abdul Majid Khan : It should not have been a factor at all.

Minister of Law : That is a different thing.

خان اجون خان جدون ۔ pay scales سابق پنجاب میں اور سابق صوبہ سرحد میں مختلف تھے ۔ آپ یہ consider

نہ کریں بلکہ سوال در اصل یہ ہے کہ pay scales مختلف تھے لیکن ڈیوٹیز ایک تھیں ۔

وزیر قانون ۔جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں کہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی تنخواہوں کے سکیل اور گریڈ مختلف تھے اور اسوجہ سے seniority fix کرنے میں دشواری ہوئی ہے ۔ اسکو اسکے ساتھ نہ لیا جائے یہ پالیسی کی بات ہے لیکن اسوقت جو پوزیشن ہے وہ تنخواہ کے سکیل کا factor ہے جو علیحدہ لیا جائے ۔

سید حاذق علی شاہ ۔ تنخواہ کے سکیل کا fix کرنا تو اپنے اپنے صوب جاتی اداروں کا کام تھا اور integration کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ Integration کے بعد کوئی گھاٹے میں نہیں جائیگا اسکی fix seniority کیجائیگی لیکن اب تنخواہ کے سکیل کا factor جونیر بنا رہا ہے ۔ کیا یہ Disparity نہیں ہے ؟

وزیر قانون ۔ مجھے کوئی علم نہیں ہے کہ Integration کے وقت کوئی ایسی Guarantee دی گئی تھی یا Commitment کیا گیا تھا کہ تنخواہ کا سکیل Revise کیا جائیگا اور یکساں کیا جائیگا اگر معزز ممبر کے پاس کوئی ایسا ثبوت موجود ہے جس سے یہ واضح ہو کہ Pay Scale کیلئے یہ واضح کیا گیا تھا ۔ کہ یکساں بنایا جائیگا تو یقیناً اس Basis پر گورنمنٹ Seniority دے دیگی ۔

خان اجون خان جدون ۔ سوال Seniority کا ہے ۔ تنخواہ کے سکیل کا نہیں ہے اگر تنخواہ کے سکیل کے Factor کو نکال دیں تو ڈیوٹیز تو ایک ہیں اور پھر Seniority کو fix کریں ۔ تنخواہ کے سکیل کیوجہ سے کوئی جونیر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہیں نے سارے Reasons دئے ہیں اب سوال یہ ہے کہ یہ ہونا چاہئے یا نہیں ۔ that is a different question ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is it not your policy to have uniform scales for the whole of the Province?

Minister of Law : The Member might put a question. It may or may not be in respect of various grades and various services. And at the present moment I am not prepared to give an answer in respect of all services. The Member might put a definite question in respect of a sevice or services he has in mind and we will be prepared to make a reply.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : The Police Service.

DETERMINATION SENIORITY OF HEAD CONSTABLES IN THE CLERICAL CADRE IN THE FOMER N.-W.F.P.

***4054. Major Abdul Majid Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Head Constables working in the clerical cadre in the former N.-W.F.P. were eligible for promotion to the posts of sub-inspectors in the same cadre;

(*b*) whether it is a fact that these Head Constables were given an assurance of the time of their transfer from Peshawar to Lahore on integration that their seniority would be fixed in the cadre of senior clerks;

(*c*) whether it is a fact that the said Head Constables have been brocketted with Junior Clerks in the provincial Headquarter Office of Police Department after integration ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to give them seniority in the Cadre of Clerk; if so, when?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) Yes.

(*d*) In view of answer to (*c*) above this question does not arise.

Major Abdul Majid Khan : Are you sure that no assurance was given to the staff?

Parliamentary Secretary : As I have said, no assurance was given.

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ جناب والا ۔ سوال (بی) کے جواب میں (نہیں کہا گیا ہے) اب سوال ملاحظہ ہو ۔

(*b*) whether it is a fact that these Head Constables were given an assurance at the time of their transfer from Peshawar to Lahore on integration that their seniority would be fixed in the cadre of senior clerks;

یہاں پر اسکا جواب دیا گیا ہے ——————— 'No'

تو جناب وزیر صاحب از راہ کرم یہ دریافت فرمائیں یا یہ چیز انکی فائل میں موجود ہو کہ انکو assurance دیگئی تھی اور اب اس تمام assurance کو بالائے طاق رکھ کر انکو degrade کردیا گیا ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ میں یقیناً پھر فائل دیکھکر آنریبل ممبر کو بتاؤں گا کہ

آیا کوئی assurance دی گئی تھی اور آیا یہ کسی فائل پر موجود ہے تو میں انشاء اللہ بتادونگا ۔

Mr. Speaker : But the Minister will intimate to him privately and not in the House.

Minister of Law: It depends upon the Member if he is satisfied with the information privately, I will give him. If he wants it to be given on the floor of the Assembly, I will be prepared to give here.

NUMBER OF SUB-JAILS, DISTRICT JAILS, CENTRAL JAILS AND OTHER JAILS IN WEST PAKISTAN

***4231. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) the present number of Sub-Jails, District Jails, Central Jails and other Jails in each District of West Pakistan along with the full particulars of the staff in each jail ;

(*b*) the number of prisoners in each jail ;

(*c*) the capacity of each jail, the amenities available to the prisoners and the details of seasonal food given to them daily ;

(*d*) the names of the un-official visitors nominated for each jail along with the number of days on which they visited jails and the remarks recorded by them ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) The number of jails in various districts of West Pakistan is given in Annexure I* and the particulars of staff at each jail are contained in Annexure II.* (in Parts 'A', 'B' and 'C').

(*b*) & (*c*) The required information is given in Annexure III. *

(*d*) The names of the non-official visitors at various jails in West Pakistan and the number of days on which they visited respective jails are shown in Annexure IV. * As regards the remarks recorded by them (in vernacular as well as in English) copies of the same have been obtained from the jails concerned. As the record is quite voluminuous the same has been placed on the table of the House.

میر حاجی محمد بخش تالپور - صاحب یہ جو لسٹ مجھے مہیا کی گئی ہے اس کے متعلق میں گورنمنٹ کی پالیسی جاننا چاہتا ہوں کہ یہ غیر سرکاری وزیٹر جو رکھے ہیں - اکثر نے لکھا ہے کہ Visit نہیں کیا تو کیا یہ آدمی Continue کریں گے یا ان کی جگہ کوئی اور لیں گے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - معزز ممبر اگر پالیسی پوچھتے ہیں تو وہ الگ سوال کرتے - اگر کوئی نان آفیشل کی حیثیت میں دلچسپی نہیں لیتا تو یقیناً سوچنا پڑے گا کہ آیا اس ممبر کو رکھا جائے یا ہٹایا جائے -

Mir Haji Muhammad Bux Talpur : You are not definite.

---

* Please see Appendix 'A' at the end.

CONSTRUCTION OF 8 BED HOSPITAL AT KABGHANI IN JADOON AREA

*4239. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that approval has been given for the construction of 8 bed Hospital at Kabghani in Jadoon area during the year 1963-64;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the date by which the construction of the said hospital will be started along with the date by which the hospital is likely to be equipped; (*ii*) whether Government intend to appoint a qualified Doctor and a Lady Doctor at Civil Dispensary, Kabghani, till the construction of the hospital is completed?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) سال رواں کے میزانیے میں سرمایوں کی گنجائش رکھی گئی ہے - لیکن ہسپتال کھولنے سے قبل اس سکیم کو صوبائی ترقیاتی جماعت سے منظوری مل جانی چاہئیے جس کی بہت جلد توقع ہے -

ب) (۱) جب یہ سکیم ترقیاتی ورکنگ پارٹی سے منظور ہو جائے گی تو تعمیر شروع کر دی جائیگی -
(۲) اور ہسپتال کو سامان سے لیس کر دیا جائے گا -
(۳) جب ہسپتال کھل جائے گا تو وہاں ایک سند یافتہ ڈاکٹر متعین کر دیا جائے گا لیکن لیڈی ڈاکٹر کی سکیم میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے - اس پر تیسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے میں غور کیا جائے گا -

خان اجون خان جدون - جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس سکیم میں کوئی لیڈی ڈاکٹر مہیا کی گئی ہے - کیا حکومت کو اس بات کا علم نہیں کہ دیہاتوں میں عورتوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے ان کی ضروریات کے لئے لیڈی ڈاکٹر کو رکھنا چاہئیے تھا اور وہ کیوں نہیں رکھی گئی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - بجٹ کا بھی خیال رکھنا چاہئیے -

خان اجون خان جدون - یہ بڑا اہم سوال ہے - میرا خیال ہے کہ انہوں نے ٹالا ہے - میں وزیر صاحب سے ذرا وضاحت چاہتا ہوں -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - میں نوٹ کر لیتا ہوں - معزز ممبر نے پوچھا تھا کہ آیا کوئی بندوبست لیڈی ڈاکٹر کے رکھنے کا کیا گیا ہے یا نہیں - اگر ممبر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیوں نہیں کیا گیا تو انشاء اللہ ضرور لیڈی ڈاکٹر وہاں دے

دیں گے - جہاں ہم ڈاکٹر دیتے ہیں وہاں لیڈی ڈاکٹر بھی دے دیں گے -

---

INSTALLATION of TELEPHONES IN POLICE STATIONS

***4300. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 2,00,000 has been allocated in the budget for 1963-64 for the installation of telephones in Police Stations ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, the number and names of side stations in each division where telephones will be installed ;

(*c*) whether it is a fact that the number of telephones sanctioned for the Police Stations situated in Hyderabad and Khairpur Divisions is less than the number of those sanctioned for the Police Stations of other divisions ; if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Yes.

(*b*) The amount of Rs. 2,00,000 is being distributed proportionately among D. I. Gs. to utilize it in their jurisdiction as per details given in the attached statements.*

(*c*) The list of telephones proposed to be installed in the Province shows that the number in Hyderabad and Khairpur Divisions is proportionately 'high', but it would not be out of place to mention that the names of Police Stations to be connected with telephones are prepared on merits, and on priority basis, proposed by Range D. I. Gs who are fully cognisant of the local conditions. The main feature which plays an important role about the installation of telephones at Police stations is the availability of stores and equipment by the Telephone Authorities.

خان اجون خان جتوئی - اس لسٹ میں انہوں نے بتلایا ہے کہ مردان کے ضلع کے لئے جن پولیس چوکیوں پر ٹیلیفون تجویز کئے گئے ہیں - اس میں پولیس پوسٹ ٹوپی اور پولیس پوسٹ گجائی کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں کیوں شامل نہیں کیا گیا وہ زیادہ اہم چوکیاں ہیں یہ ذرا نوٹ کرنے والی بات ہے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)- ہم ضرور غور کریں گے - مجھے سندھ کے ممبر کی طرف سے کہا گیا تھا کہ ہم Comparative Figures ان کو بتائیں کہ آیا خیرپور اور حیدرآباد میں کم ٹیلیفون کیوں لگائے گئے ہیں تو اس لحاظ سے ضروری فگرز دیدئے گئے ہیں کہ دکھاتیں کہ حیدر آباد اور خیر پور رینج میں سارے ویسٹ پاکستان سے زیادہ لگائے گئے ہیں اور ہمارے ممبر کو علم نہیں ہے کہ ہم کو وہ کہتے ہیں حیدر آباد اور خیر پور کو فراموش کیا جاتا ہے - ایسا کہنا ٹھیک نہیں ہے اگر آپ صاحبان فرماتے ہیں کہ کسی جگہ کیوں نہیں لگایا گیا تو ہم پوچھ کر آپ کو بتائیں گے -

---

* Please see Appendix B at the end.

میر حاجی محمد بخش تالپور—صاحب مجھے سپلیمنٹری پوچھنے کی ضرورت تو نہ تھی لیکن منسٹر صاحب نے جو فرمایا تھا کہ اکثر حیدر آباد اور خیر پور ڈویژن کے تھانوں کے ایسے نام درج ھیں جن میں ۸۰ فیصدی ٹیلیفون نہیں لگے اور نہ لگنے کی امید ھے ۔ آپ نے تو خالی فہرست دی ھے ۔

وزیر قانون - ھم تو یہ سمجھتے ھیں کہ ھمارے ممبر کو یہ علم تھا کہ ھم نے تو فگرز دکھائے ھیں اور اگر ممبر کے معلومات کا یہ دائرہ ھے تو ھم یہ سمجھتے ھیں کہ اگر ۷۰ یا ۸۰ فیصدی نہیں تو ھم انکوائری کرائیں گے اور یہ دیکھنا پڑے گا کہ آیا یہ درست ھے یا غلط ۔

میر یوسف علی مگسی—جناب اس لسٹ میں ، میں نے دیکھا ھے کہ قلات کے کسی علاقے کا یہ نام نہیں ھے ۔ تو کیا لا منسٹر صاحب اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔

وزیر قانون- یقیناً ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی- جناب سندھ میں ھر روز ڈکیتی ھوتی ھے اور بھی ھونگی ۔ لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ھے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ ھر ایک سٹیشن پر فوراً ٹیلیفون لگ جائے ۔

وزیر قانون - ھم نے عرض کر دیا ھے کہ روپیہ اور سامان مہیا ھونے پر ساری بات کا دارومدار ھے ۔ جہاں جہاں ضرورت ھو وھاں دیکھا جاتا ھے اور جہاں تک ڈکیتی کا تعلق ھے اور لاڑکانہ ضلع کا تعلق ھے ھم اس طرف کے باشندوں کی طرف سے اور اس طرف کے ممبروں کی طرف سے توقع رکھتے ھیں کہ وہ ھمارے ساتھ تعاون کریں اور اگر وہ لڑتے جھگڑتے رھیں اور سیاسیات میں پڑے رھیں تو حالت یہی رھے گی ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی - مجھے یہ بتائیں کہ دادو ڈسٹرکٹ میں کتنے تھانوں میں ٹیلیفون ھیں ۔

وزیر قانون - جتوئی صاحب کم از کم ایک بار تو میرے پاس آتے ھیں اگر وہ وھاں میرے کمرہ [illegible] جائیں گے تو ان کو بتا دوں گا ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور — یہ صفحہ پانچ پر ایک لسٹ دی گئی ھے جو کہ سن ۶۲/۶۱ کے متعلق ھے جس میں جگہوں

کا نام ہے اس میں تھرپارکر کا بھی ہے کیا وہاں ٹیلیفون لگ چکے ہیں یعنی مٹھی، ڈپلو اور سمارو میں یہ ہمیں بتائیے کہ آپ کا علم کم ہے یا ہمارا کم ہے -

وزیر قانون—ہم نے کہا ہے کہ وہاں لگائے جائیں گے اگر معزز ممبر کی یہ انفارمیشن ہے کہ وہاں پر نہیں لگا تو ہو سکتا ہے کہ جو انفارمیشن دی ہے وہ ذرا اور ہو اطمینان رکھیں لگ جائیں گے -

ایک ممبر - تلہار میں کوئی ٹیلیفون ایکسچینج نہیں ہے کیا وہاں کا خیال آپ کے ذہن میں ہے -

وزیر قانون—میں نے عرض کیا ہے کہ سارے مغربی پاکستان میں ہماری ان کی طرف توجہ ہے جس میں تلہار بھی آ جاتا ہے جیسی جیسی ضرورت اور جیسے جیسے علم میں بات آتی ہے وہاں کے ایس - پی اور ڈی - آئی - جی ہمارے آئی - جی صاحب کو لکھتے ہیں کہ ہمیں ضرورت ہے تو وہ وہاں لگائے جاتے ہیں اور اس طرف زیادہ توجہ دی جائے گی -

---

PARTICULARS OF THE CASE IN WHICH MR. GHULUM NABI KALLU IS INVOLVED

***4309. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to the statement made by the Revenue Minister on the floor of the House on 12th July 1963, reply to my adjournment motion relating to the unauthorised interogation of Ch. Muhammad Ismail, Advocate, Lyallpur by an Assistant Sub-Inspector of Police People's Colony, Police Station, Lyallpur, and state the particulars of the case in which Mr. Ghulam Nabi Kallu, Secretary of the Lyallpur Journalist Union and the convenor of the District Kisan Committee was the client of the Mr. Muhammad Ismail, Advocate, Lyallpur, is involved ?

پارلیمینٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) —اے - ایس - آئی پولیس نے چودھری محمد اسماعیل ایڈووکیٹ کو باز پرس کے لئے پولیس سٹیشن میں طلب نہیں کیا تھا - اصل صورت حال یہ تھی کہ مقامی پولیس غلام نبی کلو (جو پولیس ریکارڈ میں سنگل سٹار مشتبہ شخص تھا) کی حرکات کی نگرانی کر رہی تھی چونکہ مقامی پولیس اس مشتبہ شخص کا سراغ کھو چکی تھی اس لئے مذکورہ اے - ایس - آئی نے غلام نبی کلو کا کھوج لگانے کی غرض سے چودھری محمد اسمعیل ایڈووکیٹ سے رابطہ پیدا کیا تھا کیونکہ پولیس کی اطلاع کے مطابق غلام نبی کلو چودھری محمد اسمعیل ایڈووکیٹ کا موکل تھا -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں نے جب اس ایوان میں تحریک التوا پیش کی تھی کہ اس وقت وزیر صاحب نے وکیل صاحب

سے استفسار کی واحد وجہ یہ بیان کی تھی کہ وہ شخص جس کی Surveillance ہو رہی تھی ۔ وکیل صاحب کا موکل تھا ۔ میں نے جب ان سے دریافت کیا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس موکل نے کس کیس میں وکیل کی خدمات سے استفادہ کیا تھا ۔ پچھلی بار اس ایوان میں جب یہ سوال پیش ہوا اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ جواب تا حال موصول نہیں ہوا ۔ آج یہ جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی Particulars نہیں ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب وزیر صاحب نے اس ایوان میں غلط بیانی کی تھی ۔ کیا آپ اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ ہم قطعاً تسلیم نہیں کرتے ۔ کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی تھی اور آج بھی میں کہتا ہوں کہ کوئی غلط بیانی نہیں ہے ۔ اس دن کا کہنا اور آج کا کہنا اور پرولیج موشن یا ایڈجرنمنٹ موشن میں جو کچھ میں نے جواب دیا ہے وہ بالکل صحیح ہے ۔

مسٹر حمزہ — جناب والا ۔ کیا ہماری گورنمنٹ کوئی ایسا ورڈ بٹھائے گی کہ الفاظ کو معنی جو یہ پہنا رہے ہیں ان کی وہ نئی لغت مرتب کرے ۔

Mr. Speaker : This is no supplementary.

رائے خورشید علی خاں — جناب والا ۔ پچھلی دفعہ جب جواب دیا گیا تھا کہ Lawyer concerned سے اس لئے Interogation کیا گیا کہ وہ ایک موکل کے وکیل تھے ۔ اب جب یہ بات آئی کہ یہ بتایا جائے کہ وہ کون سے کیس میں وکیل تھے اور گورنمنٹ نے اپنی ناکامی کا اعتراف کیا ہے کہ وہ یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ کون سے کیس میں وکیل تھے ۔ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب سپیکر ۔ ایک معزز شہری جو بے گناہ تھا اسکو بد نام کرنے کے لئے ایک پولیس افسر نے یہ حرکت کی ۔

Mr. Speaker : The member should please put his supplementary.

رائے خورشید علی خاں ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ جس پولیس افسر نے ایک بے گناہ شہری کو اس طرح پریشان اور تنگ کیا ہے ۔ کیا گورنمنٹ اس کے خلاف ایکشن لینے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی پولیس افسر نے کسی وکیل یا کسی اور کو کسی

صورت میں بھی کوئی تکلیف نہیں دی - بات صرف یہ تھی کہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر کو یہ علم ہوا (جو غلط بھی ہو سکتا ہے ہم سے بھی غلطی ہو سکتی ہے - ہم جو کچھ بھی ہاؤس میں کہتے ہیں وہ بھی غلط ہو سکتا ہے) اور انہوں نے پتہ لگایا کہ جس آدمی کے سلسلے میں وہ پتہ لگانا چاہتے ہیں اس کا پتہ اس وکیل سے مل سکے گا - اس نے با ادب طریقے سے ان سے پوچھا اور ان سے پتہ نہ چل سکا - اس کے علاوہ پولیس افسر نے کوئی تکلیف نہیں دی یا کوئی شرارت نہیں کی تھی - اس لئے پولیس افسر کے خلاف کوئی انکوائری یا کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے -

---

UNIFORMS FOR THE POLICE FORCE IN N.-W.F.P. SIND, BALUCHISTAN AND BAHAWALPUR

***4333. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 7,86,750 has been allocated in the 1963-64 Budget for providing uniforms to the Police Force in the former Punjab area ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that no such amount has been allocated for providing uniforms to the Police Force in the former N.-W.F.P. Sind, Baluchistan and Bahawalpur areas, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی نہیں -
(ب) یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

بیگم جہاں آرا شاہنواز - صاحب صدر - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ ہر سب انسپکٹر کو سال میں ایک مرتبہ یونیفارم دی جاتی ہے اور ان کی تنخواہ ۱۲۰ روپے یا ۱۵۰ روپے ہوتی ہے - سال میں ان کو صرف ایک ہی یونیفارم دی جاتی ہے اور دوسری دی نہیں جاتی کہ وہ اسے دھلا بھی سکیں -

Parliamentary Secretary : This is a new question.

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ یہ سوال Allocations of funds کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ فنڈز کتنے ہیں -

PROHIBITION OF GAMBLING

***4468. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the steps taken by Government to prohibit gambling in the Province completely ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that people openly indulge in gambling in the Gymkhanas, Clubs and hotels in Lahore;

(*c*) whether it is a fact that gambling is allowed in Government sponsored exhibitions, fairs and recreation places also;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for not prohibiting gambling in such places?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (*a*) In order to prevent gambling in West Pakistan, Prevention of Gambling Ordinance, 1961, was promulgated.

(*b*) No. Gambling in a house is an offence only if it is carried on for the profit or gain of any person owning or occupying or keeping any house. This is why betting on cards in clubs and Gymkhana does not attract the provisions of this Ordinance.

(*c*) No. Gambling as a rule is not allowed any where. The only exception hitherto made is in the case of raffles held for charitable purposes like the Red Cross or the East Pakistan Cyclone Fund by responsible bodies like the Defence Forces or the Red Cross Society.

(*d*) Does not arise.

چودھری محمد علی ۔ صدر گرامی ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا قمار بازی قانوناً کوئی جرم ہے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ جناب والا۔ ہم نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ جن معنوں میں ہمارے معزز ممبر Gambling یا جوا کو لیتے ہیں قانونی معنے اس کے یہ نہیں ہیں ۔ اگر Public place میں ہو جسے نہ جوا کہتے ہیں یا اگر گھر ہے اور وہاں Profit کے لئے کھیلتے ہیں جس کو سندھی میں ہم ''زال'' کہتے ہیں تو وہ جوا ہے اگر ایسا نہیں ہے تو پھر جوا نہیں ہے اس لئے یہ کہنا کہ ہمارے پاس قانون نہیں ہے کہ ہم جوا بند نہیں کرتے غلط ہے ۔ جو قانونی معنے میں جوا ہے اسکو ہم بند کرتے ہیں اور اسکی اجازت نہیں دیتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا حکومت کوئی ایسا جامع قانون بنانے کے لئے تیار ہے جس سے قمار بازی کا کلیتہً انسداد ہو سکے ۔ یہ نہ کلبوں میں کھیلا جا سکے ۔ نہ جیمخانوں میں کھیلا جا سکے اور نہ ریسسز میں کھیلا جا سکے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس وقت کوئی تجویز نہیں ہے کہ قانون میں ترمیم کی جائے لیکن ہمیں اس بات کا اعتراف بھی ہے کہ ہماری اپوزیشن کی طرف سے کوئی ایسا قانون بنانے کی کوئی تجویز نہیں آئی ہے ۔ اگر گھر میں بیٹھ کر رات کو کھیلتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں ۔ اگر ہم ان کو قانوناً بند کریں گے تو یہ

مناسب نہیں ہو گا ۔ ممکن ہے ان کے اوپر بھی وہ اعتراض آ جائے جیسا کہ میاں اکبر صاحب نے کہا تھا کہ اگر ہم گھر میں ریڈیو بجاتے ہیں تو وہ بھی Public place ہو جائے گا اور پولیس والے اندر آ کر پکڑیں گے اور تنگ کریں گے ۔

رائے خورشید علی خاں ۔ جناب والا ۔ پچھلے سیشن میں جناب حبیب اللہ سعدی صاحب کی طرف سے Prohibition of gambling کے لئے ایک بل لایا گیا تھا اور جناب ملک قادر بخش صاحب نے اس کی مخالفت یہ کہہ کر کی کہ چونکہ اس سے بڑے لوگ متاثر ہوتے ہیں - - - - - - - - - - - - -

Mr. Speaker : The member may ask his supplementary.

رائے خورشید علی خاں ۔ جناب ملک قادر بخش صاحب نے اس Prohibition of gambling bill کی جو ہماری طرف سے پیش کیا گیا تھا یہ کہہ کر مخالفت کی کہ اس کی زد چونکہ ریسسز پر بھی پڑتی ہے اور یہ Monetary matter ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ ابھی جو Fundamental Rights Bill منظور ہوا ہے اس کی روشنی میں ہر وہ قانون جو کتاب و سنت کے خلاف ہے کا لعدم قرار دینا چاہئے ۔ کیا گورنمنٹ اس قسم کا بل لانے کے لئے تیار ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب انہوں نے پہلے دے دیا ہے ۔

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ذرا اس جواب کے حصہ ''ب'' پر غور کرنے کے بعد فرمائیں کہ آیا ان کلبوں میں یا ریسوں میں جو ہار جیت ہوتی ہے اسے جوا کہیں گے یا کوئی اور نام دیں گے ۔

وزیر قانون ۔ اگر عوام کے معنی میں ان کو دیکھا جائیگا تو اسے جوا کہہ سکتے ہیں ۔ اگر قانون کے نقطہ نگاہ سے دیکھا جائیگا تو یہ جوا نہیں ہے ۔ جوا کا جو ایکٹ ہے یعنی Gambling Act اس میں ہارس ریسنگ کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اس لئے یہ جوا نہیں بنتی ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ صاحب صدر ۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ آپوزیشن کی طرف سے کوئی ایسی تجویز پیش نہیں کی گئی ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا

کیا ان کو اس بات کا علم ہے کہ Gambling Act Amendment Bill اس وقت بھی ایوان کی ایک کمیٹی کے زیر غور ہے اور ان کی پارٹی کے معزز رکن اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں - جنہوں نے آج تک اس کمیٹی کی ایک میٹنگ بھی نہیں بلائی - کیا یہ بات ان کے علم میں ہے ؟

Minister of Railways : This does not arise out of this question Sir.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - جناب والا - وہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی - ہم کہتے ہیں کہ ایک بل ابھی تک زیر غور ہے -

Mr. Speaker : This is giving information to the Law Minister and not a Supplementary Question.

مسٹر حمزہ - جناب والا - اس سوال کے حصہ (ج) میں بتایا گیا ہے کہ Gambling جو Charitable purposes کے لئے Responsible bodies کے ذریعے ہو جیسے کہ ریڈ کراس سوسائٹی نے East Pakistan Cyclone Fund کے لئے اہتمام کیا ہے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی - کیا جناب وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جوئے بازی اور قمار بازی کو روکنے کے قانون کے تحت ان اغراض کے لئے قمار بازی مستثنیٰ ہے ؟

وزیر قانون - جناب والا - یہ تو ہم نے پہلے ہی مان لیا ہے کہ ہم نے صرف دو حالتوں میں اسے مستثنیٰ قرار دیا ہے - یہ پیسے ایک اچھے کام میں صرف ہوتے ہیں - اس لئے ہم نے اسے مستثنیٰ کر دیا ہے -

مولانا غلام غوث - جناب والا - سوال کا پہلا جزو یہ ہے کہ صوبے میں قمار بازی کی مکمل روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں - یہاں مکمل روک تھام کے الفاظ ہیں - جواب سے ظاہر ہے کہ حکومت نے مکمل روک تھام نہیں کی - جس سے ظاہر ہے کہ سوال کا صحیح جواب نہیں دیا گیا - مہربانی کرکے جناب وزیر یہ فرمائیں کہ مکمل روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - مولانا - اس میں جواب دیا گیا ہے کہ ۱۹۶۱ء کا آرڈیننس اب بھی نافذ ہے -

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے جواب میں حکومت تسلیم کرتی ہے کہ مکمل روک تھام نہیں کی گئی اور مستثنیات یہ بیان کرتے ہیں کہ گھروں میں جائز ہے اور فلاں فلاں جگہ جائز ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ مکمل طور پر اس جوئے کو بند کرنے کے متعلق کہتے ہیں جو قانونی نقطہ نظر سے جوا ہے اور اس کے تحت آتا ہے ۔ لیکن جسے ہم اور آپ جوا سمجھے بیٹھے ہیں وہ دراصل جوا نہیں ۔

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ جناب والا ۔ کیا جناب وزیر از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس سوال کے جزو (ب) میں کہا گیا ہے کہ اگر یہ کھیل کلبوں میں کھیلا جائے تو اس کی اجازت ہے ۔ کیا یہ بات ان کے علم میں ہے کہ کلبوں میں بڑے بڑے صنعت کار بڑے بڑے حکام کے ہاتھ جوے میں بہت سے پیسے ہار دیتے ہیں ۔ چنانچہ اس برائی کو ختم کرنے کے لئے وہ کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کلبوں میں جانے کی وجہ سے مجھے اس کا تھوڑا سا علم ہے ۔ جو لوگ بھی وہاں پیسے ہارتے ہیں یا جیتتے ہیں وہ قانونی نقطہ نظر سے جوا نہیں ہوتا ۔ اگر اس کلب والا یا گھر والا جہاں جوا کھیلا جائے اس کام کو چلانے کے لئے کچھ پیسے لے تو قانونی لحاظ سے وہ جوا شمار ہو گا ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر صاحب نے اچھے کام کے لئے جوئے کا ذکر فرمایا ہے ۔ میں ان مفتئی دین سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اچھے کام کی نیت سے حرام کاری جائز ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حرام کاری قطعاً جائز نہیں ۔ محترم سعدی صاحب جوا حرام سمجھتے ہیں ۔ میں مولانا غلام غوث صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں اچھی طرح بتائیں کہ یہ حرام ہے یا حلال ۔ اگر حرام ہے تو کیا حرام ہے ؟

محترم حمزہ صاحب نے یہ دریافت کیا ہے یہ قانون کس جوئے کے لئے ہے اور کس جوئے کے لئے نہیں ؟ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک بات جو اسمبلی سے باہر کی

جائے وہ تو جرم ہے ۔ لیکن اندر جرم نہیں ہوتی تو بعض حالات میں مستثنیات کر دی جاتی ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ ابھی جناب وزیر نے فرمایا ہے کہ ان کو اس بات کا علم ہے کہ کلبوں میں باقاعدہ جوا کھیلا جاتا ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ وہاں بڑے بڑے صنعت کار حکام کے پاس اسے ہارتے ہیں جو قانونی طور پر جرم نہیں ۔ کیا حکومت اس کے لئے تیار نہیں کہ وہ اس آرڈیننس میں ترمیم کرے تاکہ وہ بھی قانونی طور پر جرم ہو جائے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ پالیسی کا سوال ہے اور حکومت کی پالیسی میں ہی اکیلا نہیں بناتا ۔ لہذا اس کے متعلق اس وقت میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ جب پالیسی بنے گی تو اس وقت معزز ممبر بھی وہاں ہوں گے ۔ لہذا اس بات کو وہاں طے کرا سکتے ہیں ۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ جناب والا ۔ میں مسٹر میمن سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے پر ان کے آقاؤں کا کیا رویہ ہے ؟ آیا وہ اس بات کی اجازت دے دیں گے کہ اسے بند کیا جائے ۔

Mr. Speaker : This is not a Supplementary Question.

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ اصل سوال یہ ہے کہ حکومت نے اس کے مکمل انسداد کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں جناب وزیر قانون فرماتے ہیں کہ اس کا مکمل انسداد نہیں ہوا ۔ وہ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میری گذارش یہ ہے کہ قرآن اور سنت نے جوئے کو شیطانی کھیل قرار دیا ہے ۔ اس سوال کا منشا یہ ہے کہ آیا حکومت کتاب و سنت کے مطابق کوئی قانون بنانا چاہتی ہے ؟ بنایا ہے یا بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ پالیسی کا سوال ہے اور Policy Matters پر میں بحیثیت وزیر اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

رائے خورشید علی خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Principles of Policy میں یہ چیز طے شدہ ہے کہ اس ملک کے مسلمانوں کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی بسر

کرنے کے قابل بنایا جائیگا - جب ہمارے حکمران یہ فرماتے
ہیں کہ ہمیں کتاب و سنت میں gambling کے حکم کا پتہ
نہیں - تو پھر ان لوگوں سے کیا توقع ہو سکتی ہے -

Mr Speaker : This is not a supplementary question. The member may please take his seat.

NUMBER OF POLICE OUT POSTS IN THAR DIVISION OF THARPARKAR

***4527. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary Home please refer to answer to part (*a*) of my starred question No. 3476 given on the floor of the House on 15th July 1963 and state:—

(*a*) the names of the other outposts where the men have been provided and the reasons for appointing more men there instead of the border posts;

(*b*) whether there is any scheme under the consideration of Government for posting necessary staff on the unoccupied outposts along the Indian border; if so, the time by which the said scheme will be implemented?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) The name of the other outposts where men have been provided are as under :—

(1) Outpost Akri.

(2) Outpost Dengan.

(3) Outpost Chor.

These posts were in existence in the past but had been closed down. They have been re-opened in view of local conditions.

(*b*) There is no Police Post belonging to the Tharparkar District along the Indian Border. There is therefore no question of manning unoccupied posts along the Indian Border.

PERMIT FOR IMPORT OF TRUCKS TO INHABITANTS OF CHITRAL STATE

***4560. Shahzada Asadur Rehman** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that no permit for import of Trucks has been given to the inhabitants of Chitral State since Independence;

(*b*) whether it is also a fact that the people of Chitral have to travel 200 miles to reach settled areas;

(*c*) if answer to (*a*), (*b*) be in the affirmative the reasons for not issuing the said permits to the inhabitants of Chitral and whether Government intend to treat Chitral on equal footing with other special areas in the matter of distribution of truck permits?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Yes.

(*b*) The people of Chitral have to travel about 162 miles to reach settled area. But they can travel from Dir downward by local buses.

(*c*) The routs is not an all whether road as it passes over the 10,000 feet high Lowari Pass, which remains snow bound for about 7 months in a year.

Moreover the road on this Pass, even if open, is not fit for heavy vehicles like trucks and buses. The road from the Pass down to Ziarat is only jeepable when open. The road from there on ward to Chitral is also narrow, circuitous and unfit for heavy vehicles. Hence it has not been considered commerically sound to grant permits for heavy vehicles. Permits for such vehicles could only be granted when road from Dir to Chitral is improved and is open all the year round.

Allotment of suitable chassis to the people of Chitral State will be considered when the same are available in the Tribal quota.

Major Abdul Majid Khan : What steps the Government has taken so far to improve the condition of roads there, since Chitral has been declared as part and parcel of Pakistan?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : This is a new question. I recollect that a similar question was asked some days back and an answer was given. However, I do not recollect the facts now. The member may Put a separate question and we will give relevant answer.

شہزادہ اسدالرحمن — جناب والا - میرے سوال کے جواب میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے -

The people of Chitral have to travel about 162 miles to reach settled area. But they can travel from Dir downward by local buses.

عرض یہ ہے کہ دھیر سے نیچے تو وہ مقامی بسوں سے آ سکتے ہیں - لیکن دھیر سے چترال تک وہ کیا کریں ؟

وزیر قانون — جناب والا - مجھ سے معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا کہ دھیر سے چترال تک سڑک بن رہی ہے - تو ہم نے اس کا جواب یہ دیا کہ جب وہ بن جائیگی تو یہ تکلیف رفع ہو جائیگی -

شہزادہ اسدالرحمن — جناب والا - یہ سوال تو Truck Permits کا ہے - وہ دھیر سے پشاور تک ٹرکوں اور بسوں سے آ سکتے ہیں - لیکن دھیر سے چترال تک کیا وہ پیدل جائیں ؟

وزیر قانون — جناب والا - کیا چترال دھیر اور پشاور کے درمیان ہے ؟ (قہقہہ) جناب جہاں تک اس علاقے کی جغرافیائی کیفیت کا تعلق ہے - مجھے اس کا علم نہیں - میں معزز ممبر سے عرض کرونگا کہ اگر وہ میرے پاس تشریف لائیں - تو اگر کوئی درمیانی راستہ ممکن ہوا جس سے ان کی تکلیف رفع ہو سکتی ہو اور وہاں بس چل سکتی ہو تو ہم انشاءاللہ ضرور کوشش کرینگے -

مسٹر نصراللہ خان خٹک — اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ روٹ پرمٹ اس لئے نہیں دئے جاتے کیونکہ راستہ خراب ہے اور تنگ ہے اور ہیوی وہیکل مثلاً ٹرک وغیرہ وہاں چلائے نہیں جا سکتے - میں پوچھتا ہوں کہ درہ لواری جو دس ہزار فٹ بلند ہے وہاں سے عمارتی لکڑی کس چیز پر لائی جا رہی ہے -

وزیر قانون - اس سلسلہ میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ معزز ممبر کو وہاں کی مقامی واقفیت ہے - ہو سکتا ہے کہ ان کی بات درست ہو اس لئے ہم یہ دریافت کریں گے کہ یہ جواب کس طرح غلط دیا گیا ہے - اگر تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ یہ جواب غلط ہے تو ہم اس کی تلافی کر دیں گے -

---

STUDENTS BELONGING TO CHITRAL STATE STUDYING IN ENGINEERING, MEDICAL AND AGRICULTURAL COLLEGES OF WEST PAKISTAN

***4629. Shahzada Asadur Rehman** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) the number and names of students belonging to Chitral State studying in Engineering, Medical and Agricultural Colleges of West Pakistan;

(*b*) whether any scholarships are being given to the above-mentioned students; if so, the amount so given to each student;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, the reasons therefor, and whether Government intend to give scholarships to the above said students?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : The information is being collected which will be submitted in the next Assembly session.

---

37 MILES LONG ROAD FROM CHITRAL TO RESHUN

***4631. Shahzada Asadur Rehman** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the 37 miles long road from Chitral to Reshun was motorable before Independence;

(*b*) whether it is also a fact that even jeeps cannot now ply on the said road;

(*c*) whether it is a fact that the amount of allocation for the maintenance of this road is the same as provided before Independence and that additional funds have also been made available from time to time for its improvement and making new bridges;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for the negligence of the road by the P. W. D?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—(الف) یہ سڑک آزادی سے قبل کبھی موٹررانی کے قابل نہ تھی -

(ب) چونکہ یہ راستہ خچروں کے لئے ہے اور صرف اچھے موسم میں کھلا رہتا ہے اس لئے اس پر موٹر چلانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا - تاہم عمدہ موسم میں اسے جیپوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس کی چوڑائی کم اور گہرائی ڈھلان طویل ہے اس لئے حادثے کی ذمہ داری ان کے اپنے سر ہوتی -

(ج) آزادی سے قبل اس راستے کی نگہداشت محکمہ تعمیرات عامہ کے سپرد نہیں تھی - اسے نگہداشت کی معمولی رقم میں سے درست حالت میں رکھا جاتا ہے - البتہ کچھ چوبی پلوں کی اصلاح ترقیاتی سرمایہ جات میں سے کی گئی تھی -

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا -

شہزادہ اسدالرحمن — جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سڑک موٹر کے قابل نہیں تھی - میں یہ عرض کر دوں کہ یہ جواب بالکل غلط ہے - میں خود ۱۹۴۶ء میں اس سڑک پر موٹر میں گیا تھا اور واپس آیا تھا -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) : ہو سکتا ہے کہ یہ جواب غلط ہو کیونکہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ معزز ممبر خود موٹر میں گئے تھے - اس لئے اس کی انکوائری کی جائے گی کہ محکمہ نے جواب کیوں غلط دیا - جو حقیقت ہو ہم یہاں بیان کر دیں گے اور اس کے لئے نہ صرف تلافی کی جائے گی بلکہ متعلقہ ملازمین کے خلاف ایکشن لیا جائے گا -

---

POSTING OF AGENCY SURGEON FOR THE PEOPLE OF CHITRAL STATE

***4632. Shahzada Asadur Rehman** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Agency Surgeon for Chitral State is stationed at Drosh instead of Chitral which besides being the Capital of the State and centrally located has bigger population than Drosh;

(*b*) whether it is a facr that the headquarters of the Agency Surgeon is situate inside the Scouts Fort at Drosh where the common populace have no excess;

(*c*) whether it is also a fact that the Agency Surgeon has also to attend the Civilian population of Chitral and not the Scouts personnely only;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in affirmative, reasons for keeping the Headquarter of the Agency Surgeon inside the Scout Fort at Drosh;

(*e*) if the Agency Surgeon at Drosh is intend for scouts personnel only whether Government it prepared to a appoint another surgeon for the people of the State;

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) جی ہاں مقامی حکام سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ ایجنسی سرجن کے صدر دفتر کو چترال منتقل کرنے کے ممکن العمل ہونے کا جائزہ لیں -

(ب) اگرچہ ایجنسی سرجن کا صدر دفتر دروش میں سکاؤٹس فورٹ کے اندر ہے لیکن قلعے کے باہر موضع دروش میں ایک سول ہسپتال موجود ہے جہاں علاقے کی شہری آبادی کے لئے اندرونی اور بیرونی مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کے مریضوں کے لئے سہولتیں موجود ہیں -

(ج) جی ہاں -

(د) ایجنسی سرجن کا صدر دفتر فورٹ کی چار دیواری کے اندر اس لئے واقع ہے کہ باہر کوئی موزوں جگہ دستیاب نہیں -

(ہ) جواب مندرجہ (الف) بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا -

شہزادہ اسدالرحمن -- جواب میں بتایا گیا ہے کہ وہ سرجن دروش میں سکاؤٹس فورٹ کے اندر رہتا ہے لیکن باہر ایک اور ڈاکٹر مریضوں کو attend کرتا ہے - میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا باہر کے مریضوں کو سول سرجن کی ضرورت نہیں ہے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)-- میں یہ عرض کروں گا کہ سکاؤٹ کیمپ کے باہر جو سول آبادی ہے وہ

قلعہ کے اندر نہیں جا سکتی - اور اس طرح کچھ دقت ضرور ہے - اس دقت کے پیش نظر مریضوں کے لئے باہر بھی بند و بست کیا گیا ہے - جیسا کہ سوال کے جواب میں عرض کیا گیا ہے ڈاکٹر صاحب کے لئے کوئی رہائش کی جگہ ابھی تک نہیں ملی - اگر معزز ممبر وعدہ کرتے ہیں کہ وہ قلعہ کے باہر رہائش کا بندوبست کرا دیں گے تو پھر ہم اس پر کارروائی کرنے کو تیار ہیں -

شہزادہ اسدالرحمن — کیا آپ نے پچھلے ۱۷ سال سے یہ محسوس نہیں کیا کہ قلعہ کے باہر ڈاکٹر کی رہائش کا بندوبست کیا جائے -

وزیر قانون — اس سوال میں ۱۷ سال کا تو کہیں ذکر نہیں اس لئے میں گذشتہ حالات کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا -

---

LANDS ACQUIRED FOR THE CONSTRUCTION OF ROADS IN MERGED AREAS OF MARDAN DISTRICT

***4702. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to State:—

(*a*) whether it is a fact that lands have been acquired for the construction of the following roads in merged areas (Gadoon Area) of Mardan District :—

(*i*) Topi-Malka Kadi Road;

(*ii*) Gandaf-Kapghani Road;

(*iii*) Kapghani-Utla Road;

(*b*) the acreage of land acquired for Topi-Malka Kadi and Gandaf Kapghani Roads respectively;

(*c*) the date by which compensation is likely to be paid to the land owners whose lands have been acquired?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) مندرجہ ذیل سڑکوں کے لئے اراضی ابھی تک حاصل نہیں کی گئیں بلکہ کی جا رہی ہیں—

۱- ٹوپی - ملکہ کاری روڈ

یہ بیشتر اصل راستے پر ہے اور تھوڑا سا حصہ جس پر سڑک کی توسیع کی گئی ہے اس کے لئے حصول اراضی کی کارروائی جاری ہے -

۲۔ گندف کاپ گنی روڈ

اراضی کے حصول کی کارروائی شروع کی جا چکی ہے ۔

۳۔ گندف ۔ الاہ روڈ

مندرجہ بالا سڑک پر ابھی کام شروع نہیں کیا گیا ۔ جبری حصول اراضی کی کارروائی جلد ہی شروع کی جائے گی ۔

(ب) حاصل کی جانے والی اراضی کا رقبہ حسب ذیل ہے :—

(۱) برائے ٹوپی۔ملکہ کادی روڈ ۳۹۶۷۴ ایکڑ

(۲) برائے گندف ۔ کپغانی روڈ ۱۹۶۳۴ ایکڑ

(ج) جونہی حصول اراضی کے ضابطوں کی تکمیل ہوگی اور ایوارڈ کا اعلان کیا جائے گا مالکان اراضی کو افسر حصول و کنٹرول اراضی محکمہ عمارات پشاور کے ذریعے زمین کے معاوضے کی ادائیگی کر دی جائے گی ۔ مفصل تخمینے میں اراضی کے معاوضے کے لئے گنجائش پہلے ہی موجود ہے ۔

خان اجون خان جدون — اس سوال کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ٹوپی ۔ ملکہ کاری روڈ پر کام شروع نہیں کیا گیا ۔ مگر میرے علم میں ہے کہ کام شروع ہو گیا ہے اور لوگوں کی زمینیں حاصل کی جا چکی ہیں ۔ ان لوگوں کے پاس دو دو چار چار کنال سے زیادہ زمین نہیں تھی ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ اس کے لئے provision کی جائے اور معاوضہ یا ایوارڈ کے سلسلہ میں Priority basis پر کی جائے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — ہم تو تیار ہیں لیکن اس میں ہمیں تھوڑا سا اختلاف ہے ۔ کیونکہ ابھی تک یہ معاملہ acquisition process میں ہے اور زمین acquire نہیں کی گئی ۔ قانونی نقطہ نگاہ سے معاوضہ اس وقت دیا جائے گا جب زمین acquire ہو جائے گی ۔ ہمارے پاس compensation کی

رقم موجود ہے اور زمین acquire ہو جانے کے بعد انشاءاللہ دیر نہیں ہو گی ۔

اس کے علاوہ اگر معزز ممبر کے علم میں کوئی اور بات ہو تو ہمیں بتا دیں تاکہ اس کے مطابق عمل کیا جائے ۔

سید حاذق علی شاہ کسی زمین کی acquisition قانونی نقطہ نگاہ سے تو اس وقت ہو جاتی ہے جب اس کا قبضہ حاصل ہو جاتا ہے بعض اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو فصل کسی زمین پر ہوتی ہے مالکان اس سے محروم ہو جاتے ہیں اور ان کے معاوضہ کی ادائیگی کئی کئی سال گذرنے کے بعد بھی نہیں ہوتی ۔

وزیر قانون — حکومت کے اعلان کے بعد جب emergency possession لیا جاتا ہے تو فوری طور پر معاوضہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اس وقت یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی compensation دینی ہے ۔ بعض حالات میں جب فصل کھڑی ہو تو زمین کے معاوضہ کے علاوہ مالک زمین کو فصل کا معاوضہ بھی دیا جاتا ہے ۔ معزز ممبر یقین رکھیں کہ جب بھی کوئی زمین acquire کی جائے گی اور اس کا قبضہ لیا جائے گا ۔ اگر اس پر فصل کھڑی ہوگی تو اس کا معاوضہ دیا جائے گا ۔ اور کسی قسم کی بے انصافی یا ناانصافی نہیں ہوگی ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — میں معزز وزیر صاحب کی معلومات میں اضافہ کر دوں کہ ضلع ہزارہ میں لورا مقصود روڈ کے لئے جو زمین حاصل کی گئی تھی اس کو ۱۶ سال گذر گئے ہیں ۔ وہاں ابھی تک کسی کو کوئی معاوضہ نہیں ملا ۔

خان اجون خان جدون — جو اصل سوال ہے ۔ وہ یہ ہے کہ معاوضہ Top Prioritry پر دیا جائے ۔ لیکن کیا آپ کو علم ہے کہ مجموعی طور پر یہ بڑا پیچیدہ قانون ہے ۔ لیکن اصول بڑا سادہ ہے ۔ تو آپ کیوں اسے Simplify نہیں کرتے کیا آپ اس کو Simplify کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

وزیر قانون — جہاں تک قانون میں ترمیم کا تعلق ہے اس کے لئے تو میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا - لیکن قانون کے اندر اندر جہاں تک بھی جلد ہو سکتا ہے - وہ انشاءاللہ معزز ممبر کی مرضی کے مطابق کیا جائیگا -

---

USE OF FORCE AND TEAR-GASS AGAINST STUDENTS OF GOVERNMENT COLLEGE, LYALLPUR

***4835. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Police resorted to the use of force and tear-gass against students of Government College, Lyallpur within the College and Hostel premises and inside the Hostel rooms on 6th November 1963;

(*b*) whether it is a fact that some members of the staff working in the said College were also tortured and tear-gassed by the local Police inside the Staff room in spite of the fact that they had nothing to do with the agitation or strike on the part of the students;

(*c*) whether it is a fact that police entered the College promises without permission and against the consent of the Principal of the said College;

(*d*) whether it is a fact that about 20 lecturers of the College were rounded up from the staff room, made to sit on the road side and abused and some of them were tortured and subsequently four of them who received injuries on their bodies were put under arrest;

(*e*) whether it is a fact that a deputation of the local Bar Association waited upon the Deputy Commissioner, Lyallpur on 6th November 1963 at about 3 p. m. in the City Police Station to complain against the high handedness of the police, but the said Deputy Commissioner refused to give them an interview;

(*f*) whether it is fact that District Bar Association passed a resolution on 7th November 1963 unanimously, bevelling serious charges against the local administration while dealing with the students and the staff of the local Government College;

(*g*) whether it is a fact that the local administration proposed the arrest of some members of the local Bar who had protested against the high handedness of the police actively through a deputation and a resolution and by defending the students in the Court of Law;

(*h*) if answer to (*f*) above be in the affirmative the action Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) The Police did use tear-gass except in the Hostel and Hostel Rooms and lathi-charged the students under the following circumstances :—

On 6th November 1963 more than a thousand students of the Government Degree College, Lyallpur, collected in the College compound and came out of the College premises in the form of a procession in violation of Section 144, Criminal Procedure Code. They also caught hold of Security S. I., Akhtar Saeed Farooqi, and manhandled him causing him head injuries. His motor cycle was seized by the students and burnt. The procession was delcared unlawful by the Deputy Magistrate as defined under section 141, P. P. C. and the students were ordered to disperse but to no effect. The Magistrate directed the Police to disperse the unlawful procession by use of force. Consequently the procession was tear-gassed but the students instead of dispersing started

brick-batting the Police causing injuries to 24 Police officials. The Police had to resort to lathi-charge to disperse the unlawful procession. The Police party entered the College premises in order to recover the robbed motor-cycle but they found it burnt. Case F.I.R. was No. 187, dated 6th November 1963, under section 395/307/336/435/148/149, P. P. C., registered at Gulberg Police Station, Lyallpur. The premises of the Hostel were no visited by the Police although the students were brick-batting from its top.

(*b*) No. Three Professors were found instigating the students and they are accused in the case mentioned at (*a*), above.

(*c*) Yes. The Police entered the College premises under the circumstances explained in part (*a*) of this question. No permission of the Principal was required under any law to recover the robbed motor-cycle and to perform lawful duties.

(*d*) No. Three Professors who received injuries as explained in part (*b*) of this question, were arrested and have been challaned.

(*e*) No. While the Deputy Commissioner was holding a Conference with officers gathered at City Police Station some lawyers, not reporting themselves at a deputation of the Bar Association, desired to meet him but as he was busy in sorting out the tense situation of the students in the City, he therefore, had made an appointment with them to meet him at 6 p. m. the same day, but the lawyers in spite of their appointment in the presence of responsible officers did not turn up at the time appointed. However, they met the Deputy Commissioner next day when they were given a full hearing.

(*f*) The District Bar Association reportedly held a meeting on the 7th of November 1963, but no copy of the resolution was received by the Deputy Commissioner. It was, however, learnt that they cirticised the local administration and formed a committee to defend the students.

(*g*) This is absolutely incorrect.

(*h*) Since the action of the local administration was justified under the law, question of taking action does not arise.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - میرے سوال کے حصہ (ڈی) میں جواب دیا گیا ہے کہ صرف تین پروفیسر صاحبان کا چالان کیا گیا ہے - جن کے جسموں پر ضربات آئی تھیں کیا ان پروفیسر صاحبان کا چالان کرنیکی یہ وجہ نہیں تھی - کہ ان کو ضربات پولیس کی پٹائی کی بنا پر آئیں - کیا پولیس نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ..... ذرا میں وضاحت کے ساتھ سوال کرتا ہوں - کیونکہ وزیر صاحب ذرا دیر سے سمجھتے ہیں (قطع کلامی) کیا پولیس کے اہل کاروں نے جن کی پٹائی کی وجہ سے ان پروفیسر صاحبان کو ضربات آئی تھیں - آپنے آپ کو آئیندہ پروفیسر صاحبان کی طرف سے قانونی چارہ جوئی سے بچانے کے لئے ان کا چالان نہیں کیا ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — معزز ممبران کو یہ یاد ہوگا کہ یہ سب باتیں یہاں ایک تحریک التوا کے سلسلے میں زیر بحث آ چکی ہیں - یہ ضرور ہے -

کہ میں دیر سے سمجھتا ہوں ۔ لیکن میں جلد سمجھنے کی کوشش اس لئے نہیں کرتا کہ جیسے معزز ممبر کی تحریک التوا میں بارہ ۔ دس یا آٹھ آدمی تھے ۔ لیکن یہاں اب انہوں نے تین پروفیسروں کا ذکر کیا ہے ۔ تو میرے دیر سے سمجھنے کی وجہ یہ ہے ۔ کہ میں معزز ممبر کی طرح غلط نہ کہہ بیٹھوں ۔ جہاں تک پروفیسر صاحبان کے جسموں پر زخموں کا تعلق ہے ۔ میں ابھی ابھی عرض کر چکا ہوں ۔ کہ وہاں جو جھگڑا ہوا تھا ۔ وہ اس سلسلے میں دیوار پر سے گرنے کی وجہ سے آئے تھے ۔ میں یہ مناسب نہیں سمجھتا ۔ کہ جو پروفیسر زخمی ہوئے ۔ اور انہیں چالان کیا گیا ۔ اس کی مزید وضاحت کروں ۔ اور case کو Prejudice کروں ۔ اگر ممبر صاحبان سمجھتے ہیں ۔ کہ اس کا ذکر یہاں پر موزوں ہے ۔ تو میں ان سے اختلاف رکھتا ہوں ۔ یہ بہتر ہے کہ چونکہ Matter Subjudice ہے ۔ اس لئے مزید کوئی تقریر اس کی وضاحت کے طور پر نہ کریں ۔

خواجہ محمد صفدر — کیا جناب وزیر ارشاد فرمائینگے کہ وہ ان مقدمات کو واپس لینے کے لئے ہمدردانہ طور پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر قانون — میں اس سلسلے میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ جو کچھ کہ گورنر صاحب نے پچھلے دنوں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر — وہ ہمیں بھی بتا دیجئے ۔

راؤ خورشید علی خان — چونکہ معاملہ Subjudice ہے ۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنا مناسب نہیں ہے ۔ لیکن میں ایک اصولی بات وزیر قانون سے پوچھتا ہوں ۔ کہ آیا ان پروفیسروں کو جو اس شرمناک طریقہ پر پیٹا گیا تھا ۔ آیا اس میں ان کا گناہ تھا ۔ یا دراصل پولیس نے زیادتی کی ہے ۔ اب ہماری حکومت دعویٰ کرتی ہے جمہوریت کا ۔ اور جمہوریت کے نام پر عوام پر حکومت کرنے کا ۔ تو جب ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے اس معاملہ پر ذمہ دار لوگوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ۔ تو ایک جمہوری ادارے

کی رائے کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک افسر کی رائے پر کیوں انحصار کیا گیا ہے ۔ کیا یہ بیوروکریسی نہیں ہے ۔ جمہوریت کی نفی نہیں ہے ؟

وزیر قانون — اب یہ معاملہ کورٹ کے سامنے پیش ہے ۔ اس نے جو فیصلہ کیا ۔ اسی کی روشنی میں ہم ایکشن لینگے ۔ اگر پولیس افسر کے خلاف ثابت ہوا ۔ تو اس کے خلاف کارروائی کریں گے ۔ اور اگر ان پروفیسروں کے خلاف فیصلہ ہوا ۔ تو ان کو سزا دی جائیگی ۔ اور انہیں نوکری سے بھی برطرف کیا جائیگا ۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ سوال کے حصہ (اینٹ) میں یہ دریافت کیا گیا ہے ۔ کہ کیا یہ حقیقت ہے ۔ کہ ضلع لائلپور کی بار ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا ۔ کہ مقامی انتظامیہ نے اساتذہ پر زیادتی کی ہے ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو یہ کاپی نہیں موصول ہوئی ۔ تاہم ان کے علم میں ہے کہ یہ ریزولیوشن پاس ہوا ہے ۔ جس میں مقامی انتظامیہ پر زیادتی کے الزامات لگائے گئے ہیں ۔ کیا وزیر قانون کو جو Professional طور پر وکیل بھی ہیں ۔ اس امر کا احساس نہیں ہے ۔ کہ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کہ ایک ضلع کی بار ایسوسی ایشن ایک ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کرے ۔ اور وہ معاملہ غلط ہو ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary question. The member may ask a supplementary question.

مسٹر حمزہ — متفقہ ریزولیوشن پاس ہونے کے بعد آج تک آپ کی حکومت کی طرف سے غیر جانبدارانہ انکوائری کا آرڈر کیوں نہیں ہوا ؟

وزیر قانون — میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ۔ کہ یہ معاملہ چونکہ انتظار طلب اور عدالت میں ہے ۔ تو ایسی حالت میں کورٹ سے باہر کوئی بھی independent انکوائری نہیں ہوتی ۔ ورنہ contempt ہو جاتا ہے ۔ حمزہ صاحب خود وکیل نہیں ہیں ۔ اس لئے ان کو پتہ نہیں ہے ۔ کہ بار ایسوسی ایشن میں ریزولیوشن کیسے پاس ہوتے ہیں ۔ اگر وہ اپنے لیڈر ۔ لیڈر آف دی آپوزیشن خواجہ صفدر صاحب سے

پوچھیں تو وہ بتائینگے - میں نے وعدہ کیا ہے - کہ ہم کورٹ کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں - وہ جیسے فیصلہ کریگی - ہم اس کے مطابق عمل کرینگے -

مسٹر حمزہ - میرے خیال میں وزیر قانون صاحب کو بذات خود علم ہوگا - کہ بیسیوں مثالیں موجود ہیں جہاں زیر سماعت مقدمات کے باوجود گورنمنٹ نے تحقیقاتی کمیشن مقرر کئے -

Mr. Speaker : Please put a Supplementary Question and do not make a speech.

مسٹر حمزہ - وزیر قانون صاحب کو اس کا علم ہوگا - کہ انتہائی اہمیت کے معاملات جن کے مقدمات عدالت میں زیر سماعت تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ نے انکوائری باڈیز بھی مقرر کی ہیں - میں مثال کے طور پر عرض کروں گا (قطع کلامی) کیا آپ کو علم نہیں ہے - کہ معاملہ عدالت میں بھی تھا - اور گورنمنٹ کی طرف سے انکوائری کمیشن بھی مقرر کی گئی تھی -

Mr. Speaker : This is no Supplementpry Question. Next Question.

DEVELOPMENT SCHEME IN AMAZAI AND UTMANZAI AREAS OF HAZARA DISTRICT

***4836. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that no development scheme has so far been introduced in Amazai and Utmanzai areas of Hazara District although these areas were merged in Hazara District in 1952;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative,

(*i*) reasons therefore ; and

(*ii*) whether Government intend to allocate any funds for construction of Schools, Dispensaries and Hospitals in the said area during the current financial year ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی نہیں -

صحت سیکٹر میں اتمان زئی کے علاقے میں ایک ڈسپنسری کام کررہی ہے - اما زئی کے علاقے میں موضع نارا کے مقام پر ایک ڈسپنسری تجویز کی گئی ہے -

تعلیمی سیکٹر میں ہزارہ ضلع کے امازئی اور اتمان زئی پر مشتمل علاقوں کے ادغام سے اب تک ایک مڈل سکول کایا اور گیارہ پرائمری سکول کھولے جا چکے ہیں - کایا کے اس سکول میں جس کا معیار بڑھا کر مڈل سکول تک کر دیا گیا ہے مزید کمروں کی تعمیر اور

ساز و سامان کی گرانٹوں کے لئے ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران میں بالترتیب - ۳۰۰۰۰۰ روپے اور ۵،۰۰۰ روپے منظور کئے جا چکے ہیں -

کپری شنگری اور چروائی میں پرائمری سکولوں کے لئے عماراتی گرانٹوں کے طور پر ۱،۱۵۰ روپے ۲،۸۰۰۰ روپے منظور کئے جا چکے ہیں -

(ب) شق (الف) بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب سپیکر - جواب میں کہا گیا ہے - کہ اس علاقے میں ایک ڈسپنسری اور ایک مڈل سکول ہے - تو میں اس حکومت سے پوچھتا ہوں کیا اتنے بڑے علاقے کے لئے جو ابھی Merge ہوا ہے یہ ناکافی نہیں ہے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - دونوں اطراف پر بیٹھنے والے معزز ممبران اور سوال بھیجنے والے معزز ممبر نے بھی بجٹ پر بحث کے دوران میں اپنے اپنے علاقے کی ضروریات اس ہاؤس کے سامنے اور حکومت کے سامنے پیش کی تھیں - ان سب کے پیش نظر جس قدر پیسے بھی مہیا ہوسکے ہیں - مہیا کر دئے گئے ہیں- باقی جو بات بھی رہ گئی ہے - اور یہ میں مانتا ہوں - کہ کسی حکومت کے لئے یہ نا ممکن ہے - کہ وہ سو فیصدی تسلی ہر علاقے کی کرے - اور جو جو کمی ہو - وہ پوری کر سکے- البتہ اگر اس سال نہیں ہوسکا - تو آئیندہ جو بجٹ بن رہا ہے - اس میں انشاالله ان کے لئے گنجائش رکھی جائے گی - اور مجھے امید ہے کہ ہمارے معزز ممبربھی حکومت کی توجہ اس طرف دلائیں گے - اور بالخصوص وزیر خزانہ صاحب کی توجہ دلائیں گے - تو انشاالله ہو جائیگا -

خان اجون خان جدون - آپ نے یہ خود تسلیم کیا ہے - کی قبائلی علاقہ اتمان زئی اور امازئی ۱۹۵۲ء میں Merge ہوا ہے - آپ نے تفصیل خود بتائی ہے - وہ یہ ہے - کہ بارہ چودہ سال میں دو ڈسپنسریاں اور دو مڈل سکول بنے ہیں - تو کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ بالکل ناکافی ہیں- اور کیا آپ اس بات کے لئے تیار ہیں- کہ آئندہ سال کم از کم اس کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام کریں - میں نے ایک سوال بھی پوچھا ہے - کہ کوئی ترقیاتی سکیم اسے باقاعدہ area سمجھکر بنائی جائے - تو کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں -

وزیر قانون- جہاں تک merged ایریا کا تعلق ہے خصوصاً کسی اراضی کا تو میں اتنا کہہ سکتا ہوں اور معزز ممبر کو بتا سکتا ہوں کہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ میرا محکمہ نہیں ہے - جو کچھ وہ کہتے ہیں کہ کام کم ہوا ہے اسے میں مانتا ہوں اور ان سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ جتنے بھی Merged ایریا ہیں وہاں آئندہ کام ہونا چاہئیے میں یقین دلاتا ہوں کہ کہ اگر وہ لکھکر بھیج دیں گے تو ہم ہوم ڈیپارٹمنٹ تک پہنچا دیں گے اور جہاں تک ہمارے پر سنل لیول کا تعلق ہے ہم ان کی مدد کریں گے اور جو مدد ہم سے ہو سکے گی ہم کریں گے -

---

Mr. Speaker : Now the Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

PUCCA ROOMS FOR THE DISPENSARIES AT GAJAI, GANDAF AND KAPGANI IN GADOON AREA

***4837. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that three dispensaries located at Gajai, Gandaf and Kapgani in Gadoon Area (merged area of Mardan) are functioning in Kacha rented rooms in huts if so, the dates from which the said dispensaries are functioning in the said huts ;

(*b*) whether Government intend to provide adequate amount in the budget for the next year for constructing pucca rooms for the above said dispensaries ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں -

۶-۱۰-۵۳ سے گجئی سول ڈسپنسری

۲-۱۱-۵۱ سے گندف سول ڈسپنسری

۲۵-۹-۵۳ سے کاپ گنی سول ڈسپنسری

(ب) کاپ گنی پر آٹھ بستر والے ہسپتال (مردان کا انضمامی علاقہ) کی تعمیر کے لئے حکومت نے تخمینہ شدہ روپے ۱۰۸،۳۰۰ کی لاگت کی منظوری دے دی ہے - مالی سال رواں ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے پہلے ہی محکمہ تعمیرات عامہ نے ۶۴،۰۰۰ روپے کی رقم وصول کر لی ہے - اس تجویز کو نافذ کرنے کے لئے صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی کی منظوری کا انتظار ہے - گجئی اور گندف (مردان انضمامی علاقہ) میں ۶۷-۱۹۶۶ء میں نافذالعمل کرنے کے لئے تیسرے پانچ سالہ منصوبے میں ڈسپنسری کی عمارت تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی ہے -

JEEPABLE ROAD BETWEEN VILLAGE JHANDA AND GAJAI POLICE POST OF GADOON AREA

*4838. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a jeepable road exists between village Jhanda and Gajai Police Post of Gadoon area;

(b) whether it is a fact that no improvement has been made on this road for the last 10 years and it is lying in a state of utterly disrepair ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary : (Mian Abdul Haq) :

CRIME INCIDENCE IN BAHAWALPUR DIVISION DURING 1945-46 AND 1962-63

*4850. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to lay on the Table of the Assembly a comparative statement crime incidence in Bahawalpur Division during 1945-46 and 1962-63 ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) -

سال	ضلع بہاولپور	ضلع بہاولنگر	ضلع رحیم یار خان	میزان
۱۹۴۷	۱٬۱۷۳	۱٬۰۷۲	۱٬۳۹۰	۳٬۶۳۰
۱۹۴۸	۱٬۳۰۴	۱٬۱۷۵	۱٬۴۵۹	۴٬۰۳۸
۱۹۴۹	۱٬۴۵۳	۱٬۴۲۱	۱٬۳۶۸	۳٬۲۶۲
۱۹۵۰	۱٬۱۱۳	۱٬۳۵۷	۱٬۵۲۵	۳٬۹۹۵
۱۹۵۱	۱٬۰۰۱	۱٬۲۹۵	۱٬۵۹۴	۳٬۸۹۰
۱۹۵۲	۱٬۲۰۲	۱٬۴۶۲	۱٬۴۸۸	۴٬۱۵۲
۱۹۵۳	۱٬۱۰۶	۱٬۶۵۶	۱٬۲۰۹	۳٬۹۷۱
۱۹۵۴	۱٬۲۳۷	۱٬۷۱۵	۱٬۷۲۹	۴٬۶۸۱
۱۹۵۵	۱٬۱۸۴	۱٬۴۰۲	۱۶٬۱۰	۴٬۱۹۶
۱۹۵۶	۱٬۶۵۰	۱٬۸۹۵	۲٬۱۲۰	۵٬۶۶۵
۱۹۶۲	۱٬۴۹۴	۱٬۸۴۹	۲٬۲۶۴	۵٬۶۰۷
۱۹۶۳	۱٬۳۱۲	۱٬۵۲۵	۲٬۳۴۱	۶٬۱۷۸

یکم نومبر تک -

۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء کے اعداد دستیاب نہیں ہوسکے -

INQUIRY IN JAMAT-E-ISLAMI ANNUAL CONFERENCE DISTURBANCES

*4928. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some leaders of the Jamat-e-Islami have made allegations publically to the effect that the disturbances in their annual, conference held at Lahore on 25th October, 1963 were inspired by the authorities ;

For Answer, please see Appendix at the end.

(*b*) whether it is a fact that leaders of many other political organisations have supported the allegations made by the said leaders of Jamat-e-Islami and have demanded a public judicial inquiry into the said incidents;

(*c*) whether it is also a fact that the Commissioner, Lahore Division has refused to hold such an inquiry;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not holding such an inquiry?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (*a*) It is a fact that certain leaders of the Jamat-e-Islami have indulged in irresponsible utterances and have blamed the administration for the disturbances which took place in the annual conference of the Jamat-e-Islami, held at Lahore on 25th October, 1963. It is absolutely incorrect that the disturbances were inspired by the authorities. The allegation is baseless and malicious.

(*b*) No.

(*c*) The Commissioner, Lahore, did not receive any such request and the question of refusing it does not arises.

(*d*) Does not arise.

GRANT OF PAKISTANI CITIZENSHIP TO INDIAN BRIDES OF WEST PAKISTAN CITIZENS

***4968. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Government of West Pakistan have to recommend to the Government of Pakistan for the grant of Pakistani citizenship to Indian brides of West Pakistan Citizens;

(*b*) whether some applications for the grant of such rights have been received by the District Magistrates in Hyderabad Division for necessary enquiry; if so, the names of applicants and the dates on which each application was received and the dates on which reports thereon were submitted?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) - جی ہاں - مگر پاکستان سٹی زن شپ ایکٹ ۱۹۵۱ء کے ضابطہ اور اس کے تحت وضع کردہ متعلقہ قوانین کی پابندی کرنے کے بعد -

(ب) مطلوبہ اطلاع منسلکہ کیفیت نامہ میں درج ہے -

COMPLAINTS AGAINST S. H. O, POLICE STATION RUSTAM DISTRICT SUKKUR

***4988. Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) the name of S. H. O. Police Station, Rustam, District Sukkur and the date since which he is posted there;

(*b*) whether it is a fact that the aforesaid S. H. O. unnecessarily harrass the local Ulemas and businessmen by summoning to the Police Station;

(*c*) whether it is a fact that a deputation of local businessmen waited upon the S. P. Sukkur and D. I. G. Police concerned to lodge complaints with them against the said S. H. O.; if so, whether it is a fact that the D. I. G. Police deputed a C. I. D. Inspector to enquire into the complaints;

(*d*) whether it is a fact that when the said C. I. D. Inspector, visited Rustam to make enquiry the D. S. P. Shikarpur, also reached there;

(*e*) whether it is a fact that the enquiry against the said S. H. O. was not concluded on the first day and was adjourned to the third day;

---

*Please see Appendix C at the end.

(*f*) whether it is a fact that after the completion of the said enquiry a deputation of the local businessmen again met the D. I. G. and apprised him of the whole position of the case and the later promised to look into the matter;

(*g*) whether it is a fact that after said enquiry the D. S. P. concerned opened History Sheets of two local businessmen ;

(*h*) if answers to (*b*) to (*g*) be in the affirmative the action Government intend to take in the matter ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) ایس - آئی انور علی ایس - ایچ - او رستم از ۲۷-۹-۱۹۶۱ -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی ہاں - تحقیقات کرنے کے لئے سی - آئی - اے کے ایک پولیس انسپکٹر کو متعین کیا گیا تھا -

(د) جی ہاں -

(ر) جی نہیں -

(و) جی ہاں -

(ز) جی نہیں -

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا -

INCREASE IN NUMBERS OF MEMBERS OF JIRGA IN LYALLPUR DISTRICT

*5072. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the number of the members of Jirga in Lyallpur District is proposed to be increased ?

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) - ایکٹ ترمیم قانون فوجداری مغربی پاکستان ۱۹۶۳ء جیسے کے اس میں حال ہی میں ترمیم کی گئی ہے اس کی دفعہ ۵ کے مطابق کمشنر کو ایک ضلع میں جرگے کے افراد کی تعداد جو ۶۰ سے کم اور ۱۰۰ سے زیادہ نہ ہو مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہے - اس لحاظ سے کمشنر سرگودھا ڈویژن جرگے کی تعداد ۱۰۰ تک بڑھانے کے مجاز ہیں بشرطیکہ وہ اسے ضروری خیال کریں - فی الحال ضلع لائل پور کے جرگے کے افراد کی تعداد بڑھانے کی کوئی تجویز کمشنر سرگودھا ڈویژن کے زیر غور نہیں ہے -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

CASES PENDING WITH COMMISSIONERS, PESHAWAR DIVISION UNDER FRONTIER CRIMES REGULATION

*5077. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the number of cases pending with the Commissioner, Peshawar Division for his orders regarding their trial under the Frontier Crimes Regulations 1901 ;

(b) the number of revision applications against the decisions of the Deputy Commisioners, which have not yet been disposed of ;

(c) the total number of persons involved in the above said cases, who are in jail along with the period for which they have been in jail ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) (a) *Nil.*

(b) 384.

(c) 352 including 275 convicts. Statement showing the period since which the convicts are in jail is appended below.

NUMBER OF CONVICTED PERSONS AND MONTHS FROM WHICH THEY ARE IN JAIL

(1)	September	1962	8 persons
(2)	October	1962	6 persons
(3)	November	1962	18 persons
(4)	December	1962	24 persons
(5)	January	1963	27 persons
(6)	February	1963	29 persons
(7)	March	1963	8 persons
(8)	April	1963	17 persons
(9)	May	1963	22 persons
(10)	June	1963	34 persons
(11)	July	1963	24 persons
(12)	August	1963	8 persons
(13)	September	1963	20 persons
(14)	October	1963	14 persons
(15)	November	1963	11 persons
(16)	December	1963	15 persons
			275 persons

CLOSING DOWN THE JUDICIAL LOCK-UPS AT SWABI

*5081. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that the question of closing down the Judicial lock ups at Swabi is under the consideration of the Government if so, reasons therefor and the authority which recommended this step ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : No.

PRISONERS LODGED IN THE JUDICIAL LOCK-UP AT SWABI

*5082. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state the average number of prisioners lodged in the Judicial lock-up at Swabi and Camp Jail Shahpur, per month separately ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - صوابی ۲۷۰ ماہوار اوسط کیمپ جیل شاہپور ۳۹۲ ماہوار اوسط یہ تعداد سال رواں کے دس ماہ کی ہے۔

CONSTRUCTION OF A SHED FOR LITIGANT PUBLIC IN DISTRICT COURT JHANG

*5091. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is no shed or room for the litigant public in the District Court at Jhang and thousand of people who come to attend the Courts have to bear the vigrous of weather in the open ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a shed and provide other amenities to the litigant public ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes.

(b) The matter is under consideration.

SUNNI-SHIA RIOTS

*5094. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) whether Government have received the enquiry report from Mr. Abdur Rashid Khan, Commissioner, Dera Ismail Khan Division, regarding the Sunni-Shia riots on last Muharram ;

(b) whether Government are prepared to lay a copy of that report on the Table of the House and also state the Government intend to take to avoid such ugly instances in future ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—(الف) جی ہاں۔

(ب) رپورٹ کا خلاصہ پہلے ہی اخبارات میں شائع کر دیا گیا ہے اور مذکورہ اشاعت میں محولہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

رپورٹ کی نقل ایوان کے سامنے پیش کرنا مفاد عامہ کے پیش نظر موزوں نہ ہوگا۔

COMPLAINTS OF EXCESSES AND OUTRAGEOUS BEHAVIOUR ON THE PART OF LAHORE POLICE

*5097. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there are serious complaints of excesses and outragious behaviour on the part of Lahore Police during the recent students trouble ;

(b) whether the Government intend to appoint a judicial commission consisting of the Judges of the High Court or Supreme Court to enquire to the said allegations ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) ایک شکایت موصول ہوئی تھی جس کی تحقیقات ہو رہی ہے - ایک اور شکایت اے - ڈی ایم لاہور کی عدالت میں پیش ہوئی تھی جو زیر سماعت ہے۔

(ب) جی نہیں -

CHILD-LIFTING CASES

*5136. **Mr. Hamza**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the number of child-lifting cases registered from 1st January 1962 to 1st December 1963 in West Pakistan along with the number of children recovered during the said period ;

(b) whether it is a fact that the said cases are on the increase in the Province, if so, the causes of increase in their number and the steps Government intend to take to eradicate this evil from the province ;

(الف) ـ **پارلیمنٹری سیکرٹری** (میاں عبدالحق)

مدت	درج شدہ مقدمات	بازیاب شدہ بچے
یکم جنوری ۱۹۶۲ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء	۳۱۴	۲۰۸

(ب) (۱) سال ۱۹۶۲ء میں ۱۶۲ مقدمات درج ہوئے ۔ اس کے بالمقابل ۱۹۶۳ء میں ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء تک ۱۵۲ مقدمات درج کئے گئے ۔ سال ۱۹۶۲ء میں ۱۳۷ بچے بازیاب کئے گئے ۔ اس کے بر عکس ۱۹۶۳ء میں ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء تک ۱۲۱ بچے بازیاب ہوئے ۔

(۲) مذکورہ بالا اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچوں کے اغوا کی واردات صوبہ میں اضافہ نہیں ہیں اور اس لئے ان کی تعداد میں اضافے کی وجوہ کے بارے میں کوئی تبصرہ ضروری نہیں ہے ۔

(۳) حکومت نے صوبے سے اس لعنت کی بیخ کنی کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کی ہیں :—

(الف) صوبے کے جملہ اضلاع کو ہدایت بھیج دی گئی ہیں کہ وہ بچوں کے اغوا کے مقدمات تفتیش کی غرض سے ضلع کے شعبہ تحقیقات جرائم (سی ۔ آئی ۔ اے) کو سپرد کریں ۔

(ب) بچوں کے اغوا کے اہم مقدمات کی تفتیش شعبہ جرائم مغربی پاکستان عمل میں لائے گا جس نے اس مقصد کے لئے انسداد اغوا کا ایک خاص عملہ قائم کیا ہے۔

(ج) شعبہ جرائم تجزیے ، تخفیف اور سراغ رسانی کی اغراض سے غیربازیاب بچوں کا ریکارڈ جمع کر رہا ہے ۔

(د) بچوں کی سمگلنگ کے انسداد کے لئے سرحدی پڑتالی چوکیوں کو مناسب طور پر ہوشیار رہنے کی ہدایت کی گئی ہے ۔

(م) پاسپورٹ افسروں سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ اس بات کا یقین حاصل کیا کریں کہ بچے ملک سے باہر نہ جانے پائیں بجز اس کے کہ ان کے ہمراہ ان کے حقیقی والدین/سرپرست ہوں ۔

(و) انٹرپول سے استدعا کی جارہی ہے کہ وہ دنیا کے جملہ رکن ممالک میں یہ استدعا گشت کرائے کہ وہ اغوا کرنے والوں کی طرف سے ہوشیار رہیں تاکہ اگر کوئی غیر ملکی بچہ متشبہ حالات میں نظر پڑے تو اس کی اس کے آبائی ملک کی تحویل میں پہنچانے کے اقدامات کئے جا سکیں اور/یا بچے اغوا کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے ۔

(ز) بچوں کو اغوا کرنے والوں کے خلاف مجموعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۳۶۲ ۔ الف خاص طور پر وضع کی جا رہی ہے اور ان کے خلاف شدید سزا (۱۴ سال تک کی سزائے بامشقت جو سات سال سے کم نہ ہو) مقرر کی گئی ہے ۔

(ح) عدالتوں سے استدعا کی جا رہی ہے کہ وہ بچے اغوا کرنے والوں کو عبرتناک سزائیں دیں ۔

(ط) مغربی پاکستان پولیس کی اطلاعات جرائم کے گزٹ میں اور عوام سے رابطے کے دیگر وسائل کی مدد سے جب بھی ممکن ہو اس مقصد سے نشرو اشاعت کی جاتی ہے تاکہ بچوں کے اغوا کی واردات کا سراغ لگنے میں سہولت ہو ۔

(ی) بچوں کو اغوا کرنے کی وارداتوں کی سراغ رسانی میں مدد کرنے والے لوگوں کو مناسب انعامی وعدے اور انعامات پیش کئے جاتے ہیں ۔

FORCIBLE EJECTMENT OF VETERINARY ASSISTANT BY SUB-DIVISOINAL OFFICER OF BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT FROM KACHA HOUSE

*5138. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a Sub-Divisional Officer of the Buildings and Roads Department has forcibly ejected a Veterinary Assistant of the Animal Husbandry Department from Kacha House owned by Government in Miran Shah Sarai (North Waziristan);

(b) whether it is also a fact that the above-said Sub-Divisional Officer has demolished the said house and constructed a new house for himself on that land ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the name of the officer who permitted the said Sub-Divisional Officer to act as he did and the head from which the amount spent on the construction on the above-said house was met;

(d) whether it is a fact that the above mentioned action of the above said Sub-Divisional Officer was illegal and unauthorised, if so, whether Government intend to take action against him ;

(e) whether it is also a fact that the services of all the Public Works Department. Gangs posted in North Waziristan and Government lorries in service there were utilised for the construction of the above-said house ;

(f) whether it is a fact that the above-said Sub-Divisional Officer if still occupied with the construction of the said house ;

(g) whether it is a fact that the people of the above mentioned area have made several representation against the said Sub-Divisional Officer ; if so, the action taken by Government thereon ;

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) No.

(b) No. The house was only repaired.

(c) The question does not arise. Only a sum of Rs. 315·62 was spent on repairs chargeable to Budget head 31—Frontier Regions—B—Works—Annual M/R of Political buildings'.

(d) The question does not arise.

(e) No. Only services of such of the work-charged establishment as were considered necessary and were meant for the maintenance and repairs of the buildings were utilised.

(f) No.

(g) Only one application has been received by the Commissioner. Dera Ismail Khan and the Superintending Engineer, Bannu is taking necessary action.

REPAIR OF ASIA-RIZMIK ROAD

*5139. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the repairs of Asia-Rizmik Road were carried out for the last time in 1947;

(b) if answer to (a) above be in the negative, (i) the amount provided for its repairs since 1947 and (ii) whether the said amount was actually spent on the repairs of the road ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (*a*) No.

(*b*) (*i*) The road was taken over from M. E. S. in April 1948. Figures of expenditure incurred on maintenance in 1947-48 and 1948-49 are not therefore available in record. Expenditure incurred from 1949 to 1962 is as follows:—

		Rs.
1949-50	..	38,699
1950-51	..	42,714
1951-52	..	71,871
1952-53	..	75,937
1953-54	..	75,236
1954-55	..	74,054
1955-56	..	61,711
1956-57	..	73,054
1957-58	..	76,408
1958-59	..	92,338
1959,60	..	75,040
1960-61	..	73,086
1961-62	..	70,881
1962-63	..	92,301

(*ii*) Yes, the amount as per (*b*) (*i*) above include about 90 per cent expenditure on account of pay of permanent Gangs and watch and ward establishment (Badraggas). The balance of about 10 per cent was actually spent on the petty repairs of the road.

METALLING OF MIRAN SHAH, DATTAKHEL ROAD IN NORTH WAZIRISTAN

***5140. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether any scheme for metalling Shah Dattakhel Road in North Waziristan is under consideration of the Government ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative (*i*) the amount earmarked for the implementation of the said scheme and (*ii*) the date by which work on the said scheme will be started ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) The scheme for soling metalling and surfacing of Miranshah Dattakhel Road (25 miles) have been proposed for inclusion in the 3rd Five-Year Plan by the Political Agent, North Waziristan.

(*b*) (*i*) The estimated cost of the scheme would amount to Rs. 23 lac approximately ;

(*ii*) The exact date by which the said work will be started cannot be given at this stage.

METALLING OF MIR ALI TAL ROAD

***5141. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether any scheme to metal Mir Ali Tal Road is under consideration of Government, if so (*i*) the amount earmarked for its implementation and (*ii*) the date by which the work on the scheme be taken in hand ?

Parliamentary Secretary, (Mian Abdul Haq) : The scheme of soling metalling and surfacing of Tall Spinwam Mir Ali Road has been proposed for inclusion in the Third-Five Year Plan.

(i) The cost of the scheme is Rs. 45 lacs.

(ii) The date by which the work on this scheme will be taken in hand cannot be supplied at this page.

T. B. HOSPITAL AT MIRAN SHAH (SOUTH WAZIRISTAN)

5142. Mr. Nasrullah Khan Khattak : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the year in which the buildings of the T. B. Hospital at Miran Shah (South Waziristan) were constructed;—

(b) whether it is a fact that three months after construction of the said buildings the roofs thereof collapsed;

(c) whether it is also a fact that the above mentioned roofs have been reconstructed; if so, (i) the expenditure incurred on their reconstruction; (ii) the total expenditure incurred on the establishment of the said hospital; and (iii) the amount spent on the establishment during the period of reconstructions of the hospital;

(d) whether Government have taken any action against the Sub-Divisional Officer who had supervised the construction of the above-said buildings, if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) :

(الف) شمالی وزیرستان ایجنسی میں میران شاہ کے مقام پر تپدق کا کوئی شفا خانہ نہیں ہے - البتہ ۱۹۶۰-۶۱ میں میران شاہ کے سول ہسپتال میں تپدق کے ایک وارڈ کا اضافہ کیا گیا تھا -

(ب) جی نہیں - چھتیں نہیں گری تھیں بلکہ ان میں چند ایک دراڑیں پڑ گئی تھیں جن کی ٹھیکیدار نے بعد میں مرمت کر دی تھی -

(ج) جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے مرمت ٹھیکیدار نے کرائی تھی -

(۱) محکمے نے کوئی مزید خرچ برداشت نہیں کیا تھا -

(۲) تپدق کے وارڈ اور عملے کے کوارٹروں کی تعمیر پر ۱۳،۹۷،۲۸۰.۵۵ روپے کا خرچ برداشت کیا گیا تھا -

(۳) صفر -

(د) شق (ب) بالا جواب کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

TOTAL STRENGTH OF B. M. P. IN DISTRICT DERA GHAZI KHAN

***5144. Mr. Muhammad Ramzan Khan Drishak :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) the total strength of the B. M. P. in District Dera Ghazi Khan;

(*b*) tuman-wise strength of the said force in the said district from 1941 to 1963;

(*c*) whether it is a fact that the questioner submitted an application to the Department concerned during the last session of the Assembly requesting for the recreation of the post of Rider of Tuman Drishak which was abolished 2 or 3 years ago; if so, the action taken thereon?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq)*

REMOVAL FROM SERVICE OF DR. JAMIL AHMAD KHAN, STAFF OFFICER A. R. P. CIVIL DEFENCE, LAHORE

***5152. Rai Mansab Ali Khan Kharal :** Will the Parliamentary Secretary, Home, by pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that one Dr. Jamil Ahmad Khan Staff Officer, A.R.P.. Civil Defence, Lahore, was removed from Service, on 20th April 1950; without any show cause notice;

(*b*) whether it is a fact that the said Officer field a declaratory suit challenging the legality of his unlawful removal from service and obtained a decree in his favour from the Court of Ch. Ghulam Hussain. P.C.S., Civil Judge, II Class Lahore, on the 30th June 1954;

(*c*) whether it is a fact that the Department concerned did not file any appeal against the said decree;

(*d*) whether it is also a fact that the Department concerned has not given effect to the said decree uptil now inspite of persistant request of the above said officer;

(*e*) whether it is also a fact that all posts of Staff Officers in the A.R.P., Civil Defence, Department were abolished any order of the Governor, dated 29th February 1952, if so, whether Government is prepared to lac a copy of said order on the table of the House.;

(*f*, whether it is also a fact that all the staff Officers junior to the said Dr. Jamil Ahmad Khan were continued in the service after 29th February 1952;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to reinstate the said Officer if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق):

(الف) مسٹر جمیل احمد خاں کو اس وقت متعین چیف آفیسر سول ڈیفنس پنجاب نے اس بارے میں ذاتی سماعت کا موقع دے کر کہ کیوں نہ انہیں سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا جائے - ۱۹ اپریل ۱۹۵۰ء کو بعد دوپہر سے موقوف کیا تھا -

---

*For Answer, please see Appendix at the end.

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی نہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ محکمہ نے ۲۹-۲-۱۹۵۲ء تک جس تاریخ کو کہ سٹاف افسروں کی اسامیاں ختم کی گئیں ملازمت میں تصور کیا ہے ۔

(ہ) جی ۔ یہ امر واقعہ ہے کہ سٹاف آفیسروں کی اسامیاں ۲۹-۲-۱۹۵۲ء سے حذف کر دی گئی تھیں ۔ مالی سال ۱۹۵۲ء-۵۳ء کے لئے محکمہ شہری دفاع کے عملے کی منظوری کے احکام مورخہ ۲۵-۲-۱۹۵۲ء میں سٹاف آفیسروں کی اسامیوں کا کوئی تذکرہ نہیں ہے ۔ حکم کی نقل ایوان میں پیش ہے ۔

(و) سٹاف آفیسروں کی اسامیاں ختم ہو جانے کے بعد متاثرہ ملازمین کو ملازمت میں کم تر درجے کی اسامیوں کے بالمقابل اس سے کم تنخواہ پر جذب کیا گیا ۔

(ز) بحالی کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ سٹاف آفیسر کی عارضی اسامی ۲۹-۲-۱۹۵۲ء سے معدوم ہو گئی تھی ۔ اس بارے میں مسٹر جمیل احمد خان کی ایک رٹ درخواست عدالت عالیہ کی طرف سے خارج کر دی گئی تھی ۔

CONSTRUCTION OF THE BUILDING OF POLICE STATION ZAFARWAL, DISTRICT SIALKOT

***5171. Ch. Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) the date on which the construction of the building of Police Station Zafarwal, District Sialkot, was completed ;

(*b*) the condition of the said building at present;

(*c*) the amount spent on repairs to the said building from August, 1947 to 1953 and from 1953 up to date, separately ;

(*d*) the amount proposed to be spent on repairs the said building in the current financial year ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) The buildings is an old one which before 1923 was occupied by Tehsil Office Zafarwal. It was transferred to Police in 1923. Exact date of its construction is not on Police record.

(*b*) Dilapidated.

(c) (i) From August 1947 to 1953 record not available.

(ii) From 1953 to date—Rs. 1,668·00.

(d) An estimate for Rs. 47,440·00 for special repairs of the building has been approved and funds are awaited.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE SURROUNDING AREA OF CHAK DARA IN DIR STATE

***5188. Mr. Latif Ullah Khan Dirvi** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that electric poles have been installed in the surrounding areas of Chak Dera in Dir State ;

(b) whether it is a fact that electricity has so far been supplied to their residents of the said area; if so, reasons therefor and the date by which electricity will be supplied to them ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes.

(b) Yes. Previously electricity was not being supplied due to shortage of material, which has now been received and electricity will be supplied shortly.

GANDIGAR IRRIGATION SCHEME

***5189. Mr. Latif Ullah Dirvi** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the work on the implementation of Gandigar Irrigation Scheme has not so far been started due to scarcity of water in the Abazai area of Charsadda;

(b) whether it is a fact that water in Abazai area is needed only during winter season;

(c) whether it is a fact that Gandigar area needs water only for the Kharif Crops;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for not starting work on the above mentioned scheme?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes.

(b) No.

(c) Yes. It has now been decided that the Gandigar Scheme should comprise construction of Kharif Channel only.

(d) In view of the reply to paragraph (c) the scheme will now be prepared.

CONSTRUCTION OF A HOSPITAL AT TAMIR GARAH, DIR STATE

***5190. Mr. Latif Ullah Khan Dirvi** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the land was acquired from the residents of Tamir Garah, Dir State for the construction of a Hospital there;

(b) whether it is a fact that the hospital is nearing completion but no compensation has so far has been paid to the said land owners on whose lands the hospital is being constructed;

(c) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government have sanctioned any compensation to the above mentioned landowners; if so, the total amount sanctioned per Jarib and the approximate date by which payment will be made to them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) جی نہیں -
ریاستی حکام نے زمین بلا معاوضہ دی تھی -
(ب) شق (الف) کے مد نظر معاوضہ کی ادائیگی کا سوال پیدا
نہیں ہوتا -
(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

CONSTRUCTION OF DIR-KOHISTAN ROAD IN DIR STATE

***5191. Mr. Latif Ullah Kh n Dirvi :** Will the Parliamentary Secretary be pleased to state whether it is a fact that some lands were acquired by the Forest Department for the construction of Dir-Kohistan Road in Dir State; if so, the rate of compensation per Jarib sanctioned and the total amount of compensation paid ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

Yes. 26·1 acres partly cultivated and partly waste land were acquired for the construction of the road in Dir-Kohistan.

The cultivated land were acquired at Rs. 2,000 per jarib and waste land at Rs. 400 per Jarib.

Rs. 50,624 were paid during the year 1962-63 on account of compensation to the owners.

MIGRATION OF PEOPLE FROM DIR STATE

***5192. Mr. Latif Ullah Khan Dirvi :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the year more people have migrated from Dir State as compared to the previous years; if so, the number of people who migrated from the said State during last year and this year separately;

(*b*) whether it is a fact that the migration of the people from the said Dir State is due to shortage of foodgrains and the destruction of crops by hail-storms;

(*c*) whether it is a fact that the Prime Minister of Dir State has recommended to the Provincial Government that foodgrains be supplied to the people of the State;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether any arrangments have been made by Government for the supply of food grains to the people of the said State; if not, the approximate date by which action will be taken in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) No unusual migration has taken place this year. However, number is higher than last year as shown below :—

(*i*) people who migrated last year	..	40,000
(*ii*) people who migrated this year	..	70,000

(*b*) Migration is partly due to shortage of foodgrains and partly on account of sessional migration for employment for cane crushing in Peshawar and Mardan districts.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. The case is under active consideration of the Government.

REMISSION TO PRISONERS

***5244. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided not to grant more than four year's remission to any prisoner;

(*b*) whether it is a fact that Government grant 6 months' remission to every prisoner who passed any University examination during his confinement;

(*c*) whether it is a fact that a prisoner, who voluntarily donates blood, is also granted remission for 6 days per month;

(*d*) whether it is a fact that the decision not to grant more than four years' remission is likely to discoverage the prisoners to pursue education or to donate blood voluntarily ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be affirmative, whether Government intend to withdraw that decision ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) No. Remission will not exceed four years in the case of lifers only.

(*b*) No. Six months special remission is granted only to those having substantive sentinces of above seven years who pass the University Examinations.

(*c*) No. Only 15 days extra remission is granted to the prisoners for donation blood.

(*d*) No.

(*e*) No.

REMISSIONS IN TRANSPORTATIONS FOR LIFE ON REPUBLIC DAYS

***5245. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Secretary to Government, West Pakistan, Home Department informed Inspector-General Prisons on 22nd May 1961 that the Goverment have decided that the sentence of transporation for life, shall mean an imprisonment for a term of 14 years and persons so sentenced shall have to undergo imprisonment at least for a period of 10 years and that the persons sentenced to 14 years' imprisonment under F.C.R. shall have to undergo imprisonment for at least 8 years ;

(*b*) whether it is a fact that the Government declared remission of 2 months in a year to the life prisoners on the auspicious occassion of 23rd March 1956 and again on 27th october 1959 ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether the life prisoners who have completed 14 years' imprionment including remission and the prisoners sentenced to 14 years' under F. C. R. who have completed 8 years imprisonment will be released, if not, the number of such prisoners, and reasons for not setting them free ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) (*i*) Yes. Transporation for life will mean 14 years rigorous imprisonment and every 'lifer' must undergo a minimum of 10 years substantive imprisonment.

(*ii*) The prisoners sentenced to 14 years R. I. under the F. C. R. are to be released after deducting the normal remission earned by them under the rules, which may extend upto 1/3rd of the sentence. It is not necessary that they may undergo at least 8 years R. I.

(*b*) Yes.

(*c*) Prisoners sentenced to transportation for life will be released on the expiry to 10 years minimum rigourous imprisonment while prisoners sentenced to 14 years rigorous imprisonment under the F.C.R. will be released after the deduction of the period of remission earned by them under the ordinary rules. The prisoners sentenced under the F.C.R. will not be automatically released after the expiry of 8 years, but both categories of prisoners will be released in accordance with the principles mentioned above. There are a large number of such prisoners spread out in the various jails of the Province and the labour and time involved in collecting the information will not be commensurate with the utility to be achieved.

APPOINTMENT OF LADY DOCTOR IN CHITRAL

***5255. Shahzada Asadur Rehman :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is no Lady Doctor in Chitral for the last six months ;

(*b*) whether it is a fact that the Health Centre constructed at Droshin the said state is without any staff ;

(*c*) whether it is also a fact that the X-Ray Plant and Ambulance promised to be provided for Chitral have not so far been provided ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) *

REGISTRATION OF MURDER CASE WITH MAULADAD POLICE STATION IN JACOBABAD DISTRICT

***5329. Mr. Ahmad Mian Soomro :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that a case regarding murder of Daulat Khan Jharkani was registered with Mauladad Police Station in Jacobabad District in August, 1963, if so, (*i*) the number of accused in the case; (*ii*) the number of accused who have so far been arrested and the number of accused who are absconding and (*iii*) the steps Government have so far taken to arrest the absconders ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (۱) جی ہاں -
بارہ -

(۲) اب تک صرف ایک مجرم جانی گرفتار کیا گیا ہے جبکہ باقی گیارہ فرار ہو چکے ہیں اور ان کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکا -

(۳) ان کے خلاف زیر دفعہ ۸۷ تعزیرات پاکستان کارروائی کی گئی ہے اور وہ اشتہاری مجرم قرار دیئے جاچکے ہیں - جیکب آباد اور سکھر کے اضلاع کی پولیس کی مشترکہ کوششیں ان کی گرفتاری کے لئے جاری ہیں اور ان کی کمین گاہوں کا سراغ لگایا جا رہا ہے -

---

*For Answer, please *see* Appendix at the end.

REGISTRATION OF MURDER CASE WITH SULTANKOT POLICE STATION OF SUKKUR DISTRICT

***5330. Mr. Ahmad Mian Soomro** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that a case regarding murder of Fakhruddin Jhakrani was registered with Sultankot Police Station of Sukkur District in about October, 1963, if so, (*i*) the date of registration of the report in the Police Station. (*ii*) the number of the accused persons who have so far been arrested and the number of absconders in the case, and (*iii*) the steps taken to arrest the absconders ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (۱) جی ہاں - ۷-۱۰-۱۹۶۳ء -

(۲) اب تک ملزمان میں سے ۳ گرفتار کئے جا چکے ہیں جبکہ ۳۰ فرار ہیں مفروروں کو گرفتار کرنے کے لئے انسپکٹر شکار پور کا خاص طور پر انتخاب اور تعیناتی کی گئی ہے -

---

GRANT OF ARMS LICENCES

***5339. Sardar Muhammad Ramzan Khan Dishak** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether Government have fixed the minimum age and the particular status for the grant of arm licences;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, whether it is a fact that arms licences have been issued to some persons in Tehsil Rajanpur (D. G. Khan) who do not fulfil the conditions laid down by Government in this behalf, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) حکومت کی طرف سے اسلحہ کے لائسنسوں کی منظوری لینے کے لئے کم سے کم عمر اور کسی خاص رتبے کی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے - تاہم سرکاری عہدیداروں کے لئے ان کے میران دفتر اور غیر سرکاری اشخاص کے لئے پولیس کی طرف سے رپورٹ حاصل کرنے پر لائسنس جاری کئے جاتے ہیں -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

OFFENCES COMMITTED BY GHULAM QADIR, SON OF MUHAMMAD DIN, RESIDENT OF VILLAGE KAPURA, DISTRICT BAHAWALNAGAR

***5400. Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that, one Ghulam Qadir, son of Muhammad Din, caste Bhandara, resident of village Kapura, Police Station Sadiqpur, District Bahawalnagar, committed sixteen different offences of murder, attempt to murder, burglary. etc., etc., during 1947 to 1963;

(b) whether it is a fact that the said Ghulam Qadir committed these offences not only in his home district but also in the districts of Montgomery, Gujranwala and Mianwali. ;

(c) whether it is a fact that despite the perpetration of the said crimes, he was not proceeded with under section 110, Cr. P. C. and his name was merely entered in B.C. Register-A this year; if so, reasons for not taking the stern action against him ;

(d) whether it is a fact that inquiries in criminal case No. 68, dated 2nd July 1962 registered against the said person at Police Station Sadiqabad, under sections 148/149, 353/342 and 307/333 took five month's to be completed and yet no challan has been set uptil now; if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) —

(الف) ۱۹۵۱ سے ۱۹۶۲ء تک کے عرصے میں غلام قادر بھنڈارا کا سرقہ اور قتل عمد کے کئی مقدمات میں چالان کیا گیا لیکن وہ عدالت کی طرف سے بری کر دیا گیا ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) اس کی ذاتی مسل منٹگمری پولیس نے ۱۹۵۱ء میں کھولی تھی کیونکہ وہ اس وقت ضلع ہذا میں رہائش پذیر تھا ۔ ایک دفعہ اس کا چالان زیر دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیا گیا مگر عدالت نے اسے بری کر دیا ۔ بعد ازاں اس نے اپنی رہائش ضلع بہاولپور میں پولیس سٹیشن منڈی صادق گنج کے حلقہ اختیار میں منتقل کر لی اور مورخہ ۷-۵-۶۲ء کو اس کی ذاتی مسل ضلع منٹگمری سے موصول ہوئی ۔ اس نے اپنی رہائش دوبارہ صادق پور پولیس سٹیشن کے علاقے میں منتقل کر لی بعد ازاں اس کا نام رجسٹر ایکس ۔ حصہ ۲ میں درج کر دیا گیا ۔ اس وقت سے اس نے سرقہ کی کوئی واردات نہیں کی ہے لیکن صادق پور پولیس نے اس علاقے میں رہائش پذیر چشتیوں کے ساتھ قبضہ اراضی کے ایک جھگڑے کے سلسلے میں بلوہ اقدام قتل وغیرہ کے چار مختلف مقدموں میں اس کا چالان کیا تھا ۔ ضلع مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ذاتی طور پر مداخلت کی اور اس امر کے

باوجود کہ دیوانی مقدمات عدالتوں کے زیر سماعت
تھے وہ اراضی کے قبضے سے بے دخل ہو گیا
اور اب ایس - ایچ - او صادق پور نے غنڈہ ایکٹ
کے تحت اس کا چالان کرنے کی غرض سے مواد
جمع کرلیا ہے اور کاغذات زیر معائنہ ہیں -
وہ سابقہ سزا یافتہ نہیں ہے -

(د) مقدمہ ایف - آئی - آر نمبر ۶۸/۶۳ بو - ایس - سی
۳۸۲/۳۰۷/۳۳۲/۳۴۲ پی - پی - سی زیر تحقیق ہے -
ابھی تک دو ملزم رو پوش ہیں اور ان کی گرفتاری
کے بعد چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا -

ENQUIRY AGAINST POLICE OFFICERS OF ZAFARWAL POLICE STATION, DISTRICT SIALKOT

***5402. Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Police Officer of Zafarwal Police Station District Sialkot, visited village Bhagiari on 13th October 1963 for execution of a search warrant ;

(*b*) whether it is a fact that the said Police Officer conducted the search of other houses also besides the one he was authorised to search under the search warrant ;

(*c*) whether it is also a fact that the said search was conducted a night time ;

(*d*) whether it is a fact that on a complaint against the said Police Officers unlawful acts in the said case; an inquiry was held by the D.S.P., Narowal ;

(*e*) whether it is also a fact that the said Police Officer was once chargesheeted for irregularities committed by him while he was posted at police Station Gawalmandi, Lahore ;

(*f*) whether the report of the inquiry made by D.S.P. Narowal has been received ; if so, the action taken or intended to be taken against the said officer ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) *

REPORT LODGED BY CHIEF OFFICER, MUNICIPAL COMMITTEE, JARANWALA WITH THE POLICE

***5419. Mr. Iftikhar Ahmad Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Chief Officer, Municipal Committee, Jaranwala, lodged a report with the Police 17 trees standing in the graveyard under the control of the Municipal Committee were cut by so chody ;

(*b*) whether it is a fact that the Police have not so far taken any action in the matter ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government intend to take against the Police and accused ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبد الحق) - (الف) جی ہاں -
(ب) یہ اطلاع روزنامچہ میں درج کی گئی تھی ملاحظہ
ہو رپورٹ نمبر ۹ مورخہ ۱۰-۱۱-۱۹۶۳ء - ایس - ایچ - او

---

*For Answer, please *see* Appendix at the end.

اور ڈی - ایس - پی کی طرف سے کی گئی تحقیقات
سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد کمیٹی نے اپنی مورخہ
۱۰-۱۹۶۳ء والی میٹنگ میں اس امر کی قرارداد
پاس کی تھی کہ قبرستان میں استادہ درختوں
کو کاٹ کر انہیں جنازگاہ کی اصلاح کے لئے
استعمال کیا جائے - چنانچہ یہ درخت اس قرارداد
کے نتیجے میں کاٹے گئے تھے - میونسپل کمیٹی
نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ قبرستان کے انتقال
کے بعد یہ درخت اس کی ملکیت تھے چنانچہ
مسجد کمیٹی نے ان درختوں کی لکڑی میونسپل
کمیٹی کے حوالے کر دی - اس کمیٹی کی تشکیل
معزز افراد سے کی گئی تھی اور مذکورہ قرارداد
منظور کرنے اور میونسپل کمیٹی کے مطالبے پر
لکڑی حوالے کرنے میں اس کمیٹی کا طریق کار
مناسب تھا - لہذا یہ حقائق قواعد پولیس ۲۴،۴۱
کے مطابق روزنامچہ میں درج کر لئے گئے -
چونکہ مسجد کمیٹی نے یہ کام حسن نیت سے
کیا تھا اور اس میں کوئی بد نیتی شامل نہیں
تھی اس لئے کوئی کیس درج نہیں کیا گیا -

(د) ضلع مجسٹریٹ لائلپور کو حقائق سے آگاہ کر دیا
گیا ہے اور مزید کارروائی ان کے فیصلے پر کی
جائے گی -

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

UNAUTHORISED FELLING OF "ROHERO TREES" IN DISTRICT THARPARKAR

142. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the year-wise number of cases of unauthorised felling of 'Rohero Trees' registered in the respective Police Stations of each taluka of Thar Sub-Division, District Tharparkar during the years from 1950 to 1963;

(*b*) the year-wise number of cases out of those mentioned in (a) above referred to the Courts for trial ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) مٹھی ، ڈپلو
تھر پارکر کے تھانوں میں اس کے متعلق کوئی
مقدمہ درج نہیں ہوا - تھانہ چاچرو میں ایک
مقدمہ سال ۱۹۵۵ء میں اور ایک مقدمہ سال
۱۹۵۶ء میں درج کیا گیا تھا -

(ب) سال ۱۹۵۵ء کا مقدمہ سماعت کے لئے بھیج دیا گیا تھا لیکن ملزم بری ہو گیا تھا - سال ۱۹۵۶ء کا مقدمہ منسوخ کر دیا گیا تھا -

---

CRITERION FOR ESTABLISHMENT OF POLICE POSTS IN FORMER SIND AND PUNJAB

145. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the area alongwith the population for which a police post is generally established ;

(*b*) whether the nature of crimes committed in area is also taken into consideration, while establishing the police posts ;

(*c*) the criterion for the establishment of police posts in the former provinces of Sind and Punjab ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) No area or population is prescribed for the establishment of a Police Post. Main consideration is the incidence of crime. In towns, police posts are based on watch and ward requirements, while in rural areas distance from police station is also taken into consideration for facility of controlling unweildy illaqa.

(*c*) Yes.

(*c*) The general considerations mentioned above apply equally to the former Sind and Punjab Provinces as well as other units of West Pakistan.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT REPLY TO STARRED QUESTION No. 4804

Mr. Speaker : There is one Privilege Motion given notice of by Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi.

وزیر قانون - مولانا غلام غوث کا بھی ایک Adjournment Motion تھا -

Mr. Speaker : This is a privilege motion.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی (ہزارہ - ۱) - جناب والا - میرے سوال نمبر ۴۸۰۴ (الف) مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کا جو جواب تھا وہ غلط ہے - وزیر زراعت نے اسسٹنٹ Veterinary Surgeons کے تبادلے کی جو فہرست ایوان کو مہیا کی ہے اس میں صرف ۱۸ تبادلے بیان کئے گئے ہیں لیکن یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء تک ۵۰ تبادلے ہوئے ہیں - وزیر موصوف نے ہمیں غلط اطلاع فراہم کر کے ہمکو ہمارے آئینی حق سے محروم کیا ہے اور یہ نہ صرف برپچ آف پریولج ہے بلکہ اس معزز ایوان کو بے عزت کیا ہے - لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اسے اس ایوان میں زیر بحث لایا جائے -

Mr. Speaker : Does the Member want to make a short statement ?

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - جی ہاں - جناب والا - یہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب ہم یہاں سوالات کرتے ہیں تو ان کے جوابات صحیح نہیں دئے جاتے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اور اس ضمن میں میری اس سے پہلے بھی تحریکیں اور پرپوزل موشن آچکے ہیں - اس ضمن میں میں اپنے وزراء صاحبان کو کسی حد تک قصور وار نہیں گردانتا چاہتا لیکن شکوہ ان سے یہ ہے کہ وہ Officials کو غلط جواب مہیا کرنے پر خواہ مخواہ پروٹیکشن دینا شروع کر دیتے ہیں -

محکمہ Animal Husbandry فرنٹیئر ریجن میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو سامنے لانے کے لئے یہ سوالات میں نے اس ایوان میں پیش کئے اور اس ایوان کے نوٹس میں اور حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا تھا کہ وہاں جو تبادلے کئے جاتے ہیں وہ انتہائی غلط اور غیر ضروری اور ان میں کوئی عوامی مفاد نہیں ہوتا - اس چیز کو آشکار کرنے کے لئے صرف کوئسچن ہی ہو سکتے ہیں - وزیر زراعت سے دریافت کیا تھا کہ یہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے سال کے دوران میں وہاں کتنے تبادلے کئے تا کہ میں ہاؤس میں واضح کر سکوں اور ہاؤس پر یہ عیاں ہو جائے کہ ۶۰۵۰ تبادلے کئے گئے ہیں لیکن اس سوال کے جواب میں جو فہرست مہیا کی گئی ہے ہمیں اس میں انہوں نے صرف ۱۸ تبادلے ظاہر کئے ہیں لیکن جناب والا - جو اطلاعات میں نے فراہم کی ہیں ان کی فہرست میرے پاس موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ۱
۲ نومبر ۱۹۶۲ء کو ۵
۱۵ فروری ۱۹۶۳ء کو ۱
۵ اپریل ۱۹۶۳ء کو ۲
۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء کو ۲
۲۷ جون ۱۹۶۳ء کو ۱۴
۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ۹
۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ۳
۱۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ۱۳

تبادلے ہوئے ہیں - یہ دستاویزی ثبوت میرے پاس موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر — یہ آپ کسی تحریر سے پڑھ رہے ہیں -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — یہ جناب میں نے انہیں متعلقہ لوگوں کے تبادلے کے آرڈرز سے اخذ کی ہیں جو ان کو ملے تھے اور میرے پاس اس کا صحیح ثبوت موجود ہے -

اب جناب والا - میں آپ کے توسط سے حکومت کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ایک پریولیج ہے اس کے ذریعہ ہم حکومت کو کسی قدر جو اس ملک میں بے قاعدگیاں ہوتی ہیں متوجہ کر سکتے ہیں اور اگر اس کے متعلق ہم پوچھیں اور ہمیں اطلاعات غلط فراہم کی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حق پر . . . .

مسٹر سپیکر — آپ نے جو تعداد بتائی ہے وہ کتنی ہے ؟

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — جناب میں نے یہ ۴۹ گنوائے ہیں یعنی ۴۹ تبادلے ہوئے ہیں اور متعلقہ وزیر صاحب نے صرف ۱۸ بتائے تھے - تو جناب والا - میں حکومت سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس معاملے کو اپنا ذاتی معاملہ نہ بنائیں ہم ان کے ساتھ ہیں جس طرح کہ یہ فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں اسی طرح ہم پر بھی ہیں اور ہم اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں - اس قسم کی بے قاعدگیاں جب بھی ان کے سامنے لائی جائیں تو وزیر صاحبان جب جواب دیں تو برائے کرم وہ صحیح ہونا چاہئے اور درست ہونا چاہئے اور کسی وقت بھی جب ان کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے تو اس کا اچھے طریقے سے جواب دینا چاہئے ۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) — جناب والا - دو تین باتیں جناب عباسی صاحب نے فرمائی ہیں کہ وزراء کس حد تک درست ہوتے ہیں اور کس حد تک قصور وار ہیں - مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے - جہاں تک جوابات کا تعلق ہے میں ذاتی طور پر کوشش کرتا ہوں کہ جوابات صحیح ہوں انکو Cross examine کیا جاتا ہے - ان کا یہ کہنا کہ ذمہ دار افسر وزراء کو صحیح انفارمیشن دیں - ان کا یہ کہنا کہ وزراء

یہ ہدایت دیتے ہیں کہ ہم کو غلط جواب بنا کر دو ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — یہ میں نے نہیں کہا ۔

وزیر زراعت — یہ غلط ہے نہ غلط جواب ملنے پر ہم ان کو پروٹیکشن دینے کے لئے تیار ہوں گے ۔ یہ بات ناممکن ہے ۔ جناب میرے پاس اصل خط ہے جو Director of Animal Husbandry, Peshawar کا ہے جو پشاور سے بھیجا گیا ہے ۔

State nent showing the requisite information asked for in your above quoted message at 'A'.

From the perusal of the state nent it will appear that transfers were not frequently effected but were necessitated by circumstances mentioned against each and these were in the interest of public service.

جناب میں بر ملا کہتا ہوں کہ یہ جناب فہرست تھی جو میرے پاس بھیجی گئی تھی اور میں نے یہ خط پڑھ کر سنایا ہے ۔ جناب یہ مجھے تاریخ وغیرہ ان تبادلوں کی دیدیں اور اگر نہ بھی دیں تو مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ تبادلوں وغیرہ کا جو مسئلہ ہے میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ جس آدمی نے غلط اطلاع دی ہے وہ سزا سے نہ بچ سکے گا اور نہ اسکے بچانے کی کوشش کیجائیگی کیونکہ وہ غلط جواب تیار کرتا ہے ۔ اور اس سے وزراء پر بھی بے قاعدگیاں کرنے کا امکان ہوسکتا ہے ۔ جیسا اشارتاً کہا گیا ہے تو میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہماری کوشش ہے کہ جواب ہم صحیح دیں اور اسمیں کسی بات کو چھپانے کی کوشش نہ کریں ۔ لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جو ہماری معلومات میں نہیں ہوتی ہم انکو Avoid ضرور کرتے ہیں کہ جبتک صحیح انفارمیشن ہمارے پاس نہ ہو کوئی Commitment نہ ہو ۔ اسلئے جناب آپ اسکو دو دن کیلئے ملتوی کردیں ہم پھر صحیح انفارمیشن دے دینگے ۔

Mr. Speaker : Has the member any objection ?

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi : No Sir.

مسٹر نصراللہ خان خٹک ۔ جناب میں ایوان کی معلومات کے لئے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے غلط اطلاع دی ہے اس

کے خلاف ہم سخت کارروائی کریں گے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تک ہزاروں اس قسم کے غلط جوابات موصول ہوئے اور اس ایوان کے فرش پر یہ ثابت بھی ہوچکا ہے لیکن آج تک کتنے افسروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت (ملک قادر بخش) - میں اس کو نہیں مانتا - بلکہ خان عنایت‌اللہ خان نے ایک انفار میشن مانگی تھی کسی سوال میں - یہ خود بھول گئے میں نے وہ انفارمیشن فراہم کی نہ چپڑاسی کی معرفت نہ اپنے ہی اے - کی معرفت - خود میں نے جاکر انکے سامنے پیش کی کہ وہ یہ انفار میشن چاہتے تھے اور وہ میں خود پیش کرتا ہوں -

Mr. Speaker : We will take up this privilege motion on Thursday.

ADJOURNMENT MOTIONS

UNLAWFUL ACT OF AN ASSISTANT SUB-INSPECTOR OF POLICE, DADU DISTRICT IN TAKING INTO POSSESSION A GUN HELD BY HAMAZA ALI AS A RETAINER OF HAJI ABDUL MAJID, M.P.A.

Mr. Speaker : Now, we take up the adjournment motion No. 92 of Mr. Jatoi, which was deferred day-before-yesterday.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I have not yet been able to collect the facts about this particular case of the member's adjournment motion. I would, therefore, again request that some more time should be given to me.

Mr. Speaker : How much time does the minister want ?

Minister of Law : At least three days more.

Mr. Speaker : I think you Mr. Jatoi has no objection.

Haji Abdul Majid Jatoi : No objection.

Mr. Speaker : So we will take up this adjournment motion on Friday.

RETRENCHMENT NOTICES ISSUED BY AUQAF DEPARTMENT TO MOAZZINS, KHADIMS AND IMAMS IN SEVERAL DISTRICTS

Mr. Speaker : The next adjournment motion is from Maulana Ghulam Ghaus, which was deferred for today. This is about retrenchment notices issued by the Auqaf Department.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - میں کوشش کروں گا کہ مولانا صاحب کی خدمت میں اردو میں گذارش کروں - مولانا صاحب حقیقت یہ ہے کہ آپ نے جو سوال کیا تھا کہ کچھ موذن اور خادموں کو نکالا گیا ہے اور نکال رہے ہیں یہ جو نوٹس دیا گیا وہ صرف اس غرض سے تھا کہ خرچ میں کفایت کی جائے اور فائننس ڈیپارٹمنٹ کیطرفسے یہ کہا گیا تھا کہ کفایت کرنے کے لئے

موذن خادموں کی جگہ کمی کی جائے تاکہ کچھ خرچ میں بچت ہو جائے - پوزیشن یہ ہے کہ جنکو نوٹس نکالنے کے لئے دیئے گئے تھے وہ واپس لے لئے گئے اور اب کوئی نہیں نکالا جائیگا اگر آپکو میرے کہنے پر یقین ہے تو مہر بانی کر کے آپ اپنا موشن واپس لے لیں -

مولانا غلام غوث - جناب والا - تحریک التوا میں بہت سی باتیں تخفیف کے سلسلے میں ہیں - چوتیس لاکھ روپیہ ایڈمینسٹریشن پر خرچ ہو رہا ہے اوقاف کا اور یہ جو فائینینس ڈیپارٹمنٹ کے متعلق فرمایا ہے اس کا تو بجٹ بھی باقاعدگی کیساتھ پیش نہیں ہو رہا اور اسکو سرکاری خزانہ نہیں سمجھا جارہا اور لوگوں کی وقف کی ہوئی جائیدادوں میں سے اس سوال کے جواب میں اس ایوان میں بتایا گیا کہ دفاتر پر خرچ ہوتا ہے - اور صرف ۸ لاکھ تعمیرات پر اور ۱۴ لاکھ موذنوں - خطبا اور اماموں کی تنخواہوں پر - غبن کو بچانے کی خاطر ۳۴ لاکھ روپیہ غبن کیا جارہا ہے اور ۲۶۰۰ روپیہ تنخواہ ماہانہ اس صاحب کو دی جارہی ہے جس کے پاس عربی فارسی اور اسلامیات کی کوئی سند نہیں ہے اور رئیس جامعہ اسکو بنا رکھا ہے بلگرامی صاحب کو - بہاول پور میں نہایت بیدردی کیساتھ رقوم خرچ ہوتی ہیں - بعض مساجد میں چٹائیاں نہیں -

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب آپ یہ بتائیں کہ اس یقین دہانی کے بعد بھی آپ اپنی تحریک پیش کرنے پر اصرار کرتے ہیں ؟

وزیر قانون - مولانا صاحب کے ذہن میں یہ بات تھی کہ موذنوں اور خادموں کو اس لئے نکالا جارہا ہے کہ مولانا بلگرامی کی تنخواہ کو قائم رکھا جا سکے تو میں نے عرض کیا ہے کہ جہاں تک مولانا صاحب کی یہ شکایت ہے ہم نے وہ نوٹس واپس لے لئے ہیں اور اب کوئی بھی نہیں نکالا جا رہا اور جہاں تک بلگرامی صاحب کا تعلق ہے کہ انکی کیا Qualifications ہیں اس کے متعلق مولانا صاحب مہر بانی کر کے اپنے پچھلے سوالات کے جوابات کو اگر دیکھیں گے

تو ہم نے واضح طور پر بڑی لمبی اور طویل فہرست دی ہے جس میں بلگرامی صاحب کی Qualifications دکھائی گئی ہیں اور جنکی بنا پر انکو وہاں رکھا گیا تو اس چیز کا اس نوٹس سے کوئی تعلق نہیں تھا اگر کچھ تھا جس کو کہ مولانا صاحب غلط فہمی کیوجہ سے سمجھتے ہیں تو وہ کوئی شکایت نہیں رہی اور ہم نے نوٹس واپس لے لئے ہیں -

مولانا غلام غوث - جناب والا - اگر آپ میری تسلی کردیں تو اچھا ہے لیکن مثال کے طور پر مولانا عبدالرحمن ناظم امور مذہبی مغربی پاکستان کو کوئٹہ اکیڈیمی میں بلایا گیا ہے وہاں انکو ایک معمولی وقف کا انچارج بنایا گیا - لاہور میں بلا وجہ جو لوگ مستحق بھی نہیں انہیں ترجیح دی جارہی ہے - ایک عام افراتفری ملک میں پھیلی ہوئی ہے اگر یہ تسلی آپ دے دیں یا دیدیتے کہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے -

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب اس موشن کے متعلق جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ نوٹس دئیے گئے ہیں وہ نوٹس تو واپس لے جا چکے ہیں -

مولانا غلام غوث - اس موشن میں جناب اسکا ذکر ہے جو میں نے عرض کیا تھا -

مسٹر سپیکر - تو گورنمنٹ کیطرفسے یہ بیان کہ وہ نوٹس واپس لے لئے گئے ہیں اس کے بعد آپ یہ فرمائیں کہ آپ اس تحریک پر زور دیتے ہیں ؟

مولانا غلام غوث - اگر وہ تسلی دیدیں کہ اس قسم کا غلط سلوک نہیں کیا جائیگا تو .....

وزیر قانون - مولانا مجھ سے یہ تسلی ہر دفعہ مانگتے ہیں میں یہ تسلی تو دے سکتا ہوں کہ نماز پڑھوں گا - شریعت کا پابند رہوں گا - قران شریف کی تلاوت کروں گا - اور وہ ہر دفعہ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں انکو اس بات پر اطمینان دلا سکتا ہوں باقی اس کے

علاوہ میں قاصر ہوں اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا ۔

مولانا غلام غوث - اور جوئے کو بند نہ کرونگا اور پوچھ کر بند کرونگا ۔ یہ اگر تسلی دیتے تو میں واپس لے لیتا ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ مولانا یہ تسلی تو بڑی عام قسم کی ہوگی ۔

مولانا غلام غوث ۔ کتنی معقول اور قانونی بات ہے میری گذارش ہے کہ کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک نہ کیا جائے انہیں یہ تسلی دینی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر - میں انہیں مجبور نہیں کر سکتا ۔

مولانا غلام غوث ۔ کیا ترجیحی سلوک کی قانون اجازت دیتا ہے میرا خیال ہے کہ نہیں دیتا اسکو روا نہ رکھیں یہ بالکل کھلی بات ہے ۔

Mr. Speaker : Would Mr. Menon like to say something ?

Minister of Law : I have nothing more to add to what I have already said. The main burden of complaint in the adjournment motion is that notices have been issued to certain Moazzins, Khadims and Imams and that they are being removed . I again submit that these notices have been withdrawn.

مسٹر سپیکر - وہ یہ فرما رہے ہیں کہ ہم نے نوٹس واپس لے لئے ہیں اس کے بعد بھی آپ تحریک پیش کرنے پر اصرار کرتے ہیں ؟

مولانا غلام غوث ۔ میں دوسری تسلی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مولانا پوزیشن واضح ہے ۔ جس شکل میں انہوں نے تسلی دی ہے اس شکل میں آپ یہ اپنی تحریک التوا پریس کرتے ہیں یا نہیں ؟

مولانا غلام غوث ۔ اگر تسلی نہیں دے سکتے تو میں اسکا جواب آسانی سے دے سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال جواب تو نہیں ہیں مولانا ۔ انہوں نے پوزیشن جو بھی ہے واضح کردی ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ میں واپس نہیں لیتا جناب ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ مولانا صاحب اگر چاہتے ہیں کہ بلگرامی صاحب کو نکال دیں تو وہ تو ہم نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ یہ موشن مولانا نے اس یقین دہانی کے بعد جو کہ دی گئی ہے واپس نہیں لیا اور جس چیز پر وہ بحث کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق جو نوٹس ہیں وہ گورنمنٹ نے واپس لے لئے ہیں اس لئے یہ اتنی اہمیت کا معاملہ نہیں ہے اس لئے یہ تحریک خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے ۔

STRIKE BY 4,000 LABOURERS OF LYALLPUR COTTON MILLS, LYALLPUR

Mr. Speaker : Next Motion is from Mr. Hamza. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Provincial Labour Department has failed to protect the interests of the Labourers of Lyallpur Cotton Mills, Lyallpur which has forced 4,000 Labourers of the said Mill to go on strike on 28th December 1963 which is posing a serious law and order question in Lyallpur.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے لیبر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مزدوروں کے جائز مطالبات کو پورا کرنے کیلئے یقین دلایا گیا ہے اور انہوں نے جو ہڑتال کی تھی وہ ترک کردی گئی ہے ۔ ان حالات میں میں اس ایڈجرنمنٹ موشن کو پیش نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

DACOITY IN VILLAGE SOMER MALA BOTA GOT IN KHAIRPUR DIVISION

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi. He has given notice of an adjournment motion to discuss the occurrence of a daring dacoity by three armed persons in village Somer Mala Bota Got in Khairpur Division on the night of 21st December 1963.

No failure of the Provincial Government has even been alleged in the motion itself and it is not clear how the responsibility of the Provincial Government comes in. The mere commital of an offence cannot from the subject matter of an adjournment motion. I, therefore, under Rule 47 of the Rules of Procedure, withhold my consent.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF THE STANDING COMMITTEE'S REPORTS.

Mr. Speaker : There are a few motions about the extension of time. Mr. Atta Hussain.

Mr. Atta Hussain Khan : I beg to move :

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on Public Accounts on the Appropriation Accounts and Audit Report for the year 1957-58 and 1958-59 be extended up to 15th June 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is:

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on Public Accounts on the Appropriation Accounts and Audit Report for the year 1957-58 and 1958-59 be extended up to the 15th June, 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I beg to move.

That the time for presentation of the report by the Rules Committee on Draft Rules of Procedure be extended up to 31st March 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is:

That the time for presentation of the report by the Rules Committee on Draft Rules of Procedure be extended up to 31st March, 1964.

(The motion was carried)

Sahibzadi Mehmooda Begum : I beg to move :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on Punjab Trade Union Employees (West Pakistan) (Amendment) Bill 1963 (Bill No. 82 of 1963) be extended up to 15th January 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on Punjab Trade Union Employees (West Pakistan) (Amendment) Bill 1963 (Bill No. 62 of 1963) be extended up to the 15th January 1964.

(The motion was carried)

Amir Habibullah Khan Saadi : I beg to move:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Prevention of Gambling (Amendment) Bill 1963 (Bill No. 66 of 1963) be extended up to 15th June 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Prevention of Gambling (Amendment) Bill 1963 (Bill No. 66 of 1963) be extended up to the 15th of June , 1964.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Next motion is from Babu Rafiq.

Babu Muhammad Rafiq : I beg to move:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Public Morals Bill 1963 (Bill No. 64 of 1963) be extended up to the 15th of March 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is:

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Public Morals Bill 1963 (Bill No. 64 of 1963) be extended up to the 15th March, 1964.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker : Now we resume the regular agenda of the day.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, before reading out the resolutionwhich I would respectfully place before this House I want to announce that the Government have sanctioned a telephone at the resident of the Leader of the Opposition at Government expense. It has been provided at his residence for the duration of the session.

خواجہ محمد صفدر ۔ بہت بہت شکریہ ۔

Minister of Law : Proceeding further, the Leader of the Opposition (undoubtedly as he is a man of words and deeds) has agreed that there will be no opposition to the first six Ordinances.

Khawaja Muhammad Safdar : Take them up one by one.

ORDINANCES

RESOLUTION REGARDING APROVAL OF—

THE WEST PAKISTAN NURSING SERVICES (AMENDMENT) ORDINANCE 1963

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I beg to move :

That the Assembly do approve of the West Pakistan Nursing Services (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 11th November, 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Nursing Services (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 11th November, 1963.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

جناب والا ۔ دوچار منٹ میں اس آرڈیننس کے متعلق چند گذارشات اپنے وزرا کی خدمت میں خصوصیت سے اور باقی احباب کی خدمت میں بھی عرض کرنی چاہتا ہوں یہ آرڈیننس اس اجلاس کے شروع ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل جاری کیا گیا ہے ۔

Minister of Law : It was promulgated on 11th November. The Assembly started on 27th.

خواجہ محمد صفدر ۔ چلئے جناب دو ہفتہ ہی سہی میں نے اس آرڈیننس کو بغور دیکھا ہے اور مجھے اس میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جس سے کسی قسم کی کوئی urgency پیدا ہوتی ہے یا جس سے expediency لاحق ہوجاوے اور یہ قانون بطور آرڈیننس اس ایوان میں پیش کیا جائے میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اس میں کوئی تنازعہ امور بھی نہیں ہیں جن کی بنا پر حکومت کو یہ خیال ہوتا کہ اس پر بہت سی ترمیمات پیش ہونگی اور

اس پر لمبی چوڑی بحث ہوگی - صرف نرسنگ کونسل کی ہیت ترکیبی میں ترمیم کرنی تھی کہ پہلے ڈائرکٹر صاحب چیئرمین تھے اور اب سیکرٹری صاحب چیئرمین ہوں گے اور اس قسم کے چند اور نام ہیں کہ ان کی جگہ فلاں فلاں نام ہوگا - جنکے متعلق ہمیں چنداں اعتراض نہیں ہے میرا پوائنٹ جو وزرا صاحبان کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کیا ہی اچھا ہو اگر اس قسم کے غیر متنازعہ قانون بل کی شکل میں ایوان میں پیش ہوں جہاں تک متنازعہ فیہ قوانین کا تعلق ہے - تو میں شدت کے ساتھ وزرا صاحبان سے مطالبہ کروں گا کہ وہ کسی صورت میں بھی آرڈیننس کی شکل میں اس صوبہ پر نہ تھونپے جائیں - اس کے ساتھ ہی ساتھ میں وزرا صاحبان کی خدمت میں ایک اور گذارش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب کبھی بھی ہنگامی قوانین کے جدید ریزولیوشن پیش کیا کریں تو ان کے اپنے فائدے میں یہ بات ہے کہ وہ اس ریزولیوشن کی وضاحت فرمادیا کریں کہ کیوں یہ آرڈیننس آیا اور اس آرڈیننس کے لانے کی وجوہات کیا ہیں اور اس میں کیا خوبیاں ہیں -

جناب والا - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ غالباً یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اس طرح وقت بچا سکتے ہیں - در اصل اس طرح وقت نہیں بچ سکتا - وقت تب ہی بچ سکتا ہے کہ آپ ہمیں کم از کم ان خوبیوں سے روشناس کرادیا کریں جو اس آرڈیننس میں ہیں - تاکہ ہم ان خوبیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بحث کریں اگر وہ شروع میں ایسا نہ کر سکیں تو آخر میں ہماری نکتہ چینی کا جواب دیدیا کریں - تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ ہم نے کونسی بات غلط کی ہے اور کون سی صحیح - حکومت کے موجودہ رویئے سے تو ہم اس یقین کے ساتھ اس ایوان سے جاتے ہیں کہ حکومت کے پاس ہمارے اعتراضات کا جواب ہی نہیں -

Mr. Speaker : It would be better if the Law Minister makes a speech after moving a motion.

Minister of Law : It would very willingly make a short statement in support of the resolution that I move but I am sorry to say that my experience in this House has been that I cannot recall a single occasion on which our argument

or our reasoning has been accepted. On the contrary, an attempt has been made by each and every member on that side to try and find fault or a lacuna with it and controvert it and give counter arguments. The result has been that twice the time is taken. But I will surely see that I wind up.

Mr. Speaker : Has Khawaja Sahib finished with his speech.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب ایک دو باتیں اور ہیں ۔

Minister of Law : I will wind up after the close of speeches. The House is aware that even on the last occasion when I rose to speak, the members on this side left in protest and there was hardly any time left behind for me to make any statement.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ بات بالاخر وزرا صاحبان اور حکومت کی منفعت کیلئے ہے ۔ اگر وہ قبول کرلیں تو یہ انہیں کیلئے بہتر ہوگا ۔ مجھے خوشی ہے کہ جناب وزیر قانون نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ آئیندہ اپنے ان Resolutions کے متعلق وضاحت فرما دیا کرینگے ۔ یا کم از کم ہماری نکتہ چینی کا جواب ضرور دیا کرینگے ۔ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمیں رائے عامہ بیدار کرنے میں بڑی مدد ملے گی ۔

جناب والا ۔ ان گذارشات کے بعد میں ان سے درخواست کرونگا کہ وہ اس بات کی طرف توجہ فرمائیں کہ پچھلی دفعہ ۱۹ آرڈیننس پاس ہوئے تھے ۔ اور اس دفعہ بھی ۱۹ آرڈیننس ہیں ۔ مہربانی فرما کر اس اجلاس کے بعد آئندہ آرڈیننس نہ لائیں ۔ ہمیں بیشک یہاں دو ماہ بٹھائے رکھیں ۔ ہم کام کرنے کیلئے تیار ہیں ۔ لیکن ہم سے بل پاس کروائیں ۔ تاکہ جمہوریت کی ابتدا کسی وقت تو ہو سکے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر صحت (مسٹر محمد خان جنیجو) ۔ جناب والا ۔ جہانتک اس آرڈیننس کا تعلق ہے ۔ اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس معاملے کو ایک آرڈیننس کے ذریعے پیش کرنے کی ضرورت کیا تھی ۔ عرض یہ ہے کہ West Pakistan Nursing Services Council کا چیئرمین Director Heath Services, West Pakistan ہوتا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی اس Directorate میں ایک ایسی Post تھی جو اس کونسل کے ایک Official ممبر

کی تھی - لیکن Head of Department کے سیکریٹریٹ کی Re-Organisation کے بعد وہ Post ختم ہوگئی - اور اب اس کی جگہ Secretary Health ایک ٹیکنیکل آدمی رکھا گیا - ساتھ ہی Section Officers مقرر کئے گئے - اس لئے اس امر کی ضرورت تھی کہ اس آرڈیننس میں ترمیم کی جائے -

جناب والا - یہاں میں قائدہ حزب اختلاف کی تسلی کیلئے عرض کردوں کہ گذشتہ اجلاس میں یعنی جون - ۱۹۶۳ء میں ہم نے اس غرض اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کیلئے ایک بل تیار کیا تھا - لیکن افسوس کہ ہمیں ایسا کرنے کیلئے وقت نہ ملا - اور وہ بل ہاؤس کے سامنے نہ آسکا -

اس کونسل کے Nurse Dais functions سے متعلق ہوتے ہیں جن میں Station Nurses, Midwifes and Lady Health Visitors کافی دقت پیدا ہورہی تھی -

لہذا یہ ضروری تھا کہ ہم اسے precedence دیں - تاکہ جو بھی formalities ہیں وہ پوری ہو جائیں -

یہی چند وجوہات تھیں جن کے باعث ہم اس معاملے کو یہاں ایک آرڈیننس کے ذریعے لائے ہیں -

Mr. Speaker : Now I put the question. The question is :—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Nursing Services (Amendment) ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 11th November, 1963.

(The motion was carried).

THE WEST PAKISTAN SUPPRESSION OF PROSTITUTION (AMENDMENT) ORDINANCE 1963

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon, next motion.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir I beg to move—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Suppression of Prostitution (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Suppression of Prostitution (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Khawaja Muhammad Safdar :Opposed Sir.

Rao Khurshid Ali Khan Stood up to speak.

Minister of Law : I thought Sir there will be no opposition to this ordinance. I submit that this is only an extension of the existing law of the province to Karachi, which has now become a part of the province. Nothing beyond that. There is no textual difference. However if Rao Sahib has got to speak on it, he may do so.

راؤ خورشید علی خان منٹگمری - ۳) —جناب والا - یہ آرڈیننس Suppression of Prostitution کے متعلق ہے اور اس کی extension کراچی میں بھی مطلوب ہے - اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order please.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا - ایک ایسی مملکت جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے ۱۶ سال گذرنے کے باوجود بھی اس مملکت سے prostitution ختم نہیں کی جا سکی - اس کا ہمیں بڑا دکھ ہے - اس کے متعلق ہم نہ تو کسی شخص کے کپڑے نکالنا چاہتے ہیں اور نہ ہی کسی کو ذلیل و رسوا کرنا چاہتے ہیں - بلکہ میں پوری درد مندی اور دل سوزی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس چیز کے متعلق کتاب و سنت میں اتنے سخت احکام تھے ہمیں اس لعنت کو اس پاک سرزمین سے ختم کرنے کی کم از کم پوری seriousness کے ساتھ کوشش تو ضرور کرنا چاہئے تھی -

جناب والا - جس چیز کے متعلق حکومت یہ محسوس کرتی ہو کہ Public Exchequer کو بھی اس سے نقصان پہنچتا ہے - گو اصل بات کے لئے یہ کوئی عذر نہیں لیکن چلئے اتمام حجت کے لئے میں تھوڑی دیر کے لئے اسے نظر انداز کرتا ہوں - اس prostitution سے ہماری حکومت کو کوئی monetary gain تو ہے نہیں - اس کے باوجود بھی اس لعنت کو ختم نہ کرنا انتہائی افسوس کا مقام ہے - مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ دراصل ہمارے دوستوں کو یہ احساس ہی نہیں کہ ملک سے ہر برائی کو کتاب و سنت کی روشنی میں ختم کیا جائے -

جناب والا - اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا نام تو Suppression of Prostitution رکھا ہے - حالانکہ Suppression of Prostitution کے لئے as such اس میں کوئی دفعہ نہیں - اس میں ایسی کوئی provision نہیں رکھی گئی

اس کے برعکس ہے کیا Prostitution تو جاری رہیگی اس کی اجازت ہے ۔ اور اسے حکومت کی protection ہے ۔ پولیس اس کی حفاظت کرتی ہے ۔ اب suppression کس چیز کی ہے ۔ تو دراصل یہ suppression دلوں کی ہے ۔ کہ دلے یہ کاروبار نہ کریں ۔ اور پابندی اس بات پر ہے کہ اس گندے بازار میں بیٹھنے والی عورت کسی شہری کو اشاروں اور کنایوں سے نہ بلائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل برائی یعنی زنا کو قطعی طور قابل اعتراض نہیں سمجھا جا رہا ۔ اور قابل اعتراض محض اس بات کو سمجھا جا رہا ہے کہ دلوں کی یہ کارروائی نہ ہونا چاہئے ۔ ایسی صورت میں تو یہ Suppression of Dalla Institution ہوا ۔ Suppression of Prostitution تو نہ ہوا ۔

وزیر ریلوے — چلو دلوں کا تو خاتمہ ہوگا ۔

راؤ خورشید علی خان — میں جناب والا ۔ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ بالکل out of the way جا کر پولیس عملاً without any validity from any provision of Law یہ جو protection دیتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے پولیس کو ہدایات جاری کرنی چاہئیں کہ وہ اس کو protection نہ دے اور اسے بند کرنے کی کوشش کرے ۔ بجائے اس کے کہ غنڈوں اور دلالوں پر کوئی پابندی لگائی جائے ۔

مسٹر سپیکر — اس آرڈیننس میں تو صرف ایک کلاز دی گئی ہے ۔ آپ اس کے متعلق کچھ فرمائیں ۔

راؤ خورشید علی خان — جناب والا ۔ میں ابھی اس کے principles کو discuss کر رہا تھا ۔ میری جماعت کی یہ پالیسی ہے کہ بعض ایسی چیزیں ہیں جن پر سرسری نگاہ ڈالی جائے لیکن بعض ایسی چیزیں ہیں جن پر عمیق غور و فکر کی ضرورت ہے ۔ اس کے علاوہ یہ بات آئین کے اندر موجود ہے کہ کسی ایسی چیز کو ابھرنے کا موقع نہ دیا جائے جس سے اخلاق متاثر ہو ۔ اب چونکہ اس زناکاری سے معاشرہ کا اخلاق بگڑتا جا رہا ہے اس لئے اس کو جاری رکھنے کے لئے کوئی justification نہیں ۔ It is against the constitution حکام کو چاہئے کہ وہ constitution کا احترام کریں ۔ اس کے بعد میں شہادت کے متعلق عرض کروں گا ۔ میری گذارش ہے کہ جس چیز

کا نام suppression رکھا گیا ہے اور جس قسم کی دفعات اس آرڈیننس میں رکھی گئی ہیں ان سے کوئی suppression نہیں ہوتا ۔ آپ کو چاہئے کہ اصل چیز یعنی زناکاری کے انسداد کے طریقے اختیار کریں ۔ عدالتوں میں جا کر بہ حیثیت وکیل مجھے ذاتی طور پر اس امر کا تجربہ ہے کہ جب کسی پولیس افسر کے دماغ میں ایک لہر سی آتی ہے کہ زناکاری کے اڈوں پر Raid کیا جائے تو وہ کچھ شریف شہریوں کو جمع کرتے ہیں اور انہیں وہاں لے جاتے ہیں تاکہ وہاں کے حالات دیکھ کر وہ عدالت میں جا کر شہادت دیں ۔ اور suppression ہو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ کوئی suppression نہیں ہوگی ۔ کیونکہ یہ ایک مصنوعی طریقہ ہے ۔ ایسا کوئی شریف آدمی نہیں جو اس گندے بازار میں جانا چاہے ماسوائے پولیس کے دباؤ کے ۔ اور جب عدالت میں جرح ہوتی ہے اور کوئی شریف آدمی شہادت کے لئے پھنس جاتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیوں مولانا صاحب آپ نے تو اچھی طرح نظر گاڑ لی ہوگی ۔ جناب والا آپ خیال فرمائیں کہ ان حالات میں کونسا شریف آدمی ہوگا جو عدالت میں اس قسم کے بیانات دے ۔ دراصل یہ suppression نہیں بلکہ زناکاری کی protection ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرونگا کہ اس قسم کے قانون کو repeal کرنا چاہئے اور اسے extend نہیں کرنا چاہئے ۔

مولانا غلام غوث — (ہزارہ م) جناب والا ۔ اس قسم کے اخلاق سوز مسائل کے متعلق بار بار کچھ عرض کرنے سے شرم آتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے سارے ایوان کو شرم آنی چاہئے ۔ اور اشاعت فاحشہ اور عصمت فروشی کا یہاں ذکر نہ کیا جائے ۔

جناب صدر ۔ جس ملک میں اخلاق کا معیار ایسا ہو میں پوچھتا ہوں وہ کس طرح ایک فوجی قوم بن سکتی ہے ۔ مسلمان تو اپنے بلند اخلاق کی وجہ سے ہی دنیا پر چھا گئے تھے ۔ اس لئے جب تک مسلمانوں میں اخلاقی قوت نہ ہوگی اور جب تک ایسی اخلاق سوز باتوں کا انسداد

نہ کیا جائے گا اس وقت تک ہمارا ملک آگے نہیں بڑھ سکتا ۔

اس آرڈیننس میں دلالوں کو روکا گیا ہے ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب عصمت فروشی یا کوٹھیوں میں بیٹھنا جرم نہیں تو اس ناجائز فعل کے لئے کسی کو بلانا کیوں جرم ہے ۔ اصل بات تو اس ناجائز فعل کے انسداد کی ہے ۔ اگر آپ اسے جرم قرار نہیں دیتے تو بلانے والوں کو کیوں مجرم بناتے ہیں ۔ سب سے پہلے آپ عصمت فروشی کو ممنوع قرار دیں ۔ زناکاری کی اجازت نہ دیں اور کسی کو ان بدکار عورتوں کے پاس جانے کی اجازت نہ دیں کیونکہ یہی اصل چیز ہے جس کے انسداد کی ضرورت ہے ۔ اگر وہ فعل ایسا ہے ۔ جیسا کہ محترم وزیر قانون نے جوئے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ قانونی طور پر جرم نہیں اور اس طرح زناکاری بھی جرم نہیں تو میں حیران ہوں کہ اس کے لئے بلانے کو کیوں جرم قرار دیا جا رہا ہے اور اعانت مجرمانہ تصور کیا جا رہا ہے ۔ میری گذارش ہے کہ ہمارے اسلامی معاشرہ میں دیانت اور شرافت پر یہ جو بد نما داغ ہے اسے دھو دینا چاہئے اور اس بات کے خلاف ایک قانون لانا چاہئے ۔

اسمبلی کے گذشتہ ایک اجلاس میں محترم وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ ہم ایک مکمل قانون اس چیز کے سد باب کے لئے لا رہے ہیں جو عصمت فروشی کو بند کرنے کے لئے ہوگا اور میں نے جو بل اس مقصد کے لئے پیش کیا تھا ان کے اس یقین دلانے پر واپس لے لیا تھا ۔ اگر وہ واقعی اس چیز کا انسداد کرنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ عوام کو دھوکا نہ دیں بلکہ عصمت فروشی کے انسداد وغیرہ اس قسم کے نام نہ رکھے جائیں صفائی کے ساتھ کوشش کریں اور اسے بند کر دیں کیونکہ اس میں ملک کی بھلائی ہے ۔ اور اس کے انسداد کے بغیر قوم کا اخلاق بلند نہیں ہو سکتا ۔ تعجب ہے کہ آپ غنڈوں کو تو پکڑتے ہیں مگر ''غنڈوں'' کو کھلا چھوڑ دیا ہے یہ غلط ہے اور آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاول پور۔ ۲) — جناب صدر ۔ میں اس قانون کا یقیناً خیر مقدم کرتا ۔ اگر وہ ایمانداری سے محسوس کرتے ہیں اور یہ قانون کراچی کے لئے مفید ثابت ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہت حد تک بدکاری کا انسداد ہو جائے گا ۔

جناب صدر— مجھے یقین ہے کہ اس سے حکومت کی مراد اس لعنت کو دور کرنا ہے لیکن میں یہ عرض کر دوں کہ اس سے پہلے جو ایکٹ بنتے رہے ہیں وہ یقیناً اخلاق کی اصلاح کے لئے اور برائیوں کے انسداد کے لئے جاری ہوتے رہے ہیں— چونکہ سنجیدگی سے ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ برائیاں بڑھتی گئی ہیں اور آنے والی نسلوں پر اس کا برا اثر پڑتا رہا ہے — اس لئے آپ کو چاہئے کہ اگر آپ کوئی مفید قانون بناتے ہیں تو دیانتداری سے اس پر عمل کریں کیونکہ آپ آئندہ نسلوں کے امین ہیں اور custodian ہیں ۔

جناب صدر ۔ ہماری یہ اسلامی سلطنت ہے اور ہمیں چاہئے کہ ہم اسے صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت بنائیں اور جو کتاب و سنت میں ہمیں بتایا گیا ہے اس پر عمل پیرا ہوں ۔ یعنی ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر،، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی نیکی کا کام ہے تو حکم اور طاقت کے ساتھ اسے جاری کریں اور اگر برائی ہے تو احکام کے ساتھ قانون کے ساتھ اور قوت کے ساتھ اسے بند کریں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگرچہ یہ اسلامی حکومت ہے لیکن جہاں تک برائیوں کے دور کرنے کا سوال ہے آپ نیم دلی کے ساتھ اور دو ذہنی کے ساتھ اس اسلامی حکومت میں کوئی مفید کام سر انجام نہیں دے سکتے جب تک قانونی طور پر اسے بند نہ کر دیں ۔ برائیوں کے انسداد کے لئے جو احکام اور قوانین پرانے پنجاب بہاولپور ، سندھ اور فرنٹیئر میں نافذ رہے ہیں کیا کبھی آپ نے ان پر ٹھنڈے دل کے ساتھ حقیقت پسندانہ انداز میں سوچا ہے اور اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ آیا ان سے کوئی مفید مطلب نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بدکاری اور زناکاری کا کوئی انسداد نہیں ہو سکا تو پھر اس تکلف

کا کوئی فائدہ نہیں پھر آپ ایک بیکار غیر مفید اور غیر نتیجہ خیز قانون کو کراچی پر کیوں ٹھونس رہے ہیں ۔ اس میں ایک ہوالعجبی سی ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ یہاں پر جو brothel بنائے جاتے ہیں یا جنہیں زناکاری کے اڈے کہا جاتا ہے وہاں اگر کوئی دس آدمیوں کو اپنے گھر میں بلا لے تو کوئی جرم نہیں ۔ وہ Brothel نہیں ہے ۔ وہ قانون کی نظر میں ماخوذ نہیں ہو سکتے ۔ نہ وہ مرد نہ وہ عورت ۔ اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ میں نے سمجھا ہے ۔ تو پھر میرا خیال ہے بلکہ یقین ہے کہ اس کا انسداد نہ ہوگا ۔ میں آپ کے توسط سے اس حکومت کو دعوت دیتا ہوں کہ یہ نیکی کا کام ہے ۔ یہ ان کی اپنی آئندہ نسل ہماری نسل اور ملک کے متعلق ہے ۔ اس کے متعلق قرآن نے کہہ دیا ہے ۔ کہ لا تقربوالزنی ۔ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ ۔ یہاں قدم قدم پر زنا کے دواعی اور اس کے محرکات اور فحاشی کے دواعی اور اس کے محرکات معاشرے میں پیدا ہو گئے ہیں ۔ اور یہ مرض زیادہ سے زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔ ہمیں تاریخ سے عبرت حاصل کرنی چاہئیے ۔ کہ وہ فرانس جو کسی زمانے میں تمام یورپ پر حکومت کرتا تھا ۔ جب وہ عیاشی اور زناکاری کی نذر ہوا ۔ تو جناب صدر ۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ ہٹلر کی فوجوں کے سامنے دس دن بھی تاب نہ لا سکے ۔ تو بدکاری ، زناکاری اور فحاشی میں ڈوبی ہوئی قوم کبھی بھی اپنے وطن کی مدافعت نہیں کر سکتی ۔ اور اپنے وطن کی حریت کی حفاظت نہیں کر سکتی ۔ ان مختصر سی گذارشات کے بعد میں آپ کی وساطت سے ایک شکایت بھی اس ایوان کی خدمت میں پیش کرونگا ۔ کہ اس ایوان کے سامنے میں نے عصمت فروشی کے کامل انسداد کے لئے ایک بل پیش کیا تھا ۔ لیکن ان حضرات نے جو اسلام کے سب سے بڑے مدعی ہیں ۔ وہ یقیناً اچھے اور نیک مسلمان ہیں ۔ اس میں کچھ شبہ نہیں ہے مجھے ان کی نیکی پر شبہ نہیں ہے ۔ صرف اکثریت کی بنیاد پر یہ کہکر اس بل کو مسترد کر دیا

کہ وہ ایک جامع قانون زناکاری کے انسداد کے لئے اس ہاؤس میں عنقریب ہی لا رہے ہیں اور ''اس عنقریب،، کو ایک برس گذر چکا ہے ۔ لیکن ان کا عنقریب ابھی تک ختم نہیں ہو سکا ۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ کہ اگر وہ واقعی برائی کا انسداد کرنا چاہتے ہیں اور وہ اپنے فرائض کو محسوس کرتے ہیں اور یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ بدکاری اس ملک سے ختم ہونی چاہئیے ۔ تو اس دو ذہنی اور نیم دلی سے ختم نہ ہوگی ۔ اس کے لئے بڑی مساعی درکار ہونگی بڑی صاف ذہنی کے ساتھ ایک جامع اور کامل قانون لے آئیے کہ جسکے ماتحت یہ زناکاری بالکل ختم ہو جائے ۔ میں آخر میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ زناکاری کے انسداد کے لئے آپ کو بالآخر اسلامی قانون کے تحت ہی پناہ لینی پڑیگی ، اس لئے کہ اس قانون کے تحت ہی اس کا انسداد ہو سکتا ہے (نعرہ ہائے تحسین) ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور ۔ ے) — صاحب صدر ۔ عصمت فروشی کے انسداد کا قانون جس صورت میں پیش کیا گیا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس بات کے کہ اس لعنت کو دور کرنے کے لئے ہماری طرف سے ہمیشہ سب سے زیادہ کوشش ہمیشہ ہوتی رہی ہے ہم اس ہنگامی قانون کی حمایت کرنے سے قاصر ہیں ۔ اس کی وجوہات اکثر دوست پہلے بیان کر چکے ہیں بہتر ہوتا کہ صحیح معنوں میں کوئی موثر اور بہتر قانون حکومت اس سلسلے میں لاتی اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ ایسا کوئی صحیح طور پر موثر قانون لائے ۔ خواہ وہ قانون ہنگامی ہی ہو ۔ تو ہم اس کی حمایت سے گریز نہ کریں گے ۔ لیکن ہماری سامنے جو قانون پیش کیا گیا ہے ۔ اس میں جو نقائص ہیں میرے دوست محترم راؤ خورشید علی خان ، مولانا صاحب اور علامہ صاحب اکثر امور پر کہہ چکے ہیں اور میں جو کچھ محسوس کرتا ہوں ، وہ یہ ہے کہ جب اصل قانون میں ترمیم ہی کی جا رہی ہے تو ضروری تھا کہ ترمیم پوری طرح پر ہوتی تاکہ ہر قانون موثر ہوتا ۔ مثلاً اور باتوں کے علاوہ اصل قانون میں ترمیم کرتے وقت عصمت فروشی کی

تعریف نہایت واضح اور مفصل ہونی چاہئیے تھی اور اگر آپ یہاں کے تمام حالات پر غور فرمائیں تو میں بلاخوف تردید یہ عرض کرونگا کہ عصمت فروشی محض جسم فروشی کا نام نہیں ہے - بلکہ اسکی تعریف میں ہمارے اس دور کے تمام شعبہ ہائے زندگی آتے ہیں Prostitution کے تمام اقسام کی تعریف اس قانون میں رکھی جانی نہایت ضروری تھیں - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - کہ ہر شعبئہ زندگی میں اس شعبہ کی ایک مقررہ اور متعینہ عصمت ہے - اکثر شعبوں میں کام کرنے والے دن رات ہمارے سامنے اپنے اپنے شعبے کی عصمت فروخت کر رہے ہیں - لیکن ہم اسکا کوئی انسداد نہیں کر سکتے اور میں بلا خوف تردید یہ کہتا ہوں کہ حکومت کا بڑے سے بڑا عہدہ ، وزارت ، ملازمت ، تجارت، صنعت کاری ، اخبار نویسی اور اس معزز ایوان کی رکنیت ان سب کی الگ الگ ایک عصمت ہے اور مجھے افسوس ہے - کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اکثر شعبوں میں انکے اندر کام کرنے والے یہ عصمت فروشی کر رہے ہیں - اگر رشوت لی جارہی ہے - اگر کسی عہدے کے مطابق کام نہیں کیا جا رہا - وہ ذمہ داری نہیں سنبھالی جا رہی ہے - بلکہ محض اس سے ذاتی منافع لیا جا رہا ہے - تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی عصمت فروشی جسمانی عصمت فروشی میں بھی نہیں ہوتی - تو اس لئے اس عصمت فروشی کا انسداد کرنا ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے - آپ براہ نوازش تھوڑدلی سے نیکی کا کام کرنے کی عادت چھوڑیں - اور اسکے لئے موثر طور پر قانون لانے کے اقدام کریں - اگر آپ ایسا کرینگے - تو ہم بھی آپ کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہیں -

Mr. Speaker : The question is :

That the Assembly do approve of the West Pakistan Suppression of Prostitution (Amendment) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November 1963.

(*The motion was carried.*)

The West Pakistan Milk Boards Ordinance, 1963.

Mr. Speaker - Next motion, please.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Menion) : Sir, I beg to move—

That the Assembly do approve of the West PakistanMilk Boards Ordinance, 1963, pro mulgated by the Governor of West Pakistan on 20th November 1963.

Mr. Speaker The motion moved is:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Milk Boards Ordinance, 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 20th November, 1963.

Minister of Law : Sir, I would submit to the members that this Ordinance has been issued, as the contents would show, entirely for the benefit of the community and the public as a whole and at large. Various schemes are contemplated by this Ordinance for supplying pure milk and ghee to the citizens which I think and, there canbe no two opinions about it, is really are commodity nowadays and this being in public interest and in public good, I hope,the members will see their way to join hands and see that this is passed. There is absolutely nothing in this Ordinance which can be construed asinvolving any controversy. In the current year's budget adequate funds have been provided and if the time is allowed to lapse—as it is lapsing nearly 6 months are out probably this amount, which has been budgetted for a verybenevolent cause may have tolapse the next year. It was, therefore, thought necessary that such a laudable scheme should be pushed through an Ordinance.

راجہ اللہ داد خان (راولپنڈی - ۱)— محترم صدر -

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

ہر پاکستانی کا اولین فرض ملک کا استحکام ہوتا ہے - ہر سال ہر مہینے اور تقریباً ہر روز یہ نئے نیم سرکاری ادارے جو جنم لے رہے ہیں میں انکو ملک و قوم کی خاطر بہت ہی مضر سمجھ رہا ہوں - کیونکہ انہیں قائم کرنے میں برطانیہ اور انگلینڈ کی نقل تو کیجاتی ہے لیکن عملدرآمد میں ناکارہ ثابت ہوتے ہیں -

میں ۱۹۵۰ء میں ریٹائر ہوا اور تیرہ چودہ سال متواتر دیکھتا چلا آیا کہ آج کیا ہے ٹی - ڈی - اے بن گیا ہے (تھل ڈولپمنٹ اتھارٹی) -

آج کیا ہے کے - ڈی - اے بن گیا ہے (کراچی ڈولپمنٹ اتھارٹی) -

آج کیا ہے اے - ڈی - سی بن گیا ہے (ایگریکلچر ڈولپمنٹ کارپوریشن) -

اس طرح ایک نہیں بلکہ اگر میں اس پر تفصیل سے عرض کروں تو بھی آپ توقع نہیں کر سکتے کہ حکومت یا ایک واحد شخص ان سب پر پوری طرح سے نگرانی بھی کر سکے گا - یہ Kingdom میں Kingdom بن گئی ہے - یعنی وہ اتنے خود مختار اور بے باک ہو چکے ہیں کہ وہ اپنے

آپ کو نہ کسی ایڈمنسٹریشن ، نہ وہ کسی محکمہ کے ماتحت تصور کرتے ہیں جدھر چاہتے ہیں لاکھوں اربوں روپیہ خرچ کرکے آئندہ نسلوں کو بھی زیر بار کر رہے ہیں - بیشتر اس کے کہ کوئی ایسا نیا ادارہ قائم کیا جائے اور امریکہ اور برطانیہ کی نقل کی جائے ضروری امر یہ ہے کہ یہاں ویسے حالات پیدا کئے جائیں اور پھر اس کام میں ہاتھ ڈالا جائے - ویسے فارم بھی آپ کے پاس کیا موجود ہیں ؟ کیا آپ کے پاس انگلینڈ ، امریکہ اور آسٹریلیا کے اتنے اتنے بڑے فارم ہیں ، وہاں ایک ایک فارم کی ہسٹری ۱۳ - ۱۳ سو سالہ چلی آ رہی ہے ، اگر کسی نے گائے رکھی ہے تو اس کی Breed کو اس طرح مصفی کیا جاتا ہے کہ ایک ایک من وہ گائے دودھ دیتی ہے اور ۶ - ۷ پونڈ کریم دیتی ہے - آپ وہاں سے امپورٹ کرکے لے تو آئے ہیں کوئی Jersey Breed ہے اور کوئی Fereisian Breed ہے - لیکن ہوتا کیا ہے کہ آپ وہاں سے ساڑھے چار ہزار گائے یہاں لے آئے ، لیکن انکے رکھنے کی ترکیب آپ کو معلوم نہیں ہے - اسطرح آپ نے بہترین نسل کی گئے کو بگاڑ دیا اور قوم کا روپیہ بھی ضائع کیا - ۱۹۵۰ء میں میں نے اوکاڑہ ڈیری فارم کو دیکھا کہ وہ گائیں بڑی اچھی حالت میں تھیں ، کیونکہ اس وقت وہاں ایک انگریز نگرانی پر تھا ان کی رہائش کی جگہ بہت صاف ستھری تھی ان کے چارے کا انتظام اچھا تھا ، لیکن جب میں پچھلے سال وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کارکنوں اور افسروں کے تو گیبر ڈین کے سوٹ ہیں ، لیکن ۱۰۰ میں سے ۵۰ گایوں کی دمیں کٹی ہوئی ہیں - انکا جہاں چارہ ڈالا جاتا ہے - وہ ٹوٹا پھوٹا پڑا ہے - میں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے ہی چلتے چلتے دم پر پاؤں پڑ گیا تو دم کٹ گئی ، تو ان حالات میں ملک بورڈ یا ایسی جو چیزیں چلائی ہیں ان کا ہمیں تجزیہ کرنا چاہئے کہ ملک بورڈ بنانے سے کیا ہوگا -

موجودہ حالات میں جس طرح پہلے پروڈیوسر یعنی پیدا کرنے والا غلہ پیدا کرنے والا ایک ہندو اپنا گندم وغیرہ جب اگر فروخت کرتا تھا تو ایک روپیہ یا دو روپے

اوپر خرچ کرکے آگے Consumer کو دیدیا کرتا تھا ۔ اب کیا حالت ہے کہ پروڈیوسر سے آڑھتی خریدے گا ایک middle man آڑھتی سے پھر حکومت خریدے گی ۔ دو مڈل مین حکومت سے ڈپو ہولڈر لائے گا ، تین مڈل مین اور پھر جا کر کہیں Consumer کو پہونچے گا یعنی تین مڈل مین ایک کے بجائے مڈل مین کی کیا حالت ہے ۔ ایک دوکاندار صبح سے شام تک اگر تین چار روپے کماتا ہے تو ایک ڈپو ہولڈر میرے خیال میں اسمبلی ہال میں آدھے ڈپو ہولڈر ہونگے ۔

ایک آواز — بہت ہیں ۔

راجہ اللہ داد خان — تو ایک ڈپو ہولڈر ہزاروں لاکھوں روپیہ کما کر ایک سیٹ پر کنٹرول کرتا ہے ۔ تو یہ غریبوں کو تنگ کرنے کے حیلے ذریعے کہے جا سکتے ہیں کہ آپ تین مڈل مین راستے میں کھڑے کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مشینری کے سلسلے میں ہمارے پاس کروڑوں روپے کا سامان موجود ہے ، لیکن ہمارے پاس کوئی سٹیل اور آئرن مل نہیں ہے ، جس کی ہمیں ضرورت ہے ۔ ہماری تباہی کی سب سے بڑی موجب اور یہ فاش غلطی ہماری حکومت نے کی ہے اور یہ آج سے نہیں بلکہ یہ غلطی ۱۹۴۷ء سے کی گئی ہے ، اس کا فرض تھا کہ وہ سب سے پہلے سٹیل مل قائم کرتی ۔ حکومت پیشتر اس کے کہ ٹیکسٹائل مل اور دوسرے مل کھولتی اس کو چاہئے تھا کہ وہ سٹیل مل قائم کرتی تاکہ لوگوں کو باہر سے مشینری نہ منگانا پڑتی اور حکومت کو سب سے پہلے اس پر روپیہ خرچ کرنا چاہئے تھا اس کے بعد کالونیز میں کیا حالت ہے ، پہلے لائل پور کالونی ، منٹگمری کالونی ، ساندل بار ، گوندل بار اور گنجی بار کالونیز ہمارے سامنے ہیں ان پر جو خرچ آیا ہے وہ بیس سال میں واپس آئیگا ، لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ تھل آپ کا یہ گدو بیراج اور یہ دوسرے ادارے اس قوم کو اتنا قرضہ چھوڑے گا کہ آئندہ سو نسل تک بھی ادا نہ ہو سکے گا تو اس چیز کی احتیاط کرنا ہے کہ نئے ادارے بنانے سے پہلے انکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چاہئے تو یہ ڈیری فارم کی خاطر میرے خیال میں جتنی اراضی کی

ضرورت ہوگی وہ حاصل کرنیکی کوشش کی جائیگی جسکی اچھی جائیداد ہوگی اسکو لیکر Displace کیا جائیگا ، کیونکہ ڈیری کیلئے جگہ بنانا ہے اس کے لئے لینڈ Requisition ضروری ہے اور وہ Displaced person کو یعنی اس وقت حکومت نے ڈیم سسٹم کیپیٹل اور دوسرے طریقوں پر Requisition بے تحاشا شروع کیا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ ان کو یہ وقت نہیں ملتا کہ ان غریبوں کو جو Displace ہوئے ہیں کوئی جگہ دیں آج سردیوں کے موسم میں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ فوراً نکلو - بل ڈوزر چلائے جاتے ہیں مکانات مسمار کرتے ہیں - ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھ کر کچھ رعایت غریبوں کو دینا یہ حکومت کا فرض ہے لیکن ، مجھے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آرڈیننس تو پاس ہو جائے گا لیکن میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ ملک بورڈ بھی ئی - ڈی - اے - سی - ڈی - اے اور اے - ڈی - سی - اور اوقاف بل کی طرح ہے ، جس سے لوگوں کی پراپرٹی پر چھاپا مارنا اور اس سے غریبوں کو تنگ کرنا مقصود ہے اور انکی خوشحالی کا خیال نہ رکھنا ہے ، چند لوگ اس چیز سے فائدہ اٹھائیں گے اور خاص کر گورنمنٹ ملازمین جو بڑے بڑے لوگ ہیں اور ملک بورڈ جو ہے اس کی سب سے پہلے ضرورتیں پوری ہونگی - غریبوں کے لئے تو شائد کوئی چیز نہ بچے - کریم جو ہے وہ بڑے بڑے لوگ کھائیں گے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (راجہ محمد اشرف خان) — نسی غریبوں کے لئے ہے -

راجہ اللہ داد خان — تو ان چیزوں کا خیال رکھتے ہوئے - ''نیم حکیم خطرہ جان - نیم ملا خطرہ ایمان اور نیم سرکاری ادارہ خطرہ پاکستان،، تو نیم سرکاری ادارے جو ہیں انہوں نے ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کو محفوظ کر دیا ہے - جو سرکاری یعنی انتظامیہ کے افسر ہیں - ای - اے - سی - اور دوسرے افسر وہ دو تین آدمی مل کر ٹانگوں پر سوار ہو کر کچہری جاتے ہیں لیکن نیم سرکاری اداروں کے افسر جیپیں اور بسیں لئے ہوئے جاتے ہیں اور گرمی میں انکی میٹنگیں جو ہوتی ہیں وہ کوہ مری ہوتی ہیں سردی میں

وہ کراچی یا لاہور جیسے شہروں میں ایرکنڈیشنڈ کمروں میں رہتے ہیں - واپڈا اور پی - آئی - ڈی - سی کو تو میں بھول ہی گیا - میرا خیال ہے کہ میرے بھائی انہیں اچھی طرح سے جانتے ہیں تو یہ ولت جو ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ مسٹر کینیڈی کے الفاظ ہیں -

"Easy money, sudden fortunes, increasingly powerful political machines and blatant corruption transformed much of the nation; and the Senate, as befits a democratic legislative body, accurately represented the nation. Corporation lawyers and political bosses, not constitutional orators, were the spokesmen for this roaring era; although too many of the nations' talented men found fame and fortune more readily available in the world of high finance and industry, rather than the seemingly dull and unnoticed labours of government".

Further on Sir—

'We are becoming a mere collection of local potato plots and cabbage grounds," complained one senator, weary of the constant bickering over local patronage, rivers and harbors projects and tariff-protected industries".

تو جناب والا یہ تمام چیزیں جو ہیں یعنی موجودہ وقت میں یہ Roaring period ہے کیونکہ سچی بات کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو میری دلی استدعا تمام ہاؤس کے سامنے یہ ہے کہ یہ چیزیں سوچیں ، اگر بورڈ بنانا ہے تو امرا کے لئے نہ بنائیں غریبوں کا بھی کچھ خیال رکھیں اور ڈپو ہولڈرز پر کنٹرول کریں -

Mr. Speaker : Mian Muhammad Akbar.

میاں محمد اکبر (گجرات—۱) جناب والا - مجھے اس آرڈیننس سے ایک اصولی اختلاف ہے - جناب میمن صاحب نے ابھی ابھی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آرڈیننس عوام کو خالص دودھ اور مکھن سپلائی کرنے کے لئے لایا گیا ہے - اگر ان کا ارشاد درست بھی مان لیا جائے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ عوام کو خالص دودھ اور مکھن مہیا کرنے کی ضرورت کیسے پڑی - کیا کوئی وحی نازل ہوئی تھی کہ عوام کو خالص دودھ اور مکھن چاہئیے اور انہوں نے ایک منٹ کے توقف کے بغیر یہ آرڈیننس پیش کر دیا اور Promulgate کر دیا - جناب والا ایک اور بوالعجبی ملاحظہ ہو کہ ملک بورڈ کو کافی رقوم مہیا کی گئی ہیں- ملک بورڈ کی سکیم لمبی چوڑی سکیم ہے یہ کوئی ایک دو دن میں مرتب نہیں ہو گئی غالباً کافی وقت صرف ہوا ہوگا ہمارے افسروں اور متعلقہ محکمے کا تو جب یہ سکیم بنائی جا رہی تھی تو کیا ان کے سامنے کسی بل کا ڈرافٹ نہ تھا - وہ اس معزز ایوان کے سامنے ایک بل کی صورت میں پیش نہیں کیا گیا - اس کی ایک وجہ میرے نزدیک یہ

کہ ہماری حکومت کی اکثریت اسی زعم میں ہے اور وہ یہ چاہتی ہے کہ قانون بھی لایا جائے وہ آرڈیننس کے ذریعہ سے لایا جائے تاکہ معزز ارکان کو ترمیم اور تنسیخ کا جو حق حاصل ہے وہ اس حق کو استعمال نہ کر سکیں اور یہ ناقص قسم کے آرڈیننس یہاں لا کر اس اکثریت سے انگوٹھا چسپاں کرا لیں۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس ملک بورڈ کے سٹاف کے لئے جو انہوں نے بنانا ہے ایسے افسر رکھنے ہیں جو سفید ہاتھی کی طرح ہونگے اور انہیں پالنا ہے وہ انہیں موزوں ہاتھی نہیں مل رہے ہونگے، جنہیں وہ پال سکیں، تو یہ دیری اس آرڈیننس کے نفاذ میں اس لئے کی گئی کہ وہ ہاتھیوں کی تلاش میں تھے اور ایسے ہاتھی جو کھانا کھا کر اپنے مالک کو سونڈ کیساتھ سلام کر سکیں تو میں ان گذارشات کیساتھ ایک وجہ سے اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں کہ اگر یہ کوئی مفید خلائق آرڈیننس پاس کر کے خالص دودھ مکھن مہیا کرنا ہے تو اسے آرڈیننس کی شکل میں نہیں آنا چاہئیے بل کی صورت میں ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہئیے۔

مولانا غلام غوث (ہزارہ-۳) -- جناب سپیکر۔ یہ بظاہر اقدام بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور بہت سی چیزیں نیک نیتی سے پیش کی جا سکتی ہیں، لیکن جب تک معاشرے کی اصلاح نہ ہو اور ان نقائص کا انسداد نہ کیا جائے تو اچھی چیزیں بھی مضر ہوتی ہیں۔ میں کوئٹہ ایک بار گیا وہاں ڈیری فارم کا تماشہ دیکھا۔ مکھن بن رہا تھا میں نے منیجر سے پوچھا کہ یہ خالص مکھن ہے، تو اس نے بڑی تعریف کی کہ بالکل خالص مکھن ہے جب میں باہر آیا تو ایک واقف راز نے بتایا کہ یہ بالکل خالص مکھن ہے صرف ایک سیر مکھن میں کوئی پانچ سیر خشک دودھ ملایا جاتا ہے۔ خشک دودھ رات کو بوریوں میں لاتے ہیں اور تمام رات کھرل کی جاتی ہیں کام ہوتا ہے اور ایک سیر مکھن سے پانچ سیر مکھن ہو جاتا ہے اور اس میں کچھ مٹھاس بھی آ جاتی ہے۔ اس طرح کہ ملک بورڈ اگر ہوں اور اس پر کنٹرول نہ ہوں اور جو مفید خلائق ہونے کی بجائے حرام خوری کا ایک دروازہ کھول

دے تو وہ مفید چیز ہونے کی بجائے نقصان رساں ہوگا - اس لئے چیز تو مفید ہے لیکن اگر اس پر کوئی کنٹرول نہ ہوا تو الٹا نقصان دہ ہوگا - میرا خیال ہے کہ بظاہر کنٹرول بہت مشکل ہے جیسا کہ محترم راجہ صاحب نے فرمایا دیانت دار افسر تنگ آ گئے ہیں رشوت خوروں سے - میں ایک بات اور بھی عرض کروں گا کہ بڑے شہروں میں تو ملک بورڈ بنا لیں گے ، لیکن ان جگہوں کا کیا انتظام کریں گے یا کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں ایک آدمی ڈولی میں دودھ ڈال کر لاتا ہے - راستے میں نہر آتی ہے نہر کے پانی سے تھوڑا اس میں اضافہ کر لیتا ہے اور پھر راستے میں مشین بھی ہوتی ہیں اس سے دودھ میں سے مکھن نکال لیتے ہیں - پھر دوکاندار کے پاس پہنچتا ہے - دوکاندار سوچتا ہے کہ دودھ کو پکانا ہے اور دودھ کو خشک بھی ہونا ہے تو وہ بھی پانی ڈال دیتا ہے ، اس کے بعد چائے پینے والے دودھ خریدتے ہیں ایک دوکاندار کو اعتراض تھا کہ چائے مزیدار نہیں بنی اس نے کہا کہ یہ چائے بڑی خراب ہے دودھ اچھا نہیں تھا ، اس نے کہا کہیں پانی تو نہیں اس میں ڈال دیا گیا - تو بات یہ ہے کہ ہر شیر فروش سے ڈاکٹر نے ۳۰ روپیہ ماہانہ مقرر کیا ہوا ہے اور وہ ان سے تنخواہ لیتا ہے ، اگر ان باتوں کا انسداد ہو جائے تو اس طرح کی اصلاحی چیزیں قابل اعتراض نہیں ، لیکن یہ بنانے سے پہلے ان باتوں کی اصلاح اور ضمانت دینی بڑی ضروری ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — صاحب صدر - اس آرڈیننس کا مقصد خوراک کا ایک بڑا اہم جزو لوگوں تک اچھی حالت میں پہنچانا ہے - ملاوٹ کا کاروبار بڑا عام ہو رہا ہے اس ملک میں بھی اور باقی ممالک میں بھی ہو رہا ہے - اور ہر گورنمنٹ ملاوٹ کو کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کر رہی ہے - بعض ممالک میں ملاوٹ کی سزا بہت سخت ہے - جناب والا - دودھ ایک ایسی چیز ہے جو بچپن سے لے کر بوڑھا ہونے تک آدمی کی صحت کے لئے بڑا ضروری ہے - اور اس کو خالص دودھ مہیا کرنے کے لئے جتنا کچھ بھی کیا جائے کم ہے - یہ ٹھیک ہے کہ بورڈ جو بنتے

ہیں ان میں نقائص بھی ہوں گے۔ ان میں افسر جو ہیں
ان میں بھی نقائص ہوتے ہوں گے، مگر جب تک ہم آپ
کچھ نہیں کریں گے اس وقت تک حالات بہتر نہیں ہوں گے۔
مولانا غلام غوث صاحب نے ٹھیک فرمایا ہے کہ معاشرہ کی
اصلاح ہونی چاہئے۔ معاشرہ کی اصلاح کے لئے ہمیں بہت کچھ
کرنا پڑے گا کیونکہ جس معاشرے میں بے عمل عالم یا
ایسے مقرر ہوں جو تقریر کرنے کے بعد عملی قدم کوئی نہ
اٹھائیں، معاشرے کو ان سب لوگوں سے پاک کرنے کے بعد
معاشرہ بہتر ہو سکتا ہے۔ معاشرہ میرا اور آپ کا بنایا ہوا
ہے اگر ہم اپنے آپ کو درست کر لیں تو معاشرہ خود بخود
درست ہو جائے گا۔ اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ اس
آرڈیننس کا منشاء بڑا نیک ہے اسے پاس کیا جائے اور معاشرہ
کی اصلاح کے لئے ہم اپنی اصلاح پہلے کریں اور پھر معاشرہ
خود بخود اصلاح پذیر ہو جائیگا۔

Mr. Speaker: The question is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Milk Boards, Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 20th November, 1963.

(*The motion was carried*).

THE WHIPPING (WEST PAKISTAN AMENDMENT) ORDINANCE 1963

Mr. Speaker: Next motion.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I beg to move:

That the Assembly do approve of the Whipping (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November, 1963.

Mr. Speaker: The motion moved is:

That the Assembly do approve of the Whipping (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November, 1963.

Minister of Law: This legislation has undertaken at the behest of and in obedience to the public opinion which reached the Government time and again both through the Press as well as the platform. The most emphatic demand was about providing some deterrant punishment for child-lifting. At the present moment Government has been in a position to provide the sentence of whipping which can by no means be said to be non-deterrant—not only for the purpose of providing a deterrant punishment for child-lifting but for certain other offences as well, for example, offences against person particularly in cases of maiming or whenever there is a permanent deprivation of any part of human body. In some cases which are punishable under the Penal Code, whipping had been made compulsory in certain other respects. It has been made either in addition to or in substitution of the punishment already prescribed. In this connection I would make a special mention of the offences of adulteration of which there has been a lot of discussion. This too has been provided for in this Ordinance for which the punishment of whipping is provided. I expect that the Members here would support this measure not only in respect of offences for which the punishment of whipping has been provided, but may also make very useful suggestions in

respect of any other offences which they would like to be included. I, on my part, assure them that I will be only too happy and willing to take it up immediately in the form of legislation before this House.

میاں محمد اکبر —(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا ۔ جب وزیر متعلقہ کسی آرڈیننس کے متعلق تشریح فرمائیں تو سب سے ضروری چیز جو ہے وہ یہ ہونی چاہئے کہ وہ بتائیں کہ اس کو آرڈیننس کی شکل میں لانے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی ، انہوں نے pros and cons تو بتا دئیے لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ اس کو آرڈیننس کی شکل میں کیوں لایا گیا ہے ، اگر وہ براہ مہربانی بتا دیں تو سارے ہاؤس کے لئے بہت مفید ہوگا اور اس سے ممکن ہے کہ بحث کو بھی طول نہ دیا جائے اور وہ مختصر ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر — یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے یہ ایک suggestion ہے اور یہ suggestion معقول ہے اور اگر وزرا صاحبان اس کے متعلق وضاحت فرما دیں کہ آرڈیننس کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی ، اگر وہ چاہیں تو اپنی introductory speech میں فرما دیا کریں ۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۱) — مسٹر سپیکر ۔ کل شام میں نے اس آرڈیننس کا مطالعہ کیا ، ایک دفعہ نہیں بلکہ ایک دفعہ پڑھنے کے بعد پھر ضرورت محسوس ہوئی کہ اسے دوبارہ پڑھوں ، دوبارہ پڑھنے کے بعد پھر ضرورت محسوس ہوئی کہ اسے سہ بارہ پڑھوں ۔

وزیر خزانہ — بہت پسند آیا ۔

میاں عبداللطیف — لیکن تین بار پڑھنے کے بعد میں نے یہ دیکھا کہ قانون سازی کے نقطہ نگاہ سے اس سے زیادہ بے ترتیب اور بھدا آرڈیننس میری نظر سے آج تک نہیں گذرا (ہیئر ۔ ہیئر) ۔

جناب صدر ۔ قانون سازی ایک بہت مشکل سا کام ہے اس کے لئے بڑے غور و خوض اور بڑی سوچ بچار کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سر کی بجائے دو سر زیادہ بہتر ہوتے ہیں تاکہ چیز مکمل ہو جائے ۔ اس میں نقائص نہ ہوں ، جہاں تک قانون سازی کا تعلق ہے میرے خیال میں غور و خوض اور سنجیدگی قریب سے بھی نہیں

گذری ہے - مجھے یہ شبہ پڑتا تھا کہ کل شام شاید جا ز ہ
قانون نے اسے پڑھا نہیں ان کے کسی جونیئر کلرک نے کہا
ہے کہ یہ آرڈیننس بڑا اچھا ہے اسے پاس ہو جانا چاہئے -
اگر وہ خود غور سے پڑھ لیتے تو میری رائے یہ ہے کہ
اس میں کئی ترامیم وہ خود کرا دیتے - جناب والا - ایک چیز
سے مجھے اطمینان ہوا اس کے پڑھنے کے بعد مجھے یہ اطمینان
ضرور ہوا کہ اس کے پیچھے ایک نیک نیت کار فرما ضرور
ہے - (ہیئر - ہیئر) اس کی غرض و غایت وہ ہے جسے ہم لوگ
پسند کرتے ہیں اور دل سے اس کی قدر کرتے ہیں اور غرض
کچھ ایسی نہیں بلکہ عام معاشرہ کی ضروریات کو پورا کرنے
کا اقدام ہے - لیکن پھر میں سوچتا رہا ہوں کہ آخر اتنے
اچھے کام کو یہاں چور دروازے سے قانون سازی کے لئے
کیوں لایا گیا اور یہ چور موری کیوں------اس کے لئے اگر
حکومت بل لاتی تو ہم چوبیس گھنٹے میں پاس کرنے کے
لئے تیار تھے - پھر میرے دماغ میں یہ خیال آتا ہے کہ
جس طرح ایک افیونی بیمار ہوتا ہے اور کہتا رہتا ہے کہ
ایسی بری چیز کو ترک کر دینا چاہئے لیکن اس کے باوجود
شام کے چار بجے گولی کھا کر اور چائے کی پیالی پی کر
لیٹ جاتا ہے - چرس والے کی یہی عادت ہوتی ہے چرس
کا جب وقت آتا ہے وہ چرس پینی شروع کر دیتا ہے - یہ
ایک بیماری سی ہے جیسے diphtheria ہوتا ہے - Hysteria ہوتا
ہے - ان کو آرڈیننس سیریا ہو گیا ہے - جب آرڈیننس سیریا
کا دورہ پڑتا ہے تو مشرق کی طرف کسی محل کی طرف بھاگتے
ہیں - رات کو کسی صاحب سے ملاقات ہوتی ہے اور دن
کو آرڈیننس پیدا ہو جاتا ہے - یہ دستور یہاں چلا آ رہا
ہے - جہاں آرڈیننس کا تعلق ہے آپ بھی جناب خدا کا شکر ہے
کہ اچھے پائے کے وکیل ہیں جو چیزیں میں گذارش کروں
گا آپ بھی سن لیں اور ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سفارش کریں
کہ وہ اس کو سمجھنے کی کوشش کریں -

کلاز ۳ (الف) میں لکھا ہے جناب کہ :-

Whoever abets, throws or attempts to throw any substance on the face of any person and thereby voluntarily causes hurt....."

نہ یہاں زیادہ logic کی ضرورت ہے اور نہ ہی زیادہ emphasis

کی ضرورت ہے میرے فاضل بھائی سمجھ گئے ہونگے کہ اس میں کیا نقص ہے - یہاں آپ نے کہا ہے attempt to throw any substance is an offence thereby voluntarily causes hurt - لیکن آگے جا کر آپ نے لکھا ہے - جب hurt cause کر دیا - تو attempt کہاں رہ گئی it seems it develops into an offence ، یہاں جرم تو خود بخود بن جاتا ہے ، attempt تو وہ ہے جہاں جرم کی کوشش کی جائے اور وہ مکمل نہ ہونے پائے - یہ محض attempt ہے - اس کے لئے ایک چھوڑ سینکڑوں متفق علیہ سندات ہیں - attempt تو وہ ہے کہ جو مجرمانہ فعل کرنے کی نیت سے کیا جائے لیکن وہ مکمل نہ ہو ، اگر وہ مکمل ہو جائے تو وہ main جرم ہے -

"attempt is an act done in part execution of criminal design amounting to more than mere preparation, but falling short of actual consummation.

جناب اس میں کوئی کلام اور شبہ نہیں ، اگر آپ نے سند دیکھنی ہو تو ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے remarks دیکھ لیں جو 47 Calcutta 190 میں ہیں - ایسی حالت میں آپ نے یہاں لفظ attempt لکھا ہے ، لیکن جب اس کے بعد thereby causing hurt add کر دیا تو attempt بالکل غیر ضروری ہو کر رہ گیا - اس لئے یہاں سے آپ کو attempt کا لفظ نکالنا چاہئے ورنہ یہ بھدی قانون سازی بن کر رہ جائیگی -

جناب والا - اس کے بعد Second Part میں آپ نے لکھا ہے "Whoever throws any substance on the face of any person." غالباً آپ کے ذہن میں یہ چیز تھی جو ہمارے معاشرے میں ہے اور ہم کبھی کبھی اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ کسی نے کسی کے منہ پر تیزاب پھینک دیا - کسی نے کسی کے منہ پر فارسفورس کا بنا ہوا کوئی مرکب پھینک دیا یا کسی نے کسی کے منہ پر کوئی اور chemical پھینک دی - جس سے مستقل طور پر اس کی disfiguration ہو گئی - یہ بات سمجھ میں آ سکتی تھی - لیکن جہاں تک وہ چیز تھی جو دفعہ ۳۲۰ اور ۲۶ میں درج ہے - chemicals, poisonous substance تو آپ نے اڑا دیں اور رکھا کیا ہے - محض substance اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر بچے کھیلتے ہوئے کسی کے منہ پر گارا پھینک دیں تو بیدوں کی سزا لازم آ جاتی ہے - اسی طرح میدان میں کھیلتے ہوئے چرواہے اگر کسی کے منہ پر گوبر کا ریزہ پھینک

دیں تو بھی بید کی سزا لازم آ جاتی ہے - اگر برف کا پانی - نیم گرم تیل یا نیم گرم پانی پھینک دیا جائے - تو وہ بھی substance ہیں - ان کو آپ substance کی definitions سے نکال نہیں سکتے - لیکن کیا آپ کی غرض یہ ہے یہ جرم اخلاقی جرم نہیں اور جرم کی صفت میں سب سے کمزور اور ہلکا جرم ہے - اور جس کی سزا دفعہ ۳۲۳ میں مذکور ہے - کیا آپ اس کے لئے بھی بید کی سزا دینا چاہتے ہیں - میرا خیال ہے کہ یہ آپ کی نیت ہرگز نہیں - آپ کا منشا محض یہ ہے کہ اگر کوئی کسی کے جسم پر تیزاب یا chemical substance یا کوئی burning powder پھینک دے جس اور سے اس کا چہرہ مسخ ہو کر رہ جائے تو اس کے لئے بید کی سزا ہونی چاہئیے - لیکن آپ کی نیت اس سے پوری نہیں ہوتی آپ نے اسے بڑھا کر اتنا لمبا چوڑا کر دیا ہے کہ اس سے بچنا محال ہو گیا ہے - اور ہمارے مذاق اور معمولی حرکات بھی اس میں آ گئی ہیں - لہذا ان کے لئے بھی بید کی سزا لازم ہوگی - یہ جناب والا - میرا objection نمبر ۲ ہے -

جناب والا - اس کے بعد جناب وزیر قانون میری گذارش کو ذرا غور سے سنیں - اس میں جناب دفعہ ۳۱۹ simple hurt ہے - جس کی سزا دفعہ ۳۲۳ میں مذکور ہے - اور کچھ آگے چل کر اس کے حصہ (c) میں ۵۰۹ کے لئے آپ نے بید کی سزا تجویز فرمائی ہے - لیکن جناب غالباً انسان کا حافظہ ہر وقت درست کام نہیں دیا کرتا - اس وقت آپ کے advisers آپ کو یہ مشورہ نہ دے سکے کہ یہ ناممکن العمل ہے - اس کی provisions پر آپ عمل نہیں کر سکتے - کیونکہ Central Laws آپ کو اس پر عمل نہ کرنے دینگے - اور پھر Conciliation Courts Act of 1962 کے ماتحت یہ دونوں جرائم فوجداری عدالتوں کے حلقہ اختیار سے باہر نکال دئے گئے ہیں - ان کی کوئی فوجداری عدالت سماعت نہیں کر سکتی - تو اب اس حکم کے تحت سماعت کون کرے - وہ صرف Conciliation Courts ہیں - اور Conciliation Court کو اجازت نہیں کہ ایک آنہ جرمانہ کرے یا ایک منٹ کی قید کی سزا دے سکے - اس مصالحتی

عدالت کو یہ حکم ہے کہ راضی نامہ کراؤ اور اگر جرم بھی ہوا ہو تو صرف compensation دلائی جا سکتی ہے - اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتیں - اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو عدالت سزا دے سکتی ہے وہ اس کی سماعت نہیں کر سکتی اور جو اس کی سماعت کر سکتی ہے وہ اس کی سزا نہیں دے سکتی تو اس حالت میں میری گذارش یہ ہے کہ یہ provisions ناممکن العمل ہیں - ان پر نہ عمل ہو سکتا ہے اور نہ آپ کر ہی سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر — میاں صاحب اس میں ۳۵۴ بھی included ہے -

Not necessarily by the Conciliation Court under section 354.

اور یہ ان کے متعلق ہے جن میں وہ رضامند ہونگے -

میاں عبداللطیف — ۳۵۴ ان میں نہیں ہے -

I am dealing with Sections 323, 319 and 509.

صرف ۳۱۹ اور ۵۰۹ -

مسٹر سپیکر — ۵۰۹ تو (c) میں ہے — You are not referring to Section 354.

میاں عبداللطیف — جی نہیں جناب - ابھی میں اس پر نہیں پہنچا -

مسٹر سپیکر — کیونکہ اس (c) میں ۳۵۴ اور ۵۰۹ دونوں ہیں —

میاں عبداللطیف - جناب والا - میں ۵۰۹ کے متعلق عرض کر رہا ہوں —

Mr. speaker. Now it is clear.

میاں عبداللطیف — ایسی حالت میں آپ اس نقص کو کسی دوسرے آرڈیننس سے بھی دور نہیں کر سکتے ، کیونکہ جو پابندیاں عائد ہو چکی ہے اور جو احاطہ اختیار سماعت demorcate ہو چکا ہے ' اس کی demarcation تو Central Legislature نے کی ہے - لہذا آپ اس میں ترمیم نہیں کر سکتے اور جب تک اس میں ترمیم نہ ہو جائے اس وقت تک اس پر عمل نہیں ہو سکتا -

جناب والا - اس کے بعد Clause 2 (b) ہے -

"abets or causes or attempts to cause grievous hurt punishable under section 325 or section 326 of the said Code by cutting the nose or otherwise disfiguring a male"

اب اگر کسی عورت کی ناک کٹ جائے تو کٹ جائے - ہماری بلا سے - اب جناب پہلی کلاز میں جہاں آپ نے لکھا تھا - attempt کے بعد thereby causing hurt کے الفاظ نہیں ہیں یہ آپ نے omit کر دیئے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہوا - اس میں attmept کی سزا مل سکتی ہے -

جناب والا - اب آپ اس پر غور فرمائیں - ایک آدمی ہے اس نے grievous hurt cause کرنے کی attempt کی ہوتی ہے - اگر وہ ہلکی لگے تو simple hurt - اگر تھوڑی سی طاقت سے لگ جائے تو وہی ۳۲۵ بن جاتی ہے اور اگر تھوڑا ساہتھیار کا اختلاف ہو یا ذرائع ضرب کا اختلاف ہو تو وہی ۳۲۶ بن جاتی ہے - اس کے علاوہ اور کوئی فرق نہیں - چیز یہی ہے کہ weapon of affence کے ساتھ آپ نے ضرب ماری ہلکی لگی تو ۳۲۳ ہے — تیز دھار آلہ سے ہو تو ۳۲۴ ہڈی ٹوٹ گئی تو ۳۲۵ تیز دھار آلے سے ٹوٹی ہو تو ۳۲۶ -

جناب والا - میں ایک بید لیتا ہوں - کسی کی طرف چلاتا ہوں - کسی کو نہیں لگتا اور نہ ہی کسی کو ضرب آتی ہے - تو میں اپنے فاضل بھائی سے پوچھتا ہوں جو بہت پرانے Lawyer ہیں کیا یہ جرم ہوگا - یہ penal Code کے تحت ۳۵۱ - اور ۳۵۲ سے آگے نہیں بڑھیگا - لیکن آپ کے اس آرڈیننس کی اس کلاز کے تحت شاید آپ کا یہ ارادہ ہو کہ اگر کوئی کسی کی طرف ایک چھڑی بھی گھما دے تو آپ یہ کہیں گے کہ اس نے attempt to cause grievous hurt کیا ہے - کیونکہ اس نے چھڑی چلائی ہے — میرا خیال ہے کہ اگر آپ کا ارادہ ہے کہ کسی سنگین جرم کے لئے کوئی سنگین سزا دیں تو اس سے آپ نے اس چیز میں جو کہ جرم نہیں بنتی ایک شاخ پیدا کر دی ہے - اس کے بعد آپ فرماتے ہیں otherwise disfiguring a male اس کا کیا مطلب ہے -

What do you mean by this "male?" why not a "person.

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر سید ظفر علی شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

اگر کسی عورت کی ناک کسی تیز دھار چیز سے زخمی کر دیں اور اس کے چہرے کو مسخ کر دیں . . . (قطع کلامیاں) نہیں وہ اور چیز ہے یہاں disfiguring a male کا ذکر ہے جو اس سے مختلف ہے - سیکشن ۳۲۰ میں دیا ہوا ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی کے چہرے کو یا سر کو شدید ضرب پہنچائے اور مستقل طور پر خراب کر دے تو یہ اس نے grievous hurt cause کی ہے - چہرے اور سر کو چھوڑ کر آپ نے body کر دیا ہے - اگر کسی کی ایڑی میں نقص پیدا ہو جائے یا کسی کی پشت کی ایک طرف کوئی نقص واقع ہو جائے - مستقل طور نہیں ' محض عارضی اور وہ شخص شفاخانے میں پڑا ہے ، پٹیاں لگی ہیں زخم کا منہ کھلا ہے ، اس لئے اس میں permanent کا اضافہ کر دیں کیونکہ نقص تو temporary ہوتا ہی ہے -

میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی یہ intention نہیں تھی کہ جہاں چہرہ involve نہ ہو اور سر involve نہ ہو اور ضرب مستقل نہ ہو وہاں بید کی سزا دی جائے - جرم اس بات کا ہے کہ ضرب لگائی گئی ہے اور اس سے کوئی نقص واقع ہو گیا ہے عارضی ، یا مستقل اس کو سزائے بید دی جائے ، اگر آپ کا ارادہ یہی ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ مستقل ہو تو اس کو یوں بدل دیں -

Whoever causes grievous hurt punishable under Section 325 and Section 326 by cutting the noise or other wise disfiguring permanently the face or head of a person.

اس کے بعد جناب کلاز (سی) آتی ہے —

Whoever abets, commits or attempts to commit an offence of insult to the modesty of a woman punishable under Section 354 and Section 509.

عالی جاہ - جہاں تک اس کلاز کا تعلق ہے میں اس کی غرض و غایت سے متفق ہوں - لیکن یہ جرم اتنا بھدا اور اتنا برا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کلاز کو compulsory whipping کے مطابق تبدیل کریں اور عدالت کی مرضی پر نہ چھوڑیں - اور یہ نہ ہو کہ اکیلے چلتی عورت پر حملہ ہو یا کوئی کالج کی لڑکیوں کو تنگ کرے تو اسے سزائے بید دی جائے ، بلکہ میں تو کہوں گا کہ اسے Public whipping کی جائے اور باری باری ہر محلہ میں جا کر بید لگائے جائیں تاکہ سارے شہر کے لوگ دیکھیں -

اس لئے اسے compulsory کیا جائے اور دوسری کلاز میں لے جائیں - لیکن جو موجودہ کلاز ہے جہاں آپ نے لکھا ہے -

Whoever attempts to outrage the modesty of a women.

جہاں کسی نے outrage commit کیا اس کی تعریف نہیں کی گئی کیونکہ اگر کوئی اشارے کنائے سے بات کرتا ہے تو وہ ۵۰۹ میں آجاتا ہے ، جس کی definition یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی عورت کی طرف غلط خیالات سے دیکھے یا indecent الفاظ استعمال کرے ، یا گندے اشارے کنائے کرے تو وہ ۵۰۹ میں آجاتا ہے لیکن اس میں اس کی attempt کیا ہو گی اور اس میں اس کی کیا کوشش ہوگی ، مثلاً ایک لڑکی کالج سے نکلی اور اس کو کوئی بلاتا ہے لیکن اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی پھر بھی اس کا جرم ہوگیا ، اگرچہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہہ سکا - یا کوئی اشارہ کرنا چاہتا تھا مگر اس کا ہاتھ نیچے ہی رک گیا - آپ یہ بتائیں کہ ۵۰۹ کے تحت کون سی attempt ہے - ۵۰۹ تو خود attemp ہے ، یہ attempt پر attempt کیا ہوگی ، یا تو ۵۰۹ کو مکمل طور پر لایا جائے - اور یہاں یہ confusion نہ رکھیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بار ایسوسی ایشن اور کوئی جج صاحب اس کا مذاق اڑائیں - اس لئے میری گذارش ہے کہ آپ اس پر آج voting نہ کریں اور اسے withdraw کر لیں - پھر اچھی طرح تسلی سے دوستوں سے مشورہ کرکے اس کا اچھا سا ڈرافٹ تیار کریں کیونکہ یہ ایک سنگین بات ہے اور صرف بید لگانا کافی نہیں - اس کے بعد Childlifting کا معاملہ آتا ہے ، اس کے متعلق تو یہ عرض ہے کہ اس جرم کے لئے کسی قسم کی بید کی سزا کافی نہیں ، اس ماں سے پوچھیں جس کا بچہ اٹھایا گیا ہو یا اس باپ سے پوچھیں جس کی ۱۰ سال کی لڑکی کوئی لے گیا ہو - کیا ملزم کو ۱۰ بید لگانے سے وہ مطمئن ہو جائے گا - اس سلسلہ میں میں نے چند ایک عورتوں سے سوال پوچھا کہ ایسے ملزم کو کیا سزا دینی چاہئے تو متفقہ طور پر انہوں نے کہا کہ (۱) سزائے موت اور (۲) جیل خانے کی موت ، لیکن میں کہتا ہوں کہ جیل کی موت کوئی سزا نہیں اور یہ نا ممکن ہے کہ کسی شخص کو جیل کی موت - کی سزا دینے سے کوئی عبرت حاصل ہوسکے ،

Mr. Deputy Speaker : Will the Member please address the chair.

Mian Abdul Latif : It concerns him more. Therefore I was addressing him.

Mr. Deputy Speaker : It concerns the House.

میاں عبداللطیف — عبرت ناک سزا تو سزائے موت سے بھی پوری نہیں ہوتی - مجھ سے کہا گیا کہ لطیف صاحب موت کی سزا کوئی سزا نہیں - ایک ماں اپنے بچے کے غم میں پچاس سال زندہ درگور رہتی ہے اور مجرم کو تو ایک منٹ میں مار دیا جاتا ہے ، چاہئے تو یہ کہ اس کو آپ by instalment ماریں یعنی کم از کم چھ مہینہ میں اسے ماریں - ۱۵ بید کی سزا کا حکم دے دینا غلط بات ہے کیونکہ اس سے وہ پھر ایسے جرم کا مرتکب ہوگا -

جہاں تک آپ کی کاز (ڈی) کا تعلق ہے مجھے اس سے پورا اتفاق ہے لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہ ظلم نہیں کہ کراچی میں تیل کی وجہ سے ۳۰ آدمیوں پر فالج گر گیا اور کتنے ہی طلبا کی صحت خراب ہو گئی ہے - اس may سے تو تمام اختیارات عدالتوں کو مل گئے ہیں کہ وہ سزا دیں یا نہ دیں - میں کہتا ہوں کہ یہ سزا لازمی ہونی چاہئے تا کہ بدمعاشوں کو ان کے جرم کی سزا مل سکے اور اگر یہ سزا compulsory نہ ہوئی تو اس سے جرائم کا تدارک نہیں ہوگا بلکہ جرائم میں اضافہ ہوگا -

"4-A (1) whoever (a) commits, attempts to commits or abets the commission of an offence punishable under any of the sections 363 to 373 (both inclusive) of the Pakistan Penal Code in respect of a male under ten years of age or a female,"

باقی تو میں بعد میں عرض کرونگا - لیکن میں وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اس بچے کی عمر دس سال کی ہوئی - تو پھر ملزم سے رعایت کیوں ہو - دس سال سے کم عمر کا بچہ ہو تو وزیر باتدبیر اسکو سزا دینے کے لئے تیار ہیں - لیکن اگر بد قسمتی سے بچہ دس سال سے زیادہ ہو ، ساڑھے دس یا گیارہ یا بارہ سال کا ہو تو پھر وہ اسے بید نہیں لگوائینگے ، عدالت اسے قید کی سزا دے تو دے ورنہ یہ اپنی طرف سے اس کا مطالبہ نہیں کرتے کہ اس کو سزا ہو - آخر یہ کیوں ؟

اس کے بعد دفعہ ۳۶۳ آتی ہے - Compulsorily whipping ہوتی ہے - اب آپ جناب والا - ہمارے فاضل دوست جو کہ خود بڑے اونچے درجے کے وکیل ہیں - انہوں نے دیکھا ہے کہ بعض حالت میں صرف Technical طریقے پر قانون کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے ایک باپ کے خلاف بیٹے کو اغوا کرنے کا مقدمہ بنایا جاتا ہے اور اسے ملزم قرار دیا جاتا ہے - بعض حالات میں اپنے بیٹے کو گھر لے جانے کے جرم میں ماں کے خلاف اغوا کا جرم عائد کیا جاتا ہے - فرد جرم لگایا جاتا ہے اور وہ ملزم قرار دی جاتی ہے - قانون شریعت کے ماتحت سات سال تک لڑکا ماں کی حفاظت میں رہتا ہے - اس کی ولدیت میں رہتا ہے ، اور چودہ سال تک لڑکی ماں کی ولدیت میں رہتی ہے ، لیکن اگر دونوں میں ناچاقی پیدا ہو جائے - اور عید کے دن باپ محبت بھرے دل سے جا کر اپنے بیٹے کو لا کر اپنے باپ ، اپنے دوسرے بیٹوں یا اپنے بھائی کو دکھائے - اسے کھلونے لا کر دے ، اب یہ دیکھئے کہ اس کی نیت اغوا کرنے کی نہیں خراب کرنے کی نیت سے نہیں - مارنے کی نیت سے نہیں لاتا - جو بھی وہ آپ کی تعزیرات میں آپ کے قانون میں مجرم ہے - اور اس بچے کے باپ کا باپ ، اس کے باپ کا بھائی اور اس کے باپ کے دوسرے بیٹے جنہوں نے اس کو کھلونے لا کر دئے ، جن کے مکان میں وہ بچہ رہا ، وہ سب ۳۶۸ کے مجرم ہیں ، کیونکہ باپ نے نمبر ۳۶۳ کا لارم کرلیا ہے - ایسے حالات میں ان لوگوں پر بھی آپ کا قانون لاگو ہو جائے گا ، حالانکہ مجھے تسلی ہے ، کہ آپ کی نیت یہ نہیں - آپ کی نیت نہایت نیک ہے - نہایت قابل تحسین ہے ، میں دل سے اس کی قدر کرتا ہوں ، لیکن آپ نے اس کی بنیاد غور و خوض اور ہمارے مشورے کے بغیر ڈالی ہے وہ صریحاً غلط ہے - اگر آپ کا ارادہ Child lifting کو curb کرنے کا ہوتا - اسے ختم کرنے کا ہوتا ، تو آپ کو اس کی معقول definition کرنی چاہئے تھی ، میں آپ کو ایک rough سا idea دیتا ہوں شائید آئندہ آپ کو اس سے drafting میں مدد ملے -

'Child-lifting' means the kidnapping of the child with the object of forcing or persuading the parents or the guardian of the child to pay ranson for his restoration or of forcing or persuading the child to beg alms, adopt the profession of a beggar, dancing girl or a prostitute or torturing or maiming the child or of selling or exporting the child.

تو جناب والا — یہ اغراض و مقاصد ہیں ۔ جن کے سات جرائم کو ہم کہتے ہیں ۔ کہ Child Lifting ہے ، اگر باپ بیٹے کو لے آئے ۔ یا ماں اپنی بچی کو لے جائے تو یہ Child lifting نہیں ہے ، جیسا کہ ہم آپ سب کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ Child lifting کو ختم کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے ۔ تو اس کا آسان نسخہ ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اگر کوئی آدمی یہ جرم کرتا ہے ۔ کہ وہ کسی بچے کو لے جاتا ہے ۔ اور اس ملزم کا اس بچے کے ماں باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے ۔ تو آپ کے قانون اور عدالت کو یہ Presume کر لینا چاہئے ۔ کہ اس کے دل میں کوئی نہ کوئی ایسی غرض تھی ۔ جو کہ اس دفعہ میں دی گئی ہے ۔ اس کو اس طرح بنایا جا سکتا ہے ۔ کہ ۔

When a person not related to the father or the mother of the child, kidnaps him, the Court may presume that he kidpnapped the child for the objects specified in clause (*a*).

اس سے آپکا مطلب حل ہو جائے گا ۔ لیکن جب تک آپ یہ نہیں کرتے ۔ اس وقت تک آپ نے یہ جو کچھ کر رکھا ہے قوم کے کسی حصہ کو ملک کے کسی حصہ کو بھی Satisfy نہیں کرتا ۔ بلکہ آپ نے پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ جو اس سے آگے نمبر (a) کی سب کلاز (۲) ہے ۔ یہ جناب والا ۔ نمبر ۳۹۳ دفعہ ضابطہ فوجداری میں بڑی سوچ سمجھ کے بعد اور سینکڑوں سال کے قانونی تجربے کے بعد رکھی گئی تھی کہ جس آدمی کو عمر قید کی سزا ہو چکی ہو یا سزائے موت ہو چکی ہو ۔ یا پانچ سال سے زیادہ کی سزا ہو چکی ہو ۔ یا وہ آدمی جس کی عمر ۴۵ سال سے زیادہ ہو اس کو بید نہیں لگائے جائیں گے ۔ لیکن اب آپ نے یہ ترمیم کی ہے بید لگانے کی اغراض کے لئے ۔ کہ ۔

Notwithstanding anything contained in secton 393 of the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898) anale sentenced to imprisonment for more than five years (not being a sentence of death of transportation) or any male whom the Court considers to be more than forty-five years of age, shall be liable to the punishment of whipping under sub-section (1)".

جناب والا ۔ اگر کوئی ستر سال کا بوڑھا ہو ۔ اور اس کے ہاں سے آپ کو دودھ میں ایک اونس پانی بھی مل گیا ہو ۔ یا وہ اپنے بیٹے کو عید کے دن گھر لاتا ہے ۔ تو آپ نے اس کی موت واقع کر دی ہے ۔ یہ ہے ۔ وہ چیز جسے ترتیب کے لحاظ سے آپ نے کرنا ہے ۔ آپ نے اور چیزیں بھی کرنی ہیں ۔ آپ نے اس کو بھی دیکھنا ہے ۔ کہ آپ کیا کر رہے ہیں ۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ اگر ڈاکٹر یہ Certify

کر دے کہ اس کی صحت ٹھیک نہیں ہے اور وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا تو آپ نے اس کا operation suspend نہیں کیا آپ کو چھوڑنا پڑے گا - اگر سزا دینے کے دوران ۲۰ سالہ نوجوان ہے ڈاکٹر کہتا ہے - کہ اس کا Heart Collapse کر جائیگا تو پھر آپکو اسے چھوڑنا پڑتا ہے - لیکن آپ نے یہاں اس کاز کو کیوں چھوڑ دیا اب اگر اس کی عمر ساٹھ سال کی ہو - تو بھی آپ کہتے ہیں کہ اسے بند لگاؤ - یہ Sense of proportion کے اصول کے خلاف ہے -

جناب والا - اسکے بعد میں نے یہ گذارش کرنی تھی - کہ جرائم کی سزا انکی سنگینی کے تناسب سے ہوتی ہے - جتنا سنگین جرم ہوتا ہے - اتنی ہی سنگین سزا اسکو دی جاتی ہے - ہمارے دیہات میں ایک مثل مشہور ہے - کہ چھلیاں دے چور نوں چھتراں دی مار - یعنی جاتے ہوئے اگر کسی نے مکی کے کھیت سے ایک بھٹا توڑ لیا - تو ہم کہتے ہیں - کہ اسے برا بھلا کہہ کر چھوڑ دو - راستہ چلتے ہوئے اگر ایک گنا اکھیڑ لیا جائے - تو وہ بھی چوری تو ہو جاتی ہے - اب اسکی سزا یہ نہیں ہے - کہ اسکے ہاتھ کاٹ لئے جائیں - یہ لازمی ہے کہ جرم اور سزا کی سنگینی میں Proportion ہونا چاہئے - اسکے بغیر تناسب باقی نہیں رہ سکتا - میرا خیال ہے - کہ جو جرم اخلاقی ہو - اسکو Iron Land سے بڑی مضبوطی کے ساتھ ختم کرنا چاہئے - انکے لئے سزا ضرور ہو - وہ سزا optional نہ ہو - مثلاً ۳۷۹ ہے، ۳۲۰ بھی ہے - ۳۸۲ ہے - نمبر ۳۹۵ ہے - یہ جو جرائیم ہیں اخلاقی ہیں - ۳۶۶، ۳۶۷ اور نمبر ۳۶۸ ہیں - انکے لئے ضرور سزا دیجائے - لیکن یہ کہاں کی دانشمندی ہے کہ وہ جرائم جنکا اخلاقیات سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہو - مثلاً نمبر ۳۲۳، ۳۵۲ اور ۳۲۵ ہیں - یہ جرائم اخلاقی نہیں ہیں - یہ جرم وہ ہیں - جو دیہات میں یونہی ہو جایا کرتے ہیں - اس سے آپ ان کو بد فعل نہیں کہہ سکتے - یہ دیہات کے نوجوانوں سے بلا مطلب ہو جایا کرتے ہیں - اور اسکے بعد انکا آپس میں راضی نامہ بھی ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ دلی دوست بھی بن جاتے ہیں، لیکن وہ اخلاقی جرائم کو چھوڑ کر سنگین جرائم کو

چھوڑ کر نمبر ۳۱۹ اور نمبر ۳۲۳ کو بھی اسی قدر اونچا بنا دینگے - تو یہ بے ترتیب سی بات ہو جائیگی تو ایسے حالات میں میں بصد ادب یہ عرض کرونگا - اور یہ میں مخالفت برائے مخالفت کے طور پر نہیں بلکہ Sincerely محسوس کرتا ہوں - کہ آپکا موجودہ قانون اس موجودہ حالت میں defective ہے - اور یہ آپکی ذاتی توجہ کا محتاج ہے اسکو Improve کرنیکی ضرورت ہے - اسکے نقائص دور کرنیکی ضرورت ہے - آپ اس پر ووٹ نہ کریں اسے withhold کریں اس کو بل کی شکل میں لائیں اور اس سے بھی سخت کر دیں تو ہم سب آپ کے ساتھ ہوں گے -

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶)-جناب سپیکر - میاں عبداللطیف صاحب نے مغربی پاکستان کے محکمہ قانون اور وزیر قانون کی قابلیت کا بھانڈا اس اسمبلی میں خوب پھوڑا ہے -

Minister of Railways : He is misinterpretting Mian Abdul Latif.

Minister of Revenue : He is misquoting him rather.

مسٹر حمزہ-حقیقت یہ ہے کہ میں بذات خود سنگین جرائم کے مرتکبین کو سخت سزائیں دینے کا حامی ہوں لیکن یہ بات مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ اور موجودہ انتظامیہ جنکے خلاف میں بذات خود اس سے بھی زیادہ سنگین جرائم کرنے کے الزامات لگا چکا ہوں سے ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ اس ملک کے اخلاقی اور معاشی حالات کو بہتر بنائیں گے ان تمام مقاصد میں - جنکو اس آرڈیننس کے ذریعہ حاصل کرنا مقصود ہے اور جس سے ان جرائم کا قلع قمع کرنا ہے قطعاً کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ میں انکی نیت پر بھی شبہہ کرتا ہوں -

جناب سپیکر-اس ایوان میں متعدد بار یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ ہماری گورنمنٹ اور ہمارا برسراقتدار طبقہ خاص طور پر یہ موجودہ گورنمنٹ مخرب اخلاق حرکات کی حوصلہ افزائی کرتی رہی ہے آج ہی اس ایوان میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ ہماری گورنمنٹ خاص قسم کا جوا اور جو خاص جگہ پر کھیلا جاتا ہے -

Mr. Deputy Speaker : Please be relevant to the Ordinance.

مسٹر حمزہ—اسے جرم نہیں سمجھتے ۔ یہ لوگ شراب کے استعمال کو بند کرنے کے لئے آج تک کوئی قانون نہیں لائے ۔ ان کی طرف سے سینکڑوں من افیون جو ٹرائیبل ایریاز میں پیدا ہوتی ہے اسکے سدباب اور اسکی پیداوار کو گھٹانے کیلئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے ۔ انکا ہر کام ایسا ہے جس سے قوم کا اخلاق قطعاً تباہ ہو رہا ہے ۔

جناب سپیکر—آپ کو اس بات کا علم ہے کہ ہمارے سینما ہاؤسز میں جس قسم کی پکچرز دکھائی جاتی ہیں ۔

Minister of Food and Agriculture : What has that got to do with this Ordinance ?

خواجہ محمد صفدر—وہ مثالیں دے رہے ہیں omission کی کہ کون کون سے omission ہیں تب ہی تو یہ ثابت ہوگا کہ کیا omission ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Deputy Speaker : I think the Member should first come to the provisions of the Ordinance and then, if he wants to given any examples or suggestions, he should make them in the course of his speech.

مسٹر حمزہ—ہر ذی شعور انسان اس چیز کو جانتا ہے کہ ایک بالغ عورت جو اپنی مرضی سے کسی مرد کیساتھ زنا کرتی ہے اسے مروجہ قانون کی رو سے مجرم نہیں سمجھا جاتا اور جناب سپیکر ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر ایک شادی شدہ عورت اپنی مرضی سے کسی غیرمرد کے ہمراہ بھاگ جاتی ہے تو یہ جرم ہمارے ملک کے اندر قابل دست اندازی پولیس نہیں ہے ۔

آوازیں—اب اسے جرگہ سنے گا ۔

مسٹر حمزہ—کیا آپ نے اس کو قابل دست اندازی پولیس بنایا ہے ؟ لیکن افسوس ہے کہ ایسے جرائم کو بھی قابل دست اندازی پولیس نہیں بنایا گیا ۔

وزیر مال—فرنٹیئر میں کئی دفعے ہوں ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ اس آرڈیننس کی رو سے اتنے وسیع اختیارات دئیے جا رہے ہیں مجھے مذکورہ جرائم روکنے کے لئے وسیع اختیارات دئیے جانے پر اعتراض نہیں ہے لیکن اس ایوان میں

اس چیز کو ثابت کیا جا چکا ہے اور ہماری عام پبلک جانتی ہے کہ ہماری Magistracy بھی corruption میں ملوث ہو چکی ہے۔

وزیر زراعت—پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب میں ان کی خدمت میں مودبانہ التماس کروں گا کہ وہ کچھ متعلقہ بات کریں۔

مسٹر حمزہ—اس سے زیادہ متعلقہ بات کیا ہو سکتی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Hamza, please be relevant to the Ordinance.
Mr. Hamza: I am most relevant.

یہ اختیارات جن افراد کو دئے جا رہے ہیں انکی اکثریت آپ کے پیدا کردہ ماحول کیوجہ سے رشوت خور اور بد دیانت بن چکی ہے۔ آپ کی پیدا کردہ بد انتظامی کی وجہ سے سرکاری اہل کار اپنے فرائض بطریق احسن ادا نہیں کرتے اور عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے مجسٹریٹ صاحبان جن کو آپ اتنے وسیع اختیارات دیئے جا رہے ہیں وہ ریٹائرنگ روم میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور وکلا اور P. S.-I. اسکی عدم موجودگی میں گواہان کے بیان قلمبند کرتے ہیں۔ جناب سپیکر۔ اگر صحیح معنوں میں مقدمات کے فیصلوں کی چھان بین کی جائے۔ تو پتہ چلے گا کہ ایک ہی مجسٹریٹ ایک ہی قسم کے مقدمات میں کتنے متضاد فیصلے کرتا ہے۔ جناب سپیکر۔ میں نے اس ایوان میں ثابت کیا ہے کہ ہمارے ضلع لائل پور میں ایک بدنام مجسٹریٹ کو پانچ بار متعین کیا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: No repetition please.
Minister of Law: His time is up.
Khawaja Muhammad Safdar: Have the courage to hear.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر۔ اس آرڈیننس کی دفعہ ۳۔ اے کی رو سے ہماری حکومت نے کسی شخص کو غلام بنانے اسکو خریدنے اسکو فروخت کرنے یا اسکو فروخت کرنے میں مدد دینے کو یا اسکو کسی دوسری جگہ لیجانے اور چھپانے کو ایسا جرم قرار دیا ہے جسکی سزا لازمی بید زنی ہوگی۔ اور جیسا کہ میاں عبداللطیف صاحب نے فرمایا کہ اس

میں انہوں نے ۱۰ سال سے کم عمر والے لڑکوں کو شامل کیا ہے لیکن اس سے زیادہ عمر کے لڑکوں کو شامل ہی نہیں کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اگر غلام کی صحیح تعریف کو مد نظر رکھا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ مغربی پاکستان کی حکومت ہر قسم کے قوانین اس ملک میں نافذ کر رہی ہے وہ اس ملک کی آبادی کو غلام بنانے کی متعدد کوششیں کر چکی ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر غلامی کی تعریف اور اسکے صحیح معنوں کو مد نظر رکھا جائے . . . . . .
(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر—یہ کون سا سیکشن ہے ؟

مسٹر حمزہ—۳۷۱ سیکشن چار میں انہوں نے فرمایا ہے . . . . . .

"Commits, attempts to commit or abets the commission of an offence punishable under any of the sections 363 to 373 (both inclusive) of the Pakistan Penal Code in respect of a male under ten years of age or a female".

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۱ ، ۳۷۰ کی رو سے غلام بنانے کی کوشش کرنے کی سزا لازمی بید زنی ہوگی اور یہ چیز بالکل عیاں اور اظہر من الشمس ہے اسکو عام انسان جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو حالات گورنمنٹ نے پیدا کئے ہیں ان سے ملکی آبادی کو گھٹیا قسم کے غلام بنانے کی کوشش کی ہے اور اس میں وہ کامیاب ہوگئے ہیں اور اسی کامیابی کی وجہ سے وہ وزارت کی کرسیوں پر متمکن ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Will the member please make out this point ?

مسٹر حمزہ—تمام کے تمام وزرا صاحبان کو بید زنی کی سزا دی جا سکتی ہے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : This is the point.

میاں محمد اکبر—جناب والا ۔ اس میں عمر کا کوئی لحاظ نہیں ہوگا (قہقہہ) ۔

وزیر مال—بیگم صاحبہ کو ہم معاف کریں گے ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ آرڈیننس کی رو سے تعزیرات پاکستان کی ۳۷۳ کے تحت جس میں کسی انسان کو بدکاری پر آمادہ کرنا یا بدکاری کے لئے خرید و فروخت ایسا جرم

قرار دیا گیا ہے جسکی سزا لازمی بید زنی ہوگی - آج اس ایوان میں وقفہ سوالات کے دوران یہ ثابت کیا جا چکا ہے اور جیسا کہ Suppression of Prostitutions Ordinance پر بحث کے دوران یہ بتایا جا چکا ہے کہ گورنمنٹ بذات خود عصمت فروشی کا کاروبار جائز قرار دیتی ہے - میں حیران ہوں کہ ایک طرف عصمت فروشی کی اجازت دیتے ہیں اور دوسری طرف وہ لوگ جو اس قسم کا کاروبار کرتے ہیں ان کو اسکی سخت سزا دینے کے لئے نئے قوانین بناتے ہیں -

Mr. Deputy Speaker : The member may please finish his speech within five minutes.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - میری عرض یہ ہے کہ جہاں تک اس آرڈیننس کا تعلق ہے وہ تمام کا تمام بقاوا پڑا ہے اور میں نے اسکی ہر شق پر سیر حاصل بحث کرنی ہے - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گورنمنٹ ایک طرف عصمت فروشی کی اجازت دیتی ہے - اگر ایسا نہیں تو کس طرح بد قسمت عورتیں آج ہر بڑے شہر میں ریڈ لائیٹ ایریا میں بیٹھی ہیں آخر گورنمنٹ نے انہیں وہاں عصمت فروشی کی اجازت دی ہے . . . . . (قطع کلامی) -

ایک آواز—آپ وہاں نہ جایا کریں -

خواجہ محمد صفدر—انہوں نے ہی لائسنس جاری کئے ہیں -

مسٹر حمزہ — لیکن جو لوگ انکی خرید و فروخت کرتے ہیں ان کو سخت سزا دی جا رہی ہے - یہ متضاد پالیسی کیوں ؟ میں کس طرح یہ مان لوں کہ جو گورنمنٹ اس قسم کے قوانین اس ایوان میں پیش کرے ان سے کیا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے یا یہ میں مان لوں کہ انکی نیتیں صاف ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں قانون پاس کرنے سے معاشرے کی اصلاح نہیں ہو سکتی بلکہ مجموعی طور پر تمام کے تمام قوانین اسلام کی روشنی میں مرتب کئے جائیں اور عملی طور پر آپ کا اپنا کردار اچھا اور قابل تقلید ہونا چاہئے اور اس قسم کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جہاں اس قسم کی وارداتیں اور اخلاق

سوز جرائم کے امکانات ہی کم ہوں جب پورے معاشرے کی اصلاح کی ہمہ گیر جدوجہد جاری ہو - اس وقت اس قسم کے گھناؤنے جرائم کی سخت سزا دینا انتہائی ضروری ہوگا - میں حیران ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ نے ایک طرف تو ایسے مجرموں کے لئے تمام مواد مہیا کیا ہوا ہے اور دوسری طرف ان کو سخت سزا دینا چاہتی ہے - یہ محض پبلک کو دھوکا دینے کی کوشش ہے -

Mr. Deputy Speaker : I think the Member has got no point. On the one side he says that the punishment should be increased and on the other he says that it should be less. Will he please come to another point.

Mr. Hamza : When certain circumstances have been created inside the country, when conditions are not conducive for an individual to become a good citizen, a good Muslim and when you know that at the present moment the conditions are such that more or less the character of common man is deteriorating day by day due to the policy of this very Government.

Mr. Deputy Speaker : How is it that your every sentence ends with this Government.

Mr. Hamza : Because they are responsible for the deterioration of moral character of the people today.

جناب سپیکر - جہاں تک اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا تعلق ہے ہمارے ملک کی آبادی ملاوٹ کا بہت عرصہ سے شکار ہو رہی ہے اور کوئی باضمیر - شریف النفس نیک انسان اس قانون کی مخالفت نہیں کر سکتا جو کہ خوردنی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے مجرمان کو سخت سزا دیتا ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے خوردنی اشیاء میں ملاوٹ کے خلاف جو اقدامات بھی کئے جاتے ہیں وہ موثر نہیں ہو سکتے - اس ایوان میں متعدد بار یہ معاملہ پیش کیا گیا کہ آیا ہماری گورنمنٹ بناسپتی گھی کو خوردنی رنگ دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں یا اس کے لئے کم از کم ایک تحقیقاتی بورڈ بٹھانے کے لئے تیار ہے جو بے ضرر خوردنی رنگ ایجاد کرے جس سے بناسپتی گھی کو رنگ دیا جا سکے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اس گورنمنٹ کی طرف سے اس قسم کی کوئی یقین دہانی تک نہیں کرائی گئی اور نہ ہی کوئی بورڈ بٹھایا گیا -

Mr. Deputy Speaker: Are you talking of this Ordinance or the Food Ordinance. I think you have taken more than enough time.

Minister of Law: The member has got the Ordinance in view which were passed, I think about 3 years back.

مسٹر حمزہ—میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہماری گورنمنٹ ایک طرف تو یہ دعوے کرتی ہے کہ وہ ملاوٹ کو روکنا چاہتی ہے اور دوسری طرف ملاوٹ کو روکنے کے لئے موثر اقدام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ میں بذات خود اس قسم کے Cases گورنمنٹ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے پیش کر سکتا ہوں جن میں Pure Food Act کے تحت جو اختیارات ہماری گورنمنٹ کے پاس ہیں ناجائز استعمال ہو رہا ہے - مثال کے طور پر گورنمنٹ نے خوردنی چیزوں کے معائنہ کے لئے Public Analysts مقرر کئے ہیں -

Minister of Law: The Pure Food Ordinance is not under discussion. I request the Leader of the Opposition to come to his rescue.

Mr. Deputy Speaker: The Member cannot proceed. I cannot allow him to dicuss irrelevent points.

مسٹر حمزہ — صاحب سپیکر - عرض یہ ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت جو لوگ Pakistan Pure Food Act کی دفعہ ۵ ۴ اور ۶ کی خلاف ورزی کریں گے ان کو بھی بید زنی کی سزا دی جا سکتی ہے - میرا اعتراض یہ ہے کہ Pure Food Act کے تحت جو اختیارات حاصل ہیں انہی کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے - مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ اس کو کس طرح irrelevant قرار دیتے ہیں -

Mr. Deputy Speaker: Will the Member make his last Point please.

مسٹر حمزہ—جناب والا - گھی کی مثال لے لیجئے - گوجرہ کے ایک گھی فروش کا گھی جب لیبارٹری میں ٹیسٹنگ کے لئے بھیجا گیا وہاں سے اس میں ملاوٹ کا نتیجہ دیا گیا لیکن جب ملزم مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا تو اس نے کہا کہ گھی کا نمونہ جو میں لایا ہوں یہ بالکل صحیح اور خالص ہے اور اس نے مجسٹریٹ سے درخواست کی کہ آپ اسے Public Analyst کے پاس بھیجیں - مجسٹریٹ نے راولپنڈی کی بجائے لاہور کی گورنمنٹ لیبارٹری میں اس گھی

کو ارسال کیا تو یہاں سے نتیجہ دیا گیا کہ گھی پاس ہے اور بالکل خالص ہے۔

جناب سپیکر۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت بھی Pure Food Act کے تحت جن لوگوں کو جو اختیارات حاصل ہیں رشوت وصول کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ملک کے اندر اشیائے خوردنی میں جو ملاوٹ ہو رہی ہے اس میں کاروباری لوگوں کا بھی ضرور ہاتھ ہے لیکن اس سے بڑھ کر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردہ افسر اسکے ذمہ دار ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Will the Member resume his seat now.

مسٹر حمزہ۔جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جو اختیارات ان کو پہلے حاصل ہیں ان کا بھی ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: You are making repetitions. You are irrelevant. Would you please resume your seat.

Khawaja Muhammad Safdar: Please give him two minutes more.

Mr. Deputy Speaker: I have given him fifteen minutes.

مسٹر حمزہ۔ جناب سپیکر۔مجھے خود کئی مجسٹریٹ صاحبان سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ان سے جب بھی Pure Food Act کے تحت مقدمات کے متعلق بات چیت ہوئی - - - - - - - - - - -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ اس ایوان میں یہ طریق کار ہے کہ جب کسی وقت بھی جناب سپیکر کی طرف سے حکم ہو جائے کہ Resume your seat تو ممبر کو بیٹھ جانا چاہئے۔ لیکن یہاں اس حکم کی تعمیل نہ کر کے یہ ہاؤس میں Indiscipline کی مثال پیش کر رہے ہیں - - - - - -

خواجہ محمد صفدر۔ انہوں نے درخواست کی ہے۔

Parliamentary Secretary: I never interrupt you. Allow me to speak.

جناب والا۔ اس ایوان میں یہ جو پند و نصائح کا رونا رویا جاتا ہے - -

Mian Abdul Latif: Please quote the rule which is being violated.

Parliamentary Secretary: Mian Sabib, I never interrupt you. So please do not interrupt me.

میں یہ کہہ رہا تھا کہ جناب سپیکر۔ کیا یہ نمونہ جو اس ایوان میں نظم و نسق کا اور ڈسپلن کا ہم خود پیش کر رہے ہیں اور

ایک ناصح کی طرح نصیحت دے رہے ہیں اور صاحب سپیکر کی اس ایوان میں سب سے زیادہ عزت ہے - اس کے حکم کی تعمیل نہ کرتے ہوئے لوگوں کو کیسے نصیحت کر سکتے ہیں اور گورنمنٹ کو کیسے نصیحت کر سکتے ہیں - (قطع کلامی) -

Mr. Deputy Speaker: He is completing his point.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں عرض کر رہا تھا کہ ان کے ساتھ دوران ملاقات جب اشیاء خوردنی کی ملاوٹ کے بارے میں ذکر ہوا - - - - - - - - -

Mr. Deputy Speaker: Now you are going to complete your point.

مسٹر حمزہ - میں یہ عرض کر رہا تھا تو انہوں نے یہ فرمایا کہ جب کبھی بھی ملاوٹ کرنے والے کو سخت سزا دی جاتی تھی - - - - - - - - - - -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خاں مانیکا) - جناب سپیکر - میاں محمد شریف صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق آپ کی کیا رولنگ ہے -

Mr. Deputy Speaker: That was no point of order, because he was going to make his last point.

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) - جناب سپیکر- آپ نے جو حکم دیا تھا اس کی تعمیل نہیں ہوئی ، یہ مثال جیسے مسٹر حمزہ پیش کر رہے ہیں ہم بھی کریں گے -

Mr. Deputy Speaker: There is no infringement of any rule. I extend his time by two minutes.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں عرض کر رہا تھا کہ جب سخت سزا دی جاتی ہے تو عدالتوں میں اس قانون کے تحت مقدمات کی تعداد کم ہو جاتی ہے - گورنمنٹ کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ ملاوٹ کرنے والوں کو سخت سزا دینے سے ملاوٹ میں کمی واقع ہو گئی ہے ، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو عملہ Pure Food Act کے تحت مقرر کیا جاتا ہے اس سے ان کی رشوت کی شرح بڑھ جاتی ہے اور اس سے وہ ان لوگوں کو بھی جو ملاوٹ کا کاروبار نہیں کرتے ہیں - انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خوردنی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے سرکاری عملہ کو رشوت دے کر بلا خوف ملاوٹ کرتے ہیں -

Mr. Deputy Speaker: Will the Member please resume his seat? I will not allow further discussion. Will he please resume his seat? Any other Member wants to speak?

مولانا غلام غوث (هزاره - ۳) ـ جناب سپیکر - میں یہاں دوپوائنٹ کے بارے میں تھوڑا سا عرض کروں گا - پہلا پوائنٹ ناک کاٹنے کے بارے میں ہے - ہماری محترمات بڑی خوش ہوئی ہیں کہ ناک کاٹنے کی سزا بیدزنی مقرر ہوئی ہے - میں عرض کروں گا کہ اسلام نے کسی عضو کو کاٹنے کو یا شکل بگاڑنے کو حرام قرار دیا ہے ، یہاں تک کہ میدان جنگ میں کافروں کی لاشوں کو بھی بگاڑنا جائز نہیں ہے ، لیکن میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں یہ نہیں ہے کہ کل کو کوئی عورت مرد کی ناک کاٹ دے تو اس کا کیا ہو گا (قہقہہ) کیونکہ اخبار میں ایک دفعہ ذکر آیا تھا -

دوسری بات یہ ہے کہ فرض کیجئے سزا تو سخت دینی چاہئے ، لیکن اگر ایک شخص ہے اور وہ کچھ نرم قسم کی طبیعت کا مرد ہے اس کی بیوی غیروں کے ساتھ ڈانس کرتی ہے تو نرم قسم کا غیور اس کو برداشت کر لے گا ، لیکن سخت قسم کے غیور مرد کے سامنے جب اس کی بیوی کسی دوسرے کے ساتھ ڈانس کرے گی تو آپ ذرا سوچیں اس کا بھی خون کھولتا ہے اس کا بھی آپ ذرا اندازہ لگا لیجئے - آپ سارے ملک کو ایک لاٹھی سے نہ ہانکیں - بہر حال مجھے یہ انکار نہیں ہے کہ ناک کاٹنا تو جرم ہے اور نا جائز ہے - ایک طرف ہمارے محترم پارلیمنٹری سیکرٹری چودھری سلطان محمود صاحب فرماتے ہیں کہ وعظ ہو تب اصلاح معاشرہ ہو سکتی ہے - جناب اگر آپ اجازت دے دیں کہ غیر مرد کے ساتھ ڈانس کرنے کے لئے اور زنا بھی کرے اور خاوند کو غصہ آ جائے اور وہ اس کی ناک کاٹ دے تو یہاں پھر آپ کو غصہ آتا ہے ، لیکن پہلے آپ کو غصہ نہیں آتا تو بات یہ ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ آپ مہربانی کرکے غنڈیوں کو بھی روکیں اور غنڈوں کو بھی روکیں - (قہقہہ) اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ اعتدال زیر خیال رہے -

جناب والا - دوسری بات ملاوٹ کے سلسلے میں عرض کرنی چاہتا ہوں - ملاوٹ کے سلسلہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ ملاوٹ کرتے ہیں اور سزا سے بھی بچتے ہیں ، یہ رشوت کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے اور جو ملاوٹ نہیں کرتے ان بیچاروں کو سزا ملتی

ہے اور وہ مجرم قرار دیئے جاتے ہیں - اس میں بھی پہلے اصلاح کی ضرورت ہے ، اگر ایک مجرم سزا سے بچ جائے نسبتاً آسان ہے کہ ایک معزز شہری بے گناہ کو کوڑوں کی سزا ملے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - مولانا غلام غوث صاحب آپ تشریف رکھیں وقت بہت کم ہے -

مولانا غلام غوث - جناب والا - مجھے صرف اتنی عرض کرنی تھی کہ اس میں اصلاح کی ضرورت ہے لیکن ہم اس میں نہ ترامیم کر سکتے ہیں نہ اصلاح کر سکتے ہیں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I accept full responsibility for this Ordinance and the Member on that side is mistaken when he feels that some one else has drafted this. The first objection of the Member is that Article 3 (*a*) of the Ordinance reads as if an offence of simple hurt, if completed and committed, is punishable with a particular imprisonment according to the State Laws and, therefore, there is no meaning in providing 'an attempt to do that'. The Member will kindly read with me that this clause not only punishes abetment or attempts to commit an offence but the actual doing or completion of the offence itself:

"Whoever—

(*a*) abets, throws or attempts to throw any substance on the face of any person and thereby voluntarily causes hurt.....".

Therefore, this clause punishes not only the actual committing of an offence but an attempt of that and abetment thereof and to that extent there is no anomaly.

Then, Sir, reference has been made to the inconsistency in the shape of certain offences punishable under the Penal Code with addition and in lieu of whipping. But they are exclusively within the jurisdiction of Conciliation Courts, which Courts have no power to inflict any sentence.

The member will kindly go through the Conciliation Ordinance itself again and he will find that it is absolutely up to the controlling authority to exempt any class of offence where he finds that the punishment, which is prescribed by the ordinary law of the land, must follow. This is Sir number one.

Number two is that it is open to the Provincial Government under the Conciliation Ordinance (Article 20) to exempt any classes or class of offence of persons from the operation of the Conciliation Ordinance, and it will not be difficult for the Government to exempt not only the offences prescribed here but also any other offence, which the learned member might suggest, from the operation of the Conciliation Ordinance when they can be adequately punished under the ordinary law before the ordinary court, with this additional punishment following.

Then Sir, the Member was anxious to know when an offence for attempt to commit a grievous hurt could be committed. The Member is a sufficiently experienced lawyer.

Mr. Deputy Speaker: I would say that he also referred to 509.

A Member: He referred to both.

Minister of Law: Sections 325 and 326 both. How can an attempt to commit offence of grievous hurt be committed? That was his argument.

Mr. Deputy Speaker: As far as I remember, it was sub-section (c) of section 2.

Khawaja Muhammad Safdar: He will come to it later.

Minister of Law: But I am earlier than that. When the member says that an attempt to cause a grievous hurt can never contemplated and he actually throw a challenge how that can be possible he possibly knows that cases are not wanting and Law Reports abound with such decisions that cases have ended in conviction, where no injury has been caused, either for an attempt to commit murder or an attempt to commit grievous hurt.

Khawaja Muhammad Safdar: Under 307 it is correct and we accept the position but not here.

Minister of Law: You did not hear what I said. I said that convictions have followed when no injury what so ever has been cause, and convictions have followed not only for attempt to commit murder under 307, but under sections 325, and 326 as well. It is not necessary that the court should necessarily hold that the intention was to cause murder. The intention may have been to cause grievous hurt. Therefore, there is absolutely no anomaly even on that score.

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): I can quote a case outside this House.

Mian Muhammad Akbar: Let it be inside Sir.

Minister of Law: While dealing with clause (c), the member said: how can an attempt to commit offence under 509 be committed? and in the same spirit he throw out a challenge that an instance be quoted where under section 509, an attempt can possibly be said to have been committed. I will for the benefit of the member concerned give an instance. 'A 'instructs'B' to go over to see a woman and play a particular mischief. While 'B' is on his way to see the woman, he is intercepted and stopped. This is an offence of abetment and attempt to commit offence of section 509.

Mian Abdul Latif: I never said abetment. I only referred to attempt.

Minister of Law: I said both. Probably you did not catch my words. I said that it is both. It is attempt as well as abetment.

Mian Abdul Latif: In preparation of an attempt.

Minister of Law: I would sayit is attempt. It is not preparation. It is a question of interpretation. There may be cases—I will readily agree with my friend—which may be interpreted to mean what they are still in the realm of preparation.

Mr. Deputy Speaker: I think Mian Sahib said that there was anomaly in the interpretation of law also.

Minister of Law: My respectful submission is this that there is absolutely no anomaly as far as I am able to see it. In that way it could be said that every word in the Penal Code is being interpreted in a different way by different courts, by different High Courts and the Supreme Court. Threfore that does not mean that there is anomaly. Merely there is an honest difference of opinion about the interpretation. My submission is that at the present moment I am not yet convinced about the logic which the member gave to say that there is an apparent anomaly, and I assure him I will not hesitate to admit if there is any anomaly, if there is any lacuna, if there is any mistake. I will

readily admit it and withdraw it at the earliest possible opportunity. The only question is that I will like my friend to sit with me and if he can by reference to any decided case, which he may be having in his mind or which he may have come across, point out any anomaly, I will be prepared to admit. Nobody is perfect. I have never claimed to be perfect. I have my limitations much more than anyone here.

Mr. Deputy Speaker: But the law must be perfect.

Minister of Law: Then Sir, a few words more. It has been said why the word "person" has been used in clause 3-A. (*a*), and why the word "male" has been used in (b). My friend would kindly agree with me that in the definitions as given in the General Clauses Act, or as a matter of fact in any other Statute, a person will include both male and female, and since a distinction has to be made between male and female, the word 'male' had to be used in (b) as distinct from the word, which has been used in (a).

Another grievance has been made about clause 3-A (B) as it reads, whether disfiguring here means disfiguring a male permanently, temporarily or for a short period. My friend will kindly look into the dictionary meaning, look into any dictionary which defines these terms in legal pharseology, he will kindly mark that the word "disfiguration" means a permanent disfiguration, a disfiguration which leaves its traces behind permanently and always, and not for the time being. It is true in the case of a wound. The disfiguration is there just for a moment, may be, for an hour, for days, for months, but as soon as it is healed, there is no scar left, and that in my opinion will not be called disfiguration.

Then another point has been made that even the old parents are involved. If a father or a mother is guilty technically of child-lifting, he will be punished with whipping, as has been provided under this Ordinance. My humble sub-mission before the member is; can he point out from the Penal Code a single instance, in which the law makes a distinction between person and person ? We are helpless. The Constitution is staring us in the face. We cannot enact a law, which differentiates between person and person. All are equal before the law; be he a father, be he a mother, be he a brother, or be he a stranger. Therefore, with that handicap in our way, we cannot possibly find out an exception for the father or mother or as a matter of fact for anybody else. Therefore, they will have to be punished, they will have to undergo the rigours of the law as it is, so long as the Constitution remains as it is.

I would agree with the member that even the punishment of whipping should be compulsory in respect of 509 and 354, but....

Mr. Deputy Speaker: I am sorry he did not say 509. The other one.

Mian Abdul Latif: I said so Sir.

Mr. Deputy Speaker: About 509 also ?

Mian Abdul Latif: Yes Sir.

Minister of Law: I will have no objection to even including that under the compulsory clause, but the member will kindly see the heading of 3-A., which says "Offences which may be punished with Whipping in lieu of or in addition to other punishment". So, even the door of awarding the punishment of whipping in addition to the ordinary sentences is still there.It has not been shut out.

Mr. Deputy Speaker: Will you like that the Ordinance may be carried over tomorrow and the question may be put tomorrow ?

Minister of Law: No Sir. I have finished Sir.

Therefore Sir, I would request my friends on that side to agree to the passage of this Ordinance as they said—and I am grateful to them—that this law has been enacted with the best of motives. If, as I have said earlier, there is anything which requires to be put in or amended, I will not hesitate to do it. I request that the question may now be put.

Mr. Deputy Speaker: The question is—

That the Assembly do aprove of the Whipping (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The Assembly is now adjourned to meet tomorrow again at 9-00 a. m.

(The Assembly then adjourned till 9-00 a.m. on Tuesday, the 31st December 1963).

APPENDIX

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5144)

(الف) سرحدی فوجی پولیس کی کل جمعیت ۲۵۰ ہے جس میں جملہ عہدے دار شامل ہیں ۔

(ب) سال ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۳ء تک کی تومن دار جمعیت ایک نقشے کی شکل میں دی گئی ہے جو علیحدہ ایوان کے سامنے پیش ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ یہ معاملہ حکمت عملی سے متعلق ہے اور اس کی جملہ جزیات پر غور کیا جارہا ہے ۔

APPENDIX

(ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 5402)

(الف) جی ہاں

(ب) جی نہیں

(ج) جی نہیں

(د) جی ہاں

(ہ) جی ہاں

(و) ڈی ایس پی اردو وال کی طرف سے منعقد کردہ تحقیقات کی رپورٹ موصول ہوگئی تھی لیکن نامکمل ہونے کی وجہ سے واپس بھیج دی گئی اس کے موصول ہونے پر اگر مناسب سمجھا گیا تو کارروائی کی جائے گی ۔

APPENDIX

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 4838)

(a) Yes.

(b) The improvement of the road is likely to be included in the 3rd Development Plan.

APPENDIX

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5255)

(a) There is no Lady Doctor at Chitral for the last 4 months as the Lady Doctor had proceeded on leave for seven days from 18th August 1963 and extended the leave upto 20th October 1963. She was subsequently posted as Woman Medical Officer in W.P.H.S. II at the Lady Reading Hospital, Peshawar with effect from 21st October, 1963.

Another Lady Doctor, in her place, on first appointment as W.P.H.S. II was given posting orders for Civil Hospital Chitral on the 9th September, 1963, but she has not joined duty as she is not willing to go there. However, efforts are being made to send one there.

(b) No. The Health Centre Drosh and Chitral are functioning properly with their complete staff.

(c) Yes. An X-Ray Plant will be installed shortly. No Ambulance Car has, however, been supplied so far for Chitral Agency. The Land Rover meant Travelling Dispensary is at present being used as Ambulance Car.

(d) Does not arise in view of replies at (a), (b) (c) above.

APPENDIX A

(Reference : Answer to Starred Question No. 4231)

ANNEXURE I

Serial No.	Name of District	Sub Jail	District Jail	Central Jail
1	2	3	4	5
	NORTHERN RANGE			
1	(i) Peshawar	..	..	1
	(ii) Charsadda	1	..	..
2	Mardan	..	1	..
3	(i) Hazara	..	..	1
	(ii) Abbottabad	..	1	..
4	Kohat	..	1	..
5	Bannu	..	1	..
6	D. I. Khan	..	..	1
7	Rawalpindi	..	1	..
8	Campbellpur	..	1	..
9	Jhelum	..	1	..
10	Gujrat	..	1	..
	CENTRAL RANGE			
1	Bahawalpur	..	1	1
2	Bahawalnagar	..	3	..
3	Rahimyar Khan	..	1	..
4	Multan	..	2 (Includes Women's Jail)	1
5	Muzaffargarh	..	1	..
6	(i) D. G. Khan	..	1	..
	(ii) Rajanpur	1	..	..
7	Monjtgomery	..	..	1
8	(i) Lahore	..	1	1
	(ii) Kasur	..	1	..
9	Gujranwala	..	1	..
10	Sakilot	..	1	..

Serial No.	Name of District	Sub Jail	District Jail	Central Jail
1	2	3	4	5
	CENTRAL RANGE—*concld.*			
11	Lyallpur	..	1	..
12	Jhang	..	1	..
13	(*i*) Mianwali	..	..	1
	(*ii*) Shahpur	1	..	..
14	Sargodha	..	1	..
15	Sheikhupura	..	1	..
	SOUTHERN RANGE			
1	Hyderabad	..	1	1
2	Sukkur	..	1	1
3	Karachi	..	..	1
4	Mach (District Kalat)	..	..	1
5	Khairpur	..	..	1
6	Mastung (District Kalat)	1	..	..
7	Sukkur	..	1	1
8	Larkana	..	1	..
9	Nawabshah	..	1	..
10	Mirpurkhas	..	1	..
11	Dadu	..	1	..
12	Quetta	..	1	..
13	Sibi	..	1	..
14	Bela	..	1	..
15	Makran (at Khuzdar)	..	1	..
16	Zhob (at Fortsandeman)	1	..	..

ANNEXURE II (PART 'A') NORTHERN RANGE

Serial No.	Name of Jail	Superintendent	Deputy Superintendent	Assistant Superintendent	A. M. O./M. O.	Head Clerk/Accountant	Senior Clerk/Accountants Clerk	Junior Clerk	Storekeeper/Assistant Storekeeper	Dispenser	Educational staff	Technical staff	Gatekeeper/Warder guard
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
1	Central Jail, Peshawar	1	1	9	..	1	1	4	2	4	3	4	154
2	Central Jail, D. I. Khan	1	1	8	..	1	1	2	1	3	3	3	99
3	Central Jail, Haripur	1	2	7	..	1	1	2	2	6	4	6	155
4	District Jail, Bannu	1	..	1	..	..	1	1	1	1	1	..	42
5	District Jail, Kohat	..	1	1	..	..	..	1	..	1	1	..	38
6	District Jail, Abbottabad ..	..	1	1	..	..	..	1	..	2	1	..	36
7	District Jail, Mardan	..	1	1	..	..	..	1	..	1	..	..	18
8	District Jail, Campbellpur ..	1		2	..	..	1	1	1	1	1	..	51
9	District Jail, Rawalpindi ..	1	1	2	..	..	1	1	1	1	1	..	138
10	District Jail, Jhelum	1	1	1	..	..	1	1	1	1	1	..	47
11	District Jail, Gujrat	1	1	1	..	..	..	2	1	1	1	..	41
12	Sub-Jail, Charsadda	..	..	1	..	..	..	1	..	1	..	..	15

ANNEXURE II (PART 'B') CENTRAL RANGE

Serial No.	Name of Jail	Superintendent	Deputy Superintendent	Assistant Superintendent	A. M. O/M. O.	Head Clerk/ Accountant	Senior Clerk/ Accountant	Junior Clerk	Storekeeper/Assistant Storekeeper	Dispenser	Educational Staff	Technical Staff	Catchkeeper/ Warder guard
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
1	Borstal Institution and Juvenile Jail, Lahore.	1	1	7	4	2	2	4	3	2	10	13	147
2	New Central Jail, Multan ..	1	1	6	3	2	2	5	2	1	1	6	157
3	New Central Jail, Bahawalpur ..	1	1	2	2	2	..	4	2	2	1	5	123
4	Central Jail, Montgomery ..	1	1	3	3	2	2	4	2	2	2	5	155
5	Central Jail, Mianwali ..	1	1	6	2	2	2	4	2	2	2	1	68
6	Old Central Jail, Bahawalpur ..	1	1	3	1	..	1	2	1	4	1	1	111
7	District Jail, Bahawalnagar ..	1	1	1	..	..	..	1	1	1	1	1	34
8	District Jail, Rahimyar Khan ..	1	1	1	..	..	..	1	1	1	1	1	35
9	District Jail, Multan ..	1	1	3	1	..	1	2	1	1	1	1	99
10	Women's Jail, Multan ..	..	..	1	1	..	..	1	..	1	1	1	18
11	District Jail, Rajanpur ..	..	..	1	..	..	..	1	..	1	..	..	24
12	District Jail, Muzaffargarh ..	..	..	1	..	..	..	1	..	1	1	..	24

13	District Jail, Kasur ..	..	1	1	1	..	..	1	1	1	1	..	39
14	District Jail, Lahore ..	1	1	4	3	..	1	3	1	1	1	1	77
15	District Jail, Gujranwala ..	1	1	1	1	..	1	1	1	1	1	1	48
16	District Jail, Sialkot ..	1	1	2	1	..	1	1	1	1	1	..	48
17	District Jail, Lyallpur ..	1	1	2	1	..	2	1	1	1	1	..	54
18	District Jail, Jhang ..	1	1	1	1	..	..	2	1	1	1	..	37
19	Camp Jail, Shahpur ..	..	1	1	..	..	..	1	1	1	1	..	28
20	District Jail, Sargodha ..	1	1	1	..	..	..	2	1	1	1	..	38
21	District Jail, Sheikhupura ..	1	1	1	..	..	..	2		1	1	..	32
22	District Jail, Dera Ghazi Khan.	1		1	1	..	..	2	1	1	1	..	37

ANNEXURE II (PART 'C') SOUTHERN RANGE

Serial No.	Name of Jail	Superintendent	Deputy Superintendent	Assistant Superintendent/ Sub-Assistant Superintendent	A. M. O./M. O.	Assistant/Head Clerk	Senior Clerk	Junior Clerk	Assistant Storekeeper	Compounder	Educational Staff	Technical Staff	Gatekeeper/ Warder guard
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
1	Central Jail, Hyderabad ..	1	1	6	3	2	3	6	..	3	3	4	174
2	Central Jail, Sukkur ..	1	1	7	3	2	3	5	..	2	3	4	202
3	Central Jail, Karachi ..	1	1	6	2	1	5	6	..	2	2	4	124
4	Central Jail, Mach ..	1	1	4	1	1	2	2	..	3	1	2	98
5	Central Jail, Khairpur ..	1	1	3	1	..	1	2	..	2	2	4	47
6	Mastung Jail ..	..	..	1	..	..	..	..	..	..	..	..	23
7	District Jail, Sukkur ..	1	1	2	1	..	1	3	..	1	1	1	68
8	District Jail, Larkana ..	..	1	1	..	..	..	1	1	1	..	..	32
9	District Jail, Nawabshah ..	..	1	1	..	..	..	1	1	1	..	..	30
10	District Jail, Mirpurkhas ..	..	..	1	..	..	..	1	1	1	..	..	29
11	District Jail, Dadu ..	..	..	1	..	..	..	1	1	1	1	..	29
12	District Jail, Quetta ..	1	..	2	..	..	..	1	1	1	..	..	35
13	District Jail, Sibi ..	..	..	2	..	..	..	..	1	1	..	..	35

14	District Jail, Makran at Khuzdar.	..	..	1	..	..	..	..	..	..	..	..		6
15	District Jail, Lasbella ..	..	..	1	..	..	..	..	..	..	..	..		0
16	Juvenil Jail, Hyderabad ..	..	1	1	1	1	1	2	..	1	4	2		46
17	Sub-Jail, Fortsa deman .	..	..	1	..	..	..	..	..	..	..	..		19

ANNEXURE III

(b) and (c)

Serial No.	Name of Jail	Number of prisoners confined	Authorised capacity
1	2	3	4
	NORTHERN RANGE		
1	Central Jail, Peshawar ..	1771	1359
2	Central Jail, Haripur ..	2107	1597
3	Central Jail, D. I. Khan ..	1570	1506
4	District Jail, Bannu ..	308	229
5	District Jail, Kohat ..	235	187
6	District Jail, Abbottabad ..	251	208
7	District Jail, Mardan ..	225	132
8	District Jail, Campbellpur ..	394	427
9	District Jail, Rawalpindi ..	664	700
10	District Jail, Jhelum ..	429	350
11	District Jail, Gujrat ..	564	228
12	Sub-Jail, Charsadda ..	109	120
	CENTRAL RANGE		
1	Central Jail, Montgomery ..	2109	1872
2	New Central Jail, Multan .	1160	1512
3	Borstal Institution and Juvenile Jail, Lahore.	1376	1399
4	Central Jail, Mianwali ..	1043	518
5	New Central Jail, Bahawalpur ..	706	445
6	District Jail, Lahore ..	1243	780
7	District Jail, Multan ..	1199	911
8	Old Central Jail Bahawalpur ..	422	466
9	District Jail, Lyallpur ..	953	552
10	District Jail, Dera Ghazi Khan ..	438	309
11	District Jail, Sialkot ..	418	438
12	District Jail, Jhang ..	526	358
13	District Jail, Sargodha ..	689	256
14	District Jail, Muzaffargarh ..	201	75
15	District Jail, Rajanpur ..	72	96
16	District Jail, Sheikhupura ..	440	188

Serial No.	Name of Jail	Number of prisoners confined	Authorised capacity
1	2	3	4
	CENTRAL RANGE—*concluded.*		
17	District Jail, Kasur ..	441	30.
18	District Jail, Rahimyar Khan ..	460	104
19	District Jail, Bahawalnagar ..	351	140
20	District Jail, Gujranwala ..	557	362
21	Women's Jail, Multan ..	123	Not fixed.
22	Camp Jail, Shahpur —	437	124
	SOUTHERN RANGE		
1	Central Jail, Hyderabad ..	2016	1683
2	Central Jail, Sukkur ..	1124	1468
3	Central Jail, Karachi ..	1620	991
4	Central Jail, Khairpur ..	411	276
5	Central Jail, Mach ..	795	575
6	Central Jail, Mastung ..	90	66
7	District Jail, Sukkur ..	513	550
8	District Jail, Mirpurkhas ..	183	41
9	District Jail, Dadu ..	125	55
10	District Jail, Nawabshah ..	106	75
11	District Jail, Larkana ..	231	107
	District Jail, Sibi ..	87	152
13	District Jail, Quetta ..	301	121
14	District Jail, Khuzdar ..	35	40
15	District Jail, Lasbella ..	17	50
16	Sub Jail, Fortsandeman ..	73	105
17	Juvenile Jail, Hyderabad ..	121	66

Amenities available to the prisoners and the details of seasonal food given to them daily.

The amenities available to prisoners (besides daily diet, prison clothing, sleeping berths and hand fans during summer) are: cigarettes, gur, shakkar, ghee, mustard oil, washing soap, toilet soap, fruit and sweets at the time of interviews once a month. Newspapers and indoor and outdoor games are also provided.

Diet for prisoner is almost the same in winter and summer in accordance with the scales prescribed in paragraphs 479 and 480 of the Punjab Jail Manual. Special diet is allowed to fasting prisoners during the month of Ramzan and sick inmates on the advice of the Medical Officer.

ANNEXURE IV

(d)

Serial No.	Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Number of days on which (the member) visited the Jails
1	2	3	4
1	District Jail, Rawalpindi ..	1. Mr. S. A. Rehman Affandi ..	4
		2. Ch. Ali Ahmad ..	8
		3. Major Sajawal Khan ..	8
		4. Syed Ali Asghar Shah ..	5
		5. Begum Farooqi ..	4
2	District Jail, Jhelum ..	1. Haji Mehrban Ahmad ..	2
		2. Mirza Mazhar Hussain ..	2
		3. Pir Karam Shah ..	2
		4. Dr. Muhammad Siddique Mirza.	2
		5. Mian Ahmad Aziz ..	2
3	District Jail, Gujrat ..	1. Major Niaz Ali ..	1
		2. Syed Talib Husain ..	6
		3. Ch. Jalal Khan ..	5
		4. Ch. Ghulam Mohyuddin ..	1
		5. Ch. Jalal-ud-din ..	2
4	District Jail, Campbellpur ..	1. S. Mir Ahmad Shah ..	2
5	District Jail, Kohat ..	1. Dr. Sharif Nur ..	4
		2. Mr. Imam Din Butt ..	*Nil.*
		3. Pir Syed Jalal Gilani ..	1
		4. Khan Ain-ud-Din Khan ..	1
		5. Lt.-Col. Amir Muhammad Khan.	*Nil.*
6	District Jail, Bannu ..	1. Kh. Ghulam Daud Khan ..	1
		2. Dr. Gul Akbar Shah .	3
		3. Pir Khinna Shah ..	3
7	District Jail, Abbottabad ..	1. Mr. Ghulam Rabbani Khan..	1
8	Central Prison, Haripur ..	1. Pir Sarwar Shah ..	7

Serial No.	Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Number of days on which (the member) visited the Jails
1	2	3	4
9	District Jail, Mardan ..	*Nil*	*Nil*
10	Sub-Jail, Charsadda ..		
11	Central Prison, Peshawar ..		
12	Central Prison, D. I. Khan ..		
13	Central Jail, Montgomery ..	1. Mr. Muhammad Abdullah Khan.	1
		2. Mr. Muhammad Rafique Khan.	8
		3. Sh. Nadir Ali Khan ..	6
14	New Central Jail, Multan ..	1. Kh. A. Hakim Khoedad Khan.	2
		2. Sh. Abdul Hakim ..	1
		3. Haji Maulvi Khan Muhammad.	*Nil*
15	Borstan Institute and Juvenile Jail, Lahore.	1. Ch. Iftikhar Ahmad Khan ..	1
		2. Mallik Lal Khan ..	2
		3. Sh. Muhammad Akram ..	1
16	Central Jail, Mianwali ..	1. Lt.-Col. Muhammad Ata Ullah Khan.	5
		2. Mr. Shah Wali Khan ..	16
		3. Mr. Muhammad Afzal Khan	5
		4. Khan Sarder Khan ..	4
		5. Mr. Ghulam Muhammad Miana.	5
17	New Central Jail, Bahawalpur ..	1. Sh. Abaid-ur-Rehman ..	1
		2. K. B. Muzaffar Ali Khan ..	1
		3. M. Chiragh Sheh ..	*Nil*
		4. M. Abdul Qayim ..	*Nil*
		5. M. Dost Muhammad ..	*Nil*
		6. M. Ghulam Muhammad Khan.	*Nil*
18	District Jail, Multan ..	1. Mrs. Dr. A. M. Khan ..	*Nil*
		2. Sh. Rehmatullah Salim ..	*Nil*
		3. Diwan Ghulam Abbas ..	*Nil*

Serial No.	Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Number of days on which (the member) visited the Jail
1	2	3	4
19	Old Central Jail, Bahawalpur ..	1. Mr. Masoodul Hassan Shah..	*Nil*
		2. Mr. Abdul Rashid Shah ..	*Nil*
		3. Mr. Habibullah ..	*Nil*
		4. M. Afaq Ahmad ..	*Nil*
		5. M. Muhammad Tufail ..	3
20	District Jail, Lyallpur ..	1. Ch. Sultan Ali ..	3
		2. Mr. Muhammad Sultan Ahmad.	9
		3. Mr. S. M. Elahi ..	3
		4. Malik Sher Muhammad ..	1
		5. Brig. Rashid Ahmad Khan ..	*Nil*
21	District Jail, Sialkot ..	1. Khan Muhammad Masih ..	10
		2. Syed Daulat Ali Shah ..	4
		3. Dr. Bashir Ahmad Khan ..	1
		4. Mr. Abdullah Cheema ..	*Nil*
22	District Jail, Jhang ..	1. Qazi Ghulam Shabbir ..	8
		2. S. Irshad Hussain Shah ..	4
		3. Rai Ahmad Nur Sangra ..	1
		4. Mr. Sher Muhammad Bhatti	5
		5. S. Akhtar Ali Shah ..	1
23	District Jail, Sargodha ..	1. Mr. Sultan Ali Cheema ..	3
		2. Dr. Ch. Nasrullah Khan ..	3
24	District Jail, Muzaffargarh ..	1. Khan Abbasullah Khan ..	13
		2. Sh. Nasir-ud-din ..	9
		3. Haji Amir Akbar Khan ..	8
		4. Sh. Muhammad Taqi ..	9
25	District Jail, Rajanpur ..	1. S. Ghulam Rasul Shah ..	5
26	District Jail, Sheikhupura ..	1. Capt. Dr. Abdul Karim ..	2
		2. Pir Ahmad Shah ..	5

Serial No.	Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Number of days on which (the member) visited the Jails
1	2	3	4
26	District Jail, Sheikhupura—*concld.*	3. Ch. Muhammad Zafar Yasin	6
		4. S. Chiragh Ali Shah ..	6
		5. Rai Bashir Ahmad Bhatti ..	5
27	District Jail, Kasur ..	1. Mr. Nasir Khan ..	1
		2. Mr. Muhammad Azim Khan	2
		3. Capt: Abdul Hamid ..	5
		4. Dr. Khushi Muhammad ..	1
28	District Jail, Rahimyar Khan ..	1. Syed Iqbal Hussain Shah ..	1
		2. Sh. Abdul Aziz ..	1
		3. M. Inayat Hussain ..	*Nil*
		4. M. Walayat Ali Khan ..	*Nil*
		5. S. Saifullah ..	*Nil*
29	District Jail, Bahawalnagar ..	1. M. Muhammad Khan ..	1
		2. M. Mehraj ..	1
		3. Maulvi Niaz Ahmad ..	1
		4. M. Mushtaq Ahmad ..	1
		5. Capt. Dr. I. A. Syed ..	*Nil*
30	District Jail, Gujranwala ..	1. M. Nizamuddin ..	3
		2. M. Muhammad Khairat Khan	4
		3. M. Muhammad Saleem ..	2
		4. M. Abdul Alim Khokhar ..	1
31	Camp Jail, Shahpur ..	*Nil*	*Nil*
32	District Jail, Lahore ..	1. Lt.-Col. Shahbaz Khan ..	1
		2. Mr. M. T. Khan ..	3
		3. Dr. Nasir Ahmad ..	*Nil*
		4. Kh. Bashir Bakhsh ..	1
		5. Major Muhammad Ashraf ..	*Nil*
33	Juvenile Jail, Hyderabad ..	*Nil*	*Nil*

Serial No.	Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Number of days on which (the member) visited the Jails
1	2	3	4
34	District Jail, Mirpurkhas ..	1. Ch. Rafiq Ahmad ..	2
		2. Dr. Ahmad Khan ..	1
		3. Dr. Nasir Ahmad ..	*Nil*
		4. Mir Muhammad Khan Talpur	1
35	Central Prison, Karachi ..	1. K. B. A. K. Gabol ..	*Nil*
		2. Mr. Sohrab Khattak ..	2
		3. Mr. M. A. Khalil ..	1
		4. Begum Tazeem Faridi ..	*Nil*
		5. Begum G. Ahmad ..	*Nil*
		6. Rana Sher Jang ..	1
		7. Maulana Ehtishamul Haq ..	*Nil*
		8. Hakim Muhammad Saeed ..	1
		9. Dr. Ahmad Dawood ..	2
		10. Dr. Prito ..	*Nil*
36	Central Prison, Hyderabad ..	1. Makhdoom Mohan Zaman ..	Their term has since expired. Fresh recommendation have been called for.
		2. Begum Channa ..	
		3. Mr. Abdul Sattar Shah ..	
		4. Mr. Abbas Bhai ..	
37	District Jail, Nawabshah ..	*Nil*	*Nil*
38	District Jail, Sibi ..	1. Haji Allah Ditta ..	1
		2. Haji Jalal Shah ..	*Nil*
39	Central Jail, Machh ..	*Nil*	*Nil*
40	Central Prison, Sukkur ..	1. Mr. Ata Hussain Shah ..	*Nil*
		2. Major Ata Muhammad Khan	2
		3. Haji Muhammad Ismail ..	2
		4. Mr. Mian Mahmood ..	1
41	District Jail, Larkana ..	1. Dr. S. M. Idris ..	*Nil*
		2. Dr. M. Haq ..	*Nil*
		3. Dr. Miss Ashraf Abbasi ..	*Nil*

Serial No.	Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Number of days on which (the member) visited the Jails
1	2	3	4
42	District Jail, Sukkur ..	1. Mr. Abu Bakar ..	3
		2. Mr. Abdul Hussain Shah .	*Nil*
		3. Begum Shahzada Ayez ..	1
43	District Jail, Khuzdar ..	*Nil*	*Nil*
44	District Jail, Dadu ..	1. Mr. Ali Ahmad Qureshi ..	*Nil*
		2. Mr. Najamuddin ..	2
		3. Haji Muhammad Alim ..	4
45	Central Prison, Khairpur ..	*Nil*	*Nil*
46	Central Prison, Mastung ..	*Nil*	*Nil*
47	District Jail, Quetta ..	*Nil*	*Nil*

APPENDIX 'B'

(Reference : Answer to Starred Question No. 4300)

LIST OF NON-GUARANTEE TELEPHONES IN RESPECT OF WHICH DEMAND NOTES HAVE BEEN ACCEPTED DURING THE YEAR 1961-62 BUT ACTUAL INSTALLATION IS AVAILED

Range	District	Police Station and Posts	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
Peshawar ..	Mardan ..	1. Police Post Topi ..	1,722·00	50·00
		2. Police Post Land Khawar.	4,749·00	50·00
		3. Police Post Yar Hussain	3,147·00	50·00
		4. Police Post Gajai ..	8,708·00	50·00
		5. Police Post Toru ..	1,129·00	50·00
		Total ..	19,455·00	250·00
	Hazara ..	Police Post City Nawan Sheher.	339·37	150·00
Bahawalpur ..	Rahimyar Khan ..	1. Police Post Allahabad	1,000·00	1,000·00
Hyderabad ..	Sanghar ..	1. Naubad ..	4,226·00	164·87
		2. Phalladhyan ..	8,112·00	164·87
		3. Perumal ..	7,000·00	164·87
		Total ..	19,338·03	494·61
	Hyderabad ..	1. Tando Ghulam Haider	3,134·00	164·87
		2. Tando Bagh ..	3,199·00	164·87
		Total ..	6,333·00	329·74
	Tharparkar ..	1. Mothi ..	5,476·00	164·87
		2. Diplo ..	19,072·00	164·87
		3. Sammaro ..	4,500·00	150·00
		Total ..	29,048·00	79·75

Range	District	Police Stations and Posts		Recurring	Non-recurring
1	2	3		4	5
				Rs.	Rs.
Khairpur ..	Nawabshah ..	1. Daur ..		7,516·87	150·00
		2. Kandiaro ..		3,018·87	150·00
		Total ..		10,705·74	300·00
	Khairpur ..	1. Kot Diji		8,556·00	150·00
	Sukkur ..	1. Police Station Chak ..		12,500·00	150·00
		2. Police Station Gaheja ..		11,800·00	150·00
		3. Police Station Dakhan		9,500·00	150·00
		Total ..		33,800·00	450·00
	Larkana ..	1. Bakkrani ..		3,136·00	150·00
		2. Dhamrala ..		1,520·00	150·00
		Total ..		4,686·00	300·00
Peshawar ..	Mardan ..		5	19,455·00	150·00
	Hazara ..		1	339·37	150·00
		Total ..	6	19,794·37	400·00
Bahawalpur ..	Rahimyar Khan ..		1	1,000·00	1,000·00
Hyderabad ..	Sanghar ..		3	19,338·00	498·61
	Hyderabad ..		2	6,330·00	329·75
	Tharparkar ..		3	2,048·00	479·75
		Total ..	8	54,719·00	1,304·11
Khairpur ..	Nawabshah ..		3	15,007·61	450·00
	Khairpur ..		1	8,550·00	150·00
	Sukkur ..		3	33,800·00	450·00
	Larkana ..		2	4,686·00	300·00
		Total ..	9	62,043·61	1,350·00
		Total ..	24	1,42,373·98	4,054·11
		Grand ..	..	..	41,611·09

LIST OF GUARANTEE LINE TELEPHONES IN RESPECT OF WHOM DEMAND NOTES HAVE BEEN ACCEPTED DURING THE YEAR 1961-62

Range	District	Police Stations and Posts	Period of guarantee	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5	6
			Years.	Rs.	Rs.
Peshawar ..	Hazara ..	1. Bakot ..	10	5,960·62	150·00
		2. Batagram ..	5	7,150·87	150·00
		3. P. P. Ihulra.	5	2,909·87	150·00
			Total ..	16,021·36	450·00
	Kohat ..	1. Shadipur ..	8	7,126·00	150·00
				980·75	(Revised)
			Total ..	8,106·75	
Sargodha ..	Lyallpur ..	1. Chutiana ..	10	1,767·00	150·00
		2. Dijkot ..	10	2,516·50	150·00
		3. Bahlok ..	10	1,748·50	150·00
		4. Ludianwali ..	10	2,191·00	150·00
		5. Thikriwala ..	10	4,290·00	150·00
		6. Satiana ..	10	205·62	150·00
		7. Rajana ..	10	5,371·87	150·00
		8. Mamun Kanjan	10	2,482·25	150·00
		9. Khurianwala..	10	1,235.81	150·00
			Total ..	23,618·55	1,350·00
Lahore ..	Gujranwala ..	1. Ahmad Nagar	7	3,714·00	150·00
		2. Jalalpur Bhatian.	7	6,779·00	150·00
		3. Sukkoke ..	7	3,024·37	150·00
		4. Akal Garh ..	7	2,874·87	150·00
			Total ..	16,392·00	600·00
Khairpur ..	Sukkur ..	1. Pir Jogoth ..	..	2,487·00	150·00

ABSTRACT

Range	District	No. of Phones	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
Peshawar ..	Hazara ..	3	16,021·36	450·00
	Kohat ..	1	8,106·75	150·00
	Total ..	4	24,128·11	600·00
Sargodha ..	Lyallpur ..	9	23,61 ·55	1,350·00
Lahore ..	Gujranwala ..	4	16,392·00	600·00
Kheirpur ..	Sukkur ..	1	2,487·40	150·00
	Total ..	18	66,566·41	2,700·00
	Grand Total ..		69,266·41	

LIST OF GUARANTEE LINE TELEPHONES REQUIRED TO BE INSTALLED DURING 1962-63 AND 1963-64

Range	District	Police Station	Period of guarantee	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5	6
			Years	Rs.	Rs.
Multan ..	D. G. Khan ..	1. Rojhan ..	10	65,284·87	150·00
		2. Harrand ..	10	31,143·75	150·00
		3. Taunsa ..	10	26,759·25	150·00
		4. Jampur ..	10	219·00	150·00
		5. Fazalpur ..	10	219·00	150·00
		6. Kot Mithan ..	10	219·00	150·00
		7. Shahwali ..	10	219·00	150·00
		8. Choti ..	10	2,567·00	150·00
		9. Retra ..	10	9,907·00	150·00
		10. Vehoa ..	10	16,936·00	150·00
		11. Kala ..	10	3,595·00	150·00
		12. Dajal ..	10	847·20	150·00
			Total ..	1,57,715·87	1,800·00
	Montgomery..	1. Mandi Hira Singh.	10	14,899·00 1,862·36	150·00
		2. Ghazisbad ..	10	3,615·00 451·00	150·00
		3. Shahkot ..	10	3,919·00 459·04	150·00
		4. Noor Shah ..	10	2,949·00 365·00	150·00
		5. Hujra ..	10	9,461·00 1,183·00	150·00
		6. Sulemani ..	10	4,425·50 553·15	150·00

Range	District	Police Station	Period of guarantee	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5	6
			Years.	Rs.	Rs.
Multan—*concld.*	Montgomery—*concld.*	7. Chuchak ..	10	8,695·00 1,087·00	150·00
		8. Haveli ..	10	3,755·00 469·36	150·00
		9. Chakbandi ..	10	3,608·00 451·00	150·00
		10. Kasowal ..	10	1,692·50 211·50	150·00
		11. Ahmad Yar..	10	3,318·00 224·50	150·00
		12. Gaggo ..	10	1,796·00 224·50	150·00
		13. Gogera ..	10	2,077·50 395·60	150·00
			Total ..	72,047·54	1,950·00
	Multan ..	1. Kabirwala ..	10	1,317·31	150·00
		2. Mitra ..	10	3,304·69	150·00
		3. Kahror Pacca	10	13,036·50	150·00
		4. Sarai Sidhu ..	10	16,318·88	150·00
		5. Duniapur ..	10	4,155·79	150·00
		6. Lodhran ..	10	12,153·00	150·00
			Total ..	50,286·17	900·00
	Muzaffargarh	1. Munda ..	10	8,057·00	150·00
		2. Daira Din Panah.	10	4,786·31	150·00
			Total ..	12,843·31	300·00

Range	District	Police Station	Period of guarantee	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5	6
			Years.	Rs.	Rs.
Lahore ..	Lahore ..	1. Police Station Barki.	10	9,181·00	150·00
		2. Polic Station Raiwind.	10	3,062·00	150·00
		3. Polic Station Chunian.	10	3,241·00	150·00
		4. Police Post Jia Bagga.	10	3,935·00	150·00
		5. Police Post Minhala.	10	19,496·00	150·00
		6. Police Post Hadiara.	10	7,779·00	150·00
		7. Police Post Heir	10	10,248·00	150·00
		8. Police Station Kanganpur.	10	11,352·00	150·00
		9. Police Station Mhudian.	10	7,562·00	150·00
		10. Police Station Bhai Phero.	10	9,375·00	150·00
			Total ..	80,230·00	1,500·00
	Sheikhupura..	1. Sharqpur ..	10	2,832·00	150·00
		2. Mangtanwala ..	10	6,802·87	150·00
			Total ..	9,634·87	300·00
	Gujranwale ..	1. Pindi Bhattian	10	3,024·00	150·00
	Sialkot ..	1. Phuklian ..	7	6,187·00	150·00
		2. Kot Naiman ..	8	5,706·00	150·00
		3. Lesseer Klan	7	2,511·00	150·00
		4. Shah Gharib..	7	5,021·00	150·00
		5. Narowal ..	7	23,509·00	150·00
		6. Raya ..	10	7,041·00	150·00
		7. Sambrial ..	7	5,442·00	150·00
		8. Satrah ..	7	11,992·00	150·00
		9. Niddoke ..	7	2,511·00	150·00
			Total ..	69,920·00	1,350·00

Range	District	Police Station	Period of guarantee	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5	6
			Years.	Rs.	Rs.
Lahore—*concld.*	Bahawalpur..	1. Musafir Khana	10	6,890·00	100·00
		2. Goth Nur Muhammad.	10	186·00	150·00
		3. Hasilpur ..	10	9,050·00	150·00
		4. Ueh Sharif ..	10	11,262·50	150·00
			Total ..	29,086·37	600·00
Rawalpindi..	Rawalpindi ..	1. Mundra ..	10	3,258·00	150·00
		2. Jatli ..	10	7,835·00	150·00
		3. Chuntra ..	10	7,535·00	150·00
			Total ..	18,628·75	450·00
	Campbellpur..	1. Tainman ..	10	16,313·56	150·00
		2. Makhad ..	10	9,260·87	150·00
		3. Talagang ..	10	13,735·00	150·00
			Total ..	39,309·43	450·00
	Jhelum ..	1. Jalalpur ..	10	1,594·00	150·00
		2. Pind Dadan..	10	1,725·75	150·00
		3. Sohawa ..	5	2,169·00	50·00
		4. Dhuman ..	10	2,932·00	50·00
		5. Kallar Kahar	10	2,682·00	50·00
		6. Chohe Saidan Shah.	10	3,381·75	150·00
			Total .	14,484·50	500·00
	Gujrat ..	1. Kharian ..	10	2,078·50	50·00
		2. Phalia ..	10	2,725·50	50·00
		3. Rasul ..	5	1,744·50	150·00
			Total ..	6,528·50	250·00

ABSTRACT

Range	District	No. of Phones	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
Multan ..	1. D. G. Khan ..	12	1,57,715·87	1,800·00
	2. Montgomery ..	13	72,047·54	1,950·00
	3. Multan ..	6	50,286·17	900·00
	4. Muzaffargarh ..	2	12,843·31	300·00
	Total ..	33	2,92,892·89	4,950·00
Lahore ..	1. Lahore ..	10	80,230·00	1,500·00
	2. Sheikhupura ..	2	9,634·87	300·00
	3. Gujranwala ..	1	3,024·15	150·00
	4. Sialkot ..	9	69,920·00	150·00
	Total ..	22	1,62,809·02	3,300·00
Bahawalpur ..	1. Bahawalpur ..	4	29,086·37	600·00
Rawalpindi ..	1. Rawalpindi ..	3	11,092.00	300·00
	2. Campbellpur ..	3	46,845·18	600·00
	3. Jhelum ..	6	22,293·50	600·00
	4. Gujrat ..	3	8,682·50	400·00
	Total ..	15	88,914·18	1,900·00
	GRAND TOTAL ..	74	5,73,702·46	10,750·00
			5,84,452·4	

LIST OF NON-GUARANTEE TELEPHONES REQUIRED TO BE INSTALLED DURING 1962-63, 1963-64

Range	District	No. of Phones	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
Lahore ..	Sheikhupura ..	1. Warburton ..	2,105·00	150·00
Bahawalpur ..	R. Y. Khan ..	1. Liaqatpur ..	550·00	550·00
Hyderabad ,	Hyderabad ..	1. Pangio ..	5,794·00	164·87
		2. Sekhat ..	7,668·00	164·87
		Total ..	13,462·00	329·74
	Dadu ..	1. Badhspur ..	7,200·00	164·87
		2. Manjhand ..	11,550·00	164·87
		3. Thano Bulla Khan.	8,700·00	164·87
		4. Johi ..	3,600·00	164·87
		5. Mehar ..	7,050·00	164·87
		6. Tharri Mohabat	5,250·00	164·87
		7. Tukan ..	6,450·00	164·87
		8. Bhan ..	3,300·00	164·87
		Total ..	53,100·00	1,318·96
	Thatta ..	1. Ladian ..	7,050·00	164·87
		2. Banno ..	6,500·00	164·87
		3. Mirpur Sammo ..	12,000·00	164·87
		4. Jherrick ..	9,700·00	164·87
		5. Ghora Bani ..	7,500·00	164·87
		6. Keti Bunder ..	28,000·00	164·87
		7. Jati ..	6,500·00	164·87
		Total ..	77,250·00	1,54,100·10

Range	District	No. of phones	Recurring	Non-recurring
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
Quetta ..	Zhob ..	1. Barkhan ..	246·37	150·00
		2. Buki ..	246·37	150·00
		Total ..	492·74	300·00
Railways ..	Karachi ..	1. P. P. Landhi ..	237·00	50·00
		ABSTRACT		
Lahore ..	Sheikhupura ..	1	2,105·00	150·00
Bahawalpur ..	R. Y. Khan ..	1	550·00	550·00
Hyderabad ..	Hyderabad —	2	13,462·00	329·74
	Dadu ..	8	53,100·00	1,318·96
	Thatta ..	7	77,250·00	1,154·10
	Total ..	17	1,43,812·00	2,802·80
Quetta ..	Zhob ..	2	492·74	300·00
Railways ..	Karachi ..	1	237·00	50·00
	Total —	22	1,47,196·74	3,852·80
			1,51,049·54	

APPENDIX 'C'

STATEMENT IN REPLY TO PART (B) OF *ASSEMBLY QUESTION NO. 4968

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted.
1	2	3	4	5
Sanghar ..	1	Mst. Halima, wife of Qutab Din.	29th September 1962.	3rd November 1963.
	2	Mst. Godil Mehrun Nisa wife of Abdul Karim.	16th May 1963 ..	1st October 1963.
Dadu ..	1	Mst. Azmat Jehan Begum ..	1958.	14th January 1959.
	2	Mst. Jamila Begum, wife of Iqbal Ahmad.	November, 1961.	8th October, 1962.
	3	Mst. Doulat Khatoon, wife of Mr. Sadruddin.	July, 1962.	29th November, 1962.
	4	Mst. Anjman Ara, wife of Muhammad Jilani.	March, 1963.	July, 1963.
Tharparkar	1	Mst. Wali Bai ..	February, 1960.	3rd March, 1960.
	2	Shr. Gomti Bai, wife of Jairamdas.	9th March, 1961.	29th March, 1961.
	3	Mst. Sehrun Nisa, wife of Muhammad Iqbal.	1962.	24th January, 1962.
	4	Shr. Lali Bai, wife of Moti Lal.	12th January, 1962	29th March, 1962.
	5	Mst. Motan Bai, wife of Lilaram.	7th April, 1962.	26th April, 1962.
	6	Mst. Saida Begum, wife of Sardar Ali.	14th November, 1962.	10th December, 1962.
	7	Shr. Sodha Genaba, wife of Mr. Hirji.	29th January, 1963	9th March, 1963.
	8	Shr. Sodha Jiluba, wife of Sodha Jaswant Singh.	29th January, 1963	9th March, 1963.
	9	Shr. Mani Devi, wife of Pitambardas.	28th February, 1963.	25th March, 1963.
	10	Mst. Jannat, wife of Mubarak Ali.	5th April, 1963.	19th April, 1963.
	11	Sh. Nirmala, wife of Wassumal.	9th April, 1963.	19th April, 1963.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Tharparkar—*concld*	12	Shr. Mohni Bai, wife of Dhurimal.	8th May, 1963.	11th June, 1963.
	13	Shr. Lali Bai, wife of Murlidhar.	13th June, 1963.	28th June, 1963.
	14	Mst. Wahida Begum, wife of Ghulam Rasool.	20th June, 1963.	12th July, 1963.
	15	Sh. Sita Devi, wife of Hekhraymal.	7th June, 1963.	25th March, 1963.
	16.	Shr. Nirmala Bai, wife of Devomal.	12th July, 1963.	1st August, 1963.
	17	Mst. Raisa Bibi, wife of Abdul Waheed.	24th July, 1963.	9th August, 1963.
	18	Shr. Jashtoo Bai, wife of Shamandas.	2nd September, 1963.	21st September, 1963.
	19	Mst. Alladi, wife of Abdul Razak.	16th September, 1963.	18th October, 1963.
	20	Shr. Parvati Bai, wife of Sutram Das.	17th October, 1963	16th November, 1963.
Hyderabad	1	Mst. Iqbal, wife of Chanda..	18th May, 1959.	Pending with Superintendent Police Hyderabad.
	2	Mst. Jamila, wife of Muhammond Amir.	22nd March, 1960.	Ditto.
	3	Mst. Nigar Begum, wife of Zaffer Muhammad.	11th April, 1959.	Ditto.
	4	Shr. Soni, wife of Heri Jan	19th July, 1961.	Ditto.
	5	Amina Bai, wife of Hussain Ali.	6th April, 1961.	Ditto.
	6	Rashidan wife of Gheesa ..	28th March, 1961.	Ditto.
	7	Mst. Majidar, wife of Fateh Muhammad.	28th March, 1961.	Ditto.
	8	Mst. Ume Kalsoom, wife of Kalwa.	7th June, 1961.	Ditto.
	9	Mst. Majida Jani, wife of Jamal Ahmad.	26th June, 1961.	Ditto.
	10	Mst. Latifan Khatoon, wife of Wazir Muhammad.	25th July, 1961.	Ditto.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	3	4
Hyderabad—*concld.*	11	Mst. Aisha Bibi, wife of Muhammad Azam.	21st August, 1961.	Pending with Superintendent Police, Hyderabad.
	12	Mst. Khatijul Kubra, wife of Abdul Qadur.	8th August, 1961.	Ditto.
	13	Mst. Kalsoom Bibi, wife of Muhammad Hassan.	8th August, 1961.	Ditto.
	14	Mst. Jamilla, wife of Abdul Majid.	2nd September, 1961.	Ditto.
	15	Mst. Durpedi, wife of Lajput	25th November, 1961.	Ditto.
	16	Mst. Zulekha Bano, wife of Islam Din.	8th December, 1961	Ditto.
	17	Mst. Ghanda, wife of Abdul Rehman.	11th December 1961.	Ditto.
	18	Mst. Sadika Jehan Begum, wife of S. M. Sultan.	2nd January, 1962.	Ditto.
	19	Mst. Bilqis Jehan Begum, wife of Syed Nabi Ahmad.	3rd January, 1962.	Ditto.
	20	Mst. Shirin Bai, wife of Abdullah Bai.	23rd February, 1962.	Ditto.
	21	Mst. Khursheed Bano, wife of Shamsuddin.	21st February, 1962.	Ditto.
	22	Mst, Mumtaz Begum, wife of Nazir Ahmad.	27th February, 1962	Ditto.
	23	Mst. Menghi Bai, wife of Krishinmal.	6th March, 1962.	Ditto.
	24	Mst. Nani Bai, wife of Noor Muhammad.	31st March, 1963.	Ditto.
	25	Mst. Kalsoom Begum, wife of Ghani Muhammad.	17th May, 1962.	Ditto.
	26	Mst. Sultana Khanum, wife of Shamshad Ali.	22nd May, 1962.	Ditto.
	27	Mst. Nazum Begum, wife of Ashaq Hussain Zaidi.	16th March, 1961.	Ditto.
	28	Mst. Saida Begum, wife of Abdul Qayum.	30th March, 1961.	Ditto.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Hyderabad—*contd.*	29	Mst. Akhtari Begum, wife of M. Sullaman.	2nd July, 1962	Pending with Superintendent Police, Hyderabad.
	30	Mst. Shamim Bano, wife of Mumtaz Ahmad.	23rd July, 1962	Ditto.
	31	Mst. Zubeda Khatoon, wife of Moula Bukhsh.	22nd September 1962.	Ditto.
	32	Mst. Najuman Nise, wife of Abdul Aziz.	29th September, 1962.	Ditto.
	33	Mst. Banoo, wife of Ghafar Khan.	22nd October 1962	..
	34	Mst. Nasim Fatima, wife of Shahin Khan.	23rd October, 1962	Ditto.
	35	Mst. Anwar Bai wife of Samad Khan.	13th October, 1962	Ditto.
	36	Mst. Santri Bai, wife of Mhajumal.	8th December, 1962.	Ditto.
	37	Mst. Kashimri, wife of Ashar Ali.	16th July, 1960	Ditto.
	38	Mst. Subban Bai, wife of Qassim Shah.	1st March, 1961	Ditto.
	39	Shr. Mohin, wife of Lakhimal.	25th September, 1961.	Ditto.
	40	Mst. Sharifan, wife of Mansoor Ahmad.	22nd September, 1961.	Ditto.
	41	Mst. Quddsia Begum, wfe of Syed Zafar Hajder.	31st October, 1961	Ditto.
	42	Mst. Ishrat Jehan, wife of Rehman Parvez.	14th November, 1961.	Ditto.
	43	Mst. Maryam, wife of Sulieman.	24th November, 1961.	Ditto.
	44	Mst. Ghulam Fatima, wife of Zamiruddin.	27th December, 1961.	Ditto.
	45	Mst. Rukun Bai, wife of Ahud Ali.	20th January, 1962	Ditto.
	46	Sahiyan, wife of Dulla ..	26th June, 1962	Ditto.
	47	Mst. Mahboob Ilahi, wife of Muhammad Arif.	15th December, 1962.	Ditto.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Hyderabad—*concld.*	48	Shr. Mor Bai, wife of Bulchand.	17th January, 1963	Pending with Superintendent Police, Hyderabad.
	49	Mst. Mehrun Nisa, wife of Shamshad Hassan.	5th March, 1963	Ditto.
	50	Mst. Adiba, wife of Asghar Ali.	13th March, 1963	Ditto.
	51	Mst. Aziz Begum, wife of Rajzul Rehman.	15th March, 1963	Ditto.
	52	Mst. Sabira Khatoon, wife of Qadir Bakhsh.	17th April, 1963	Ditto.
	53	Mst. Shamim Akhtar, wife of Muhammad Saeed.	20th May, 1963	Ditto.
	54	Mst. Kaneez Fatima, wife of Dr. M. A. Siddiqi	27th May, 1963	Ditto.
	55	Mst. Nasim Begum Muno, wife of Mirza Mushtaq.	29th May, 1963	Ditto.
	56	Mst. Tameezan, wife of M. Salim.	5th June, 1963	..
	57	Mst. Banso Begum, wife of Munshi	7th June, 1963	Ditto.
	58	Mst. Devi Bai, wife of Gullamal.	24th June 1963	Ditto.
	59	Mst. Hamida Bano, wife of Ashfaq Hussain.	1st July, 1963	Ditto.
	60	Mst. Arfa Begum, wife of Qazi Maqbool.	4th July, 1963	Ditto.
	61	Mst. Asfa Begum, wife of Qazi Maqbool Ahmad.	4th July, 1963	Ditto.
	62	Mst. Ishrat Jehan, wife of 'A. Hai.	5th July, 1963	Ditto.
	63	Mst. Fahmeeda Begum, wife of Zafaruddin.	13th July, 1963	Ditto.
	64	Mst. Zaitoon, wife of Babuddin.	27th July, 1963	Ditto.
	65	Mst. Rashida Begum, wife of Jamilur Rehman,	31st July, 1963	Pending for want of proof of national.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Hyderabad—*concld.*	66	Mst. Mehar Jahan Begum ..	16th August, 1963.	Pending for want of proof of national.
	67	Mst. Magisfatima, wife of Akhlaq Ahmad.	18th September, 1963.	Ditto.
	68	Mst. Hasina, wife of Niaz Muhammad.	1st October, 1963.	Ditto.
	69	Mst. Zarina Bai, wife of Nuruddin.	2nd October, 1963.	Ditto.
	70	Mst. Fatima Bai, wife of Momin Rajab Ali.	2nd October, 1963.	Ditto.
	71	Mst. Bullan, wife of Amujan...	5th October, 1963.	Ditto.
	72	Mst. Momina, wife of A. Majid.	5th October, 1963.	Ditto.
	73	Mst. Mair Bano, wife of Habibul Hassan.	5th October, 1963.	Ditto.
	74	Mst. Rashida, wife of Muhammad Qasim.	15th October, 1963	Ditto.
	75	Mst. Rashidan, wife of Muhammad Husseln.	18th September, 1963.	Ditto.
	76	Mst. Shahzadi, wife of Muhammad Noor.	18th September, 1963.	Ditto.
	77	Mst. Zenab, wife of M. Yousuf	21st October, 1963.	Ditto.
	78	Mst. Amna, wife of Muhammad Ramzan.	23rd October, 1963.	Ditto.
	79	Mst. Ghulzar Begum, wife of M. Iqram.	25th October, 1963.	Ditto.
	80	Mst. Sitara Begum, wife of Abdul Rashid.	31st October, 1963.	Dirto.
	81	Mst. Kalsoom Bano, wife of A. Ghaffar.	31st October, 1963.	Ditto.
	82	Mst. Amna, wife of Fayaz Ahmad.	31st October, 1963.	Ditto.
	83	Mst. Shakila Begum, wife of Muhammad Shafi.	7th November, 1963.	Pending with Superintendent of Police, Hyderabad.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Hyderabad—*concld.*	84	Mst. Khursheeda Khatoon, wife of Rashid Ahmad.	7th November, 1963.	Pending with Superintendent of Police, Hyderabad.
	85	Mst. Batool, wife of Rehman	9th November, 1963.	Ditto.
	86	Mst. Jamilla Khatton, wife of Havaldar Mumtaz Muhammad Khan.	11th November, 1963.	Ditto.
	87	Mst. Puri Bai, wife of Maomin Jiwa Bhai.	13th November, 1963.	Ditto.
	88	Mst. Tahira Begum, wife of Shuaib Ahmad.	16th November, 1963.	Ditto.
	89	Mst. Seyara, wife of Baboo..	23rd August 1963.	Ditto.
	90	Mst. Shr. Ali Bai, wife of Shamusnal.	24th July, 1963.	Ditto.
	91	Mst. Rashida Banoo, wife of Abdul Majid.	25th November, 1963.	Ditto.
	92	Mst. Maya, wife of Harri Ram.	29th November, 1963.	Ditto.
	93	Mst. Rasheeda Bano, wife of Chand Muhammad.	3rd December, 1963.	Ditto.
	94	Mst. Noor Bano, wife of Muhammad Ishaq.	3rd December, 1963.	Ditto.
	95	Mst. Jamilla, wife of Jamllun	24th September, 1963.	Ditto.
	96	Mst. Bheori, wife of Subhan	6th February, 1963.	Ditto.
	97	Mst. Seydoon Bibi, wife of Muhammad Ismail.	24th May 1963.	Ditto.
	98	Mst. Shanti, wife of Hari Ram.	28th July, 1960.	Ditto.
	99	Mst. Damyabi, Janti Lal ..	20th December, 1961.	Ditto.
	100	Mst. Nuenu, wife of Ghulam, Hussain.	9th November, 1961.	20th June, 1962.
	101	Mst. Biri, wife of Pamandas	16th November, 1961.	20th June, 1962.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Hyderabad—*concld.*	102	Mst. Jaitoon, wife of Muhammad Hussain.	13th March, 1961.	2nd May, 1961.
	103	Mst. Abida Khatoon, wife of Dr. S. M. Saidi Mujtiba.	31st September, 1960.	16th January, 1961.
	104	Mst. Maryam, wife of Usman	28th May, 1960.	9th January, 1961.
	105	Mst. Maro Begum, wife of Riazuddin.	17th October, 1961.	3rd May, 1962.
	106	Mst. Shamsher at Shemmo, wife of Abdul Shakoor.	21st October, 1960.	1st October, 1962.
	107	Mst. Jamil Begum, wife of Islamudin.	25th January, 1961.	23rd May, 1962.
	108	Mrs. Manoo Bibi, wife of S. Yasin Ali.	3rd August, 1961.	3rd May, 1962.
	109	Mst. Bashiran, wife of Mahfooz Khan.	27th August, 1960.	19th October, 1961.
	110	Mst. Bulchan Khatoon, wife of Ikram Hussain.	11th October, 1961.	31st January, 1962.
	111	Mst. Amtul Moni Fatima, wife of Muhammad Kazi Khan.	23rd February, 1962.	19th December, 1962.
	112	Mst. Shah Jehan Begum ..	26th January, 1962 Received from Government.	Pending with Superintendent of Police, Hyderaban.
	113	Mst. Zakira, wife of Muhammad.	24th August, 1962.	27th November, 1962.
	114	Mst. Rami, wife of Naktumal	13th March, 1962.	28th November, 1962.
	115	Mst. Choti, wife of Abdul Salam.	23rd May, 1961.	Pending with Superintendent of Police, Hyderabad.
	116	Mst. Mitha Rai, wife of Kajamal.	6th March, 1962.	27th June, 1962.
	117	Mst. Arifa, wife of Mumtaz Muhammad.	8th October, 1962.	7th February, 1963.
	118	Mst. Sardar Jehan, wife of Fazal-ur-Rehman.	26th July, 1961.	5th August, 1962.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which report submitted
1	2	3	4	5
Hyderabad—*concld.*	119	Mst. Hafiza, wife of Kabir Ahmad Khan.	8th October, 1960.	7th October, 1963.
	120	Mst. Zubeda Begum, wife of Roshan.	29th August, 1961.	9th February, 1963.
	121	Mst. Iqbal Fatima, wife of Nasir Ahmad.	23rd August, 1962.	26th July, 1963.
	122	Mst. Harmat Begum, wife of Noor Muhammad.	18th January, 1963.	18th March, 1963.
	123	Mst. Farhat Akhtar, wife of Shahid Muhammad Khan.	7th September, 196'.	1st March, 1963.
	124	Mst. Jamli, wife of Muhammad Yamin.	15th January, 1963.	18th March, 1963.
	125	Mst. Sayara, wife of Abdul Hafiz.	23rd June, 1962.	24th October, 1963.
	126	Mst. Sugran, wife of Mumtaz Muhammad.	12th April, 1963.	4th July, 1963.
	127	Mst. Bharwari Klawanti, wife of Kishin Chand.	16th January, 1962.	6th November, 1963.
	128	Mst. Bilqis, wife of Lal Muhammad.	24th September, 1962.	31st October, 1963.
	129	Mst. Hanifa Bai, wife of Abdul Ghani.	19th January, 1959.	9th July, 1960,
	130	Smt. Kamla Bai, wife of Chella Ram.	2nd August, 1963.	23rd November, 1953.
	131	Mst. Badrun Nisa, wife of Azimullah.	16th August, 1963.	21st November, 1963.
	132	Mst. Shamim Begum, wife of Abdul Hameed.	27th August, 1963.	21st November, 1963.
	133	Mst. Sharifan, wife of Nanab Ali.	24th July, 1962.	30th October, 1963.
	134	Mst. Nanni, wife of Muhammad Saeed.	3rd September, 1963.	26th November, 1963.
	135	Mst. Marun Tayab, wife of Abdul Aziz.	29th March, 1962.	22nd November, 1962.
	136	Mst. Sheela, wife of Harlal Mal.	11th June, 1963.	30th July, 1963.
	137	Mst. Niza Rano, wife of Zahirzuddin.	8th February, 1962.	23rd October, 1963.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which receipt submitted
1	2	3	4	5
	138	Mrs. Vimla Taljaram Rupani.	16th July, 1963.	10th August, 1963.
	139	Mst. Nirmila Devi, wife of Kundan Lal.	23rd August, 1962.	21st December, 1962.
	140	Shr. Radha Bai, wife of Passumal.	28th September, 1963.	Pending with Superintendent Police, Hyderabad.
	141	Mst. Bismillah wife of Din Muhammad.	16th March, 1963.	4th September, 1963.
	142	Mst. Ghafoori wife of Roshan	10th April, 1963.	19th October 1963.
	143	Mst. Khurshed Banoo, wife of Naimuddin.	6th April, 1963.	29th Auguts, 1963.
	144	Mst. Fazulan Nisa, wife of M. Hanif Mian.	23rd January, 1963.	24th August, 1963.
	145	Mst. Sakina Bai, wife of Yusaf Ali Shamasuddin.	18th April, 1963.	24th August, 1963.
	146	Mst. Sharifan, wife of Abdul Wahid.	8th October, 1962.	26th August, 1963.
	147	Mst. Bismilla, wife of Abdul Ghani.	26th July, 1963.	17th October, 1963.
	148	Mst. Zulakhan, wife of Haji Muhammad.	20th January, 1961.	13th February, 1963.
	149	Mst. Durpadi, wife of Lakhraj	8th November, 1962.	26th May, 1963.
	150	Ms. Mussarat Begum, wife of Arshad Hussain.	23rd October, 1963.	Pending with Superintendent Police, Hyderabad.
	151	Mst. Saidan Begum, wife of Majid Khan.	24th January, 1962.	24th October, 1963.
	152	Mst. Mohni Bai, wife of Lalo Mal.	5th September, 1959.	11th March, 1963.
	153	Mst. Maryam Bai, wife of Abdul Rehman.	22nd November, 1962.	Pending with Superintendent Police, Hyderabad.

Name of District	Serial No.	Name of applicant	Date of receipt of application by the District Magistrate	Date on which receipt submitted
1	2	3	4	5
	154	Mst. Nirmila Devi, wife of Tikamdas.	13th July, 1962.	15th January, 1963.
	155	Mst. Fatima Bai, wife of Mobin.	8th October, 1960.	29th November, 1963.
	156	Mst. Laila Bano, wife of Ali Muhammad.	26th November, 1955.	30th November, 1963.
	157	Mst. Nusrat Jehan Begum, wife of Muhammad Yasin	1st March, 1963.	4th December, 1963.
	158	Mst. Warsa Begum, wife of Muhammad Maroof.	12th June, 1963.	28th August, 1963 pending with Superintendent Police, Hyderabad.
	159	Mst. Aisha Bai, wife of Muhammad Sami.	12th February, 1960.	Ditto.
	160	Mst. Zubeda, wife of Abbas Bhai.	16th June, 1961.	Ditto.
	161	Mst. Jaitoon, wife of Abdul Sattar.	11th October, 1960.	Ditto.
	162	Mst. Khatija, wife of Dilshad Khan.	14th November, 1960.	Ditto.
	163	Mst. Khoshalya ..	18th November, 1961.	Ditto.
	164	Mst. Wahida, Khatoon, wife of Abdul Rashid Khan.	16th September, 1961.	Ditto.
	165	Mst. Qadsia Khatoon, wife of Tabsimul Haq.	9th August, 1962.	Ditto.
	166	Mst. Jamila Khatoon, wife of Muhammad Shafi.	24th March, 1960.	Ditto.

2766 PLA—600—SGPWP Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 31st December, 1963.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-20 a.m. of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ
وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ
اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَئِنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ
رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ
صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پ ۲۰ — س ۲۹ — ع ۱۳ — ایات ٦ سے ۱۰

اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے محنت کرتا ہے (اور) اللہ تو سارے جہان سے بے پروا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ہم ان سے ان کی برائیوں کو دور کر دیں گے اور ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اگر تیرے ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی حقیقت کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ ماننا تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو جتلا دوں گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم نیک لوگوں میں داخل کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پس جب ان کو اللہ کے راستے میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی ایذا کو خدا کا عذاب سمجھنے لگتے ہیں اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ اس سے واقف نہیں ہے جو اہل عالم کے سینوں میں ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now, the Question Hour. Mir Haji Muhammad Bux Talpur.

AMOUNT ALLOWED TO LAPSE IN EACH DEPARTMENT IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

***3950. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) the total Amount allowed to lapse in each department in Hyderabad and Khairpur Divisions during 1961-62 and 1962-63 along with reasons therefor;

(*b*) whether it is a fact that the said amount lapsed due to the negligence of the Administrative Departments in not allocating the funds at proper time;

(*c*) if answer to (b) above be in the affirmative, (*i*) the dates on which the amount that lapsed was allocated by the Administrative Deparments (*ii*) whether any action has been taken against the officials responsible for the delay in allocation of funds, if not, reasons therefor ;

(*d*) whether the lapsed amount will be re-allocated in next year, if not, reasons therfor ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) : Complete data has not been received from various departments of Hyder-abad and Khairpur Divisions. It will be intimated as soon as complete data has been collected.

Mr. Ali Gohar Khuhro : On a point of information. May I know whether this question will be replied on the floor of the House or it will be intimited only to the Member concerned ?

Parliamentary Secretary : It will be replied on the floor of the House.

Mir Haji Muhammad Bux aTlpur : When ?

Mr. Speaker : On the next turn it should be replied.

PROCEDURE FOR FURNISHING ANSWER TO ASSEMBLY QUESTIONS

***3955. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Law and Parliamentary Affairs be pleased to state :—

(*a*) procedure adopted for furnishing answers to Assembly Questions when they reach the Departments concerned;

(*b*) whether any time has been fixed for sending replies to questions to Assembly Secretariat; if so, the time so fixed ?

Parliamentary Secretary (Raja Mohammad Ashraf Khan) : The procedure is outlined in Rule 38 of the Rules of Business and Chapter VII of the Provincial Assembly Rules of Procedure:—

(*a*) (*i*) On receipt of questions (starred or unstarred or Short Notice) proposed to be asked by a Member, from the Assembly Office, the Department concerned drafts replies with the approval of the Minister, and forwards the required number of copies to the Assembly office before the day on which the question is to be asked. In the case of starred questions, briefs are prepared by the Department concerned for the use of the Minister or the Parliamentary Secretary to assist him in answering any supplementary questions that may be asked.

(*ii*) A copy of the supplementary questions asked in the Assembly in respect of a starred question and the replies given are forwarded by the Assembly office to the Department concerned as soon as possible, after the proceedings have been transacted.

(*iii*) The Department concerned is responsible for giving effect to any undertaking given by the Minister in reply to questions.

(*b*) As stated above, answers are expected to reach the Assembly office before the date on which the question is fixed for being answered. Specific dates are allotted to various Departments by the office of the Provincial Assembly for answering the Assembly Questions.

TOTAL REVENUE RECEIPTS FROM FORMER PUNJAB SIND, N.W.F.P. BALUCHISTAN AND BAHAWALPUR.

***4241. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that during 1954-55 the total revenue receipts from former Punjab, Sind, N.-W. F. P., Baluchistan and Bahawalpur were Rs. 31,33,00,000, Rs. 11,18,00,000, Rs. 6,26,00,000, Rs. 85,00,000 and Rs. 5,74,00,000 respectively and during 1963-64 the estimated revenue receipts according to the Finance Minister's statement from the said areas are Rs. 98,69,00,000, Rs. 16,58,00,000, Rs. 5,63,00,000, Rs. 1,91,00,000 and Rs. 11,82,00,000 respectively;

(*b*) whether it is a fact that during 1964-65, the budget allocation for former Sind, N.-W. F. P. and Punjab were 20 per cent and 56 of the total revenue of all the former provinces respectively and the budget allocation made during 1963-64 for former Sind and N.-W. F. P. are 12 per cent and 4 per cent respectively;

(*c*) whether it is a fact that the income from former Punjab has increased due to the reason that much amount has been spent on its development; if not, any other reason for the increase in the revenue receipts of former Punjab ;

(*d*) the amount earned from the sale of the Government Barrage land or from the land resumed Under Land Reforms in the former Punjab Provinces up to-date;

(*e*) whether the sale-proceeds of the lands mentioned in (*d*) above are included in the total income of the former Provinces as given in (*a*) above ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo) : The requisite information is as under:—

(*a*) The total Revenue Receipts collected during the year 1954-55 from the former Punjab, Sind, N.-W.F.P., Baluchistan and Bahawalpur were Rs. 31,33,00,000, Rs. 11,18,00,000, Rs. 6,26,00,000, Rs. 85,00,000

and Rs. 5,74,00,000 respectively and it is expected that during the year 1963-64 the estimated revenue receipts will be Rs. 98,69,00,000, Rs. 16,48,00,000, Rs. 5,63,00,000, Rs. 1,91,00,000 and Rs. 11,82,00,000 respectively.

(*b*) The budget allocation during 1954-55 for former Sind, N.W.F.P. and Punjab were 20·8 per cent, 11·3 per cent and 56·6 per cent of the total revenue of all the former Provinces respectively and it is expected that the budget allocations made during 1963-64 for former Sind and N.-W.F.P. will be 12·3 per cent and 4.2 per cent respectively.

(*c*) The figures mentioned above in the statement as Receipts for the former Punjab Region, consists of the following:—

(*i*) West Pakistan Governments' share on account of various taxes, etc., levied by the Central Government.

(*ii*) Development loans and grants received from the Central Government.

(*iii*) Other various receipts.

The increase in Receipts shown at (*iii*) above is due to the proportionate expenditure incurred in the former Punjab Region on account of its development before Integration. Hence the increase in Receipts is not due to the fact that much expenditure has been spent as compared with other regions on its development since Integration, but is due to the reasons explained above.

(*d*) Statement showing the realization on account of sale of Government land and from the land resumed during 1954-55 to 1963-64 is given in the attached statement.

(*e*) The sale-proceeds of amount mentioned at (*d*) above are included in the total income of the former Province as mentioned at (*a*) above (with the exception of the price of land resumed under Land-Reforms).

——o:o——

REALIZATION ON ACCOUNT OF SALE OF GOVERNMENT LAND DURING 1954-55 to 1963-64

Name of Division Barrage	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64
Sukkur Barrage	54,02,588	68,06,682	73,61,798	73,28,572	77,62,000	1,17,52,234	1,09,02,766	1,03,83,921	49,59,262	9,30,331
G. M. Barrage	..	..	..	..	35,89,222	13,53,907	43,86,388	76,61,500	26,36,273	upto July 1963.
Guddu Barrage	..	..	..	..	..	..	..	18,79,544,42	49,12,082,04	upto July 1963.
Quetta Division	873	..	..	..	..	..	..	..	..	..
D. I. Khan Division	4,980	..	..	..	754	5,131	..	1,000	..	..
Peshawar Division	2,500	135	140	1,166	315	3,155	8,365	..	..	..
Total ..	54,10,941	68,06,817	73,61,938	73,29,738	1,13,52,291	1,31,14,427	1,52,97,519	1,99,25,965,42	1,25,07,617,04	9,30,331

*Disposal of land in Ghulam Muhammad Barrage started in 1958.

**Disposal of land in Guddu Barrage started from 1961-62

INCOME FROM THE RESUMED LANDS

Area	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64
Former Punjab	1,29,331.28	50,07,917.51	76,64,946.80	29,11,678.19	22,53,649.45
Former N.W.F.P.	..	12,92,687.98	1303,692.17	5,94,645.59	17,250.54
Former Sind	1,28,605.37	29,06,092.80	8,01,311.40	46,25,844.81	7,81,530.83
Former Bhawalpur State	44,714.56	3,43,709.45	10,10,784.62	7,85,877.44	3,76,547.02
Former Baluchistan	..	..	..	..	..

(In most of the areas of this region, the Land Reforms were not applicable, as the lands were unsettled. The Regulation has been made applicable recently to the areas which have been settled)

Former Federal .. ..
Area of Karachi.

Note :--The figures for the year 1963-64 do not represent the income for the entire year. These figures only show the income so far realised during the current financial year.

میر حاجی محمد بخش تالپور - جناب والا - میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ون یونٹ کے وقت سندھ کا بجٹ کے جو حصہ تھا وہ ۲۰ فیصدی تھا اب ۱۱ فیصدی ہو گیا ہے اور پنجاب میں ۵۶ فیصد تھا اب وہ بڑھ گیا ہے - میں نے یہ کہا ہے کہ آیا یہ وجہ نہیں ہے کہ پنجاب میں زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اس لئے حصہ بڑھ گیا ہے - اس کے جواب میں آپ کہتے ہیں ''نہیں'' میں یہ پوچھتا ہوں کہ سندھ میں اس وقت کم کیوں ہو گیا ہے - کیا وہاں ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی ہے - کیا یہ حقیقت ہے -

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق)- جناب والا - میں ممبر صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنے سوال کو دوبارہ دہرا دیں - میں ان کا سوال سمجھا نہیں ہوں کہ اسکا جواب دے سکوں -

میر حاجی محمد بخش تالپور - Sir, I want to explain جناب والا - سوال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ون یونٹ بننے کے وقت سندھ کے بجٹ کا جو حصہ تھا وہ ۲۰ فیصدی تھا اور پنجاب کا ۵۶ فیصدی تھا - اب سندھ کا ۱۱ فیصدی رہ گیا ہے - اور پنجاب کا ۵۶ فیصدی سے بڑھ کر ۷۰ یا ۷۹ فیصدی ہو گیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پنجاب میں زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اس وجہ سے آمدنی بڑھ گئی ہے - آپ نے کہا ہے - ''نہیں'' یہ ون یونٹ سے پہلے کی ڈویلپمنٹ ہے اس لئے آمدنی بڑھ گئی ہے -

Minister of Railways : What is the supplementary Sir ?

Minister of Finance : Sir, I do not understand ; is this supplementary ? This is a seperate question.

Minister of Food & Agricultural : Sir he wants reasons. He should give notice for the reasons and we will give the reasons.

میر حاجی محمد بخش تالپور - جناب والا - اگر جناب وزیر جواب دینا چاہتے ہیں تو میں اپنے سوال کو اور simple کر دیتا ہوں - تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Integration کے وقت سندھ کیلئے بجٹ میں

۲۰ فیصد حصہ مقرر کیا تھا ۔ لیکن اب وہ ۲۱ فیصد رہ گیا ہے ۔ اس کی وجہ بتائی جائے ؟

Minister of Finance : It is not a supplementary at all, to this question. It is entirely a new question.

Mr. Speaker : The Minister wants a fresh notice ?

Minister of Finance : Yes Sir.

Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Alright Sir, I will.

FIXATION OF PAY OF PROVINCIAL GOVERNMENT EMPLOYEES

***4287. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the pay of Provincial Government employees is being fixed in the consolidated scale which is equal to the emoluments *plus* ten per cent thereon (rounded to nearest rupee);

(*b*) whether Government are aware of the fact that in the case of fixation of pay of the employees of the Central Government in the consolidated scale it is not necessary to round the fraction to the nearest rupee for determining the stage in the revised prescribed scale which mean that the pay in such cases should be fixed at the stage next above with fraction ; if so, the reasons for adopting a different formula for fixation of pay of the employees of the Provincial Government ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) : (*a*) No. Pay in the Consolidated Scales has to be fixed at a stage equal to the emoluments of the Government servants in the scales applicable to them before the introduction of Consolidated Scales plus 10 per cent increase thereon (rounded to the nearest rupee), but if there is no such stage in the Consolidated Scale, the pay will be fixed at next higher stage.

(*b*) Yes. Under the Central Government's formula, pay is fixed at the next higher stage even if the total of emoluments of a Government servant in the Prescribed Scale *plus* 15 per cent thereon exceeds a particular stage in the new scale by such an insignificant fraction of a rupee as one or two paisa. In the formula adopted by the Government of West Pakistan insignificant fractions of a rupee to the extent of 49 paisa would be ignord while 50 paisa or more would be rounded upward. This formula is better than the Central Government's formula in that it ensures that certain Government Servants do not get undue benefit of next higher stage in the new scale by virtue of an in-significant excess of one or two paisa over a particular stage.

OFFICERS ON DEPUTATION

***4315. Mr. Hamza** : Will the Minister of Finance please refer to the answer to my starred question No. 4134 given by the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department on the floor

of the House on 19th July 1963 and state whether the instructions laid down in the finance Department Memo. No. E(L) 1 (21)/58, dated 24th July 1958 were followed in the case of all the deputationists whose list was placed on the table of the House and if not, the names and designations of the official in whose cases the said instructions were not followed ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) : The information asked for is not readily available and has been asked from the Administrative Departments. It will be made available as soon as it is received.

مسٹر حمزہ - جناب والا - عرض یہ ہے کہ میں نے اس کے متعلق سوال سابقہ اجلاس میں دیا تھا - اور زیر غور سوال اس سوال کے جواب سے پیدا ہوتا ہے - آج عرصہ تین ماہ گذر چکا ہے کہ انہوں نے اس سوال کا جواب نہیں دیا - حالانکہ جو Information میں نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے - وہ تمام محکمہ جات کے پاس readily available ہونی چاہیئے تھی - یہ طریقہ جو انہوں نے اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے میں ان پر الزام لگاتا ہوں -

مسٹر سپیکر - الزام لگانے کا کوئی موقع نہیں - This question will be answered on the next turn. The member may please take his seat.

Mr. Hamza : But some definite period should be fixed.

Mr. Speaker : I say on the next turn,

Minister of Finance : As soon as possible.

DEVELOPMENT CESS IN N.W.F.P.

***4425. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Finance please refer to answer to my starred question Nos. 16,46 and 2753 given on the floor of the House on 1st April 1963 and 8th June 1963 respectively and state—

(*a*) whether the outstanding amounts of the cess have since deposited in Government Treasuries by the Municipal Committees, if so, the details of the amount deposited along with the dates on which deposits were made; if no amounts have so far been deposited, reasons therefor;

(*b*) whether the amounts so deposited in Government treasuries have been placed at the disposal of Education Department for improvement and Development of Educational institutions of rural areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): (*a*) All the Municipal Committees in the Peshawar Division, except Municipal

Committee, Peshawar, have credited the Development Cess in Government Treasuries, as already indicated in reply to part (*b*) of Question No. 2753. All the Municipal Committees and Town Committees in D. I. Khan are depositing the cess in Government Treasuries regularly. As regards the Municipal Committee, Peshawar, attention of the Member is invited to the reply given to part (*a*) of Question No. 3369. As stated therein, in view of the unsatisfactory budgetary position of this Municipal Committee, the recovery of the outstanding amount may have to be phased over a number of years.....

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of order Sir. I think this Parliamentary Secretary since yesterday is the Parliamentary Secretary for Industries and Commerce, and not of Finance.

Minister of Finance: Sir, Mian Sahib is right. Yesterday a notification was issued which said that he is Parliamentary Secretary for Industries now.

Mr. Speaker : Who is the Parliamentary Secretary for Finance ?

Minister of Finance : Mr. K. B. Jaffar.

Minister of Law : Since yesterday a notification has been issued and Mr. Jaffar has been made Parliamentary Secretary for Finance and Mr. Mehboob Ali Bhayo has been made Parliamentary Secretary for Industries.

Mr. Speaker : Yes Mr. Bhayo.

Mr. Ahmed Mian Soomro : What is the ruling on my point of order Sir ?

Mr. Speaker : So far as the member's point of order is concerned, I have just now learnt that he is now Parliamentary Secretary for Industries, but he can answer the question on behalf of the Parliamentary Secretary for Finance because he is not well. I have allowed him to act on his behalf and he is giving answers on behalf of Mr. Jaffar. The Minister of Finance is here to answer the supplementaries.

Parliamentary Secretary : The Municipal Committee, Peshawar has however been depositing the Cess in Government Treasuries regularly since 1st July 1963.

The dates on which the amount of the Cess were deposited by the various Municipal Committees and Town Committees are being ascertained and will be made known to the Member in due course.

(*b*) The receipts from the Cess are not earmarked specifically for the improvement and development of educational institutions of rural areas of Peshawar and D. I. Khan Divisions. According to section (5) of N.-W.F.P. Development Cess Act, 1949, the Cess collected was to be used not only for expenditure on education but also for any other purpose of general public utility in former N.-W.F.P. As provided under Article 86 of the Constitution, all such receipts are credited into the Provincial Consolidated Fund and in consonance with the established budgetary practice, receipts are not earmarked for any specfic item of expenditure in any particular integrating unit. During the current financial year alone, the allocation for non-developmental and development expenditure on education for N.-W.F.P. is Rs. 275.9 lac, and Rs. 60·00 lac respectively as against Rs.

43·00 lac credited as Development Cess during the period from 14th October 1955 to 31st January 1963.

خان اجون خان جدون - جناب والا - یہ میرا پرانا سوال ہے - سوال دراصل یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی تمام میونسپل کمیٹیاں ایجوکیشن سیس جمع کرتی تھیں جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ رقوم Provincial Consolidated Fund میں جمع کی گئی ہیں - میرا خیال ہے کہ یہ ایجوکیشن سیس علیحدہ ہونا چاہئے - اگر ایسا نہیں تو پھر سارے مغربی پاکستان پر کیوں نہیں لگایا جاتا -

Mr. Speaker: Is it a suggestion or a supplementary question ?

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : What he needs to impress is کہ صوبہ سرحد میں جو ایجوکیشن سیس لگا ہوا ہے سارے مغربی پاکستان میں نہیں لگا ہوا - یہ ٹھیک ہے اور میں نے اس کی details دیکھی ہیں - میں یہ عرض کروں گا کہ پشاور میونسپل کمیٹی کے ۲۶ لاکھ روپیہ کے قریب arrears تھے جو خزانہ میں جمع کرادیئے گئے لیکن ۲۳ لاکھ روپیہ کی رقم جو انہوں نے بطور سیس وصول کی تھی خزانہ میں جمع نہیں کرائی گئی - یہ واقعی irregularity ہے اور جدون صاحب کا کہنا صحیح ہے کہ صوبہ سرحد کے علاقہ میں جو زیادہ ٹیکس لگایا جاتا ہے وہ چھوڑ دیا جائے - اور یہ B. D. کا محکمہ اکٹھا کرے یا سارے مغربی پاکستان پر Why should the Prov. Govt. collect this cess. وہ سیس لگایا جائے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا بہت مشکل ہوگا - ہم پہلی رقوم وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - پشاور سے کچھ رقم وصول کی گئی ہے - اور ہم اس بات پر سوچ بچار کر رہے ہیں - (Interruption)

میرے پاس پورے facts & figures - نہیں ہیں

These are extra two annas he is mentioning.

جناب والا - یہ صرف دو آنہ extra کی بات کر رہے ہیں - باقی کے متعلق میں عرض کروں گا - جناب کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی معرفت یہ سیس اکٹھا کیا جائے - آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کروں گا - کہ صرف

پنجاب نے اڑھائی کروڑ روپیہ contribute کیا ہے - سندھ نے ایک کروڑ تیس لاکھ - بہاول پور نے ۳۳ لاکھ اور صوبہ سرحد نے دو لاکھ ۸۳ ہزار روپیہ - یہ علاقہ واقعی غریب ہے اور اس کا نظام زیادہ تر Local Bodies کے سپرد ہے - میں جدون صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ یہ رقوم خزانہ میں جمع ہوچکی ہیں اور Local Bodies کا ان پر کوئی حق نہیں -

سردار عنائیت الرحمٰن خان عباسی - میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں اس سوال کی وضاحت کے بعد ضمنی سوال عرض کروں گا - گذارش ہے - کہ شروع میں جو Octroi وصول کیا جاتا رہا ہے اس پر دو آنے فی روپیہ ایجوکیشن سیس Rural Areas کے لئے جمع کیا جاتا رہا ہے - چنانچہ اس بنا پر لوکل باڈیز کے وزیر صاحب کو میں نے اور جدون صاحب نے پچھلے سیشن میں کہا تھا کہ ہمیں رقوم کی تعداد بتائی جائے کہ کتنی رقم میونسپل کمیٹی کے خزانہ میں جمع کرائی گئی ہے - آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ ایجوکیشن سیس کی رقم دوسرے کاموں پر خرچ کی جائے گی - اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے کون سی بات صحیح ہے ؟

Minister of Finance : Promotion and expansion of education of the public or any other purpose of general public utility.

اس کا نام ایجوکیشن سیس ہے -

سردار عنائیت الرحمٰن خان عباسی - یعنی آپ کا جواب صحیح ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - وزیر خزانہ صاحب نے جو جواب دیا ہے - اس سے ظاہر ہوگیا ہے کہ ایجوکیشن سیس صرف صوبہ سرحد میں تھا کیا یہ ممکن نہیں کہ حکومت از راہ کرم اس ٹیکس کو منسوخ کر دے - یعنی اب تک جو پیسہ میونسپل کمیٹی Prov : Consolidated Fund میں جمع کر رہی ہے اسے منسوخ کر دیں - کیونکہ باقی صوبہ میں ایسا کوئی ٹیکس نہیں -

وزیر خزانہ ۔ اس کے واپس لینے کا جو سوال ہے ہم اس پر سوچ بچار کر رہے ہیں ۔ خصوصیت سے اس بات کے لئے کہ اس علاقہ سے جو دو آنے extra سیس لیا جا رہا ہے اگر محکمہ بی ڈی کو رقم مطلوب ہے تو وہ خود جمع کرے محکمہ فنانس کیوں جمع کرے ۔

Why should the Government collect this fund ?

خان اجون خان جدون ۔ وزیر صاحب نے اس بات کو مان لیا ہے کہ صوبہ سرحد میں ایجوکیشن سیس وصول کیا جا رہا ہے ۔ اور جس مقصد کے لئے یہ سیس جمع ہو رہا ہے وہ Rural Areas کی تعلیمی ترقی کے لئے ہے ۔ یہ بھی انہوں نے فرمایا ہے کہ پشاور میونسپل کمیٹی نے ابھی تک ۳۳ لاکھ روپیہ ادا نہیں کیا کیا آپ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ اس کے لئے ایک target date مقرر کر دیں کہ اس کے بعد یہ رقم Consolidated Fund میں نہ جائے اور Rural Areas کی ترقی پر خرچ ہو ۔

Minister of Finance : There is no such fund to be spent on that particular place.

اصل بات تو یہ ہے کہ یہ ٹیکس صوبہ سرحد میں پہلے لگا ہوا تھا اب ہم نے inherit کیا ہے ۔ اسے Consolidated Fund میں جانا چاہیے تھا ۔ لیکن پتہ لگا ہے کہ نہیں جاتا ۔ ہم یہ سیس رواز کے مطابق جمع کر رہے ہیں ۔ ابھی پشاور میونسپل کمیٹی سے بقایا رقم وصول کی جائے گی اور پھر future کے متعلق provision کریں گے اور دیکھیں گے کہ آیا تمام علاقہ جات پر لگایا جائے یہ نہ لگایا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر محکمہ بی ڈی کو روپیہ درکار ہے تو وہ اپنے ٹیکسوں کے ریٹ بڑھا لے ۔ پراونشل گورنمنٹ کیوں بڑھائے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ میں اصل پوزیشن واضح کر دوں کہ integration کے بعد رولز کے مطابق یہ ایجوکیشن سیس جمع کیا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے کہ یہ رقم Rural Areas کی تعلیمی ترقی پر خرچ کی جائے گی اور ان کی جو ضروریات ہوں گی ان پر خرچ ہوگی ۔

Minister of Finance : It will be spent for the promotion and expansion of education of the public or any other purpose of general public utility.

Minister of Law : Of that Province ?

Minister of Finance : No.

فرنٹیئر حکومت جب ختم ہوگئی تو ہماری حکومت اور وہ ایک حکومت بن گئی -

یہ معاملہ : concerned deptt سے : Law Deptt میں آ گیا لیکن اس ایکٹ کے تحت یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ integration کے بعد اس رقم کو سارے صوبہ پر خرچ کیا جائے یا نہ کیا جائے - اس لئے یہ رقم General Consolidated Fund میں آ گئی - اب Law نے : Concerned Deptt کو کہا ہے کہ وہ ایکٹ ابھی تک قائم ہے اور آئین کے مطابق صرف اس صوبہ کے دوسرے کاموں پر بھی خرچ کرسکتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ جنرل فنڈ میں رہے - اب رہا یہ کہ ہماری حکومت فیصلہ کرے کہ اس رقم کو کیسے استعمال کیا جائے - میں نے اس کی Legal position واضح کر دی ہے -

خان اجرن خان جدون - وزیر صاحب نے جو Legal position بتائی ہے وہ ٹھیک ہے اس لئے کہ وہ لوکل ٹیکس تھا - لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ رقم Rural Areas کی تعلیمی ضروریات پر خرچ کی جائے - آپ نے اگر یہ رقم خرچ نہیں کی تو کیا آپ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ اس بات کا اندازہ کریں کہ Integration کے بعد Consolidated Fund نے کتنی رقم وصول کی ہے اور پھر یہ رقم وہاں کے لوکل باڈیز کے حوالے کر دیں تاکہ وہاں کے Rural Areas پر خرچ کی جائے -

Mr. Ahmed Mian Soomro : Point of order.

May I know whether the statement of the Law Minister or that of the Finance Minister should be taken is correct ?

Mr. Speaker : So far as the statement of the Law Minister is concerned that is purely on a legal issue and the statement of the Finance Minister is with regard to facts.

وزیر خزانہ - مسٹر اجون خان نے پڑھا نہیں اور سنا نہیں - وہ جو سیس ہے اس کی تو صرف Book adjustment ہوگی - ہم ۲ کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ ایک اور پھر ۶۰ لاکھ روپیہ کی ایک اور رقم اس علاقہ پر خرچ کرتے ہیں - کل تقریباً سوا تین کروڑ روپیہ ہوتا ہے - آپ حیران ہونگے کہ پورے ۸ برس میں صرف ۳۷ لاکھ روپیہ اکٹھا کیا گیا ہے - اب اس کے مقابلے میں سوا تین کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہے پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ یہ رقم وہاں خرچ کی جائے - اب یہ رقم جو جمع ہوئی ہے وہ مغربی پاکستان کی تحویل میں آ گئی ہے - آپ اس بات سے اندازہ کریں کہ آپ صرف دو لاکھ ۸۳ ہزار روپیہ دیتے ہیں - اس کے مقابلہ میں پنجاب اڑھائی کروڑ - سندھ ایک کروڑ تیس لاکھ اور بہاولپور جو ایک چھوٹی سی ریاست تھی ۳۷ لاکھ جمع کرتے ہیں - حکومت آپ کے دو لاکھ ۸۳ ہزار روپیہ کے مقابلہ میں سوا تین کروڑ روپیہ خرچ کرتی ہے - پھر بھی آپ satisfied نہیں ہیں -

خان اجون خان جدون - میں یہ آخری سوال پیش کروں گا - وزیر خزانہ صاحب اس ایجوکیشن سیس کو باقی ڈولپمنٹ کے اخراجات میں خلط ملط کر رہے ہیں - حالانکہ وہ بالکل علیحدہ ہے - اب وہ ۳۳ لاکھ ہو - دو لاکھ ہو - ۸ برس میں جمع ہوا ہو یا ۱۰ برس میں جمع ہوا ہو - قانونی نکتہ یہ ہے کہ یہ رقم وہاں کے Rural Areas کے لئے خرچ ہو -

Minister of Finance : I will get it examined in the light of what Mr. Memon has said.

LAND REVENUE COLLECTED FROM BAHAWALPUR DIVISION

***4609. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(*a*) the amount of land revenue collected from Bahawalpur Division each year from the time of integration to 30th June, 1963 and the year-wise total expenditure incurred on the development of the said Division during the above-said period;

(*b*) the expenditure incurred on the development schemes during the period from 1960 to 30th June, 1963 in each division and in case there is

any disparity in the amount of expenditure incurred in various divisions, the reasons thereof;

(c) whether it is a fact that at the time of making allocations for development schemes in the Budget for 1963-64 Bahawalpur Division was not given its due share; if so, whether Government are prepared to make up the deficiency during the next fiscal year;

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): (a) Answer to this part has already been given on 10th December, 1963.

(b) This information is not yet available and is being collected from various Department/Offices whose areas of jurisdiction overlap those of audit offices who maintain accounts.

(c) During the year, 1963-64 the allocation made to Bahawalpur Region increased by 457% over the allocation made in the previous year.

چودھری محمد علی - جناب والا - میرے سوال کے جزو (ب) کا جواب یہ دیا گیا ہے - کہ یہ معلومات ابھی تک دستیاب نہیں ہوئیں۔ اور یہ مختلف محکموں اور مختلف دفاتر سے کہ جنکے حلقہ اختیار میں انکا محاسبہ ہے - خلط ملط ہو گئی ہیں - ان سے اکٹھی کر رہے ہیں - تو جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ ایسے اہم حسابات کو جو عملہ خلط ملط کر رہا ہے - انہیں رکھنے کی کیا ضرورت ہے -

مسٹر سپیکر - یہ ضمنی سوال ہے - یا انکے متعلق اظہار خیال ہے -

PAY SCALES OF EMPLOYEES OF THE AUQAF DEPARTMENT IN QUETTA

***4886. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Auqaf Department be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Chief Administrator of Auqaf, Quetta Academy declared on 29th November, 1963 that such employees of the Auqaf Department who qualify in the examination heldy by the Academy would be given the scale of Rs. 250—15—400;

(b) whether it is a fact that a period of two years has elapsed since Maulana Abdul Latif, Khatib of Jamia Mosque, Dabgari, Peshawar. Maulana Alam Shah, Khatib of Kohat District, Maulana Qazi Abdul Salam of Jamia Mosque, Naushehra qualified in the said examination in the first batch and Maulana Muhammad Shoaib of Mardan, Maulana Fazal Haq, Khatib of Hasu Nagri, Peshawar, Maulana Hafizullah of Chamkani in Peshawar District and Maulana Syed Gul Badshah of Tooru, District Mardan qualified in the said examination in the 2nd batch;

(*c*) whether it is a fact that officials mentioned in (*b*) above have not so far been given the said grade; if so, reasons therefor?

(Khan Abdul Latif Khan rose to answer this question)

مسٹر نصر اللہ خان خٹک - پوائنٹ آف آرڈر - جو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اوقاف کے متعلق جواب دینے کے لئے اٹھے ہیں - وہ اس محکمہ کے پارلیمنٹری سیکرٹری نہیں ہیں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I uphold the point of order and read out the answer.

(*a*) Yes. The Chief Administrator in his presidential address delivered on the occision of distribution of certificates has stated on the 29th November, 1962 in the Academy of Islamic Studeis, Quetta, that it was proposed to give the Khatibs completing the course in the Academy the scale of Rs. 250—10 – 400.

(*b*) The Khatibs in question have since been granted the above scale.

(*c*) This question does not arise.

Mr. Ahmed Mian Soomro : From the question it appears that there is a Chief Administrator of Auqaf, Quetta Academy. I do not think there is any such post.

Minister of Law : Chief Administrator is for West Pakistan.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب وزیر صاحب یہ فرمائیں - کہ یہ گریڈ خطیب صاحبان کو کب سے دیا گیا ہے -

وزیر قانون - اگر معزز ممبر کا مطلب ہے - کہ میں تاریخ بتاؤں تو افسوس ہے کہ اس وقت نہیں بتا سکتا -

مسٹر عبدالرازق خان - جب سوال پوچھا گیا تھا - تو اسوقت تک تو نہیں دیا گیا تھا - اسلئے اگر آجکل ہی میں دیا گیا ہے - تو وہ تاریخ بتا دیں -

With retrospective effect. وزیر قانون - چھ اگست ۶۳ء

INTRODUCTION OF TOTAL PROHIBITION IN THE PROVINCE

***4903. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the the Minister of Excise and Taxation be pleased to state;—

(*a*) whether it is a fact that he had assured the House on several occasions that total prohibition in the Province will be introduced shortly; if so, the progress made in this behalf ;

(*b*) in case no final decision has so far been taken in the matter, reasons therefor; and whether Government intend to introduce prohibition within life time of the present Assembly ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (مسٹر لکشمن سنگھ) (الف) جی ہاں - یہ یقین دہانی کی گئی تھی - کہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کا جواب موصول ہونے پر جلد از جلد سارے صوبے میں امتناع شراب کے متعلق اقدامات کئے جائیں گے -

(ب) اس مسئلہ کے دور رس نتائج کے پیش نظر کونسل کے جواب کا انتظار ضروری ہے -

مولانا غلام غوث - آپ یہاں مسودۂ قوانین پاس کرتے رہے ہیں - کیا اس طرح اسکا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے جو آپ نے مشاورتی کونسل کے فیصلے تک شراب کے اس مسئلہ کو ملتوی کر رکھا ہے - اگر وہ سال بھر تک جواب نہ دے تو -

وزیر آبکاری ومحصولات - (شیخ مسعود صادق) یہ مسلسل کہا جارہا ہے - کہ جو چیز قرآن شریف میں حرام قراردی گئی ہے - اسکے متعلق آئین کے مسودے کی ضرورت نہیں ہے - یہ چیز تو ہم نے انتظامیہ کے نقطۂ نظر سے کی ہے - ہم نے اُن سے پوچھا ہے - کہ شراب دوائیوں میں استعمال ہوسکتی ہے - یا نہیں - اور اُن اشخاص کے لئے جو اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اسکی اجازت دی جاسکتی ہے ہم نے ان مسائل کے متعلق اسلامک آئیڈیالوجی کونسل سے پوچھا تھا - انہوں نے آگے اسلامک ریسرچ انسٹیٹوٹ سے چھ دسمبر کو پوچھا ہے - مزید برآں اس سلسلے میں ایک سوالنامہ بھی عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا گیا ہے - آپ کیا چاہتے ہیں کہ جس چیز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قانون موجود ہو - اس کے لئے اس ہاؤس میں بھی قانون بنایا جائے -

مولانا غلام غوث - میرا خیال ھے کہ محترم وزیر صاحب نے صحیح نہیں فرمایا - جو سوالنامہ انہوں نے جاری کیا تھا - وہ واپس لے لیا گیا ھے -

وزیر آبکاری و محصولات - یہ انکو علم ھوگا - میری اطلاع میں ایسا نہیں ھے -

مولانا غلام غوث - جن چیزوں کو قرآن نے حرام کیا ھے - کیا آپ انکو حرام نہیں کریں گے -

وزیر آبکاری و محصولات - میں کچھ عرض کرونگا تو وہ پھر غصہ کریں گے - انکو پتہ ھے کہ سؤر بھی حرام ھے - لیکن اگر اسکے کھانے سے کسی کی زندگی بچ سکتی ھے تو اللہ تعالیٰ نے اسکے کھانے کی بھی اجازت دے رکھی ھے - اب علماء صاحبان سے یہی پوچھا گیا ھے کہ جن دوائیوں میں شراب ھوتی ھے انکے بارے میں آنکی کیا رائے ھے -

مولانا غلام غوث - میرا سوال یہ ھے - کہ محترم وزیر خزانہ نے فرمایا ھے کہ جن چیزوں کو قرآن نے حرام قرار دیا ھے انکے لئے یہاں قانون کی ضرورت نہیں ھے - تو کیا وہ قرآن کے محرمات کو قانونی شکل میں حرام نہیں کرنا چاھتے -

وزیر آبکاری و محصولات - سؤر بھی تو حرام ھے لیکن زندگی بچانے کے لئے اسکا کھانا بھی جائز ھے -

مولانا غلام غوث - تو آپ شراب بند نہیں کرنا چاھتے ھیں -

وزیر آبکاری و محصولات - اگر دوائیوں میں استعمال ھو اور اگر کسی شخص کے بارے میں ڈاکٹر یہ کہتا ھے کہ اسکے بعد وہ زندہ نہیں رہ سکتا - تو پھر آپ سے پوچھتے ھیں تو بھی آپ غصہ کرتے ھیں - آپ سے نہیں پوچھتے تو بھی آپ غصہ کرتے ھیں -

مولانا غلام غوث - جناب سپیکر - محترم وزیر خزانہ کے جواب

میں تضاد ہے کبھی فرماتے ہیں ۔ کہ مشاورتی کونسل سے پوچھا گیا ہے۔ اور انکا جواب ملنے پر اسکو بند کر دیا جائیگا ۔ اور اب کہتے ہیں کہ ۔۔۔

Minister of Excise & Taxation : The policy of the Government is complete prohibition.

مولانا غلام غوث ۔ کبھی کہتے ہیں کہ مشاورتی کونسل کا جواب آنے پر بند کرینگے ۔ کہ سؤر کی طرح اسکی بھی اجازت ہونی چاہئے ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ مولانا صاحب ایسا نہیں ہے ۔ شیخ صاحب کا فرمانا یہ ہے کہ یہ ہم مانتے ہیں کہ قرآن شریف میں اسکو حرام قرار دیا گیا ہے ۔ اور حرام ہے ۔ اب آپ جیسے علماء صاحبان سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا اسکے استعمال کی اجازت بیماری وغیرہ کی حالت میں بھی ہے یا نہیں ۔ اور جسوقت یہ جواب آ جائیگا ۔ اسوقت اسکا فیصلہ کر دیا جائیگا ۔ کہ آیا یہ کسی صورت میں بھی جائز ہے یا ہر صورت میں ہی حرام ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ مشاورتی کونسل میں سوائے ایک آدمی کے اور کوئی عالم نہیں ہے ۔ جس پر مجھے اسوقت بحث نہیں کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس پر بحث نہیں کر سکتے ۔

مولانا غلام غوث ۔ میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا ۔ جب آپ خود ایک مثال دیتے ہیں ۔ اور سؤر کھانے کے جواز میں شراب کو بھی مستثنےٰ کرا رہے ہیں ۔ کہ ایسی شکل میں اسکے استعمال کی اجازت ہونی چاہئے ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ اسکو بند کر دیں ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ مغربی پاکستان کے بعض حصوں میں قطعاً بند ہے ۔ سابق پنجاب اور فرنٹیئر میں بھی بند ہے ۔

AMENDMENT OF WEST PAKISTAN URBAN IMMOVABLE PROPERTY TAX ACT 1958

***4905. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state whether it is a fact that as a result of the existing legislation which prescribes the rate of assessment of property tax as

10 per cent the owners of big properties have benefited much, while the owners of small properties have suffered a great loss ; if so ; whether Government intend to suitably amend the said legislation ?

Parliamentary Secretary. (Mr. Laxman Singh) The legislation in question has generally benefited the owners of both big and small properties and particularly self occupied. The extent of benefit varies.

مولانا غلام غوث - کیا محترم دوست یہ بتائیں گے کہ یہ جو جواب دیا ہے کہ ۱۰ فیصدی کرایہ ٹیکس ادا کرنے کا سب کو فائدہ پہنچ رہا ہے - کیا یہ آپ ضمیر کے مطابق جواب دے رہے ہیں -

وزیر آبکاری و محصولات - (شیخ مسعود صادق) - مولانا تھوڑا سا ایسا طبقہ ہے جس کو تھوڑا نقصان پہنچ رہا ہے - ہم انشاء اللہ سوچ رہے ہیں کہ ضروری امنڈمنٹ اسکے متعلق لے آئیں -

---

ENGAGEMENT OF MR. HUSSAIN NAQVI, ADVOCATE BY AUQAF DEPARMENT

***4979. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state :—

(*a*) the number of cases relating to the Auqaf Department in which Mr. Hussain Naqvi, an Advocate of Lahore was engaged on behalf of the Auqaf Department ;

(*b*) the total amount of fees paid to the said Advocate on account of the above said cases by the Auqaf Department ;

(*c*) the total amount of T. A. paid by the Auqaf Department to the said Advocate for conducting the cases in Courts, outside Lahore ;

(*d*) whether it will not be economical to engage local Lawyers for conducting cases on behalf of the Auqaf Department ?

وزیر قانون - (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)

(الف) ۱۵۹

(ب) ۳۵۸۴۴ روپے اور ۹۹ پیسے -

(ج) مبلغ ۱۰۸۳۷ روپے -

(د) جی ہاں - اس وقت متعدد مقامات پر وہاں کے مقامی وکلاء مقرر ہیں - مگر پیچیدہ مقدمات کے لئے لاہور سے تجربہ کار وکیل بھیجے جاتے ہیں -

مولانا غلام غوث - سوال کا مطلب یہ تھا کہ محکمہ اوقاف میں مقدمات کے لئے بھی لاھور ھی سے وکلاء بھیجے جاتے ھیں - آیا یہ بہتر نہیں ھے کہ مقامی وکلاء سے استفادہ کیا جائے اس میں کم خرچ ھوگا - کیونکہ اب تک ۳۵ ھزار روپیہ ایک متعینہ وکیل کو دئے جا چکے ھیں تو میرے خیال میں کیا اس وکیل کو سرکاری طور پر باقاعدہ مقرر کر دیا گیا ھے یا اس کے ساتھ کوئی ٹھیکہ ھے -

وزیر قانون - کوئی ان کے ساتھ ٹھیکہ نہیں ھے - وہ ان کو مقرر کیا گیا ھے - میں نے جواب میں عرض کیا ھے کہ ابھی اس وقت حالات یہ ھیں کہ جو اوقاف کا لوکل معاملہ ھے وھاں مسٹر نقوی کو نہیں بھیجتے لیکن اگر کوئی پیچیدہ معاملہ پیدا ھو جاتا ھے جس میں نقوی صاحب کی بحیثیت ان کی قابلیت کے ضرورت پڑتی ھے تو وھاں بھیج دیا جاتا ھے - ورنہ جیسے علماء کی ضرورت پڑتی ھے تو ھم پشاور اور ھزارہ سے بھی منگا لیتے ھیں اس طرح اور ایسے ھی حالات میں جب ضرورت پڑتی ھے تو ھم ان کو بھیج دیتے ھیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ھے - نقوی صاحب پر اب تک ساڑھے ۴۶ ھزار روپیہ ٹی - اے - اور ڈی - اے پر خرچ ھوچکا ھے تو کیا یہ بہتر نہ ھوگا کہ x x x x x x x *

Mr. Speaker : This is not proper. Mr. Hamza should withdraw these remarks. This is not a supplementary question.

Mr. Hamza : I withdraw.

M . Speaker : These remarks should be expunged from the proceedings of the Assembly.

RULES OF PROCEDURE OF THE WEST PAKISTAN PROVINCIAL ASSEMBLY

***4986. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Law be pleased to state :—

(*a*) whether the Committee set up for scrutinzing the Draft Rules of Procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan prepared by the Special Committee has scrutinized the said Rules ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the Report of the said committee will be presented to the Assembly during the current session ; if not, reasons therefor ?

* Expunged as ordered by the Mr. Speaker.

Parliamentary Secretary (Raja Muhammad Ashraf Khan) (*a*) Yes.

(*b*) The Provincial Assembly, on a motion by the Minister for Law moved on 5th December 1963, has extended the time for the presentation of the Report by Committee up to 31st December 1963.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Is this the Committee merely for the purpose of scrutinising these draft Rules or is this the Committee referred to under Rule 177 of Procedure ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The Member was sworn in as Member long after this Committee was constituted. This is a special committee which was set up on a motion moved by Begum Jehanara Shah Nawaz and it is not a Standing Committee as envisaged by the Rules.

Mr. Ahmed Mian Soomro : When there is no Committee to function as required by Rule 177 does the Government propose to move for the setting up of such a Committee ?

Minister of Law : What is Rule 177.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Rule 177 says that : when a privilege motion has to be referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges . . . .

Minister of Law : We are not concerned here with the Rules of Procedure Committee. It is not that Committee on privileges. If the Member wants one to be set up he is free to make a motion.

WEST PAKISTAN PRESS AND PUBLICATIONS ORDINANCE, 1963

***5135. Mr. Hamza** : Will the Minister of Information be pleased to state the names of the Dailies, Periodicals and the Printing Presses against which Government have taken action under the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963 along with the nature of the allegations levelled against each of them?

Parliamentary Secretary : (Raja Muhammad Ashraf Khan) : No action has, so far, been taken against any Daily, Periodical or Printing Press under the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963.

DURGAHS TAKEN OVER BY AUQAF DEPARTMENT

***5198. Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shams-ud-Din Jilani** : Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state:—

(*a*) whether it was the declared policy of Government that Durgahs having no land attached to them would not be taken over by the Auqaf Department ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to release all such Durgahs taken over by the Auqaf Department against the Governmet declared policy ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): (*a*) No. (*b*) No.

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب کیا آپ کوئی سپلیمنٹری پوچھنا چاہتے ہیں -

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی - جی ہاں - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب از راہ کرم فرما سکتے ہیں کہ جن کارندوں نے درگاہوں کا سروے کیا تھا کیا انکا سروے خدا کا فرمان ہے یا گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ درگاہیں زمین والی ہوں یا نہ ہوں لیکن انہیں لے لیا جاوے - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں کی درگاہیں لی جاتی ہیں جن کے ساتھ کوئی پراپرٹی ہو یا زمین ہو - اور جن کے ساتھ کچھ نہ ہو تو کیا ان کو بھی لے لیا جاتا ہے ؟

وزیر قانون - جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے اسکے بارے میں سوال نہیں کیا گیا - سوال صرف یہ پوچھا گیا ہے کہ آیا گورنمنٹ کی یہ پالیسی تھی کہ وہ درگاہیں جنکے ساتھ کوئی بھی زمین نہیں ہے انکو اوقاف کا محکمہ اپنی تحویل میں لے گا تو جواب میں کہا گیا ہے کہ نہیں - جہاں تک اس پالیسی کا تعلق ہے میں معزز ممبر سے یہ عرض کروں گا کہ اوقاف ایکٹ اور اسکے رول وہ پڑھیں اس میں واضح طریقہ سے کہا گیا ہے کہ کون کون سی درگاہیں اور املاک لی جائیں گی -

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی - اور جو درگاہیں نہیں لی گئی ہیں انکی کیا وجوحات ہیں -

وزیر قانون - اگر آپ چاہیں گے کہ جو اب تک نہیں لی گئی ہیں تو ہم انکو بھی لے لیں گے -

رائے منصب علیخان کھرل - جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ اگر کسی درگاہ کے ساتھ کوئی پراپرٹی Attach نہیں ہے تو وہ اسکو بھی اپنی تحویل میں لے لے - جناب والا - شیخوپورہ میں جنڈیالہ شیر خاں میں وارث شاہ کا مزار ہے اور وہ

نہایت خستہ حالات میں ہے کیا گورنمنٹ اسکو اپنی تحویل میں لینے کے لئے تیار ہے -

وزیر قانون - ضرور غور کیا جائیگا - اگر قانون نے اجازت دی تو اسے لے لیا جائیگا -

---

APPOINTMENT OF MR. ABDUL QADIR SHAIKH AS DISTRICT PUBLIC PROSECUTOR IN THATTA DISTRICT

***5219. Major Abdul Majid Khan:** Will the Minister of Law be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Abdul Qadir Shaikh has recently been appointed as District Public Prosecutor in Thatta District;

(*b*) whether it is a fact that the District Magistrate, Thatta and Sessions Judge concerned recommended Mr. Muhammad Abbasi, the senior most Assistant Public Prosecutor, Thatta, for this appointment; if so, reasons for which their recommendations were not accepted and Mr. Abdul Qadir Shaikh was appointed as District Public Prosecutor;

(*c*) whether it is a fact that Mr. Muhammad Abbasi made a representation against the said appointment; if so, the decision taken thereon ?

Parliamentary Secretary (Raja Muhammad Ashraf Khan), (*a*) Yes. It is pointed out that the name of the appointee Public Prosecutor is Mr. Ghulam Qadir Sheikh and not Mr. Abdul Qadir Sheikh.

(*b*) No. Mr. Muhammad Mohsin Abbasi, was not recommended by the District Magistrate, Thatta. The correct position is that his application was merely passed on to this Department by the Sessions Judge alone, whereas the District Magistrate, Thatta and the Sessions Judge, Hyderabad, strongly recommended Mr. Ghulam Qadir Sheikh, for appointment as Public Prosecutor, Thatta. Mr. Ghulam Qadir Sheikh, was also strongly recommended by the Special Judge (Central) Government, Karachi, and Special Judge-*cum*-Enquiry Officer, Hyderabad. He had already served as District Public Prosecutor, Thatta, for 9 years and as Assistant Public Prosecutor and as Special Public Prosecutor, for 13 years in all, but resigned in the year 1961 on account of ill-health. He had earned good reports throughout his previous service in the Department and was therefore, considered more suitable for appointment as Public Prosecutor-*cum*-Government Pleader.

(*c*) No. No such representation has been received after the appointment of Mr. Ghulam Qadir Sheikh.

ALLOCATION MADE OUT OF RESERVE FUND FOR THE CONSTRUCTION OF RAWAL DAM

***5297. Raja Ghulam Sarwar:** Will the Minister of Finance be pleased to state whether any allocation has been made out of the Reserve Fund for the construction of Rawal Dam; if so, the amount thereof ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo): There is no "Reserve Fund" with the Provincial Government for meeting the expenditure on such Projects. Therefore, the question of any allocation out of the Reserve Fund for the construction of Rawal Dam does not arise.

CONSTRUCTION OF SEPARATE BUILDING FOR TREASURY OFFICER, BAHAWALNAGAR

*5301. **Pir Muhammad Zaman Chishti :** Will the Minister of Finance be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the office of the Treasury Officer, Bahawalnagar District is housed in Civil lock up of Bahawalnagar Tehsil;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) reasons therefor and (*ii*) whether Government intend to construct a separate office building for the said Officer; if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (حاجی سردار محبوب علی بھائیو)

(الف) جی ہاں -

(ب) (۱) جگہ کی قلت کی بنا پر

(۲) ایک تجویز محکمہ مالیات میں کمشنر بہاولپور ڈویژن کی جانب سے موصول ہوئی جس پر حکومت غور کر رہی ہے - وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے -

---

QUANTITY OF OPIUM SUPPLIED TO EAST PAKISTAN AND AZAD KASHMIR

*5307. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state the quantity of Opium supplied by the West Pakistan Government to East Pakistan and Azad Kashmir respectively from 1956 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : The quantity of opium supplied by the West Pakistan Government to East Pakistan and Azad Kashmir from 1956 to 1963 is as under :—

Year		*East Pakistan*			*Azad Kashmir*		
		Mds.	Sr.	Cht.	Mds.	Sr.	Cht.
1956	...		...		3	0	0
1957	...		...		2	20	0
1958	...		...		2	20	0
1959	...		...		1	0	0
1960	...		...		1	0	1
1961	...	85	0	0	3	0	0
1962	...		...			...	
1963	...	60	30	0		...	
		145	30		13	0	0

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ۱۰ دسمبر کو میرا ایک سوال اس ایوان میں پیش ہوا تھا جس کے جواب میں جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نے World Health Organization کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہوا ہے اس کے تحت ہر سال مغربی پاکستان میں افیون کی جو پیداوار ہے اسکو ۱۰ فیصدی کم کیا جا رہا ہے لیکن کمی اس لئے نہیں کی گئی کیونکہ حکومت مغربی پاکستان آزاد کشمیر اور مشرقی پاکستان کو بھی افیون سپلائی کرتی ہے۔ آج میں نے سوال کے ذریعے جب دریافت کیا کہ مشرقی پاکستان اور آزاد کشمیر کو کتنی افیون سپلائی کی جا رہی ہے تو اس کے جواب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نہ صرف معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہی ہے بلکہ جواب بھی غلط دیا جا رہا ہے - اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ ۱۹۶۱ میں مغربی پاکستان میں ۵۳ اعشاریہ ۷ من افیون سپلائی کی گئی لیکن ۱۹۶۲ میں ۲۳۴ من سپلائی کی گئی اور جیسا کہ آج کے اعداد و شمار سے ثابت ہے مشرقی پاکستان یا آزاد کشمیر کو ۱۹۶۲ میں کوئی افیون سپلائی نہیں کی گئی - اس تضاد کا جواز بیان کریں -

وزیر آبکاری و محصولات - (شیخ مسعود صادق) حضور میں نے یہ عرض کیا تھا کہ Consumption پر ہم نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم بتدریج اسے کم کریں گے He is talking of production; he is mixing two things ; Consumption and Production تو جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے وہ بتدریج کم کر رہے ہیں معاہدے کے حساب سے - اور یہ کشمیر اور وہ اپنا بنگال ہے ان کے لئے باہر سے آیا کرتی تھی - اب مغربی پاکستان ہی سے وہاں بھیجی جاتی ہے - وہاں بھی بتدریج کم ہو رہی ہے اور جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے میں نے عرض کیا ہے کہ ہم کم کر رہے ہیں اور معاہدے پر پورا عمل در آمد کر رہے ہیں -

مسٹر حمزہ- جناب وزیر صاحب نے بڑا عجیب جواب دیا ہے - میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں - کہ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کھپت کا معاہدہ کیا اور پیداوار کا نہیں کیا تو کیا آپ بتا

سکتے ہیں کہ آپ نے کتنی افیون اب تک فاضل رکھی ہوئی ہے - حقیقت یہ ہے - کہ جتنی پیدا کی جاتی ہے وہ کھپت کے لئے ہی ہوتی ہے -

وزیر ریلوے - آپ کو کتنی ضرورت ہے ؟

مسٹر حمزہ - آپ اس کی وضاحت کیجئے - ایک سال میں آپ ۱۵۳ من پیدا کرتے ہیں -

وزیر آبکاری و محصولات - مجھ کو فریش نوٹس دیں میں بتا دوں گا کہ کتنی ہمارے پاس پڑی ہوئی ہے - فیکٹس مجھے بتا دیں -

مسٹر حمزہ - فیکٹس مزید بتلانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا - وہ تو اس وقت ایوان کے سامنے ہیں - اعداد و شمار جو آپ نے پچھلی بار دئیے تھے وہ بھی موجود ہیں اور جو آج دیئے ہیں وہ بھی سامنے ہیں - آپ اس تضاد کی وضاحت کیجئے - ٹرخانے کی کوشش نہ کریں -

مسٹر سپیکر - مسٹر حمزہ - آپ کا جو موجودہ سوال ہے وہ صرف افیون کی مقدار کے متعلق ہے جو مغربی پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے مشرقی پاکستان اور آزاد کشمیر کو مہیا کی جاتی ہے - اگر آپ کل مقدار معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے نیا سوال دے دیں -

---

STAFF OF INFORMATION DEPARTMENT LAHORE REGION

***5428. Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Information be pleased to state :

(*a*) the categories with scales of pay, allowances, etc., of the personnel of the Information Department, Lahore Region ;

(*b*) the functions entrusted to each category of the Said staff ?

یا لسٹر سیکرٹری - (راجہ محمد اشرف خاں)

الف و ب) محکمہ اطلاعات کی موجودہ تشکیل میں لاہور ریجن میں کوئی ڈائریکٹریٹ نہیں ہے اس لئے عملہ کی اصناف اور

ان کی تنخواہوں کے سکیل اور الاؤنس اور ان کے فرائض کی تخصیص نہیں کی جا سکتی ۔

لاہور ریجن کا کام البتہ محکمہ اطلاعات کی طرف سے اس کے متعلقہ دفاتر کے ذریعہ انجام پاتا ہے ۔ ان دفاتر میں سے ڈائریکٹر پریس انفارمیشن لاہور ڈویژن کے کمشنر اور ڈویژنل کونسل کے اشاعتی امور کی دیکھ بھال کرتا ہے ۔ یہ افسر کلاس I کے سینئر سکیل کا حامل ہے اسکے فرائض میں ڈویژن اور ضلعی حکام کی کار گذاری کو اخباری اشاعت دینا شامل ہے ۔

راولپنڈی ڈویژن کے امور کی دیکھ بھال مندرجہ ذیل عملہ کرتا ہے :-

اسسٹنٹ ڈائریکٹر - سکیل ۳۰۰ - ۲۵ - ۵۰۰ - ۵۳۰/۵۶۰ - ۳۰ - ۷۷۰ - ۳۰ - ۸۵۰ جمع گذارہ الاؤنس حسب معمول ۔

ڈویژن کے اشاعتی امور کی ذمہ داری اسکے سپرد ہے ۔ اور اس میں ڈویژنل کمشنر اور کونسل کی کار گذاری کی اشاعتی دیکھ بھال بھی شامل ہے ۔ ضلعوں اور ڈویژن کی ترقیاتی امور کی اشاعتی ذمہ داری بھی اسکے سپرد ہے ۔

اسسٹنٹ انفرمیشن آفیسر - سکیل ۲۰۰ - ۱۰ - ۳۵۰ جمع حسب معمول مہنگائی الاؤنس ۔

یہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا اسکے فرائض کی انجام دہی میں معاون ہے ۔ اور اسکا ذمہ ہے کہ روزانہ اخبارات کی چھان بین کرے اور اخبارات کے لئے پریس نوٹ اور ہینڈ آؤٹ تیار کرے اور سرکاری پالیسیوں کے بارے میں اخبارات اور عوام کا رد عمل کمشنر کے علم میں لائے ۔

دو آرٹیکل رائیٹر - سکیل ۲۱۵ - ۱۵ - ۳۵۰ (مجموعی)

پریس نوٹ اور ہینڈ آؤٹس تقاریر اور پیغامات کا ترجمہ اور

دوسرے متعلقہ امور بشمول مضمون نویسی اس کے ذمہ ہیں۔

باقی ماندہ عملہ جو ایک سینئر کلرک ، ایک سٹینو ٹائپسٹ ، ایک فوٹو گرافر ، ایک ڈارک روم اٹینڈنٹ ، دو ڈرائیور ، ایک دفتری اور تین چپراسیوں پر مشتمل ہے۔ یہ افراد ان فرائض کی انجام دہی کے ذمہ دار ہیں جو عام طور پر دفتری امور کے سلسلہ میں ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔

سینئر کلرک -	۱۲۵ - ۷ - ۱۹۵/۸ - ۲۷۵
سٹینو ٹائپسٹ -	۱۲۵ - ۷ - ۱۹۵/۸ - ۲۷۵
فوٹو گرافر -	۲۱۵ - ۱۵ - ۳۵۰
ڈارک روم اٹینڈنٹ -	۱۱۵ - ۵ - ۱۷۵
ڈرائیور -	۹۵ - ۳ - ۱۲۵
دفتری -	۷۵ - ۱ - ۹۰
چپراسی -	۶۵ - ۱ - ۸۰

COMMUTATION OF PENSIONS

5431. Khawaja Muhammad Safdar : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the value of the commuted portion of pension of such pensioners as get their pensions commuted on medical certificate, is equal to the total of 10 years pension for the said portion ;

(*b*) whether it is a fact that such pensioners who live beyond 10 years after commutation, continue to get the pension at the reduced rate ; if so, reasons therefor;

(*c*) the percentage of those pensioners who die within ten years after commutation of their pensions ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mehboob Ali Bhayo) ; (*a*) The commuted portion of the pension is calculated in accordance with the table given in the West Pakistan Civil Services Pension Rules. If a person retires at the age of 55 years, he will get commutation value of his pension equal to 11.55 expressed as number of years purchase. On the other hand, if a person retires at the age of 60 years, he will get commutation value of his pension equal to 9.58 expressed as number of years purchase, and so on.

b) Yes.

The reason is that the loss on account of commutation is to be divided between both the parties. In case he dies earlier than the expiry of the period for which commutation value was paid to him, Government is put to loss. If he continues to live after the expiry of the number of years for which commutation value had been paid to him he loses for the rest of his life. Obviously he got his pension commuted keeping this fact in view. The pension cannot be restored to its full value after the expiry of the specified period.

(c) The figure of the number of pensioner, who die within 10 years after the commutation of their pension are not readily available and will be collected from the concerned offices.

NEWSPAPERS WHOSE DECLARATION WERE CANCELLED

***5457. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Information be pleased to state: –

(a) the names of newspapers in the Province whose declarations were cancelled by the Provincial Government under the various laws during the period from 8th October 1958 to 8th June 1962 ;

(b) the names of newspapers out of those referred to in *(a)* above which were subsequently permitted to restart the publications ?

Parliamentary Secretary (Raja Muhammad Ashraf Khan) : (a) and (b) The detailed answer to this question is available in the lists placed on the table of the House.

'A'

LIST OF NAMES OF NEWSPAPERS WHOSE DECLARATIONS WERE CANCELLED BY THE PROVINCIAL GOVERNMENT UNDER THE VARIOUS LAWS DURING THE PERIOD FROM 8.10.58 to 8.6.62

Sl. No.	Name of Newspapers	Place of publication	Date of cancellation and section of Law under which cancelled.	
1.	Urdu & Pushto Weekly "Kifayat Shuar";	Peshawar.	13.2.1960.	Under section 12 (1) (ii) of the Security of Pakistan Act, 1952.
2.	Urdu Weekly "Farda"	Multan.	15.4.59	-do-
3.	Urdu Fortnightly "Alambardar-Haq"	D. I. Khan	1.6.59	-do-
4.	Pushto Monthly "Zhob Pohana"	Peshawar.	16.5.59	.do-
5.	Pushto Monthly "Sahar"	Peshawar.	18.11.58	-do-
6.	Pushto Monthly "Sithoray"	Mardan	6.11.58	-do-
7.	Pushto Monthly "Mashoom"	Peshawar.	24.10.58	-do-
8.	Urdu weekly "Re-Public"	Peshawar.	24.11.58	-do-
9.	English, Urdu & Sindhi weekly "Jaiza".	Larkana	23.10.58	-do-
10.	Sindhi Weekly "Mazdoor"	Larkana	12.1.59	-do-
11.	Urdu Weekly Ulas	Peshawar.	13.11.58	-do-
12.	Urdu & Pushto Weekly "Qaumi Awaz"	Peshawar	13.11.58	-do-
13.	Urdu & Pushto Weekly "Karwan"	Peshawar.	22.12.58	-do-
14.	Pushto Monthly "Zanjo"	Peshawar.	17.6.60	under section 12 (2) (f) of the Press & Publications ordinance, 1960.
15.	Urdu Monthly "Nijat"	Peshawar.	1.7.60	-do-
16.	Urdu and Pushto Weekly "Jamhooriat".	Peshawar.	3.4.62	-do-
17.	Pushto Monthly "Inar"	Peshawar.	17.5.61	-do-
18.	Urdu Weekly "Rahbar"	Peshawar.	22.12.62	under section 12(2) (d) & (f) of the Press and Publications Ordinance, 1960.

'B'

NAMES OF NEWSPAPERS WHICH WERE SUBSEQUENTLY PERMITTED TO RESTART PUBLICATION.

NIL

FINANCIAL AID TO URDU NEWSPAPERS

***5458. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Information be pleased to state whether any financial aid has been granted by the Provincial Government to any Urdu Newspapers of the Province during the period from 8th June, 1962 to-date; if so; *(i)* the names of such newspapers; *(ii)* the name of the fund out of which the said aid was given and *(iii)* the policy for granting such aid?

پارلیمنٹری سیکرٹری (راجہ محمد اشرف خاں) جی نہیں - صوبائی حکومت کی طرف سے کسی اردو اخبار کو ۸ جون ۱۹۶۲ء سے آج تک کوئی مالی امداد نہیں دی گئی -

---

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER

WAQAF PROPERTIES ENTRUSTED TO UNION COMMITTEES

139. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state whether it is a fact that the Chief Administrator of Auqaf has entrusted to Union Committees the management of certain Waqaf properties under Rule 6 of the West Pakistan Union Committees (Functions) Rules, 1960; if so, the names of the Union Committees as well as of Waqaf properties entrusted to them and the yearly income of the said properties ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : No. The latter part of the Question does not arise.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) جناب والا - میں نے لیڈر آف دی آپوزیشن سے بات کی ہے - انہوں نے یہ مان لیا ہے کہ پہلی اور دوسری تاریخ کو غیر سرکاری دن کی بجائے سرکاری کام ہوگا اور Second Sitting کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ابھی نہ کی جائیں کیونکہ Progress اچھی خاصی ہو رہی ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہفتے کو بھی چھٹی ہو - ہفتہ اتوار دو دن بند ہوں - اگر کام زیادہ ہوا تو چھ سات تاریخ کو دو نشستیں کر دیں گے -

Mr. Speaker : Yes, if that is the sense of the House, we can make changes in the programme.

خان اجون خان جدون - غیر سرکاری کام کیلئے یکم اور دو تاریخ مقرر ہوئی تھی - کیا اس کو اب چھ سات تاریخ پر لیجانے کا پروگرام ہے - ؟

مسٹر سپیکر - سات سے پہلے نہیں ہو سکے گا -

وزیر خزانہ - وہ سات کے بعد ہوگا - سات کے بعد جب بھی آپ کہیں گے اور لیڈر آف دی آپوزیشن دن Fix کریں گے - میں سرکاری ایام بھی Surrender کرنے کے لئے تیار ہونگا -

خان اجون خان جدون - کیا یہی کارروائی ان دنوں میں انجام دی جائے گی -

وزیر خزانہ - جی ہاں یہی کارروائی ان دنوں پر ملتوی ہو جائے گی-

مسٹر سپیکر - شیخ صاحب اس میں ایک پوزیشن یہ ہوگی کہ ہمیں اس میں بیلٹ باقاعدہ کرنا پڑے گا -

خان اجون خان جدون - جناب بیلٹ تو ہو چکا ہے -

Mr. Speaker : We will decide it on the 7th.

وزیر خزانہ - اگر رولز اجازت دیں تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا -

---

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 4928

Mr. Speaker : There is a question of privilege sought to be raised by Mr. Hamza. The Member may ask for leave to raise the question.

Mr. Hamza : Sir, I beg to ask for leave to raise a question involving a breach of privilege of the Assembly as well as of the members of this House caused by the incorrect answers given in writing in this august House to my Starred Question No. 4928, part (*b*) and (*c*) on 30.12.63. The incorrect answers are, to say the least, a negation of the privileges of the members to ask questions and receive correct replies thereof. Moreover, the wrong replies undo the very aim and purpose of this Assembly as an organ of the State meant to control the working of the various departments under the Provincial Government.

Mr. Speaker : The Member may make a short statement, if he likes.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں نے سوال کے ذریعہ گورنمنٹ سے یہ دریافت کیا تھا کہ آیا بہت سی آپوزیشن پارٹیوں کے لیڈر صاحبان نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ جماعت اسلامی کے سالانہ اجتماع میں گڑ بڑ

ہوئی ہے اس کی جو ڈیشیل انکوائری کروائی جائے - اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ کیا لاہور ڈویژن کے کمشنر صاحب نے انکوائری کروانے سے بھی انکار کر دیا ہے جواب میں یہ بتایا گیا تھا کہ چونکہ اس قسم کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی لہذا انکار کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

جناب والا - میں نے آپ کے سامنے ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۳ کا روزنامہ ''نوائے وقت،، پیش کیا ہے - اس کے صفحہ اول پر لکھا ہے - کہ چودھری محمد علی سابقہ وزیر اعظم جو نظام اسلام پارٹی کے کنوینر بھی ہیں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہائی کورٹ کے جج سے جماعت اسلامی کے اجتماع میں غنڈہ گردی کی تحقیقات کروائی جائے - اسکے ساتھ ساتھ میں نے ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ کے روزنامہ ''کوہستان،، کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کی جانب سے غنڈہ گردی کے خلاف پر زور احتجاج اور عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے ان میں میاں محمود علی قصوری - آغا شورش کاشمیری - مولینا عبدالستار خان نیازی - میاں امیرالدین - خواجہ محمد رفیق - سردار ظفراللہ اور ملک اسلم حیات شامل تھے - اور اسکے علاوہ آپ کے سامنے ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ کا روزنامہ ''امروز،، بھی پیش ہے - جس میں جناب کمشنر صاحب لاہور ڈویژن کا بیان ہے کہ ''عدالتی تحقیقات نہیں کرائی جائے گی،،

جناب والا - حقیقت یہ ہے کہ جماعت اسلامی کے سالانہ اجتماع میں جو گڑ بڑ اور غنڈہ گردی ہوئی ہے اس سے تمام ملک کے طول و عرض میں اضطراب اور پریشانی پھیلی ہوئی ہے اور اس کی وجہ آپ کے سامنے ہے - - - - - -

مسٹر سپیکر - مسٹر حمزہ آپ کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہے کہ کمشنر لاہور ڈویژن کو written representation دی گئی تھی - یا پھر آپ انہیں اخبارات پر انحصار کر رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں نے جو سوال کیا تھا اس میں یہ ذکر نہیں تھا کہ بذریعہ written representation مطالبہ کیا گیا تھا -

مسٹر سپیکر - لیکن جواب میں یہ ہے کہ ان کو ایسی کوئی اطلاع یا عرضداشت موصول نہیں ہوئی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - سوال گندم اور جواب جو والا معاملہ ہے - یہ تو ان کے ٹالنے کا طریقہ ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ ممبران کے سوال کرنے کے حق اور اسمبلی کی افادیت کو نقصان پہنچا ہے - جناب سپیکر - آپکو اس بات کا علم ہے کہ ہماری گورنمنٹ جو ڈکٹیٹرانہ اختیارات لئے ہوئے ہے - - - - - - -

Mr. Speaker : No discussion about that. The member should confine himself to two arguments - (1) whether any privilege has been breached, and (2) whether this answer was incorrect.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ اس سے قبل کہ میں اس پرولیج موشن کی admissibility پر بحث کروں مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اس کے متعلق ایک چھوٹا سا بیان آپ کے سامنے پیش کروں اور اسکی اہمیت کو عیاں کروں -

مسٹر سپیکر - لیکن short statement ان دو سوالات پر منحصر ہونی چاہئے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - admissibility تو آخیر میں آئے گی -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے کہ آپ نے اس وقت ثابت یہ کرنا ہے کہ بریچ آف پرولیج ہوئی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - استحقاق کی خلاف ورزی کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ استحقاق کی اہمیت بھی ایوان کے سامنے بیان کرنی ہے -

مسٹر سپیکر - جب یہ پرولیج موشن admit ہو جائیگا اس کے بعد اسکی اہمیت کو بیان کریں گے - اس وقت آپ بریچ آف پرولیج کی admissibility کے متعلق short statement دیں -

Mr. Hamza : Mr. Speaker, I raise a point of order.

Minister of Railways : Point of Order against his own speech? It cannot be raised.

مسٹر سپیکر - مسٹر حمزہ آپ short statement میں اسکی admissibility

پرصرف بحث نہیں کر سکتے بلکہ اور معاملات ڈسکس کرتے ہیں ۔
This would be your point of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ رولز میں واضح طور پر دیا گیا ہے کہ جب تحریک استحقاق ایوان میں پیش کی جائے گی اس کو پیش کرنے سے قبل محرک کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اسکے متعلق مختصر بیان دے ۔ اور یہی اس ایوان کا شروع سے طریقۂ کار رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن مسٹر حمزہ بریچ آف پرولیج میں short statement relevant to the breach of privilege ہوگی ۔ short statement میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ general criticisum on the Government اس میں نہیں آسکے گی ۔ اس لئے میں آپکی خدمت میں عرض کر رہا تھا کہ آپ بریچ آف پرولیج کے متعلق اور incorrect answer کے متعلق اپنی short statement کو confine رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہماری گورنمنٹ جو ڈکٹیٹرانہ اختیارات لئے ہوئے ہے اور جس طریقے سے اس ملک میں جمہوریت کو قتل کرنے پر تلی ہوئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : This has nothing to do with the short statement.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ یہ جو غنڈہ گردی ہوئی ہے اس سے ملک اور عام پبلک میں جو تاثر پیدا ہوا ہے یا عوام میں جو خوف و ہراس پھیلا ہے یا گورنمنٹ کے خلاف جو نفرت پھیلی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I am afraid, Mr. Hamza is not relevant again. He should please confine his argument to two points.

مسٹر افتخار احمد خان ۔ جناب والا ۔ ان کو اجازت دیجئے کہ وہ اس کا پس منظر تو بیان کریں کہ اس تحریک کا مقصد کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ گورنمنٹ کے پاس بہت ہی وسیع اختیارات ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کے پاس بہت سے ایسے ممبر

بھی ھیں جو کہ اسکی ھر معاملہ میں حمایت کرنے کیلئے تیار رھے ھیں ۔ انہیں چاھئے تو یہ بھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میجر سلطان احمد خاں ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج یہ دیکھا گیا ھے کہ پانچ منسٹر صاحبان بیک وقت حکومت کو defend کرنے پر تل آئے ھیں اور ھم ان کی بات سن بھی نہیں سکتے کہ یہ کیا فرما رھے ھیں ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی جناب حمزہ صاحب نے فرمایا ھے کہ گورنمنٹ کے پاس وسیع اختیارات بھی ھیں اور اس کے پاس ایسے ممبر بھی ھیں جو اس کی حمایت کرتے ھیں ۔ اسی طرح خواجہ محمد صفدر صاحب کے پاس بھی ایسے ممبر ھیں جو گالیاں دیتے ھیں تو یہ بات نا مناسب ھے ۔ ممبران کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا اچھی بات نہیں ھے ۔ جناب حمزہ صاحب کو جیسا کہ آپ نے بار بار فرمایا ھے اپنے دلائل متعلقہ امور تک محدود رکھنے چاھئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہاں کسی ممبر کے متعلق کوئی الزام یا کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں ھونی چاھئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ عرض کر رھا تھا کہ میرے سوال کا جواب دیتے وقت گورنمنٹ یہ جواز پیش کر سکتی تھی کہ انکوائری کا مطالبہ کیا گیا تھا ۔ لیکن افسوس ھے گورنمنٹ نے اسے درست تسلیم نہیں کیا اور اسلئے انکوائری کا حکم نہیں دیا ۔ لیکن سرے سے اس بات سے انکار کرنا کہ کوئی مطالبہ ھی نہیں ھوا ۔ بڑی حیران کن بات ھے ۔ خصوصاً جب کہ ملک کے تمام حلقوں اور پریس کی طرف سے یہ مطالبہ ھوا ھو ۔ اور بہت سے اخبارات نے اداریوں کے ذریعے بھی یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس انتہائی بھیانک واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے ۔ انہیں قطعی طور پر نظر انداز کرنا اور اس ایوان میں یہ بیان دینا کہ ھمیں کوئی

درخواست موصول نہیں ہوئی - میں حیران ہوں - کہ اس سے بڑھ کر اور کیا غلط بیانی ہو سکتی ہے - میرے نزدیک یہ انتہائی مجرمانہ لاعلمی ہے جس کا اظہار انہوں نے اس معزز ایوان میں کیا ہے - لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ اس مجرمانہ اور دیدہ و دانستہ لاعلمی کی وجہ سے اس معاملہ کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے -

جناب والا - یہ عجیب حادثہ ہے کہ ہمارے ملک کے حالات اس قدر خراب ہو گئے ہیں کہ قانون کا احترام کرنے والے لوگ آج قانون شکن افسروں سے ہی انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں - - -

Mr. Speaker : This is not the general discussion. The member may please be relevant.

مسٹر حمزہ - اور ہمیں ان ہی سے انکوائری کا مطالبہ کرنا پڑتا ہے - جناب ان پر یہ شعر صادق آتا ہے -

وہی قاتل - وہی شاہد وہی منصف ٹھہرے
اقربا میرے کریں قتل کا دعویٰ کس پر

Mr. Speaker : The member may please resume his seat.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I oppose the motion. The member will kindly read his question parts (*b*) and (*c*) and the replies thereto. Part (*b*) of the question reads :-

> "Whether it is a fact that some leaders of many other political organisations have supported the allegations made by the said leaders of Jamat-e-Islami and have demanded a public judicial inquiry into the said incidents."

This is question (*b*). I would not for a moment question the right of the member to call any Tom, Dick and Harry as a leader. But his question is whether leaders of many political organisations have asked for a judicial inquiry. As far as I have been able to hear the member, all that he has been able to produce in his support is one paper where Chaudhri Muhammad Ali is said to have asked for an inquiry but that is a judicial inquiry.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - وزیر قانون صاحب نے غالباً سنا نہیں - ورنہ میاں امیرالدین صاحب نے بھی مطالبہ کیا تھا -

وزیر قانون - جناب والا - حمزہ صاحب نے صرف ایک اخبار کا حوالہ دیا ہے -

Mr. Speaker : He has also referred to Kohistan.

Minister of Law : Very well, Sir. My submission is that when the question asked about the leaders, there may be leaders for A, B, C, but so far as the Government is concerned, they do not consider them as leaders and as such the answer will not be in the affirmative,

but will be definitely in the negative. Now, secondly, they have asked for a judicial inquiry. As the member has read the papers, all that has been asked is for an inquiry into the allegations and not a judicial inquiry. Therefore, even to that extent the reply is correct when the reply is in the negative. Then the third and the more weighty reason is that the matter is *sub judice*. We all know that upto this time there has been a lot of discussion on this incident relating to what has happened at the Ijtimaa of Jamaat-i-Islami on the fateful day. They are now the matters for the purpose of adjudication before a court of law. The matter being *sub judice* it is improper to hold or to have any inquiry conducted or to set up an Inquiry Commission outside the court in order to go into this issue. Therefore, my respectful submission is that the reply to (*b*) is absolutely correct.

So far as the reply to (*c*) is concerned, the answer is very clear. The Commissioner received no such request and, therefore, the question of setting up any inquiry commission or any action on the part of the Commissioner really does not arise. Therefore, my respectful submission is that both the answers to parts (*b*) and (*c*) are literally correct, substantially correct and that there has been no breach in the sense that any false answer has been given.

Mr. Speaker : In part (*b*) of the question it was inquired, "whether it is a fact that leaders of many other political organisations have supported the allegations made by the said leaders of Jamat-e-Islami and have demanded a public judicial inquiry into the said incident". The answer given is 'No'. What is your opinion? The different leaders have made statements in the press and demanded a judicial inquiry.

Minister of Law : My reply is already there. According to the member they may be leaders. But when the Government is asked to hold an inquiry, they do not consider them as leaders and, therefore, so far as they are concerned, assuming these paper cuttings, these utterances, these statements in the paper have been brought to the knowledge of the Government, assuming for the sake of argument, if they do not consider them leaders, they will say 'No'.

Mr. Speaker : But the cuttings of the newspapers are brought to the notice of the Government.

Minister of Law : Not always. There are some times news in the papers which are ignored.

Khawaja Muhammad Safdar : What is the Information Department for?

Minister of Law : Put a question and we will tell what is the Information Department for.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میرے فاضل دوست جناب وزیر قانون نے تین اعتراضات کئے ہیں - اول یہ کہ وہ ان لوگوں کو لیڈر ماننے کے لئے تیار نہیں جنہوں نے یہ اخباری بیانات دئے ہیں - تو ان کے ماننے یا نہ ماننے کا سوال نہیں - میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میاں امیرالدین جو West Pakistan Convention Muslim League

کے سربراہ تھے - وہ بھی ان میں شامل تھے - ان کے ساتھ ہی میاں محمود علی قصوری جو کل پاکستان نیشنل عوامی پارٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں اور چودھری محمد علی صاحب جو کل پاکستان نظام اسلام پارٹی کے کنوینر ہیں ان میں شامل ہیں - ان کو ماننے یا نہ ماننے سے ان کی ذات میں کوئی فرق نہیں پڑتا - وہ بہت بڑے آدمی ہیں - اور پاکستان بھر میں وہ مسلمہ شخصیتیں ہیں - اس کے علاوہ دوسرا اعتراض جو سوال کی شکل میں ہے معزز وزیر صاحب نے یہ کیا ہے - اور یہ دریافت کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں نے کیا آیا یہ مطالبہ کیا ہے تو اس کے لئے اخبارات کے تراشے آپ کے سامنے ہیں جن کا وزیر صاحب جواب نہیں دے سکے -

تیسرا اعتراض انہوں نے یہ فرمایا ہے - کہ یہ case ابھی sub Judice ہے - تو اس امر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ ہم اس case پر بحث نہیں کر رہے - مسئلہ صرف اس قدر ہے کہ آیا یہ جو جواب دیا گیا ہے - یہ درست ہے یا نہیں ؟ اگر یہ درست ہے تو Breach of Privilege نہیں اور اگر غلط ہے تو آپ کو ہزار ہا Rulings مل سکتی ہیں جنہیں آپ Decisions from the Chair میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں - جن سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کسی سوال کا غلط جواب دینا Breach of Privilege ہے - تو آپ خود ہی دیکھ لیں جو کچھ وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اس میں کتنا وزن ہے - میرے نزدیک یقیناً Breach of Privilege ہے -

Mr. Speaker : I hold the motion in order. Now I put it before the House for granting the Leave.

Mr. Hamza has asked for leave to raise a question Involving a breach of the privilege of the Assembly as well as the honourable members of this House caused by incorrect answers given in writing in this August House to his starred Q.No.4928, parts (b) and (c) on 30-12-63.

Those Members who are in favour of leave being granted may please rise in their places.

(As less than thirty members rose in their places, leave to move the motion was refused)

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF GOVT. TO PROVIDE RLY: WAGONS TO RICE DEALERS OF LARKANA DISTRICT

Mr. Speaker : Now we take up adjournment motions.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : How many ?

Mr. Speaker : Six only. Mr. Ali Gohar Khuhro wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to provide sufficient railway wagons to the rice dealers of Larkana District, who have thousands of bags of rice lying at railway stations on open platforms and in view of the rainy season, are in grave danger of being damaged resulting in huge monetary losses to the dealers and this negligence on the part of the Railway Authorities has caused great resentment amongst the rice dealers of the District. (Interruptions) Order, please.

Minister of Railways : (Mr. Abdul Waheed Khan) : Sir, though I can oppose it on technical grounds but I don't want to do so - because he has not given the date, as to when the shortage fell actually and he has not stated whether the wagons are not being supplied at all or they are short of the demand. He has not mentioned this. But I don't want to oppose it on this ground.

The object of the Member obviously is to draw the attention of the Government to the inconvenience being felt..... (Interruptions)

مسٹر سپیکر - میں معزز ممبر صاحبان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب میں" آرڈر آرڈر،، کہتا ہوں تو صرف ایک منٹ کے لئے ہاؤس میں خاموشی ہو جاتی ہے اس کے بعد پھر ممبر صاحبان باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں اگر انہوں نے باتیں کرنا ہی ہیں تو بہتر ہو گا کہ وہ لابیز میں تشریف لے جائیں -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : If they retire there will be no quorum.

Mr. Speaker : That is not my headache.

Minister of Railways : Sir, the obvious object of the Member by moving this motion (and on the same subject some other adjournment motions might also follow) is to draw the attention of the Department and it is a sort of call to attention notice.....(Interruptions')

The position is this that during this period of the year (1½ months) there is pressure on the railway wagons. During this time i. e. from 15th of December up to the end of January, and at times middle of February ; sugar, rice, coal and pressed cotton bales are to be transported. Sometimes complaint comes from the coal dealers, sometimes complaint comes from the rice dealers, Sometimes complaint comes from the sugar dealers and sometimes complaint comes from the cotton dealers. We try our level best to meet the requirements according to our capacity. And I can assure the Members that adequate steps will be taken and their requirements will be met. Actually the movement is already there. He cannot say

that the wagons are not being supplied at all. But wagons are surely short of demand. I hope that within the next two weeks this difficulty will be removed.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - چونکہ compulsory rice procurement ہوتی ہے اور گورنمنٹ کے سوا چاول کسی کو نہیں دیا جاتا - نہ ضلع کے حدود سے ہی باہر جاسکتا ہے - اس طرح ایک rice dealar جو کہ محکمہ خوراک کو چاول دیتا ہے اس کو اس وقت تک پیسہ نہیں ملتا جب تک چاول wagons میں load نہیں ہوتا اور ریلوے سے سارٹیفیکیٹ نہیں مل جاتا - ان Millers کو جو اپنا چاول دس دس wagons میں بھیجتے ہیں ایک پیسہ نہیں ملتا - اس لئے یا تو آپ اپنی پالیسی بدلیں ایسے کہ جب چاول Platform پر پہنچے تو پیسے دئے جائیں - یا ویگن سپلائی کریں -

There are thousands of bags lying even today on the open platforms of the Railway Stations of Larkana District.

میں چیلنج کرتا ہوں کہ ویگن کے کنٹرولر کو -/۵ روپیہ جب تک نہیں دیا جاتا ویگن نہیں ملتی -

Mr. Speaker : This is no time to discuss the efficiency or inefficiency of the Department. The Minister has assured the member that he will make arrangements for the wagons.

Mr. Ali Gohar Khuhro : I want to bring to his notice what is the state of affairs.

Minister of Railways : That has been done.

Mr. Speaker : Not at this stage. If the motion is admitted then the member would be at liberty to discuss it.

Mr. Ali Gohar Khuhro : He has not objected to the admissibility of the motion.

Mr. Speaker : He has given an assurance. Does the member accept it ?

Khawaja Muhammad Safdar : He may accept the assurance after giving his point of view.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین دلائیں کہ ویگن کی سپلائی کے لئے جو -/۵ روپیہ رشوت دی جاتی ہے - اس کے بغیر ویگن مل سکیں گی -

Mr. Speaker : Has the member's point of order got to do anything with the procedure of this House ?

کیا یہ بھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے - اس کا زیر بحث مسئلہ سے کیا تعلق ہے ؟

مسٹر حمزہ - اس کا زیر بحث مسئلہ سے بہت تعلق ہے کیونکہ یہ بہت اہمیت رکھتا ہے -

مسٹر سپیکر - اس قسم کی بحث سپیکر کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی - نیز چھوٹے چھوٹے معاملات کے لئے پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا اچھا نہیں اور یہ واقعی مناسب معلوم نہیں ہوتا -

مسٹر علی گوہر کھوڑو - عبدالوحید خان صاحب نے فرمایا تھا کہ دسمبر اور جنوری میں ویگن کی shortage ہوتی ہے - پچھلے سال ایسی shortage نہیں تھی جیسے کہ اس سال ہے ویگن حاصل کرنے کے لئے dealers کو ۵/- روپیہ فی ویگن دیتے ہیں تو ویگن مل جاتے ہیں اس لئے یا تو procurement policy کو بدلیں اور اگر ویگن نہیں دے سکتے تو وزارت خوراک سے کہا جائے کہ بیوپاری کو پیسہ سٹیشن پر مال پہنچنے پر دیا جائے - اس کے بعد جب چاہیں تب ویگن load کریں -

Mr. Speaker : After this statement, does the Member press it ?

وزیر ریلوے - میں یقین دہانی کر چکا ہوں کہ ویگن دی جا رہی ہیں اور دی جائیں گی اور دی جاتی رہیں گی -

چونکہ آج یہ معاملہ زیر بحث آنا تھا اس لئے میں نے صبح سے اس کی پوزیشن معلوم کی ہے - معلوم ہوا ہے کہ لاڑکانہ میں چاول کی movement ضروری ہے اور ایسے ہی دوسرے سٹیشنوں سے movement ہو رہی ہے - سر دست میں نہیں بتا سکتا کہ اصل demand کیا ہے لیکن اس بات کا میں یقین دلاتا ہوں کہ اب ایسی پوزیشن نہیں رہے گی -

مسٹر علی گوہر کھوڑو - آپ مجھے ایسی assurance دیں کہ آپ اس میں personal interest لے کر چاول کی movement کو جاری رکھیں گے -

Mr. Speaker : He has given an assurance.

Minister for Railways : It is my duty.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - It is an evasine reply آپ کے اتنا کہہ دینے کو میں assurance نہیں سمجھتا ہوں - یہ باتیں کہ چالو رکھیں گے اور چلتی رہیں گی - میرے لئے یہ الفاظ کوئی assurance نہیں ہیں -

Let my motion be rejected. I do not mind.

مسٹر سپیکر - یہ شکایت کب سے پیدا ہوئی ہے -

مسٹر علی گوہر کھوڑو - کل ہی ٹیلیفون آیا ہے - جناب والا - یہ تو ایک process ہے - جو میں نے عرض کیا ہے - اس وقت میں لاہور میں بیٹھا ہوں - مجھے تو اطلاع آئی ہے کہ ویگن نہیں ملتی ہیں - اور یہاں تحریک التوا پیش کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر - اس کا مطلب ہے کہ کافی دیر سے یہ تکلیف ہے -

Mr. Ali Gohar Khuhro : I cannot say definitely because I have been here.

مجھے کل ہی لاڑکانہ سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ ویگنیں نہیں مل رہی ہیں - میں چیلنج کرتا ہوں اور آپ کو دکھا سکتا ہوں -

Thousands of bags are lying at the Railway Stations.

Mian Muhammad Akbar : On a point of information.

Mr. Speaker : After the disposal of this adjourment motion.

میاں محمد اکبر - پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے عبدالوحید خان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے سیشن میں ہم سے ایک بل پاس کرایا تھا اور اسے extend کرایا تھا نیز ویگن کی movement کی priority fix کی گئی تھی - اب میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ چاول اور دوسری خوراک نمبر ۱ پر آتے ہیں یا نہیں - اگر نمبر ۱ پر آتے ہیں - تو ان کا یہ ارشاد کہ کوئلہ وغیرہ کے لئے بہت pressing demands ہیں قابل اعتنا نہیں - خوراک کے لئے ویگن مہیا کی جانی چاہئے - انہیں اس بات کا اختیار ہے کہ اس کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر وہ انکار کر دیں - میں گذارش کروں گا کہ وہ مجھے اس کا جواب دے دیں -

Mr. Speaker : After this adjournment motion.

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of order. Sir, the Minister has said about the occurrence that it is continuing since a long time. People are starving, the rates of paddy have gone up and they are not able to supply wagons. This is a very sorry state of affairs.

Mr. Speaker : The matter proposed to be discussed in this adjournment motion is about the non-availibility of wagons. (Interruptions)

Mr. Ahmad Mian Soomro : Sir, my submission is .....

Mr. Speaker : Not at this stage when I am giving my ruling, and the Member himself is not definite whether it is a continuing process.

Khawaja Muhammad Safdar : One point Sir.

Mr. Speaker : I am giving my ruling.

Khawaja Muhammad Safdar : There is no legal objection, therefore, it should be admitted.

Mr. Speaker : May not be, but I have to see to it.

The Member himself is not definite whether there is negligence on the part of the railway authorities or it is a continuing one. He is himself vague about it. The motion is itself vague and it cannot be said whether it is a continuing process. Therefore, it is ruled out of order.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - یہ جو کہا گیا ہے - کہ یہ Vague ہے - اگر آپ کوئی تحریک التوا نمونے کے طور Prescribe کر دیں - تو پھر ہم اسی کے مطابق پیش کیا کریں گے -

Mr. Speaker : The rules are there.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - یہ رولز کے مطابق تو ہے - جو ہمیں سمجھ میں آتا ہے -

میاں محمد اکبر - (گجرات-۱) پیشتر اسکے کہ میں اپنی تحریک التوا پیش کروں - میں جناب کی وساطت سے عبدالوحید خان صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا - کہ میں نے ایک نہایت اہم اور ضروری اطلاع اس میں طلب کی ہے - تمام معزز ممبران کے لئے یہ اطلاع ضروری ہے - کہ انہوں نے جو اختیارات اس ایوان سے لئے تھے - وہ انہیں استعمال کیوں نہیں کر رہے ہیں - انکی یہ دلیل کہ چونکہ دوسری چیزوں کی Pressing Demand ہے - اسلئے چاولوں کی ہزاروں بوریاں گوداموں میں پڑی ہوئی ہیں - انکا یہ بیان بالکل غلط ہے -

انکو چاهئے تها - که وه اپنے اختیارات کو استعمال کرکے food کو نمبر ۱ پر رکهیں - اور اسکے لئے ویگنوں کا انتظام کر دیں -

Mr. Speaker : Next adjournment motion.....

Mian Muhammad Akbar : Will he not answer me?

Mr. Speaker : I will not call upon him to answer.

DEMOLITION OF GRAVES NEAR THE SHRINE OF MADHO LAL HUSSAIN BY AUQAF DEPARTMENT.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Mian Muhammad Akbar who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, that the Auqaf Department in charge of the shrine of Madho Lal Hussain, Lahore, is domolishing the graves in the vicinity and premises of the shrine, which is causing widespread discontentment amongst the people of the Ilaqa.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon). Sir, I have not been able to verify the allegations made in this motion. If the member feels satisfied by my undertaking that if what is stated in this motion is correct I will look into it today-surely adequate action will be taken and it will be seen that there is no widespread discontentment or anything of the nature alleged or unlawful activity going on in the Auqaf Department. He might withdraw his motion.

Mr. Speaker : We may postpone it.

میاں محمد اکبر - میں assurance هی مان لونگا - لیکن میں اپنے دوست کی اطلاع کے لئے ایک دو اخبارات سے فوٹو پیش کرنا چاهتا هوں - تاکه یه اندازه هوجائے - که یه چیز بالکل درست هے - اسکے بعد وه assurance دیدیں - که وه معاملے کی چهان بین کرینگے - اور قبروں کا مسمار کیا جانا روک دیا جائیگا - تو میں اسکو واپس لے لونگا -

وزیر قانون - میں نے تو پهلے هی عرض کیا هے - که انهوں نے جو کچھ کہا هے - اور یقیناً - - -

I will look into this today. I don't say that the member is making a false statement.

میاں محمد اکبر - وه فرما رهے هیں - که اگر یه درست هے - تو هم دیکهینگے - تو میں ان کی درستگی کے لئے ایک دو چیزیں عرض کرنا چاهتا هوں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا ہے - کہ میں آج ہی اسکے متعلق کچھ کرونگا -

Mian Muhammad Akbar : With your permission Sir I just want to bring to his notice these news items in two papers. I have got these photographs with me showing those dismantled graves. Sir I can hand over to the Minister, if he likes.

Mr. Speaker : Yes, he can hand them over to the Minister.

میاں محمد اکبر - یہ جناب والا- کوہستان کی News item ہے - جو مشرق اور نوائے وقت میں بھی چھپی ہے - کہ وہاں قبروں کو مسمار کیا جا رہا ہے - اور اس علاقہ کے لوگوں میں ایک ہیجان اور اضطراب ہے - کہ انکی سینکڑوں برسوں کی قبریں اور بزرگوں کی قبریں مسمار کی جا رہی ہیں - اور اسکی کوئی وجہ نہیں ہے - بتایا یہ جا رہا ہے - کہ جو گیٹ پہلے موجود تھا - اسکو shift کر رہے ہیں - حالانکہ وہ گیٹ recently ۵۴ء میں بنایا گیا تھا - اور وہ بڑا مضبوط اور خوبصورت تھا - اسے shift کیا جا رہا ہے - اور وہاں سے لیکر زیارت تک سڑک بنا رہے ہیں - جو کہ بالکل غیر ضروری ہے - کیونکہ وہاں راستہ پہلے سے موجود تھا - اس لئے وہ گیٹ وہیں موجود رہے - اس لئے میرا خیال ہے - کہ وزیر صاحب یقین دہانی کر دیں - کہ وہ اس معاملے کی چھان بین کریں گے - اور قبروں کا مسمار کیا جانا بند کر دیں گے - تو میں اسکو واپس لے لونگا -

مسٹر سپیکر - یقین دہانی تو کر دی ہے - کہ وہ اسے refer کر دیں گے - یہ کافی ہے -

Mian Muhammad Akbar : I take back my adjournment motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

راجہ اللہ داد خان - ہمارے بزرگوں کی قبریں جو مسمار کی گئی ہیں - ان کی بھی چھان بین کریں -

Mr. Speaker : That is not in this adjournment motion.

GOVERNMENT'S PERMISSION FOR SETTING UP A CINEMA AT HAVELION DESPITE OPPOSITION OF THE RESIDENTS.

Mr. Speaker : Mr. Sultan Muhammad Awan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to

discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the restlessness prevailing amongst the residents of Havalian (District Hazara) due to Government permission for setting up a Cinema at Havalian despite strong opposition of the said residents who have now made telegraphic representations to all Members of the Assembly from Hazara District to interfere in this matter.

وزیر قانون - (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - ڈپٹی کمشنر حویلیاں سے یہ دریافت کیا گیا ہے - کہ معزز ممبر نے جس سینما کا ذکر کیا ہے - اس کے لئے اجازت دینے سے انہوں نے انکار کر دیا ہے - اور جس نے سینما کے لئے درخواست دی تھی اسکو بھی اطلاع دیدی گئی ہے - کہ انہیں اجازت نہیں دی گئی - اس لئے میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا - کہ یہ واپس لے لیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - اگر یہ واقعات صحیح ہیں - تو میں اسکو واپس لے لونگا -

مسٹر سپیکر - دیکھیئے سلطان محمد صاحب - جب وزیر صاحب نے اس ایوان میں واضح طور پر ڈپٹی کمشنر صاحب کی اطلاع پر انحصار کیا ہے - اور ایک بیان دیا ہے- تو آپ کو اس پر یقین کر لینا چاہئے -

وزیر قانون - ہمیں ڈپٹی کمشنر نے ٹیلیفون پر بتایا ہے -

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب سپیکر - اگر یہ واقعات صحیح ہیں - کیونکہ مجھے بھی کل تار آیا ہے - اور ضلع ہزارہ کے تمام ممبران کو بھی تار آئے ہیں - اور میں خود دیکھ کر آیا ہوں - کہ وہاں سینما تعمیر ہو رہا ہے -

مسٹر سپیکر - اگر کا سوال پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ Withdrawal conditional نہیں ہو سکتی - یا تو آپ کہیں - کہ آپ واپس لیتے ہیں - یا کہیں کہ واپس نہیں لیتے ہیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - اچھا جی - میں اسکو واپس لیتا ہوں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

DILAPIDATED CONDITION OF THE MAZAR OF WARIS SHAH.

Mr. Speaker : Rai Mansab Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the potential fear of public law and order being breached in the wake of imminent demonstrations and hunger strike before the Assembly building by these devotees and admirers of Punjabi literature and culture who have gone seriously discentented witnessing that the mazar of Waris Shah, the famous Punjabi poet and true reflector of Punjabi life and culture, is lying in a very dilapidated condition for want of repair and may come down to earth.

وزیر قانون - (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) : جہاں تک ہمیں اطلاع ہے - وارث شاہ کا جو مقبرہ ہے یا خانقاہ ہے یا مزار ہے - یہ اوقاف کے محکمہ کے حوالے نہیں ہے - اور جیسی حالت اسکی بتائی گئی ہے - اگر واقعی ویسی ہے - تو گورنمنٹ اس میں کیا کرسکتی ہے - اگر ممبر صاحب کو یہ علم ہے - کہ یہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں ہے - تو پھر خود ممبر صاحب یا انکے مرید چندہ کرکے اسکو بنالیں -

رائے منصب علی کھرل - (شیخوپورہ-۳) جناب والا - جناب وزیر قانون صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے - یہ درست ہے - کہ یہ مزار محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں ہے - لیکن میری گذارش یہ ہے - کہ جب کہ اوقاف نے اس صوبے کی درگاہوں اور بزرگوں کے مقابر کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے - اور انکو Maintain بھی کرتی ہے - اور ان سے آمدنی بھی وصول کرتی ہے - تو ایسی درگاہیں اور مقابر جنکے ساتھ جائیداد نہیں ہے - اسکو بھی اپنی تحویل میں لے لے - اسکو بھی Maintain کرے- مثال کے طور پر یہ مزار ہے - جس سے سابق صوبہ پنجاب کے ہزاروں لاکھوں عوام عقیدت رکھتے ہیں - اور وہاں مزار پر جاتے ہیں - لیکن وہاں جانے کے لئے نہ کوئی پختہ سڑک ہے - اور اس مزار کی حالت اتنی خستہ ہے - کہ اسکے مٹ جانے کا خطرہ ہے - کیونکہ اسکی کوئی مرمت ہی نہیں کرتا - اسکے ارد گرد جوہڑ بن گئے ہیں - اسکی دیکھ بھال بھی کوئی نہیں کرتا - اس لئے حکومت کا فرض ہے - کہ اسکی مرمت کرے - یا ڈسٹرکٹ اتھارٹیز اسکو اپنی تحویل میں لے لیں - کہ وہ اسے اپنے فنڈ سے مرمت کرائے -

Mr. Speaker : As the mazar of Waris Shah is not under the management of the Provincial Government Auqaf Department, the responsibility of the Provincial Government is not involved in it. Moreover, the mover of this motion has expressed a potential fear of the breach of the public law and order and he has only said that there is a fear of the breach of law and order, which is not in itself an occurrence. Therefore, the motion is ruled out of order.

FAILURE OF GOVT. TO RENDER FINANCIAL RELIEF TO VICTIMS OF FIRE IN JHAL MAGSI, KALAT DISTRICT

Mr. Speaker : Mir Yusaf Ali Khan Magsi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the Assembly to discuss a difinite matter of recent and urgent public importance, namly, the failure of the Government to render financial relief to the people who have suffered due to the out break of fire which destroyed the almost entire bazar of Jhall Magsi, District Kalat, on 28th December, 1963, causing the loss of about rupees fifty lakh.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon). I would request for time because information has to be collected from District Kalat and, particularly, the village mentioned in the motion. The member might concede a few days till I get the information.

Mr. Speaker : Has Mr. Magsi, any objection ?

Mir Yusaf Ali Khan Magsi : So far as the information is concerned it was in the "Pakistan Times," dated 29th December, 1963. I am surprised that the Law Minister does not read news papers. It reads like this -

> "Dhadar (Kalat), Dec. 28 : All shops in the main Bazar of Jhal magsi were reduced to ashes by a fire on wednesday night, according to reports reaching here today.

The loss, according to an official estimate,....."

Note, Sir, according to official estimate.

> ".....is about Rs. 50 Lakh"

Minister of Revenue : Not official statement.

Mr. Speaker : Mr. Magsi, the Minister has not to rely on the news of newspaper alone but he has to get independent information also.

Mir Yusaf Ali Khan Magsi : Sir, here is a telegram, which I have received from those people. It reads.....

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, there are two aspects of the case.

So far as the breaking out of fire is concerned, Government is not to be blamed because no body has control over that. So far as the effect of the fire is concerned Government is quite alive to their duty. Before this adjournment motion came in this House the Revenue Department sent a teleprinter message, yesterday (the 30th) to the Deputy Commissioner, Kalat, with a copy to the Commissioner, to furnish detailed report about the extent of the damage done and the position of the people. Yesterday on telephone also, efforts were made to contact the Deputy Commission-

er but the line was out of order. My submission is that so far as the Government's duty is concerned, we were making efforts to realise as to how far the damage has been caused and what is the position of the persons who have been affected by this fire. As soon as the report is received by me it will be conveyed to the member concerned.

Mr. Speaker : Mr. Magsi, let us defer it till Friday.

(The motion was deferred till Friday)

FAILURE OF GOVT. TO SUPPLY WAGONS AT RADHAN RLY : STATION FOR TRANSPORT OF RICE.

Mr. Speaker : Haji Abdul Majid Jatoi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to supply wagons at Radhan Railway Station for the transport of rice with the result that over one hundred wagons load of rice was lying at the said station awaiting dispatch on the 30th December, 1963 and this inordinate delay in the supply of wagons has resulted in great monetary loss to the rice dealers of Radhan.

Minister of Railways : (Mr. Abdul Waheed Khan), Sir, the position remains the same. The assurance has already been given.

میں حاجی صاحب کو یقین دلاتا ہوں اور جیسا میں نے انکو یقین دھانی کی تھی کہ وہ اس کو Withdraw کر لیں لیکن اب انصاری صاحب نے انکی طرف دیکھنا شروع کر دیا ہے - یہ جو ویگن کے متعلق آپ نے بتایا ہے کہ وہاں ویگن ۳۰ دسمبر کو پہنچے ہیں - اگر آپ اسکو Withdraw نہیں کریں گے تو مجھے Ascertian کرنا پڑے گا - میں یقین سے کہتا ہوں کہ ویگن کا انتظام ہو رہا ہے ویگن وہاں جا رہے ہیں - Movement جاری ہے اور اس کے علاوہ بھی ویگن ان کو دے دیئے جائیں گے -

اب جناب والا - میں اکبر صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ چاول کو Priority دی جائے - میں پہلے سمجھا نہیں تھا اس لیے میں نے پہلے نہیں کہا تھا - یہ مطلب نہیں ہے کہ چاول کو اس میں نہیں شمار کیا گیا ہے - چاول کو ویگن مل رہی ہیں شکایت کاٹن والوں کو بھی ہے شکایت شوگر والوں کو بھی ہے - شکایت کوئلے والوں کو بھی ہےاور ہر ایک کو تھوڑا تھوڑا حصہ مل رہا ہے - لیکن ہم اس تجویز پر غور کرنے کے لیے تیار ہیں کہ چاول کو Priority دیں - اس پر ہم غور کریں گے میں کوشش کرونگا کہ

چاول کو کپاس روئی اور دوسری چیزوں پر ترجیح دی جائے لیکن میں کوئی Commitment نہیں کر سکتا ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Point of order. Sir. Rice procurement by Government is already on priority number one. Inspite of that the Minister has admitted that it is only for 1½ month that, this demand is the greatest. In this period, if they are not going to supply wagons where will the public go ? Should they die of starvation ? Should the agriculturists loss so much money on the value of rice ?

Mr. Speaker : Is it a point of order or an excuse for speech ?

Mr. Ahmad Mian Soomro : This is a point of order.

Mr. Speaker This is no point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro : He says that he is going to give priority but the priority is already there.

Minister of Railways : Sir, he does not understand the difference between priority in the procurement and priority in the supply of wagons. The priority is in procurement and not supply of wagons.

Mr. Ahmed Mian Soomro : priority is in the supply of wagons.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ یہ جو ویگن کی مصیبت ہے اس سلسلے میں میں منسٹر صاحب سے ملا تھا ۔ انھوں نے ڈی ۔ او ۔ بھیج دیا ہے ۔ اس شخص کو جس کا ریکارڈ بالکل خراب ہے وہ معلوم نہیں ۔ کتنی دفعہ Suspend ہو چکا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کچھ بندوبست ہونا چاہیے ۔ کسی نے اس شخص کو یہ نہ کہا کہ سٹیشن پر چاول پڑا ہے اور خراب ہو رہا ہے ۔ تمہارے پاس ۱۰۰ ویگن پڑے ہیں اور لوگوں کو ڈبے نہیں ملتے ۔ میں نے ان کو کہا تھا کہ رشوت نہ دو ۔ لیکن آج میرے پاس تار آیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ بغیر رشوت کے ڈبے نہیں مل رہے ہیں ۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ کچھ انصاف کرو خدا کا خوف کرو اور ایسے Corrupt لوگوں کو جن کا ریکارڈ خراب ہے جو بڈھے ہیں ان کو Extension دے دے کر وہاں بٹھا رہے ہو ۔ وہاں سے ایسے آدمیوں کو نکالو ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ان کی Assurance کے متعلق آپ فرمائیں ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ یہ جو کچھ Assurance دے رہے ہیں ۔ اسکو Verify کرلیں میری بات ٹھیک ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ آپ کی بات کو صحیح اور درست مانتے ہیں Assurance جھٹلانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

حاجی عبد المجید جتوئی ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس وقت Postpone کر دیں اور Verify کر کے بتائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر آپ اس کو واپس لے لیں تو اچھا ہے ۔ اسکے متعلق کچھ نہ کچھ کریں گے اور اگر آپ Insist کریں تو مجھے Facts منگانے پڑیں گے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ Friday تک Postpone کرنا کوئی ایسی بات نہیں ہے زمیندار تباہ ہو رہے ہیں لوگ مر رہے ہیں ۔ چاول خراب ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker : The motion is deferred till Friday.

میر محمد مراد خاں جمالی ۔ جناب والا ۔ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ویگنوں کے سلسلے میں جو کھوڑو صاحب نے کہا ہے کہ صرف ۵ روپے رشوت دے کر ویگن مل جاتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ جب سو روپے رشوت دی جاتی ہے تب ایک ویگن ملتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is neither a point of order nor a point of personal explanation.

Mir Muhammed Murad Khan Jamali : This is a point of personal explanation.

میں چاول کی تجارت نہیں کرتا ہوں ۔

ORDINANCES

RESOLUTIONS REGARDING APPROVAL OF —

The Sugar Factories (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963.

Mr. Speaker : Now, we come to the regular business. Yes, Mr. Memon

Minister Of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammed Varyal Memon). Sir, I beg to move -

> That the Assembly do approve of the Sugar Factories (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th November, 1963.

Mr. Speaker : The motion moved is—

> That the Assembly do approve of the Sugar Factories (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th November, 1963.

Voices from Opposition Benches : It is opposed.

Minister of Law : Sir, This ordinance only gives power to the Government to appoint an Additional Cane Commissioner. The appointm-

ent of Cane Commissioner is already envisaged under the Sugar Factories Act. Now, the idea is to have an Additional Cane Commissioner also at places wherever it becomes necessary to either give relief to the Cane Commissioner or to expedite the disposal of work. The scheme of the Act, as it stands today, is that a Deputy Commissioner can be appointed a Cane Commissioner. Now through this Ordinance it is proposed to give to the Government the power to appoint an Additional Cane Commissioner also under the Act. There is nothing new there is nothing controversial, except for the sake of controversy if it is to be opposed it may be opposed.

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) - جناب والا - یہ شوگر فیکٹریز ویسٹ پاکستان امنڈمنٹ آرڈیننس ۱۹۶۳ء جیسا کہ میمن صاحب نے فرمایا ہے - یہ شوگر فیکٹریز ایکٹ ۱۹۵۰ء میں ترمیم کرنے کے لیے ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

Minister of Law : No amendment, it is an addition.

Mian Muhammad Akbar : Let it be an addition.

اور اس میں جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے اس میں کچھ اضافہ کرنے کے لیے یہ آرڈیننس لایا گیا ہے تو اضافہ کی نسبت سے میرے خیال میں انہوں نے جو افسر مقرر کیے ہیں ان کا نام ایڈیشنل کمشنر رکھا ہے - تو جناب والا - میں آپ کی خدمت میں وہ متعلقہ سیکشن پڑھتا ہوں اس Ordinance کا جس کی رو سے یہ ایڈیشن کی گئی ہے -

"In the Sugar Factories Control Act, 1950 (N. W. F. P. Act, XXII of 1950) after section 6, the following new section shall be inserted, namely ;—

6—A, The Provincial Government may, by notification, appoint the Collector to be an Additional Cane Commissioner to exercise such powers and perform such duties and functions of the Cane Commissioner, with in the district or any part thereof, as may be specified."

تو جناب والا - جیسا کہ اس سیکشن کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اسسٹنٹ کین کمشنر اضلاع میں مقرر کیے جائیں گے اور انہیں وہی اختیارات دیے جائیں گے جو کین کمشنر کو ہیں - صرف اس کا علاقہ محدود کیا جائے گا یعنی اس کا حلقہ اختیار اپنا ضلع ہے اور کین کمشنر سارے صوبے میں اختیار رکھتا ہے تو جناب والا- ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ کین کمشنر کے کیا اختیارات ہیں جو ایڈیشنل کین کمشنر کو تفویض کیے جا رہے ہیں - کین کمشنر کے اختیارات جناب والا -

شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ ۱۹۵۰ء کی رو سے وسیع ہیں - اس کی رو سے کین کمشنر شوگر کین کنٹرول بورڈ کا چیئر مین ہے شوگر کین کنٹرول بورڈ یا شوگر فیکٹریز کا کنٹرول کرتا ہے گنے کی پیداوار کا کنٹرول کرتا ہے - تو یہ کین کمشنر ان شوگر کین کنٹرول بورڈ کے چیئر مین ہوتے ہیں - اس کے علاوہ جناب والا - مختلف دفعات ہیں جو اورجینل قانون کی یعنی شوگر فیکٹریز ایکٹ کے مختلف سیکشن ہیں جن میں بہت سی پاورز دی گئی ہیں کین کمشنر کو - میں ان میں سے ایک دو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا - پہلا سیکشن ۹ ہے -

Section 9 says:—

"Estimate of quantity of Cane required by factory-

(1) The Cane Commissioner may, by order, require the occupier of any factory to sumbit to him on or before a date to be fixed by him, an estimate in the prescribed form and manner of the quantity of the cane, which will be required during such crushing season, as may be specified in the order.

(2) The Cane Commissioner shall examine every such estimate and shall publish the same in the prescribed manner with such modifications, if any, as he may think fit to make there in after consultation with the Board.

(3) The Cane Commissioner may revise an estimate published under sub-section (2) at any time with out consulting the Board.

تو جناب والا - اس سیکشن کی رو سے یہ ظاہر ہے کہ کین کمشنر جو ہے وہ شوگر کنٹرول بورڈ کے مشورے کے بغیر جو تخمینہ لگاتا ہے ایک سال کے لئے کہ کسی فیکٹری میں کتنا گنا Crush کیا جائے گا - اس کو Alter کر سکتا ہے تو اس شکن کی رو سے کین کمشنر کی بالا دستی شوگر کنٹرول بورڈ پر ہے - اس کے علاوہ Areas Reserve کئے جاتے ہیں شوگر فیکٹریز کے لیے جہاں کہ گنا کاشت کیا جاتا ہے تو اس کے تمام اختیارات کین کمشنر کو حاصل ہیں - میں متعلقہ سیکشن جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

Section 10 says :—

"Declaration of Reserved Area-

(1) The Provincial Government may, after Consulting the Board, issue an order declaring any area to be a reserved area for the purposes of the supply of cane to a particular factory during a particular crushing season or seasons, and may like wise, at any time, cancel such order or alter the boundaries of an area so reserved."

تو جناب والا ۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہو جائے گا کہ کین کمشنر کو اختیارات حاصل ہیں کہ وہ کسی فیکٹری ایریا کو Reserved ایریا مقرر کرے جہاں کہ گنے کی خرید کی جائے گی اور اس کو فیکٹری میں لایا جائے گا ۔ کمشنر کین کو یہ اختیارات بھی حاصل ہیں کہ وہ حدود خود بخود تبدیل کر دے یا بدل دے تو کین کمشنر کو بہت زیادہ اختیارات ہیں ۔ اس کے بعد سیکشن ۱۴ آتا ہے

Section 14 says :—

Declaration of assigned Areas and Purchase of Cane therein-

(*i*) The Cane Commissioner may, after consulting the Board, issue an order declaring an area to be an assigned area for the purposes of the supply of cane to a particular factory.

(*ii*) The occupier of a factory, for which an area has been assigned shall enter into an aggreement with cane-growers Co-operative Society or purchasing agents for the purchase in assigned area of such quanity of cane by such date and in such terms and conditions as may be prescribed by the Cane Commissioner provided that such agreement shall not be entered into with a person who is a member of Cane-grower's Co-operative Society."

تو جناب والا ۔ یہاں بھی کین کمشنر نے شرائط مقرر کرنی ہیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شوگر کین کنٹرول بورڈ کا جو با اختیار افسر ہے وہ کین کمشنر ہی ہے اور وہی تمام تر کنٹرول کا نفاذ کرتا ہے شوگر فیکٹریز کے متعلق ۔ تو جناب والا ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ۱۹۵۰ میں جب یہ قانون سرحد میں بنا تو اس کے کیا مقاصد تھے اس کے کیا نظریات تھے ۔ کیا بنیادی نظریہ تھا جس کے تحت یہ قانون بنایا گیا ۔ میں اس کا Preamble جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

whereas it is expedient to provide for regulating the supply of sugar-cane intended for use in such factories and which may be prescribed for such other matters as may be indicated thereto.

تو اس کا مطلب جناب والا ۔ یہ ہے کہ قانون اس لئے بنایا گیا تھا کہ چینی کے کارخانوں میں گنے کی سپلائی کو باقاعدہ کیا جائے اور یقینی بنایا جائے تاکہ کسی وقت بھی چینی کے کارخانوں کو گنے کی قلت کا موقع یا شکایت نہ ہو ۔ تو میرے خیال میں جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) On a point of order. Is my friend arguing on the powers of the Commissioner which is already there and regarding which there is no legislation or the creation of a new post or regulation of the powers of the Commissioner.

مسٹر سپیکر ۔ اپوائنٹمنٹ آف کین کمشنر کے متعلق آرڈیننس زیر بحث ہے ۔

وزیر مال ۔ لیکن جناب والا ۔ کین کمشنر کی پوسٹ پہلے ہی موجود ہے ۔ اس کے متعلق کوئی لیجسلیشن نہیں ہے کہ پوسٹ اڑا دی جائے یا بحال رکھی جائے ۔

That is already there.

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس کے عہدے کی اہمیت بیان کر رہے ہیں ۔

Am I correct Mr. Akbar.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ میرے فاضل وزیر صاحب X X X X X X X X * (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : The member my please withdraw his remarks.

Mian Muhammad Akbar : I withdraw.

Mr. Speaker : And these should not form part of the proceedings.

Mian Muhammad Akbar: I will replace this word with a better one.

(Interruptions)

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں صرف آپ کی خدمت میں یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ جب کسی ایکٹ کی امنڈمنٹ اس ایوان میں پیش ہوئی ہو تو امنڈمنٹ کو ڈسکس کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ Parent Act کو بھی ڈسکس کیا جائے تاکہ امنڈمنٹ کے ساتھ اس کا تفصیلی طور پر جائزہ ہم لے سکیں ۔ جب تک Parent Act آپ کے سامنے نہ ہو اس وقت تک امنڈمنٹ پر کیسے ڈسکس ہو سکتی ہے ۔ یہ ایک نہایت سادہ سی بات ہے اگر آپ پارلیمانی روایات کو دیکھیں اگر آپ میز پارلیمانی پریکٹس کو دیکھیں تو اس میں بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ جب کسی ایکٹ میں امنڈمنٹ کرنا ہو تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم Parent Act کو بھی ڈسکس کرسکتے ہیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ اس کے علاوہ میں اپنے بزرگ خان پیر محمد خاں صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ یہ آرڈیننس جو ہے یہ

* Expunged as ordered by the Mr. Speaker.

کین کمشنر کے متعلق ہے - کیونکہ یہاں ایڈیشنل کین کمشنر بھی مقرر کرتے ہیں اور ان کو اپنے اضلاع میں وہی اختیارات تفویض ہوں گے جو کین کمشنر کو ہیں - جب تک کین کمشنر کے اختیارات کو ہم ڈسکس نہیں کریں گے اس وقت تک ایڈیشنل کین کمشنر کے اختیارات کو کیسے ڈسکس کر سکتے ہیں - (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker : Please go on. No Comments on this.

وزیر مال - اوپر بھی دیکھ لیں -

میاں محمد اکبر - وہ تو آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں -

Mr. Speaker : Order please. No cross talk.

میاں محمد اکبر - جناب والا - جیسا کہ میں نے آپ کی خدمت میں Preamble کی عبارت پڑھی ہے اس کا مقصد تمام تر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ یقین دہانی کی جائے کہ چینی کے کارخانوں کو گنا بر وقت ملتا رہے گا اور مناسب قیمتوں پر ملتا رہے گا تو اس ضمن میں جناب والا - میں آپ کی خدمت میں اور اس معزز ایوان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ یہ قانون سرے سے ہی غیر ضروری ہے اور بالکل بیکار سا قانون ہے کیونکہ ہمارے مغربی پاکستان میں یعنی فارمر فرینٹیئر - سندھ اور پنجاب کے سمیت گنے کی افراط ہے - جتنا گنا ہم پیدا کر رہے ہیں ملک قادر بخش صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ہم اپنی ساری پیداوار جو گنے کی مغربی پاکستان میں ہے اس کا ۲۰ فیصدی سے کم ہم اپنی فیکٹریوں میں استعمال کرتے ہیں - اگر یہ غلط ہو تو I shall stand corrected ہم ۲۰ فیصدی سے بھی کم گنا اپنی فیکٹریوں میں Crush کر رہے ہیں اور باقی ۸۰ فیصدی گنا ضائع جارہا ہے یا اس کا گڑ بنایا جا رہا ہے جہاں اس کی اتنی بہتات اور افراط ہے وہاں اس طرح کے کنٹرول نافذ کرنا کہ کسی مل کو گنا ملتا ہے یا نہیں بالکل ہی بیکار سی شے ہے - کیونکہ گنا اپنی پیداوار کی صرف ۲۰ فیصدی سے بھی کم حد تک اس وقت فیکٹریوں میں استعمال ہو رہا ہے اور تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جب گنے کا موسم آتا ہے تو گنے والے بچارے زمیندار مل والوں کی منتیں کرتے ہیں کہ ہمارا گنا لو - تو اس لیے ایسے قانون اور ایسے آفیسر

مقرر کرنا جو اس قسم کی دیکھ بھال کریں کہ ملوں کو گنا مل رہا ہے یا نہیں یہ بالکل بیکار سی بات ہے ۔ جناب والا ۔ یہ جو ایڈیشنل کین کمشنر کی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں میرے خیال میں صرف اپنے چند چہیتے افسران کو جگہ دینے کے لیے یا آسامیاں دینے کے لئے ہے ورنہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی ۔ دراصل معاملہ کیا ہے یہ معاملہ تمام تر سیاسی نوعیت کا ہے یہ صرف ان پارٹیوں کو اور ملوں کو establish کرنے کی اجازت دیتے ہیں جو ان کے ہم خیال ہوں اور جوان کے ہمنوا ہوں ۔ جناب اگر یہ کیا جائے کہ تمام مغربی پاکستان میں چینی کی ملیں عام کر دی جائیں اور جو پارٹی یہ درخواست کرے کہ ہم چینی کی مل قائم کرنا چاہتے ہیں تو اسے فراخ دلی سے یہ اجازت دے دینی چاہئے ۔ یہ ایک ایسی شے اور ایک ایسی انڈسٹری ہے جس کا تمام خام مال مغربی پاکستان میں بافراط موجود ہے اور جو اس وقت ضائع جا رہا اور ہم اس کو امپورٹ کرنے پر کروڑوں روپیہ زر مبادلہ کی صورت خرچ کرتے ہیں ۔ اگر ملوں کو باافراط قائم کر دیا جائے اور ضرورت کے مطابق قائم کر دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ہمیں اندرون ملک چینی بافراط ملے گی اور بغیر کنٹرول کے ملے گی بلکہ ہم اکسپورٹ کر کے قیمتی زر مبادلہ بھی حاصل کر سکیں گے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) تو اس ضمن میں جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری پالیسی یہ نہیں ہونی چاہیے کہ مزید اور زیادہ سے زیادہ افسر مقرر کیے جائیں تاکہ ان کو پالا جائے بلکہ پالیسی یہ ہونی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ ملیں قائم کی جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں اکبر صاحب اس میں ایڈیشنل کین کمشنر کی اپوائنٹمنٹ کا ذکر نہیں ہے ۔ یہاں صرف کلکٹر کو ایڈیشنل کین کمشنر کے اختیارات دئے گئے ہیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ Not less than the rank of collector. کوئی مزید افسر بھی ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ to appoint the collector لکھا ہوا ہے ۔

میاں محمد اکبر ۔ پھر کلکٹر کی جگہ کوئی اور افسر رکھ لیا جائے گا ۔ اگر یہ کلکٹر کو ایڈیشنل کین کمشنر کر دیتے ہیں تو اس کے پاس اتنا کام ہو جاتا ہے کہ وہ کلکٹر کے طور پر کام نہیں کر سکتا پھر کلکٹر مزید بھرتی کیے جائیں گے ۔ یہ تو جناب مزید آسامیاں ہیں ۔

Mr. Speaker. Then he will not be Collector.

Mian Muhammad Akbar: He will have the status of a collector.

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی اور آدمی اس کی جگہ بھرتی کیا جائے گا ۔ Then he will not be a collector.

میاں محمد اکبر ۔ He will have the status of a collector. تو جناب والا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایڈیشنل کین کمشنر نہ ہوں یا کین کمشنر نہ ہوں تو وزرا صاحبان کی صرف سے یا حکومت کی طرف سے یہ خدشہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ زمینداروں کو اپنے گنے کی پوری قیمت وصول نہیں ہو گی کیوں کہ اس وقت کین کمشنر یا ایڈیشنل کین کمشنر جو مقرر کیے جا رہے ہیں ان کے احاطہ اختیار میں ہے کہ اگر وہ گنے کی کم سے کم قیمت مقرر کریں ۔ یہ دیکھیں کہ زمیندار کو مناسب قیمت گنے کی موصول ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر یہ Plea لیں یا یہ بیان کریں تو میرے خیال میں یہ مگر مچھ کے آنسو ہوں گے کیوں کہ اس وقت جو گورنمنٹ کا فعل ہے وہ زمینداروں کے حق میں سخت ضرررساں ہے اور ہماری گورنمنٹ اس وقت چینی کے معاملے میں ایک ظالم اور سود خور بننے کا رول ادا کر رہی ہے ۔

Minister of Agriculture : That is irrelevant.

Mr. Speaker. Please be relevant to the ordinance.

میاں محمد اکبر ۔ This is very much relevant Sir کیوں کہ دیکھنا یہ ہے کہ کین کمشنر کی ڈیوٹی کیا ہے ۔ کیا اس کی ڈیوٹی یہ ہے کہ کین گرور کو ان کے گنے کی صحیح قیمت ملے ۔ میں اس ضمن میں عرض کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ ملوں سے ۳۸ روپیہ من چینی خرید رہی ہے

جس میں ۱۰ روپیہ فی من سنٹرل ایکسائز کے ہوتے ہیں گویا ان ۳۸ روپیہ میں سے ۱۰ روپیہ مرکزی حکومت لے جاتی ہے باقی صرف ۲۸ روپیہ رہ جاتے ہیں تو ۲۸ روپیہ فی من چینی خرید کر عوام کو ۶۰ روپیہ من کے حساب سے مہیا کر رہے ہیں اور پھر ادھر مل والوں کو یہ اجازت دے رکھی ہے کہ اگر حکومت کے علاوہ کوئی اور پرائیویٹ پارٹی چینی حاصل کرنا چاہے تو وہ ۶۰ روپیہ من کے حساب سے چینی مل سے لے جا سکتے ہیں جتنی مقدار میں بھی وہ چاہیں لے جا سکتے ہیں ۔ تو یہ بھی منافع خوری کی ایک بد ترین مثال ہے ۔ اگر ۳۸ روپیہ فی من کے حساب سے مل اونر گورنمنٹ کو چینی سپلائی کرے اس میں دو چار روپیہ فی من وہ کما سکتا ہے تو آپ مجھے حساب لگا کر بتائیں اگر وہ ۶۰ روپیہ من بیچے گا تو اس کا کتنا منافع ہو گا ۔ میرے اندازے کے مطابق وہ چینی جو عوام مل سے براہراست لے رہے اس میں مل والے کم از کم ۲۵ روپیہ فی من منافع حاصل کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ سو فی صدی منافع حاصل کر رہے ہیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ ہاں جناب والا ۔ سو فیصدی منافع حاصل کر رہے ہیں ۔ اگر یہاں یہ دعوے کریں کہ کین کمشنر یا ایڈیشنل کین کمشنر زمیندار کے interest watch کرتے ہیں تو میں کہوں گا یہ دعوے بالکل غلط ہے اگر اس کے برعکس جیسا کہ میں نے ابھی تجویز کیا ہے کہ اگر یہ ملیں عام کردیں اور مغربی پاکستان کی ضروریات کے مطابق ہوں تو جناب والا ۔ اس کا اثر یہ ہو گا کہ ملوں والوں کا آپس میں مقابلہ ہوگا ۔ گنا زیادہ خریدیں گے ۔ میں یقین کے ساتھ بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ گنے کی قیمت ایک پائی بھی کم نہ ہوگی بلکہ میرے خیال میں قیمت اس سے بڑھے گی ۔

کیونکہ پچھلے سال ہماری حکومت نے صرف Mill Owners کو خوش کرنے کیلئے گنے کی قیمت سوا دو روپے من کی بجائے دو روپے من کر دی تھی ۔

Mr. Speaker : This ordiance has nothing to do with the sugar policy.

Mian Muhammad Akbar : This is not sugar policy.

Mr. Speaker : They have simply introduced a single section that they can confer the powers of the Cane Commissioner upon the Collector.

Mian Muhammed Akbar : Mr. Speaker, these are the duties of the Cane Commissioner and I am discussing them.

Mr. Speaker : The member is discussing the policy of the Government and the duties of the Cane Commissioner.

Mian Muhammad Akbar : I am discussing the policy of the Government only as far as the duties of the Cane Commissioner, appointed by the Government, are concerned.

وزیر خوراک و زارعت - (ملک قادر بخش) - جناب والا - بحث کو جاری رکھنے کی غرض سے میں یہ عرض کرونگا کہ Sugar Policy کے ساتھ Cane Commissioner کا دور کا بھی تعلق نہیں - اور قیمت مقرر کرنے کے ساتھ اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں - اس لئے میں صرف ان کی information کیلئے عرض کرتا ہوں کہ وہ بیشک جتنا وقت چاہیں لیں - لیکن اس بات کا ذکر نہ کریں جو بالکل irrelevant ہے -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir I am on a point of order. The member probably has not looked into the main Act itself, which has been amended. Section 6 of the main Act reads -

> "(1) The Provincial Government may, by notification, appoint any officer, not below the status of a Collector, to be the Cane-Commissioner to exercise and perform, in addition to the powers and duties conferred and imposed on him by this Act such powers and duties, as may be prescribed from time to time."

My respectful submission is that under the law, as it is, the Provincial Government has got even the power to appoint an officer of the status of a Deputy Commissioner and a Collector to be the Cane Commissioner who will exercise all the powers of this sub-section with the addition of section 6-A, which only envisages the appointment of Additional Cane Commissioner, who will have the same powers as of the Cane Commissioner undoubtedly. My respectful submission is that this discussion is irrelevant. The power is already there. Even now the Government can appoint a Cane Commissioner of the status of the Deputy Commissioner by notification, who will exercise all the powers. So all this discussion, all this comment is redundant, superfluous and irrelevant, and and I would respectfully submit that this may be checked.

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں پھر گذارش کرونگا کہ محترم میمن صاحب بھی اس قانون کے متعلق صحیح واقفیت نہیں

رکھتے - یہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ Section 6 میں ترمیم ہوئی ہے - اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی - یہ اصل ایکٹ میں موجود ہے - اور جس طرح انہوں نے پڑھا ہے اسی طرح موجود ہے - یہ کتاب میرے پاس ہے - ہم اس سے انکار نہیں کرسکتے - اب میں آپ کی خدمت میں Section 16 پیش کرتا ہوں۔ Powers of the Provincial Government to fix minimum price. میں minimum price کا ذکر کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - وہ تو original ایکٹ ہے - وہ نہ amend ہوا ہے اور نہ اس میں سے کچھ delete ہوا ہے - Discussion about that Section would be irrelevant.

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں آپ کی خدمت میں اسے پڑھتا ہوں - یہ Cane Commissiner کے متعلق ہے - اور Cane Commissiner کے اختیارات Additional Cane Commissioner نے سنبھالنا ہیں -

This is very much relevant. I will read out to you Sir.

> "16 (*i*) The Provincial Government, after consultation with the Board, may by notification, determine in respect of any area the minimum price to be paid by occupiers of factories or purchasing agents for cane purchased in that area either generally or related to the sugar contents.
>
> "of the cane or direct that such minimum price shall be calculated in the manner prescribed."

تو یہ manner کس نے prescribe کرنا ہے - اور یہ Sugar Content کس نے دیکھنا ہیں - یہ دونوں فرائض Cane Commissioner کے ہونگے - اس کے بعد وہ حکومت کے پاس سفارش کریگا کہ اس کی قیمت مقرر کی جائے - اس لئے یہ جو Additional Cane Commissioners ہونگے - ان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ sugar content کے لحاظ سے گنے کی قیمت کے متعلق سفارش کریں اور اس کے بعد حکومت اپنی Notification کے ذریعے اس کی قیمت مقرر کر دیگی -

جناب والا - اسی ضمن میں میں آپ کی خدمت میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ آج کل حکومت زمینداروں پر بڑی سختی کر رہی ہے جس کی وجہ سے انہیں گنے کی پوری قیمت نہیں مل رہی -

Mr. Speaker : Then please discuss the Cane Commissioner or the Additional Cane Commissioner.

Mian Muhammad Akbar : I am discussing the cane commissioner. تو جناب والا ۔ کین کمشنر کے غلط اقدام کیوجہ سے - - - -

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : I am on a point of order Sir. He has enumerated the powers that have been given to the Cane Commissioners, and the Ordinance that has come before the House delegates all those powers to the persons, whom they now propose to appoint as additional Cane Commissioners. Therefore Sir I see no reason why he annot discuss the power that or being delegated. He has every right to discuss them Sir.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ یہ تسلی سے سنیں ۔ یہ بوکھلا کیوں گئے ہیں ۔ اس میں کونسی بری بات ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ یہ سب بری باتیں ہیں ۔ (قہقہہ)

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ یہ بات Cane Commissioner کے اختیار میں ہے کہ وہ گنے کی قیمت مقرر کرے ۔ چونکہ اس وقت مغربی پاکستان میں ملیں بہت کم ہیں اور گنا ضرورت سے بہت زیادہ ہے ۔ اس لئے کاشتکار کو گنے کی صحیح قیمت نہیں مل رہی ۔ اور پچھلے سال تو مل والوں کے کہنے پر انہوں نے سوا دو روپے کی بجائے اس کی قیمت دو روپے من کر دی ۔ لہذا میں بھی ان کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اگر یہ واقعی Cane Cammissioner کے ذریعے زمیندار کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو بہترین خدمت یہی ہو سکتی ہے ۔ کہ ملوں کو بڑھانے کی اجازت دی جائے ۔ بشرطیکہ اس میں کوئی سیاسی مصلحت کارفرما نہ ہو ۔ کیونکہ یہ تو ظاہر بات ہے کہ جب ملیں زیادہ ہونگی تو گنے کی مانگ زیادہ ہوگی اور جب مانگ زیادہ ہوگی تو کاشتکار کو اس کے مناسب دام ملینگے ۔ اور عوام کیلئے بھی سہولت ہو جائیگی ۔ میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ جس وقت ملک میں چینی کی ملیں ضرورت کے مطابق بن جائینگی ۔ اس دن گنے کی قیمت میں ایک پائی کی کمی ہوئے بغیر عوام کو کھانڈ کم از کم ۲۵ روپے فی من کے حساب سے کم قیمت پر مہیا ہوگی ۔

جناب والا ۔ میں نے یہ Section 16 آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے ۔ Cane Commissioner پر یہ بات binding ہے کہ وہ گنے کی قیمت

Sugar Contents دیکھکر مقرر کرے - لیکن اس وقت صورت حال کیا ہے - سارے مغربی پاکستان میں گنے کی قیمت ایک جیسی ہے - ان کے sugar content کا لحاظ بالکل نہیں رکھا جاتا - چنانچہ سابق صوبہ سرحد پنجاب اور سندھ میں گنے کی قیمتیں ایک جیسی ہیں - جس سے ہماری معیشت اور زراعت پر برا اثر پڑ رہا ہے - اور ہمارے زمینداروں میں بہتر قسم کا گنا پیدا کرنے کا رجحان کم ہو رہا ہے ـــــ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جس قسم کا گنا بھی پیدا کیا جائے Cane Commissioner بغیر sugar content دیکھے سب کی ایک جیسی قیمت مقرر کر دیتا ہے -

جناب والا - میں وزیر زراعت کی خدمت میں عرض کر دوں کہ چینی کھیتوں میں پیدا ہوتی ہے - فیکڑیوں میں نہیں ہوتی - کیونکہ اگر ہم اپنے کھیتوں میں بہتر قسم کا گنا پیدا کریں تو ہم یقیناً چینی کی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں -

ہمارے گنے میں sugar content باہر کے ملکوں کی نسبت بہت کم ہے - جاوا اور کیوبا میں گنے کا sugar content ۱۵ سے ۲۰ فیصد کے قریب ہے - لیکن ہمارے ہاں لائلپور کے گنے میں زیادہ سے زیادہ ۹ فیصد ہے - اگر Cane Commissioner گنے کی قیمت sugar content دیکھکر مقرر کرے تو لازمی طور پر ہمارے ہاں گنے کی بہتر قسم کی کاشت کی جائیگی اور اس طرح ہم چینی کی پیداوار میں اضافہ کر سکیں گے -

جناب والا - اسی ضمن میں میں ملک صاحب کی خدمت میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں ـــ یعنی یہ کہ ملوں کے لئے یہ جو آپ reserved areas مقرر کرتے ہیں - جہاں سے ملوں کیلئے گنا حاصل کیا جاتا ہے - آپ کو وہاں بہتر قسم کے Seed Farms کھولنے چاہیئیں - اور زمینداروں کو بہتر قسم کا بیج مہیا کرنا چاہیئے تاکہ وہ مل والوں کو جو گنا دیں اس سے زیادہ چینی بن سکے - اور وہاں عام قسم کے گنے کی کاشت کی بالکل ممانعت کر دینی چاہیئے -

جناب والا ۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے لگا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے معزز ممبران impatient ہو رہے ہیں ۔ اور صرف ایک بات عرض کروں گا ۔ اور وہ یہ ہے کہ آج کل کین کمشنر نے گنے کے لئے Reserved Area مقرر کیا ہوا ہے ۔ ساتھ ہی Assigned Area بھی ہے ۔ گنے کی قیمت بھی مقرر ہے لیکن اس وقت گڑ کی خرید پر کوئی پابندی نہیں نہ ہی اس کی قیمت کا تعین ہے اور نہ ہی کوئی پابندی ہے ۔ کہ مل والے اتنا گڑ خرید سکتے ہیں یا نہیں میں اس کی implications بتاتا ہوں ۔ گڑ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مل والوں کو گڑ سستا ملتا ہے ۔ Reserved Areas سے باہر سے ۔ تو وہ گنے کی رس کے ساتھ گڑ ملا کر چینی تیار کرتے ہیں ۔ اس سے جو چینی بنتی ہے وہ انہیں سستی پڑتی ہے ۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان کا رجحان زیادہ سے زیادہ گڑ کی خرید کی طرف ہو گیا ہے ۔ اور غریب زمیندار جو گنا اس امید پر کاشت کرتے ہیں کہ فیکٹری والے ان کا گنا خریدیں گے جب فیکٹری والے گنا نہیں لیتے تو وہ مایوس ہو کر سال کے بعد اپنا گنا جلا دیتے ہیں ۔ اس لئے وزیر زراعت صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ فیکٹری والوں کو کین کمشنر یا اسسٹنٹ کین کمشنر کے ذریعہ اس طرح کنٹرول کریں کہ جس سے اگر کسی کو گڑ ضرور ہی خریدنا ہو تو اس کی مناسب ratio مقرر کر دیں کہ اتنی چینی گنے کی رس سے بنائیں اور باقی چینی گڑ ملا کر بنا لیں تاکہ غریب زمینداروں کا گنا وہیں پڑا پڑا نہ جل جائے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ (مردان ۔ ۳) جناب سپیکر ۔ یہ جو Sugar Factories (West Pakistan Amendment) Ordinance میں ترمیم پیش کی گئی ہے میرے خیال میں یہ نہایت مفید اور نہایت مناسب ہے ۔ میرے دوست میاں محمد اکبر صاحب نے جو اس کے خلاف تقریر کی ہے ۔ اس کی وجہ ظاہر ہے اور واضح ہے کہ وہ جس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہاں نہ کوئی فیکٹری ہے نہ گنا ہے ۔ اگر ایسا ہوتا

تو بجائے اس کے کہ وہ اس کی تردید کرتے یا اس کی مخالفت کرتے وہ ضرور اس کی تعریف کرتے -

جناب والا - عرض یہ ہے کہ Sugar Factories control Act ۱۹۵۰ میں صوبہ سرحد میں اس لئے نافذ کیا گیا تھا اور حکومت نے یہ قانون اس لئے پاس کیا تھا کہ شوگر فیکٹری والوں نے زمینداروں کے ساتھ نا انصافی برتنی شروع کر دی تھی - یہ صحیح ہے کہ صوبہ مغربی پاکستان میں گنے کی پیداوار زیادہ ہے اور شوگر فیکٹریاں کم ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شوگر فیکٹری والے زمینداروں سے گنا خریدتے وقت انصاف نہیں کرتے - اس مقصد کے لئے یہ قانون نافذ کیا گیا تھا کہ گنے کی خرید میں شوگر فیکٹری والے کسی قسم کی تفریق پیدا نہ کریں اور زمینداروں کو پوری قیمت مل جائے - نیز ان سے انصاف ہو -

Integration یعنی ون یونٹ کے قیام کے بعد وہ اختیارات جو اس ایکٹ کی رو سے کلکٹر کو حاصل تھے کین کمشنر کو دے دیئے گئے - اور اس کا ہیڈ کوارٹر لائل پور رکھا گیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اختیارات جو کین کمشنر کو حاصل ہوئے وہ اسسٹنٹ کین کمشنر کو مل گئے - حالانکہ اس سے پہلے وہ اختیارات اس کے پاس نہیں تھے - اس سے کچھ مشکلات پیدا ہو گئیں - محترم وزیر زراعت کو معلوم ہے کہ اس سلسلہ میں لوگوں نے تار دئے - کہ حکومت اس معاملہ کی طرف فوری توجہ دے - تاکہ گنا صحیح اور مناسب قیمت پر خریدا جائے - کیونکہ اس سے زمینداروں کو لاکھوں روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے - یہ ترمیم اس غرض کے لئے لائی گئی ہے کہ کمشنر کو جو اختیارات حاصل تھے اب وہ اختیارات حکومت متعلقہ ڈسٹرکٹ کے کلکٹر کو دے دے - اس کی نگرانی میں گنے کی خرید ہو اور گنے کے حاصل کرنے میں یہ اختیارات استعمال کئے جائیں اگر یہ اختیارات آج سے ایک سال پہلے کلکٹر کو دئے جاتے تو نہایت مناسب ہوتا -

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ان اختیارات کے بعد زمینداروں کی تکالیف دور ہو جائیں گی یا نہیں ۔ ایک خدشہ یہ بھی ہے کہ جو اختیارات اس وقت تک Sugar Factories کی Management کے پاس تھے اور وہ انہیں غلط استعمال کرتے تھے کہیں یہ اختیارات جو اب کلکٹر کو ملنے والے ہیں وہ ان کا غلط استعمال نہ کریں ۔ اب یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اس طرف اپنی توجہ دے کہ کلکٹر کو جو اختیارات دئے جا رہے ہیں وہ انہیں صحیح اور جائز طور پر استعمال کرے ۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ جب تک ملک میں شوگر فیکٹریوں کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا جائے گا زمینداروں کی تکالیف ایسے قوانین سے حل نہیں ہوں گی ۔

میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ سابق صوبہ سرحد میں کم از کم دو شوگر فیکٹریاں اور بنائی جائیں ۔ ایک ہاتھیان کے مقام پر اور دوسری پشاور میں کہیں ۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ کلکٹر کے کام میں اضافہ ہوگا لیکن زمینداروں کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا ۔

میں اس آرڈیننس کو نہایت مناسب سمجھتا ہوں اور اس کی تائید کرتا ہوں ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو-۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے علاقہ میں جو نئی شوگر فیکٹریاں بنائی جا رہی ہیں وہ حکومت کے افسروں نے اپنے یار دوستوں کو الاٹ کی ہیں ۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ لاڑکانہ ڈسٹرکٹ میں اپنے ایک دوست کو پرمٹ دیا گیا ہے ۔ اس کی وہاں ایک ایکڑ زمین بھی نہیں ۔

وزیر زراعت ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ لاڑکانہ فیکٹری کے لئے مناسب جگہ تھی یا نہیں تھی ۔ اس کا اس بات سے کیا تعلق ہے ؟

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب اس وقت یہ بات زیر بحث نہیں کہ کوئی شوگر فیکٹری بنائی جائے - یہ آرڈیننس جو پیش کیا گیا ہے اس میں ایک کلاز اس مقصد کے لئے ایزاد کی گئی ہے کہ Additional Cane Commissioners مقرر کئے جائیں گے اور ہر ضلع کا کلکٹر وہاں کا Additional Cane Commissioner ہوگا -

حاجی عبدالمجید جتوئی - میں عرض کرتا ہوں کہ ضلع دادو میں ۶۰۰۰ ایکڑ پر گنا ہے - ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے سفارش کی گئی ہے کہ وہاں شوگر فیکٹری لگائی جائے -

حاجی سردار محبوب علی بھائیو - پوائنٹ آف آرڈر - جتوئی صاحب ہمیشہ چلاتے رہتے ہیں کہ کبھی کچھ نہیں کیا۔ اب جب کے سندھ کی باری آئی ہے کہ وہاں بھی کوئی شوگر فیکٹری لگائی جائے - تو پھر بھی یہ نکتہ چینی کر رہے ہیں - یہ کیا بات ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

حاجی عبدالمجید جتوئی - ہم نکتہ چینی کریں گے - جن کے پاس ایک ایکڑ زمین بھی نہیں ان کو فیکٹری الاٹ کر رہے ہیں -

Mr. Ali Gohar Khuhro : After the speech of Mr. Jatoi, I should be given time because he has said that Larkana has no area under sugar-cane.

حاجی عبدالمجید جتوئی - لاڑکانہ کے لئے نہیں - بلکہ ہمارے ضلع دادو کی ڈسٹرکٹ کونسل نے سفارش کی ہے - وہاں ۶۰۰۰ ایکڑ زمین پر گنا ہوتا ہے ہمارے سندھ کے علاقے کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جاتا ہے - وہاں کوئی فیکٹری نہیں - اگر دیتے ہیں تو اپنے یار دوستوں کو دیتے ہیں -

Mr. Speaker : I may again point out to Mr. Jatoi, that he should be relevant to the Ordinance under discussion.

حاجی عبدالمجید جتوئی - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ دادو میں ایک شوگر فیکٹری ضرور لگائی جائے - (شور)

مسٹر سپیکر - آرڈر - آرڈر

Major Sultan Ahmed Khan : Point of order. Sir, Mr. Ghaffar Pasha is convassing outside that the members should deliver a lesser number of speechs.

Mr. Speaker : This is no point of order.

نواب زادہ افتخار احمد خان - (جھنگ-۱) صدر گرامی - آج اپنی تمہید میں ہمارے فاضل وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جو معصومانہ ، پاکیزہ اور مختصر سا ہے - اور جس کی مخالفت کرنے کی چندان ضرورت نہیں - لیکن صدر گرامی - اگر میں یہ تسلیم بھی کرلوں کہ یہ قانون واقعی معصومانہ ہے پھر بھی اس کے پیش کرنے کا انداز غیر معصومانہ ہے کیونکہ اس کو ایک آرڈیننس کی شکل میں لایا گیا ہے - اور پھر جب میں اس حکومت کی غیر ذمہ داری اور ہئیت ترکیبی پر نظر ڈالتا ہوں - تو یہ محسوس کرتا ہوں - کہ جب ایک غیر نمائندہ وزارت اس قانون کی تائید کرتی ہے - تو پھر مجھے معاً یہ خیال آتا ہے - کہ یقیناً اس میں کوئی ایسی بات بھی ہوگی - جو معصوم نہ ہوگی - اور اسکے پس منظر میں اسکے پیچھے یقیناً کوئی سازش اور ایسی مجرمانہ نیت ضرور ہوگی - کہ جسکو نشر کرنا ، جسکو ظاہر کرنا ہمارا فرض منصبی ہوتا ہے - اگر آپ اپنے لئے ہر آرڈیننس کی تائید کرنا جزو ایمان تصور کرتے ہیں - اور باوجود اسکے تصور کرتے ہیں - کہ کئی بار آپ نے محسوس کیا ہے - کہ اس آرڈیننس میں کوتاہیاں ہیں - اس میں غلطیاں ہیں - آپ نے محسوس کیا کہ جس وقت جائیداد غیر منقولہ پر ٹیکس لگانے کے لئے - - - -

Mr. Speaker : No discussion about that.

نوابزادہ افتخار احمد خان - جب آپ ہر آرڈیننس کی تائید کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں - خواہ وہ آرڈیننس اچھا ہو - خواہ وہ برا ہو - خواہ اسکی drafting اچھے طریقے سے ہوئی ہو - خواہ بری طرح سے ہوئی ہو - خواہ اسکے نتائج اچھے ہوں - خواہ برے ہوں - تو ہمیں بھی اسکا حق پہنچتا ہے - کہ اسکی مخالفت کریں - لیکن صدر گرامی - میں اسکی مخالفت محض مخالفت برائے

مخالفت کی غرض سے نہیں کرتا ۔ آج آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا اور میں اپنے اُن دوستوں کو جو بعض وجوہات کی بناء پر یہ محسوس کرتے ہیں ۔ کہ وہ اُدھر بیٹھے رہیں ۔ یہ کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ مشرقی پاکستان کی اسمبلی میں چھ آرڈیننس پیش ہوئے ۔ تو حزب مخالف نے نہیں ۔ اس ایوان نے نہیں ۔ بلکہ انکی اپنی اسمبلی پارٹی نے اتنا شدید احتجاج کیا ۔ کہ انکے قائد کو یہ تسلیم کرنا پڑا ۔ کہ آئندہ آرڈیننس نہیں لائے جائینگے ۔ اور گورنر پر بھی پارٹی کی طرف سے واضح کیا جائیگا صدر گرامی ۔ کیا اس آئین کا یہ نسخہ اور اسکی ترکیب اور استعمال وہاں کچھ اور ہے ۔ اور یہاں کچھ اور ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Now Come to the Ordinance.

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ تو اس لئے صدر گرامی ۔ اسے آرڈیننس کی شکل میں پیش کرنا اور پھر اسکو معصومانہ قرار دینا میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ انکی ستم ظریفی ہے ۔ خوش فہمی ہے ۔

صدر گرامی ۔ یہ ترمیم اس قانون میں پیش کی گئی ہے ۔ کہ جو Sugar کی پالیسی سے متعلق ہے ۔ شوگر کے کنٹرول کی پالیسی سے متعلق ہے ۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہوگا ۔ کہ آیا شوگر انڈسٹری کو growers کو اور شوگر مل والوں کو اور سب سے زیادہ اس ملک کے رہنے والوں کو شوگر کے متعلق جو مسائل درپیش ہیں ۔ ان مسائل کو حل کرتی ہے ۔

Mr. Speaker : No general discussion on the original Act.

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ کیا Additional Cane Commissioner کا تقرر اس مسئلے کا اس الجھن کا حل ہے صدر گرامی ۔ سب سے پہلے تو میں آپکو لے چلتا ہوں ۔ اس مسئلے کی طرف ۔ کہ اس قانون پر جو سب سے بڑا اعتراض مجھے ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ شوگر تمام صوبے کا ہمہ گیر مسئلہ ہے ۔ یہ تمام صوبے کا مسئلہ ہے ۔ یہ ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے ۔ پہلے ایک کین کمشنر تمام صوبے کے لئے تھا ۔ تمام مغربی پاکستان کے لئے تھا ۔ اور ایک ہونے کی وجہ سے وہ ایک

جامع اور مکمل، ایک متوازن اور انصاف پر مبنی پالیسی سارے صوبے کے لئے بنا سکتا تھا ۔ اور اسکو enforce کر سکتا تھا ۔ لیکن اب اسکو ہٹا کر اسکو مختلف ہاتھوں میں دیا جا رہا ہے ۔ اسکو مختلف اضلاع کو سونپا جا رہا ہے ۔ جہاں اس ۔ ۔ ۔

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اس آرڈیننس میں کین کمشنر کو ہٹانے کی کوئی تجویز نہیں ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اس میں موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب آپ یہ مقرر کرینگے ۔ تو پھر کین کمشنر نہیں رہیگا ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ صدر گرامی ۔ ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں ۔ کہ ہم ون یونٹ کے حامی ہیں ۔ ایک طرف تو ہم دعویٰ کرتے ہیں ۔ کہ ہم اس صوبے کے اقتصادی مسائل کو مساوی اور ون یونٹ کی بنیاد پر حل کرنا چاہتے ہیں ۔ اور دوسری طرف اس ایوان میں آپ ایسا قانون لارہے ہیں ۔ جس سے ون یونٹ کا شیرازہ بکھر جائیگا ۔ جس سے اس صوبے کی اقتصادی پالیسی منتشر ہو جائیگی ۔

وزیر زراعت ۔ لاحول ولا قوۃ ۔

نوبزادہ افتخار احمد خان ۔ ملک صاحب ۔ لا حول ولا قوۃ اگر میں آپ کے لئے پڑھوں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔ تو صدر گرامی ۔ میرا سب سے پہلا اور بڑا اعتراض ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ چونکہ شوگر کا مسئلہ ہمہ گیر مسئلہ ہے ۔ تو اسکے لئے یہ ضروری تھا ۔ اور بہتر تھا ۔ کہ ایک ہی شوگر کمشنر ہوتا ۔ اور یہ اختیارات صوبے کے مختلف حصوں میں نہ دیئے جاتے ۔ کیونکہ اس سے انتشار پھیلے گا ۔ اور اس سے مختلف پالیسیاں بنیں گی ۔ ایک ضلع میں ایک پالیسی ہوگی ۔ دوسرے میں دوسری اور تیسرے میں تیسری ۔ اور اس طرح ایک ضلع والے کہینگے ۔ کہ ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہوتا ۔ اور دوسروں کے

ساتھ رعایت ہوتی ہے - تو اس سے Bickiring پیدا ہوگی - رنجیدگی اور تعصب پیدا ہوگا - تو اس لئے میں اصولی طور پر اس قانون کی مخالفت کرتا ہوں - یہ ون یونٹ پر حملہ ہے - یہ سازش ہے - اس نظریے کے خلاف جسے ون یونٹ کہا جاتا ہے -

دوسرا اعتراض یہ ہے - کہ اب اُن اختیارات کو ضلع میں دیا جا رہا ہے - آج اضلاع کے حالات آپ سے مجھ سے اس ایوان سے کوئی پوشیدہ نہیں ہیں - پہلے یہ اختیارات ایک ایکسپرٹ کے پاس ہوتے تھے - ایک ایسے افسر کے پاس ہوتے تھے - جسکا تعلق محض شوگر سے تھا - اب اسکا تعلق اُن ڈپٹی کمشنروں سے ہوگا - اسکا تعلق ضلعوں کے اُن سربراہوں سے ہوگا - جنکے متعلق آپ روزانہ شکائتیں سنتے ہیں - جن کی سیاست میں مداخلت کا مسئلہ آج اس ملک کا اہم موضوع بنا ہوا ہے - اس لئے یہ اختیارات انکو دینا اس بات کی وضاحت اور دلالت کرتا ہے - کہ یہ اختیارات سیاسی مقاصد کے لئے دیئے جا رہے ہیں - میں آپکے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں - کہ اسکے ہونے سے پہلے میرے ضلع میں شوگر کین کمشنر نہیں ہے - کیونکہ وہاں شوگر مل ہی نہیں ہے - حالانکہ وہاں پر شوگر مل لگنی ضروری تھی - کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ اور ٹیکنیکل ایکسپرٹس نے رائے بھی دی تھی - لیکن اسکے آٹھ فیصد کوٹے کو کاٹ کر دوسری جگہ لے جایا گیا - لیکن لائلپور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے وہاں کی مل کے لئے حکم دیا - کہ کنوینشن مسلم لیگ کے M.P.A.s. جنکو پرمٹ جاری کریں گے - اسی کا گنا شوگر مل والے خریدیں گے -

(آوازیں - یہ غلط ہے - یہ غلط ہے -)

میں آپ کو ذمہ دارانہ طریقہ پر کہہ رہا ہوں - چنیوٹ کے وکلاء نے متفقہ طور پر کہا ہے - مجھے چینیوٹ کے بار روم کے لوگوں نے متفقہ طرز پر بتایا ہے - کہ جھنگ سے جتنا گنا خریدا جائیگا - اسکے لئے M.P.A.s پرمٹ جاری کریں گے -

میاں خان محمد کلیار ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ نواب صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے ۔ کہ ڈپٹی کمشنر نے یہ حکم جاری کیا ہے ۔ کہ گنوں کے لئے M.P.A. پرسٹ جاری کریں ۔ تو یہ صحیح نہیں ہے ۔ کیونکہ وہاں تو شوگر مل ہی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

نواب زادہ افتخار احمد خاں ۔ صدر گرامی۔ پہلا پوائنٹ میں نے عرض کیا تھا کہ ٹکنیکل طور پر اصولی پر اقتصادی طور پر شوگر کی پالیسی کا کنٹرول ایک آدمی کے ہاتھ میں ہونا چاہیے اور دوسرا پوائنٹ میں نے یہ عرض کیا کہ جن لوگوں کو ایسے اختیارات دئے گئے ہیں وہ براہ راست اس حکومت کے ماتحت ہوں گے اور وہ لوگ ان کے سیاسی اغراض کے لئے استعمال ہوں گے ۔ اور پھر صدر گرامی ۔ آپ کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ شوگر کا مسئلہ ایک صوبہ گیر مسئلہ ہے اور جو اس میں ہماری حکومت کے عزائم ہیں لوگ ان کو نا پسند کرتے ہیں ۔

صدر گرامی ۔ پالیسی کے متعلق میں سب سے پہلے یہ عرض کرونگا کہ ایڈیشنل کین کمشنرکی تقرری ان مسائل کا حل نہیں ہے ۔ اور وہ مسائل کیا ہیں ؟ وہ مسائل صدر گرامی ۔ میں سیاسی نظریے میں پیش نہیں کرنا چاہتا لیکن اپنے فرض میں کوتاہی کرونگا اگر میں ایوان کے سامنے ان واقعات کو پیش نہ کروں جو آج ہر شخص کی زبان پر ہیں ۔ اب صدر گرامی۔ میں Facts and figures آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ سے شوگر کی پالیسی میں افراتفری پھیلے گی۔

صدر گرامی ۔ سب سے پہلے Acrage آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ پشاور ڈویژن کی Acrage ۱۳۹۱۰۰ ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن ۱۱۸۰۰ ہے ۔ دونوں ڈویژنوں کی Acrage سرکاری Production کے ماتحت ایک لاکھ ۵۰ ہزار نو سو ہے ۔ اب سرگودھا کو لیجئے تو وہاں کی زمین شوگر کین کے زیر کاشت ہے ۔

Minister of Agriculture : My friend is driving at the location of mills and the needs of mills at certain areas. What has that to do with the appointment of Commissioners ?

نواب زادہ افتخار احمد خان ۔ ملک صاحب آپ سنئے تو سبھی Facts اینڈ فیگرز دیتا ہوں ۔ سرگودھا میں جناب والا ۔ ۲ لاکھ نواسی ہزار تین سو ایکڑ ہے ۔ لاہور میں ایک لاکھ نواسی ہزار چار سو ہے اور ملتان میں ایک لاکھ ۸۴ ہزار سات سو ۔ یعنی سابق پنجاب میں ۶ لاکھ ۶۳ ہزار چار سو ایکڑ رقبہ زیر کشت ہے شوگر کین کے لئے ۔ اس طرح خیرپور میں ۳۸ ہزار نو سو اور حیدر آباد میں ۳۶ ہزار ایک سو ایکڑ ہے ۔ یعنی سابق سندھ میں ۶۰ ہزار پانچ سو ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے ۔ یعنی اس کا مقصد یہ ہوا کہ سابق صوبہ سرحد میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار نو سو ایکڑ رقبہ گنے کا زیر کاشت ہے اور سابق پنجاب میں ایک لاکھ کے مقابلے میں ۶ لاکھ ۶۳ ہزار چار سو ایکڑ زیر کاشت ہے ۔

اب صدر گرامی ۔ گڑ کی طرف آئیے ۔ اب میں گڑ کی فیگرز پیش کرونگا ۔ پشاور میں سارے صوبے کی گڑ کی پیداوار ایک لاکھ ۸۶ ہزار نو سو ٹن ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان میں گیارہ ہزار نو سو ٹن ہے ۔ اس طرح سرگودھا میں تین لاکھ ۹۰ ہزار ایک سو ٹن ہے ۔ اور لاہور میں ایک لاکھ ۹۸ ہزار تین سو ہے اور ملتان میں ۲ لاکھ ۴۷ ہزار آٹھ سو ہے یعنی فرنٹیئر میں ٹوٹل ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری سعی محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ شاید آپ کو یاد نہیں رہا پنجاب میں راولپنڈی ڈویژن رہ گیا ۔

نواب زادہ افتخار احمد خان ۔ سچ بات ہے میں مانتا ہوں۔ لیکن اس کو نکال کر ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری سعی محمد ۔ مل والے تو نکلتے نہیں آپ اس کو کیوں نکال رہے ہیں ۔

نواب زادہ افتخار احمد خان ۔ اس طرح گڑ کی پیداوار سابق صوبہ سرحد میں ایک لاکھ ۹۸ ہزار آٹھ سو ٹن ہے اور سابق صوبہ پنجاب میں ۸ لاکھ ۳۱ ہزار ۲ سو ہے ۔ اور خیر پور اور حیدر آباد میں ایک لاکھ ۱۸ ہزار ۲ سو ہے ۔ اس کے بعد اب میں Division wise یہ بتاؤں گا کہ کون کون ۔ ڈویژن کتنی شوگر پیدا کرتا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ Relevancy بھی تو ہونی چاہیے ۔

نواب زادہ افتخار احمد خان - صدر گرامی- پریمیر مل مردان- ۲۸ ہزار نو سو ٹن - فرنٹیئر تخت بھائی مردان- ۸ ہزار تین سو پانچ ٹن - چارسدہ پشاور ۱۳۳۷ ٹن -

Minister of Agriculture : He should be controlled, Sir.

مسٹر سپیکر - جہاں تک شوگر کی پالیسی کا تعلق ہے -

The member need not discuss that. He has already made two points. So far as the appointment af additional Cane Commissioners is concerned he should be brief.

نواب زادہ افتخار احمد خان - میں اختصار سے ہی عرض کروں گا - پریمیر شوگر مل مردان ، ۲۸۹۱۷ ٹن - پنجاب کی راھوالی ، ۴۷۳۱ - کریسینٹ لائل پور ، ۱۵۵۱۳ - کوہ نور جوھر آباد ، ۱۴۱۴۳ - لیہہ ، ۱۵۱۳۹ -

اب Crushing کو لیجئے - پریمیئر مردان ، ۲ ہزار سات سو ٹن - یومیہ - فرنٹیئر تخت بائی ، ایک ہزار یومیہ - چار سدہ پشاور ۱۵ سو ٹن یومیہ - پنجاب میں راھوالی ، پانچ سو ٹن یومیہ - کریسنٹ لائل پور ۱۵ سو ٹن یومیہ - کوہ نور جوھر آباد ، بارہ سو ٹن یومیہ - لیہ مظفر گڑھ میں ۱۲ سو ٹن یومیہ - یعنی فرنٹیئر کے دونوں ڈویژنوں کی شوگر کی Crushing کی Capacity پانچ ہزار دو سو ٹن روزانہ ہے - جہاں ملیں بنی ہوئیں ہیں- اور سابق پنجاب کی جہاں ملیں بنی ہوئی ہیں چار ہزار چارسو ٹن روزانہ ہے -

اب صدر گرامی - ان اعداد و شمار سے آپ کو معلوم ہو گا کہ ایڈیشنل کمشنر مقرر کر کے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ جہاں گنے کا Production زیادہ ہے ـــــــ ایک بات اور بتاتا ہوں جو Percentage میاں صاحب نے فرمائی ہے - سابقہ صوبہ سرحد کے ایک سومن گنے میں سے ۷ یا ۶ کے درمیان - - - -

Mr. Speaker : That has nothing to do with the appointment of Cane Commissioner.

نواب زادہ افتخار احمد خان - وہ قیمت اسی حساب سے مقرر کریں گے-

وزیر زراعت - نہیں کریں گے -

نواب زادہ افتخار احمد خاں - جہاں تک پرسنٹیج کا تعلق ہے وہ سابق صوبہ سرحد میں پانچ فیصدی کے قریب ہے - پنجاب میں آٹھ اور نو کے درمیان ہے - سندھ میں چھ سات فیصدی کے درمیان ہے - اس لیے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ مسئلے کا یہ حل نہیں ہے کہ ایڈیشنل کین کمشنر مقرر کئے جائیں - مسئلے کا حل یہ ہے کہ آپ ان علاقوں میں جہاں کہ گنے کی زیادہ پیداوار ہو رہی ہے جہاں کہ شوگر پرسنٹیج زیادہ ہے وہاں ملیں لگانے کی ضرورت ہے - میں نہیں کہتا کہ فرنٹیئر کی ملیں بند کر دی جائیں - میں محسوس کرتا ہوں کہ وہاں اور بھی زیادہ ہوں اور جتنی زمیندار کی اچھی حالت ہو اتنا ہی بہتر ہے - تو صدر گرامی - آج پنجاب میں ۴ شوگر ملیں ہیں اور جس حساب سے صوبہ سرحد میں لگائی ہوئی ہیں اس کے مطابق پنجاب میں ۲۸ اور مزید ملوں کی ضرورت ہے - یہاں یہ ہے کہ ۱۰۰ میں سے دس فیصدی گنے کی شوگر بن رہی ہے یا گڑ بن رہا ہے یا مویشی کھا رہے ہیں -

Mr. Speaker : The member may please take his seat now.

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش) - صاحب سپیکر - پیشتر اس کے کہ میں ان حضرات کو جواب دوں مجھے ایک افسوس کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ کین کمشنر کی فرائض کے متعلق انہیں الف ب ج کا بھی پتہ نہیں اگر انہیں کچھ بھی علم ہوتا کہ کین کمشنر کے فرائض کیا ہیں تو غالباً نواب زادہ صاحب اور وہ بڑے ٹرانسپورٹر ہمارا اتنا وقت نہ لیتے جہاں تک گنے کی قیمت کے مقرر کرنے کا مسئلہ ہے کین کمشنر کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے - وہ حکومت کرتی ہے - - اس لیے جتنی اس بات پر نکتہ چینی کی گئی ہے یا یہ کہ کسی علاقہ میں پالیسی مختلف ہو جائے گی تو میں تو یہی کہتا ہوں کہ ''برین عقل و دانش بباید گریست،، اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا - اگر اس معزز ایوان میں جہاں ان کو بولنے کا حق ہے جہاں ان کو تنقید کرنے کا حق ہے لیکن اگر کچھ مطالعہ کر کے آئیں تو ہمارے لئے باعث افادہ ہو گا - ایک اور مسئلہ جو ہے کہ Location of mills کم سے کم ہونی چاہیئیں - تو اس کا بھی کین کمشنر سے کوئی تعلق نہیں کہ کس علاقہ میں ہونی چاہئیں تو اس چیز کو ہوا دینا کہ فرنٹیئر

میں ملیں زیادہ ہیں اور پنجاب میں تھوڑی ہیں تو یہ ایسی بات ہے کہ جو جتوئی صاحب کے منہ سے تو اچھی لگتی ہے لیکن انصاری صاحب کے منہ سے ٹھیک نہیں معلوم دیتی ۔

نواب زادہ افتخار احمد خاں۔ پوائنٹ آف آرڈر میں نے تقریر میں عرض کیا تھا کہ فاضل وزیر زراعت Twist کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے وضاحت پیش کرتا ہوں ۔ کہ میں صوبہ سرحد یا پنجاب میں Discrimination کرنے والوں کا سب سے بڑا دشمن ہوں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Hear, hear.

نواب زادہ افتخار احمد خاں ۔ میں ہر مسئلے کا اس کے Merits پر فیصلہ کرنے کا قائل ہوں ۔ میں ملکی مفاد اور قومی مفاد کو ان تعصبات سے بہت بالا سمجھتا ہوں تو اس لئے آپ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ اور ہم ملیں سرحد میں لگا لیں تو میرے لیے خوشی کا مقام ہو گا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اور یہاں بھی لگیں گی ۔

نواب زادہ افتخار احمد خاں ۔ لیکن آپ پہلے وہاں لگائیں جہاں ضرورت ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ Location of Mills کے متعلق انصاری صاحب نے جتنا ہاؤس کا وقت لیا اگر وہ نہ لیتے تو اچھا ہوتا ۔ پھر وہ شوگر فیکٹری ایکٹ اور دوسری چیزوں پر آئے جن سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا ۔

وزیر ریلوے ۔ اور انصاری صاحب کا عقل کے ساتھ دور کا واسطہ نہیں ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ ایک مسٹر یوسف کین کمشنر ہوا کرتے تھے ان کی Allied Duties تھیں انہیں لائل پور یونیورسٹی میں ریسرچ کا کام کرنے کے لئے لگایا گیا اور ہم نے محسوس کیا کہ جوں جوں ملوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور ہوتا جا رہا ہے اور جیسی کہ اس

کی خواہش ہے کہ ہر ضلع میں شوگر ملیں لگ جائیں تو یہ بہت اچھا ہے لیکن کین کمشنر کو اس کے ساتھ دور کا تعلق نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کے ساتھ تو تعلق ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ تو ہم نے دیکھا کہ پشاور سے لیکر سندھ کے جنوبی ریجن تک (قطع کلامی) تو کین کمشنر کا تعلق چند چیزوں کے ساتھ تھا ۔ باقی رہا Zonal قیمتوں کے متعلق جیسا کہ اکبر صاحب نے کہا ہم یکساں قیمتیں نہیں دیتے ۔ ہم Variety wise دیتے ہیں ۔ جو Variety کم yield دیتی ہے اسکو Eradicate کرنا چاہیے ۔ جس Variety کی Yield زیادہ ہے اس کی قیمت زیادہ ہے ۔ یہ کین کمشنر کا کام ہے خراب Variety نکل جائے اور نکل رہی ہے ۔ اب 290 فرنٹیئر ریجن میں ہیں جن کی قیمت ہم نے بہت کم کر دی ہے اور خوشی کا مقام ہے کہ وہ Variety نکل رہی ہے اور اس کی جگہ اچھی Variety آ رہی ہے ۔ یہ بھی کین کمشنر کا کام ہے کہ زون ایسا نہ بنائے کہ جس میں دور دور کا علاقہ ہو کیونکہ اگر Zigzag طریقہ پر بنائے گا تو اس سے سہولت نہ ہو گی اور ایسا نہ ہو کہ جس کو چاہے زون سے باہر نکال پھینکے ۔ تو کین کمشنر کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ دیکھے کہ زون ٹھیک بن رہا ہے ۔ یہ بھی کین کمشنر کی ڈیوٹی ہے کہ ٹھیک قیمت جو حکومت نے مقرر کی ہے وہ دیکھے کہ Growers کی جیب میں جاتی ہے یا نہیں ۔ اور اس مقصد کے لئے ملوں میں جا کر دیکھے ۔ تو ہم نے سوچا کہ موقعہ پر جا کر دیکھے ۔ سب کچھ Growers کے مفاد میں کیا گیا Growers کو اگر کوئی تکلیف مل والوں سے ہو تو فوری طور پر وہ اپنے تکلیف ڈی سی علاقہ سے رفع کرا سکے ۔ مثال کے طور پر حضور میں اتنا عرض کروں گا کہ Binding Charges کو لے لیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے نوٹس میں آئے کہ بعض مل والے زیادہ Charges لیتے ہیں اور کاشتکار کو Protect کرنا تو کین کمشنر کی ڈیوٹی تھی کہ وہ ان چیزوں کو

دیکھیے ۔ چونکہ عوام کو تکلیف تھی اس لئے ہم نے یہ سوچا کہ بجائے ایک کین کمشنر کے ایڈیشنل کین کمشنر ہم لگا دیں تاکہ وہ موقعہ پر پہنچ کر صورت حال کا جائزہ لے لیں اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو ۔ ورنہ شوگر کی قیمتوں کی پالیسی جو ہے اس سے کوئی تعلق نہیں ۔ جناب ان کو لا علمی ہے ۔ میں سخت الفاظ استعمال نہیں کرتا ۔ ٹرانسپورٹر صاحب کی لا علمی پر میں افسوس کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب سپیکر ۔ درخواست کروں گا جناب وزیر صاحب سے کہ وہ معزز ممبر کا نام لیں ۔ یہ ''ٹرانسپورٹر،، وغیرہ کہنا بالکل غلط ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ یہ بالکل موزوں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو مناسب اور صحیح طریقہ ہے اسے اختیار کیا جائے اور ممبر کا نام لیا جائے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ اس کی Relevancy ہوتی ہے ۔

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی وزیر حیوانات کی کچھ پروا نہیں کرتے ۔

Minister for Food and Agriculture : I take pride in it. Sir.

Mian Muhammad Akbar : I also take pride in being a transporter.

وزیر حیوانات سے ہم کیا امید کر سکتے ہیں ؟

Mr. Speaker : That is not proper.

وزیر خوراک و زراعت ۔ ان کو کیا معلوم کہ رسول پاک کو حیوانات سے کتنی محبت تھی ۔ میاں اکبر ٹرانسپورٹر ہیں ان کا زراعت کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں This is what I said

Mian Muhammad Akbar : I may kindly be allowed to say something as personal explanation after the Minister has finished because he has.....

Mr. Speaker : The member should please take his seat.

Mian Muhammad Akbar : I would request that I may given an opppor-tunity.....

Mr. Speaker : He should take his seat.

Mian Muhammad Akbar : Sir, I may be given an opportunity to explain my position because the Minister has said that I am simply a transporter and have nothing to do with agriculture. I want to explain the position that this is not his 'Thekedari' alone.

Mr. Speaker : Should we proceed now with the member's permission.

Mian Muhammad Akbar : Sir, I was taking your permission to explain my position.

Mr. Speaker : When I ask him to take his seat he must do so. But if he carries on without my permission thenI have to proceed furt her with his permission.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : You should not ridicule the members.

Mian Muhammad Akbar : I was simply submitting that you should be good enough to give me an opportunity to explain my position.

Mr. Speaker : The member carried on without my permission and made a lengthy speech and I had to hear him out.

Mian Muhammad Akbar : I did not make any lengthy speech but simply requested your honour to give me an opportunity. I again request you to give me some time to explain my position.

Mr. Speaker : Yes, He may please take his seat now.

وزیر زراعت و خوراک - مسٹر اکبر کا یہ کہنا کہ ہم نے کمشنر کو ہٹا کر جس کی تنخواہ ۱۷۰۰ روپیہ تھی اور وہ سارے مغربی پاکستان کا دورہ کرکے ممکن ہے مجھے پتہ نہیں ایک ہزار - بارہ سو یا چودہ سو ٹی - اے بنتا ہے لیتا ہوگا - اس کی یہ ڈیوٹی لے کر کلکٹر کو دینے سے ہم نے بچت کی ہے نہ کہ خزانے پر کوئی دباؤ ڈالا ہے کیونکہ وہ ریسرچ میں eminent آدمی تھا - لائلپور میں اسکو ریسرچ پر لگایا ہے کہ وہ کین کی مختلف اقسام کی ریسرچ کر لے -

اب جناب والا - گنے کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر کبھی ٹنڈو جام جانے کا ان کو موقع ملے تو دیکھیں گے کہ ہم نے گنے کی ورائٹی جو ۲۰ فٹ اور ۲۱ فٹ لمبی ہے اور بہترین yield دینے والی ہے وہ آپ کے پاکستانی ماہرین نے نکال لی ہے اور وہ باعث مبارک باد ہیں -

جناب والا - ایک اور چیز انہوں نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ گڑ نہ خریدیں اس سے زیادہ دشمنی - زمیندار دشمنی میرے خیال میں پاکستان میں اور کوئی شخص نہیں کر سکتا کہ مل والے گڑ نہ خریدیں - اگر وہ گڑ کو نہیں خریدیں گے تو یہ گڑ دو روپیہ میں

بھی نہیں بک سکے گا ۔ یہ ان کا احسان ہے کہ مل والے اسکو خرید لیتے ہیں اور گڑ کی قیمت بڑھ جاتی ہے ۔ اور میرے فاضل دوست اس طرف سے یہ کہتے ہیں اور اس حکومت کو یہ سبق دیتے ہیں جو ۷۵ اور ۷۷ فیصدی کاشتکاروں کے لئے غلام بیٹھی ہوئی ہے اور نوکر بیٹھی ہوئی ہے ۔ یہ چاہتے ہیں کہ گڑ نہ بکے ۔ گڑ بکے گا ۔ مسٹر سپیکر ۔ آپ کی وساطت سے میں میاں محمد اکبر صاحب کو کہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Malik Sahib, it should be a brief statement.

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ انہوں نے مجھے یوں ہی الجھنوں میں ڈال دیا ہے ۔ میں نے ان الجھنوں کا جواب بھی دینا ہے ۔ جناب یہ کہنا کہ گڑ نہ خرید کیا جائے اور زمینداروں کو تباہ کیا جائے ۔

So that these things should come in the papers tomorrow and the zamindars may think that here our representatives whom we sent to this House and they say that the prices of sugar-cane should be lowered. Sir, I have got my duty not only to this House but also to the nation.

یہ چیز کہنا کہ گڑ کم خریدا جائے اور ملوں والے خرید نہ کریں ۔ جناب والا ۔ گڑ کی قیمت بہت گر جائے گی اور زمیندار کو بہت نقصان ہوگا لیکن اس سے گنے کے پیلنے پر اثر نہیں پڑتا ۔ گڑ پین میں ڈالا جاتا ہے اور گنے کی quantity کو crush کرنے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ بلکہ شوگر کی اقسام اچھی ہوجاتی ہیں ۔ We want more work should be done. آرڈیننس کی ضرورت کیوں پڑی۔ اسکے متعلق عرض یہ ہے کہ سیزن شروع تھا اور نومبر کے وسط میں ملیں چل جاتی ہیں اور بل اس وقت پیش نہیں ہوسکتا تھا ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں تھا اور زمینداروں کو مل والوں کی exploitation سے بچانا بہت جلد مقصود تھا اس لئے ہم نے جلدی کی اور اسکو بطور آرڈیننس لائے یہ ایک سادہ اور معصومانہ قانون ہے جس کیلئے آپ کہ شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا لیکن بجائے شکریہ کے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے گناہ کیا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ اس صورت میں آرڈیننس کو پاس کرنا بہت مفید ہوگا ۔ میں کہتا ہوں کہ سارے پاکستان میں ملیں ہوں گی ۔

Point of personal explanation.

میاں محمد اکبر —

جناب والا - میں سخت احتجاج کرتا ہوں ملک قادر بخش صاحب کے اس ریمارک پر جو مجھے ٹرانسپورٹر کے نام سے re-dicule کرتے ہیں - پیشہ کوئی بھی اچھا نہیں کوئی بھی برا نہیں - تمام پیشوں میں نقائص ہوتے ہیں -

Minister of Food and Agriculture : If the member takes it ill, I am very sorry for that.

میاں محمد اکبر - انہوں نے فرمایا ہے اگر وہ وزیر حیوانات ہونے میں pride لیتے میں تو جناب والا - میں ٹرانسپورٹر ہونے میں pride لیتا ہوں - مجھے یہ فخر ہے کہ میں نے اپنی Loyalty نہیں بدلی - میں نے یونسیسٹ پارٹی میں رہ کر مسلم لیگ کبھی نہیں بنائی - سیاسی طور پر میں جہاں ہوں وہی رہوں گا - پیشے کی کیا بات ہے -

وزیر زراعت - بس رو پڑے -

نواب زادہ افتخار احمد خان - جناب والا - کیا خوشامد بھی کوئی profession ہے یا نہیں ہے -

وزیر قانون - ہے ؟

Mr. Speaker : When he has felt sorry for that, the member should take his seat.

The question is -

> That the Assembly do approve of the Sugar Factories (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th November, 1963.
>
> *(The motion was carried)*

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES REPORTS.

Mr. Speaker : Before we move on to the next Ordinance, there are two motions for the extension in time for the presentation of standing Committees' Reports. Mr. Ghulam Qasim Khan.

> **Mr. Ghulam Qasim Khan :** Sir, I beg to move. That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on the Sir Syed University at Multan Bill, 1963 (Bill XLX of 1963) be extended up to 15th June, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on Education & Health on the Sir Syed University at Multan Bill, 1963 (Bill XIX of 1963) be extended up to 15th June, 1964.

(The motion was Carried)

Rai Mansab Ali Khan : Sir, I beg to move :

That the time for the presentation of report by the Select Committee on the West Pakistan Islamic University Bill, 1962 (Bill XV of 1962) be extended up to 30th June, 1964.

Mr. Speaker : The motion is -

That the time for the presentation of report by the Select Committee on the West Pakistan Islamic University Bill, 1962 (Bill XV of 1962) be extended up to 30th June, 1964.

(The motion was carried)

ORDINANCES *(Contd.)*

The Municipal Administration (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963.

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Mohammad Varyal Memon) I beg to move That the Assembly do approve of the Municipal Administration (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the Assembly do approve of the Municipal Administration (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November 1963.

Minister of Health : (Mr. Muhammad Khan Junejo): The Ordinance has been promulgated to give powers to non-official members to participate in the vote of no-confidence against the Vice-Chairman of a Municipal Committee. Previously, there was a provision that both the official as well as the non-official members will participate in the no-confidence motion but now this has been eliminated and the powers have been gi en only to the non-official members. Therefore, this Ordinance may be approved.

Syed Ahmed Saeed Kirmani (Lahore - V) : Sir, I must frankly admit that the amending Ordinance is an improvement upon the previous law. But that is not all that we expect of a democratic Government. Sir, kindly appreciate, in the amending Ordinance, the substituted section has been worded as such :-

> "The Vice-Chairman shall vacate office if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner by two-thirds of the non-official members holding office for the time being."

I am inviting your attention to the words "non-official members". Under the Municipal Admi istration Ordinance. there are three categories of members. The first category of members is of those who are elected

and as a matter of fact they are the real members of the Municipal Committee. Among the second category are those who are termed as appointed members and the third category is of those who are named as official members. The term 'elected members, appointed members and official members' has been defined in section 3 of the parent Ordinance. The grievance of the people was that in the matter of removal of Vice-Chairman or in the matter of election of the Vice-Chairman, it is only the elected members who should have a right to participate. That is what people want. We have to see what they have given to us. They have very cleverly used the words 'non-official members'. They want to confuse our public opinion by using the words 'non-official members'. They are there by permitting the appointed members to take part in the vote of no-confidence against any Vice-Chairman. That is a matter which we object to. The Government could very well say 'only two-thirds of the elected members holding office for the time being' and that would have been perfectly a democratic step. But this is a semi-democratic step. Probably they believe in semi-democracy and that is the reason why they have not brought forward a completely democratic measure. This is the first objection that I have to submit.

The second one is that we have noticed that in the past, the Government brings forward certain measures which of course sometimes were of a very helpful type, of beneficial type, but cleverly put in a snag in the form of 'prescribed manner', and they never prescribe the manner, with the result that whatever little they give, that little we never got in fact. They have again used the words "The Vice-Chairman shall vacate office if a vote of no-cofidence is passed against him in the prescribed manner by two-thirds of the non-official members." Now, the manner has so far not been prescribed. But they can say that after the approval of this Ordinance they will prescribe it, but why did they not prescribe this manner in the parent Ordinance. There too the words were "The Vice-Chairman shall vacate the office if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner.". The Rules that are available to us on the point are the Municipalities Vice-Chairmen Elections and Powers Rules 1960, and those Rules are absolutely silent with regard to he moving and passing of a vote of no-confidence against the Vice-Chairman.t So in actual practice these two words "prescribed manner" take away whatever little they intend to give to us. They would have been well advised if they had not used those words and straightaway given this power to the elected members. But even if they felt the necessity of inserting these two dangerous words in the body of the section, they should have taken pains at the same time to see that the Rules were so drafted as to provide therein the 'prescribed manner', by which a vote of no-cofidence would be carried against the Vice-Chairman. But unfortunately. the old tactic of providing these two obnoxious words has been again put into operation by this Government.

Sir, as I said at the outset, it is an improvement on the state of law, there is no doubt about it, but as I said, there was still more room for improvement but no efforts have been made by the Government to completely democratise this Ordinance. Kindly appreciate that in this substituted section they have taken another reactionary step in the form of providing a proviso; whereas in the principle Ordinance no such interesting proviso was provided, but it is being provided in the amending Ordinance. On the one hand they concede to the people that the members should have a right to pass a vote of no-confidence against the Vice-Chairman about whom they feel that he has been rendered most unfit to hold that great office, but then they make it difficult to use this power, precious power, democratic power, by the members, I mean, whenever need occurs, because in the proviso it is provided :-

'Provided that where a motion of no-cofidence against the Vice-Chairman has been moved and has not been carried, no similar motion shall be moved until after the expiry of six months from the date the motion was moved.''

Kindly appreciate, if the motion is defeated once at least for six months he can do whatever he likes. It would have been much better if that had not been provided here. In that case the feelings of the Vice-Chairman would have been that 'I must work as an honest man and conduct myself in accordance with rules laid down regarding my conduct'. But once he finds that he has succeeded in installing himself into the gaddi by defeating that vote of no-confidence, he will do what he likes, because for six months no Government can touch him, leave aside the poor people. So, Sir, this is a very ugly aspect of the Ordinance. With these remarks I will neither support it nor oppose it.

مسٹر حمزہ ۔ (لائلپور-۶) جناب سپیکر ۔ ملک قادر بخش صاحب نے فرمایا ہے کہ Sugar Ordinance اس لئے فوری طور پر جاری کیا گیا کہ بہت جلد گنے کی بلائی کا موسم آ رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ انہوں نے کسر نفسی سے کام لیا ہے ۔ یہ Municipal Administration Ordinance ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء کو شائع ہوا تھا ۔ اور اسمبلی کا اجلاس ۲۷ ۔ نومبر کو شروع ہونیوالا تھا ۔ حقیقت یہ ہے یہ تمام آرڈیننس اس لئے نافذ کئے گئے ہیں کہ یہ آرڈیننسوں کا موسم ہے ۔

جہاں تک اس آرڈیننس کے اچھے یا برے پہلوؤں کا تعلق ہے کسی برے قانون مین اکا دکا ترامیم سے اس کے نقائص رفع نہیں کئے جا سکتے ۔ یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر والا معاملہ ہے اور زیادہ پیچیدگیاں پیدا کرے گا ۔ خصوصاً جب تک ملک میں جمہوریت اور انتظامیہ کو احسن طریقہ پر چلانے کا جو بنیادی اصول ہے ۔ اس پر مکمل طور پر عمل نہ کیا جائے گا اس قسم کے ادھورے اقدامات ان بنیادی نقائص کو رفع نہیں کر سکتے ۔

جناب سپیکر ۔ جیسا کہ محترم کرمانی صاحب نے فرمایا ہے اس آرڈیننس کے تحت ممبران بلدیہ کے وائس چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک میں حصہ لے سکیں گے ۔ یعنی ووٹ استعمال کر سکیں گے ۔

Mr. Speaker : I think you will not repeat the arguments of Mr. Kirmani.

مسٹر حمزہ ۔ بہت اچھا جناب ۔ میں repeat نہیں کروں گا ۔

لیکن آپ کو علم ہو گا کہ نامزد کرتے وقت ہماری انتظامیہ ہمیشہ اس چیز کا خیال رکھتی ہے کہ وہ محض جی حضوری ۔ خوشامدی اور گورنمنٹ کی ہر جائز و ناجائز معاملات میں امداد کرنے والے لوگوں کو نامزد کرے ۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ اس آرڈیننس میں یہ بھی گنجائش رکھی گئی ہے کہ Vice Chairman کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرنے کے لئے دوتہائی اکثریت کی ضرورت ہو گی ۔ حقیقت میں اگر ہماری انتظامیہ مشینری کے چلانے والے یہ چاہیں کہ کسی Vice Chairman کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس نہ ہو تو ان نامزد ممبران کی موجودگی میں جو کہ ہمیشہ ہماری انتظامیہ مشینری کے چلانے والے افسروں کے اشاروں پر چلتے ہیں بلکہ اشاروں پر چلنا اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں ۔ کسی Vice Chairman کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس نہیں کیا جا سکتا ۔ یا بصورت دیگر وائس چیئرمین کے سر پر حکومت کی ننگی تلوار لٹکتی رہے گی ۔ نامزد ممبران ہمیشہ چیئرمین کی dictates کے مطابق عمل کریں گے ۔ اگر میں آپ کے سامنے ایک زندہ مثال پیش کروں تو ممکن ہے آپ ناراض ہو جائیں اشارتاً عرض ہے ۔ کہ ہمارے صوبہ میں ایک جگہ وائس چیئرمین کے خلاف Vote of no confidence پاس کروایا گیا ۔ جس میں حکومت چلانے والے interested تھے اور وائس چیئرمین سے نالاں تھے ۔ اس لئے گورنمنٹ کے دباؤ سے اسے علیحدہ کیا گیا ۔ جناب والا۔ آپ کو علم ہے کہ وائس چیئرمین کو سیکشن ۱۱ (۴) کے تحت محض وہی اختیارات حاصل ہیں جو کہ چیئرمین اسکو تفویض کرلے اور چیئرمین تو ہمیشہ مروجہ قانون کے مطابق گورنمنٹ افسران ہوتے ہیں ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ایک ایسے منتخب شدہ وائس چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش ہو سکتا ہے جو عملی طور پر بہت کم اختیارات رکھتا ہے ۔ اگر چیئرمین کی طرف سے اسکو کوئی اختیارات نہ دیئے جائیں تو وہ بالکل بے بس اور بے جان ہو گا ۔ لیکن جب لوکل باڈیز کو چلانے والے اہل کار جن پر ادارہ کو چلانے کی تمام تر ذمہ داری ہوتی ہے کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا

تو وہ ہمیشہ من مانی کرے گا ۔ آپ کو اس بات کا احساس ہو گا کہ اس سے قبل جب کبھی بلدیات میں بد عنوانیاں ہوتی تھیں اور چیئرمین پبلک کا منتخب ممبر ہوتا تھا افسران کسی حد تک غیر جانب دارانہ کارروائی کر سکتے تھے ۔ لیکن اب جب کہ وہاں آفیشل چیئرمین موجود ہوگا اور اسکی بد عنوانی پر آفیسل ٹھپہ لگ جائے گا اور حکومت کسی قسم کے اقدامات کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گی ۔ یعنی یہ تو آدھا تیتر آدھا بٹیر والی بات ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام کو دھوکا دینے کے لئے یہ ترمیم کی گئی ہے ۔ اس آرڈیننس کا بنیادی نقص یہ ہے اس کے ذریعہ بنیادی نقص رفع کرنے کی کوشش تک نہیں کی گئی ۔ بلکہ یہ مزید خرابیوں کا باعث بنے گا ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے علاوہ آپ کو علم ہے میں متعدد بار اس معزز ایوان میں عرض کر چکا ہوں کہ بلدیہ گوجرہ کے چیئرمین کے فرائض ایس ۔ ڈی ۔ ایم ٹوبہ ٹیک سنگھ سر انجام دیتے ہیں ۔ تحصیل میں ایس ڈی ایم سب سے بڑا افسر ہوتا ہے اور اس کی گوناگوں ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں ۔ موجودہ صورت حال میں اگر چیئرمین بذات خود کوئی بد عنوانی کرے تو عام شہری کو جرات نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی ممبر جرات کر سکتا ہے کہ وہ ان کی کارروائی پر نکتہ چینی کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ تشریف رکھیں ۔ کیوں کہ آپ کی بحث غیر متعلقہ ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بنیادی نقص کو رفع نہیں کیا گیا ۔ میں گورنمنٹ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کونسی صحت مندانہ تبدیلی پیش کی ہے ۔ یہ تبدیلی قطعی طور پر بے معنی اور بے جان ہے اور بنیادی نقص کو دور کرنے کی قطعاً کوشش نہیں کی گئی ۔

Mr. Speaker : Has the Ordinance anything to do with the chairman of the Municipal Committee.

Mr. Hamza : Definitely Sir.

جس شخص کو وسیع اختیارات حاصل ھیں اور جس پر بلدیات کی انتظامیہ چلانے کی تمام تر ذمہ داریاں ھیں اس کے خلاف عدم اعتماد کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔ اگر کوئی شخص اس کی بد عنوانیوں پر نکتہ چینی کرے گا تو سیفٹی ایکٹ کے تحت راؤ خورشید علی خاں کی طرح جیل میں بھیج دیا جائیگا ۔

Mr. Speaker : No reference about that. The member may Speak about the motion of no-confidence against the Vice-Chairman.

مسٹر حمزہ ۔ اصل آرڈیننس میں ممبران کو بد عنوانیوں کی بناء پر علیحدہ کرنے کی گنجائش رکھی گئی ھے لیکن سرکاری ممبران کو اس سے مستثنےٰ قرار دیا گیا ھے ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس معزز ایوان میں زندہ مثالیں پیش کر سکتا ھوں جو اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ھوں گی ۔ ھمارے آفیشل چیئرمین بد عنوانیوں کے مرتکب ھو رھے ھیں اور ھماری حکومت بجائے اس کے کہ ان کا نوٹس لے ان کی ناجائز حمایت کر رھی ھے اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ یہ بالکل بے معنی اور بے جان آرڈیننس لایا گیا ھے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomroo (Jacobabad I) : Sir, as far as the present ordinance is concerned I must say that it is a welcome measure because it is a step towards Democracy. Sir, the main allegation against the Government so far by the Opposition has been that they are not Democratic enough. But when the Government is coming out with measures which are more and more towards the goal of Democracy.....

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Controlled Democracy.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : I think they deserve credit rather than being criticised. The present Ordinance has given an opportunity of removing those Vice-Chairmen who formerly could not be removed.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : They could be.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : Under this Ordinance they have given a right to the Members and they did not even wait for a Bill, apart from the principle whether it is right to issue Ordinances or not I may say that if this had come in the form of a Bill and not in its present shape it would have delayed this legislation. You know, Sir, we have not been able to reach the stage where we could take up Bills because we have not yet completed the Ordinances. But the Government came out with it as an Ordinance to speed the pace which, I hope, will be further accelerated towards attaining real Democracy.

Now, as far as the Ordinance itself is concerned it has mainly been attacked on the ground that it speaks about 'removal' in a prescribed manner. Now, Sir, this objection has come from my worthy friend, Syed Ahmed Saeed Kirmani who is an advocate of long standing any who knows

that in every Act there are laid down prescribed Rules and manner by which the Act is to be brought into effect. The Act does not prescribe detailed procedure and everything and the prescribed rules and manner is a corollary to an Act. Therefore the objection does not cut much ice. Does he want that there should be no prescribed manner ? Then what will be the result ? The Rules will naturally prescribe the manner. To allege that Government has inserted these words with the idea of not trying to give effect to the Act is a baseless allegation against the Government, If the Government had not been anxious why would they have come out with an Ordinance, which fact they themselves have been criticising from time to time. Why Ordinances should come ? Let bills come and be passed into Acts. Therefore, this shows the anxiety of the Government to accede this right as soon as possible.

Then the objection raised is about the proviso Sir. First of all, Mr. Kirmani also said that this proviso did not exist in the main Ordinance. Sir when the question of removal of the Vice-Chairman did not exist in the main Ordinance, how could this proviso exist in it.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Question, You are absolutely wrong. You have not read the main Ordinance I must say.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I stand corrected if I am wrong.

Then Sir this proviso was necessary because the Vice Chairman, after the no-confidence motion against him is not carried, should, have some time to prove his worth and not be faced with the threat of another no-confidence motion. This is just to ensure stability.

Therefore, I think this Ordinance is very welcome and I hope the Governmeet will go still further and take us near to the goal of making the municipal administration more democratic.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir section 11 of the main Ordinance Provides...

Minister of Law : Mr. Kirmani, you are right. The Member stands corrected. Sir I request that I may be given only five minutes.

Khawaja Muhammad Safdar : After the debate.

Mr. Speaker : Does Mr. Nawabzada want to speak.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Yes Sir.

Mr. Speaker : The member was saying that Mr. Hamza had covered his points.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : (Jhang I) Just a few minutes. I will try to substantiate.

صدر گرامی - یہ بھی ایک سربستہ راز ہے - کہ سرکار دولت مدار اپنے چہتے بیٹے سے ناراض ہوئی ہے - بنیادی جمہوریت کا ممبر جمورا — بچہ جمورا — اور پھر اسکا وائس چیئر مین - اس سے بھی بڑا - یعنی ولی عہد - سرکار کا خاص اور چہیتا بیٹا اور ولی عہد - اور

عدم اعتماد ۔ یہ بات میں نہیں مانتا ۔ کوئی بات ضرور ہے ۔ یہ تو میں نہیں مانتا ۔ کہ یہ جمہوریت کی طرف ایک قدم ہے ۔ جمہوریت آپ اور یہ شکلیں ۔ (قہقہ) ۔ چھوڑیئے یہ بات نہ کیجئے ۔ جمہوریت والی بات چھوڑیئے ۔ اگر جمہوریت کی طرف قدم اٹھانا ہے ۔ تو پہلے وزارت میں عدم اعتماد کے لئے تو تیار ہوجائیے ۔ پہلے یہ تو مان لیجئے ۔ کہ آپ پر بھی عدم اعتماد ہو سکتا ہے ۔ پہلے یہ تو تسلیم کیجئے ۔ کہ آپ بھی اس ایوان کے ماتحت ہو سکتے ہیں ۔ آپ اور جمہوریت ۔ اور جمہوریت کی طرف قدم ۔ یہ ایسی باتیں ہیں ۔ جو آپکی زبان سے زیب نہیں دیتیں ۔ یہ جمہوریت کی بات ہم ہی کہہ سکتے ہیں ۔ یہ ہمارا ہی کام ہے ۔ ہماری زبان جمہوریت کے لئے ہے ۔ ہمارے ہی جسم جمہوریت کے لئے ہیں ۔ ہمارے ہی دماغ جمہوریت کے لئے ہیں ۔ ہماری ہی قربانیاں جمہوریت کے لئے ہیں ۔ آپ اور جمہوریت ۔ آپ تو جمہوریت کے دشمن ہیں ۔ آپ تو جمہوریت کی تحریکوں کے دشمن ہیں ۔ آپ تو اسکو کچلنے میں لگے ہوئے ہیں ۔ اور ہمیں آپ کہتے ہیں ۔ کہ جمہوریت ۔

یہ تو ہوئی ایک بات ۔ دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ اور یہ بھی اسلئے کہ جمہوریت کی بات انہوں نے کی تھی ۔ تو میں انہیں عرض کرتا ہوں ۔ کہ آپ اور باتیں کیا کریں ۔ جمہوریت کی باتیں نہ کیا کریں ۔ یہ ہمارا کام ہے ۔ یہ بات ہم جانتے ہیں ۔ اور ہم نے جمہوریت لانی ہے ۔ اس آرڈیننس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اور میں کرمانی صاحب کی تائید کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ واقعی اگر انکی نیت اچھی تھی ۔ اور انہوں نے جمہوریت کی طرف قدم اٹھانا تھا ۔ تو اس میں نان آفیشل ممبران جو نامزد اور چمچے ہیں ۔ ۔ ۔ اگر افسروں کو اختیار دے دیا جاتا ۔ تو شاید میں یہ سمجھتا ۔ کہ وہ اسکو صحیح اور judicially استعمال کریں گے ۔ اور ایسی وجوہات بھی ہو سکتی تھیں ۔ اور وہ صحیح آدمیوں کو ووٹ

دینگے ۔ کون نہیں جانتا ۔ کہ نان آفیشل ممبر محض چمچے ہیں ۔ اور وہ محض اپنی خوشامد سے ایوانوں میں آئے ہیں ۔ اسمبلیوں میں آئے ہیں ۔ اب افسران خود تو پس پردہ رہینگے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Not in Assemblies. The member should withdraw these words.

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ جناب والا ۔ میرا مطلب میونسپل کمیٹیوں سے تھا ۔

Mr. Speaker : He should please withdraw those words.

خواجہ محمد صفدر ۔ انکا مطلب میونسپل کمٹیوں سے تھا ۔ غلطی سے انکے منہ سے ''اسمبلیاں،، نکلا ہے ۔ (قطع کلامی)

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ آپکو یہ شبہ کیوں ہے ۔ کہ آپ بھی چمچے ہیں ۔ (قہقہہ ۔)

Mr. Speaker : Order please.

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ صدر گرامی ۔ تو اب اسکا نتیجہ کیا نکلے گا ۔ نتیجہ یہ نکلے گا ۔ کہ افسران تو خود پس پردہ رہینگے ۔ اور اپنی مورتی کی گڑیوں کو ۔ چمچوں کو آگے نچائینگے ۔ اس طرح اس سے زیادہ خطرناک نتائج نکلیں گے ۔ اگر واقعی آپکی نیت صحیح تھی ۔ تو آپکو یہ حق محض عوام کے نمائیندوں کو دینا چاہئے تھا ۔ جو عوام کی طرف سے منتخب ہوئے ہوں ۔ آپ اس سے کیوں گریز کرتے ہیں ۔ یہ حق انکو دیا جاتا جو عوام نے منتخب کئے ہیں ۔ آپ یہ حق چمچوں کو تفویض کر رہے ہیں ۔ تاکہ انکے ذریعے سے اسکو کنٹرول کر سکیں ۔ ایک بڑا اعتراض یہ بھی ہے ۔

اور دوسرا اعتراض یہ ہے ۔ کہ اختیارات تو کسی اور کے پاس ہوں ۔ لیکن عدم اعتماد کی تحریک ایسے آدمی کے خلاف پاس ہوگی ۔ جو بے بس اور بے اختیار ہوگا ۔ صدر گرامی ۔ وائیس چیئرمین کو تو ایک مصلی کی تقرری کا بھی اختیار نہیں ۔ اسے ہٹانے کا بھی اختیار نہیں ۔ اسے ترقی دینے کا بھی اختیار نہیں ۔ عملی طور پر تو اسے کوئی بھی اختیار نہیں ہے ۔ لیکن لوگ عدم اعتماد کی تحریک کے ذریعے

گالیاں تو اسکو دیں - اور چیئرمین صاحب موج کریں - یعنی یہ عجیب بات ہے - کہ جسکے ہاتھ میں اختیار ہو - اسکے خلاف تو عدم اعتماد نہ کریں - لیکن جسکے ہاتھ میں اختیار ہی نہ ہو - X X X X X X X X *

یہ ایسی ہی بات ہے - کہ جیسے یہاں ہمارے وزراء صاحبان ہیں - وہ بھی بے اختیار ہیں - وہ وزیر ہی صرف اسلئے ہیں - کہ ہم انہیں Criticise کریں -

مسٹر سپیکر - آپ نے یہ جو الفاظ استعمال کئے ہیں -

These are not parliamentary. They should be withdrawn.

نوابزادہ افتخار احمد خان - واپس لے لئے جناب -

Mr. Speaker : And those words will not form part of the proceedings.

Parliamentary Secretary : (Mian Muhammad Sharif) Sir I have to say something about Mr. Nawabzada, as he has said so many things.

خواجہ محمد صفدر - میں بھی اسکے متعلق ایک پوائنٹ عرض کرتا ہوں - میجر صاحب کھڑے ہیں - پہلے انکو اجازت دیدیں میں پھر بول لونگا -

Mr. Speaker : Alright.

میجر سلطان احمد خان - (ہزارہ-۳) میرے فاضل دوستوں نے اس مسئلے کا قانونی جواز یا اسکی مخالفت پیش کی ہے - نواب صاحب نے بڑی عقلمندی سے اصل موضوع پر تبصرہ کیا ہے - کہ یہ جمہوریت صرف چمچوں کو بحال کریگی - لیکن میں جہانتک اس مسئلے کو سمجھا ہوں - - -

مسٹر سلطان محمد اعوان - آپ بھی چمچے ہیں - اس لئے آپ یہاں بیٹھے ہیں -

میجر سلطان احمد خان - یہ غلط ہے - بہر حال میں جو کچھ سمجھا ہوں اور جو کچھ میں نے سنا ہے - اس سے ایک خدشہ پیدا ہو گیا ہے - کہ یہ عمل اور یہ آرڈیننس جس آدمی کی خاطر اور جس جگہ کی خاطر کیا جارہا ہے - جو انکی اغراض ہیں - وہ وہاں پر پوری نہیں ہو سکتی ہیں - اس سے پبلک کو ان سے اور

* Expunged as ordered by the Mr. Speaker.

زیادہ نفرت ہوگی ۔ لیکن اس آرڈیننس کے ذریعے یہ کرپشن ۔ بے اعتمادی اور چمچہ پن اور زیادہ پھیل رہا ہے ۔ جناب والا ۔ ہماری اطلاعات میں یہ بھی آیا ہے ۔ کہ اس آرڈیننس کے بنانے والوں میں بھی یہ انکشاف ہوا ہے ۔ کہ یہ آرڈیننس فلاں نے کیوں بنایا ۔ لیکن انکے ذہنوں میں صرف یہ ہے ۔ کہ اسے صرف علی اصغر شاہ کے خلاف استعمال کریں گے ۔ کیونکہ وہ چمچہ نہیں بن سکا ۔ اسنے انکے چمچے کو شکست دی تھی ۔ وہی اصلی نامزد ممبر ہیں ۔ اسکو ہٹانے کے لئے یہ سب کچھ کیا جارہا ہے ۔ میں اس چیز کا چشم دید گواہ ہوں ۔ کہ جب میرے ضلع میں یہ نامزدگی ہو رہی تھی ۔ تو بڑا افسوس ہے ۔ کہ ہر وطن فروش ہر ضمیر فروش، ہر مفاد پرست وہاں نامزد کیا جاتا تھا ۔ تو یہ محض اس شخصیت کے خلاف کر رہے ہیں ۔ لیکن اس سے انکی غرض پوری نہ ہوگی ۔

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Mr. Speaker, I would like to say something regarding the remarks of the member.

Mr. Speaker : Yes, I will allow the member.

میجر سلطان احمد خان ۔ تو میں آن سے یہ درخواست کروں گا ۔ کہ چینی کی بوریوں سے ، ان چمچوں سے اور انکو ہٹانے سے آپ اس قوم کو واپس نہیں خرید سکتے ۔ اپنے اعمال کو اچھا کیجئے شاید خدا آپ کے گنا معاف کر دے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ (سردار محمد اشرف) جناب سپیکر ۔ جو کچھ اس آرڈیننس کے سلسلے میں کہا گیا ہے وہ زیادہ تر یہی ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت وائس چیئر مین کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا جائے گا ۔ اور یہ حق چیئر مین کے خلاف نہیں دیا گیا ہے ۔ اور Nominated ممبر جو ہیں وہ افسروں کے ساتھ مل جائیں گے اور ان کو Exploit کریں گے اور اپنی مرضی کے مطابق کام کروائیں گے ۔ اب وہ بات جس کا میں جواب دینے کے لیے کھڑا ہوا تھا یہ ہے کہ آرڈیننس صرف سید اصغر علی شاہ صاحب کو ہٹانے کے لیے معرض وجود میں آیا ہے ۔

جہاں تک پہلے دو سوالوں کے جوابات کا تعلق ہے میرے خیال میں ان کا جواب وزیر قانون صاحب دے دیں گے میں صرف اس اعتراض کا جواب دے رہا ہوں جو انہیں نے پنڈی کے متعلق فرمایا ہے ۔

جناب والا ۔ اگر حکومت کا صرف مقصد یہ ہوتا کہ اصغر علی شاہ صاحب کو ہٹایا جائے تو جو آرڈیننس موجود تھا جس کے تحت وائیس پریذیڈنٹ کے خلاف عدم اعتماد ہو سکتا ہے وہ حکومت کے لئے زیادہ مفید تھا بہ نسبت اس Amended آرڈیننس کے جس کے ذریعے آفیشل ممبر ووٹ دے سکتے تھے اور اس آرڈیننس کے تحت صرف Elected اور Nominated ممبر ووٹ دیں گے ۔ اگر حکومت کا منشاء اصغر علی شاہ کو ہٹانے کا ہوتا تو وہاں افسروں کو استعمال کر سکتی تھی ۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ جناب والا ۔ حکومت کا ارادہ یہ نہیں ہے ۔ میں میجر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ پنڈی کے جو حالات ہیں وہاں کوئی ایسی پوزیشن نہیں ہے اور حکومت کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔ کہ اصغر علی شاہ کے خلاف ایسا کوئی قدم اٹھائے ۔ یہ صرف وہاں کے عوام اور صرف Elected ممبران کے لئے ہو رہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ (سیالکوٹ - ۱) جناب والا ۔ اس آرڈیننس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے بعض دوستوں نے اس آرڈیننس کو جمہوریت کی طرف ایک قدم کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ نصف قدم ہے اور محترم نواب زادہ صاحب نے کہا کہ کوئی قدم اٹھایا ہی نہیں گیا ہے ۔ مجھے بھی جناب والا ۔ نواب زادہ صاحب سے اتفاق ہے اگر آپ اصل قانون کی دفعہ ۱۱ - ضمنی دفعہ ۳ - کا مطالعہ فرمائیں کہ موجودہ دفعہ جو اس آرڈیننس کے ذریعہ اس کی جگہ لگائی جا رہی ہے اگر آپ اسکو ملاحظہ فرمائیں تو اس نقطہ نظر سے بھی کوئی بہتر شکل نہیں پیدا کی گئی ہے ۔ اصل قانون میں جو دفعہ تھی کہ تمام کی تمام کمیٹی جس طریقے سے اپنے وائس چیئرمین کو چنے گی معمولی

اکثریت سے ۔ اسی طریقہ سے ساری کی ساری میونسپل کمیٹی مل کر معمولی اکثریت سے اس کو ہٹا دے گی ۔ اب اس قانون کے ذریعہ آفیشل ممبروں کو نکال دیا گیا ہے لیکن اس پر ایک بڑی شرط لگا دی گئی ہے کہ وہ معمولی اکثریت دوتہائی کی اکثریت ضرور ہو گی ۔ یہ میرا پہلا پوائنٹ تھا جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ بجائے اس کہ وہ معمولی اکثریت کے ساتھ کسی وائس چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہو اب اس نئے قانون کی رو سے اگر دو تہائی اکثریت حاصل ہو گی تو وائس چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد ہو سکتا ہے میری رائے میں یہ جمہوریت کے صریحاً خلاف ہے ۔

آپ کو معلوم ہو گا کہ ایوان کی تاریخ میں صوبے کے سب سے پہلے جمہوری ایوان (اگر میں اس کے لئے جمہوری کا لفظ استعمال کروں تو) کے صدر کو معمولی اکثریت سے ہٹا دیا گیا اور اگر معمولی اکثریت سے چاہتے تو آپ کا انتخاب ہو سکتا تھا لیکن جناب والا ۔ آپ کو بھاری اکثریت سے منتخب کیا گیا تھا ۔ کیا وجہ ہے کہ ایک میونسپل کمیٹی جو ایک سیکنڈ کلاس کمیٹی ہوتی ہے اس کے وائس چیئرمین کی تو کوئی پوزیشن ہی نہیں ہے اس کے متعلق تو کچھ کہا ہی نہیں جا سکتا اور اسکو کوئی اختیار ہی نہیں ہے اس کو نکالنے کے لئے دوتہائی اکثریت کی شرط اس قانون میں لگا دی گئی ہے ۔ میری رائے میں یہ جمہوریت کے منافی ہے اور میں درخواست کروں گا کہ اس پر دوبارہ غور کریں اور کم سے کم اکثریت کی شرط رہنے دیں اور آئندہ اس پر غور کر کے ضروری ترمیم اس پر لانے کی کوشش کریں ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان (ہزارہ—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اسطرف بیٹھنے والوں کی تقریں سننے کا موقع ملا ۔ مجھے یہ سنکر بڑا دکھ ہوا کہ وہ لوگ جو ان معزز ممبران کے ووٹ لیکر آئے ہیں انکو چمچہ کہہ رہے ہیں ۔

آوازیں ۔ Nominated ممبروں کیلئے کہا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ جناب والا ۔ Nominated ممبران نے اپنے علاقہ کے چیئر مینوں کو ووٹ دئے ہیں تو علاقہ کا چیئر مین بھی چمچہ بن گیا اور چیئر مینوں کے ووٹوں سے جو معزز ممبران یہاں آئے ہیں وہ بھی چمچہ ہو گئے میں سمجھتا ہوں کہ انکو چمچہ کہنے والے وہی ہیں جو خود چمچہ ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے نوابزادہ صاحب کی بات سے حیرانی ہوئی کہ جب انہیں نے فرمایا کہ وائس چیئر مین حکومت کے بیٹے ہیں اور اپنے چہیتے بیٹے کو ہٹانے کیلئے اب حکومت یہ چیز لے آئی ہے ۔ ایک طرف تو باہر جاکر یہ کہا جاتا ہے کہ ہم بڑے جمہوریت نواز ہیں حکومت عوام کو حق نہیں دیتی اور جب حکومت اسطرف قدم اٹھاتی ہے کہ ان لوگوں کو ہٹانے کیلئے کچھ طاقت دے تو یہ کہتے ہیں کہ بڑا ظلم ہے ۔ میں حیران ہوں کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں ۔ ہمارے میجر صاحب پر تو بھوت سوار ہے ۔ راجہ اللہ داد صاحب تو میرے محترم بزرگ ہیں انکے لئے کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن اگر بدقسمتی سے ایک پنڈی کی سیٹ جیت لی تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ صرف اصغر علیشاہ کیلئے کیا جا رہا ہے ۔ یہ چیز بل کی شکل میں آتی مگر ٹائم نہ ہونیکی وجہ سے آرڈیننس کی شکل میں لائی گئی ۔

میں اپنے محترم دوستوں سے یہ کہونگا کہ وہ ہر چیز کو اپنے نقطہ نظر سے نہ سوچا کریں اس حکومت کی داد دینی چاہئے کہ اسنے یہ آرڈیننس لا کر بیسک ڈیماکریٹس کو یہ موقع دیا کہ جو لوگ غلط کام کر رہے ہیں انکو ہٹا دیں ۔

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, certain issues have been raised by my friends here and I owe it as my duty to them to explain those points.

Mr. Kirmani, at the very outset, said that undoubtedly this is a step towards further democratization of these representative institutions, but it would have been better if the appointed element in this heirarchy had also been eliminated from participating in the vote of no confidence, if and when moved. In this context, certain members, particularly Mr. Ansari, who is unfortunately not here at the present moment, actually called names to these appointed members. I, on my part, would not repeat a name which has been repeated here off and on.

The members, if they had cared to read the Municipal Administration Ordinance under which this system of appointing members has been permitted, would have realised and would have seen that at the time these elections took place, the Government thought that in the Municipalities being the premier institutions which will function as representative institutions in larger and bigger cities and towns like Karachi, Lahore, Lyallpur, Multan, Hyderabad and the rest, the possibility of certain elements who should be associated with these institutions, not being returned by the popular vote, was not eliminated or excluded. It was, therefore, that the Government thought it necessary in the year 1959 to make a provision in the Act itself to see that various interests, for example, ladies, educationists, Doctors, Engineers and the like, may not succeed at the polls and get elected as members and, therefore, this institution of appointed members was introduced to see that the city is thus not deprived of the best element in all respects of their advice and the field should not be left only to the politicians to fight out through politics and politics alone. Therefore. to call them *Chamcha* is, I would submit, travesty of truth and complete ignorance of the scheme of the entire Municipal Administration Ordinance.

Mian Muhammad Akbar : Don't allow them the right of vote.

Minister of Law : Please sit down. I am not here to answer you.

Mr. Speaker : Do not address him, address the Chair.

Minister of Law : The member should have patience. He expects others to hear him patiently, but he should himself do the same, and have respect for the Chair and for every one of us here.

Sir, my submission is that this institution of appointed members was necessary and in that context when a vote of no-confidence is moved against the Vice-Chairman, the same considerations will come up where the elected members have nothing else but politics and party politics to play and not the interest of the city and the town at their heart, which should be neutralized, and for this there should be a middle force, cementng force of those gentlemen who will have nothing but the interest of the city, and they should also have a share in the decision of a vote of no-confidence, whether it should be accepted, whether it should be passed, whether it should be rejected. That is the background of having appointed members. I would readily agree with Mr. Kirmani that slowly and slowly we are moving towards this process and the time may come, and I hope it will come very soon, when these representative institution may come into their own and may consist of the entire elected element giving this assurance that the same old politics and those dog fights will not be played there and that these institutions will work in the sense both in the letter and the spirit for which they are intended to function in the larger cities.

Mr. Kirmani had another grievance that there is a mischievous clause in this in as much as it says that the procedure for tabling and ultimately debating and concluding of a vote of no-confidence has not been indicated

in detail in the Ordinance itself but has been left to be prescribed in the Rules. As I understood the member, and I hope, I understood him correctly, probably he is under the impression that for this prescribed manner, rules have not yet been framed or prescribed. For his benefit and with all respect for him I would submit that the Rules were framed and the Rules have been framed even under the new Ordinance, which prescribe the procedure under which this no-confidence motion is to be moved. For his benefit and for the benefit of this August House, I would say that the procedure is this that the initial move is to be made by at least one-half of the elected members - and my emphasis is on the elected members, - It is upto the elected members to make a move and if at least One-half of the elected members are of the opinion that the Vice-Chairman should be removed they make a motion to the Chairman and the Chairman is bound to fix a date for consideration of the no-confidence motion within the next 15 days and on the date the motion is to be debated, if two-thirds of the member - and as the new Ordinance Stands, - two-thirds of the elected and appointed members combined, that is to say, two-thirds of the non-official members, vote in support of the no-confidence motion, that very minute that very second the Vice-Chairman vacates the chair. These Rules are in force even to-day.

One more grievance has been made about the Proviso. The history of this proviso is this that when initially the Municipal Administration Ordinance was enacted it was never thought that there will be a section in the country which will be out to disrupt, which will be out to see that these very valuable basic institutions of basic democracies do not function. There is a section in the country even now who are not able to see eye to with the Government and are very much anxious to see that these institutions disappear. (Voices from Opposition Benches: Question). It is no wonder that my friends on that side here take inspiration from elders, there is nothing wrong with that *("Question")*. But the basic idea is to see that at all stages, in all spheres these basic institutions should be discredited ; circumstances should be created where there will be chaos and confusion with the result that they can get up and say that these basic institutions, in the country, these representative institutions, which are doing very useful work, have now come to a standstill and they are not doing any useful work. Therefore, it has become compulsory that a proviso be made that when the Vice-Chairman has to face a vote of no-confidence and it has not been passed because it could not be carried by a two-thirds majority, it should not be left to the few disgruntled persons, who are, as I have said and I repeat it, out to disrupt the integrity of the country, (Voices from the Opposition Benches : Question) again on the second day, again on the third day, to take up the no-confidence motion and try to see that the Municipalities do not function. If this right is conceded to the members, then every day they would be free to bring up the motion of no-confidence and the Municipalities will have nothing else to do except dispose of and deal with these no-confidence motions and the result will be that the work will suffer, city will suffer, town will suffer. The Government shall never agree with those who do not see eye to eye with it and are out to see that they do not function; they fail and fail singularly in their attempt.

The Leader of the Opposition has said that in the original Ordinance, a bare majority is necessary to remove the Vice-Chairman. True. Probably he is under the impression that this Ordinance has, for the first time, introduced two-thirds majority. If I have understood him correctly, I would correct him that this is not so. This two-thirds majority was brought in in the year 1960, when he and I were not even in existense so far as this Assembly is concerned, and this bare majority was converted

into two-thirds and that two-thirds majority has now been retained in the present Ordinance. The opposition, I thought, would join their hands and heart and give credit to the Government for having brought this in the shape of an Ordinance.

The Members will kindly recall that this piece of legislation was brought before this House during the last session in the shape of a Bill. Lo and behold that for over six weeks this House sat but on account of the tactics adopted by various Members . . . .

Voices from the Opposition Benches : Question. Question,

Minister of Law : . . . . . the result was that this could not see the light of the day and remained as a Bill till it was converted into the shape of an Ordinance. And, therefore the Government thought, it owes a duty to the public and in sheer compliance and respect to the public opinion they had no other way but to bring it in the shape of an Ordinance and it is an Ordinance here before this House. I would now appeal to the Members of the Opposition to please rise to the occasion and support this piece of legislation for the greatest good of the country and the nation as a whole.

Minister of Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, most of the points raised by the Members of this House have been replied to by the Law Minister. There was a point raised by Mr. Hamza that the Chairman of various Municipal Corporations have a complete monopoly over things and they are not answer able to any one. There is nobody to check them. This is wrong. The Chairmen of the Corporations or Municipal Committees are officers and Government servants. Whenever we receive a complaint we immediately take action and we shift them from there. We never allow them to indulge in local politics. They have to be above all these things.

Besides that, there was an allegation by Nawabzada Iftikhar Ahmed that most of the non-official Members who were appointed on various tiers were Government puppets and 'chamchas'.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : It is unparliamentary.

Minister of Local Government : I am sorry.

سید احمد سعید کرمانی - کیا چمچے کو بھی چمچہ کہنا unparliamentary ہے ؟

Minister of Local Government : So far as the nomination is concerned on the various tiers of Basic Democracies we had selected the right persons who were most respectable people of the area and it is wrong to say that they are Government.....what they have mentioned. Besides this, Sir, when the original Ordinance was issued in 1960 the provision was that the Vice-Chairman was to vacate his office on a no-confidence motion by a simple majority of the total Members of the Committee. Presently the decision is taken (under the issued Ordinance) that two-thirds of non-official Members should vote and then alone a person has to vacate his office. This is the right step as stated by only one Member, Syed Ahmed Saeed Kirmani. He has appreciated that.

It was suggested by Khawaja Safdar that there should not be a two-thirds but a simple majority. Sir, if we allow that the Vice-Chairmen should vacate his office on a no-confidence motion by a simple majority then there will be no end to such motions and it will be impossible for the Vice-Chairmen to continue in their office and do anything of development in their area.

With these words I will request that the Ordinance be put to the House.

Mr. Speaker : The question is :

> That the Assembly do approve of the Municipal Administration (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

(The Motion was carried.)

THE BASIC DEMOCRACIES ORDER (WEST PAKISTAN AMENDMENTT) ORDINANCE 1963.

Mr. Speaker : Next motion, please.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I am moving this resolution which I hope will go through without any opposition. I beg to move :

> That the Assembly do approve of the Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the Assembly do approve of the Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Voices : Opposed.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Will the Minister please explain the salient features of the Ordinance ?

Minister of Basic Democracies : (Mr Muhammad Khan Junejo) :- Sir, the West Pakistan Basic Democracies Order 1963 is issued for the reasons that there are certain provisions in this Ordinance :

1). First that the powers of the controlling authority for the Karachi and Lahore Corporations have been delegated to the Commissioners. Previously they were with the Government.

2). The second factor is that the powers of appointing the Election Authority are made in this Ordinance and by which the Government has appointed the Election Authority.

3). The third provision is regarding the no-confidence motion against the chairmen of Union Councils and Union Committees and Group Chairmen of Karachi and Lahore Corporations.

4). The fourth provision is made for the pays of Vice-Chairmen of the District Council and the no-confidence motions against the Vice-Chairmen of the District Council.

5). Certain clauses regarding the disqualification of voters have been omitted and additional safeguards have been provided in case of civil suits against Local Councils.

6). Some provision is made in respect of Wards and persons who are eligible to contest in the election of Basic Democracies.

7). Some provision is made for the age and, Sir, in the end goondas and disorderly persons have been disqualified to stand for election.

Sir, I will be able to explain the background of this Ordinance when it is debated properly in the House. Some Members objected to this piece of legislation being brought before this House in the shape of an Ordinance. What was the urgency of brining it in the shape of an Ordinance ? Sir, during the last session, as it has been stated by the Law Minister, we tried that this should be put in the form of a Bill before the House. But because of lack of time we should not bring it and that was the reason why an Ordinance had to be issued.

مسٹر علی گوہر کھوڑو ۔ (لاڑکانہ - ۲) مسٹر سپیکر ۔ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں یہ بار بار کہا جاتا ہے کہ ہم یہ آرڈیننس نہیں لا سکے کیونکہ اسمبلی Prorogue ہو گئی ۔ وقت نہیں تھا ۔ ایسی کوئی قانون میں شق ہے کہ اسمبلی ایک مہینے سے زیادہ نہ بلائی جائے ۔ ایسی کوئی شق نہیں ہے آپ جس وقت چاہیں اسمبلی call کر سکتے ہیں اور جس وقت چاہیں اسمبلی کو Prorogue کر سکتے ہیں آپکا یہ عذر ہم نہیں مان سکتے کہ اسمبلی ملتوی ہو گئی ایسے اہم آرڈیننس ہے جو بڑی معصوم صورت میں یہاں پیش کئے گئے ہیں ۔ بنیادی جمہوریت کے قانون پر بڑا برا اثر پڑے گا ۔ یہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک بہانہ ہے کہ زیادہ وقت بیٹھنے پر رضا مند نہیں ہوتے ہیں ۔ اور ہم نہیں بیٹھے ۔ حزب اختلاف زیادہ تقریریں کرتے ہیں ۔ اس لئے حکومت کا قانون سازی کا کام نہیں ہو سکا ۔ جناب والا ۔ ہم اسمبلی میں بولنے کے لئے یہاں آئے ہیں ۔ آپ کو صحیح حقیقت بتانے کے لئے آئے ہیں ۔ ایسا نہیں ہے کہ ہماری طرف سے خواجہ محمد صفدر صاحب کچھ بولیں اور ساری آپوزیشن کہے کہ ہمارے لئے کافی ہے ۔ اور ہم کچھ نہیں بولیں گے ۔ جناب والا ۔ ہم جب یہاں موجود ہیں ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ صحیح طور پر اور صحیح جذبہ سے آپ کے سامنے

صحیح حالات کو رکھ سکے - ہم اس لئے نہیں آئے ہیں کہ آپ ہمیں cow down کریں اور ہمارے اندر inferiority complex پیدا کرانے کی کوشش کریں اور ہمیں پبلک میں بدنام کرنے کی کوشش کریں - جناب والا - ہم کام کرنے کے لئے تیار ہیں جب آپ ہمیں بلائیں ہم آئیں گے اور ہم بیٹھیں گے - ہم کوئی یہاں اس لئے تنقید نہیں کرتے کہ ہمارے مذہب میں تنقید کرنا ہے - ہمارا اصول تنقید کرنا ہے - اور ہم جو صحیح سمجھتے ہیں وہ آپکے سامنے اور عوام کے سامنے لاتے ہیں آپ خواہ اس کو گوارا کریں یا نہ کریں (ہیر - ہیر) جناب سپیکر - اسی آرڈیننس کی کلاز ۴ - ۵ اور ۶ کے بارے میں میں تقریر کروں گا -

Mian Muhammad Akbar : Sir, the time is up.

Mr. Speaker : It is 1.30 and the House is adjourned to meet again at 9 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a.m. on Wednesday, the 1st January, 1964).

PROVINCAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 1st January, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-28 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي
الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا
يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا
يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا
وَّزُوْرًا ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

پ ۱۸ — س ۲۵ — ع ۱۶ — آیات ۱ تا ۶

وہ بہت ہی برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن نازل کیا تاکہ تمام عالم کو ڈرائے۔ وہ کہ آسمان اور زمین کی حکمرانی اس کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا اور جس کا حکمرانی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ مقرر کر دیا۔ اور (کچھ لوگوں نے) اس کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ (مر کر) دوبارہ اٹھ کھڑا ہونا۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) من گھڑت باتیں ہیں جو اس (مدعی رسالت) نے بنالی ہیں اور اور لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے۔ پس یہ لوگ ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جن کو اس نے جمع کر رکھا ہے اور وہ صبح و شام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ کہہ دو کہ اس کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے۔ بے شک وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour.

Parliamentry Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :—Mr. Speaker, Sir as the Parliamentary Secretary for Railways is not here, I will reply on his behalf.

Mr. Speaker : Yes the Parliamentary Secretary is allowed to do so.

FOOD COMMODITIES RECEIVED AND TRANSPORTED FROM DIFFERENT RAILWAY STATIONS OF BAHAWALNAGAR DISTRICT.

***4450. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of Gur, Shakker, Desi Khand, Wheat, Toria, Sarson, separately, received at Donga Bonga, Harunabad and Fort Abbas Railway Stations of District Bahawalnagar for transportatiton to other places in the Province during the period from January 1962 to 31st July 1963 ;

(*b*) the total quantity of the said commodities loaded in the wagons from the above mentioned stations during the same period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Total quantity of goods in maunds for the period from January, 1962 to July, 1963 offered for booking was as under :—

me of station from	Gur/Shakkar	Desi Khand	Wheat	Oil seeds, Toria and Sarson
	Maunds	Maunds	Maunds	Maunds
Donga Bonga	1,731	2,485	65,161	67,765
Harunabad	80,120	1,395	607,078	131,721
Fort Abbas	1,11,162	11,381	1,63,855	2,31,234

(*b*) Total quantity of goods in maunds for the period from January, 1962 to July, 1963 actually loaded was as under :—

Name of station from	Gur/Shakkar	Desi Khand	Wheat	Oil seeds, Toria and Sarson
	Maunds	Maunds	Maunds	Maunds
Donga Bonga ...	1,731	2,485	61,161	66,415
Harunabad ...	74,620	1,095	5,82,578	1,26,321
Fort Abbas ...	1,10,537	11,381	1,63,855	2,30,859

چودھری محمد علی — جناب والا — جب وزیر ریلوے صاحب کے علم میں ہے کہ فورٹ عباس سٹیشن پر اجناس خوردنی اور سرسوں وغیرہ کی سپلائی اتنی زیادہ ہے تو وہاں خالی ویگن کیوں نہیں پہنچائی جاتیں ۔

وزیر ریلوے — (مسٹر عبدالوحید خاں) ۔ جناب والا ۔ فورٹ عباس سٹیشن کے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں اس سے معلوم ہوگا کہ کافی سامان وہاں سے وقت پر اٹھا لیا گیا ہے ۔ اس سے یہ شکایت ثابت نہیں ہوتی ہے ۔

چودھری محمد علی — اس وقت بھی وہاں ہزاروں من اجناس خوردنی پڑی ہوئی ہے ۔

وزیر ریلوے — آپ نے چھ مہینہ پہلے کا ذکر کیا ہے ۔ اس وقت فورٹ عباس کے سٹیشن پر صرف ۳۷۵ من سامان رہ گیا تھا جو اس کے بعد اٹھایا گیا ۔

FACILITIES FOR THIRD CLASS PASSENGERS AT FORT ABBAS RAILWAY STATION

***4451. Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no luggage-shed and waiting room for Third Class Railway passengers exist at Fort Abbas Railway station in District Bahawalnagar ;

(*b*) whether it is a fact that there are no arrangements for drinking water and light on the said station ;

(*c*) whether it is a fact that the water is not provided in the train which usually arrives late at mid night at the said station and departs at 3·45 a.m. which causes much inconvenience to the passengers who have to use lavatories or require water for ablution purposes ;

(*d*) whether it is a fact that inspite of repeated requests for supply of water in the said train the Railway Administration has paid no attention ;

(*e*) if answers to (*a*), (*b*), (*c*) and (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to take any steps in this regard, if so, when if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan)
(*a*) No. Luggage/parcel storage facilities and temporary shelter for passengers, are available.

(*b*) No. There are adequate arrangements for drinking water and lights at the station.

(*c*) On Branch lines old conventional carriages are employed generally. These are fitted with small capacity roof tanks, which are filled at Bahawalnagar but occasionally water shortage occurs due to wasteful usage.

(*d*) No.

(*e*) Provision has been made for a proper waiting hall in 1964-65 works programme and for electrification of the station in 1963-64 works programme. Action has also been taken to ensure that roof tanks in carriages are fully replenished at Bahawalnagar.

سردار عنائیت الرحمٰن خان عباسی ۔ جناب‌والا ۔ سوال کے جزو ''الف،، میں یہ کہا گیا تھا کہ آیا یہ امر واقعہ ہے ۔ کہ ضلع بہاول نگر میں فورٹ عباس ریلوے اسٹیشن پر کوئی چھت والا گودام نیز تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے انتظار کا کمرہ موجود نہیں ہے ۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے ''جی نہیں،، سامان اور پارسلوں کے رکھنے کے لئے سایہ دار جگہ کا انتظام ہے ۔ اس کی ذرا وضاحت فرما دیں ۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) ۔ جناب والا ۔ سردار عنائیت الرحمٰن عباسی صاحب کی وضاحت کے لئے عرض کروں کہ جواب میں جو ''جی نہیں'' کہا گیا ہے وہ اس لئے کہا گیا ہے کہ ''آیا یہ امر واقعہ ہے ۔'' اس کا جواب دیا گیا ہے ۔ ''جی نہیں'' یہ واقعہ نہیں ۔ اور اس سے آگے اس کی وضاحت دی گئی ہے ۔ اس کی تردید میں یہ چیزموجود ہے ۔

سردار عنائیت الرحمٰن خان عباسی ۔ *What do you mean by* سائے دار جگہ ۔

وزیر ریلوے ۔ سائے دار کا ترجمہ سائبان سمجھ لیجئے ۔

STATION MASTERS AND ASSISTANT STATION MASTERS IN MULTAN DIVISION

*4452. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of railway stations in Multan Division, where St›tion Masters and Assistant Station Masters have to attend to train passing duty daily for four hours and ten hours at a time respectively ;

(*b*) whether those Assistant Station Masters who remain on duty at a time for ten hours instead of eight hours daily are given any honorarium for this overtime ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative the reasons for which overtime allowances is not paid to the said officials ;

(*d*) whether the Duty Roster of Assistant Station Masters at the said Railway Stations is prepared according to the Rules ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) There is no such station on Multan Division.

(*b*) and (*c*) These questions do not arise.

(*d*) Duty rosters of Assistant Station Masters and for that matter of the entire staff employed at all the stations of the P. W. Railway are prepared strictly in conformity with the provisions of (*i*) the Railway (Amendment) Act of 1930, (*ii*) Railway Servants Hours of Employment Rules, 1931 and (*iii*) Subsidiary instructions issued thereunder.

CONCESSIONS FOR INHABITANTS OF BACKWARD AREAS FOR RECRUITMENT IN RAILWAY

*4453. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the advertisements of P.W R. for recruitment appearing in different newspapers, from time to special concessions are shown for the inhabitants of (*i*) Backward Areas, (*ii*) Tribal Areas and States in West Pakistan ; (*iii*) Refugees from Jammu andAzad Kashmir; and (*iv*) un-settled areas of D. G. Khan District ;

(*b*) whether it is a fact that District Bahawalnagar and Cholistan (Tehsil Fort Abbas) are not treated as Backward Areas by Railway Administration for the purpose of recruitment to railway services ;

(*c*) whether it is a fact that above areas are as backward as the areas mentioned in (*a*) above ;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Railway Administration intend to include the Cholistan area of Fort Abbas Tehsil and District Bahawalnagar in the list of Backward Areas for the purposes of recruitment to the Railway services, if so, when, if not, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) .

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) These areas have not been declared as Backward Areas by the Government.

(*d*) The Railway Administration follows the policy framed by the Provincial Government for the purposes of recruitment includes in the list of Backward Areas only such areas as are declared by the Government to be

backward. Accordingly the P.W. Railway Administration does not intend to declare as backward areas the areas mentioned by the Member until they are declared so by the West Pakistan Government

چودھری محمد علی - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ وہ کون سا معیار ھے جس کے ذریعے حکومت کسی علاقہ کو پس ماندہ قرار دیتی ھے -

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) - جناب والا - میرے خیال میں یہ سوال سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن سے متعلق ھے - آپ ان سے یہ سوال پوچھیں کیونکہ یہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ھے -

علامہ رحمت اللہ ارشد — کیا وزیر ریلوے حکومت مغربی پاکستان سے اس امر کی تحریک کو کریں گے کہ حالات کے پیش نظر اس علاقے کو پس ماندہ قرار دیا جائے -

وزیر ریلوے — وزیر ریلوے اس بارے میں خوشی سے تحریک پیش کریں گے لیکن در اصل اس کا طریق کار مقرر ھے - یہ پاکستان گورنمنٹ کا معاملہ ھے - پاکستان گورنمنٹ مختلف علاقوں کو جہاں وہ مناسب سمجھتی ھے *backward area declare* کرتی رھتی ھے -

علامہ رحمت اللہ ارشد — کیا حکومت مغربی پاکستان یہ کام نہیں کرتی -

وزیر ریلوے — حکومت پاکستان دونوں علاقوں میں یہ کام کرتی ھے - حکومت مغربی پاکستان بھی کرتی ھے - اگر آپ کسی خاص مقام کے لئے بتائیں تو میں حکومت کی توجہ دلا سکتا ھوں لیکن اس قسم کے اور بھی مقامات ھیں جو اس صوبہ میں پس ماندگی میں آ سکتے ھیں -

چودھری سعی محمد — جناب والا - میرا علاقہ بھی پس ماندہ ھے - کیا آپ اس کے لئے سنٹرل گورنمنٹ کو سفارش کرنے کے لئے تیار ھیں کہ اس علاقے کو بھی پس ماندہ علاقے کی فہرست میں شامل کر لیا جائے -

وزیر ریلوے ۔ آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی اس میں شامل کریں ۔

چودھری سعی محمد ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر میرا علاقہ پس ماندہ ہے تو میرا بھی حق ہے کہ اس سلسلے میں گذارش کروں ۔

وزیر ریلوے ۔ آپ کا علاقہ ایسا ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں تو اس کے لئے سفارش کرنے کو تیار ہوں ۔

چودھری سعی محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ صرف ہمارے علاقے کو پس ماندہ قرار دیا جائے بلکہ جو بھی ایسے علاقے ہیں ان سب کو پس ماندہ قرار دیا جائے ۔

PASSENGERS TRAVELLING ON NAROWAL-LAHORE SECTION

***4719. Chaudhri Muhammd Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the class-wise number of passengers who travelled on the Narowal-Lahore Section on 30th September 1963 by Trains Nos. 204·240, 206 Down and 241, 201, 189/188 Up ;

(*b*) the class-wise accommodations provided in the said trains on the said date ?

Parliamentary Secretary. (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) 204-Down does not run on Narowal-Lahore Section and 241 Up was introduced on this section after 30th September 1963. The required information in respect of the remaining trains is given below :—

Train No.	No. of PASSENGERS WHO TRAVELLED			
	1st	2nd	Inter	Third
204 Down ...	...	...	39	871
206 Down ...	...	1	34	1, 482
201 Up ...	...	2	11	673
189 Up ...	I	3	49	1, 133
188 Down				

(*b*) The figures given represent tickets issued at all the stations on the section for these trains and do not show the number of passengers actually travelling in these trains at any time.

Train No.		Seating Accommodation provided			
		1st	2nd	Inter	3rd
204 Down	...	16	18	32	254
206 Down	...	14	22	42	728
201 Up	...	14	22	42	779
189 Up / 188 Down	...	10	13	24	740

چودھری عبدالرحیم—جناب والا—کیا اس لائن پر گاڑیوں میں فرسٹ کلاس کے ڈبے لگے ہوتے ہیں یا نہیں ؟

وزیر ریلوے —(مسٹر عبدالوحید خان) جناب والا— اگر ڈبے لگے ہوئے نہ ہوتے تو جس تاریخ سے یہ بتایا گیا ہے ۔ اس کی تعداد کیسے بتائی جاتی ۔

چودھری عبدالرحیم— جناب والا—کیا یہ درست ہے کہ ٹکٹ تو جاری ہوئے ۔ لیکن فرسٹ کلاس کی *cabin* نہ تھی ؟

وزیر ریلوے —جناب والا— اگر *cabin* نہ ہوتی تو ٹکٹ والا ٹکٹ کیوں جاری کرتا ۔ اس صورت میں وہ سیکنڈ کلاس میں جا سکتے تھے ۔

چودھری عبدالرحیم—جناب والا—کیا یہ ریلوے والوں کا فرض نہیں کہ جب وہ جانتے تھے کہ فرسٹ کلاس کی *cabin* نہیں تو انہوں نے ٹکٹ کیوں جاری کیا ؟

وزیر ریلوے — جناب والا— یہ ۳ ۔ ستمبر کی بات ہے ۔ اس دن فرسٹ کلاس کا ڈبہ تھا ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر ریلوے کوئی کارروائی کرنے کیلئے تیار ھیں کہ جب ڈبہ نہ تھا تو انہوں نے ٹکٹ کیوں جاری کی ؟

مسٹر سپیکر ۔ وزیر متعلقہ فرماتے ھیں کہ ڈبہ تھا ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ھے کہ جناب وزیر کا جواب بالکل غلط ھے ۔ یہ واقعہ میرے ساتھ ھوا ھے ۔ اور میں ثابت کرنے کیلئے تیار ھوں ۔

وزیر ریلوے ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر فرماتے ھیں کہ اس میں ڈبہ نہ تھا ۔ حالانکہ ھمیں جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ھے اس میں ۱۶ - ۱۴ اور ۱۴ - ۱۰ سیٹوں کا ذکر ھے — یعنی اتنی *Seating accm-modation povide* کی گئی تھی ۔

اور نہ صرف یہ بلکہ ایک ٹکٹ بھی جاری کی گئی تھی ۔ اور اگر اس تاریخ کو ایسا نہیں ھوا جیسا کہ معزز ممبر کا خیال ھےاور وہ فرما رھے ھیں ۔ تو وہ مجھے اس کا ثبوت فراھم کریں ۔ میں لازماً مناسب کارروائی کروں گا ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ جناب والا ۔ کیا میں جناب وزیر سے دریافت کر سکتا ھوں کہ انہوں نے کبھی ریلوے کا ٹائم ٹیبل پڑھا ھے ؟ کیا اس میں یہ درج نہیں کہ اس میں فرسٹ کلاس کی *cabin* نہیں ھوتی ؟

وزیر ریلوے ۔ آپ اگر صفحے کا حوالہ دے دیں تو میں ابھی پڑھنے کیلئے تیار ھوں ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ آپ صفحہ ۷۸ دیکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب براہ راست وزیر متعلقہ کو مخاطب نہ کریں ۔ آپ کو چاھیئے کہ آپ پہلے اٹھکر یہ کہیں کہ

I want to put a Supplementary question, and then ask the supplementary.

چودھری عبدالرحیم ۔ بہت اچھا جناب ۔ تو جناب میں وزیر

ریلوے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے ریلوے ٹائم ٹیبل کا صفحہ لاہور سے چک امرو والا یعنی صفحہ ۷۸ کبھی دیکھا ہے ؟

وزیر ریلوے - جناب والا - معزز ممبر کے کہے بغیر مجھ سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی - (قہقہہ)

DEPARTMENTAL CASE AGAINST MR. ABDULLAH KHAN STATION MASTER KUTBAL RAILWAY STATION

***4720. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Mr. Abdullah Khan was employed by the Railway Administration on 17th September 1928 and he was last posted Station Master at Kutbal Railway Station in Rawalpindi Division in 1950 ;

(*b*) whether it is a fact that the said employee was suspended on 3rd September 1950 ; if so, the charges against him ;

(*c*) whether it is a fact that the said employees was reduced in rank on 18th September 1950 and was subsequently dismissed on 16th December 1950 ;

(*d*) whether any departmental enquiry was held in this case ; If so, the name of the Enquiry Officer and his findings ;

(*e*) whether it is a fact that the Senior Civil Judge, Rawalpindi, in whose Court a suit was instituted by the said employee decided on 11th April 1958 that the orders of his reduction in rank and dismissal were illegal,void and ineffective and he continued to be in the service of the N. W. R.;

(*f*) whether it is a fact that after repeated requests from the said employee he was allowed to resume duty on 16th December 1958 and simultaneously placed under suspension from the very date of his resumption of duty, *i.e*, 15th December 1958 and is till under suspension ;

(*g*) the terms from which the said employee has been under suspension alongwith the rate of suspension allowance paid to him and the date by which departmental case against him will finally be decided ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The reply is in the affirmative.

(*b*) The reply to the first portion is in the affirmative. As regards the latter portion, the employee was suspended because in disregard of clear orders he refused to take Mr. Atta Muhammad permanent Assistant Station Master Kutbal back on duty on the latter's reversion from the post of Station Master to which he had been temporarily promoted.

(*c*) The reply is in the affirmative except that he was removed from service on 12th November, 1950 and was not dismissed.

(*d*) No departmental enquiry was laid as the employee was absconding. The reply to the latter portion does not arise.

(*e*) Yes. It may be added that the Court's decision produced from the Court's views that the Constitutional requirement, according to which an employee should be given opportunity to show cause before the im-

position on him of the penalty of removal from service, had not been observed.

(*f*) The reply is in the affirmative except that the employee is no longer under suspension as he was removed from service for unauthorised absence in 1960 after observing the correct procedure.

(*g*) On his re-instatement on 16th December, 1958 the employee was again placed under suspension to be dealt with afresh to remove the procedural flaw detected by the Court. For the entire period of his suspension the employee was paid ¼th pay plus full Dearness Allowance as subsistance as allowance in accordance with the orders in force on the date he was suspended *i.e.*, 3rd September, 1950. In view of orders revising the rate of pay for the suspension period as 1/3rd instead of 1/4th and taking effect from 15th January, 1959, he is still due as difference between 1/3rd of his pay and the amount actually received by him, *i.e.*, 1/4th of his pay for the period from 15th January, 1959 onwards to the end of his suspension period. Action to pay this difference is in hand. Reply to the latter portion of this part does not arise in view of the reply to the preceding part.

UPGRADING OF SRI RAMPURA STATION

*4735. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Administration have decided to upgrade the Sri Rampura Station as a crossing station ;

(*b*) If answer to (*a*) be in the affirmative, (*i*) the date of the decision, (*ii*) whether the work for the improvement of the said station in pursuance of the said decision has commended and (*iii*) the date by which the said station is likely to be upgraded as a crossing station ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) The work for upgrading the station was sanctioned in December, 1961.

(*ii*) Yes.

(*iii*) The work is nearing completion and the station will be opened as a crossing station during the month of January 1964.

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب والا ۔ یہ حصہ (ب) کے تیسرے جزو میں بتایا گیا ہے کہ کام تقریباً ختم ہو چکا ہے اور یہ سٹیشن بطور *crossing* سٹیشن ماہ دسمبر ۱۹۶۳ء میں کھل جائے گا۔ میں جناب وزیر ریلوے سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ دسمبر کا مہینہ تو ختم ہو چکا ہے ۔ یہ کام ابھی ختم ہؤا ہے یا نہیں ؟

وزیر ریلوے — (مسٹر عبدالوحید خاں) جناب والا — پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جنوری ۱۹۶۴ء پڑھا ہے۔ یہ *printing mistake* ہے۔

مسٹر سلطان محمد اعوان— جناب والا - میرے پاس دسمبر ۱۹۶۳ء لکھا ہؤا ہے -

وزیر ریلوے— جناب والا - جنوری ۱۹۶۴ء پڑھا گیا ہے - تو عرض یہ ہے کہ جہاں اتنے سال انتظار کیا ہے وہاں ۱۵ دن اور صبر کرلیں -

---

RAILWAY STATION HAMDANI WALA

***5185. Mian Muhammad Ibrahim Barq** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one new Railway Station namely Hamdaniwala has been sanctioned by the Government in between Mahmood Kot and Budh on Muzaffargarh Kundian Line ;

(*b*) whether it is a fact that the construction of Booking Office, Plateform and other necessary buildings of the above said Railway Station have been completed ;

(*c*) whether it is also a fact that on the suggestion of the Railway authorities the poor people residing in and around Hamdaniwala have constructed at their own expenses, three residential quarters for the Station Staff, and one hand pump has also been installed ;

(*d*) whether it is also a fact that the people of Muzaffargarh District have requested the authorities concerned to open the above said newly constructed Railway Station to traffic and make arrangements for the stoppage of trains there ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for the delay and the actual date by which Government intend to make arrangement for the stoppage of trains at the above said Railway Station ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan), (*a*) The correct position is that only an experimental halt has been sanctioned at Hamdaniwala situated between Mahmood Kot and Budh Railway Stations.

(*b*) So far, only a booking office and a platform have been completed.

(*c*) In accordance with the normal practice the local sponsors of the proposal for a halt at Hamdaniwala have voluntarily undertaken to construct at their expense temporary quarters on their land. These quarters are still under construction and when completed will be rented by the Railway for the railway staff.

(*d*) Yes.

(*e*) The delay is due to non-completion of the temporary quarters for the staff by the local sponsors. Arrangements for stopping trains will be made as soon as the quarters are ready.

مسٹر محمد حسین — جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ یہ کوارٹر جن کے متعلق جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں کہ ابھی تک نہیں بنے - ان کو بنے ہوئے کم از کم ڈیڑھ سال ہو چکا ہے اور میں

نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔ وہ کوارٹر لوگوں نے اپنے خرچ پر بنائے ہیں ۔

وزیر ریلوے—(مسٹر عبدالوحید خاں) ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر نے اپنی ذمہ داری پر اس اطلاع کی تردید کی ہے جو اس میں دی گئی ہے ۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ خود ذاتی طور پر اس کی تحقیق کراؤں گا ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان— جناب والا ۔ سوال کے حصہ (ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوارٹر لوگوں نے خود بنائے ہیں ۔ ریلوے ان کو کرایہ پر لے رہی ہے ۔ میں جناب وزیر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے بجٹ میں کروڑوں روپے کی بچت دکھاتے ہیں ۔ کیا وہ ان غریب ملازمین کے لئے سرکاری طور پر کوارٹر نہیں بنا سکتے ؟

وزیر ریلوے— جناب والا ۔ میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ دستور یہ ہے کہ جہاں کہیں مقامی آبادی کے لوگ اپنی درخواست پر کسی جگہ halt کھلوانا چاہیں تو اس کے لئے کچھ آزمائش period ہوتا ہے ۔ لہذا ریلوے کی طرف سے یہ offer ہوتی ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کوارٹر بنا دیں ۔ تو ہماری رپورٹ یہ ہے کہ یہ financially justified نہیں ہے ۔ لیکن اگر halt کھلوانے کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ واقعی ایسا ہے ۔ تو پھر ریلوے نہ صرف کرایہ دیتی ہے بلکہ وہ کوارٹر ان کو واپس کر دیتی ہے اور اپنے بجٹ سے پختہ عمارت بناتی ہے ۔ اور جہاں سروے کی رپورٹ یہ ہو کہ واقعی financially justified ہے تو ریلوے مقامی آبادی کو نہیں کہتی بلکہ خود ہی بناتی ہے ۔ لیکن جہاں مقامی آبادی خود ہی offer کرتی ہے یا offer ان کی طرف سے خود آتی ہے کہ ہم بنانے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ halt بنا دیا جائے ۔ تو پھر وہاں بنوا دیا جاتا ہے ۔

چوہردی عبدالرحیم— جناب والا ۔ کیا جناب وزیر ریلوے بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے اس سوال کے حصہ (ج) کے جواب میں فرمایا ہے کہ کوارٹر ابھی زیر تعمیر ہیں ۔ اور ایک معزز ممبر نے اسے چیلنج کیا ہے

کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ کوارٹر دیکھے ہیں ۔ تو کیا جناب وزیر اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر ریلوے—میں تو پہلے ہی اس بات کا وعدہ کر چکا ہوں کہ جس طرح معزز ممبر چاہتے ہیں اسی طرح کارروائی کی جائے گی ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—کیا معزز وزیر ریلوے اس چیز کو دیکھیں گے کہ جہاں سٹیشنوں پر ملازمین کے لئے کوارٹرز نہیں اور وہاں دن رات کام ہوتا ہے وہاں کوارٹرز بنائے جائیں ۔

Mr. Speaker : It is a fresh question. Please give notice for this.

وزیر ریلوے — اگرچہ اس ضمنی سوال کے جواب کی ضرورت نہیں تھی پھر بھی میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ریلوے کے افسران کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ جب وہ دورے پر جائیں تو ملازمین کے لئے کوارٹرز اور پانی وغیرہ کی تکالیف کا ضرور اندازہ کریں ۔

GHAZALA RAIL CAR

***5186. Sardar Muhammad Hussain :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that departure time of 'Ghazala Rail Car' from Lahore Railway Station before 1st October, 1963 was 2-25 p.m.;

(*b*) whether it is a fact that the time-table has been changed since 1st October 1963 by the Railway authorities and according to the present time-table the said Rail Car leaves Lahore Railway Station at 1-20 p.m ;

(*c*) whether it is a fact that a large number of students, Government Servants and monthly season ticket holders travel by the said Rail Car daily ;

(*d*) whether it is a fact that the present timings of the said Rail Car do not suit the students and others and consequently they are experiencing much difficulties ;

(*e*) whether it is a fact that after the departure of the above said car a local train, 34 down, leaves Lahore at 4-40 p.m. whereas offices and Colleges at Lahore close at 1-30 p.m ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether the Railway Administration intend to change the timings of the ghazala Rail Car as before as 1st October 1963 to obviate hardship to the travelling public ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) Ghazala Rail Car was introduced for the convenience of long distance passengers between Lahore & Multan. It does not cadre of students for whom there are suitable passenger trains these are 47 down passenger towards Qasur and 34 down passengers towards Montgomery leaving Lahore at 4-20 p.m. & 4 pm. respectively.

Yes. 34 down passengers train leaves Lahore at 4 - 40 p.m. This train suits students and office staff generally as colleges & offices except for some Govt. offices close at & after 3 p.m. during the winter months.

(*f*) Inview of the answers to item (*b*) above does not arise. The timings of all trains will be revived for the summer time table and if it isfound absolutely. The timings of Ghazala Rail Car will be changed to the old timings which was in force prior to 1st of Oct., 1963.

رائے منصب علی خاں کھرل—سوال کے جواب (سی) میں آپ نے فرمایا ہے کہ ''نہیں'' — حالانکہ یہ پوچھا گیا تھا کہ تبدیلی وقت سے طلبا اور دوسرے کام کرنے والے مزدوروں اور آفس کارکوں کو جو تکلیف ہوتی ہے - کیا یہ حقیقت ہے اور واقعی ان کو تکلیف ہوتی ہے - اس کی وضاحت فرمائیں کہ یہ کہاں تک صحیح ہے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) — طلبا کے لئے دوسری گاڑیاں موجود ہیں - یہ جو ریل کار چلائی گئی تھی یہ ان مسافروں کے لیے تھی جو دور دراز علاقوں سے آتے تھے - ان کے لیے بھیڑ ہو جاتی تھی - طلبا کے لیے دوسری گاڑیاں ڈیڑھ دوگھنٹہ میں مل جاتی ہیں اور کوئی دقت نہیں ہوتی -

سوال کے آخری حصہ کے جواب میں عرض کروں گا کہ اگلے ٹائم ٹیبل میں وقت کی تبدیلی عوام کی سہولت کے مطابق کر دی جائے گی -

رائے منصب علی خاں کھرل—آپ نے فرمایا ہے کہ دو چار گھنٹے میں طلبا کو گاڑی مل جاتی ہے - اگر چار گھنٹے میں گاڑی مل جاتی ہے تو یہ آپ کا کوئی احسان نہیں - آپ یہ بتائیں کہ آپ ان کی تکلیف کو کب تک رفع کر سکیں گے ؟

وزیر ریلوے—آپ کا یہ منصب نہیں ہونا چاہیے کہ آپ اتنی جلدی بھول جائیں - میں نے کہا تھا کہ ڈیڑھ دو گھنٹے میں طلبا کو گاڑیاں مل جاتی ہیں - چار گھنٹے تو بڑی بات ہے -

رائے منصب علی خاں کھرل—کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے

کہ ریل گاڑیوں کے اوقات عوام کی سہولتوں کو مد نظر رکھ کر مقرر کیے جاتے ہیں یا افسروں کی مرضی کے مطابق ۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام لائینز پر یہی دقت ہے اور عوام کو یہ اوقات suit نہیں کرتے۔

وزیر ریلوے—پبلک کی سہولت کے لیے میں نے ایک افسر مقرر کیا ہوا ہے ۔ جو اسمبلی میں موجود ہوتا ہے ۔ اس کے متعلق میں نے پہلے اعلان کیا تھا کہ جن معزز ممبران کو اپنے علاقے کی ریلوے کے متعلق کوئی شکایات ہوں وہ ان کو بتا دیں تاکہ ٹائم ٹیبل میں مناسب تبدیلی کی جا سکے۔ ان کا نام تزلباش ہے ۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم اصحاب نے اس بات سے فائدہ اٹھایا ہے ۔ غالباً تین چار اصحاب نے کوشش کی ہے اور اپنی تجاویز پیش کی ہیں ۔ رائے صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ٹائم ٹیبل کے متعلق جو جو تکلیف ہوں وہ اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں ۔

INTRODUCTION OF TRAIN SERVICE BETWEEN DERA NAWAB SHAH AND HEAD PANJNAD

***5196. Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shams-ud-Din Jilani :** Will the Minister of Railways be pleased to state the time by which regular train service is likely to be introduced between Dera Nawab Shah and Head Panjnad for which purpose a survey has already been carried out by the Railway Authorities ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan). Engineering Survey for taking over the 21 miles long siding between Dera Nawab Shah and Punjnad from the Irrigation Department and making it fit for passenger traffic, which was carried out in 1952-53, has recently been reviewed and its traffic prospects are being re-assessed. If the scheme is found to be financially justified, it will be processed further for inclusion in the Third Five Year Plant. It is therefore, not possible at this stage to say when regular train services are likely to be introduced on this section.

علامہ رحمت اللہ ارشد — کیا محترم وزیر صاحب کو اس بات کا علم ہے کہ اس لائین پر آمد و رفت بہت زیادہ ہے ۔ کاروباری اعتبار سے بھی اس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے ۔ کیا وزیر صاحب خود تشریف لے جا کر اندازہ فرمائیں گے کہ وہاں ریل گاڑیوں کی کتنی ضرورت ہے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) — میں علامہ صاحب کی دعوت قبول کرتا ہوں اور یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک سروے کا تعلق ہے - اس سے پہلے دو دفعہ ہو چکا ہے - اب حکومت کی خواہش سے سروے رپورٹ تیار ہو رہی ہے - اگر پلیننگ کمشن نے اجازت دے دی تو تیسرے پنجسالہ پلین میں اس کو شامل کر دیا جائے گا -

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی — کیا آپ فی الحال ایک ریل کار چلانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر ریلوے - وہاں کوئی لائین ہی نہیں -

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی - ایک ریل کا ڈبہ ہی چلا دیں -

وزیر ریلوے - آپ پیسے دے دیں ہم منگا دیں گے -

RHILWAY INSTITUTE OF TECHNOLOGY, LAHORE

***5211. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the total number of students admitted to 'B' class Apprenticeship course in the Railway Institute of Technology Lahore since September 1, 1963 ;

(*b*) the criterion observed in selecting students for admission to the said class ;

(*c*) the number of the students out of those mentioned in (*a*) above, who belong to the former N. W. F. P. ;

(*d*) whether any preference is given to the children of the Railway employees in the matter of admission to the said course ;

(*e*) whether any seats are reserved for the students of the tribal and backward areas in the said Institute ;

(*f*) whether it is a fact that, one Masud Khan, son of Musthal Khan of Hazara District who had passed his Matriculation Examination securing 560 marks was refused admission to the above said class ; if so, reasons therefor ;

(*g*) whether it is a fact that a very small number of students from the former N. W. F. P. have been given admission this year to the said class ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan)

(ا) لاہور میں ریلوے کا کوئی ٹیکنالوجی کا ادارہ نہیں ہے - لیکن ستمبر ۱۹۶۳ میں ان جگہوں کے لئے جو ریلوے کے نمائندوں کے لئے

مخصوص ھیں ۔ ریلوے کے 80 'B' class اپرینٹس گورنمنٹ ٹیکنالوجی انسٹیٹوٹ لاھور میں داخل کئے گئے تھے ۔

(ب) گورنمنٹ کی بھرتی کی پالیسی کو مد نظر رکھتے ھوئے ریلوے کے ملازموں کے بیٹوں پوتوں اور یقین سفیل بھائیوں میں سے جنھوں نے تحریری امتحان پاس کیا تھا کا انتخاب کیا گیا تھا ۔

(ج) دو ۔

(د) جی ھاں تمام جگھیں ریلوے ملازموں کے بیٹوں پوتوں اور یقین سفیل بھائیوں کے لئے مخصوص تھیں ۔

(ر) جہاں تک 'B' class اپرینٹس کے انتخاب میں علاقائی نمائندگی کا تعلق ھے ۔ ان جگھوں کے لئے جو ریلوے کےلئے مخصوص ھیں ۔گورنمنٹ کی پالیسی جو اس سلسلے میں ھے اس پر عمل کیا جاتا ھے ۔ گورنمنٹ ٹیکینکل انسٹیٹوٹ لاھور میں بقایا جگھوں کے داخلہ کے لئے جو پالیسی ھے ۔ اس کا علم ریلوے کو نہیں ھے ۔

(ف) جی ھاں تحریری امتحان میں نا کامی کیوجہ سے وہ منتخب نہیں ھوا تھا ۔

(ک) ان ۸۰ جگھوں میں جو ریلوے کے نمائندوں کے لئے مخصوص ھیں ۔ سابق صوبہ سرحد کی چھ جگھیں ھوتی ھیں ۔ ان امیدواروں میں سے جو برائے انتخاب بلائے گئے تھے ۔ تین سابق صوبہ سرحد میں سے ھیں ۔ اور ان میں سے دو منتخب ھوئے ھیں ۔ جب کہ بقایا ایک تحریری امتحان میں فیل ھو گیا تھا ۔ دریں وجہ موزوں امیدوار نہ ملنے کی وجہ سے ریلوے سابق صوبہ سرحد کے 'B' class اپرینٹس کی مقررہ تعداد بھرنے سے قاصر رھی ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی ۔ کیا ان ۸۰ Seats کے لئے کوئی سندھ کے علاقے کا بھی تھا ۔

Minister of Railways : Fresh notice is required.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی ۔ جناب وزیر ریلوے اس بات پر

غور فرمائیں کہ جزو (ط) کے جواب میں کہا گیا ہے ۔ کہ وہ لڑکا ضلع ہزارہ کا تھا ۔ وہ تحریری امتحان میں فیل ہوا تھا ۔ حالانکہ اس بچے نے میٹرک میں ۵۶۰ نمبر حاصل کئے تھے ۔ تو اس لئے میں اس جواب کو مشکوک نظروں سے دیکھتا ہوں ۔کیا وہ اس بچے کے پرچے اور ان امیدواروں کے پرچے ملاحظہ کرنے کے بعد جو منتخب کئے گئے ہیں ۔ اپنا اطمینان کر سکیں گے ۔ کہ وہ واقعی فیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحیدخاں) — میں عباسی صاحب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو میٹرک میں پاس ہو گیا ہو ۔ وہ اس امتحان کے انگریزی پرچے میں بھی پاس ہو جائے ۔ عباسی صاحب اسمبلی میں اتنی اچھی تقریر کرتے ہیں ۔ لیکن ممکن ہے کہ وہ موچی دروازے کے باہر اتنی اچھی تقریر نہ کر سکیں تو یہ ہر جگہ کے الگ الگ معاملات ہوتے ہیں ۔ یہاں مجھے مولانا صاحب اور عباسی صاحب سے یہ بھی شکایت ہے کہ جب درخواستیں مانگی گئی تھیں تو وہ اسمبلی سے باہر ذرا کام کرتے ۔ اور وہ تکلیف کیا کریں کہ کل تین درخواستیں نہ آیا کریں ۔ بہر حال ان تین درخواستوں میں سے دو امیدوار Select کئے گئے ہیں ۔

خان اجون خان جدون — جزو (ک) میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ان ۸۰ جگہوں میں سے چھ سابق صوبہ سرحد کے لئے رکھی گئی تھیں ۔ میں وزیر ریلوے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صوبہ سرحد کے انیس فیصد کے تناسب کے لحاظ سے درست ہے ۔

وزیر ریلوے — سابق صوبہ سرحد کا تناسب پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن Excluding Agencies and states قبائلی علاقہ اور added in Special Areas 9·7% بنتا ہے ۔ 19% نہیں بنتا ۔ اگر قبائلی علاقے کو ملا بھی دیا جائے تو بھی 17·7% بنتا ہے ۔ اس وقت سوال صرف سابق صوبہ سرحد کا ہے ۔ اس کا تناسب 9·7% ہے ۔ اور اس کو چھ Seats ملی ہیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان — چونکہ سابق صوبہ سرحد کا نام لیا گیا ہے تو آپ سابق صوبہ سرحد سے قبائلی علاقے کو علیحدہ کیوں کرتے ہیں ۔ یہ 17% جو آپ کہتے ہیں کہ سابق سرحد کا ہے تو یہ آپ نے کس تناسب سے الاٹ کیا ہے ۔

وزیر ریلوے ۔ ہم نے جو تناسب صوبائی حکومت سے لے کر تقسیم کر رکھا ہے ۔ وہ سرحد کے دو حصوں میں ہے ۔ قبائلی علاقہ الگ ہے ۔ اور سابق سرحد الگ ہے ۔ جن ڈویژنوں کا نام لیا گیا ہے وہ الگ ہے ۔ اگر آپ مشترکہ چاہتے ہیں تو fresh notice دیں ۔ میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان — جناب وزیر ریلوے آج کچھ ایسے موڈ میں ہیں کہ کسی ممبر کو بیک ورڈ بناتے ہیں اور کسی ممبر کو موچی دروازے کے باہر لے جاتے ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ان کا یہ رویہ درست ہے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ سابق صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کی الگ الگ نمائندگی ہے ۔ سابق صوبہ سرحد پر تو مہربانی کی گئی ہے کہ ۸۰ میں سے دو لئے گئے ہیں ۔ لیکن قبائلی علاقے میں سے کتنے لئے گئے ہیں ۔

وزیر ریلوے — اس کے لئے تو عرض کیا ہے کہ fresh notice دیں ۔ تو اگلے دن عرض کر دوں گا ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — میں نے تو اپنے اس ماہر وزیر سے ضمنی سوال کیا تھا ۔ جو اسمبلی میں بھی تقریر کرنے کے ماہر ہیں اور موچی دروازے کے باہر بھی ۔ مگر جناب والا ۔ آپ ایک چیز پر غور فرمائیں ۔ کہ جو لڑکے آپ نے منتخب کئے ہیں ۔ ان کے نمبر اور جس کے متعلق آپ نے کہا ہے ۔ کہ فیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ۔ کیا ان کے نمبر آپ منگوا کر دیکھنے کے لئے تیار ہیں کہ یہ درست ہے ۔

وزیر ریلوے — اگرچہ عام طور پر ایسا نہیں کیا جاتا ۔ لیکن چونکہ

وہ لڑکا پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس لڑکے کی Written test کی کاپی ایک افسر مقرر کر کے دیکھ لونگا ۔

سردارعنایت الرحمٰن خان عباسی — شکریہ جناب

مولانا غلام غوث — آپ نے مہربانی کی ہے ۔ کہ چھ کا کوٹہ سابق صوبہ سرحد کو دیا ہے ۔ اور ان میں سے بھی تین کی درخواستیں آئی تھیں ۔ اور پھر ان میں سے بھی ایک رہ گیا ہے ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا آپ نے اس بات کی تسلی کر لی ہے کہ درخواستیں واقعی اتنی ہی تھیں ۔ کیا آپ نے اپنے طور پر تحقیق کی ہے ۔

وزیر ریلوے ۔ میرے پاس جب یہ سوال آیا ۔ تو میں نے آج صبح ہی یہ معلوم کیا ہے اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تین درخواستیں آئی تھیں ۔

مولانا غلام غوث — آپ نے ٹیلیفون پر معلوم کیا ہوگا ۔

وزیر ریلوے — نہیں ۔ آج صبح افسر متعلقہ سے معلوم کیا ہے ۔ اگر آپ چاہیں ۔ تو اس کی مزید تحقیق بھی کر سکتا ہوں ۔

مسٹر عبدالرازق خان — کیا وزیر صاحب برائے کرم وہ درخواستیں ہمیں بتائیں گے کہ ہم تسلی کر سکیں کہ واقعی سابق صوبہ سرحد سے صرف تین درخواستیں آئی تھیں ۔

وزیر ریلوے — آپ میرے کمرے میں تشریف لائیں ۔ وہاں آپ کو تسلی بخش جواب دے دوں گا ۔ اور تمام درخواستیں بھی دکھا دوں گا ۔

خان اجون خان جدون — وزیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ صرف چھ درخواستیں موصول ہوئیں اور تین امیدوار امتحان میں فیل ہوئے ۔ تو کیا میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں ۔ کہ اس کے لئے انہوں نے مشتہری صحیح طور پر نہیں کی تھی ۔ کہ لوگ درخواستیں بھیجیں ۔ اور اسی وجہ سے درخواستیں کم آئی ہیں ۔ ورنہ آپ کے ریلوے میں تو سابق صوبہ سرحد کے ہزاروں لوگ موجود ہیں ۔ اس لئے اگر مشتہری صحیح طور پر کی گئی ہوتی تو ضرور زیادہ دراخوستیں موصول ہوتیں ۔

وزیر ریلوے ۔ عرض یہ ہے کہ مشتہری کے ساتھ ساتھ جدون صاحب بھی تھوڑا سا کام کیا کریں ۔ اخباروں میں اشتہارات کے علاوہ متعلقہ حلقوں سے لوگوں کو تبلیغ بھی کیا کریں ۔

CHRISTMAS HOLIDAYS IN RAILWAYS WORKSHOPS

***5212. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that all the Railway Workshops in the Province remain closed for one week due to Christmas Holidays ;

(*b*) whether it is a fact that no pay for these Holidays is given to those employees of the said workshops who draw salaries at the rate or Rs. 80 to Rs. 200 per month ;

(*c*) whether it is a fact that total number of the employees working in the above said workshops is 30 thousand including 20 or 25 thousand employees of the Railway Workshops at Lahore ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to dispense with this practice of granting compulsory Christmas holidays without pay to the above mentioned Railway employees ;

(*e*) whether those employees of the above mentioned workshops who draw higher pays are also granted Christmas holidays without pay ; if not, the reasons for maintaining this disparity ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(۱) ریلوے ورک شاپ ہر سال ۳۱—۲۶ دسمبر تک مشینری و پرزا جات وغیرہ کی مرمت کے لئے بند رہتی ہے ۔ اس کا کرسمس کی تعطیلات سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ صرف ایسا عملہ کو جو مستریوں ، ہنر مند ، نیم ہنر مند اور غیر ہنر مند کاریگروں پر مشتمل ہے ۔ اور جنہیں کام کرنے کے گھنٹوں کے تناسب سے تنخواہ ملتی ہے ان چھ دنوں کی تنخواہ نہیں دی جاتی ہے بقیہ ملازمین کو ان چھ دنوں کی تنخواہ دی جاتی ہے ۔

(ج) ریلوے ورک شاپس میں تقریباً ۲۴۰۰۰ ہزار ورک مین ملازم ہیں جن میں سے تقریباً ۲۱۰۰۰ ہزار لاہور ورک شاپس میں کام کرتے ہیں ۔

(د) ریلوے ورک شاپ کا ان دنوں میں مشینری و دیگر پرزا جات کی صفائی اور انہیں صحیح حالت میں رکھنے کے سلسلے میں بند ہونا ضروری ہے ۔ بنابریں اس معمول کو ختم نہیں کیا جا سکتا چونکہ متعلقہ ملازمین پہلے ہی ۱۷ تنخواہ والی تعطیلات ہر سال مناتے ہیں ۔ حالانکہ فیکٹری ایکٹ کی رو سے

یہ تعداد صرف دس ہونی چاہئے، مزید تنخواہ والی تعطیلات دینے کے متعلق غور نہیں کیا جا سکتا ۔

(ہ) صورت حال حصہ (ب) کے جواب میں درج ہے ۔ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زمرہ متعلقہ کی شرائط و فرائض کی ماہیت میں فرق ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ ذرا مہربانی کر کے بتائیے ۔ کہ وہ فرق کیا ہے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) ۔ آپ کی وساطت سے مولانا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو ملازمین ہیں ان کو پہلے دو روپے یومیہ تنخواہ ملا کرتی تھی ۔ اب پاکستان بننے کے بعد ۴۹ء میں یہ کیا گیا ہے کہ ان کو بھی مستقل Stage میں داخل کر دیا گیا ہے ۔ لیکن یہ ہفتہ میں صرف ۴۸ گھنٹے کام کرتے ہیں ۔ اس سے زیادہ کام نہیں کریں گے ۔ اگر اس سے زیادہ کام کریں گے تو ان کو over time دیا جائے گا ۔ دوسرے ملازم جو ہیں اگر وہ ۴۸ گھنٹے سے زیادہ کام کرتے ہیں ۔ تو ان کو over time نہیں دیا جاتا ۔ اس لئے کہ یہ لوگ جو ہیں یہ factory Act کے ماتحت آتے ہیں ۔ اس لئے ان کو ۴۸ گھنٹے سے زیادہ کام کرنے پر over time دیا جاتا ہے ۔ تو یہ فرق ہے ۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ ان چھ دنوں میں کام بند کرنے سے ان کا نقصان نہیں ہوتا ۔ چونکہ فیکٹری ایکٹ کے ماتحت دس دنوں کی چھٹیاں لازمی ہیں اور ہم انہیں دس دن کی بجائے سترہ دن کی چھٹیاں دیتے ہیں ۔ تو اس صورت میں چھ سات دن تنخواہ نہیں ملتی ۔ وہ پوری ہو جاتی ہے ۔ ان کا نقصان نہیں ہوتا ۔

مولانا غلام غوث — یہ چھوٹی تنخواہ والوں کی تنخواہ کاٹ دیتے ہیں ۔ اور چھٹیوں میں جو فرق آپ نے بتایا ہے ۔ تو میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اب باقاعدہ ملازم ہیں یا نہیں ۔ ۴۸ گھنٹے ہفتہ میں کام کرنا آٹھ گھنٹے روز ہو جاتا ہے ۔ تو آیا یہ مستقل ملازم بھی ہیں یا نہیں ۔ جو کم تنخواہ والے غریب لوگ ہیں ۔ ان کی تنخواہ کاٹتے ہیں ۔ جو زیادہ تنخواہ والے ہیں ۔ ان کو تنخواہ سمیت چھٹیاں ملتی ہیں ۔

وزیر ریلوے — جواب تو دے دیا گیا ہے - آپ نے جو اڑھائی سو روپے کی تقسیم کی ہے - وہ صحیح نہیں ہے - ایسا کوئی اصول نہیں ہے کہ کم تنخواہ والوں کی تنخواہ کاٹتے ہیں اور زیادہ والوں کی نہیں کاٹتے - بلکہ اس کلاس میں جو بھی لوگ آتے ہیں - جن کو پہلے یومیہ اجرت ملتی تھی اور اب ماہانہ ملنے لگی ہے - اور ان پر ۴۸ گھنٹے کا جو اصول ہے عائد ہوتا ہے - ان کی کلاس دوسرے لوگوں سے مختلف ہے - اور اس کا تنخواہ سے تعلق نہیں ہے -

مولانا غلام غوث — سوال یہ ہے کہ آیا وہ اب باقاعدہ ملازم ہو گئے ہیں -

وزیر ریلوے - باقاعدہ ملازم ہونے کے ساتھ ساتھ فیکٹری ایکٹ کے ماتحت ہیں اور ہم ان سے ۴۸ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لے سکتے اور اگر لیں گے تو اجرت دیں گے -

Mr. Speaker : Next Question please.

مولانا غلام غوث — ایک اور ضمنی سوال میں کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر — مولانا میں نے اگلا سوال پکار دیا ہے -

LYALLPUR SATIANA ROAD, RAILWAYS CROSSING LYALLPUR

***5254. Chaudhri Sultan Ahmad** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the daily number of trains passing through Lyallpur-Satiana Road, Railways Crossing Lyallpur ;

(*b*) whether it is a fact that the gates of the said Railway Crossing remain closed for most of the time causing much inconvenience to the traffic ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct an over bridge at the said Railway Crossing to allow smooth passage of traffic ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan).

(*a*) Normally 20 trains pass through this Lyallpur Railway crossing daily of which about 12 pass during the day are and the remaining in the night.

(*b*) No. The Railway crossing gates never closed for more than 10 minutes at a time for the passing of passengers trains.

(*c*) At present much inconvenience is not being caused to Road traffic. Yet a proposal for providing an over bridge is under-examination.

رائے منصب علیخان کھرل — یہ جو زیر غور والا معاملہ ہے - یہ کب تک پایۂ تکمیل تک پہنچے گا -

وزیر ریلوے - (مسٹر عبدالوحید خان) اسے پایہ تکمیل تک پہنچنے کے لئے کئی منزلوں کی ضرورت ہو گی - پہلے یہ طے ہو گا - کہ کتنا خرچ آئے گا - اور اگر یہ ہو گیا تو تیسرے بجٹ میں ہو سکتا ہے -

---

MEMBERSHIP OF BURT AND GRIFFIN RAILWAY INSTITUTES

*5256. **Syed Safi-ud-Din** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of Europeans and Anglo-Pakistani Railway employees posted at Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that only European and Anglo-Pakistani Railway employees are eligible to become members of the Burt and Griffin Railway Institutes ; if so, number of members of each category in each institute ;

(*c*) whether it is a fact that the Railway Officers have now separate club of their own in Mayo Gardens ;

(*d*) whether it is a fact that Pakistan Railway employees (other than officers) are eligible to become member of Carson Institute only, which is the smallest of all the other Railway clubs and where the facilities available in other clubs are not available ;

(*e*) if answers to (*b*) to (*d*) above be in the affirmative, justification for maintaing Burt and Griffin Railway Institutes for Europeans and Anglo-Pakistani Railway employees exclusively ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) There are 89 Europeans and Anglo Pakistani Railway employees posted at Lahore.

(*b*) No. Besides {Europeans and Anglo Pakistani Railway employees officers and senior subordinates belonging to other communities employees in Lahore are members of these institutes.

(*c*) Yes.

(*d*) No. Pakistani Railway Employees and other European and Anglo-Pakistani employed at Lahore Mughalpura and Lahore cant : are also eligible to become members of the Carson institute and honorary member of Burt and Griffin institutes. Facilities are provided in these institutes according to the requirements of their members.

(*e*) Replies to (*b*) and (*d*) being in the negative does not arise.

TRAIN ACCIDENTS AT EMINABAD, DISTRICT GUJRANWALA AND GATTI, DISTRICT LYALLPUR

*5308. **Chaudhri Saif Ullah Khan Tarar** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a train accident occurred at the Railway Station Eminabad, District Gujranwala on 10th December 1963 ; if so,

whether it is a fact that a loss of about Rupees one lac was caused to Government on account of this accident ;

(*b*) whether it is a fact that a similar accident took place at Gatti Railway Station in Lyallpur District on the same date ; if so, the loss caused to Government thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan). (*a*) Yes. The cost of damages has, however, been estimated at arproximately twelve thousand rupees only.

(*b*) No.

RE-OPENING OF OLD JARANWALA-LYALLPUR RAILWAY LINK

***5313. Khan Ahmad Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state whether Government intend to re-open the old Jaranwala-Lyallpur Railway Link to enable the transporation of material from different areas to the sugar mills which is being set up at Jaranwala ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ (سردار محمد اشرف خان) مسئلہ زیر غور ہے ۔

خان احمد خان ۔ کیا زیر غور کی کچھ میعاد ہے ۔

وزیر ریلوے ۔ (مسٹر عبدالوحید خان) جناب ایک مرتبہ اس پر غور کر کے پلاننگ کمیشن کے سامنے پیش کر دیا گیا تھا ۔ وہاں وہ مسترد ہو گیا ۔ اب جیسا کہ پچھلے بجٹ سیشن میں اعلان کیا گیا تھا کہ ایک ہائی پاور کمیٹی اس پر غور کرے گی ۔ اور غور کر کے اسے پھر پلاننگ کمیشن کے سامنے پیش کر دیا جائیگا ۔

چودھری سعی محمد — کیا آپ کو ایسے علاقوں کا خیال ہے ۔ جہاں پٹریاں نہیں ہیں ۔ اگر کوئی نقشہ دیا جائے ۔ تو کیا آپ اس پر غور کریں گے ۔

وزیر ریلوے ۔ جو نقشہ آپ دیں گے ہم اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں اور سفارش بھی کریں گے لیکن اس کا فیصلہ پلاننگ کمیشن کرتا ہے ۔

چودھری سعی محمد ۔ بس آپ کی سفارش کی ضرورت ہے ۔

CONSTRUCTION OF AN INTERLOCK BRIDGE OVER RAILWAY TRACK NEAR HAVELIAN RAILWAY STATION

***5324. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Rail-

ways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Ali Zaman was run over by a train while crossing the railway track near Havelian Station in the first week of December, 1963 ;

(*b*) whether it is a fact that the local Timber Market is situated just opposite the said Railway Station ;

(*c*) whether it is a fact that the people living near the Timber Market and Timber Depot of Ward No. 2 have to cross the said Railway track to go to other areas ;

(*d*) whether it is a fact that there is no interlock bridge over the said track ;

(*e*) whether it is a fact that concrete and timber in huge quantities are generally loaded on goods trains at Havelian Station and the loading platforms are situated on the opposite side of the Railway Station ;

(*f*) whether it is a fact that all those labourers who are engaged for loading work have to cross the said Railway track for loading trains ;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct an interlock bridge on the said track ; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No. This Road connected the town on the side of the Station Building with the Timber market and Depot Area are on the opposite side. Consequently it is not necessary for people to cross the Railway track and those who do so are tress passers.

(*d*) Yes.

(*e*) An average rate eight wagons of Bujri and as many wagons of Timber are loaded daily from this Station. Bujri is loaded from the platform on the station side while timber is loaded from the goods platform situated opposite this station daily.

(*f*) No. It is not necessary for the labourers to cross this track. The other road is available connected with the town and timber market and the timber loading platforms.

(*g*) No.

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ جناب سپیکر ۔ (الف) اور (ب) کے ماسوا جو جواب دیا گیا گیا ہے ۔ وہ مطلقاً غلط ہے ۔ پہلے میں نے پوچھا تھا کہ ایک آدمی وہاں سے گذرا اور وہ مر گیا اور یہ فرماتے ہیں کہ ایک سڑک موجود ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ سڑک ریلوے والوں نے نکالی ہے جو تین میل باہر سے جاتی ہے اور اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ میں وزیر ریلوے سے گذارش کروں گا کہ وہ اس چیز کو زیر غور لائیں اور پل بنایا جائے تاکہ لوگوں کی تکلیف کم ہو ۔

وزیر ریلوے - (مسٹر عبدالوحید خان) جناب جہاں تک غور کرنے کا تعلق ہے - آپ جتنی بھی تجاویز بھیجیں گے وہ کمیٹی کے سامنے آ جائیں گی - لیکن اس وقت محکمہ کی رائے یہ ہے کہ وہ سڑک تین میل نہیں ہے - تین فرلانگ سے بھی کم ہے - اس میں تھوڑا سا مبالغہ ہے -

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب سپیکر - ریلوے وزیر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ یہ کوئسچن جب آئے گا تو پل بنانے کے لئے ہم کچھ کریں گے اور اب یہ اپنے وعدے سے منحرف ہو رہے ہیں -

وزیر ریلوے - میں وعدے سے نہیں منحرف ہو رہا ہوں جو تجویز آئے گی وہ رد نہیں کی جائے گی بلکہ اس پر غور کیا جائے گا - یہ سوال آ چکا ہے - فوراً نوٹ کر لیا گیا ہے اور کمیٹی اس پر دوبارہ غور کرے گی -

---

RETRENCHMENT OF PEONS IN RAILWAY DEPARTMENT

***5332. Mian Muhammad Akbar :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Chairman Pakistan Western Railway Board has issued orders that one Peon should be attached to two Section Officers with effect from 1st December 1963 ;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in affirmative, the number of Peons who have been retrenched as a result of the above mentioned order ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan.)

(*a*) Yes.

(*b*) No peon has been retrenched but 9 posts of peons have been surrundered as a result of the said order of the chairman. The incumbents of the posts surrendered have been provided alternative jobs in the existing vacancies.

INSTALLATION OF WATER-COOLER ON JARANWALA RAILWAY STATION

***5354. Khan Ahmad Khan :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether there is any scheme under the consideration of Railway Authorities to provide a water-cooler on the Jaranwala Railway Station where electricity is available ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the said scheme will be implemented ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan).

(۱) جی ہاں

(ب) ایک بجلی سے چلنے والی ٹھنڈے پانی کی مشین ۱۹۶۵-۶۶ء میں جڑانوالہ ریلوے سٹیشن پر لگانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

رائے منصب علی خاں کھرل۔ لاہور جڑانوالہ روڈ پر جو اہم ریلوے سٹیشن ہیں کیا ان پر بھی پانی کا انتظام کیا جائے گا؟

Mr. Speaker. This is not a general question. The question was in respect of Jaranwala.

وزیر ریلوے۔ (مسٹر عبدالوحید خاں) یہ کسی خاص سٹیشن کے متعلق پوچھیں تو اطلاع دی جائے گی۔

APPOINTMENT OF CLASS III AND CLASS IV EMPLOYEES BY RAILWAY ADMINISTRATION IN KOHAT SECTION

***5383. Syed Haziq Ali Shah**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the policy adopted by the Railway Authorities regarding appointment of Class III and Class IV Railway employees of casual and Temporary Labour ;

(*b*) whether any safeguards have been provided for the employment in the above said categories of services for the people from the former N.W.F.P.' especially, Kohat ;

(*c*) the number and names of Class IV employees and the casual and temporary labour serving in the Railway Department in Kohat District who do not belong to Kohat ;

(*d*) whether the Railway Administration intend to replace their non local, casual and Temporary employees and labour in Kohat by the local ones, where available ; if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری —(سردار محمد اشرف خاں): مطلوبہ اطلاع فراہم کی جارہی ہے اور مناسب وقت پر بتا دیا جائے گا۔

مسٹر اجون خاں جدون—یہ بات پالیسی سے متعلق ہے اس میں اطلاع فراہم کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیا دوسری Turn پر وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر ریلوے — (مسٹر عبدالوحید خاں) : جناب کچھ سوالات ہمیں ۲۰ تاریخ کو ملے ہیں اس کے بعد چھٹیاں رہیں تو اگلی Turn پر ان کا جواب دے دیا جائے گا۔ باقی کچھ تین چار سوالات دیر میں ملے ہیں تو ان کا جواب بھی اگلی Turn پر دے دیا جائے گا۔

DIFFERENCE IN MAXIMUM PAY SCALES OF GRADE II AND III OFFICE CLERKS IN P. W. RAILWAY

*5408 **Amir Habib Ullah Khan Saadi** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that grade II office clerks with pay scale of Rs. 125—225, in the P.W. Railway are performing the duties of drafting of letters summarizing the cases quoting of rules and Putting up precedents ;

(*b*) whether it is also a fact that grade III office clerks with pay scale of Rs. 175—350 are also performing the same duties ;

(*c*) whether it is also a fact that the academic qualifications for the direct recruitment to the said grade II and III clerks are the same, *i.e.*' B.A. or B Sc ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affimative, reasons for the difference of Rs. 125.00 between the maximum pay scales of the above said two categories of office clerks ;

(*e*) whether it is a fact that the difference between the maximum of the pay scales of all other grades, *i.e.*' grade I to II and grade III to IV and grade IV to V is Rs. 50.00 only ; if so, the reasons for the difference of Rs. 125 in the maximum of pay scales of clerks of grade II and III ;

(*f*) whether it is a fact that in accordance with the compendium of ruling No. 3 under F.R. (2017) of Pakistan Railway Establishment Code Vol. II the duties and responsi bilities of office clerks grade II are equivalent and identical with the duties of the following categories and as such their scales and grades remained at par before the introduction of prescribed pay scales in 1949 :—

(1) S. M. grade II. (2) Welfare Assistant. (3) S. T. E. (4) Steno-typist. (5) A. W. I. (6) A. I. O. W. (7) A. S. & I.I.	Pay scale Rs. 175—350.

(*g*) if the answer to (*f*) above be in the affirmative, the reasons for departing from the above policy and placing the said clerks in a drastically lower pay scale of Rs. 125—250 ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ مطلوبہ اطلاعات فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور موصول ہونے پر پیش کر دی جائیں گی ۔

OVER-CROWDING IN TEZ RAO

*5427. **Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the fact that due to over crowding in Tez Rao down passengers from Rawalpindi have to stand on foot boards which has resulted in several fatal accidents ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps taken or intend to be taken to stop this fatal practice ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) No. Since introduction of Tez Rao on 15th Nov. 1961, there has been no certain accident on this train resulting on foot boards.

(*b*) Does not arise. However additional third class accommodation will be povided on this train when the new *Carriages* are available.

PROMOTION AND TRANSFER OF MR. JAMAL-UD DIN, HEAD CLERK, D.M.O,s, OFFICE, KARACHI

***5453. Mr. Iftikhar Ahmed Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Jamal-ud-Din, Head Clerk, D.M.O'S. Office, Karachi, is working in the said office for the last 15 or 16 years ;

(*b*) whether it is a fact that in spite of his promotion to grade III and his consequent transfer to the Divisional Office Karachi he is still working as Head Clerk in D.M.O's. Office while his pay is being drawn from the Divisional Office Establishment in grade III ;

(*c*) whether it is a fact that the request to up grade his post in D.M.O's. Office was turned down by the Vice-Chairman, P.W.R., Lahore ;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for allowing him to work in a lower post insubordinate office and draw pay for a higher grade from the Divisional Headquarter Establishment ;

(*e*) whether Government intend to put an end to this irregularity and take action against the officers responsibile for this state of affairs ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, answers to this questien (5453) and to questions onwards (they are three or four in number) have not been received by the Department as these questions were received in the Railway Department at 1.30 p.m on the 28th of December 1963.

All these questions would be answered on the next turn.

Mr. Speaker : These questions should be answered on the next turn.

RECRUITMENT OF B CLASS APPRENTICES IN WEST PAKISTAN RAILWAYS

***5468. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of B Class apprentices recruited in West Pakistan Railways during the period from the year 1950 to date along with the places of their domiciles ;

(*b*) whether it is a fact that not a single B Class apprentices belonging to Peshawar, Khairpur and Hyderabad Divisions, Tribal Areas and Baluchistan was recruited during the above-mentioned period, in spite of the fact that Government have issued instructions to give due representation in the services to every unit of West Pakistan on population basis ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to give due share of representation to smaller units in Railway Service ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir this question would be answered on the next turn.

APPOINTMENT OF AN ECONOMY COMMITTEE FOR RAILWY ADMINISTRATION

*5487. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Railways be pleased state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have appointed an Economy committee for the Railway Administration, if so, (*i*) the constitution of the said Committee, (*ii*) names of the whole-time officers attached with the committee ; and (*iii*) its terms of reference ;

(*b*) whether it is a fact that the Vice-Chairman and the Finance Member of the Railway Board have been appointed as members of the said Committee ;

(*c*) whether Government is aware of the fact that the members of the public and the Railway employees cannot put their suggestions before the Committee in the presence of the Railway Officers ;

(*d*) whether it is a fact that the question issued by the Committee relates to corruption and other matters with which the Committee is not concerned ;

(*e*) whether Government will consider the advisability of replacing the existing official members of Committee by experts on Railway matters ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, this qustion would be answered on the nex turn.

ADVERTISEMENT OF SOME VACANCIES OF CLERKS BY HEADQUARTERS OFFICE OF THE P. W. RAILWAY

*5488. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some vacancies of Clerks were advertised by the Headquarters office of P.W. Railway and last date for receipt of applications was lst June 1962 ;

(*b*) whether it is a fact that a large number of candidates submitted applications on prescribed forms ;

(*c*) whether it is a fact that without considering the said applications all the vacancies were filled in on temporary basis, if so, reasons therefor ;

(*d*) whether it is also a fact that persons recruited temporarily belong to one Zone only ;

(*e*) the number of appointments made by the Headquarters office temporarily or on regular basis separately since lst June 1962 indicating the region and domicile of each candidate ;

(*f*) whether it is a fact that due representation has not been given to all the zones in making the appointments mentioned in (*e*) above, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, this question would be answered on the next turn.

RECRUITMENT TO CLASS III AND IV SERVICES IN THE MUGHALPURA WORKSHOPS AND OTHER ATTACHED OFFICES OF P. W. R.

*5489. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided that recruitment to attached and other offices whose jurisdiction extend to whole of West Pakistan should be made from different Regions on population basis ;

(*b*) whether it is a fact that Mughalpura Workshops is one of such offices ;

(*c*) whether it is a fact that recruitment to Class III posts in the Mughalpura Works-hops and other attached office is being made from Lahore Division and to Class IV post in the said offices from Lahore District only ; if so, reasons thereof ;

(*d*) the number of candidates recruited to Class III and IV service in the Mughalpura Workshops from 1962 along with the number amongst them belonging to smaller units ;

(*e*) whether it is a fact that the number of the employees in the said workshops belonging to Tribal Areas, former Baluchistan, Sindh, Khairpur and Peshawar Division is not proportionate to the number of the employees belonging to other units ; if so, the steps Government intend to take to remedy the situation ?

Parliamentary Secretary (Sarder Muhammad Ashraf Khan) : Sir, this question would be answered on the next turn.

QUESTION OF PRIVILEGE

Re : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 5135

Mr. Speaker : Now we take up the question of privilege sought to be raised by Mr. Hamza. The member may ask for leave to raise his question.

Mr. Hamza : (Lyallpur VI) : Sir I beg leave to raise a question involving a breach of privilege of the Assembly as well as the honourable Members of this august House caused by the incorrect answer given on the floor of this House to my starred question No. 5135 on 31-12-63. The nature of breach of privilege on this account has become very serious as in spite of the repeated protests on the part of the honourable Members on both sides of this august House, the Government has become habituated to give incorrect answers merely to avoid criticism and has thereby defeated the very purpose of the valuable rights of the Members to ask questions.

Mr. Speaker : Would the Member like to make a short statement ?
Mr. Hamza : Yes Sir.

جناب سپیکر ۔ سوال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کا صحیح جواب ہمیں دیا جائے تاکہ صحیح صورت حال اس ایوان کے سامنے آئے لیکن اگر غلط جوابات دئیے جائیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ غلط جوابات سے غلط نتائج اخذ کئے جائیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ کل کے جواب کے مطابق جب سے پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس نافذ ہوا ہے کسی اخبار، روزنامہ یا ہفتہ وار یا Periodical کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ اس سے جناب وزیر متعلقہ نے وقتی طور پر تو بڑی تعریف کروائی لیکن حقیقت یہ

کہ جب سے پریس آرڈیننس کا نفاذ کیا گیا پریس کی آزادی سلب ہوگئی پریس والوں سے آج تک گورنمنٹ مطالبہ کرتی رہی ہے . . . (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please first make out your case that the answer was incorrect.

مسٹر حمزہ - میں جناب سپیکر عرض کرتا ہوں کہ پریس والوں سے گورنمنٹ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ضابطہ اخلاق مقرر کریں لیکن گورنمنٹ بذات خود ایسی چیزوں پر عمل کرنے کا خیال ہی نہیں رکھتی - میرا سوال یہ تھا :—

"Will the Minister of Information be pleased to state the names of the Dailies, Periodicals and the Printing Presses against which Government have taken action under the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963, along with the nature of the allegations levelled against each of them ?"

اور جناب نے جواب یہ دیا تھا :—

"No action has, so far, been taken against any Daily, Periodical or Printing Press under the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963."

میں نے آپ کے سامنے وہ نوٹس پیش کیا ہے جو کہ گورنمنٹ کی طرف سے ماہنامہ ترجمان‌القرآن کو جاری کیا گیا - میں وزیر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ہفتہ وار "ٹمبر" جو کہ لائیلپور سے شائع ہوتا ہے اس کو بھی اس قانون کے تحت نوٹس دیا گیا ہے - اور پریس سے ۴۰ ہزار اور ہفتہ وار اخبار سے ۱۰ ہزار کی ضمانت طلب کرنے کا Shw Cause Notice جاری کیا گیا ہے - نوٹس میں یہ فرماتے ہیں :

"Whereas the Monthly "Tarjaman-ul-Quran" of Lahore in its issue of October, 1963, published an article captioned "ایران میں دین اور لادینی کی کش مکش" which contained matter likely to prejudice the maintenance of friendly relations between the Government of Pakistan and the Government of Iran and actionable under Clause (1) of Sub-section 1 of Section 24 read with Section 27 of the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963 you are directed to show cause within seven days of the issue of this notice why action should not be taken against your paper and the declaration of your paper not suspended and a security of Rs. 10,000/- not demanded from you."

Mr. Speaker : will Mr. Hamza say whether this Show Cause Notice is an action as asked by him in his question ?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - شو کاز نوٹس پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کے تحت جاری کیا گیا ہے اور گورنمنٹ پر لازم تھا کہ وہ ہمیں یہ بتاتی کہ آج تک کتنے اخبارات کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - شو کاز نوٹس میں لکھا ہے کہ ایکشن کیوں نہ لیا جائے -

مسٹر حمزہ - یہ کافی ایکشن ہے -

Mr. Speaker : What is interpretation of the member ? I want to know that

مسٹر حمزہ - فرق محض یہ ہے کہ پہلے تو ننگی تلوار سر پر لٹک رہی تھی اب شاہ رگ پر رکھ دی گئی ہے گو ابھی تک چلائی نہیں گئی - یہ ایکشن کا بین ثبوت ہے - ہمارے سامنے روزمرہ قوانین پیش ہوتے رہے ہیں جن میں جرم کی کوشش کرنا ہی جرم کا کافی ثبوت تصور کیا جاتا ہے - اس لئے نوٹس جاری کرنا ان کے خلاف Acute ایکشن ہی تصور کیا جائے گا -

Minister of Law. (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir I need hardly say anything on this question. The Chair has already pointed out to the member, and the issuance of a show cause notice under the press and Publications Ordinance of 1963 is by no means, and by no stretch of imagination can it be said to be an action which has been taken under the Ordinance. Action always involves some penalty following. At the present moment all that has been done is that a show cause notice has been issued, which itself indicates "state the reasons, give explanation, if any, you have, why some action need not be taken or why action should not be taken."

Mr. Speaker : I think the minister admits the issuance of a show cause notice.

Minister of Law :- Issuing of the show cause notices to these two papers is admitted. But my respectful submission is that the action to be taken under the Press & Publications Ordinance,which action will be the final action as envisaged by the law and a penalty on which would follow, has not yet been taken. The member, I had thought, had brought something new for the information of this House, but it appears that no final action has been taken against these two papers, for whom the member has raised this question of privilege. If it had been asked whether any show cause notice had been issued against those papers, obviously the reply would have been in the affirmative. But here the question is whether any action has been taken, which will envisage the final action taken and penalty, if any, imposed. My respectful submission is that no action has so far been taken.

Mr. Speaker :- If the Minister had mentioned the fact of issuing of a show cause notice in the answer to his question, there would have been no

misgiving and no cause for raising this privilege motion.

Minister of Law :- I would admit that if that had been added, probably there would have been no misunderstanding. My respectful submission is that there is no deliberate denial of the fact which according to my friend exists. There is nothing deliberate in it. No final action has been taken. I admit that if that had been clarified, probably there would have been nothing for the member to raise his privilege motion about.

Mr. Speaker : This is what I wanted to point out to the Law Minister.

Minister of Law : My submission is that we are not here imagine and divine what a member has in his mind and then sit here to say that this may also be the implication of the member's question and answer to that. But if you order that we should think all possible things that a member may have in this mind, although it may not be explicitly mentioned in the question, we will abide by the order of the Chair.

Mr. Speaker : I think, complete answers should be given to questions so that there is no misgiving in future.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - میں بھی اسی موضوع کی جانب اشارہ کرنا چاہتا ہوں جسے آپ نے نہایت واضح اور فاضلانہ انداز میں اس ایوان میں پیش کیا ہے - ہر سوال کو سیکھنے پڑھنے کے بعد اس کے سارے پہلوؤں پر غور کرنا چاہئے اور پورا پورا جواب دینا چاہئے - ادھورا جواب بذات خود نہصرف غلط فہمی پیدا کرتا ہے - بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جواب درست نہیں یا غلط جواب دیا گیا ہے - مثال کے طور پر جس امر کو acts of commission and ommission کہتے ہیں اگر ommission بھی ہو تو بھی اسی زد میں آ جاتا ہے جس میں commission آتا ہے - یعنی بالکل دیدہ دانستہ اگر وزیر صاحب غلط جواب دے دیتے تو بھی اس جواب پر انہیں الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے جو اس وقت ہوا ہے - جس طرح کہ جواب کے ایک حصہ کو حذف کرنے پر حالانکہ جس سوال کا جواب نہ دینا ہو یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا میرے محترم وزیر صاحب نے لفظ action کے قانونی معنی صفائی پر اپنی بحث میں زور دیا ہے مجھے بہت حد تک ان سے اتفاق ہے کیونکہ اس کے اندر لکھا ہوا ہے :

SECTION 27

".....Provided that no action under this section shall be taken without affording to the publisher an opportunity of being heard."

لیکن یہ غلط فہمی کسی صورت میں بھی پیدا نہ ہوتی اگر یہ کہا جاتا کہ اس کو یہاں تک استعمال کیا گیا ہے اور اس قانون کی رو سے بعض اخباروں کے نام شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں کیونکہ انہوں نے قابل اعتراض خبریں یا مواد شائع کیا تھا ۔ میں یہ درخواست کروں گا جیسا کہ آپ نے واضح طور پر اس ایوان میں ارشاد فرما دیا کہ محترم وزیر صاحبان کوشش کیا کریں کہ سوالات کا پورا پورا جواب دیا کریں اور ایسا ضروری حصہ حذف نہ کر دیا کریں ۔ ورنہ پرولیج موشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اسی سوال کے جواب میں اگر یہ کہہ دیتے کہ دو تین یا چھ شو کاز نوٹس جاری ہوئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ میں مختصراً عرض کروں گا ۔ جناب وزیر قانون صاحب نے جن کو ان کی قابلیت کی بنا پر Tom, Dick and Harry تصور نہیں کیا جا سکتا بذات خود یہ فرمایا ہے کہ فائینل ایکشن نہیں لیا گیا ۔ ان الفاظ کو انہوں نے متعدد بار دہرایا ہے ۔ ان الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایکشن لیا گیا ہے حالانکہ یہ فائنل ایکشن نہیں ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایکشن لیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے اپنے سوال میں ان سے دریافت کیا تھا ۔

Alongwith the nature of the allegations levelled against each one of them.

حقیقت یہ ہے کہ اگر ان کا مقصد اور منشاء یہی ہوتا تو وہ لازماً اسمبلی کو جو کچھ بھی اس ضمن میں کیا جا چکا تھا اس سے مطلع رکھتے ۔ محترم وزیر قانون صاحب فنی باریکیوں اور قانونی موشگافیوں کو خوب جانتے ہیں انہیں لازمی طور پر اس چیز کا علم ہوگا کہ اس سوال کا جواب کیا ہونا چاہئے ۔ لیکن یہ دیدہ دانستہ ہمارے سوالات کا صحیح جواب نہیں دیتے اور اس طرح اس ایوان کو پریس کے خلاف حال ہی میں نافذ کئے گئے خطرناک قانون کے تحت جو کارروائی کی جا رہی ہے سے مطلع رکھنے سے گریز کیا ہے ۔

Mr. Speaker : In the Show Cause Notice itself it has been demanded that the publisher is directed to show cause within seven days of the issue of the notice why action should not be taken against his paper and de-

laration of his paper not suspended and a security of rupees ten thousand not demanded from him. The taking of any action and calling upon any publisher to show cause why action should not be taken against him are two separate things. As such no privilege has been breached in this connection.

But I may point out that the answer to this question was incomplete and complete answers should be given to the questions in future.

The motion is ruled out of order.

ADJOURNMENT MOTIONS

REPRESSIVE MEASURES AGAINST MUSSALMANS OF KASHMIR

Mr. Speaker : Haji Mir. Muhammad Bux Talpur wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definitematter of recent and urgent public importance, namely, the wave of great resentment and anger caused among the people of this Province by the firing on and other repressive measures taken against the Mussalmans of Kashmir who are protesting against the theft of Holy Prophet's hair from Hazrat Bal Shrine in Srinagar.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon); Opposed.

Although not I alone but the entire Muslim world will be in sympathy and join hands wholeheartedly in the resentment which undoubtedly is there on account of this diabolical act on the part of ruffians there but so far as the admissibility of the motion is concerned, my submission is that an adjournment motion calls for the attention of the Government in respect of or with regard to certain acts which are acts of omission or commission on the part of that Government or its subordinates. As far as the context of the motion is concerned nothing has been said against the Government, much less the Provincial Government and, therefore, the Provincial Government does not come into the picture. All that could possibly be said at this stage is that this Assembly on an appropriate occassion and on an oppropriate motion debate this issue and pass a resolution expressing not only its resentment but all that could possibly be said against this act. But a matter with which the Provincial Government is not at all concerned, and is not at fault, cannot form the subject of an adjournment motion. I would, therefore, request that this motion may be ruled out of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق مولانا غلام غوث ہزاروی نے آج ایک قرار داد پیش کی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر — اس کے متعلق کوئی قرار داد نہیں ہے ۔

وزیر زراعت — جناب والا ۔ اس کے لئے اگر قرار داد آ جائے تو اس پر بحث کر لیں ہم اس کا خیر مقدم کریں گے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور (تھرپارکر ۔ ۴) — جناب والا ۔ میں اس کے متعلق دو منٹ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ میرا اس

ایڈ جرنمنٹ موشن لانے کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے احساسات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہیں کہ ہم اس وقت تک مسلمان نہیں ہیں جب تک ہم آنحضرتؐ کو اپنی جان و مال اور اولاد سے زیادہ عزیز نہ سمجھیں ۔ اور یہ ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک جو ایک سازش کی وجہ سے چوری ہوا ہے ۔ اور اسی لئے ہمارے مغربی پاکستان کے مسلمانوں میں ایک ہیجان و اضطراب پیدا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اور ان کے احساسات ظاہر کرنے کے لئے میں ۔ یہ ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کی ہے ۔ جہاں تک اس کی admissibility کا تعلق ہے رولز آف پروسیجر میں لکھا ہوا ہے کہ ہر وہ موضوع جس پر اسمبلی میں ریزولیوشن آ سکتا ہے اس پر ایڈ جرنمنٹ موشن بھی آ سکتی ہے ۔ ہم اسی اسمبلی میں کشمیر کے مسئلے پر اور فارن پالیسی کے متعلق بھی بحث کرچکے ہیں اس پر ہماری گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے ۔ جناب والا ۔ ٹیکنیکل باتوں پر نہیں اڑنا چاہئے ۔ دیکھنا یہ چاہئے کہ ہمارے ملک اور سنٹرل گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ۔ ریڈیو اور اخبارات میں کیا خبریں آئی ہیں ۔ میں اس کو اس شرط پر واپس لے سکتا ہوں کہ آپ لوگوں کو یہ اعتراض نہ ہو کہ ہم بھی ایک اور تحریک پیش کر دیں ۔ اگر آپ کو اعتراض نہیں ہے تو میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

Begum Jehan Ara Shahnawaz (Lahore-Multan Division) Sir, I have to deal with the Principle underlying the objection and I must have a few minutes. Sir, I am afraid, I cannot allow this question to go without throwing some light on what many members on this side of the House feel about it. The objection taken by the Minister of Law Specially at the tail end of his speech cuts across the very principle of federation, that a Unit of a Federation cannot touch the important questions of national and international situations is something which is unheard of. Your honour has already given the ruling that we, as a Provincial Assembly, as a Unit of the Federation of Pakistan, cannot touch the questions of either constitutional nature or of foreign policy. Today, Sir, if this objection of the Minister of Law is accepted by the House, we cannot even discuss, on the floor of this House, questions regarding Islamic religious sentiments as well, of international importance. The idea of a Unit or the Legislature of a Unit, discussing such questions of importance, always is that the Unit's resentment or Unit's sentiments be conveyed to the Central Government. If that very right and that very privilege is also to be taken away, then why have a Parliament at all, I for one would

not like to sit in a parliament of this type for it would then become a District Board or a Municipal Committee. Units always allowed to discuss such questions bring forward their in order to place their views about them before the Centre. Why then spend so much money of the public exchquer and have a legislature of the type in which these things cannot be touched & discussed. There are federations all over the world. Even in this very Federation and even in the Federation of United India which was established since 1935 debates of this type have taken place in all legislatures of different. You can look up the debates I see that we have thrash ed out national and international matters of importance and our opinieonshave always been conveyed to the Central Government. Even the pr sent constitution does not debar us from discussing questions of national and international importance and the ruling that you have giv en is some thing contrary to the basic principles of a Federation. Therefore, today I would like to draw your kind attention to this important basic principle and request that on this question at least, which is a question of religious sentiments, no such ruling be given with regard to what the Minister of Law said at the tail end of his speech that we cannot discuss this question

مولانا غلام غوث (هزاره - م) - جناب صدر - کشمیر کا یہ واقعہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے - یہ تو ایک بین‌الاقوامی واقعہ بن چکا ہے - اور اگر کوئی تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے تو وہ بھی عنقریب پوری ہو جائے گی - مسلمانوں میں بڑا اشتعال پایا جاتا ہے - اس کی ٹیکنیکل پوزیشن یہ ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ابھی تک اس سلسلے میں کوئی احتجاج نہیں کیا - اس لئے اس معاملے پر بحث کر لی جائے تو بہتر ہوگا - یہ اتنا بڑا واقعہ ہے جس سے کروڑوں مسلمانوں کو دلی طور پر تکلیف ہوئی ہے - اس سے صرف کشمیری مسلمانوں کا ہی تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا تعلق ہے - اس معاملے میں صوبائی حکومت ابھی تک خاموش رہی ہے - اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس پر بحث کر لی جائے -

میاں محمد یاسین خاں وٹو - (منٹگمری - م) جناب والا - جہاں تک کشمیر کے مسلمانوں کا تعلق ہے ہماری تمام تر ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں - جہاں تک عوام اور اس ایوان کے معزز ممبران اور ساتھ ہی ہر حکومت خواہ وہ صوبائی ہو یا مرکزی کا تعلق ہے - ان سب کی ہمدردیاں کشمیری عوام کے ساتھ ہیں -

جناب والا - جو بات جناب وزیر قانون نے کہی ہے میں اس کی تائید کے لئے اس لئے اٹھا ہوں کہ اگر ہم تحریک التوا کو بحیثیت تحریک التوا

Discuss کریں گے تو وہ ایک ایسی بحث ہوگی جس سے ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکیں گے ۔ دراصل وہ ایک بے اثر بحث ہوگی ۔ اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اس پر ایک قرار داد کی صورت میں اس معزز ایوان میں متفقہ طور پر ہم اپنے خیالات کا اظہار کریں تاکہ وہ زیادہ مؤثر ہو ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو مقصد مولانا صاحب اور حزب اختلاف کے ممبران کا ہے ۔ وہی منشا ہمارا بھی ہے ۔ لیکن بات صرف یہ ہے کہ جس طریقے سے ہم اپنی بات زیادہ مؤثر طریقے سے بیان کر سکیں ۔ ہمیں اسی طریقے سے اظہار خیال کرنا چاہیئے اور وہ طریقہ قرار داد کا ہے ۔ تحریک التوا کا نہیں ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں اپنی طرف سے ایک قرار داد draft کر رہا ہوں ۔ چند منٹوں میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔

میر نبی بخش خاں زہری ۔ (کوئٹہ و چاغی) جناب سپیکر ۔ یہ مسئلہ کشمیر کے مسئلے کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے ۔ کیونکہ اس کے ساتھ سارے مسلمانوں کا تعلق ہے ۔ مجھے اپنے دوست مسٹر یاسین وٹو صاحب سے بالکل اتفاق نہیں ۔ اور وزیر قانون صاحب کا یہ کہنا کہ تحریک التوا کا کوئی اثر نہیں ہوگا اور ہماری بحث رائیگاں جائے گی ۔ مجھے اس سے بھی اتفاق نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ تحریک التوا ریزولیشن پاس کرنے کے مقابلے میں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے ۔ میں میر محمد بخش تالپور کی اس تحریک التوا کی تائید کرتا ہوں ۔ اب اس ہاؤس کو چاہیے کہ اس پر پوری طرح بحث کرے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ابھی تک اس مسئلے پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت ہمیں واضح طور پر بتائے کہ اس نے مرکزی حکومت سے کوئی سفارش کی ہے ؟ اور اگر کی ہے تو ہمارے جذبات کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے ۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے تحریک التوا پیش کرنے

والے معزز رکن میرا مقصد نہیں سمجھ سکے ۔ اور اسی طرح محترمہ بیگم صاحبہ کو بھی غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میرا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ یہ مسئلہ اہم نہیں ۔ یا ہم اس پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اسی مسئلے کو ہم تحریک التوا کے بجائے قرار داد کی صورت میں لائیں اور بے شک اسمبلی کے سارے اجلاس میں اس پر بحث کرتے رہیں ۔ تب بھی ہم سمجھیں گے کہ بحث میں کمی رہ گئی ہے ۔

جناب والا ۔ در اصل میرا مقصد یہ تھا کہ جہاں تک Rules اور Regulation کا تعلق ہے وہ بھی ہمارے لئے اور تمام ممبران کے لئے قابل احترام ہیں اور ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیئے ۔ میرا تو محض ایک ٹیکنیکل اعتراض تھا ۔ یعنی یہ کہ اس مسئلے کو Adjournment Motion کے ذریعے پیش نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن جیسا کہ ابھی معزز ممبر میاں محمد یاسین صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ایک ریزولیوشن دے رہے ہیں ۔ جب وہ پیش ہو جائے تو میں فوری طور پر ماننے کیلئے تیار ہوں کہ اس پر بحث شروع کی جائے اور اس پر ایک دن ہی نہیں بلکہ اس اسمبلی کا زیادہ سے زیادہ وقت اس بحث پر صرف کیا جائے۔ اور جو کچھ بھی کسی کے دل میں ہو ۔ وہ اس کا اظہار کرے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ (سیالکوٹ ۔ ۱) جناب والا ۔ مجھے محترم وزیر قانون سے پورا اتفاق ہے ۔ اگر ہم اس موضوع پر کسی ایسے طریقے سے بحث کر سکتے ہیں کہ ہمارے قواعد و ضوابط پر بھی حرف نہ آئے اور ہمارا مقصد بھی پورا ہو جائے تو وہ طریقہ یقیناً بہتر ہوگا ۔ اس کیلئے ایسا ہی طریق کار ہونا چاہیئے جو مؤثر بھی ہو اور جس سے ہمارے قواعد و ضوابط کو بھی ٹھیس نہ پہنچے ۔ بہرحال اس ایوان میں کوئی غلط مثال قائم نہ ہونی چاہئے ۔ اگر کوئی صاحب اس مسئلے کے متعلق کوئی ریزولیوشن دینا چاہتے ہیں تو وہ دے دیں تاکہ ہاؤس اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ یہ طریقہ بہتر بھی ہے اور مؤثر بھی ۔ چنانچہ اس ایوان کے سب ممبران اس قرار داد پر اظہار خیال کر سکیں گے اور اس

کیلئے یہی صورت حال موزوں ہوگی ۔ ورنہ التوائے کار کی تحریک سے تو ہم کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکیں گے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ On a Point of Order Sir.

صدر محترم ۔ شاید محترم وزیر قانون اپنی تقریر کے آخری الفاظ بھول گئے ۔ جن کی وجہ سے مجھے تقریر کرنا پڑی ۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اس معاملے کا صوبائی حکومت سے کسی طرح کا بھی کوئی تعلق نہیں ۔ وہ اپنے ان الفاظ پر دوبارہ غور فرمائیں ۔ میں نے اپنی تقریر میں عرض کیا تھا . . . .

مسٹر سپیکر ۔ محترمہ آپ تشریف رکھیں ۔ اس موضوع پر دو قرار دادوں کا نوٹس موصول ہؤا ہے ۔ ایک میر محمد بخش تالپور صاحب کی طرف سے ہے اور دوسرا علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب کی طرف سے ۔

مسٹر علی گوہر کھوڑو ۔ جناب والا ۔ میری تجویز یہ ہے کہ چند منٹ کیلئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر دی جائے اور اکٹھے ہو کر ایک Uniform ۔ مناسب اور بہترین قسم کا ریزولیوشن بنا کر اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے تو بہتر ہوگا ورنہ یہ مسئلہ ایسے ہی رہ جائے گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ معقول تجویز ہے ۔ اور پانچ سات منٹ میں یہ کام ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک Sense of the House کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس اس مسئلے کو ایک ریزولیوشن کی شکل میں Discuss کرنا چاہتا ہے ۔ اور اس میں حکومت کو بھی کوئی اعتراض نہیں ۔ تو کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ ہاؤس اس پر کب بحث کرنا چاہتا ہے ؟

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ صدر محترم ۔ میرا خیال ہے کہ تین چار ممبر مل کر بیٹھ جائیں اور اس قرار داد کا مسودہ تیار کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ قرار داد جلدی میں تیار کی گئی ہے اور یہ بہتر ہے کہ اس کو اچھی شکل دے کر کل اسی پر بحث کر لیں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : As you please Sir.

Mr. Speaker : Yes, we will take up this motion tomorrow. Is Mr. Talpur pressing the adjournment motion or withdrawing it ?

میر حاجی محمد بخش تالپور - جب یہ یقین دلایا گیا ہے کہ اس پر کل بحث کی جائے گی اور میری کل کی قرار داد مان لی گئی ہے اس لئے میں اس تحریک التوا کو پیش نہیں کرنا چاہتا -

Mr. Speaker : Yes, the Motion is not pressed.

NON-UTILIZATION OF INDIGENOUS COAL BY INDUSTRIES AND RAILWAYS

Mr Speaker : Next adjournment motion is from Babu Muhammad Rafiq . He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unauthorised release of imported coal to kilns in Lahore and non-utilization of *indigenous* coal by industries and Railways which has adversely affected the coal market, mine owners and labour of Shahrigh and Mach as per telegram received yesterday the 30th December, 1963 from the General Secretary Pakistan mine owners Association Quetta.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I have requested the Member to meet me and I will clear this with him and if he has no objection he may either withdraw it today or this may be deferred till I have cleared with him, I will collect facts relating to this adjournment motion.

بابو محمد رفیق - میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کو ملتوی کر دیں - اتنے میں میں وزیر صاحب سے مل کر بات کر لوں گا -

Mr. Speaker : This adjournment motion will be taken up on Monday next.

RESOLUTION

Re : GREEK ATROCITIES ON TURKS IN CYPRUS

مسٹر سپیکر - مولانا غلام غوث صاحب نے ایک قرار داد دی ہے - انہوں نے لکھا ہے -

صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کا یہ ایوان جزیرہ قبرص میں ترکوں پر یونانیوں کے مظالم کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور مرکزی حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یو۔این۔او میں ترکی کے موقف کی حمایت کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر قبرص کے منصفانہ حل کے لئے یو۔این۔او میں

تحریک کرے اور ساتھ ہی برطانوی کامن ویلتھ کے رکن کی حیثیت سے برطانیہ کو بھی اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ قبرص میں ترکی حقوق کے متعلق امداد کرے۔

میرا خیال ہے کہ اس کو بھی اس کے ساتھ ہی Discuss کر لیں۔

May I know the view point of the Government ?

وزیر قانون ۔ ایسا ہی ایک موشن میجر عبدالمجید صاحب کا ہے۔

Mr. Speaker : He has withdrawn that.

Minister of Law : This may be taken up with the resolution and may be discussed tomorrow.

مسٹر سپیکر ۔ مولانا صاحب اس پر اب کل بحث کریں گے۔

Now we take up regular business.

POINT OF ORDER

Re. DIFFICULTY IN GETTING ANSWERS TO QUESTIONS

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ میں ایک سال سے یہ بات point out کر رہا ہوں کہ سوالات کے جواب ملنے میں ہمیں تکلیف ہوتی ہے اس کے متعلق کئی دفعہ point out کیا گیا ہے اور آپ نے ایک رولنگ بھی دیا تھا مگر اس کی پابندی نہیں ہوتی ۔ میں چاہتا ہوں کہ جس طرح ریلوے منسٹر صاحب سوالات کے جوابات باقاعدگی کے ساتھ دیتے ہیں اور وہ فہرست میں چھپتے ہیں اسی طرح باقی محکموں کے متعلق بھی جوابات فہرست میں دئے جائیں تاکہ ہم ان کے متعلق ضمنی سوالات پوچھ سکیں ۔

میں گذارش کروں گا کہ آپ کی رولنگ کے مطابق باقی محکموں کو بھی چاہئے کہ جوابات کے سلسلہ میں معزز ممبران کی تسلی کریں ۔ اور ایسا طریقہ اختیار کریں جس سے معزز ممبران ضمنی سوالات پوچھ سکیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) ۔ لوکل باڈیز کے متعلق بھی جوابات باقاعدگی سے دئے جا رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عباسی صاحب نے ہمارا تو کبھی شکریہ ادا نہیں کیا۔ محکمہ ریلوے کا شکریہ ادا کر دیا ہے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - آپ کے وزیر صاحب تو ایسے ہیں کہ اگر ہم زبانی بھی سوال پوچھیں گے تو جواب دے دیں گے -

Mr. Speaker : May I know from Malik Sahib as to what is the position of other Departments ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : What we do is that as soon as replies to questions are complete we pass them on to the Secretary Assembly and they are printed. Sometimes the information is received late and we don't want to detain those replies but we want to reply as early as possible. In that case I have directed my Secretary to place the replies an hour before the Assembly session Starts on the Table of the Member concerned. If I were to do as suggested by the Member it will involve an expenditure of several thousands of rupees to my Departments. Food, Agriculture, Electricity, Irrigation and all allied subjects ; and that would be very difficult. Then I have to adopt two courses. Either I will be postponing the reply till the next turn, meaning thereby that the very purpose of the member which he had in mind would be lost. Because if instead of giving the information on that very day I postpone it to the next turn naturally the reply would be delayed. So in order to facilitate them in putting supplementary questions I place the answers on their table. Every time I do like that. If a member insists that there should be a separate book compiled within twenty-four hours and placed on the table of every Member that would involve a huge expenditure and I may fail in my duty and I do not want to break my word if I give them. Therefore, I will be following the practice that I am following now or I will detain the answer if it has not been received well in time and on the next turn it would be printed.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - میرا سوال یہ نہیں - میں نے یہ نہیں کہا کہ کوئی غیرمعمولی ذرائع استعمال کرکے جوابات مہیا کئے جائیں - میری تو صرف یہ گذارش ہے کہ جس طرح محکمہ ریلوے اور لوکل باڈیز کے جوابات آتے ہیں اسی طرح سب محکموں کی طرف سے جوابات آئیں اور تمام ممبران کو ان کی ایک ایک نقل مل جائے تاکہ ضمنی سوالات پوچھے جا سکیں - اس وقت دوسرے معاملات پر لکھو کہا روپیہ خرچ ہو رہا ہے اگر تمام جوابات مہیا کئے جائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بہت بڑا بوجھ نہیں پڑے گا -

Minister of Agriculture : Other Departments cannot do that.

مسٹر سلطان محمد اعوان - وزیر ریلوے کی تو بڑی تعریف کی جا رہی ہے - لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری بینچ پر تو کبھی سوالات اور جوابات کی فہرست سپلائی نہیں ہوتی کیا ہم اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں - جو ہمیں فہرست سپلائی نہیں ہوتی -

مسٹر اجون خان جدون ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جس طرح ریلوے منسٹر صاحب سوالات کے جوابات cyclostyle کر کے سپلائی کرتے ھیں میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ باقی منسٹر صاحبان کی طرف سے کیوں انکار ھو رھا ھے ۔

Minister of Agriculture : The number of questions of the Railway Minister was about 27 or 28 while the number of questions, when my turn comes, goes up to about one hundred. For that matter I may be excused by the Members. I cannot do that.

خان اجون خان جدون—میں اس سلسلے میں وزیر صاحب سے عرض کرونگا کہ اگر اس کو وقت پر سیکرٹریٹ کو دیں تو خرچ چاھے سیکرٹریٹ کرے یا محکمہ کرے اس سے فرق تو نہیں پڑتا ۔

مسٹر سپیکر—جہاں تک سوالات کے جوابات کا تعلق ھے ۔ جو جوابات وقت پر یہاں پہنچ جاتے ھیں وہ چھپوا دیئے جاتے ھیں ۔ اس کے بعد جو سوالات رہ جاتے ھیں جن کے جوابات موصول نہیں ھوتے ان کے متعلق عرض یہ ھے کہ اگر منسٹر صاحبان ان کے جوابات چھپوا کر ممبر صاحبان کی میزوں پر پہنچا دیں ۔ تو یہ ان کا اپنا out book ھے ۔ جہاں تک سوال کرنے والے معزز ممبر کا تعلق ھے ۔ یہ اس کا خاص حق ھے کہ وہ اس کے متعلق ضمنی سوال کرے ۔ اور اس کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ ھر ایک ممبر کو سارے جوابات کی پوری کاپی مہیا کی جائے ۔

This is up to the Minister in charge and the Department concerned.

میاں محمد یاسین خان وٹو — جناب صدر ۔ سوالات کے بارے میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ اکثر دیکھا جاتا ھے کہ جب سیشن کافی دنوں تک جاری رھے ۔ تو بعد میں بہت معمولی سوالات رہ جاتے ھیں ۔ لیکن شروع شروع میں دیکھا گیا ھے کہ اتنے زیادہ سوالات ھوتے ھیں ۔ کہ ایک گھنٹے کے وقفے میں ختم نہیں ھوتے ۔ تو کیا یہ مناسب نہ ھوگا کہ سوالات کو سیکرٹریٹ اس طرح سے adjust کرے کہ . . . .

خواجہ محمد صفدر — رولز پاس کرا لیجئے ۔

Mr. Speaker : That we cannot do under the present rules.

میاں محمد یاسین خان وٹو ـ سیکرٹریٹ اپنی طرف سے یہ انتظام کرے اتنے سوالات ایک دن کے لئے رکھیں ۔ کہ ان سب کے جوابات دئیے جا سکیں ۔

Mr. Speaker : We can not with hold.

اور پھر یہ اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ کتنے سوالات dispose of ہوں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ـ اس کے لئے رولز پاس کرا لیجئے ۔

ORDINANCES

RESOLUTIONS REGARDING APPROVAL OF

The Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963. (*Resumption of discussion*)

Mr. Speaker: Now the House will resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963. Mr. Ali Gohar Khuhro was on his legs when the House rose for the day yesterday. Mr. Khuhro may please resume his speech.

مسٹر علی گوہر کھوڑو (لاڑکانہ ۔ ۲) صاحب صدر ۔ مجھے سب سے زیادہ اعتراض Basic Democracies ordinance کے سیکشن ۴ پر ہے ۔ اس میں یہ ہے ۔ کہ وائس چیئرمین یا چیئرمین Small Town Committees کے اتنے اہم عہدے نہیں ہیں کہ جس کے لئے Double Check لکھا جائے ۔ اس کو دو طرح سے محفوظ اور سلامت رکھنے کی کوشش کی جائے ۔ اس میں ان چیزوں کو دیکھا گیا ہے کہ دو تہائی کی اکثریت ہو ۔ اور دوسری طرف یہ ہے کہ اگر دو تہائی کی اکثریت حاصل نہ ہو سکے ۔ تو عدم اعتماد کی تحریک پاس نہیں ہو سکتی تو پھر چھ مہینے کے اندر اندر وہ تحریک نہیں لائی جا سکتی ۔ میری تجویز یہ ہے کہ اگر وائس چیئرمین کے خلاف ہر روز کسی تحریک کو روکنا مقصود تھا ۔ تو پھر اس کے لئے صرف ایک ہی eheck کافی تھا ۔ اس کے لئے دو checks نہیں ہونے چاہئیں ۔ اگر دو تہائی کی اکثریت کی شرط رکھنی تھی۔ تو پھر چھ مہینے کے وقت کی قید ہٹا دینی چاہئے تھی ۔ کیونکہ اگر دو تہائی کی اکثریت حاصل

نہ ہو سکے ، تو وہ کبھی بھی وہ تحریک نہ لائینگے ۔ اگر دو تہائی کی اکثریت کی شرط کو اڑا دیا جائے ۔ اور وہ تحریک Simple Majority سے فیل ہو جائے ۔ تو چھ مہینے تک وہ تحریک پیش نہیں کر سکتے ۔ اس عدم اعتماد کی تحریک کو روکنے کا مقصد حل ہو جائیگا ۔ ایک طرف تو ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جمہوریت کے حامی ہیں ۔ اور دوسری طرف جمہوریت کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ اور اس تحریک کو دو اطراف سے بچایا جاتا ہے ۔ نہ تو وزیر قانون نے اور نہ ہی بنیادی جمہوریتوں کے وزیر نے اس کا مقصد بتایا ہے ۔ انہوں نے صرف پرویژن پڑھ کر سنا دیں ۔ لیکن یہ وجوہات نہیں بتائیں کہ آرڈنینس کیوں پاس کیا گیا ۔

Minister of Basic Democracies : Sir I will reply to it.

Mr. Ali Gohar Khuhro : If you had clarified your position before, I would not have said this.

کلاز ۵ میں ڈسٹرکٹ کونسل کے لئے اور ڈسٹرکٹ کونسل کی تشکیل کے لئے . . . . اور جو ذریعہ آمدنی ہے ۔ وہ سب دیہات سے ہوتی ہے ۔ میونسپل کمیٹی سے ڈسٹرکٹ کونسل سے تو کوئی آمدنی نہیں ہوتی ۔ صرف وہ Land Revenue Assessment پر پانچ آنے فی روپیہ زمینداروں اور چھوٹے کاشتکاروں سے لیتے ہیں ۔ جس سے ساری ڈسٹرکٹ کونسل کا بجٹ بنتا ہے ۔ اگر آپ اس کی تشکیل دیکھیں ۔ تو پچاس فیصدی آفیشلز ہیں ۔ اور باقی پچاس فیصدی ممبران میں سے بھی زیادہ تر ممبران شہروں میں رہنے والے ہوتے ہیں۔ جن کو دیہات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا ۔ اور جو تین چوتھائی آدمی چیئرمینوں سے لئے گئے ہیں ۔ وہ بھی ڈپٹی کمشنر صاحب اپنی مرضی سے لیتے ہیں ۔ ساری ڈسٹرکٹ کونسل سے کوئی بنیادی جمہورتیوں کا نشان تک نہیں ہے ۔ ساری ڈسٹرکٹ کونسلوں میں جہاں ہمارے دیہاتوں کے پیسے اکھٹے ہوتے ہیں ۔ ان میں سے پچاس ساٹھ ہزار ، ایک لاکھ روپیہ ناچ گانے اور تفریح اور میلے لگا کر ضائع کئے جاتے ہیں ۔ اس ہاؤس میں یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ ہم جمہوریت کے حامی ہیں ۔ ہم آپ کو وائس چیئرمین دیتے ہیں . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔ میں درخواست کروں گا کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ گورنمنٹ پارٹی کے صرف بیس دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

راجہ محمد اشرف ۔ آپ کی طرف بھی تو کل آٹھ آدمی بیٹھے ہوئے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہماری کل تعداد دیکھئے ۔ پھر دیکھئے کہ یہ پورے ہیں یا نہیں ۔

Mr. Speaker : Let there be a count.

(count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(The quorum bells were rung)

The House is in quorum. Mr. Khuhro may proceed with his speech.

مسٹر علی گوہر کھوڑو ۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ جیسا کہ Municipalities میں کم از کم پچاس منتخب شدہ ممبران کی تعداد مقرر ہے ۔ کہ پبلک کے نمائندے جو وارڈز کمیٹی اور Municipalities میں لئے گئے ہیں ۔ کیا یہ ضروری نہ ہوگا ۔ کہ جو چیئرمین جو سارے ضلع کے یونین کونسلوں کے تھے ۔ ان کے ذریعے ممبران منتخب کر کے ڈسٹرکٹ کونسل میں بھیجتے ۔ لا منسٹر نے فرمایا ہے کہ نامزدگی اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ بڑے بڑے ڈاکٹر اور صحافی اور بڑے بڑے مدبر الیکشن میں ووٹ نہ ملنے کی وجہ سے رہ جاتے ہیں ۔ اس لئے ہم ان کے مشوروں سے محروم رہ جاتے ہیں ۔ جن کے مشوروں کی قوم کو بہت ضرورت ہے ۔ میں صاحب صدر ۔ آپ کو بتاؤں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں یہ حالت ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جو بڑے بڑے سیاستدان اور سائنس کے ماہرین لئے گئے ہیں ۔ سائنس تو درکنار ان کی کچھ علمیت ہی نہیں ہے ۔ یہ صرف اس لئے رکھے کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کی خوشامد کریں ۔ ان کو نامزد کر کے اپنی قوم کا پیسہ خرد برد کیا جائے ۔ ان کے پیسے کو ضائع کیا جائے ۔ وہ جو ڈپٹی کمشنر کے Nominees ہوتے ہیں اور اس کے پٹھو ہوتے ہیں ۔ اُن کے سامنے ان کی صدارت میں ان کو بولنے تک کی ہمت نہیں ہوتی ۔ یہ Practical چیز ہے ، یہ نکتہ چینی نہیں ہے ۔ یہاں جو ممبر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں وہ پارٹی سپرٹ

سے الگ ہو کر سوچیں کہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کی تشکیل صحیح ہے ۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ہم اس سے کیا اندازہ لگائیں ۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ آپ اس میں چاہے ایک وائس چیئرمین رکھیں یا دس چیئرمین رکھیں ۔ یہ ویسا کا ویسا ہی رہے گا ۔ اگر یہ ڈسٹرکٹ کونسل بنیادی جمہوریت پر ہوتی تو میں پھر مان لیتا کہ یہ جمہوریت کی طرف ایک قدم زیادہ لیا جا رہا ہے ۔ لیکن چونکہ آپ اس میں ایک وائس چیئرمین رکھ رہے ہیں تو یہ عوام کی آنکھوں میں مٹی ڈالنا ہے یا عوام کی آنکھوں میں سلیمانی سرمہ لگانا ہے آپ عوام کو اندھا نہ سمجھئے عوام ایسے اندھے نہیں ہیں ۔

دوسری چیز جناب سپیکر ۔ جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ کلاز ۶ ہے اس میں کیا کہا گیا ہے ۔ ہر ایک ممبر کے چھوٹے چھوٹے علاقے بنائے گئے ہیں ۔ اس کے ذریعے خاص آدمیوں کے لئے ایک خاص چیز پیدا کی جا رہی ہے اگر کوئی آدمی لاہور کے کسی محلہ میں رہتا ہے اور اس کے اپنی برادری کے دو سو ووٹرز ہیں تو وہ بلا کسی مصیبت کے اور بلا کسی مقابلے کے وہ لاہور کی ایک وارڈ کمیٹی کا ممبر بن جائے گا ۔ یہ صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ جو ان کے پٹھو ہیں یا جس کے لئے ان کی نگاہوں میں رحمتیں ہیں ان کے لئے چھوٹے چھوٹے حلقے کر کے ان کو بنیادی جمہوریت میں لانا چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ مارشل لا سے پہلے میونسپل ایکٹ میں صرف چھ سات وارڈ تھے اور ان میں چھ سات نمائندے ہوتے تھے اور جنرل الیکشن میں ایک ہی وارڈ کے سارے ووٹر ووٹ دے سکتے تھے اور ایک جوائنٹ سسٹم تھا ۔ ایسا نہیں کہ ایک آدمی Elect ہو جائے اور وہ صرف دو سو آدمیوں کی بہتری کے لئے اور اپنے مفاد کے لئے کوشش کرتا رہے اور دوسرے وارڈ کے آدمیوں کے لئے کچھ نہ کرے بلکہ ان کو خون کی نظروں سے دیکھتا رہے اور اپنے آدمیوں کو خوش کرتا رہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈیماکریسی کے پرنسپل کے خلاف ہے ۔

دوسرے آپ کا Electoral کالج جوائنٹ سسٹم پر ہے ۔

مسٹر سپیکر - کھوڑو صاحب کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ آپ اس آرڈیننس کی کس دفعہ پر بات کر رہے ہیں -

مسٹر علی گوہر کھوڑو - دفعہ ۱۷ پر بات کر رہا ہوں -

"17. Wards-For the purposes of election to a Union Council or to a Town or Union Committee, the Union or Town shall be divided into as many "territorial" units, to be called Wards, as the number of members required to be elected.....

تو جناب چھوٹے حلقے بننے سے اقلیتوں کو نقصان ہوگا - ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ اس میں Religion کا کوئی Basis نہیں ہوگا - اس میں شیڈول کا سٹ اس میں ہندو یا اور کوئی مذہب سے تعلق رکھنے والے سب مسلمانوں کی لسٹ میں درج ہیں اور ہم اس میں کوئی امتیاز نہیں رکھتے لیکن کبھی آپ نے یہ بھی سوچا کہ آپ دوسری طرف ان کے حق چھین رہے ہیں - میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ خود مسلمانوں کے لئے بھی یہاں .....

نواب زادہ غلام قاسم خاں - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کھوڑو صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں اور جو کچھ وہ آرڈیننس پر بول رہے ہیں وہ کانسٹی ٹیوشن میں دیا ہوا ہے اور اسی پر آرڈیننس Base کیا گیا ہے تو وہ جو کچھ تجاویز کر رہے ہیں وہ کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے -

Mr. Speaker : That may be against the Constitution but if he is criticising a particular Section of the Ordinance he is justified to do it.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : But the Governor has promulgated this Ordinance in accordance with the Constitution.

Mr. Speaker : The member is not reffering to the Constitution. He is reffering to a particular Section of the Ordinance.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : But that has been promulgated under the Constitution.

Mr. Speaker : He is not criticising the Constitution itself. He is not saying whether Constitution is good or bad.

The member's point of order is ruled out.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - یہ تو سیدھی سادی بات ہے کہ چھوٹے

چھوٹے حلقے بننے سے جو لسٹ بنے گی اس میں میناریٹی کمیونٹی کے ۱۵ - ۲۰ - ۳۰ - ۴۰ ووٹ ہوں گے اور ۳۰ - ۴۰ - اور یہ ۳۰ - ۴۰ - الیکشن میں کامیاب ہو کر نہیں آئیں گے - ایک طرف تو آپ یہ کہتے ہیں کہ لسٹ Religious Basis پر نہیں بنا رہے ہیں اور دوسری طرف چھوٹے حلقے کر کے اس کو ختم کر رہے ہیں - میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ میناریٹی کمیونٹی کے جو نمائندے ابھی دکھائی دے رہے ہیں وہ اگلے الیکشن میں نہیں آئیں گے - میناریٹی کمیونٹی کے لاہور میونسپل کارپوریشن میں کئی نمائندے ہیں لیکن وہ اگلے الیکشن میں نہیں آئیں گے - اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے حلقے بنانے کے بعد آپ Puppet لانا چاہتے ہیں جس کی مخالفت ہو رہی ہے جس کے لئے آپ ببانگ دہل کہتے ہیں کہ ہم عوامی حکومت چاہتے ہیں اور ہم عوام کے آدمی ہیں تو میں کہتا ہوں کہ جتنے زیادہ آپ چھوٹے علاقے بنائیں گے تو اتنا ہی زیادہ خراب آدمیوں کو Approach کی جائے گی .

جناب سپیکر - اس آرڈیننس کے پاس ہونے سے بہت اہم باتیں پیدا ہو جائیں گی اور اس آرڈیننس میں ترمیم کی ضرورت ہے - لیکن ہم مجبور ہیں کہ ہم اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے یا اس کو ہم قبول کر لیں یا یہ ہاؤس اس کو رد کر دے - لیکن ہم چاہتے تھے اور ہمارا یہ فرض تھا کہ اس میں جو خامیاں گورنمنٹ کی طرف سے رہ گئی ہیں اور اس آرڈیننس میں جو نقص ہیں ہم گورنمنٹ کی توجہ دلائیں تاکہ یہ دوسرے آرڈیننس کی شکل میں جون کے سیشن میں لے آئیں -

چوہدری محمد ابراہیم - (سیالکوٹ - ۳) -

گاہے بہ غلط ہم سوئے مقصود نرفتم گویا رہ آوارگیم راہبرے داشت

کبھی بھول کر ہم نے سیدھی راہ اختیار نہیں کی معلوم ہوتا ہے کہ اس آوارگی کے لئے ہمارا کوئی رہنما بنا ہوا ہے - یہ آرڈیننس جو ہمارے سامنے لایا گیا ہے اس مقصد کے لئے ایک بل بھی لایا گیا تھا - بل میں اور اس آرڈیننس میں بہت تفاوت ہے معلوم یہ ہوتا ہے اور کہنا یہ چاہئے کہ جو پہلے دماغ تھے یا انہوں نے کچھ نہیں سوچا یا جو اب آرڈیننس لا رہے ہیں

انہوں نے نہیں سوچا اور میرے خیال میں دونوں گروہوں نے نہیں سوچا ۔ مثال کے طور پر جو پہلے بل تھا اس میں یہ کہا گیا تھا کہ

...After Article 16.

اس میں

"In Article 12 of the Order, for clause (5), the following new clause shall be inserted.

اور اس سے بھی پہلے آرٹیکل ۱۱ -

(5-A). The Chairman of a Union Council shall vacate office if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner by a two-third of the total number of non-official members Constitutionly in the Union Council."

ایک یونین کونسل میں دو قسم کے ممبر ہیں جنھیں نان آفیشل اور Appointed ممبر کہا جاتا ہے اور دوسرے Elected ممبر ہیں ۔ اس بل میں نان آفیشل کو یہ اختیار دیا گیا تھا یعنی جو Elected ممبر تھے وہ ۲ / ۳ میجاریٹی سے عدم اعتماد کی تحریک لا کر پاس کر سکتے تھے اور اب اس میں Appointed کو بھی شامل کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب نان آفیشل ممبر نہیں تھے Appointed ممبر تھے ۔ آفشیل ممبر تو بنے نہیں یونین کونسل میں ۔

چودھری محمد ابراہیم ۔ جو بل لایا گیا تھا اس میں نان آفیشل ممبر تھا جس سے یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ وہ منتخب شدہ ممبر ہے ۔ اب آرڈیننس جو ہمارے سامنے لایا گیا ہے اس میں

"The Chairman of a Union Council shall vacate office if a vote of no confidence is passed against him in the prescrided manner by a two-third majority of the total numbers of members of the Union Council.

گویا وہی بات کہ جمہوریت کا جو پہلے کچھ منہ ماتھا بن رہا تھا اس کو بالکل بگاڑ دیا گیا ہے ۔ یہ جو آفیشلز تھے ان کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے ۔ اس طرح سے اس کے بعد ٹاؤن اور یونین کمیٹیوں کے صدر ہیں کہ جن کا آرڈر اس کے متعلق یہ تھا ۔ اب جو بل پہلے سیشن میں لایا گیا تھا ۔

The Chairman of a Town Committee or a Union Committee shall vacate offie if a vote of no-confidence is passed agaist him in the prescribed manner by a two- third constituting of the total number of non-official members of the Town Committee or the Union Committee as the case may be"

یعنی اس میں بھی Elected Element تھا اس کو یہ حق دیا گیا تھا ۔
لیکن اب نئے آرڈیننس میں ٹوٹل ممبر کر دیا گیا ہے ۔

"The Chairman of a Town committee or a Union Committee shall vacate office if a vote of no- confidence is passed against him in the prescrided manner by a two-third majority of the total number of members of the Town Committee or the Union Committee as the case may be.

میں نہیں سمجھتا کہ اس آرڈیننس کی شکل میں جو قانون ہمارے سامنے لایا جا رہا ہے یہ اس پہلے بل میں کوئی ادنیٰ قسم کی اصلاح کرتا ہے ۔ اس سے تو وہ بدرجہا بہتر تھا جو بل کی شکل میں لایا گیا تھا اور سٹینڈنگ کمیٹی کے روبرو پیش کیا گیا تھا ۔ لیکن نامعلوم کیا اسباب ہیں جس کے تحت اس کو آرڈیننس میں لانے کی ضرورت درپیش آئی ۔ اس کے بعد جناب صدر ۔ جو Anamolies اس آرڈیننس میں ہیں وہ پیش کرتا ہوں ۔

On page 3 of the Ordinance it is said :—

"Every District Council shall, in the prescribed manner, elect one of its members other than an official member to be its Vice-Chairman.

اس میں وائس چیئر مین کے ایلیکشن کا انحصار تمام ممبروں پر رکھا گیا ہے اس کے بعد وائس چیئرمین کے متعلق سیکشن ۳ جو ہے ۔

The vice Chairman shall vocate office 7.

کیا پوری ڈسٹرکٹ کونسل وائس چیئرمین کو منتخب کرنے کے لئے اس میں حصہ لے گی لیکن جب اس کو علیحدہ کرنا ہوگا تو وہ

In subsection (3) it is said :

"A Vice-Chairman shall vacate office, if a vote of non-confidence is passed against him in the prescribed manner by two-thirds of the total number of members constituting the District Council other than official members.

یہاں آفیشل ممبر accept کر لیا گیا ہے تو کیا ایلیکٹ کرنے میں تمام آفیشلز اور نان آفیشلز سب کا حصہ ہے ؟ لیکن جب اس کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنی ہو تو پھر اس میں اس کو شامل نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب ۱۵ - اے میں آفیشل ممبر نکالا گیا ہے -

چودھری محمد ابراھیم - نہیں جناب اس میں ہے -

Every District Council shall elect one of its members other than an official member to be its Vice-Chairman.

مسٹر سپیکر - آفیشل ممبر کو نکال دیا ہے -

چودھری محمد ابراھیم - جو منتخب ہوگا اور جو اُمیدوار بن سکتا ہے وہ نان آفیشل ہوگا -

مسٹر سپیکر - آفیشلز ووٹ نہیں دیں گے -

چودھری محمد ابراھیم - اگر یہ بات ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں رہتا لیکن اس کے انتخاب میں سب کے ووٹ ہوں گے - آفیشلز اور نان آفیشلز کے - سب کے ووٹ ہوں گے - سب منتخب کریں گے -

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : His point is that officials can take part in it.

مسٹر عبدالرازق خاں - آفیشلز اس میں حصہ نہیں لے سکتے -

چودھری محمد ابراھیم - اگر یہ کر دیں تو یہ بڑی اچھی بات ہوگی -

Minister of Basic Democracies : There should be no dispute on the subject. I will explain the position. Officials will not participate in it.

چودھری محمد ابراھیم - اگر ایسا ہے تو آپ کو اس عبارت میں ترمیم کرنی پڑے گی - میرا مطلب ڈسٹرکٹ کونسل سے ہے جو کہ ایک اہم ادارہ ہے اس میں ضروری تو یہی تھا - اگر کوئی ترمیم لانی تھی تو اس کے آئین کو تبدیل کیا جاتا تاکہ وہ لوگ جو ٹیکس ادا کرتے ہیں ان کی آواز کو ان کے کاروبار میں دخل ہوتا - تو میں ان گذارشات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - (ہزارہ - ۲) - جناب سپیکر - اس میں شک نہیں کہ ہماری حکومت کا جمہوریت کی طرف یہ پہلا قدم ہے- جناب

سپیکر ۔ اس میں جو دو تہائی کی اکثریت ہے اس کو اس میں شامل کیا ہے ۔ اور اس سے مجھے اتفاق نہیں ۔ جمہوریت کی طرف قدم اٹھانا تھا تو بالکل معمولی میجارٹی سے تحریک عدم اعتماد ہو سکتا ہے ۔ یہ دو باتیں نہیں ہونی چاہئیں ۔ ایک طرف جمہوریت کا نعرہ ہے اور دوسری طرف ان کو محدود کر دیا گیا ہے اور جہاں تک وائس چیئرمینوں کا تعلق ہے ان کے پاس مصالحتی عدالتوں کے اختیارات نہیں ہیں لیکن یونین کونسل کے چیئرمینوں کے پاس کچھ مصالحتی عدالتوں اور مسلم فیملی لاز کے اختیارات ہیں ۔ اگر چیئرمینوں کے پاس یہ اختیارات ہیں اور وہ کسی ممبر کے خلاف کوئی کام کر دیں تو دوسرے دن ان کے خلاف تحریک عدم اعتماد ہو جائے گی ۔ جناب سپیکر ۔ میں حیران ہوں کہ وہ چیئرمین اپنے علاقے میں ان لوگوں کے ساتھ کیا انصاف کر سکے گا جہاں ان کو اس پر سوار کر دیا گیا ہے ۔ بہتر یہ تھا کہ اگر ہماری حکومت کو اپنے آئین پر چلنا ہے تو جیسے دو تہائی اکثریت صدر کے لیے ہے اور ساتھ یہ بھی رکھا ہے کہ اگر دو تہائی اکثریت بلکہ نصف حاصل نہ کر سکے گی تو وہ اپنی سیٹ خالی کر دے گا تو یہ سب چیز میری سمجھ میں نہیں آتی ۔ پہلا بل جو ہمارے سامنے آیا وہ کچھ اور تھا اور آرڈیننس کچھ اور تھا ۔ اور یہ تیسرا آرڈیننس آیا ہے یہ تو ہماری سمجھ سے بالا تر ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ تحصیل کونسل اور ڈسٹرکٹ کونسلوں میں سرکاری چیئرمین جو ہیں وہ عوامی نمائندوں کے سر پر ایک ننگی تلوار لٹکا دی گئی ہے نہ تو وہ ننگی تلوار کے سامنے اس علاقہ کی صحیح نمائندگی کر سکتا ہے کیونکہ ہمارے ڈی ۔ سی صاحبان جو ہیں وہ سی ۔ ایس ۔ پی کا ڈر سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ مغل شاہزادے اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے سامنے کوئی شخص اپنے علاقے میں صحیح نمائندگی کر سکے تاکہ ان کے سامنے گستاخی ہو ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر بنیادی جمہوریت سے ایک التماس کرتا ہوں کہ گو یہ ٹھیک ہے کہ یہ Approve ہو جائے گا لیکن اس کے بعد ایک بل لائیں جس میں یہ طریقہ ہو کہ سرکاری چیئرمین نہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ہوں اور نہ تحصیل کونسل کے ہوں کیونکہ ان کی موجودگی میں کوئی

بھی صحیح کام نہیں ہو سکتا ۔ دوسرا یہ ہے کہ جب تک یہ بل نہ آئے گا یہ آرڈیننس اتنا Defective ہے کہ اس کے ساتھ تمام ملک کا چلنا بہت مشکل ہوگا ۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ اس کو واپس لے لیں بہتر تو یہ ہوگا اگر واپس نہیں لیتے تو ایک ایسا بل لائیں تاکہ ہم لوگ اس میں اپنی مرضی کے مطابق ترمیم کر سکیں ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز (لاہور ۔ ملتان ڈویژن) ۔ صدر محترم ۔ سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقعہ دیا کہ میں بھی اس پر کچھ روشنی ڈالوں ۔ میں نے اس وقت آپ کی خدمت میں جو عرض کرنا ہے وہ صنف نازک کی نمائندگی کے متعلق ہے ۔ اس خاکسار کو یہ فخر حاصل ہے کہ تقریباً پانچ سال میں نے لاہور میونسپلٹی میں کام کیا ۔ جب لاہور کی کارپوریشن ایک میونسپل کمیٹی تھی تو اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ عورتیں جتنی ان اداروں میں بہت خدمت کر سکتی ہیں اس کا آپ کو اندازہ ہوا نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر عورتوں ہی کو بچوں اور گھروں کی رکھوالی کے معاملات سے سابقہ پڑتا ہے ۔ میں یہ عرض کروں گی کہ کل لا منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ممبروں کی نامزدگی جو رکھی گئی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ عورتوں کو نمائندگی دی جائے کیونکہ ان اداروں میں اس ایک ہزار ووٹ سے بہت کم عورتیں منتخب ہو کر آئیں گی ۔ ان کا یہ خیال بہت درست تھا ۔ چونکہ ۸۰ ہزار نمائندے جو منتخب ہو کر آئے ہیں اس میں صرف جہاں تک مجھے اعداد و شمار ملے ہیں وہ یہ ہیں کہ صرف ۳۵ عورتیں منتخب ہوئی ہیں اور اس میں ایک چیئرمین منتخب ہوئی ہے ۔ وہ بھی بڑے شہروں میں ہیں کسی اور جگہ نہیں ہیں ۔ اب میں اپنے قابل وزیر قانون سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں جن کی فہم و فراست کا مجھ پر بڑا اثر ہوا ہے انہوں نے نصف حصہ آبادی کی نمایاں نمائندگی کے متعلق کیا سوچا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ موجودہ آرڈیننس سے اس سوال کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ میں اسی کے متعلق عرض کر رہی ہوں۔ اس آرڈیننس میں بھی عورتوں کو نظر انداز کیا گیا ہے نمائندگی جا چکی ہے ۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ نامزدگی اسی لئے رکھی گئی ہے اب جب وہ جا چکی ہے یا جانے والی ہے ۔ تو کیا عورتوں کی نمایاں نمائندگی کے لئے بہتر نہ ہوگا کہ جیسے پراونشل اسمبلیز میں ہے ان کے لئے نشستیں مخصوص کی جائیں اور ان اداروں میں بھی نشستیں مخصوص کر کے عورتوں کی نمائندگی sure کی جائے ۔ انتخاب بیشک اسی طرح سے مخلوط ہوگا ، نشستیں مخصوص ہوں ۔ مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — (بہاول پور ۔ ۲) جناب صدر ۔ سب سے پہلے میں نہایت غیر معمولی انداز میں احتجاج کرتا ہوں کہ اس اہم اور دور رس نتائج کے حامل قانون کو آرڈیننس کی شکل میں اس ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے ۔ (ہیئر—ہیئر) صاحب صدر ۔ تقریباً سوا مہینہ ہو گیا ہے اس ہاؤس کو باقاعدہ قانون سازی کے کام سے محروم کر دیا ہے ۔ اس سوا مہینے میں ہمارا کام اتنا رہ گیا ہے کہ حکومت ہنگامی قانون لائے اور اپنی اکثریت کی بنیاد پر اس پر انگوٹھا ثبت کرائے اور اس کو ملک کے قانون کا جزو بنا دیا جائے ۔

جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب پچھلے سیشن میں یہ بل کی شکل میں لایا گیا تھا اس پر میں نے چند ترامیم دی تھیں وہ بروقت تھیں اور قانون کے مطابق تھیں ۔ چونکہ اس کو نظر انداز کر دیا ہے لیکن آج اس کی پوزیشن یہ نہیں ہے اور نہ ہم ترامیم پیش کر سکتے ہیں اس لئے اس کو آرڈیننس کی شکل میں لایا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ نہایت مختصر انداز میں جس قانون میں یہ تبدیلی اس وقت پیش کی جاری ہے دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ ملک اور اس ملک کے عوام کی جمہوری امنگوں اور آرزوؤں کے مطابق ہے ۔ (ہیئر—ہیئر) ہم سب جانتے ہیں کہ اکتوبر ۱۹۵۸ میں عوامی نمائندوں کے بنائے ہوئے ایک آئین ایک جمہوری آئین کو منسوخ کیا گیا ۔ اور لوگوں کی بلکہ دوسرے ملکوں کے عوام اور دوسرے ملکوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے

ایک سیاسی تصور ہمیں دیا گیا جس کا نام بنیادی جمہوریت ہے ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ترامیم کیا ان تصورات کے لئے مفید بھی ہیں یا نہیں اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ صرف اپنے ملک کے عوام کی آنکھوں نہیں بلکہ دوسرے ممالک کی آنکھوں میں بھی دھول جھونکنے کے لئے یہ تصور پیش کیا گیا ہے جس کا نام بنیادی جمہوریت رکھ لیا گیا ہے ۔ یعنی جس تصور سے جمہوریت کی بنیادیں اکھیڑی گئیں اسی کا نام بنیادی جمہوریت رکھا گیا ہے ۔

پھر صرف اس پر اکتفا نہیں کیا گیا اور ایک مفلوج قسم کا ۔ نہایت ہی بیکار ، غیر موثر ، غیر سیاسی اور غیرضروری جمہوری ادارے ان کو مزید ناکارہ بنانے کے لئے یہ کیا گیا ہے ۔ ایک وہ لوگ ہوں گے جو محلے والے ہوں گے جو دیہاتوں ، شہروں اور گلیوں میں ووٹ لے کر آئیں گے لیکن ایک وہ لوگ ہوں گے جو پولیس کے ، ایگزیکٹو کے ، انتظامیہ کے منظور نظر ہوں گے اور ان کو منتخب کیا جائے گا ، نامزد کیا جائیگا ۔ جیسا کہ لا منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ نامزدگی کا طریقہ اس لئے رکھا جائے گا کہ جو لوگ اچھے ہوں گے ، مفید ہوں گے ۔ اور انتخاب میں نہیں آ سکتے ان کو کسی نہ کسی طریقے سے نامزد کر دیا جائیگا ۔ میں آپ کے توسط سے اپنے محترم وزیر بنیادی جمہوریت سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ نامزد ارکان کی فہرستیں منگوا لیں اور یہ دیکھیں کہ کتنے شریف اور مفید لوگ نامزد کئے گئے ہیں ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) پھر جناب اس بنیادی جمہوریت کے اس نظام کو باقاعدہ ایک سرکاری پارٹی کی شکل دینے کے لئے جیسا کہ جناب والا ۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ انگریز کے اپنے سو سالہ نظام حکومت میں سرکاری پارٹی تھی جیسے سردار بہادر ، خان بہادر ، رائے ۔ سر ۔ نواب وغیرہ وغیرہ اس قسم کی اب ایک پارٹی بنانے کے لئے تمام فیوض و برکات کے دروازے ان پر کھول دیئے ہیں اور ان کو اختیارات وسیع سے وسیع دئیے گئے ہیں حالانکہ میں نہایت محتاط الفاظ میں گذارش کروں گا کہ اگر یہ نظام تجربہ کی پہلی منزل پر تھا چاہئے یہ تھا کہ یہ اختیارات نہایت آہستگی

سے تفویض کئے جاتے ، بلکہ ان اداروں کی افادیت کا جائزہ لے لیا جاتا اور یہ دیکھ لیا جاتا کہ کیا یہ لوگوں کی جمہوری آرزو کے مطابق یہ نظام پورا اترتا ہے اگر یہ اترتا ہے تو پھر ان کو اختیارات دیئے جاتے۔ اگر ہمارے وزرا کرام حقیقت پسندی سے حالات کا جائزہ لیں تو ان کو مجھ سے اختلاف نہ ہوگا کہ بنیادی جمہوریت کا نظام عوام کے اعتماد سے یکسر محروم ہے ۔ اب ایسے نظام میں تبدیلی لانے کے لئے ہمارے سامنے ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ میں آپ سے کہیں ناانصافی نہیں کرنا چاہتا۔ ہمارے ایسے چیئرمین جن کے خلاف عدم اعتماد کے لئے قانون میں کوئی گنجائش نہ ہو اور یہاں ایک عدم اعتماد کی پروویژن ان کے لئے پیدا کر دی جائے ۔ بہر حال یہ پہلی صورت حال سے دوسری صورت حال بہتر ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے جس چیز کو آپ دینا چاہتے ہیں اس سے جو ذہنی تکلیف ہمارے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس حکومت کے پاس نہ تو نظریات ہیں اور نہ تصورات کا کوئی کامل طریقہ اور اندازہ ان کے پاس موجود ہے ۔ اور نہ عمل کا طریقہ موجود ہے ۔ اگر ایک کرسی پر مسٹر عبدالقادر سنجرانی تشریف رکھتے ہوئے ایک بل لاتے ہیں اس کا انداز۔ اس کا رنگ ڈھنگ اور تاثر مختلف ہے اور اسی کرسی پر ہمارے دوسرے بزرگ مسٹر محمد خان تشریف رکھتے ہیں اور وہ بل کی بجائے آرڈیننس کی شکل میں آتا ہے ۔ تصورات بہت مختلف ہوتے ہیں حکومت وہی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے اندر جو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ دو تہائی اکثریت کے ساتھ ایک چیئرمین کو ہٹایا جا سکتا ہے ، یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے ۔ اور ہم سب جانتے ہیں کہ مرکزی حکومت اتنے وسیع اور وسیع تر اختیارات کے باوجود آئین میں ترمیم کے لیے صرف ایک ہی دفعہ دو تہائی اکثریت حاصل کر سکی ہے ۔ تو جب دو تہائی اکثریت اتنے وسیع اختیارات والے اور سرچشمہ اقتدار پاکستان کو بڑی مشکل سے میسر آ سکی ہے ۔ تو کیا ایک یونین کونسل کے چیئرمین کے خلاف دو تہائی اکثریت کے ساتھ عدم اعتماد کی قرار داد پاس کرنا کوئی آسان کام ہوگا ۔ سوال یہ نہیں کہ لوگ اس بات پر قناعت کر جائینگے کہ آپ نے قانون میں ترمیم کر

کے ان کو ایک حق دے دیا ہے ، بلکہ سوال تو یہ ہے کہ عملی طور پر اس کا فائدہ کیا ہوگا اور اس کی افادیت کا طول و عرض کیا ہوگا ۔

جناب والا ــ دنیا کا یہ ایک معروف اصول ہے کہ جو طریقہ کسی کے نصب کا ہوتا ہے ۔ وہی اس کے عزل کا ہوتا ہے ۔ جو طریق کار کسی کو کسی جگہ متعین کرنے کا ہوتا ہے ، وہی طریق کار اسے اس جگہ سے ہٹانے کا ہوتا ہے ۔ اور یہ واقعہ ایوان نے بھلایا نہ ہوگا کہ جس راستے سے مسٹر استو اور سنجرانی صاحب اس ایوان میں وزارت کے لئے تشریف لائے تھے ۔ اسی راستے سے وہ واپس تشریف لے گئے ۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے ۔

اب اگر کسی شخص نے چیئرمین بننا ہے تو اس کے لئے طریق کار یہی ہے کہ وہ صرف ایک ووٹ کی اکثریت سے اس منصب کو حاصل کر سکتا ہے ۔ لیکن بدکاری ، بد عنوانی اور شدید سنگین الزامات کے باوجود دو تہائی اکثریت جمع کئے بغیر اسے ہٹایا نہیں جا سکتا ۔ یہ ایسی provision ہے جس سے عملاً کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا ۔

جناب صدر ــ سب سے پہلی بات میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر Basic Democracies کو اس سلسلے میں ایک بل لانا چاہئے تھا ۔ اور اسے یکسر بدل دینا چاہئے تھا ۔ اس میں عزل و نصب کے پیمانے مختلف نہ رکھنے چاہئیں ۔

Mr. Hamza : On a Point of Order Sir.

جناب والا ۔ ہماری Treasury Benches کی طرف سے عام طور پر انگوٹھا لگا دینے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اتنی اہم تقریر کر رہے ہیں اور ہاؤس میں Quorum نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count.
(Count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells be rung.
(Quorum bells were rung)

The House is in quroum. Yes. Allama Arshad.

علامہ رحمت اللہ ارشد ــ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا

تھا کہ جن چیئرمینوں کو یہ اختیارات تفویض کئے گئے ہوں کہ ان کے عدالتی فیصلے حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں - اور ان کے خلاف صرف انتظامیہ کے ایک افسر یعنی ڈپٹی کمشنر کے پاس نگرانی تو کی جا سکتی ہے لیکن اس کے خلاف اپیل نہ ہائی کورٹ میں ہو سکتی ہے اور نہ سپریم کورٹ میں - مثلاً عائلی قوانین کے ماتحت تمام اختیارات ان چیئرمینوں کو دے دئیے گئے ہیں - فریقین کے لئے صرف یہ سہولت بہم پہنچائی گئی ہے کہ دو نمائندے ایک فریق کے ہوں گے اور دو دوسرے کے - اور اگر فریقین کے نمائندے اپنے اپنے نقطہ نظر پر قائم رہیں تو پھر بھی balance چیئرمین کے ہاتھ میں رہے گا ، تو جس چیئرمین کو آپ نے یہ اختیارات دئے ہیں - کیا اسے دو تہائی اکثریت سے معزول کرنا کوئی آسان طریق کار ہوگا -

جناب والا - مختصر گذارشات کے ساتھ میں آپ کے توسل سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم نہ لوگوں کو مطمئن کر سکے گی اور نہ ہی اس نظام کو بہتر بنا سکے گی - اور نہ ہی اس نظام کو لوگوں کا اعتماد حاصل ہے - بہتر یہ ہے کہ اس نظام سے اس ملک کو سبکدوش کر دیا جائے - اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر کم از کم اسے مؤثر تو بنایا جائے -

جناب والا - میں لوکل گورنمنٹ کی حد تک تو ان اداروں کو قبول کرنے کو تیار ہوں - لیکن عدالتوں کی حیثیت میں اور Electoral College کی حیثیت میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں -

میاں محمد اکبر — (گجرات - ۱) جناب والا - بنیادی جمہوریتوں کو جمہوریت کا نام دینا ہی جمہوریت کا منہ چڑانے کے مترادف ہے -

برعکس نہند نام زنگی کافور

جناب والا — جس نظام میں بالغ مردوں اور عورتوں کو اسمبلیوں کے ممبروں کے لئے ووٹ دینے تک کا حق حاصل نہ ہو - اسے کس نام سے پکارنا بجا ہو سکتا ہے ، لیکن اسے کم از کم جمہوریت کا نام نہ دینا چاہیئے -

ہمارے بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے حلقوں سے جو ممبران منتخب ہو کر آتے تو وہاں سیاسی شعور ۔ Social Service اور کوئی سیاسی جماعت کی برتری ووٹروں اور الیکٹروں کے پیش نظر نہ تھی ۔ اس نظام نے ہم پر برادری ، دھڑے بندی اور ذات پات کا امتیاز مسلط کر دیا ہے ۔ کیونکہ حلقے چھوٹے چھوٹے تھے ۔ جن میں نہ تو آپ کسی کا سماجی کام دیکھ سکتے تھے ۔ نہ کوئی رفاہ عامہ کا کام کرنے والا تھا ۔ اور نہ ہی کوئی اور نیک مقصد رکھنے والا لوگوں کے سامنے آ سکتا تھا ۔ ان بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں لوگوں کے سامنے صرف ذات اور برادری رہی ہے ۔ یہ ہم پاکستانیوں کے لئے سب سے بڑی لعنت ہے جو اس نظام کی وجہ سے ہم پر مسلط کی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ اب یہ جو ترمیم لائی گئی ہے اس نے اس لعنت کو کئی گنا زیادہ کر دیا ہے میری مراد اس آرڈیننس کی کلاز نمبر ۶ سے ہے ۔ میں نہایت ادب سے آپ کی توجہ اس کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔ سیکشن یوں ہے :

"In the Order, for Article 17 the following shall be substituted, namely:—

"17. Wards—For the purposes of election to a Union Council or to a Town or a Union Committee, the Union or Town shall be divided in to as many "territorial" units, to be called Wards, as the number of members required to be elected to such Council, or Committee, so that each such Ward shall have, as far as practicable, equal population,"

جناب والا ۔ اس کے بعد سیکشن ۸ ہے اور اس میں لکھا ہے ۔

Section 8: " In the Order for Article 20, the following shall be substituted, namely:

"20. Elected members—Persons whose names appear on the electoral roll for a Ward shall elect form amongst themselves member who possesses the qualifications and is not subject to any of the disqualifications specified in Part II of the Second Schedule."

تو جناب جو سیکشن amend کئے گئے ہیں وہ نمبر ۱۷ اور ۲۰ ہیں ۔ پہلے یہ تھا کہ یونین کمیٹی ، ٹاؤن کمیٹی یا یونین کونسل کے ایک حلقہ میں چند وارڈ ہوتے تھے ۔ ان وارڈوں میں مختلف ممبران کا انتخاب عمل میں آتا تھا ۔ لیکن کسی ممبر کیلئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ اس وارڈ میں رہتا ہو اور اس کا نام اس وارڈ میں ہو تو وہ منتخب کیا جا سکتا

تھا ورنہ نہیں ۔ وہاں یہ تھا کہ اگر کوئی شخص یونین کمیٹی کے کسی حصہ میں رہتا ہو ۔ اگر اس کا نام electors کی فہرست پر ہوتا تو اسے اس بات کا حق تھا کہ اسے یونین کمیٹی ، ٹاؤن کمیٹی یا یونین کونسل کے کسی وارڈ کیلئے منتخب کر لیا جاتا ، تو اس طرح لوگوں کے لئے ایک بات ممکن تھی ۔ یعنی یہ کہ وہ یونین کمیٹی ، یونین کونسل یا ٹاؤن کمیٹی کے کسی حصہ سے جس ووٹر کو سب سے اچھا آدمی خیال کرتے اسے اپنے وارڈ کیلئے منتخب کر لیتے—

لیکن اب جناب والا ۔ جو ترمیم کی گئی ہے اس میں یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ کسی وارڈ میں انتخاب کے لئے وہی امیدوار کھڑا ہو سکتا ہے ۔ جو اس وارڈ میں بطور votor or elector ہو اور اسکا نام فہرست میں درج ہو—اس کی implications یہ ہوں گی کہ وارڈ بہت مختصر ہوں گے ۔ غالباً ۱۰۰۰ کی آبادی کے مطابق وارڈ بنیں گے اگر یہی صورت ہوئی تو کسی بہتر نمائندے کا منتخب ہو کر آنا قریب قریب ناممکن ہوگا— اتنے چھوٹے حلقہ میں جہاں صرف ۱۰۰۰ کی آبادی ہوگی وہاں صرف ۲۰۰ یا ۳۰۰ ووٹر ہونگے—

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے پہلے طریق کار میں ایک قباحت موجود تھی اب اسے دو چند یا hundred times زیادہ کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں سے کوئی آدمی سیاسی عقیدہ کی بنا پر یا کسی اپنی سماجی خدمات کی بنا پر یا دوسری سیاسی خوبیوں کی وجہ سے منتخب نہیں ہو سکے گا اور لوگوں کے سامنے محض برادری،صرف قبیلہ یا صرف دھڑے بندی ہوگی ۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز اہمیت کی حامل نہیں ہو سکتی—ایسے چھوٹے چھوٹے وارڈز میں سے ہمیشہ برادری اور دھڑے بندی کی بنا پر اسی شخص کا انتخاب ہوگا ، جس کی برادری اور دھڑے بندی کے لوگ وہاں بستے ہوں گے ۔

جناب والا—یہ ترمیم اس نظام کو برا بنا رہی ہے اور اسے بد سے بدتر بنانے کی طرف ایک قدم اٹھایا گیا ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔یعنی یہ بد ترین ہو جائے گا۔

میاں محمد اکبر۔جی ہاں۔ ایک اور گذارش یہ ہے کہ اب اتنے چھوٹے چھوٹے حلقے بنا دئے گئے ہیں جہاں سے صرف ایک ہی ذات برادری اور قبیلہ کے لوگ منتخب ہو سکیں گے۔ اگر وہاں بدقسمتی سے کوئی پڑھا لکھا آدمی رہتا ہو گا یا کوئی کاروباری آدمی رہتا ہو گا یا کوئی سوشل ورکر رہتا ہوگا تو اس کو کبھی ہمت نہیں پڑے گی کہ وہ بطور امیدوار اپنے آپ کو پیش کرے۔ کیونکہ اسے امید نہیں ہو سکے گی کہ وہ منتخب ہو سکے۔ جب کہ دھڑے بندیوں اور برادریوں کو اتنے چھوٹے اور سطحی پیمانہ پر لے آئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ پچھلے الیکشن میں بڑے بڑے سوشل ورکرز اور سیاسی عقیدہ رکھنے والے آگے نہیں آئے اور اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں کہ لوگوں نے ان چھوٹے حلقوں میں ووٹ ڈالنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اگر ان چھوٹے حلقوں کو مزید چھوٹا کیا گیا تو وہ لوگ اپنے ووٹ کا حق استعمال نہیں کریں گے۔ اس سلسلے میں میں اپنے پچھلے الیکشنوں کی مثال دیتا ہوں اگر ان اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ صرف ۴۰ فی صد آدمیوں نے ووٹ کا حق استعمال کیا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اتنے چھوٹے چھوٹے حلقوں سے کوئی صحیح آدمی منتخب نہیں ہو سکے گا، اور اب جب وہ دیکھے گا کہ لوگ جو بطور امیدوار سامنے آئیں گے ان کا نعرہ صرف ذات، برادری ہے تو وہ اس سطحی نعرہ سے متنفر ہو کر اپنے ووٹ کا حق استعمال نہیں کرے گا۔

جناب والا۔اس کے علاوہ کل ہی وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ اگر کسی میونسپل کمیٹی یا یونین کمیٹی میں اچھے آدمی منتخب نہ ہو سکے یا منتخب شدہ ممبران ناقص قسم کے آدمی آتے ہیں تو اس خلا کو پورا کرنے کے لئے appointment یا nomination کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

مسٹر سپیکر۔کیا موجودہ آرڈیننس میں اس کی provision ہے۔

میاں محمد اکبر۔ جناب والا ۔ اپنا یہ پوائنٹ بنا کر میں موجودہ آرڈیننس کی طرف آؤں گا۔

وزیر قانون کے ارشاد کے مطابق ممبران میں جو dog fight ہو گی اس کومٹانے کے لئے وہ کوئی بہتر آدمی لائیں گے یا appoint کریں گے۔ اس ضمن میں میں ایک بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نہ تو اس آرڈیننس میں کوئی حق دیا گیا ہے نہ ہی پہلے کوئی حق موجود تھا۔ اب وزیر قانون صاحب کے خیال کے مطابق جو نامزد آدمی ہو گا وہ بہت اچھا آدمی ہوگا اور سوسائٹی میں اونچا ہو گا اور جس کی تعریف میں وہ کل رطب اللسان رہے ہیں ۔ یہ بد قسمتی کی انتہا ہے کہ پہلے قانون کے مطابق جس کو ووٹ دینے کا حق نہیں تھا اب اس آرڈیننس کے ذریعے اسے ووٹ دینے کا حق دے دیا ہے ۔ اب منتخب شدہ ممبروں کے علاوہ جو اور ممبر ہوں گے وہ بھی ووٹ دے سکیں گے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس نظام کی رو سے یا آرڈیننس کی رو سے جو اب لایا گیا ہے ، کتنے آدمی اسمبلیوں کے لئے ووٹ دینے کے حقدار بنتے ہیں ۔

جناب والا۔میں عرض کرتا ہوں کہ سرکاری ملازم کسی بنیادی جمہوریت کے ممبر کے طور پر کھڑا نہیں ہوسکتا ۔ کوئی طالب علم یا پڑھا لکھا جس کی عمر ۲۵ سال سے کم ہے ، بنیادی جمہوریت میں اپنا نام نہیں دے سکتا ۔ اور امیدوار نہیں بن سکتا۔اگرچہ بنیادی جمہوریت کے متعلق صدارتی آرڈر کی رو سے کسی ووٹر کی عمر ۲۱ سال ہونا کافی ہے۔ لیکن اب ممبر بننے کے لئے یہ قدغن لگا دی ہے کہ عمر کم از کم ۲۵ سال ہو ، اس سے کم عمر ہو تو کوئی شخص بطور ممبر کھڑا نہیں ہو سکتا اور candidate نہیں بن سکتا ۔

ایک معزز ممبر۔اس لئے کہ وہ بچے ہوتے ہیں اور یہ تو اچھی بات ہے ۔

میاں محمد اکبر۔ٹھیک ہے میں یہی عرض کر رہا ہوں۔

کوئی سرکاری ملازم بنیادی جمہوریت میں بطور ممبر کھڑا نہیں ہو

سکتا۔ اب دیکھئے کہ جو لوگ بنیادی جمہوریت کے تحت qualified ہوں گے اور بنیادی جمہوریت کے ممبر کے طور پر کھڑا ہو سکیں گے اور بنیادی جمہوریت کے ممبر بن سکیں گے وہ ہماری آبادی کے نصف حصہ کے قریب ہیں۔ تو اس طرح سے by implication ہماری آبادی کے نصف سے زیادہ حصہ کو محروم کردیا گیا ہے، اس ووٹ کے حق سے جو وہ اسمبلی کے الیکشن کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب والا۔میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس آرڈیننس کی رو سے جو چھوٹے حلقے کر دئے گئے ہیں جیسا کہ میں نے گذارش کی ہے اس سے وہاں ذات برادری اور دھڑے بندی کا سوال پیدا ہو جائے گا۔

Mr. Speaker : No repetition please.

میاں محمد اکبر۔نہیں میں ذات برادری کے متعلق عرض نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں ایک اور پوائنٹ بنا رہا ہوں اور وہ یہ کہ یا تو ذات برادری کے تحت لوگ آئینگے یا پھر وہ لوگ آئینگے جو پولیس کے زیر اثر ہوں گے۔ کیوں کہ یہ حلقے بہت چھوٹے ہوں گے اور تمام کے تمام سو یا دو سو ووٹروں کو تھانے میں بلا کر ہدایت کی جا سکتی ہے کہ فلاں آدمی کے حق میں ووٹ ڈالو۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ Territorial units کی provision رکھ کر علمی طور پر یہ صورت پیدا کر دی گئی ہے کہ صرف پولیس کے پٹھو یا پولیس کے اشارے پر چلنے والے آدمی منتخب ہو سکیں گے اور کوئی باشعور آدمی بطور جمہوریت کے ممبر کے نہیں آ سکے گا۔ اس کے بعد کیا پوزیشن ہوگی اور کیا مصیبت ڈھائی جائے گی وہ یہ کہ جو بنیادی جمہوریت کے ممبر ہوں گے یہ ہی Electoral College ہوں گے۔

Mr. Speaker : That has nothing to do with the Ordinance.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ بالکل نہیں۔

میاں محمد اکبر۔میں عرض کرتا ہوں۔ ذرا غور سے میری عرض سنیں کہ Territorial units کی بنا پر جو بنیادی جمہوریت کے ممبر منتخب ہو کر

آئیں گے وہی اسمبلیوں کے لئے ووٹ دے سکیں گے ۔ میرا یہ پوائنٹ ہے ۔ کیوں کہ بنیادی جمہوریت کے ممبر نیشنل اور پراونشل اسمبلیوں کے لئے Electoral college ہیں ، تو میں یہ پوائنٹ بنا رہا تھا ۔ چونکہ Territorial units بہت چھوٹے یونٹ ہوں گے اس لئے جو نمائندے منتخب ہو کر آئیں گے وہ کسی سیاسی عقیدے کی بنا پر منتخب ہو کر نہیں آئے ہوں گے ، کسی سیاسی پارٹی کے بل بوتے پر منتخب ہو کر نہیں آئے ہوں گے ، وہ کسی سوشل ورک کی بنا پر منتخب ہو کر نہیں آئے ہوں گے ، بلکہ وہ اپنی ذات برادری یا پولیس کے اشارے پر آئے ہوں گے ۔ تو جب یہ موقع پائیں گے کہ اسمبلی میں ان کے ووٹ دینے کا وقت آیا ہے تو ان کے پیچھے کوئی سیاسی عقیدہ کارفرما نہیں ہو گا ۔ ان کے پیش نظر ملک اور قوم کے کوئی وسیع تر مفادات نہیں ہوں گے ۔ ان کے سامنے صرف اپنے مفاد کا خیال ہوگا ۔ پچھلے الیکشن کے دوران میں بھی الیکشن کمشنر صاحب نے فرمایا تھا اور صحیح طور پر کہا تھا کہ چونکہ انتخابات بہت آزادانہ تھے اس لئے ممبروں نے رقم دے کر ووٹ خریدے اور ووٹروں نے پیسے لے کر ووٹ دیئے ۔ یہ تو جناب والا ۔ پچھلے انتخابات کا حال تھا ۔ اب اس سے بھی بد تر حالت ہوگی کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ۔ بنیادی جمہوریت کے ممبروں کے سامنے کوئی نظریہ نہ ہوگا ۔ ہمارے Electoral Colleges کے سامنے ان کا اپنا عقیدہ ہوگا اور اپنا مفاد پیش نظر ہوگا ۔ اس لئے جناب والا ۔ وہ زیادہ سے زیادہ دھاندلی مچائیں گے ۔ اور زیادہ سے زیادہ پیسے وصول کرنے کی کوشش کریں گے ۔ (قطع کلامی) انہیں مجبور کیا جائے گا ، تو وہ دیں گے اور کیونکر آزادنہ انتخابات ہوں گے ۔ جناب والا ۔ اب میں کچھ گذارشات ان ترامیم کے متعلق بھی کروں گا ۔ جو اس آرڈیننس کی رو سے ہمارے سامنے پیش کی گئی ہیں میرے پیشرو مقررین بھی اس پر اظہار خیال کر چکے ہیں اس لئے میں زیادہ طویل طریقہ پر اس پر اپنے خیالات کا اظہار نہ کروں گا ۔ اور صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اس کو جو جمہوری رنگ دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین بھی منتخب ہو سکتے ہیں یا یونین کونسل یا یونین کمیٹی کے چیئرمین کو بھی علیحدہ کیا جا سکتا

ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ عملی طور پر یہ ناممکن ہوگا ۔ یہ نہ صرف ناممکن ہوگا ، بلکہ یہ سارا کچھ گورنمنٹ افسروں کے ماتحت ہوگا ۔ کیوں کہ وائس چیئرمین کا انتخاب ڈسٹرکٹ کونسل میں ہوگا ۔ اور آفشیلز بھی اس میں ووٹ دیں گے ۔ اس کے بعد جناب والا۔ یونین کونسل اور یونین کمیٹی کے چیئرمینوں کو علیحدہ کرنے کا جہاں تک تعلق ہے ۔ اس کے لئے اس طرح سے دو تہائی کی اکثریت بھی مہیا نہ ہوگی اور کسی کو بھی علیحدہ نہیں کیا جا سکیگا ۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر پاکستان نے ترقی کرنی ہے اور ہمیں جمہوری ممالک کی صف میں شامل ہونا ہے ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ اس نظام کو جسے بنیادی جمہوریت کا نظام کہا جاتا ہے واپس لے لیا جائے ۔ ممکن ہے کہ ان کے سیاسی دین میں کچھ خوشامدی اور لالچی لوگ بھی شامل ہو جائیں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ شہنشاہ اکبر کے دین الہی میں بھی اس قسم کے خوشامدی اور لالچی لوگ شامل تھے ۔ بلکہ وہ تو اسے خدا تک مانتے تھے اور اسے عملی طور پر خدا مانتے ہوئے اسے باقاعدہ سجدہ بھی کرتے تھے ، لیکن جناب والا ۔ جوں ہی اس نے آنکھیں بند کیں اس کا دین الہی بھی بالکل ختم ہو گیا ۔ میں بھی ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ جب تک طاقت میں ہیں , وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے دین الہی ، اپنے سیاسی دین کو ضرور چلا سکتے ہیں لیکن جوں ہی ان کے ہاتھ میں طاقت نہ رہے گی یہ سارے کا سارا ڈھانچہ Crumble کر جائے گا ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو (منٹگمری - ۴) — جناب والا ۔ اس آرڈیننس کے ذریعے Basic Democracy order میں الیکشن کمیشن کی تعریف رکھی گئی ہے ۔ چیئرمین یونین کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی اور یونین کونسل کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل میں وائس چیئرمین کے انتخاب اور اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا حق دیا گیا ہے ۔ پھر اس کے بعد جناب والا ۔ Wards Elected Members کی تعریف کی گئی ہے ۔ اور پھر اس آرڈر کے آرٹیکل نمبر ۹۴ کی ترمیم کی گئی ہے ۔ اور اس کے علاوہ Electors کی

disqualification ختم کی گئی ہے - پھر Disqualification میں غنڈہ ایکٹ کے تحت سزا یاب لوگوں کو ممبر بننے سے محروم کیا گیا ہے -

جناب والا - سب سے پہلے میں چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل اور چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد کا حق دینے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا -

جناب والا - بنیادی جمہوریتوں کے نظام پر آج تک جس قدر تنقید کی گئی ہے . . . .

مولانا غلام غوث — پوائنٹ آف انفارمیشن - یہ جو غنڈہ ایکٹ کے تحت سزا یابوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے - لیکن پہلے تو رولز میں تھا کہ سیفٹی ایکٹ کے تحت جو گرفتار کئے جاتے تھے ، وہ بھی اس میں ماخوذ تھے - آیا وہ بھی اس میں شامل ہے یا نہیں -

مسٹر سپیکر — میاں صاحب - آپ اپنی تقریر میں مولانا صاحب کا پوائنٹ بھی واضح کر دیں -

میاں محمد یاسین خاں وٹو — تو جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بنیادی جمہورتیوں کے نظام پر آج تک جس قدر تنقید کی گئی ہے اور جس قدر سختی سے تنقید کی گئی ہے - اگر اس نظام میں حقیقی طور پر عوام کے لئے اور دیہات کے لئے صحیح افادیت نہ ہوتی، تو واقعی میاں اکبر صاحب کے الفاظ میں یہ نظام اب تک ختم ہو چکا ہوتا - میں بنیادی جمہوریتوں کی حمایت اس وجہ سے نہیں کر رہا ہوں کہ میں گورنمنٹ بنچز پر بیٹھا ہوں - اس حیثیت سے نہیں کر رہا ہوں کہ میں بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں کی طرف سے منتخب ہو کر آیا ہوں ، بلکہ میں صحیح طور پر پاکستان کے ایک ایسے شہری کی حیثیت سے جس کا دیہات سے تعلق ہو ، جو گاؤں کی اقتصادیات سے متعلق ہو ، وہاں کی سوشل لائف سے متعلق ہو - اس حیثیت سے کہہ رہا ہوں - کہ یہ بنیادی جمہوریتوں کا نظام دیہات کے لوگوں کے لئے - ہمارے ملک کی اسی فیصد واضح اکثریت

دیہات میں رہتی ہے ۔ دیہات کے روشن مستقبل کے لئے انتہائی ضروری ہے ۔

جناب والا ۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اس نظام کے فوائد شہری لوگ لوکل گورنمنٹ کی صورت میں ، کارپوریشن کی صورت میں ، میونسپل کمیٹی اور نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کی صورت میں ایک عرصہ سے بلکہ صدیوں سے یہ مراعات اور فوائد حاصل کرتے ہیں ۔ بنیادی جمہوریتیں دیہات کے لئے حقیقت میں وہی لوکل گورنمنٹ ہے ۔ اور یونین کونسل دیہات کی کارپوریشن اور ٹاؤن کمیٹی میونسپل کمیٹی ہے ۔ جن کے ذریعہ سے . .

Mian Abdul Latif : Sir, we on this side are not opposed to local self-Government. What we want is the real self-Government and real democracy.

میاں محمد یاسین خان وٹو ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے دیہات کو لوکل گورنمنٹ ملی ہے ۔ جس سے یہ نتائج نکلے ہیں کہ جس سے ہمارے ملک کا ہر حصہ ایک ایسی وحدت کی صورت میں تقسیم کر دیا گیا ہے کہ جس کے ذریعے سے ہم اپنے اقتصادی نظام کی ترقی کے لئے اپنی مجلسی زندگی کے ارتقاء کے لئے اپنی سیاسی بوجھ بڑھانے کے لئے مقامی طور پر اپنی توجہ مرکوز کر سکتے ہیں ۔ اب موجودہ پلاننگ میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے بعد اس ملک کے کسی حصہ کے بھی حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ اگر ملک میں کوئی بڑی زبردست پلاننگ ہو ۔ (اسی مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر، سید ظفر علی شاہ ، کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) تو اس میں یہ امکان رہتا ہے کہ کسی نہ کسی علاقے کا کوئی نہ کوئی کام رہ جائے ۔ لیکن اس بنیادی جمہوریتوں کے نظام سے اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ مقامی طور پر لوگ اپنے مسائل دیکھتے ہیں ۔ ان کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے جاتے ہیں ۔ ان کا forum بھی ہوتا ہے ۔ جہاں پر وہ اپنے معاملات پر بحث کرسکتے ہیں ۔ اس لئے یہ بے حد مفید ادارہ ہے ۔ جو اس ملک کے دیہات کے مجلسی مستقبل کے متعلق ، سیاسی مستقبل کے متعلق ، اقتصادی مستقبل

کے متعلق (اور میں تو عرض کروں گا ۔ کہ عدالتی مستقبل کے متعلق اس نظام نے بے حد اہم کردار ادا کرنا ہے ۔

جناب والا ۔ تنقید کسی بھی معاملے پر دو طرح سے کی جا سکتی ہے ۔ ایک تو وہ ہوتی ہے ۔ کہ معاملات کے نقائص سمجھکر نہایت اخلاص سے کی جائے ۔ اور یہ واقعی مفید ہوتی ہے اور مفید ہی نہیں بلکہ بہت ضروری ہوتی ہے ۔ اور اس کے بغیر دنیا کے کسی معاملہ میں ارتقاء کی گنجائش نہیں رہتی ۔ دوسری تنقید وہ ہوتی ہے ۔ جو کسی Motives کی بناء پر کی جائے اگر وہ Motive جائز نہ ہو ، تو وہ تنقید بھی جائز نہیں ہوتی ۔ اس میں شک نہیں کہ جب کوئی نیا نظام آتا ہے تو اس کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنا انسانی فطرت ہوتا ہے ۔ اس سلسلے میں میں کسی پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہتا ۔ لیکن جب وہ شبہات عملی طور پرختم ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہوں ، تو پھر اس کے بعد اس پر ایسی تنقید اگر کی جائے ۔ جو جائیز نہ ہو ، تو وہ حالات کے مطابق مناسب نہیں ہوتا ۔ آپ دیکھئے کہ بنیادی جمہوریتوں میں چیئرمینوں کو کیا کیا اختیارات حاصل ہیں ۔ اس میں پہلے یہ ہے کہ اس نے علاقے کی اقتصادی ترقی کے لئے دیکھنا ہے ۔ علاقے کی زرعی ترقی کے متعلق اقدامات کرنے ہیں ۔ مجلسی اصلاح کے لئے اقدامات کرنے ہیں ۔ عائلی قوانین کے تحت فیصلے کرنے ہیں ۔ اور Reconciliation Courts کے تحت جہاں اسے چیئرمین کی حیثیت حاصل ہوتی ہے ۔ فیصلے کرنے ہوتے ہیں ۔

یہ جناب ایسے معاملات ہیں جنکی اہمیت پر جسقدر زور دیا جائے وہ کم ہے اور جب ہم ان معاملات کی صحیح اہمیت کو سمجھ چکے ہیں تو یونین کونسل کے لئے ایک صحیح اور اچھے کارکن چیئرمین کا ہونا بیحد ضروری ہے ، کیونکہ ہم نے عملی طور پر دیکھا ہے کہ جس علاقے کے کارکن اچھے ہیں اور اچھا کام کرنے والے ہیں تو ان لوگوں کو گذشتہ تین چار سال میں بہت فائدہ ہوا ہے اور جہاں چیئرمین صاحب نے دلچسپی نہیں لی ہے وہاں لوگوں کو بہت نقصان ہوا ہے اس وجہ سے جناب والا ۔

میں یہ بات بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ چیئرمین صاحب کو یا ان لوگوں کو یہ اختیارات نہ دیں نہ یہ حق دیں کہ ایک دفعہ منتخب ہو جانے کے بعد ۵ سال تک اس علاقے کے ۱۰ ہزار یا پانچ ہزار آدمیوں کی تقدیر ان کے ہاتھ میں آ جائے، چاہے وہ اچھے کام کریں یا نہ کریں اور جو ان معاملات کو اور جو فرائض ان کو دئے گئے ہیں ان کا وہ غلط استعمال کریں۔ لہذا یہ حق ہمیں ان کو غیر محدود طور پر ۵ سال کے لئے نہ دینا چاہئے۔ اور یہ مسئلہ نہایت ضروری ہے کہ چیئرمین صاحب کے خلاف کوئی ایسی مشینری موجود ہو کہ اگر وہاں کے عوام اور ممبران صحیح کام نہ کرنے پر ان کو ہٹانا چاہیں تو ہٹا سکیں۔

جناب والا — میں ان لوگوں کے اس شک اور اس خیال کے ساتھ آج سے کچھ عرصہ پہلے متفق تھا کہ اگر ہم اختیار ممبران کو دیں گے گذشتہ تھوڑے عرصہ تک یہ خطرہ تھا اور میں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا جو یہ خیال کرتے تھے کہ یہ جو نظام ہے کم سے کم ایک سال میں درہم برہم ہو کر رہ جائے گا اور ہر جگہ عدم اعتماد کا سلسلہ جاری ہو جائے گا۔ اور نظام صحیح طور پر کام نہیں کر سکے گا۔ لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ گذشتہ دو ایک مہینوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو وہ خیال تھا اور جو میرا وہ شک تھا وہ غلط ثابت ہوا۔ اب صورت یہ ہے اور ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ چیئرمین کے خلاف جس وقت ہم کوئی تجویز کریں یا قانون لے آئیں اور عدم اعتماد کی تحریک لے آئیں تو ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایک ایسا چیئرمین جو صحیح طور پر ایمان داری سے اور انصاف کے ساتھ اس علاقے میں کام کرنا چاہتا ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ عدم اعتماد کی تحریک اس کے لئے تلوار کی حیثیت نہ بن جائے۔ یعنی یہ کہ ہر ممبر جس وقت اس کی سفارش نہ مانے تو عدم اعتماد کی تحریک لے آئے تو اس چیز سے بچانے کے لئے جہاں اس کو قانونی اختیارات دیئے ہیں تو اس کو تحفظ دینا بھی بہر صورت ضروری ہے۔ اگر ہم اس کو Bare میجارٹی سے ہٹانے کی تجویز نہ رکھیں گے تو اس کو Insecurity ہو گی۔ اور چیئرمین کام نہیں کر سکے گا۔ ہمیں اس سلسلے میں Security اور

Insecurity کے درمیان ایک Balance قائم رکھنا چاہئے ۔ جس سے ہم بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمین کے عہدے اور عوام کے لئے اور ملک کے لئے صحیح طور پر استعمال کرنے پر عہدیداروں کو مجبور کر سکیں (قطع کلامی) ۔ جناب والا۔ مجھے کافی عرض کرنا ہے میرے فاضل دوستوں کی جب باری آئے گی تو وہ ارشاد فرمائیں گے اور پھر میں سننے کے لئے تیار ہوں گا ۔ تو جناب والا ۔ چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا ہونا نہایت ضروری تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ان تحفظات کا ہونا بھی ضروری تھا کہ اس کو ۲ / ۳ میجاریٹی سے ہٹا سکتے ہیں اور پھر اس بات کا ہونا بھی ضروری تھا کہ عدم اعتماد کی تحریک کہیں ممبران کھلونا نہ بنا لیں اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ اگر کوئی عدم اعتماد کی تحریک فیل ہو جاتی ہے تو اس کو کم سے کم چھہ ماہ کا موقع اور دیا جائے کہ وہ اچھے کام کر سکے۔ لہذا یہ proviso ضروری ہے اور اس میں کسی قسم کا جہاں تک میں نے کوشش کی ہے گورنمنٹ کی جانب سے ایسا Motive نہیں ہے اور نہ مجھے کوئی اس میں شائبہ نظر آیا جس سے یہ معلوم ہو کہ گورنمنٹ اپنے مقصد کو پورا کرنا چاہتی ہے ۔

سید احمد سعید کرمانی — یہی مقصد پہلے بھی تھا ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو— جناب والا ۔ حکومت کا مقصد صرف یہ ہے کہ عوام کی خدمت کی جائے، اس کا کوئی مقصد ایسا نہیں ہے جس کی طرف میرے فاضل دوست توجہ دلا رہے ہیں کہ حکومت اپنا ناجائز فائدہ چاہتی ہے ۔

جناب والا — اس کے بعد وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخاب کے بارے میں میں اپنے خیالات رکھتا ہوں جو آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل ایک ایسا ادارہ ہے جس میں منتخب ہو کر کوئی شخص نہیں جاتا، چاہے وہ چیئرمین ہو ، چاہے وہ غیر چیئرمین ہو ، چاہے وہ آفیشل آدمی ہو ، سوائے ٹاؤن کمیٹی اور دوسری کمیٹیز کے چیئرمین کے ، باقی جو حضرات بھی جاتے ہیں وہ Appointed ہوتے ہیں اس

لئے اس ادارہ کی وہ حیثیت نہیں جو بنیادی جمہوریت کی یونین کونسل یا یونین کمیٹینر اور ٹاؤن کمیٹی کی ہے ۔ وہ عوام کے ڈائرکٹ نمائندہ ہیں ۔ میں اس چیز کا ذاتی طور پر مخالف ہوں کہ ڈسٹرکٹ کونسلیں جو صحیح طور پر چل رہی ہوں ایک سال کے لئے ان کو درہم برہم کیا جائے ۔ وہاں ہم زیادہ سے زیادہ کیا حق دے رہے ہیں بنیادی لوگوں کے الیکشن کا حق دے رہے ہیں جن کی کوئی خود حیثیت نہیں ہے ۔ اگر ہم ان کو یہ اختیار دے دیں گے براہ راست تو اس کو اگرچہ جمہوری کہہ لیا جائے لیکن یہ جمہوریت کی صحیح خدمت نہیں ہوگی تو میرے خیال میں وائس چیئرمین کے انتخاب کے اس آرڈیننس کو جس طرح یہ قانون ہے چاہے ہم مسترد کر دیں یا منظور کر لیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کو منظور کر لینا چاہئے ۔ میں اس کے آگے چل کر عرض کروں گا کہ اس قانون کو Approve کیا جائے ۔ لیکن میں اس پر پراویزن کے متعلق عرض کروں گا کہ اس پر غور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اس میں ایک سال میں یا چھ ماہ میں کوئی فائدہ بھی ہوگا ۔ اس آرڈیننس کو ترمیم تو نہ کیا جائے گا ۔ اور Statute Book پر مستقل لاء کی حیثیت سے رہنے دیا جائے گا ۔ اور جہاں تک میں نے سنا ہے اور اخباروں میں پڑھا ہے کہ گورنمنٹ کا آئندہ منشا یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل اور تحصیل کونسل جو بھی ادارے ہیں وہاں اب Elected ممبر آئیں گے اور کوئی Appointed ممبر نہ ہوگا ۔ میرا جہاں تک علم ہے اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر اس کو Permanent Statute Book پر رکھنا مناسب نہ ہوگا اس لئے اس آرڈیننس میں Approval کے بعد ترمیم کر دینی مناسب ہے ۔ اب جناب والا ۔ ایک چیز جس پر مجھے خاصا اعتراض تھا اور وہ اعتراض Study کرنے کے بعد ختم ہو گیا اور وہ وہی اعتراض تھا جس کے لئے کھوڑو صاحب نے فرمایا تھا اور علامہ صاحب نے بھی اشارہ کیا تھا وہ ہے Wards کی تعریف اور پھر Elected ممبر آرٹیکل ۱۷ اور ۲۰ کے متعلق جب میں نے غور کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم Dispassionate ہو کر غور کریں ، چاہے آج کے قانون پر یا جو اس سے پیشتر قانون تھا ۔ ہم اس نتیجہ

پر پہنچیں گے کہ پہلے قانون کا جو آرڈر ہے وہ زیادہ بہتر ہے ۔ اور اس لحاظ سے منتخب ہونے والے ممبروں کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ صرف یونین کونسل یا یونین کمیٹیز اور ٹاؤن کمیٹیز کے ممبر ہوں یا Electoral لسٹ پر ان کا نام ہو ایسی صورت میں اچھے ورکرز اور اچھے کارکن آتے اور ان کے لانے کا امکان موجود ہے ۔ اب ایک صورت یہ ہو گئی ہے کہ مثلاً اگر ایک وارڈ میں شہر کے ۱۰ ورکرز ہیں اور وہاں ایک کی ضرورت ہے تو ہم ان باقی اچھے ورکز کی خدمات سے محروم ہو جائیں گے ۔ تو یہ چیز ہمارے سامنے otherwise پراونشل اسمبلی اور نیشنل اسمبلی کے انتخاب کے سلسلے میں تھی کہ ہمارا کوئی شخص بھی سارے صوبے میں الیکشن لڑ سکتا ہے پراونشل اسمبلی کے لئے اور نیشنل اسمبلی کے لئے اور دونوں صوبوں میں نیشنل اسمبلی کے لئے الیکشن لڑ سکتا ہے تو یہ بےحد ضروری ہے ۔ اس اصول کی بنا پر ہونا یہ چاہئے تھا کہ یونین کونسل یونین ٹاؤن کیمٹیز کا پراویزن رکھا جائے لیکن دوبار غور کرنے کے بعد اور آئینی پہلو دیکھنے کے بعد میں وزیر قانون کی دقت کا قائل ہو گیا ہوں ۔ وہ مجبور تھے ان کی مجبوری کیا تھی وہ میرے فاضل دوست نوبزادہ صاحب نے بھی اٹھائی تھی کہ ہماری یونین ٹاؤن کمیٹیز اور یونین کونسل جو ہیں ان کے منتخب شدہ ممبروں سے جو Electoral کالج ہماری صوبائی اسمبلی کا اور ہماری نیشنل اسمبلی کا ہے تو اس کے لئے ہمارے آئین کے آرٹیکل ۱۵۸ میں پراویزن ہے ۔

158(1) The persons enrolled on the electoral roll for an electoral unit shall, in accordance with law, form time to time elect from amongst themselves a person who is not less than twenty-five years of age, who shall be known as the Elector for that unit.

تو آئین کے اس پراویزن کو پڑھنے سے ہمارے سامنے اس صوبائی اسمبلی اور وزیر قانون اور گورنمنٹ کی مجبوری واضح ہو گئی کہ اس چیز کو ہم تبدیل نہیں کر سکتے اور وارڈ کا جو نمائندہ ہے وہ وارڈ ہی میں رہے گا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کو ہٹایا جائے ۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ اس کی Definition تبدیل کر دی جائے ۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہے ۔ کہ صوبائی اسمبلی وزیر قانون یا گورنر اس کی Definition تبدیل کر دیں بلکہ اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ آئین میں مناسب ترمیم کی

جائے اور میرے خیال میں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو بہت زیادہ Controversial نہ ہوگا ۔ حکومت کے لئے بھی اور حزب اختلاف کے لئے بھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ۔ یہ جو چیز آئی ہے کسی خاص مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے نہیں ۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ آئین لاتے وقت سہواً یہ بات آئی ہے ۔ اس واسطے اس کے سامنے ساری باتیں یا پہلو نہیں آ سکے ۔ تو مناسب یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے آئین میں ترمیم کے لئے کوشش کی جائے اور یہ استدعا میں صوبائی حکومت سے کروں گا اور مرکزی حکومت سے بھی اور وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میری یہ عرضداشت اگر وہ اس کے ساتھ متفق ہوں تو وہ مرکزی حکومت کو بھیجیں کہ اس مسئلے میں آئین کی ترمیم جو ہے وہ مناسب ہوگی ۔ یہاں ہم اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے کہ جس شکل میں یہ آرڈیننس ہے اس کو اس میں پاس کر دیں ۔ بیسک ڈیموکریسی آرڈر آرٹیکل ۳۹ کی ترمیم ہے ۔ اس سلسلے میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے ایک پرائیویٹ بل اس سلسلے میں پیش کیا تھا ۔ ہو بہو لفظ بلفظ بلکہ comma اور full stop سے لے کر پیرا گراف تک ہر چیز جو ہے بالکل وہی تھی جو آج اس آرڈیننس میں موجود ہے ۔ کسی وجہ سے حکومت نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا لیکن خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ نے اس بات کی تسلی کر لی ہے اور اس چیز سے عوام کو فائدہ ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ وہ یہ کہ اس سے پیشتر اگر کوئی یونین کونسل ، یونین کمیٹی یا کوئی ٹاؤن کمیٹی کوئی فیصلہ کسی کے خلاف کر دیتی تھی تو وہ شخص ایک مہینے کا نوٹس دئیے بغیر عدالت سے چارہ جوئی نہیں کر سکتا تھا جس کا نتیجہ عوام کے لئے بعض معاملات میں بے حد تکلیف دہ اور نقصان دہ ثابت ہوتا تھا ۔ تو اس چیز کا ازالہ کر دیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کے خلاف کوئی ایسی کارروائی کوئی یونین کونسل یا ٹاؤن کمیٹی کرے گی جو خلاف قاعدہ ہو یا جو بھی صورت ہو تو اس کے خلاف متاثر شخص کو بغیر نوٹس دئیے عدالت سے چارہ جوئی کرنے کا اختیار مل گیا ہے ۔ یہ ایک بہت مفید قانون ہے اور مفید ترمیم ہے اور میرا خیال ہے کہ کرمانی صاحب بھی اس معاملہ

میں حکومت کی تعریف کریں گے ۔

Mr. Ahmad Saeed Kirmani : That is an achivement.

میاں محمد یاسین خاں وٹو۔ اور اس کے بعد جناب والا۔ اس آرڈیننس کے ذریعے ایک اور خدمت جمہوریت کی گئی ہے ۔ اگرچہ میرے کئی دوست اس چیز پر اعتراض کریں گے ، لیکن اگر اس آرڈیننس اور اس کے پہلے قانون کا بغور مطالعہ فرمائیں تو یقیناً وہ دیکھیں گے کہ پہلے آرڈر میں یہ تھا کہ Elected جو ہے اس کے لیے بہت Disqualifications مقرر تھیں اور اس کے بعد یہ بھی تھا کہ جس شخص کو ٹریبیونل پانچ سال کے لیے Disqualify کر دے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں تھیں کہ اس کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کیا گیا تھا تو اب وہ حق دے دیا گیا ہے اور سوائے اس شخص کے کہ جو Unsound Mind کا نہ ہو اور ۲۱ سال سے اوپر کا ہو اس کو یہ حق دے دیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو اور اس کو محفوظ کر دیا گیا ہے ۔ تو یہ بھی جمہوریت کی خدمت ہے اور قابل ستائیش بات ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Which is the Section ?

Mr. Ahmad Saeed Kiramni : He is refering to the last.

میاں محمد یاسین خاں وٹو۔ یہ جناب آرڈیننس کا سیکشن ۱۱ اس میں نمبر ۴ پیراگراف ۲ کو چھوڑ دیا جائے گا ۔ پھر اس کے بعد یونین کونسلوں کا زبردست مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا تھا وہ یہ تھا کہ مقامی طور پر بدمعاش اور غنڈے جو ہوتے تھے وہ زبردستی اور سینہ زوری سے لوگوں سے ووٹ لے کر ان کو صحیح طور پر آزادانہ طور پر اپنی رائے دھی کے حق سے محروم کرکے خود آگے آ جایا کرتے تھے ۔ اب ایسے لوگوں کے متعلق جو موجودہ صورت غنڈہ ایکٹ سے متعلق ہے وہ یہ کہ اس سے پہلے جر غنڈہ ایکٹ دولتانہ Regime میں پاس ہوا تھا موجودہ اس سے بہت زیادہ Improved ہے ۔ مجھے سن چونکہ یاد نہیں اس لیے دولتانہ کا نام یاد آگیا ورنہ نام لینا میرا مقصد نہ تھا اور نہ میں لیا کرتا ہوں ۔ ۱۹۵۲ء میں جو غنڈہ ایکٹ پاس ہوا تھا . . . . (قطع کلامی)

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : What about the non - declared goondas ?

میاں محمد یاسین خاں وٹو ۔ جناب والا۔ جو غنڈہ قرار دیئے جائیں گے After the proper enquiry تو صرف انہیں لوگوں کو محروم کیا گیا ہے ۔ ان گذارشات کے بعد جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آرڈیننس جو ہے وہ بہت مفید ہے اور ان معروضات کے ساتھ جو میں نے وزیر قانون صاحب کی خدمت میں کی ہیں میں اس آرڈیننس کی تائید کرتا ہوں اور ہاؤس سے استدعا کرتا ہوں کہ اس کو Approve کیا جائے ۔

Minister Of Law : Sir I am not making any speech. I am just making a submission.

Mr. Deputy Speaker : I think the members would realise that there are many other members who want to speak. So I think there should be three from Goverment side and one from the opposition side.

خواجہ محمد صفدر۔ "No" "No" ان کو کوئی دلچسپی نہیں انہوں نے تو ووٹ گورنمنٹ کے ساتھ دینا ہے ۔ ہم آپ کے مطلب کی بات کریں گے ہمارے ساتھ آپ بات کیجئیے ۔

Mr. Deputy Speaker : Yes, Nawabzada Iftikhar.

Minister Of Law : Nawabzada Sahib, just a minute. It is nearly 12-30 p.m. and I hope the Leader of the Opposition would agree that we might agree to put the question at 1.00 p.m. so that I may have...

Mr. Ali Gohar Khuhro : This is a very important Ordinance.

Minister Of Law : Before the Speaker gives his ruling, you give the ruling on his behalf. Very strange.

Mr. Deputy speaker : There are other members from the treasury benches also.

Minister of Law : Sir let me finish. The Leader of the Opposition has been kind enough to agree to conclude this Ordinance today, and if it becomes necessary we might even sit for fifteen minutes more - and if that is so—then I would request the Chair to adjust the debate accordingly so that we might at least complete and finalize this Ordinance today.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir I don't understand why the Law Minister is not allowing other members to take part in the debate.

Mr. Deputy Speaker : If the members do not make irrelevant speeches, then I think the time is enough.

خواجہ محمد صفدر۔ جناب والا۔ میں وزیر قانون صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ مجھے یقیناً خوشی ہوگی اگر ہم مسئلہ زیر بحث کو آج ختم کر سکیں لیکن باوجود اس امر کے میں نے چند ایک دوستوں کو اس امر پر راضی کر لیا ہے کہ وہ اس موضوع پر تقریر نہ کریں پھر بھی ہماری جانب سے تین چار دوست ابھی اس موضوع پر تقریر فرمائینگے ۔

Mr. Depnty Speaker : There were about ten members, not four.

خواجہ محمد صفدر — اس لئے آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کہیں مجبوری کی صورت پیدا نہ ہو جائے ۔

مسٹر افتخار احمد خاں — (جھنگ ۔ ۱) ۔ صدر محترم — کل اس موضوع پر کچھ ناقص خیالات اپنے عرض کر چکا ہوں ان کو آج دوہرانا بھی نہیں چاہتا ۔ ویسے بھی صدرگرامی تھک گئے ہیں ، ہم تھک گئے ہیں ، یہ معزز ارکان ایوان تھک گئے ہیں ۔ اخبار والے لکھنے سے تھک گئے ہیں ۔ ان باتوں کو، ان بنیادی باتوں کو، ان بنیادی مسائل کو جن پر بار بار ہم نے کہا ہے ۔ کب تک ان کو دوہرائیں تو یہ بنیادی جمہوریت والا مسئلہ ایسا دلچسپ اور اتنا عجیب و غریب ہے اور دنیا میں یکتا اور کیوں نہ ہو صدر گرامی ۔ اس کے تعریف کرنے کے لئے ولائیت سے پروفیسر رش بروک ولیمز تشریف لے آئے ۔ یہ کیوں نہ ہو اس کی تعریف میں لارڈ ڈیننگ نے قصیدے کہہ ڈالے اور اس کو شاہ نیپال نے تسلیم کر لیا کہ اس سے بہتر انتظام نہیں ہو سکتا ۔ یہ اتنا دلچسپ مضمون اور اتنا عجیب و غریب اور یکتا قانون ہے کہ اس پر جتنا بھی کہا جائے کم ہے ۔ لیکن صدر گرامی ۔ آج میں نہیں کچھ کہتا ، مجھے اب کچھ نہیں دوہرانا ، صرف ایک چیز کی طرف اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کچھ سال پہلے ایک زلزلہ آیا جس کو چند بھائیوں نے انقلاب کا نام بھی دیا ۔ زلزلہ آیا یا زلزلہ لایا گیا ، اس میں جہاں پارلیمنٹ ۔ صوبہ کی اسمبلیوں کو کالعدم قرار دیا گیا ۔ ان کو برخواست کیا گیا وہاں لوکل بورڈ کے انتظام اور لوکل بورڈ کے ڈھانچہ کو بھی مسمار کر دیا گیا ۔ ایوانوں کے ساتھ وہ لوکل سیلف گورنمنٹ جس کو ہمارے عوام نے جس کو ہمارے ملک نے بڑی جد و جہد کے بعد حاصل کیا

تھا ، ان کو بھی ختم کر دیا گیا ۔ صدر گرامی ۔ اس کا مقصد کوئی ترامیم کرنا نہیں تھا ، کوئی بہتر نظام سیلف گورنمنٹ میں لانا نہیں تھا ۔ اگر یہ مقصد ہوتا، اگر یہ نیت ہوتی تو پہلے بہتر نظام کا ڈھانچہ اس ملک کے سامنے پیش کرتے اور پھر ان جمہوری اداروں کو ختم کرتے لیکن یک قلم ان کو منسوخ کر دیا گیا ۔

Mr. Deputy Speaker. If the Member is going to speak on the Basic Democracies Order, he will need at least one day.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan. I need half an hour, Sir.

صدر گرامی ــ ان تمام ڈھانچوں کو گرا دیا گیا اور وہ ڈھانچے بتدریج لوگوں نے حاصل کئے تھے اگر آج اس لوکل سیلف گورنمنٹ کی تاریخ اس برصغیر پاک و ہند کے اندر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ آہستہ آہستہ ۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے جد و جہد کے بعد یہ حقوق حاصل کئے تھے۔ کبھی نان آفیشیل پریذیڈنٹ کو ہٹا کر پریذیڈنٹ شپ حاصل کی ، کبھی وائس چیئرمین کی جگہ حاصل کی ، کبھی بورڈ میں وائس چیئرمین کا حق تسلیم کیا گیا ، کبھی بالغ رائے دہی کا حق تسلیم کیا گیا ، لیکن وہ تو صدرگرامی ۔ انگریز کی حکومت تھی ، ایک سامراجی طاقت تھی ۔ اس کو یہ حق پہنچتا تھا اور وہ کہا کرتا تھا کہ ابھی ہندوستان والے تیار نہیں ہیں کہ ان کو حکومت کے اختیارات سونپ دیئے جائیں ۔ لیکن کتنا مقام افسوس ہے کہ آج پھر آزادی اور جمہوریت کو قسطوں میں دیا جا رہا ہے ۔ آج پھر یہ تھرمامیٹر سے دیکھا جا رہا ہے کہ قوم ابھی وائس چیئرمینی کے لئے تیار ہے ۔ یا چیئرمینی کےلئے تیار ہے افسوس کا مقام ہے انگریز کا تو یہ بہانہ تھا آزادی کو روکنے کے لئے۔ سامراجی طاقت کا یہ بہانہ تھا آزادی کو روکنے کے لئے ۔ غلامی کا دور وسیع اور لمبا کرنے کے لئے۔ لیکن یہ قوم جس نے آج سے ۱۶ سال پہلے مکمل آزادی حاصل کی ہے ، مکمل اختیارات سنبھالے ہیں اور دنیا نے تسلیم کیا ہے کہ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار مملکت اس صفحہ ہستی پر آ گئی ہے ۔ آج اس کی تردید ہو رہی ہے اور ہر طرف سے تردید ہو رہی ہے ۔ آج پھر یہ امتحان لیا جا رہا ہے کہ آیا قوم اس قابل ہے کہ اس کو وائس چیئرمین بنا دیا جائے ۔ آیا اس قابل ہے کہ اس کو بنیادی جمہوریت

کا ممبر بنا دیا جائے ۔ اس قسط وار آزادی اور یہ قسط وار جمہوریت کو کتنی مدت لگے گی ۔ آپ یہ چاہتے ہیں جیسا انگریز نے اپنی پارلیمنٹ کو اپنی جمہوری روایات کو ایک ہزار سال میں ترتیب دیا ہے اور اس کی نشو و نما ہوئی ہے ۔ وہی سورسز وہی طریقہ وہی معیار آپ بھی رکھنا چاہتے ہیں ۔ قوم کتنے عرصہ میں تیار ہوگی کیا تاریخ کو پھر ایک ہزار سال پیچھے لے جانا چاہتے ہیں ۔ صدر گرامی ۔ میرے فاضل دوست نے ادھر سے فرمایا ہے کہ بنیادی جمہوریت کے ذریعہ دیہات میں ترقی ہوگی ، کامیاب نظام حکومت قائم ہوگا ۔ کیا یہی کامیاب نظام دیہاتیوں کے لئے ہے ۔ اگر صرف ناموں کے بدلنے سے کامیابی آ جاتی ہے ، جسے پہلے ڈسٹرکٹ بورڈ کہا جاتا تھا ، آج ڈسٹرکٹ کونسل کہا جاتا ہے ۔ پہلے میونسپل کمیٹی کہا جاتا تھا ، آج میونسپل کونسل کہا جاتا ہے ۔ اگر صرف ناموں سے ترقی آسکتی ہے تو میں ان کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا ۔ مجھے افسوس ہے لیکن آئیے میں جائزہ لیتا ہوں اور آپ کے توسط سے معزز ممبران کو بتاتا ہوں ، اگر دیہاتوں میں پچھلے پانچ چھ سال میں کوئی سکول ہے تو وہ امریکہ کی پی ۔ ایل ۴۸۰ کے ماتحت بنا ہے ۔ اگر کوئی ترقی ہوئی ہے تو اس قرضہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے جس کا آج بھاری بوجھ اس قوم پر پڑا ہوا ہے ۔ صدر گرامی ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ آج پاکستان ۵۰ کروڑ روپیہ سالانہ سود دینے پر مجبور ہے ۔ اس کو آپ ترقی کہتے ہیں ، پھر ان کو بدنام کرتے ہیں جن کو ایبڈو کر دیا گیا ہے ۔ انہوں نے پیٹ پر پتھر رکھ کر قوم کو آگے بڑھایا تھا (ہیئر ۔ ہیئر) وہ ترقی انہوں نے اپنے وسائل میں رہ کر کی تھی ۔

وزیر ریلوے ــ ان میں ایک پتھر آپ بھی ہیں ۔

مسٹر افتخار احمد خاں ــ لیکن آپ ڈوبنے والے پتھر ہیں ۔ انہوں نے اس وقت جو ترقی قوم اور ملک کے لئے کی انہوں نے اپنے ذرائع اور وسائل میں رہ کر کی ، لیکن آج وہ ترقی اس قرضہ کی وجہ سے ہے جس کا بار گراں اس قوم پر ڈال دیا گیا ہے ۔ آج کی ترقی میں اگر کوئی سکول دیہات میں اکا دکا نظر آتا ہے .....

Mr. Deputy Speaker. The Member is discussing the progress.....

مسٹر افتخار احمد خاں ــ جناب والا ــ انہوں نے ادھر سے کہا ہے اور بنیادی جمہوریت کے نظام کو ڈسکس کیا ہے ۔ میں جناب محمد یاسین وٹو صاحب کا جواب دے رہا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker. The Member can discuss it briefly, but he must come to the next point.

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ جناب والا ۔ اگلے پوائنٹ پر ابھی آ جاتا ہوں ۔ اس لئے مجھے یہ کہنے میں ذرا سا بھی تامل نہیں ہے کہ اس نظام سے نہ صرف کوئی ترقی نہیں ہوئی ہے بلکہ ترقی معکوس ہوئی ہے اور قوم پیچھے کی طرف گئی ہے ۔ قوم کے حقوق کو اور قوم کے مفادات کو نقصان پہنچا ہے ۔ کون نہیں جانتا میں اپنے ضلع کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ جو ترقی ہوئی ہے اور جو مفاد ہے وہ یہ ہے کہ آج جو ایک elected چیئرمین ضلع کے لئے ہو سکتا ہے اس کے لئے ایک ملازم پیشہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کیا ایک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جو آج وائس چیئرمین بنے ہیں ان کو شہر کے حالات کا علم ہو سکتا ہے ۔ کیا ان کے پاس اتنا وقت ہے ، کیا ان کے ہاتھ اور ان کی انگلیاں قوم کی نبض کے اوپر ہیں ۔ کیا محلوں کے نقشے، کیا محلوں کے حالات کو جانتے ہیں ۔ نہ وہ ان کو جانتے ہیں نہ اس سے واقف ہیں ۔ آج ڈسٹرکٹ بورڈ کی کیا حالت ہے ممکن ہے پروگریس ہو لیکن جب تک عوام کے نمائندے اپنے کام کو نہیں سنبھالتے حالت سدھر نہیں سکتی ۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فرائض کو دیکھئے ان کی ڈیوٹی کو دیکھئے کیا وہ اس کام کو ادا کرتے ہیں کیا ان کے پاس وقت ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں وہ اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتے ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف توجہ دینے کے لئے ایک ہمہ وقت آدمی کی ضرورت ہے ۔ ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جس کو ضلع کے ساتھ محبت ہو اور ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو اس ضلع کا نمائندہ ہو ۔ اس ضلع کا پچھلے پانچ چھ سال سے اگر آپ موازنہ کریں اس regime میں یا پہلے زمانے میں اس سے کئی گنا ترقی تھی ۔ اس ملک میں پہلے کیا تھا ۔ ۱۶ سال پہلے جب پاکستان بنا تو اس ملک میں قلم دوات بھی نہیں تھی ، کوئی چیز نہیں تھی ، اس ملک کے اندر یہ سب

کچھ انہیں کے سر سہرا ہے جنہوں نے اس ملک کو ۱۹۵۸ء میں ترقی کے راستے پر گامزن کر دیا تھا لیکن آج صدر گرامی ۔ اب یہ ترقی قرضے لے کر ہو رہی ہے .....

Mr. Deputy Speaker. The Member is discussing the development.

مسٹر افتخار احمد خان ــ اب صدر گرامی ــ میں ڈسٹرکٹ کے چیئرمینوں کی طرف آتا ہوں میں نے عرض کر دیا ہے کہ وائس چیئرمین کے پاس اختیارات کچھ بھی نہیں ہیں اس کے اختیارات وہی ہیں جو چیئرمین اس کو تفویض کرے لیکن اس کی تقرری کے لئے اور گنجائش نکالنے کے لئے اور اسامی قائم کرنے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ جمہوریت کی طرف قدم ہے ۔ وہ کس کا نمائندہ ہوگا ذرا غور کریں ۔ آج سارے مغربی پاکستان میں ایک آدمی بھی کسی ڈسٹرکٹ بورڈ میں elected نہیں ہے ۔ بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں تمام کے تمام nominated ہیں ۔ ایک آدمی بھی elected یا منتخب نہیں ہے ۔ ایک آدمی بھی اس وقت تک الیکشن کے ذریعہ سے نہیں ہوا صرف ایک تہائی آدمی ان میں وہ ہیں جو نام زد کردہ ہیں جو اپنے مقامات پر چیئرمین ہیں ۔ لیکن اس میں بھی Pick and choose کا سلسلہ ہے ۔ وہ الیکشن کی وجہ سے کامیاب ہو کر ڈسٹرکٹ بورڈ میں نہیں آئے ۔ تو جو ادارہ سرے سے ہی ایک نامزد ادارہ ہو، جو ادارہ سراسر تردید جمہوریت ہو ۔ وہاں ایک Vice Chairman کو منتخب کرنا اور پھر منتخب بھی کس انداز سے کرنا ، کہ اس میں افسران بھی حصہ لیں گے اور کل ہم سے آپ credit لیں گے ۔

Mr. Deputy Speaker. This has been denied.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan. Please read the section. If somebody denies it he is misleading the House.

اس میں افسر بھی حصہ لیں گے اس میں نامزد ارکان بھی حصہ لیں گے ۔ یعنی وہ ارکان جنہوں نے ویسے کبھی کسی الیکشن میں حصہ نہیں لیا ۔ جس ادارے کی تشکیل نامزدگی پر ہو اس کا انتخاب اور اس کے Vice Chairman کے انتخاب کا آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے

ھیں ۔ ظاھر ھے کہ جس کو ڈپٹی کمشنر صاحب نامزد کریں گے وھی Vice Chairman ھوگا ۔ اس لئے انہوں نے اس آرڈیننس کے ذریعے ھمیں کچھ بھی نہیں دیا اور نہ جمہوریت کی طرف کوئی قدم اٹھایا ھے ۔ ان کے نام بہت ھیں اور کام بالکل نہیں ۔ انہوں نے اصول یہ بنا رکھا ھے کہ پراپیگنڈا کرو گوبلز کی طرح اور کام بالکل نہ کرو ۔

صدر گرامی ــ اب ایک چیز جس کی وجہ سے میں اس آرڈیننس کی تائید کرتا ھوں وہ وارڈ بنانے کے متعلق ھے ۔ یہ درست ھے کہ انہوں نے right direction میں ایک صحیح قدم اٹھایا ھے ۔ پہلے صورت حال یہ تھی کہ ایک وارڈ سے چار آدمی منتخب ھوا کرتے تھے ۔ جس نے پانچ سو ووٹ لئے وہ بھی کامیاب 'ور جس نے پچاس ووٹ لئے وہ بھی کامیاب ۔ ویسے ووٹوں کا تو کوئی معیار ھی نہیں ، لیکن اس میں بھی مجھے ایک شبہ اور خطرہ نظر آتا ھے ۔ اس کا اظہار بھی میں اس موقع پر کر دینا ضروری سمجھتا ھوں ۔ ان کا ارادہ یہ معلوم ھوتا ھے کہ ھمارے اگلے انتخابات کو ملتوی کیا جائے ۔ اسی لئے نہ وارڈ بننے شروع ھوئے ھیں اور نہ ھی ووٹیں لکھنا شروع کی گئی ھیں ۔

Minister of Law. (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : On a point of order, Sir. This is incorrect. The orders have been issued. Election authorities have been constituted ; the work is ahead ; electoral rolls have been prepared on the basis of the wards as envisaged by this Ordinance. The electioneering campaign is in full force and I assure the member that the elections will be held according to the schedule.

خواجہ محمد صفدر ــ معلوم ھوتا ھے کہ یہ کام کہیں کمرے میں چھپ کر ھو رھا ھے ۔

Mr. Deputy Speaker. There has been a notification to this effect.

مسٹر افتخار احمد خان ــ صدر گرامی ــ Notification بھی issue ھوئی ھے اور Election Authority بھی constitute ھو چکی ھے ۔ لیکن عملی طور پر کچھ نہیں ھوا ۔ اس ایوان کے ۱۵۰ ممبر ھیں ۔ کیا ان میں سے کوئی بھی یہ کہہ سکتا ھے کہ ان کے ضلع میں وارڈ بنانے یا ووٹروں کی فہرستیں بنانے کا کام شروع ھوا ھے ۔

وزیر قانون—جناب والا ۔ معزز ممبر ڈیڑھ ماہ سے تو یہاں بیٹھے ہیں ۔ ان کو کیا پتہ کہ ان کے حلقے میں کیا ہو رہا ہے ۔

مسٹر افتخار احمد خاں—صدر گرامی ۔ اس کے باوجود بھی اگر وہ یقین دہانی کرائیں تو میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ اور اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ تاہم میں حکومت سے کہوں گا کہ یہ وارڈوں کی تشکیل کا کام جلدی کرائیے ۔ فہرستیں جلدی بنوائیے اور انتخابات کا انعقاد میعاد کے اندر کرائیے ۔

مسٹر عبدالرازق خاں — (مردان — ۳) جناب سپیکر ۔ Basic Democracies Order میں ترمیم کے لئے یہ آرڈیننس اس مقصد کے لئے لایا گیا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں جو سستی پیدا ہوگئی تھی اسے دور کیا جائے ۔ نیز کسی یونین کونسل ، یونین کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کے خلاف ، جب کہ وہ بحیثیت چیئرمین اپنے فرائض صحیح طریق پر انجام نہ دے رہا ہو ۔ عدم اعتماد کا اظہار کرنے کے لئے قانون میں کوئی دفعہ موجود نہ تھی ۔ لہذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس قانون میں ایسی ترامیم کی جائیں جن سے ایسے چیئرمین صاحبان کو جو بنیادی جمہوریت کے قوانین کے مقاصد کو پورا نہیں کر رہے ۔ اور اس طرح عوام کی صحیح خدمت سے قاصر ہیں ۔ ہٹانے کا بندوبست کیا جائے ۔ لہذا اس مقصد کے لئے اس آرڈیننس میں یہ دفعہ رکھی گئی ہے جو نہایت مفید ہے ۔ کیا ہی اچھا ہوتا جیسا کہ حکومت خود ہی تسلیم کر چکی ہے کہ اس کے بعد یونین کونسلوں میں نامزدگی کا سلسلہ بالکل ختم کر دیا جائے گا ۔ اگر اس آرڈیننس کے ذریعے چیئرمین کو ہٹانے کا اختیار صرف منتخب ممبران کو دیا جاتا ۔ اس آرڈیننس میں بعض ایسی باتیں دی گئی ہیں کہ اگر اسے بل کی صورت میں پیش کیا جاتا تو ہم اس میں ترامیم پیش کر سکتے تھے ۔ لیکن اب صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ اسے منظور کر لیا جائے ۔ اور جناب وزیر قانون کی خدمت میں اپنی وہ گذارشات پیش کی جائیں تاکہ اگر ممکن ہو ۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ ممکن نہ ہو ۔ تو وہ تمام ضروری ترامیم ایک بل کی شکل میں اس ایوان کے سامنے لائیں ۔ لہذا میں گذارش کروں گا کہ یونین

کونسل ، یونین کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کو منتخب کرنے اور اسے ہٹانے کا اختیار صرف منتخب ممبران کو دیا جائے۔ یہ بہت مفید ہوگا۔ کیونکہ آئندہ پروگرام یہی ہے۔

اس کے علاوہ گذارش یہ ہے کہ اس ترمیمی آرڈیننس میں ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین کو منتخب کرنے اور ہٹانے کے لئے بھی دفعات رکھی گئی ہیں۔

جہاں تک ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین کے انتخاب کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے Local Bodies یعنی ڈسٹرکٹ بورڈوں کے چیئرمین ہمیشہ منتخب لوگ ہوتے تھے ، جو دورے کیا کرتے تھے۔ ان کو دیہات کے عوام کی تکالیف کا علم ہوتا تھا۔ جنہیں ختم کرنے کے لئے وہ کافی کام کیا کرتے تھے اور زیادہ مؤثر طریقے سے کیا کرتے تھے۔ لیکن اب جب سے ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر صاحبان ہو گئے ہیں۔ ان کی ذمہ‌داریاں گونا گون ہیں اور عموماً بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے ڈسٹرکٹ بورڈ جسے اب ڈسٹرکٹ کونسل کہا جاتا ہے ، کی طرف پوری طرح توجہ نہیں دے سکتے۔ لہذا وہاں ایک ایسے منتخب نمائندے کی انتہائی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جسے عوام کا اعتماد حاصل ہو۔ لیکن وائس چیئرمین کا جو طریقہ اس آرڈیننس میں رکھا گیا ہے وہ زیادہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین کا انتخاب صرف وہ ممبران کرتے جو appoint تو ہوں۔ لیکن وہ منتخب ہوتے۔ ڈسٹرکٹ کونسل میں ایسے ممبران کی تعداد کم از کم ایک تہائی ہے۔ میری رائے میں ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین کو منتخب کرنے اور اسے ہٹانے کا اختیار صرف ان ممبران کو ہونا چاہیئے جو منتخب ہوں خواہ وہ appointed ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ Official اور Non-Official ممبران کو جو بنیادی جمہوریتوں کے کسی ادارے میں بھی منتخب نہیں ہوئے ، یہ اختیار قطعاً نہ ملنا چاہیئے۔

جناب والا—اس آرڈیننس میں ایک ترمیم کے ذریعے ہر ممبر کو منتخب کرنے کے لئے ایک علیحدہ وارڈ بنانے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے جس پر میرے بعض معزز دوستوں نے اعتراض کیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر—"معزز دوست" پارلیمنٹری نہیں ہے ۔

مسٹر عبدالرازق خاں—Sorry Sir. معزز ممبران نے اعتراض کیا ہے کہ اگر چھوٹے چھوٹے وارڈ بنائے جائیں تو عین ممکن ہے کہ لوگ برادری اور رشتہ داری کی بنا پر منتخب ہو کر آئیں ، اور اس طرح بنیادی جمہوریت کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے ۔ میں اس بات میں ان سے متفق نہیں ۔ میرے خیال میں یہ ترمیم نہایت مفید ہے ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے چار چار، پانچ پانچ، چھ چھ اور آٹھ آٹھ ممبران منتخب کرنے کے لئے جو وارڈ بنائے گئے تھے ۔ اس میں برادری اور رشتہ داری کا اثر زیادہ تھا ۔ اب جب کہ وارڈ چھوٹے ہو گئے ہیں اور اس میں ووٹروں کی تعداد محدود ہو گئی ہے ۔ وہ ووٹر اپنی تعداد میں سے کسی ایک کو منتخب کریں گے ، تو کوئی وجہ نہیں کہ پچھلے انتخابات سے آئندہ انتخابات بہتر اور زیادہ مؤثر نہ ہوں ، اور اچھے لوگ سامنے نہ آئیں ۔

اس کے علاوہ گذارش یہ ہے کہ اس بنیادی جمہوریت کے ایک وارڈ میں ایک ممبر منتخب کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ شخص ایسا ہو جسے اس کے قریب کے لوگ اچھی طرح سے جانتے ہوں ۔ جو ان کی خدمت کر سکتا ہو اور ان کی روز مرہ زندگی میں ان کے کام آئے ۔ اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو منتخب کریں جو ان میں سے ہو ۔ ان کے قریب ہو اور ان کے کام آ سکتا ہو ۔ میرے خیال میں تو یہ ترمیم نہایت مفید ہے اور بنیادی جمہوریت کے نظام کو تقویت پہنچانے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی جمہوریت کے نظام سے دیہاتی عوام کو زیادہ فائدہ پہنچا ہے ۔ ممکن ہے ۔ اس پر اعتراض کیا جائے لیکن مجھے یہ بات کہنے میں ہرگز باک نہیں کہ بنیادی جمہوریت کا نظام ایسا ہے کہ دیہی عوام کے لئے اس سے بہتر کوئی نظام نہیں ہو

سکتا۔ میں تو یہاں تک متفق ہوں جیسا کہ اس طرف سے کسی معزز ممبر نے فرمایا تھا کہ بنیادی جمہوریت کے تحت یونین کونسل یا یونین کمیٹی کے اختیارات بہت کم ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہوگا کہ ہر یونین کمیٹی کے پاس اپنی پولیس ہو۔ اپنا میجسٹریٹ ہو اور اس ادارے کے اختیارات زیادہ وسیع ہوں جس طرح کسی لوکل گورنمنٹ کو حاصل ہوتے ہیں یا جس طرح امریکہ میں کاؤنٹی کونسلیں کام کرتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) یہی ایک طریقہ ہے جس سے سارے پاکستان کی آبادی ترقی کر سکتی ہے۔ جناب والا۔ ایک اور نہایت اہم بات ہے جو میں محترم وزیر قانون کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات بڑی عجیب ہے کہ جو اصحاب الیکشن لڑے اور ہار گئے۔ بعد میں وہ ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل کے ممبر بن گئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل میں ان کے اختیارات اس معزز ایوان کے ممبران سے زیادہ ہیں۔ وہ اگرچہ ہم سے الیکشن ہار چکے ہیں لیکن ان کی پوزیشن ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل میں زیادہ موثر ہے۔ اور وہ عوام کی زیادہ خدمت کر رہے ہیں۔ وہ ڈویژنل کونسلوں کے منظور نظر بن گئے ہیں اور کسی وجہ سے ہم ان کی نظر عنایت سے دور رہے۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ کوئی ایسی ترمیم لائی جائے جس سے ایسے اصحاب جن کو قوم نے سارٹیفیکیٹ نہیں دیا اور نمائندگی کے اہل نہیں سمجھا ان کو ڈسٹرکٹ کونسلوں اور ڈویژنل کونسلوں سے نکالا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید احمد سعید کرمانی—ابھی سے کوئی assurance لے لیں۔

مسٹر عبدالرازق خاں—مجھے یقین ہے کہ آپ ایسی ترمیمات ایک بل کی شکل میں لائیں گے تاکہ ہم اس پر بحث کر سکیں اور اس نظام کو زیادہ موثر بنانے کی تجاویز پیش کر سکیں۔

نوابزادہ غلام قاسم خان — پوائنٹ آف انفارمیشن — جناب صدر — میں اس بات کی وضاحت چاہتا ہوں کہ ''میرے دوست،، کہنا کس طرح غیر پارلیمانی الفاظ ہیں اور آیا ''میرے دوست'' کہنا بری بات ہے۔ دوسری

طرف سے تو ''بچہ جمورا'' کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر — آپ کو چاہئے تھا کہ اس وقت اعتراض کرتے -

نوابزادہ غلام قاسم خان — دوسری طرف سے تو کیا کچھ کہا جاتا ہے — ''میرے دوست'' کہنا کوئی ایسی بات نہیں کہ اسے غیر پارلیمانی کہا جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر — اس کی بجائے ''معزز ممبر'' کہنا چاہئے -

سید احمد سعید کرمانی — (لاہور—۵) جناب صدر — پیشتر اس کے کہ میں آرڈیننس کی قباحتوں اور برائیوں کی طرف اس ایوان کی توجہ دلاؤں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اختصار کے ساتھ بنیادی جمہوریت کے نظام کے متعلق کچھ کہوں :

جناب والا — حقیقت یہ ہے کہ بنیادی جمہوریت کا نظام کوئی نیا نظام نہیں -اس سے پہلے بھی اس صوبہ میں پنچایت کا قانون رائج تھا - یہ قانون ۱۹۱۲ سے اس صوبہ میں لاگو تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر — کس صوبہ میں -

سید احمد سعید کرمانی — صوبہ پنجاب میں -

اگر آپ غور فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ یہاں یہ کیا گیا ہے کہ پنچایت سسٹم کو میونسپل کمیٹیوں میں بھی رائج کر دیا ہے - اور دن رات اس بات کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں اور in season and out of season اس کا credit لے رہے ہیں -

جناب والا - یہ پرانی بات ہے اس پر کئی سال تک عمل ہوتا رہا ہے - اور اس کے کوئی مفید نتائج برآمد نہیں ہوئے - اب میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حکومت نے یہ کوئی نئی چیز پیش نہیں کی - بلکہ صرف اتنا کیا ہے کہ ایک پرانی اور نا کارآمد چیز کو شہروں میں بھی

نافذ کر دیا ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شہروں میں اس سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ۔

ایک معزز ممبر ــ کیا آپ اس آرڈیننس پر بحث کر رہے ہیں ۔

سید احمد سعید کرمانی ۔ آپ کیوں ٹوک رہے ہیں ۔ میں آرڈیننس کی طرف آ رہا ہوں ۔

جناب والا ــ اگر انصاف کی رو سے دیکھیں تو اس آرڈیننس میں صرف دو باتوں کو چھوڑ کر باقی سب بری باتیں ہیں ۔ اس میں سات باتیں ایسی ہیں جو قابل اعتراض ہیں ۔ ان سات باتوں کی وجہ سے تھوڑی بہت خوبی جو اس ترمیم سے اس آرڈیننس میں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی بالکل برباد ہو گئی ہے ۔

ہمیں بغض سے کام نہیں لینا چاہئے ۔ اس میں سیکشن ۹۴ ایسا ہے جس کے ذریعہ سے اب یونین کونسل ، یونین کمیٹی ، ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپل کمیٹی پر آسانی سے دعویٰ ہو سکتا ہے ۔ یہ واقعی ایسا قدم ہے جو آگے کی طرف بڑھایا گیا ہے ۔ اور یہ بات اچھی ہے اگرچہ ایک محدود طبقہ کو اس کلاز سے فائدہ پہنچے گا ۔

اس کے بعد جناب والا ــ دوسری بات جو انہوں نے قابل تحسین کی ہے وہ یہ ہے کہ جو سزا یافتہ لوگ ہیں وہ اس آرڈیننس سے پہلے نہ صرف ممبر نہیں بن سکتے تھے بلکہ ان کو ووٹ دینے کا حق بھی نہیں تھا ۔ اب اگرچہ کوئی سابق سزا یافتہ ممبر نہیں ہو سکتا لیکن وہ ممبران کے چناؤ کے سلسلہ میں ووٹ دے سکتا ہے ۔ صرف یہ دو باتیں ہیں جن کی وجہ سے ہم اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں باقی باتوں سے تو حد درجہ مایوسی ہوتی ہے ۔ میں صرف ان کی طرف اشارہ کروں گا ۔

پہلے تو یہ ہے کہ اس ترمیمی آرڈیننس میں یونین کمیٹی کے لئے ایک قانون نافذ کیا ہے ایک طریق کار نافذ کر دیا ہے اور یونین کونسل کے لئے دوسرا طریق کار نافذ کیا ہے ۔ صوبہ بھر میں اگر یونین کمیٹی میں

نامزد ممبر نہیں ہیں تو یہ اچھی بات ہے لیکن یونین کونسل میں کم و بیش ہر جگہ نامزد ممبر موجود ہیں ۔ شہروں میں جب کسی وائس چیئرمین یا چیئرمین کو ہٹانا مقصود ہو تو اسے ہٹانے میں صرف منتخب شدہ ممبر حصہ لیں گے حالانکہ یونین کونسل کے سلسلہ میں نہ صرف منتخب شدہ اراکین حصہ لیں گے بلکہ نامزد اراکین بھی حصہ لیں گے ۔ تو جناب والا ۔ آپ ایک صوبہ میں بسنے والے لوگوں کو More Democratic Rights دیتے ہیں ۔ یا یوں کہئے ۔ کہ جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے آپ ان کو زیادہ ترقی یافتہ سمجھتے ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی دیہاتوں میں بسنے والوں کے لئے آپ اتنی مشکلات پیدا کر رہے ہیں ۔ آپ ان کے لئے ایک نیا اور بالکل مشکل طریقہ کار پیدا کر رہے ہیں ۔ ایسا کر کے انہیں Second Rate Citizens سمجھتے ہیں ۔ چونکہ یہ تفاوت نہ صرف قابل اعتراض ہے ، بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے صوبے کے دو مختلف گروہوں میں بلا وجہ غلط فہمی پیدا ہو ۔

جناب والا ــ دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے ۔ اور اگر یہ دوسری بات بھی پہلی بات کے سلسلے میں ہے اور جو پہلی بات میں نے عرض کی ہے کہ ان دونوں طریقہ ہائے کار میں تفاوت ہے ۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ appointed ممبروں کو بالکل چھٹی دی جاتی ۔ جیسا کہ میونسپل کمیٹی میں appointed ممبر نہیں ہیں ۔ لیکن ان کو بر قرار رکھا گیا ہے ۔ ان کی حفاظت کر دی گئی ہے ۔ یہ تو ایسا قدم ہے کہ جسے رجعت پسندی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

جناب والا ــ تیسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ وارڈز کے متعلق ہے ۔ اگرچہ میرے فاضل دوست (دوست تو میں نہیں کہہ سکتا ۔ کیونکہ آپ نے منع کیا ہے ۔ دشمن اس لئے نہیں کہتا کہ دشمن میں نہیں ۔) فاضل ممبر from Gujrat میاں محمد اکبر نے عرض کر دیا ہے ۔ اصولی طور پر تو Territorial units پر اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ اصل وجۂ اعتراض کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ ہم اپنے ملک میں ، اپنے صوبہ میں الیکشن کا وہ

سسٹم نافذ کریں کہ جس میں انتظامیہ کسی قسم کی مداخلت نہ کر سکے ۔ تو Territorial units کے ہوتے ہوئے آپ یقین کیجئے کہ 98% وہ ممبر منتخب ہوں گے ۔ جن کو اپنے علاقے کی پولیس منتخب کرائے گی ۔ کوئی ایسا شہری یا ایسا دیہاتی جو اپنے علاقے میں واقعی مقبول ہو ۔ لیکن اگر اس کے متعلق علاقے کی پولیس کو یہ شبہ ہو کہ اس کا آگے جانا حکومت کے لئے اور ان کے لئے شاید سود منہ نہ ہو ۔ تو اس کی وہ مقبولیت اس کے کام نہ آئے گی وہ اس کا ساتھ نہ دے گی ۔ بلکہ علاقے کی پولیس آسانی کے ساتھ اس الیکشن کو Manipulate کر لے گی ۔ میں نے کہا ہے کہ اصولی طور پر میں Territorial units کی تائید کرتا ہوں ۔ لیکن وہاں جہاں انتظامیہ اس میں مداخلت نہ کرتی ہو ۔ لیکن جہاں انتخابات میں مداخلت کرنا انتظامیہ اپنا حق سمجھتی ہو ۔ اور بعض حالات میں خود حکمران بھی اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوں ۔ تو ان حالات میں وارڈز کو Territorial units میں منقسم کرنا انصاف کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے ۔ ایک اور نکتہ نگاہ سے بھی آپ غور کریں کہ Territorial units کا مطلب آپ کہتے ہیں کہ محلے ہیں ۔ اور یہ کہ ہر محلہ اپنا ایک نمائندہ بھیجے ۔ لیکن پہلے یہ سسٹم نہیں تھا کہ جو سارے وارڈ میں اوپر پہنچ جاتے تھے ۔ ان کا حق تھا کہ وہ منتخب ہوں ۔ اب محلوں کے مسائل وارڈز کے مسائل سے مختلف ہوتے ہیں ۔ جیسے اب آپ ایک محلے سے نامزد کرتے ہیں ۔ یا Territorial unit سے نامزد کرتے ہیں ۔ تو وہ تمام محلے کی نگہداشت تو کرسکتا ہے ۔ حالانکہ اس سے کام کیا لینا ہے ۔ تمام وارڈ کے مفادات کی نگہداشت ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ یہ بتائیے کہ Territorial units کا مقصد کیا ہے ۔

سید احمد سعید کرمانی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک وارڈ میں ایک یونین کمیٹی بنی ہے ۔ اور مثال کے طور پر اس کے سولہ ممبر ہیں ۔

تو اس کا وارڈ سولہ Territorial units میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ اور ایک Territorial unit ایک نمائیندہ بھیجے گا۔ پہلے یہ تھا ۔ پہلے یہ ہے ۔ کہ سارے وارڈ میں سولہ ممبر منتخب ہوتے ہیں ۔ اور سارے وارڈ سے تمام امیدوار اپنے لئے ووٹ اکھٹے کرتے تھے ۔ جسے کہ آپ Multipurpose بھی کہتے ہیں ۔ وہ سسٹم ہمارے اپنے صوبے کے مخصوص حالات کے پیش نظر بہتر تھا ۔ تو جناب والا ۔ میں پر زور الفاظ میں اپنے بھائیوں سے استدعا کروں گا کہ . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ لیکن آئین میں Territorial Electoral units کا مفہوم کچھ اور ہے ۔

سید احمد سعید کرمانی ۔ As we generally understand, Sir.

جناب والا ۔ تو میں حکومت سے بڑے ادب کے ساتھ یہ سوال پوچھتا ہوں کہ آخر صوبے کے کون سے گوشے سے یہ آواز اٹھی ہے کہ آپ وارڈز کو Territorial units میں تقسیم کریں ۔ (ایک آواز ۔ یہ ہماری طرف سے) رائے صاحب آپ بھی ہمارے ساتھ ہیں ۔

آپ پچھلے چند ماہ کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں ، کہ کسی آدمی کسی فرد واحد نے یہ نہیں کہا کہ آپ وارڈز کو Territorial units میں تقسیم کریں ۔ یہ کوئی عوامی مطالبہ نہیں ہے ۔ اور اگر آپ عوام کے جذبات کا جائیزہ لیں ۔ تو میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ سب کے سب اس حق میں ہیں کہ وارڈز کو Territorial units میں تقسیم نہ کیا جائے ۔ تو حیرت ہے کہ جب عوام نے مطالبہ بھی نہیں کیا ۔ اور جب عوام اس کو پسند بھی نہیں کرتے ۔ تو اس کے باوجود یہ Territorial units بلا وجہ اور بلا قصور ہم پر کیوں مسلط کئے جا رہے ہیں ۔

اب میں definition کی طرف آتا ہوں ۔ اور اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ انہوں نے Second Schedule میں ترمیم کر کے Electors Disqualifications of کو ہٹا دیا ہے ۔ اور qualifications میں ایک اور

اضافہ کر دیا ہے ۔ اور وہ اضافہ کیا ہے کہ "He is not of unsound mind" یعنی جس شخص کو آپ نے ووٹر بنانا ہے ، یا ممبر بنانا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ He should not be of unsound mind بات تو قابل تعریف ہے ۔ لیکن غور کیجئے کہ اس سے پہلے قانون کی حالت کیا ہے ۔ اس سے پہلے قانون کی حالت یہ تھی ۔ کہ نہ صرف قانون یہ کہے ۔ اور یہ طے کیا جائے کہ

"He is not of unsound mind but stands so declared by a competent court".

آگے یہ تھا کہ محض یہ کہہ دینا کسی کے بارے میں کہ یہ پاگل ہے ۔ اور عقل سے عاری ہے ۔ یہ کافی نہ تھا ۔ بلکہ اس کے لئے competent court کی verdict چاہئے تھی ۔ اور جب تک competent court یہ verdict نہ دیتی تھی کہ وہ unsound mind کا ہے ، اس کو ہٹایا نہیں جا سکتا تھا ۔ اس کو ووٹ ڈالنے کا حق تھا ۔ اور مختلف انتخابات میں پوری طرح حصہ لینے کا حق تھا ۔ اب صرف یہ کہہ دیا گیا ہے ۔ کہ یہ کافی ہے ۔ کہ

He is not of sound mind But who is to decide.

اب جو الیکشن آفسر ہیں ۔ یہ میڈیکل پروفیشن سے تعلق رکھنے والے تو ہیں نہیں ۔ تو جس جانب سے زیادہ دباؤ پڑے گا ۔ وہ کہہ دیں گے کہ He is not of sound mind اب معلوم یہ ہوتا ہے ۔ کہ . . . .

Mr. Deputy Speaker : It is not a disqualification under the constitution ?

Minister of Law : It is Sir.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir you are now making an enabling type of Ordinance, and, therefore, you should see that it should be fool-proof and everything should not be left at the discretion of the executive.

تو جناب والا ۔ انہوں نے qualification کی جو تعریف کی ہے اس کو مزید وسعت دے کر انہوں نے مبہم کر کے اس طرح سے اس صوبے کی کوئی خدمت نہیں کی ، بلکہ Disservice کی ہے ۔ آپ اس کا اندازہ لگائیے . . . .

اگر انہوں نے ایک یا دو منٹ تقریر کر کے اسے ختم کرنا ہے تو میں بھی ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker. If you save enough time for the Ministers to reply.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I will be brief Sir. I am not submitting any arguments in support of my submissions.

دوسری عرض یہ ہے کہ انہوں نے یہ تو کر دیا ہے کہ ایک شخص جو سزایاب ہو اس کو تو یہ کہتے ہیں کہ تم یونین کمیٹی کی ممبر شپ کا الیکشن نہیں لڑ سکتے ۔ لیکن قانون کی پوزیشن پہلے یہ تھی کہ وہ لوگ بھی لڑ سکتے تھے لیکن وہ نہیں جو کسی جرم کی پاداش میں سزا یاب تھے بلکہ الیکشن کے سلسلے میں کسی کرپٹ پریکٹس کے سلسلے میں جنھیں کرپٹ قرار دیا گیا تھا ۔ اب اس کلاس کو چھٹی دے دی گئی ہے ، سزایاب کو چھٹی نہیں ہے ۔ اگر ایک شخص کو کرپشن کے سلسلے میں کرپٹ قرار دیا گیا ہے تو بھی وہ ممبر ہو سکتا ہے ، چیئرمین بھی ہو سکتا ہے ، میونسپل کمیٹی کا ممبر بھی ہو سکتا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Which Section ?

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am referring to Second Schedule, paragraph 2.

جس کو انہوں نے Omit کردیا ہے تو یہ ایک افسوس ناک صورت حال ہے کہ ایک طرف تو حکومت یہ چاہتی ہے کہ ان افراد کو ان اداروں میں نہ گھسنے دیا جائے جن کو Competent کورٹ نے غنڈہ قرار دیا ہے اور یہ Competent کورٹ ان لوگوں کو بد اخلاقی کے جرم میں سزائیں دے چکے ہیں ۔ دوسری طرف انہیں افراد کو کہاں چھٹی دے دی گئی ہے جو الیکشن کے سلسلے میں کرپٹ پریکٹس کے مرتکب ہوئے ہیں ۔ الیکشن کے سلسلے میں ان اراکین پر ، ان افراد پر زیادہ سختی عاید ہونی چاہئے تھی جو لوگ انتخابات کے سلسلے میں کرپٹ پریکٹس کے مرتکب ہوئے ہیں ۔

اب جناب والا ــ میں وائس چیئرمین کے سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں نے دوبارہ غور کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ چودھری ابراہیم صاحب نے جو کچھ اس سلسلے میں فرمایا تھا وہ بے بنیاد نہ تھا ۔

ایک آواز ــ چودھری محمد ابراہیم ۔

سید احمد سعید کرمانی — میرے بزرگ معزز شریف نمازی ممبر اور صالح ممبر . . . .

"Every District Council shall, in the prescribed manner, elect one of its members, other than an official member, to be its Chairman."

Minister of Law. We mean what we said.

سید احمد سعید کرمانی — تو یہ قدغن ہے اور یہ پابندی ہے ۔ جسے وائس چیئرمین بننا ہے وہ آفیشل ممبر نہیں ہے لیکن یہ کہیں نہیں ہے کہ آفیشل ممبر وائس چیئرمین کے انتخاب کے سلسلے میں ہرگز نہیں حصہ لے سکے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ بھی تو آفیشل ہے وہ بھی حصہ نہ لے ۔

Minister of Law. No.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ان کو اجازت ہے ۔

سید احمد سعید کرمانی ۔ یہ اور بھی افسوسناک بات ہے کہ ابھی میونسپل آرڈیننس جو کل پاس ہوا تھا اس میں گورنمنٹ نے اس بات کا کریڈٹ لیا کہ ہم وائس چیئرمینوں کے سلسلے میں عدم اعتماد کا ووٹ منظور کرنے سے آفیشل ممبرز کو Eliminate کر رہے ہیں لیکن خدا جانے ڈسٹرکٹ کونسل اور تحصیل کونسل کے لئے کیوں ایسا کر رہے ہیں ۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ صوبے کی زیادہ آبادی دیہاتوں میں بستی ہے اور اکثریت پر اپنا تسلط اور گرفت مضبوط رکھی جائے ۔ یعنی ڈسٹرکٹ کونسل وائس چیئرمین کو ہٹانا چاہتی ہے تو وہ اس میں حصہ لے سکتی ہے یہ پرنسپل آپ یہاں مان چکے ہیں کہ آفیشل ممبر جو میونسپل کمیٹی میں ہوتے ہیں ان کو آپ وائس چیئرمین کو ہٹانے کے لئے ووٹ کا حق نہیں دیتے تو یہ دو متضاد رائیں ہیں صوبے کے دو مختلف طبقوں کے لئے اور دو مختلف قوانین آپ رائج کر رہے ہیں ۔ لہذا مجھے ڈر ہے بنیادی حقوق کا جو بل آ چکا ہے اس کی روشنی میں یہ قانون ٹھہر سکے ۔

Mr. Deputy Speaker. The Minister will reply to this point if there is any discrepency.

سید احمد سعید کرمانی — اب جناب آپ غور فرمایئے ان کی ستم ظریفی یہ ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی کا جو لفظ ہے اس کی تعریف بھی انہیں نے بدل دی ہے - پہلے پوزیشن یہ تھی کہ یونین ٹاؤن کمیٹی خواہ وہ کنٹونمنٹ بورڈ کی ہوں یا میونسپل بورڈ کی - ان کی کنٹرولنگ اتھارٹی گورنمنٹ تھی اب اس ترمیم شدہ آرڈیننس کے بعد جو یونین کونسلیں خوش نصیبی سے کنٹونمنٹ بورڈ کے حلقے میں ہوں گی ان کی کنٹرولنگ اتھارٹی گورنمنٹ ہے اور جو یونین ٹاؤن کمیٹیز کنٹونمنٹ بورڈ میں نہیں ہیں وہاں کمشنر نہیں کلکٹر صاحب ہو گئے ہیں - مثال کے طور پر مال روڈ پر کنٹرولنگ اتھارٹی کلکٹر ہے اور آر - اے بازار چونکہ کنٹونمنٹ کا ایریا ہے اس کے لئے گورنمنٹ ہے یعنی جو کنٹونمنٹ بورڈ میں بستے ہیں تو وہ (اے) کلاس کے شہری ہیں اور ہم ہیں سیکنڈ کلاس کے شہری -

مسٹر ڈپٹی سپیکر— پراونشل گورنمنٹ -

سید احمد سعید کرمانی — ہمارے لئے ضلع کا جو حاکم ہے جناب وہ ڈپٹی کمشنر ہے -

Mr. Ahmed Mian Soomro. Sir, the Central Government.

Khawaja. Muhammad Safder. Yes, the controlling authority is the Central Government. Mr. Soomro is right.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of Order. Sir, apart from the fact that I am, in principle, agreeable to the provisions of this Ordinance and support its objects but I would like to point out whether Constitutionally this legislature is competent to pass this Ordinance since it applies to cantonments also. Under the Third Schedule of the Constitution, any laws pertaining to cantonment areas including the Local Authorities and Local Self-Government are to be passed by the Central Legislature and since this Ordinance is sougth to apply to the Cantonment Board also, is this legislature competent to pass this Act ?

Mr. Deputy Speaker: I think this is not the stage where the member should raise an objection whether a particular law.....

Mr. Ahmed Mian Soomro: Constitutional points can be raised at any time.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: I am thankful to the leader of the Opposition for correcting me that Government in the case of the Union Councils means the Central Government.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir, there is a point of order put

by Mr. Soomro. You should first decide that.

Mr. Deputy Speaker : That is an objection which should have been raised at the time when the motion was moved.

Mr. Ahmed Mian Soomro : But, Sir, I am raising a point of order about the Constitution and it can be raised at any time.

In the Third Schedule of the Constitution you will find—

"Defence of Pakistan and of each part of Pakistan,—

(*e*) cantonment areas, including—

(*i*) the delimitation of such areas;

(*ii*) local self-government in such areas and the constitution of local authorities for such areas and the functions and powers of such authorities;

Therefore, where ever the Union Councils and Union Committees pertain to the cantonment areas, only the Central Government is competent to pass this legislation.

Mr. Deputy Speaker : How do you say that it affects cantonment area ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : If you see the Order which is sought to be amended it says that it applies to the whole of West Pakistan. I am sure you will agree that the cantonments of Lahore and Karachi are part of West Pakistan. They are neither the Federal Capital nor East Pakistan because there are three parts of Pakistan, *i. e.* East Pakistan, West Pakistan and the Federal Capital.

Mr. Deputy Speaker : How does this Ordinance particularly relate to cantonment area ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : It says 'to the whole of West Pakistan'. Is the Cantonment of Lahore not in West Pakistan ?

Mr. Deputy Speaker : Which particular section is that ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : If you see the Ordinance it says—"An Ordinance to amend the Basic Democracies Order, 1959, in its application to the Province of West Pakistan".

Mr. Deputy Speaker : Then it is presumed that any law, which is the exclusive authority of Central Government, made by a Provincial Government will be covering the area or the territory which is under the Province and not the Centre.

Mr. Ahmed Mian Soomro : This Ordinance seeks to apply to the whole of West Pakistan. If you see Section 12 of the Order where it is sought that 'after clause (5), the following new clause shall be added.....', you will find that Section 12 pertains to contonments also.

Mr. Deputy Speaker : Which Section of this Ordinance ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Section 4.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood). Kindly see the explanation at page 3 of the Ordinance—There it is said :

"A Vice-Chairman of a municipal body and a Vice-Chairman of a Cantonment Board, shall be deemed to be non-official members for the purpose of this Article."

This means that Cantonments are included.

Mr. Deputy Speaker : I do not know what the law Minister has to say about this.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, If we just see sub-article (2) of Article 1 of the original Order it says that it extends to whole of Pakistan. The original Order is a Central Order and not a Provincial one and whatever is within the jurisdiction of the Central Legislature, this original Order shall apply to it. But whatever has been legislated by the Governor or by the provincial Legislature, that will apply only to those subjects for which the Provincial Legislature or the Government has the authority to legislate. Now, I would invite your attention to the Preamble of this Ordinance. It says :

"Whereas it is expedient further to amend the Basic Democracies Order, 1959 in its application to the Province of West Pakistan for purposes here in after appearing; and whereas, the Provincial Assembly of West Pakistan is not in session and the Governor of West Pakistan is satisfied that cirumstances exist which render immediate legislation necessary ;

Now, therefore, in exercise of the powers conferred on him.....the Governor is pleased. ....."

So it is in its application to the province of West Pakistan and to only those subjects and areas which are within the jurisdiction of the Governor and the Provincial Legislature. So far as the Cantonment area is concerned, that is within the jurisdiction of the Central Legislature and to that the original Order shall apply and not this Order.

If you just permit me to answer to what Chaudhri Sultan Mahmood said, I would submit that he said that because in the Explanation a Vice-President of a Cantonment Board, where there are members of a District Council, shall be deemed to be a non official member for the purpose of this Article .....

Mr. Deputy Speaker : It is only a definition.

Mian Muhammad Yasin Khan Watoo : It is just a definition. Vice- Chairmen are to be elected under the original Order and not under this amending Order.

Mr Deputy Speaker : The question is whether a definition regarding a member who sits in the municipality can be disputed. It is only a matter of definition and, therefore, I rule out this point of order.

سید احمد سعید کرمانی - میں ادب سے عرض کررہا تھا کہ
جب ہم ترمیمی قانون لاتے ہیں تو اس وقت ایک وجہ مجبور کرتی ہے
اور وہ یہ کہ پچھلا قانون اب قابل عمل نہیں رہا اور کہ موجودہ زمانے
کے جو نظریات ہیں ان پر پورا نہیں اترتا لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ

آپ ترمیمی آرڈیننس کے ذریعے کہ جو پچھلی صورت حال ہے اس کو ترمیمی قانون کے ذریعے جو کوئی چیز فرسودہ ہو جائے یا وقت کے مطابق وہ غیر معقول نظر آئے اسکو معقول کیا جائے لیکن عجیب بات ہے اور مقام افسوس ہے کہ معقول کرنے کی بجائے قانون کو زیادہ غیر معقول کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker : I think the time is very limited and if the Minister is to reply then we shall have to extend the time. If the House agrees the time may be extended.

Minister of Law : I think, the question may now be put.

Mr. Deputy Speaker : I think there are a number of speakers. If the House likes, the time may be extended.

(*Voices : No*). Then the debate may continue. Mr. Abasi

Sardar Muhammad Ashraf Khan : I request that after the Speech of Sardar Abbasi, the closure motion may be put.

Mr. Deputy Speaker : Closure motion has not been moved.

Minister of Law : I did that after Mr. Kirmani's speech. The question may now be put and I may be given some time to wind up the debate.

Mr. Deputy Speaker : Will you be able to formally move the motion.

Minister of Law : I formally move that the question be now put.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جناب لیڈر گورنمنٹ پارٹی اور آپوزیشن پارٹی کے لیڈر کے درمیان معاہدہ ہوا تھا کہ جب تک ہماری طرف سے مقررین باقی ہوں گے وہ 'Closure Motion' تحریک بالکل نہیں کریں گے اور ہم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم لیجسلیشن کی بزنس میں پورا تعاون کریں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : This is no point of order. It is a particular arrangement. I think the Leader of the Opposition will clear the position.

مسٹر حمزہ ۔ جو چیز درست ہے ، اس پر عمل ہونا چاہئے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب والا۔ نہائیت ادب سے اپنے محترم

دوست کی خدمت میں آپکی وساطت سے عرض کروں گا کہ وہ Closure موشن پریس نہ کریں ۔

Minister of Law : Alright.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you very much.

Mr. Deputy Speaker : There is no question of closure. If Mr. Abbasi does not finished his speech today, he can continue it tomorrow.

سردار عنائیت الرحمٰن خان عباسی : (ہزارہ-۱) مسٹر سپیکر ۔ میں اس آرڈیننس پر کچھ کہنے سے قبل اپنے واجب الاحترام بھائی جن کی میں بڑی عزت کرتا ہوں اور بڑی قدر کرتا ہوں اور میری نگاہ میں ان کو بڑا مرتبہ ہے ۔ نوابزادہ افتخار احمد صاحب نے جو چند حوالہ جات دیے ہیں ان کے متعلق کچھ ذکر کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جس وقت اس بنیادی جمہوریت کے نظام کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے ہمیں وہ واقعات یاد دلائے جاتے ہیں جو ہم پر گذر چکے ہیں یا جو ہم پر بیت چکے ہیں تو میں نہائیت ادب سے یہ عرض کروں گا کہ میں اپنے ہی ان دوستوں کے اور ان بھائیوں کے احترام کو بھول جاتا ہوں جنکی میری نگاہ میں بڑی عزت ہے اور بڑا ہی احترام کرتا ہوں ۔ کہ آپ ذرا اس بات پر ذرا غور یا توجہ کیجئے ۔ اس دور کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھئیے اور غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچئیے کہ آپ جو کچھ ارشاد فرما رہے ہیں کیا یہ درست ہے ؟ کیا پاکستان کا نظام اس لاہور کے اندر تک محدود ہے ؟ کیا پاکستان کا نظام جو کچھ کراچی کے اندر ہو رہا ہے اس کو آپ سمجھتے ہیں یا اس نظام میں اس مخلوق کا بھی کوئی حق ہے جو اس پاکستان کے اندر ۹۰ فیصدی کی آبادی کی اکثریت پر مشتمل ہے (آوزین ہیئر ۔ ہیئر) جناب والا ۔ اس دور میں کیا دھاندلیاں ہوئیں ۔ اس دور میں کیا کچھ ہوا اگر وہ میں بیان کروں تو خدا شاہد ہے کہ ایک زندہ قوم کے فرد ہونے کی حیثیت سے ندامت کے مارے ہماری گردنیں جھک جائیں گی ۔ اس میں شک نہیں کہ ہم نے اس ملک کے لئے آزادی حاصل کی تھی اور اس ملک کو اپنایا تھا اور

وہ صرف اس لئے کہ ہم اپنی صحیح آزادی کو اپنا سکیں لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہ تھا کہ آزادی کا مطلب یہ ہے کہ آج یہ جو معیار قائم کیا جا رہا ہے ، جو کچھ اس دور میں ہوتا رہا میرے پاس ایسی مثالیں موجود ہیں ۔ ایسے علاقے موجود ہیں ایسے ملک موجود ہیں ، ایسے عوام موجود ہیں جو انگریز کی حکومت سے آج اس دور کیوجہ سے بد سے بد تر حالت کے اندر ہیں ۔ نہ ذرائع آمدورفت ہیں نہ چلنے کے لئے کوئی انتظام ۔ نہ سکول اور نہ کالج اور یہاں سیاسی بلیک میلنگ ۔ سیاسی جوڑ توڑ کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The House now stands adjourned till 9.00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a.m. on Thursday, the 2nd January, 1964).

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 2nd January, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-35 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ
لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ
الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

پ ۵ ـ س ۴ ـ ع ۷ ـ آیات ۷۵ ـ ۷۶

اور (مسلمانو) تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔ کہ اللہ کے راستے میں نہیں لڑتے حالانکہ کتنے ہی کمزور بے بس مرد ہیں ۔ کتنی ہی عورتیں ہیں کتنے ہی بچے ہیں ۔ جو (پکار پکار کر) فریاد کر رہے ہیں ۔ خدایا ہمیں اس بستی سے جہاں کے لوگوں نے ظلم پر کمر باندھ لی ہے نجات دلا ۔ اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا کارساز بنا دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا دے ۔

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں ۔ اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ۔ وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں ۔ پس تم شیطان کے حامیوں سے جنگ کرو ۔ بیشک شیطان کا مکر ہمیشہ کمزور ہوتا ہے ۔

DEFERMENT OF THE QUESTION HOUR

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Mr. Speaker, I propose that the Question Hour and the hour relating to adjournment motions and privilege motions may be deferred in view of the most important resolution on the order of the Day so that the time may be devoted to the discussion of that Resolution.

Mr Speaker : May I know the sense of the House ?

(**Voices :** Yes, yes)

Mr. Speaker : The Question Hour is suspended.

There is one privilege motion by Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi for today and I think that we should also defer it till tomorrow.

(**Voices :** No objection)

That privilege motion will be taken up tomorrow.

RESOLUTION

RE : THEFT OF THE HOLY RELIC FROM THE HAZRAT BAL SHRINE

Mr. Speaker : Now the first Resolution is from Mir Haji Muhammad Bakhsh Talpur. Please move that Resolution.

Haji Mir Muhammad Bakhsh Talpur : Sir, I beg to move that :

> The Assembly places on record its deep sense of anger and sorrow on the most deplorable incident of the theft of the Holy Relic from the Hazrat Bal Shrine and urges the Provincial Government to convey to the Pakistan Government the sentiments of this Assembly and the wishes of this House that the Government of India be asked to withhold its hand of repression so far as the Muslims of Kashmir are concerned.

Mr. Speaker : The Resolution moved is :

> This Assembly places on record its deep sense of anger and sorrow on the most deplorable incident of the theft of the Holy Relic from the Hazrat Bal Shrine and urges the Provincial Government to convey to the Pakistan Government the sentiments of this Assembly and the wishes of this House that the Government of India be asked to withhold its hand of repression so far as the Muslims of Kashmir are concerned.

میر حاجی محمد بخش تالپور (تھرپارکر۔۴) ۔ جناب صاحب صدر میں یہ ریزولیوشن اس مقصد کے لیے لایا ہوں کہ موئے مبارک کی وجہ سے جو اشتعال اور جو ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں ان کے متعلق ہم یہاں اپنا اظہار خیالات کریں تاکہ یہ اسمبلی سنٹرل گورنمنٹ کی معرفت انڈیا گورنمنٹ کو بتائے کہ ہمارے جذبات اس کے متعلق کیا ہیں ۔

جناب عالی ! اختلاف ہر ملک میں ہر قوم میں ہر مذہب میں اور ہر جگہ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے بلکہ بھائیوں میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے - مینارٹی اور مجارٹی ہر جگہ ہوتی ہے لیکن جس طریقے سے ہمارا پڑوسی ملک اپنی منارٹی اور اپنی اقلیت کے ساتھ سلوک کر رہا ہے یا وہ سلوک روا رکھ رہا ہے وہ ناقابل برداشت ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ خلاف انسانیت ہے - باوجود اس امر کے کہ ہمارے ہاں بھی اقلیتیں ہیں - دراصل انڈیا گورنمنٹ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے برہمن کی ادھر جو سازش ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ملک سے جس طرح انہوں نے نان ایرین راج کو ختم کیا اور ان کو شودر بنا دیا اس طریقہ سے ہمارے مسلمانوں کو اسی حالت میں بنانا چاہتے ہیں - اسی وجہ سے وہاں آئے دن نئی نئی باتیں بناتے ہیں اور انہیں بروئے کار لاتے ہیں -

جناب عالی ! جہاں تک اقلیت کا تعلق ہے ، ہمارے ہاں بھی اقلیتیں ہیں - میں ان کے متعلق عرض کروں گا کہ ان کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے جیسے مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے - اور میں یہ بھی عرض کروں گا کہ مجھے اس آخری الیکشن میں ۵۰ فیصدی ووٹ ہندو کے ملے تھے اور میرے بھائی ٹھاکر لچھمن سنگھ کو ۴۵ فیصدی ووٹ مسلمانوں کے ملے تھے - ہمارے ہاں کتنی رواداری ہے - ہمارے ہاں کتنی فراخ دلی سے کام لیا جاتا ہے -

جناب عالی ! ابھی ابھی میں ڈھاکہ گیا تھا تو خریداری کے سلسلے میں ایک دوکان پر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں گاندھی مہاراج کا فوٹو لگا ہوا ہے - لیکن میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ہندوستان میں مسلمان قائد اعظم کا فوٹو بھی آویزاں کر سکتا ہے - اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ یہاں کی اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور ان کے ہاں اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے - جناب والا جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ اس برہمن حکومت نے ، جو یہ سمجھتی ہے کہ ہم شیو مہاراج کے منہ سے پیدا ہوئے ہیں اور باقی انسان جو ہیں ، وہ اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں جیسے شودر یا مسلمان وغیرہ وغیرہ ، ان کا اور قوموں سے بھی اچھا سلوک نہیں ہے جیسے ادھر سکھ راجپوت وغیرہ ہیں -

خواجہ محمد صفدر— جیسے ناگا ہیں۔

میر حاجی محمد بخش تالپور— وہاں اور بھی بہت سی اقلیتیں ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ برھمن مہاراج کچھ اپنے سوا باقی سب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ان میں ایک پرس رام گزرا ہے جس نے برھمن رول کے تحت سب کو ختم کرنا چاہا تھا۔ شائد پرس رام کا روپ نہرو میں بھی آگیا ہے (ہیئر۔۔ہیئر)۔ میں اس برھمن مہاراج گو اور اس گو ماتا کی پوجا کرنے والوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آخر تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے جب کہ پرس رام بھی کچھ نہ کر سکا تم بھی قطعاً یہ نہ کر سکو گے۔ جب طاقت کا نشہ ہو جاتا ہے تو اس طاقت کے نشہ میں انسان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ کیا کرتا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ تو اس وجہ سے بھی ہمارے برھمن مہاراج اپنی من مانیاں کر رہے ہیں۔

جناب والا، چوریاں تو ہمارے ہاں بھی ہوتی ہیں۔ ہر جگہ ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی ڈکیٹیاں ہوتی ہیں اس سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آخر موئے مبارک کی چوری کیوں ہوئی اور اس کے ساتھ اسی رات درگاہ کشتواڑ شریف کو کیوں جلایا گیا۔ آخر کوئی مسلمان تو یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو اس کی جگہ سے اٹھا دے کیوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضور اکرم صلی اللیہ علہ وسلم کی ہر چیز ہمارے ہاں مقدس ہے۔ ہم ایسی چیز کبھی نہیں کر سکتے۔ اس سازش کا لامحالہ نتیجہ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ برھمن حکومت کی گہری سازش ہے اور ان کی سوچی سمجھی ہوئی سکیم ہے۔ جب اس برھمن حکومت نے دیکھا کہ ہم نے Social Contact جتنا بھی ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ ختم کر دیا ہے اور ان کی زمینداریاں ختم کر دی ہیں، ان کو سروسز میں بھی ختم کر دیا ہے اور ان کو ہر طرح سے تنگ کیا ہے پھر بھی یہ نہیں جاتے۔ انہوں نے سوچا کہ ان کو انڈیا سے آخر کیسے نکالیں۔ یہ تو باوجود اتنے ظلم ہونے کے نہیں جارہے ہیں۔ اس برھمی دماغ نے یہ سکیم نکالی کہ یہ قوم ہر طرح کے مظالم اور تشدد برداشت کر لیتی ہے لیکن جب حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ناموس کا سوال پیدا ہو جائے ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا سوال پیدا ہو جائے ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال پیدا ہو جائے تو یہ وہ قوم ہے جو اپنے سر کو بھی قربان کر دیں گے لیکن یہ پیچھے نہیں ہٹے گی۔(ہیئر ہیئر)

جناب والا یہ ایک مسلم واقعہ ہے اور میرے اکثر بھائیوں کو پتہ بھی ہوگا جب ایک نتھو رام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو ایک مسلمان نے اس کو کورٹ میں قتل کر دیا ۔ تو اس سے پتہ لگتا ہے کہ مسلمان اور سب کچھ برداشت کر لیتا ہے لیکن حضور اکرم صلی اللیہ علہ وسلم کی شان میں گستاخی کی بات کو برداشت نہیں کر سکتا ۔ انہوں نے کہا کہ کوئی اشتعال تو ان مسلمانوں کو آتا نہیں ہے اور یہ سخت جان قوم ہے اور یہ ادھر سے جاتے بھی نہیں ہیں کیوں نہ ان کو ایک ایسی بات میں پھنسائیں جس سے یہ اشتعال میں آجائیں ۔ انہوں نے اس کے لیے موئے مبارک کی چوری کی ہے کہ اس بات پر مسلمانوں شور مچائیں گے اور ہمیں موقعہ مل جائے گا کہ انہیں دھکیل کر باہر نکال دیں ۔ تو جناب والا یہ برھمن سیاست جس نے ہمارے اس پار کے مسلمانوں کو رہنے کے لیے زندگی تنگ کر دی ہے اور ہر طرح سے ستانے لگے ہیں بلکہ اشتعال دلانے کے لیے حضور اکرم صلی اللا علیہ وسلم کی شان میں بھی گستاخی کرنے لگے ہیں محض اس لیے کہ یہاں سے مسلمان چلے جائیں تاکہ ان کو برھمن راج اور پرس رام والا راج ل جائے ۔ جس میں ہر چیز ان کی غلام ہو جاتی ہے اور اسی کے سلسلے میں انہوں نے یہ کام کیا ہے ۔ اس وقت جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تو میرے خیال میں صاحب صدر ہر ایک اس سے اتفاق کرے گا ، اخباروں میں اور ریڈیو پر جو کچھ ہو رہا ہے ایک ہیجان برپا ہے اس کے متعلق ہمیں کچھ کرنا چاہئے جیسا کہ علی گوہر کھوڑو صاحب نے کہا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنا چاہئے ۔ ہم میں انتشار نہیں ہونا چاہئے ، ہم اس وقت یک جان ہو جائیں تاکہ ان کی ہر کارروائی کا مقابلہ کر سکیں ۔

جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں میرے اور بھائی بھی اپنے خیالات کا

اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس موئے مبارک کی چوری کے سلسلے میں ہیجان ہے اور سخت بے قرار ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے جو خیالات اور جذبات ہیں وہ سنٹرل گورنمنٹ کی معرفت انڈیا گورنمنٹ کو پہنچائے جائیں اور ان کو تنبیہ کی جائے کہ ہم کبھی یہ بات برداشت نہیں کریں گے ۔ اگر موقع آ گیا تو انشاءاللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہم ان کے ساتھ لڑنے سے بھی گریز نہیں کریں گے ۔

جناب والا آخر میں میں سمجھتا ہوں کہ مجھے زیادہ وقت نہیں لینا چاہئے کیونکہ میرے اور بھائیوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے اور اس ہاؤس کو اپنے جذبات اور احساسات سے آگاہ کرنا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور نمبر -۲)- جناب صدر ! یہ ایوان درگاہ حضرت بل سے حضرت صلعم کے موئے مبارک کے چوری ہو جانے کے شرمناک واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت پاکستان کو اس ایوان کے جذبات و احساسات سے آگاہ کر دے یعنی کہ حکومت ہند سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم نہ ڈھائے ۔

جناب صدر، آج میں، آپ، یہ پورا ایوان اور اس ایوان کے باہر کروڑوں مسلمان انتہائی قلبی اذیت ، کرب اور تکلیف میں مبتلا ہیں کیونکہ حضرت بل سرینگر کی خانقاہ سے حضرت نبی کریم صلعم کے اس مقدس موء کی چوری نہایت ہی اہم اور سنگین معاملہ ہے ۔ اس لیے کہ مسلمان ہر چیز برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے سرمایہ حیات اور سرمایہ آخرت جو حضرت نبی کریم صلعم کے عشق کے سوا اور کچھ نہیں ، بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتا ۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج اپنی ذہنی تکلیف بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ۔ مجھے خود بھی موئے مبارک کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے ۔ بدقسمتی سے ہمیں ایک نہایت ہی اخلاق باختہ اور جارحانہ عزائم کی حامل حکومت سے سابقہ پڑا ہے ۔ جس طریقے اور جس انداز میں وہ مسلمانوں کی اقلیت

کو ایک مسلسل پالیسی کے تحت تہ تیغ کر رہی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔مناودر، منگرول اور جوناگڑھ کو تو وہ ہضم کر چکی ہے اور اب کشمیر اس کے منہ میں ہے۔ کشمیر چونکہ ایک بین‌الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے اس لیے وہاں مسلمانوں کی اکثریت کو ہندو اکثریت سے تبدیل کرنے کا منصوبہ بڑی مدت سے حکومت ہند کے زیر غور ہے۔ اس لیے اب اس میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک سوچھی سمجھی سکیم، ایک منصوبے اور ایک گہری سازش کے ماتحت اس مقدس موئے مبارک کو وہاں سے چوری کرایا گیا ہے تاکہ مسلمان مشتعل ہوں جس کے قدرتی اور فطری نتیجہ میں مسلمانوں کے اشتعال کو دنیا کی کوئی قوت روک نہیں سکتی۔ اس لیے کہ مسلمانوں کو حضور کے موئے مبارک سے ایسی ذاتی وابستگی ہے کہ اس کا نام سنتے ہی ان کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہے کہ یہی نتیجہ وہاں بھی برآمد ہوا۔ لوگ مشتعل ہوئے اور حکومت کو مسلمانوں پر گولیاں برسانے کا موقع ہاتھ آ گیا اور اس نے نہتے، مظلوم اور مجبور مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے تاکہ بالاخر ان کو مار مار کر مقبوضہ کشمیر سے باہر نکال دیا جائے۔ افسوس کہ آج ہماری قوم میں کوئی سید احمد شہید اور اسماعیل شہید نہیں۔ ورنہ آج یہاں جو تلاوت قرآن پاک کی گئی اس میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ان حالات میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ (تحسین و آفرین) اور قرآن کے الفاظ میں یہ پوچھا گیا ہے کہ آپ ان شیطان کے دوستوں سے جنگ کیوں نہیں کرتے۔ ہم اپنی اس بے چارگی اور بے بسی میں اتنی سی قرارداد اس ایوان سے منظور کروا کر حکومت پاکستان کو اپنے جذبات سے آگاہ کر سکتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں کوئی مثبت اور عملی قدم اٹھائے کیونکہ جس ہندو سامراج پر اس کی اتنی بڑی چیرہ دستیوں کے باوجود اس کے ضمیر نے لعنت ملامت نہیں کی۔ اس سے آج یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ ہمارا کوئی احتجاج اس پر کارگر اور مؤثر ہوگا۔ لہذا میرے نزدیک اس سلسلے میں مثبت عملی اقدام کی ضرورت ہے۔ (تحسین و آفرین)

مسٹر عبدالوحید خان (وزیر ریلوے) - جناب والا - تاریخ میں مسلمانوں

پر مصائب کے بڑے بڑے پہاڑ ٹوٹے اور ان کو بڑے بڑے طوفانوں سے گزرنا پڑا ۔ ان کو مصیبتوں کی آگ کے دریاؤں میں کودنا پڑا ۔ کہیں ان کو فتح ہوئی اور کہیں شکست اور کبھی انہوں نے ہمت بھی ہاری ۔ لیکن اس چودہ سو برس کی تاریخ میں انفرادی اور اجتماعی کمزوریوں ، لغزشوں اور گناہوں کے باوجود اس اُمت محمدیہ نے جس چیز سے اپنا تعلق منقطع نہیں کیا اور جس محبت اور عقیدت و ادب کو نہیں چھوڑا وہ آنحضرت رسول اکرم صلعم کی ذات مبارک سے عقیدت ہے ۔ (تحسین و آفرین)۔ یہی وہ ایک جذبہ ہے جس کی وجہ سے مسلمان خواہ غلامی کی حالت میں ہوں یا آزادی میں ، اگر کسی بادشاہ کو بھی جرأت ہوئی تو اس کو بھی برسر دربار جواب دیا گیا اور اگر کسی غیر مسلم حکومت کو مسلمانوں کی غلامی کی حالت میں جرأت ہوئی تو کسی مفکر یا لکھنے والے نے انفرادی حیثیت میں یا قومی حیثیت سے اس کا جواب ضرور دیا ۔ یہ کبھی برداشت نہیں کیا جا سکتا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلعم کی ذات اقدس سے عقیدت میں مسلمانوں میں بحیثیت ایک قوم کبھی کسی دور میں بھی کمی واقع نہیں ہوئی ۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب تک یہ جذبہ اس قوم میں موجود رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس قوم کی مرکزیت ، اتحاد اور خیال کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا ۔ اور جب تک اتحاد خیال موجود ہے یہ قوم اس سرزمین پر قائم رہے گی ۔ (تحسین و آفرین)

جناب والا ، موئے مبارک اور ناخن مبارک تو بہت بڑی چیزیں ہیں ، ایک مسلمان کے لیے وہ خاک جہاں سے آپ کے کفپا کا نشان مل سکے سرمۂ چشم ہے۔ جیسا کہ حضرت علامہ اقبال نے لکھا ہے :

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

اس جذبے سے ہندو قوم اچھی طرح سے واقف ہے ۔ چونکہ ہمارا ان سے سات سو برس کا تعلق ہے اس لیے وہ اس جذبے سے واقفیت کا ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں ۔ میرے پیشروؤں نے جیسا کہ ابھی اشارہ کیا ہے ، میں اس سے بھی آگے جانا چاہتا ہوں ۔ مجھے شک ہے اور صرف مجھے ہی شک نہیں بلکہ ساری قوم کو شک ہے کہ اس کی تہ میں ایک بڑی سازش پنہاں ہے ۔ ہمیں ان حقائق کو

بین الاقوامی سطح تک پہنچانا چاہیئے کہ اس موئے مبارک کے گم ہونے اور پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان میں گہرا تعلق ہے جو انہوں نے دو ماہ قبل دیا تھا کہ ہم کشمیر کا انضمام کرنا چاہتے ہیں ۔ جس وقت یہ اعلان ہوا تو نہ صرف کشمیر کے مسلمانوں کو بلکہ پاکستان کے مسلمانوں کو بھی اضطراب ہوا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ اسے آسانی سے ہضم کر لیں گے ۔

انہوں نے اپنے اس ارادے کو غلط طریقہ پر پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ وہ جانتے ہیں کہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ اس کی کیا تاریخ ہے یہ موئے مبارک ۲۶۴ برس سے وہاں موجود تھا ۔ یہ موئے مبارک ۱۶۹۹ عیسوی یا ۱۱۱۱ ہجری میں مدینہ منورہ سے مدینہ کی مسجد کے متولی سے ایک تاجر نے جس کا نام حسن اتفاق سے سید عبداللہ ہی تھا حاصل کیا تھا اور وہ وہاں سے حاصل کر کے اس موئے مبارک کو بیجا پور لے گیا ۔ اس کے بعد حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے ہاتھ سے بیجا پور سے لے جا کر اسے مسجد بال میں رکھا ۔

اس کے بعد سے آج تک حضرت بل کی مسجد تمام مسلمانوں کی عقیدت کا مرکز اور ملجا و ماوہ بنی رہی ۔ کشمیر میں جتنی بھی آزادی کی جنگیں لڑی گئی ہیں بالخصوص ۱۹۲۱ کے بعد سے لے کر ۱۹۵۸ اور شاید عبداللہ کی رہائی تک یہ مسجد اس موئے مبارک کی وجہ سے مسلمانوں کی عقیدت کا مرکز رہی اور تمام عقیدتیں اسی مسجد سے وابستہ تھیں تمام دعائیں اسی مسجد میں مانگی جاتی تھیں ۔ یہی وہ مسجد ہے جہاں سے غازی عبدالقدیر ۱۹۲۱ میں گرفتار ہوئے تھے ۔ وہ مسلمانان کشمیر کی آزادی کے جہاد میں پہلے مسلمان تھے جن پر مقدمہ چلایا گیا ۔ جب ان کی مقدمہ میں پیشی ہوئی تو اسی مسجد حضرت بل کے جلسہ کے بعد ۲۱ آدمیوں کو شہادت کا جام نوش کرنا پڑا ۔

مسلمانوں کی ان تمام عقیدتوں ، ارادتوں اور جذبات کا علم ہندوستان کی حکومت کو تھا اس لیے انہوں نے یہ چوری کا افسانہ گھڑا کیونکہ وہاں پر تو مستقل طور پر ۴ چوکیدار رہتے ہیں اور ۲۴ گھنٹے کا پہرہ رہتا ہے اور یہ

ناممکن ہے کہ وہاں سے موئے مبارک کی چوری ہو جائے یہ چوری حکومت کی ایماء کے بغیر کبھی نہیں ہو سکتی ۔ وہ جگہ مقفل رہتی ہے اور بال ایک ٹیوب میں رکھا رہتا ہے وہاں سے اس کی چوری کس طرح نہیں ہو سکتی ۔ لوگ اس موئے مبارک کو دور سے دیکھ سکتے ہیں اور زیارت کر سکتے ہیں اور کوئی فرد اس کے قریب نہیں آ سکتا کیونکہ چھونے کی اجازت نہیں تھی ۔ اور یہ ناممکن تھا کوئی فرد یا جماعت بھی حکومت کی ایماء کے بغیر اس بال کو وہاں سے لے جائے یہ حکومت ہند کی سازش تھی اور بڑی گھٹیا قسم کی سازش تھی۔ناپاک۔بہت ذلیل اور انسانی سطح سے گری ہوئی سازش تھی کہ اس طرح مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا جائے اور پھر ان کے جذبات کو ابھار کر غلط فائدہ یہ اٹھایا جائے کہ ان پر گولی چلائی جائے ۔ اور وہ مسلمانوں کا جلوس جو نکلا ہے وہ آہ و بکا کرتا ہوا اور جو عورتیں اور مرد موئے مبارک کی تلاش میں نکلے ہیں وہ متشدد نہیں تھے یہ حکومت ہند کا پروپیگنڈہ تھے ۔ یہ ان کا سب سے بڑا پروپیگنڈا ہے کہ حضرت کشتواری کی درگاہ کو مسلمانوں نے آگ لگا دی ہے ۔ کیا کوئی مسلمان ایسا کر سکتا ہے کہ کسی کی درگاہ کو خود آگ لگا دے ؟ یہ ان کے شر پسند عناصر نے جو حکومت کے ہاتھ میں تھے کیا ہے ۔ ایک طرف تو حضرت کشتواری کی درگاہ جلائی اور دوسری طرف موئے مبارک کو چرایا ہے تاکہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو اور ان کو گولیوں سے خوفزدہ کیا جائے اور اشک آور گیس سے مرعوب کیا جائے ۔ لیکن خدا نے چاہا تو وہ اس میں ناکام ہوں گے ۔ ابھی آج پہلی خبر آئی ہے اور مجھے یقین ہے بعد میں یہ خبر بھی آئے گی کہ موئے مبارک کو چوری کرنے والا گرفتار ہوا ہے اور انشاء اللہ وہ بال مل جائے گا ۔

جناب والا ۔ حکومت ہند مسلمانوں کے جذبات کا اور مسلمانوں کی طاقت کا ہمیشہ غلط اندازہ کرتی آئی ہے ۔ آج پنڈت جواہر لعل نہرو کی شخصیت کے ترانے تمام دنیا میں گائے جاتے ہیں ان کی بدولت ہی اس ملک کے مسلمانوں کو تنظیم ملی تھی ۔ انہوں نے مسلمانوں کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا اور ۱۹۳۷ میں مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنے سے انکار کیا ۔ انہوں نے ۱۹۴۰ میں کیبنٹ مشن پلین کے وقت مسلمانوں سے سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا ان کا خیال تھا

کہ وہ پورے ہندوستان پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو اپنے ماتحت رکھیں گے - اب بھی جو پالیسی وہ تری پورہ آسام اور مغربی بنگال میں اور ادھر بہاولپور کے حدود سے باہر اور کشمیر کے اندر اختیار کر رہے ہیں اور جس صورت سے انہوں نے ہندوستان میں ۲ کروڑ مسلمانوں کو غلام بنانے کے لیے مساعی اور تدابیر کر رکھی ہیں انشاء اللہ وہ اس میں ناکام ہوں گے اور وقت آئے گا کہ ان کو معلوم ہوگا کہ ان کی تمام ترکیبیں اور وہ تمام سکیمیں نہ صرف غلط تھیں بلکہ تاریخ میں ان کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا - جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ ہمارے عوام کا ہر حصہ تمام عناصر نہ صرف وہاں کے مسلمانوں کے جذبات سے ہمدردی رکھتے ہیں بلکہ ان کے جذبات خود وہی ہیں جو وہاں کے مسلمانوں کے ہیں -

جناب والا - میں چاہتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے اس صوبہ کے مسلمانوں کے جذبات مرکزی حکومت کے ماتحت بین الاقوامی سطح تک اور بیرونی ممالک تک پہنچائے جائیں اور مجھے امید ہے کہ حکومت ہند نہ صرف کشمیر کے بلکہ پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات سے سبق لے گی اور اپنے ان اقدامات سے باز آئے گی -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی (ہزارہ-۱) - صدر محترم - جناب تالپور اور واجب الاحترام علامہ ارشد صاحب نے موئے مبارک کی گم شدگی کا یہ ریزولیشن پیش کر کے میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس پر ایک احسان عظیم کیا ہے -

جناب والا - جب میں اس بات کو سوچتا ہوں کہ سرکار والا کے اس موئے مبارک کو ایک بڑی سازش کے تحت چوری کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے لیے ہندوستان کی اس ذلیل حکومت کا یہ اقدام تھا تو جذبات سے میرا گلا بند ہو جاتا ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس کے متعلق کچھ کہتے ہوئے میرا دل بھر آتا ہے -

واجب الاحترام صدر - میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ میرے بہت سے پیشرو حضرات نے اس ضمن میں بہت کچھ کہا ہے اور اس کا پھر اعادہ کرتا ہوں

کہ مسلمانوں کے لیے ناموس رسالت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ۔ خدائے پاک نے خود اس امر کا اعتراف کیا ہے اور کئی جگہ اللہ پاک نے ذات کریمہ کی قسم اٹھا کر فرمایا ہے کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اگر تمہیں پیدا کرنا نہ ہوتا تو مجھے اپنی ذات کی قسم ہے میں اس دنیا کو نہ بناتا ۔

آج ہماری اس مرکزی حیثیت ، ہمارے اس عظیم جذبہ اور ہماری اس عظیم موئے مبارک کی چوری پاکستان نہیں ہندوستان نہیں بلکہ عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے منہ پر ایک تھپڑ ہے۔میں آپ پر یہ بات واضح کر دوں کہ آج کے دور کے مسلمان جو اس قدر ذلیل ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی مرکزی حیثیت آئے دن ختم ہو رہی ہے۔اور ایک دن آئے گا جب بالکل ختم ہو جائے گی۔مجھے ڈاکٹر صاحب کا جب یہ شعر یاد آتا ہے کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاک کاشغر

مجھے یقین نہیں آتا کہ اب کبھی ایسا ہو سکے ۔

میرے معزز اور قابل احترام سپیکر۔میں آپ کی وساطت سے اپنے ایوان کے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ آپ کی غیرت کہاں گئی ۔ اپنے عوام کو اس نقطہ کی طرف لاؤ ، انہیں بیدار کرو اور انہیں بتا دو کہ ناموس رسالت اور حضور کی عزت سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں ۔ اگر آپ اس ملک کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ نے دین کی حفاظت کرنی ہے اور اگر آپ نے اسلام کا علم بلند کرنا ہے تو اس سے بہتر موقع آپ کے لیے کوئی نہیں ۔ جا کر ان مظلوم اور بے کس مسلمانوں کو جو غلام کشمیر میں رہتے ہیں ۔ آپ دیکھیں کہ ان پر کیا مظالم روا رکھے جاتے ہیں ۔ ان بے گناہ اور بے بس لوگوں پر ۔ لیکن آپ کیا کر سکتے ہیں ۔ آپ نے یہاں کیا کیا ۔ آپ نے یہاں اپنے لیے کیا اقدامات تجویز کیے ہیں ۔ لیکن آپ وہاں دیکھیں کہ ان لوگوں نے باوجود غلام ہونے کے ، باوجود ان ننگی سنگینوں کے ، باوجود ان توپوں اور گولوں کے ، انہوں نے سینہ سپر ہو کر ناموس رسالت کے لیے اپنے آپ کو ان کے سامنے کر لیا ۔ میں اپنے واجب الاحترام معزز ممبران سے پر زور الفاظ میں یہ کہوں گا کہ محض

تقاریر اور ریزولیوشن پاس کرنے سے بات نہیں بنے گی ۔ اس قوم کی تباہی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ یہ قوم صرف ریزولیشن پاس کرنے اور تقاریر کرنے کی عادی ہو چکی ہے ۔ جب تک اس قوم کے کردار کی یہ حالت ہے ، اور وہ اس خواب غفلت سے بیدار نہ ہو گی ، تب تک اس کی یہ ذلت ختم نہ ہو گی ۔ اور وہ ذلت کی انتہائی تاریکیوں میں گر کر ختم ہو جائے گی ۔ آپ وہ دن یاد کریں ۔ آپ کو اپنی تاریخ پر فخر ہے ، اور بجا طور پر ناز بھی ہونا چاہیے ۔ اور یہ کل کی بات ہے ، کہ محمد بن قاسم نے کیوں ہندوستان کو گھیر لیا تھا ۔ ہندوستان پر حملے کی سب سے بڑی وجہ کیا تھی ۔ اور وہ کیا چیز تھی جو اسے وہاں کھینچ کر لے آئی ۔ وہ ایک دینی ، اسلامی اور قومی غیرت تھی ۔ جس کا بدلہ اس نے لیا اور ہندوستان کو تاخت و تاراج کر کے اسلامی حکومت کے قیام کے لیے دروازے کھول دیئے ۔ آپ کس کے انتظار میں ہیں ۔ آپ کیا دیکھنا چاہتے ہیں ۔ قرآن کا حکم آپ کے لیے اس ضمن میں واضح ہے ۔ اس ضمن میں حدیث نبوی واضح ہے ۔ آپکی پرانی تاریخ اس ضمن سے واضح ہے کہ ناموس رسالت کی حفاظت کے لیے جہاد کا اس سے بڑا جذبہ اور کچھ نہیں ہو سکتا ۔ اس سے بڑی بات اور کس صورت میں سامنے آئے گی ۔

صدر محترم ۔ میں اس وقت حکومت پاکستان کو خبر دار کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ یہ یاد رکھیں ۔ اگر وہ اس طریقے سے اس قسم کی باتیں ہوتی برداشت کرتے رہے ۔ اور قوم کی حس ختم ہو گئی اور وہ مایوس ہو گئے ۔ اور انہوں نے یہ محسوس کر لیا کہ ان کی آواز اور خیالات پر کوئی نگاہ نہیں رکھتا تو وہ دن دور نہیں کہ جوہر قرآنی اور اسلامی اور مذہبی معاملات پر اپنے آپ کو سامنے کر دیتے ہیں ۔ وہ قطعاً مایوسی کی وجہ سے خاموش ہو جائے ۔ اور تاریخ سے مسلمانوں کا نام مٹا دیا جائے ۔

جناب والا جس طرح آج تلاوت قرآن شریف کے وقت تلاوت میں کہا گیا ۔ اور علامہ ارشد صاحب نے بھی صبح اس طرف توجہ دلائی تھی کہ قرآن کریم میں خدائے پاک کا واضح حکم آ چکا ہے ۔ جس میں یہ ارشاد گرامی ہے کہ اے مسلمانو! کمزور مردوں ، کمزور عورتوں اور کمزور بچوں کی حفاظت کے لیے

خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی ہوں ۔ اپنے آپ کو پیش کر دو ۔ تو اس سے اور بڑا موقع کیا ہو سکتا ہے کہ حکومت ہندوستان نے ایک عظیم سازش کے تحت موئے مبارک گم شدگی اس وجہ سے کرائی ۔ (اور جیسا کہ محترم وزیر ریلوے عبدالوحید خان صاحب نے ارشاد فرمایا ہے) تا کہ مسلمان مشتعل ہوں ۔ اور ان کو مشتعل کر کے ان کا قتل عام کیا جائے ۔ اور اس طرح سے بزور شمشیر وہ کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں ۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ آپکی خدمت میں گزارش کرونگا کہ ان ریزولیوشنوں سے کام نہیں بنے گا ۔ اور میں اس چیز کو مکرر دہراتا ہوں کہ کوئی ایسا پروگرام مرتب کیجئے تاکہ ہم اپنی اس حکومت کو مجبور کریں کہ وہ ناموس رسالت کے لیے تلوار ہاتھ میں لیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ) جناب والا ۔ مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں نے آج سے تقریباً پچیس سال پیشتر اس موئے مبارک کی زیارت حضرت بل میں کی تھی ۔

جناب والا ، مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں اور میرے رفقاء اس روز سرینگر سے روانہ ہوئے ۔ تو قدم قدم پر شہر سے باہر کشمیری مسلمان سڑک پر کھڑے حضرت بل کی طرف منہ کئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے زار زار رو رہے تھے ۔ یہ ان کی محبت اور شفتگی کا اظہار تھا ۔ وہ حضرت بل اور موئے مبارک سے اتنی عقیدت رکھتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ۔ اور جب ہم اس مسجد میں پہنچے ۔ تو ہم نے ایک عظیم ہجوم دیکھا ۔ اور جس وقت ظہر کی نماز کے بعد متولی صاحب موئے مبارک کو باہر نکال کر لائے ۔ تو مجھے یاد ہے کہ لوگوں میں اسے دیکھنے اور آنکھوں پر لگانے کا ہیجان اور اضطراب اسقدر تھا کہ بیان سے باہر ہے ۔ یہ دستور تھا کہ سال میں دو بار موئے مبارک کی زیارت کرائی جاوے ۔ ایک بار یوم ولادت پر اور ایک مرتبہ شب معراج کے موقع پر ۔ تو اس روز جب میں وہاں گیا ۔ نبی صلعم کا یوم ولادت تھا ۔ تو جناب والا ۔ وہ متولی صاحب اگرچہ بھاری بھی کم نہ تھے ۔ مگر تنومند ضرور تھے ۔ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے میں نے اپنی آنکھوں سے

دیکھا کہ وہ لوگوں کے سروں پر چل رہے تھے - اور جس شیشی میں موئے مبارک بند تھا - اسے حاضرین اپنی آنکھوں سے لگا رہے تھے - یہ والہانہ عقیدت ان ہی کا حصہ ہے - لیکن پاکستان کے مسلمان بھی نبی اکرم سے اس سے اگر زیادہ عقیدت نہیں رکھتے تو کم بھی نہیں رکھتے - اور اس میں کوئی کلام بھی نہیں کہ اس ملک میں موئے مبارک کی چوری کی وجہ سے سخت ہیجان اور اضطراب پایا جا رہا ہے - جیسا کہ کشمیر میں پایا جا رہا ہے - وہاں کے مسلمان گذشتہ سات روز سے اپنا کاروبار بند کیے ہڑتال کیے ہوئے ہیں - وہاں ہر روز جلوس نکلتے ہیں - سیاہ ماتمی جھنڈے گھروں پر لہرائے جا رہے ہیں - لیکن یہ سب کچھ آخر کیوں ہوا - میری رائے میں یہ ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے -

جناب والا - ہندو سامراج نے پاکستان کو کبھی بھی دل سے قبول نہیں کیا - اس میں کوئی شک نہیں کہ پنڈت نہرو اور اس قسم کے دوسرے ہندو رہنما زبان سے تو اسے منظور کرتے ہیں - لیکن میرا یہ دعویٰ ہے کہ ہندو نے خواہ وہ کانگرسی ہو - خواہ مہا سبھا سے تعلق رکھتا ہو - اس نے پاکستان کو دل سے کبھی قبول نہیں کیا - اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ پاکستان کو زک پہنچانے کے لیے اور اس صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے ہر وقت سازش میں مصروف رہتا ہے -

جناب والا - مشرقی پاکستان میں ہر مہینہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کو دھکیل کر بھیجا جاتا ہے - اسی طرح ہم روز اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ کشمیر کے مسلمانوں کو سرحد کے اس پار سے اس پار بھیجا جاتا ہے - یہ ایک گہری سازش ہے - پاکستان کو مجبور کرنے کے لیے یعنی اتنی تعداد میں مسلمان وہاں سے اس طرف بھیج دیئے جائیں کہ ایک دن یہ خود اقتصادی طور پر ختم ہو کر آخر کار سیاسی طور پر بھی ختم ہوجائے - اور جناب والا - یہ اسی گہری سازش کا نتیجہ ہے کہ آج سے دوچار ماہ قبل جب اسی نہرو حکومت نے فیصلہ کیا کہ کشمیر کو ہندوستان میں ضم کر دیا جائے - اور ان بین الاقوامی سواعید کو طاق نسیان پر رکھ دیا جائے - جو گذشتہ سترہ سال

سے انہوں نے کیے ہوئے ہیں ۔ لیکن افسوس کہ یہ سب کچھ ہم صرف زبان سے کہتے ہیں ۔ ہمارے رہنما بھی زبانی جمع خرچ کے سوائے عملی طور پر کچھ نہیں کرتے پاکستان کو کمزور کرنے کا یہ بھی ایک نتیجہ ہے ۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ یہ عملی طور کچھ بھی نہیں کر رہے ۔ افسوس س امر کا ہے کہ دشمن ان سازشوں میں مصروف ہیں ۔ لیکن ہم اس بارے میں کیا سوچ رہے ہیں ۔ کیا ایسے ریزولیشن اور ایسی قراردادوں سے کوئی مقصد پورا ہو سکے گا ؟ ہمیں عملی طور پر کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا ۔

میرے محترم دوست علامہ ارشد صاحب نے مثبت اقدام کا ذکر کیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ ان کے ذہن میں مثبت اقدام میں جنگ بھی شامل تھی ۔ قومیں کبھی ریزولیشن سے نہیں رہتیں ۔ قوم میں جب تک اپنی مدافعت اور استحکام کے لیے تلوار اٹھانے کی جرأت نہیں ہوتی قوم زندہ نہیں رہ سکتی اور نہ قائم رہ سکتی ہے ۔ جب تک ہم میں یہ جذبہ نہیں بلکہ جب تک عملی طور پر ہم اس جذبے کا اظہار نہیں کریں گے یا اسے ظاہر کرنے کے لیے تیار نہیں ہونگے اس وقت تک میری رائے میں پاکستان کو مزید خطرات لاحق ہوتے رہیں گے ۔

ہندوسامراج اپنے آپ کو کابل تک وسیع کرنا چاہتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اشوک کی حکومت کابل تک تھی اور وہ اس سلطنت کو دوبارہ قائم کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے ۔ ہم ہیں کہ بیانات اور قراردادوں پر اکتفا کیئے بیٹھے ہیں ۔ جناب والا میں اپنی اس صوبائی حکومت سے اور پاکستان حکومت سے یہ درخواست کرونگا جہاں ہمیں ہر روز یہ بات بتائی جاتی ہے کہ پاکستان کو بیرونی خطرات پیش ہیں انکا حل بھی تو بتایا جائے ۔ اس کے لئے قوم کو تیار کیا جائے ۔ قوم لڑنے مرنے پر تیار ہے ۔ میں عوام میں سے ہوں میں کوئی بڑا آدمی نہیں ہوں میں ان ہی گلی کوچوں میں پھرتا ہوں جہاں عوام پھرتے ہیں اور میں عوام کی دل کی دھڑکنوں کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے دل کی دھڑکنیں کیا کہتی ہیں ۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ ہماری حکومت ان کے دل کی دھڑکنوں کو سمجھنے سے قاصر ہے ۔ ہم تو تیار ہیں اس ملک کے تحفظ کے لئے لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے رہنما اسبات کے لئے تیار

نہیں ہیں میں ان سے یہ درخواست کرونگا کہ آج حضرت بل کی چوری ہوئی ہے کل ہزاروں اور واقعات ہوں گے اگر آپ لڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو اس ملک پر آفت آسکتی ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ریزولیشن کی تائید کرتا ہوں ۔

وزیر ریلوے (مسٹرعبدالوحید خان) مجھے اجازت دیجائے کہ میں ایک پوائنٹ کی وضاحت کردوں جس کی طرف خواجہ صاحب نے اشارہ کیا ہے ۔ حکومت اور موجودہ قیادت کا یہ موقف ہے (اس میں کوئی controversial بات نہیں ہے میں صرف اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں) یہ واضح طور موقف ہے کہ ہندوستان کے ساتھ no war pact کا انکار کر دیا جائے اس انکار کا مطلب یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر— لیکن جوائنٹ ڈفنس کا اعلان کر دیا ۔ افسوس کا مقام ہے ۔

وزیر ریلوے— میں نے چاہا تھا کہ اس میں کوئی Controversy نہ ہو ۔ میں صرف وضاحت کرنا چاہتا تھا وہ جوائنٹ ڈفنس کشمیر کے ساتھ تھی اور یہ جوائنٹ ڈفنس اس لئے تھی کہ کشمر کا مسئلہ حل کردو تو ہم تمارے ساتھ شمولیت کے لئے تیار ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر— پہلے اعلان میں کشمیر کے مسئلے کا ذکر نہیں تھا وہ تو بعد میں شامل کیا گیا ۔

وزیر ریلوے— جناب والا! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ No war pact کا مقصد یہ ہے کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہم یہ undertaking بھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ، لڑنے کے سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ہماری جان جائے ہمیں لڑنا پڑے ہم یوں نہیں لڑیں گے ۔ ہم منظم طور پر لڑیں گے ۔

راؤ خورشید علیخاں (منٹگمری-۳)—جناب موئے مبارک کی گمشدگی پر ہمارے جذبات کا مجروح ہونا ایک ظاہرو باہر بات ہے اس طریقہ سے جناب والا ہمارے کشمیری بھائیوں کے اس ایک واقعہ کو بہانہ بنا کر جو ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے اس پر بھی ہمارے جذبات بری طرح مجروح ہیں ۔

جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال کی گمشدگی پر اپنی عزیز ترین چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہے تو ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اس بزرگ‌ترین ہستی کے لائے ہوئے دین کے متعلق ہمارا طرز عمل کیا ہے ۔ جناب والا ! میں یہ عرض کر نا چاہتا ہوں کہ ایسی قوم کی اگر انفرادی طور پر اور صحیح طریقہ پر رہنمائی کیجائے تو اللہ کے لائے ہوئے دین کے لئے یہ بڑی سے بڑی قربانی آج بھی پیش کر سکتی ہے کاش اس کی صحیح رہنمائی کیجائے ۔ اس کے بعد جناب والا میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ میرے دوست خان عبدالوحید خان صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی دراصل علیحدہ معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بھارت کی سوچی سمجھی سکیم ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں تری پورہ آسام اور مغربی بنگال کے مسلمانوں پر ظلم ڈھا کر ان کو نکال دیا گیا اور اس سلسے کی یہ ایک کڑی ہے ۔ بھارت اپنی سرحدات کو بالکل مسلمانوں سے خالی کر دینا چاہتا ہے ۔ اور اب یہ چیز ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ الحاق کشمیر کا مسئلہ اب بالکل اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکا ہے ۔ اب بھی اگر ہم نے آنکھیں نہ کھولیں تو جس طریقہ سے کہ انہوں نے اسمبلی کا اور دوسرے ڈھونگ رچا کر اس چیز کو ظاہر کر دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمان بھارت کے اندر رہنا چاہتے ہیں اور اس سے الحاق کرنا چاہتے ہیں ، اب اگر ہم نے اس مرحلے پر بھی جیسا علامہ ارشد صاحب نے فرمایا ہے، کوئی مثبت اقدام نہ کیا اور ہم نے کچھ فیصلہ کر کے فوراً اقدام نہ کیا تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمیں پچھتانا پڑیگا ۔ اور مقبوضہ کشمیر سے ہم خدا نخواستہ ہمیشہ کے لئے محروم ہوسکتے ہیں ۔ اس سلسلے میں

میں یہ عرض کرونگا کہ اسبات کے متعلق اس قوم کے اندر قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ کہ کشمیر کے مسئلے میں بھارت نے جس بد عہدی اور غداری کا ثبوت دیا ہے اور یو۔این۔۔نے جس کمزوری کا ثبوت دیا ہے اس کے متعلق قطعی کسی کو اختلاف نہیں ہے جہاں تک کشمیر کے حصول کا تعلق ہے اس معاملہ میں اس قوم کے اندر قطعی دوائین موجود نہیں ہیں پورا ملک متفقہ طور پر اسبات‌پر قائل ہے اخلاقی لحاظ سے قانونی لحاظ سے آئنی لحاظ سے انٹرنیشنل

ایگریمنٹ کے لحاظ سے ہر لحاظ سے کشمیر پر پاکستان کا حق ہے ہر شخص یہاں کشمیر کے حصول کے لیے اپنی جان تک قربان کرنے کے لیے تیار ہے - مگر جناب سپیکر ہوشمند انسانوں کی طرح دیکھنا یہ ہے کہ جس قوم کے دل میں کسی معاملہ میں قطعی کوئی اختلاف رائے موجود نہیں ہے اور ہم اپنے خون کا ایک ایک قطرہ کشمیر کے لیے دینے کو تیار ہیں تو پھراج یہ صورت حال کیوں ہے کہ بھارت قدم قدم پر کشمیر کے معاملہ کو الجھاتا جارہا ہے وہاں الحاق کا منصوبہ اپنے آخری مراحل میں لایا جاچکا ہے اور ہماری طرف سے سوائے کچھ احتجاج کرڈالنے کے اور کچھ نہیں ہوتا اور اسکے سوا ہمنے اس معاملے میں کوئی عملی اقدام نہیں کیا -

جناب آپ کو اچھی طرح سے علم ہوگا کہ پچھلے دنوں یہاں کشمیر کے معاملے میں ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی گئی اور انہوں نے اس چیز کا اعلان کیا کہ کشمیر کے معاملے میں ہمیں متحد ہو کر کوئی اقدام کرنا چاہئیے - اس کانفرنس کو بڑی اہمیت دینی چاہئیے تھی لیکن ہمیں بڑے دلی رنج کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کانفرنس کے متعلق یہ تاثرات دینے کی کوشش کی گئی کہ یہ در اصل ملک کے رہنماؤں کی آواز نہیں بلکہ کچھ شر پسند لوگوں نے ایسے اقدامات کئے ہیں - تو میں جناب والا آپ کی وساطت سے یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اب اس معاملہ میں ہمیں یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئیے کہ کشمیر کے مسئلے کو طے کرنے کے لئے مثبت اقدام کے لئے اگر آپوزیشن پارٹیز کی طرف سے بلائی ہوئی کانفرنس کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے تو خود پہل کیجئے - اس ملک کی تمام پارٹیز کو دعوت دیجئے اس ملک کے تمام رہنماؤں کو بلا استثنیٰ خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں یا آپوزیشن سے ہوں یا اقلیت کے ہوں انہیں دعوت دیجئے اور اس کے بعد متفقہ طور پر طے کیا جائے کہ اب چونکہ ہندوستان نے فیصلہ کن حربہ اختیار کر لیا ہے تو ہمیں بھی اس کے توڑ کے لئے کوئی فیصلہ کن اقدام کرنا چاہئیے (ہیر ہیر) - اس سلسلہ میں جناب والا میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ چونکہ معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اس لئے اس ملک کی تینوں اسمبلیوں کی مشترکہ کانفرنس بلائی جائے - بہر حال اس ملک

کےجو منتخب نمائندے ہیں ان کے تمام خیالات جب ہمارے سامنے آئیں گے اور آزادانہ تبادلہ خیالات ہوگا اور ساری قوم کے نمائندے جب مل کر بیٹھیں گے تو ہم خدا کے فضل سے اتنے دیوالئے نہیں ہوگئے ہیں کہ کوئی لائحہ عمل اختیار نہ کر سکیں ۔ سمجھ بوجھ کے لحاظ سے خدا کے فضل سے ملک کے سارے نمائندے جمع ہوں تاکہ ان کی موجودگی میں ہم بہتر قسم کا مثبت اقدام کر سکیں ۔ اس تجویز کے ساتھ میں اس معاملے میں جو ہمارے مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ، اظہار رنج کرتا ہوں ۔

ماسٹر خان گل ۔ (کوہاٹ ۔ ۲)۔ جناب سپیکر۔ میرے خیال میں ہندوستان کی طرف سے یہ آخری افسوس ناک اقدام ہے جس سے پاکستان کے مسلمانوں کو جھنجوڑا گیا ہے ۔ اس سے برا اور ناجائز ایک مسلمان کے لئے کوئی فعل نہیں ہو سکتا کہ موئے مبارک کو چرا کر مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنا ۔ یہ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں لیکن افسوس کہ بعض دفعہ ایسے فقرے منہ سے نکل جاتے ہیں جس سے کہ کچھ تھوڑی سی غلط فہمی ہو جاتی ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں اور واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ ہمارے سابقہ غلط سیاست دانوں کی کوتاہیوں اور غلطیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ہندو کو یہ حوصلہ ہوا کہ وہ اتنا آگے بڑھے ۔ مگر یہ موجودہ سیاست دان ہندو کے دماغ کو ٹھیک کریں گے ۔ (تحسین) آپ یقین رکھیں یہ موجودہ قیادت ہندو کے دماغ کو ٹھیک کرے گی اور میں تجویز کرتا ہوں راؤ صاحب کی خدمت میں کہ یہ اسمبلیوں سے کام نہیں بنے گا ۔ جلسے جلوسوں سے کام نہیں بنے گا ۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ایک لاکھ پٹھانوں کو واگھہ کی سرحد پر چھوڑ دیں اور ہندو کا دماغ ٹھیک ہوگا گولی سے ۔ پشتو میں شعر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تلوار کی نوک سے کام نہ لیا جائے خالی باتوں سے کام نہیں بنتا ۔

اقوام متحدہ سے کہنے سے یا سوال کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ موجودہ حکومت کو زور سے کہیں کہ ہم سپاہی ہیں ہم کھڑے ہیں ہمیں بھیجو ہم لڑنے کے لئے تیار ہیں ۔ جرگے بھی ہو گئے،

میٹنگیں بھی ہو گئیں مگر اس سے ہندو کا دماغ اور خراب ہو گیا ۔ کتے کو گھی ہضم نہیں ہوتا ۔ جو لوگ حکومت کرنے کے اہل نہیں ہوتے ان کو حادثات اور اتفاقات موقعہ دے دیتے ہیں تو اس سے زیادہ ظلم ایک حکومت اور کیا کر سکتی ہے کہ خدا نے ایک ہزار سال کے بعد ان کو غلامی سے نکال کر اس ملک کے ایک بہت بڑے حصے کا حکمران بنایا ہے لیکن وہ اپنی رعیت کو . مسلمانوں کو جو ہندوستان میں ان کی اپنی رعیت ہے اس پر ظلم ڈھا رہے ہیں ۔ یہ حکمرانی کا طریقہ نہیں ۔ یہ حکومت کرنے کے قابل نہیں ۔ یہ ظالم ہیں۔ ایسے لوگ جو صحیح معنوں میں حکمرانی کے اہل نہ ہوں ان سے یہ سوچنا یہ توقع کرنا کہ وہ انسانیت کا سلوک کریں گے یہ ممکن نہیں ۔ لیکن پشتو کا ایک شعر ہے جس کا مطلب ہے کہ جو منہہ غلط باتیں کرتا ہے اس کا علاج ایک ہے کہ اس کو ایسا مارو کہ اس کے دانت ٹوٹ جائیں ۔ اگر واقعی ہندوستان کے مسلمانوں کو بچانا ہے اور کشمیر لینا ہے تو سب اعلان کر دو کہ ہم سپاہی ہیں اور اگلی صف میں لڑنے کے لئے تیار ہیں ۔ میں ٹھیکہ لیتا ہوں کہ ایک لاکھ پٹھانوں کو یہاں ڈالو اور آگے چلو ۔ ان کے لئے روٹی کا انتظام کرو پیچھے سے۔۔۔

سید احمد سعید کرمانی ۔ ساری قوم لڑ سکتی ہے ۔

ماسٹر خان گل ۔ تو ویسے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جیسے امریکہ سوچتا ہے کہ ہم بہت سی چیزیں ان کو دے دیں گے اور لڑیں گے لیکن میں بتا دوں ۔ کہ پستول چلانا ۔ گولی چلانا اس کا تعلق دل کے ساتھ ہوتا ہے ۔ ہر آدمی پستول اور گولی نہیں چلا سکتا جس کو تجربہ نہ ہو کوئی مشق نہ ہو وہ نہیں چلا سکتا ۔

میجر سلطان احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں بحیثیت ایک پٹھان کے اور ایک نسلی پٹھان کے کیا میں ماسٹر خان گل سے عرض کر سکتا ہوں کہ پٹھانوں کا اس قسم کا حوالہ اور اعلان اور اعلان جنگ کے متعلق کہنا جب کہ ان کا اپنا ضلع پیچھے بھاگنے کو ہے ، یہ کہاں تک ٹھیک ہے ۔

(قہقہے)

Mr. Speaker : This is no point of order.

ماسٹر خان گل - پیچھے کیوں بھاگتے ہیں ہم تو آگے بڑھ رہے ہیں - ہم تو دعوے کر رہے ہیں - بہر حال میں نے یہ چیز آپ کو بتائی ہے آپ اس کو مذاق سے نہ لیں - پشتو میں ایک شعر ہے جس کا مطلب ہے کہ جب تک سردار بہادر نہ ہو ، جوان مرد نہ ہو تو فوج بہادری سے نہیں لڑ سکتی - مجھے یقین ہے کہ آپ کا سردار جو ہے وہ بہادر آپ کو ملا ہے - اس وقت لڑنے کے لئے آئین اور قوم کو اس بات کے لئے تیار کریں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب صدر یہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے - سنگین معاملہ ہے اور ایوان کا یہ انداز ہے کہ قہقہے بلند ہو رہے ہیں - یہ باتیں نہایت غلط ہیں اور ایوان کی رہنمائی کرنی چاہئیے اور مقررین کو تنبیہ کرنی چاہئیے کہ وہ ایسے افکار درمیان میں نہ لائیں جس کی وجہ سے تبادلہ افکار کرنا پڑے - یہ متفقہ معاملہ ہے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں - پٹھان بھی لڑیں دوسرے مسلمان بھی لڑیں ارائیں بھی لڑیں جاٹ بھی لڑیں بلوچ بھی لڑیں سب لڑیں سب کو لڑنا چاہئیے -

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب میں آپ سے متفق ہوں کہ اس معاملے پر جو بحث ہونی چاہئیے وہ نہایت سنجیدگی سے ہونی چاہئیے اور اس میں مداخلت بالکل نہیں ہونی چاہئیے - اور میں مشکور ہوں کہ ہاؤس نے اس سے پہلے نہایت ہی عمدہ طریق پر بحث کی یا بحث میں حصہ لیا اور کہیں بھی مداخلت نہیں ہوئی - اب بھی میں ممبر صاحبان سے اپیل کروں گا کہ وہ مداخلت نہ کریں اور مقررین کو اپنی تقریر بلا روک ٹوک کرنے کا موقع دیں -

ماسٹر خان گل - جناب سپیکر میں تو یہ ڈسکس کر رہا تھا کہ ہر ایک آدمی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے - اگر پٹھان کا لفظ کہنا جرم ہے تو میں معافی مانگ لوں گا - میرا اتنا جرم ہے کہ میں ان کو پیش کش کروں کہ وہ آئیں - ہم میں سے ہر مسلمان یہ بالکل سوچ لے کہ اگر اس وقت ہندوستان کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار نہیں ہیں تو آپ حکومت کو اس بات پر مجبور کیوں نہیں کرتے اور مجھے یقین ہے کہ حکومت بھی اس نتیجہ پر پہنچے گی کہ بغیر لڑائی کے ان تمام مشکلات کا کہ ادھر سے مسلمانوں

کو نکالو اور ادھر یہ ظلم کرو ۔ سری نگر میں مسلمانوں پر ظلم کرو یا دوسری جگہ مسجد کو جلاؤ ۔ ان چیزوں کا علاج یہ ہے اور آخری علاج یہ ہے کہ تمام پاکستان کے مسلمان حکومت کو اس بات پر مجبور کریں کہ اب بیانوں سے نہ ٹالیں کہ وقت آرہا ہے ۔ وقت آ رہا ہے ۔ وقت آ رہا ہے بلکہ وقت ختم ہو گیا ہے اب وقت نہیں آ رہا ہے ۔ اور مزید ہندوستان کو یہ موقع دینا کہ وہ ہمارے جذبات کے ساتھ ، ہمارے احساسات کے ساتھ کھیلے یہ بالکل نا مناسب ہے ۔ مجھے یقین ہے کو موجودہ حکومت نہایت گہرے غور سے اس کا مطالعہ کر رہی ہے اور اس نے جو حالات پیدا کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ آمنے سامنے ہو کر اس ملک کے اندر مسلمانوں کو با عزت زندگی گذارنے کا آخری قدم جس کو جنگ کہتے ہیں اٹھائے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان (ملتان-۱) ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ سعادت کا دن ہے اور اس ہاؤس میں جتنے صاحبان موجود ہیں یہ ان کے لئے بھی کار ثواب ہے ۔ جو سامعین ہیں ۔ جو مقررین ہیں ان سب کے لئے بھی ایک جہاد میں شمولیت ہے ۔ جناب والا جب میں اس ہاؤس میں آج داخل ہوا تو قاری صاحب (قاری علی حسین صدیقی) کا بڑا مشکور ہوں کہ جو انہوں نے آج آیت تلاوت فرمائی اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا کہ کمزور مرد ۔ کمزور عورتیں اور کمزور بچے پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں اور آپ مسلمان چپ ہیں تو یہ ایک جہاد کا نعرہ ہے اور اس سے بہتر جہاد کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو اس دنیا میں کون سی چیز زیادہ عزیز ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اپنی جان زیادہ عزیز ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا ایمان ابھی مکمل نہیں ہوا ہے جب تک ان چیزوں سے مجھ کو زیادہ عزیز نہیں پاؤ گے اس وقت تک تمہارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک اور ان کی شان

میں گستاخی کرنے والے کے ساتھ اگر جہاد نہیں ہو سکتا تو جہاد کا وقت کون سا ہو سکتا ہے۔ اس پر تو ہزاروں پاکستان اور ہزاروں کشمیر قربان ہو سکتے ہیں۔ (ہیئر ہیئر)۔ ہندوؤں نے حضرت بل کے مقام پر موئے مبارک کی چوری کی ہے اور یہ مسئلہ اس ہے اور مجھ سے پہلے بہت سے مقررین نے فرمایا ہے کہ یہ ایک سازش ہے جو مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ اور کشمیر کو ہضم کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ اور ہم مسلمانوں کو Provoke کیا جا رہا کہ ہم اس کے لئے جہاد کا اعلان کریں اور ہم پر یہ فتویٰ لگایا جائے کہ ہم نے لڑنے میں پہل کی ہے۔ آج کے اخبار میں یہ بھی لکھا تھا کہ سری نگر میں ہندوؤں کے ایک مندر سے ان کی کوئی متبرک چیز کھو گئی ہے یہ بھی مسلمانوں اور ہندوؤں میں لڑائی کا موقع پیدا کیا جا رہا ہے تاکہ مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کیا جائے۔

جناب والا۔ مسلمان اتنا مہمان نواز ہے اور مسلمانوں کی روایات اور ہماری مذہبی روایات میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کریں اور مہمان نوازی کریں۔ ایک دفعہ جب نہرو پاکستان میں تشریف لائے تو پاکستان والوں نے ان کی مہمان نوازی کی، ان کا سواگت کیا۔ اس نے واپس جا کر کہا کہ مجھے تو کسی نے کشمیر کے مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ تو ان کا کیا مقصد تھا کہ ان پر پتھراؤ ہوتا۔ ان کا کالی جھنڈیوں سے سواگت ہوتا، ان کو گالیاں پڑتیں۔ جلسے ہوتے جلوس نکالے جاتے۔ یہ تو ہم نے اپنی مہمان نوازی کا ثبوت دیا تھا کہ جب وہ تشریف لائے انہیں کسی بات کے لئے تنگ نہ کیا گیا۔ وہاں جا کر وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں نے کشمیر کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔ یہ تو چند لوگ ہیں جو ہوا دے رہے ہیں۔ عوام اس مسئلے کو بھول چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کو حاصل کرنا ہمارے لئے ایک جزو ایمان ہے۔ ہمیں ہر مسلمان کی حفاظت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا دنیا کے کسی کونے میں ہو۔ ایسے معاملے اور ایسے حالات جب کہ کشمیر کا مسئلہ زیر غور ہے ہندوستان مغربی امداد کے بل بوتے پر ایسے حالات پیدا کر رہا ہے

تاکہ وہ دنیا کو یہ دکھائے کہ مسلمان لڑائی کے لئے پہل کر رہے ہیں پہل ہمیں کرنی پڑے گی ان حالات میں جب کہ ہمارے مذہبی احساسات کو مجروح کیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اگر چاہتا ہے کہ ہم پر تہمت لگے لیکن ہمارا یہ ایمان ہے اور ہمیں اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا ۔ میں حکومت سے استدعا کرتا ہوں کہ ایسے ماحول میں کوئی مثبت اقدام کرے تاکہ ہم کشمیر کو حاصل کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر عبدالرازق خان (مردان-۳) جناب سپیکر جناب الحاج میر محمد بخش تالپور جوریزولیوشن اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا ہے اور اس کی تائید میں جو معزز ممبران نے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس میں شریک کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ کشمیر میں حضرت بل کو جو تاریخی اور مذہبی اہمیت حاصل ہے وہ بالکل عیاں ہے ۔ کشمیر کی آزادی کے لیے جس قدر تحریکیں اٹھتی ہیں ان کا مرکز حضرت بل رہا ہے ۔ حضرت بل کی اہمیت موئے مبارک سے تھی اور کچھ نہیں ۔ موجود حالات میں ہندوستان کی حکومت کی جو پالیسی ہے ۔ بھارت حکومت جس طرح انگریزوں کی سازش سے کشمیر پر قبضہ کر رہا ہے اور اس کے بعض نا عاقبت اندیش مسلمان لیڈروں کے ایما پر جس طرح بھی کشمیر کو وہ ہڑپ کرنا چاہتا ہے ان کی یہ پالیسی ہے کہ کسی نہ کسی طرح کشمیر کے مسلمانوں میں افرا تفری پیدا کی جائے ۔ کشمیر کے مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کیا جائے اور یہ بہانا بنا کر کشمیر پر مکمل قبضہ جما لیا جائے اور کشمیر کا انضمام پورے طور پر ہنادوستان کے ساتھ کر دیا جائے ۔

جناب والا ۔ موئے مبارک کی چوری کی سازش میں بھارت حکومت نے جو ناپاک کردار سرانجام دیا ہے یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں جو اس پر غیرت نہ کھائے اور جو اس مسئلے کو اپنے جان و مال سے زیادہ عزیز نہ جانے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا جب تک وہ اس پر ایمان نہ

رکھے - یہ درست ہے کہ اس میں ہماری حکومت کو کوئی مضبوط اور جان دار قدم اٹھانا چاہئے -

جناب والا—جب کشمیر کی آزادی کا سوال آیا اور کشمیر کے چند حریت پسند نوجوانوں نے ڈوگرہ حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو ہمارے محبوب قائد اعظم مرحوم نے جو اس وقت بستر علالت پر تھے - یہ ایک تاریخی حقیقت ہے - حکم دیا کہ پاکستان کی فوج کشمیر پر حملہ کر دے . لیکن اس وقت جنرل گریسی نے جو کہ پاکستانی فوج کا انگریز کمانڈر انچیف تھا انگریزوں کی سازش کی بنا پر کشمیر کو ہندوستان کے حوالے کر دیا حملہ کرنے سے انکار کر دیا -

جناب والا—قائد اعظم علیہ رحمت کے آخری وقت میں بھی — یعنی جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے تو ان کی زبان پر کشمیری مسلمانوں کے لیے ہمدردی اور ان کے دل میں ان کی آزادی کی تمنا تھی— مرتے دم تک ان کی یہی خواہش تھی کہ کشمیر کے مسلمانوں کو کسی طرح انگریز اور ہندوؤں کی سازش اور غلامی سے آزاد کرایا جائے—جناب والا—جب تک پاکستان کشمیر کے مسلمان کو آزادی نہ دلائیگا اور جب تک پاکستان کی حکومت اپنا یہ فرض پورا نہ کریگی - پاکستان مکمل طور پر آزاد تصور نہیں ہو سکتا - میری رائے میں اب ایسا ہی موقع ہے جیسا کہ قائد اعظم رحمت اللہ علیہ کے وقت تھا جبکہ انہوں نے مثبت اقدام کے لیے احکامات جاری کیے تھے مگر اس وقت ان کی تعمیل نہ ہوئی تھی - انہیں اقدامات سے ہم اس وقت بھی کشمیر کے مسلمانوں کو آزادی دلا سکتے ہیں اور بھارتی حکومت کو موئے مبارک کی چوری کی سازش کا جواب دے سکتے ہیں -

جناب والا - شاید ہندوستان کی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ ضم کرلینے کی یہ کارروائی پہلی مرتبہ کی ہے - ان کی غلطفہمی ہے - دنیا میں اور بھی حکومتیں ہیں جنہوں نے اس سے پہلے بھی ایسے اقدامات کیے ہیں - میں آپ کے سامنے فرانس کی مثال پیش کرتا ہوں - فرانس کی حکومت نے بھی الجزائر کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا - اور فرانس کی پارلیمنٹ میں الجزائر

کے نمائندے موجود تھے جو نہیں چاہتے تھے کہ الجزائر فرانس سے علیحدہ ملک تصور ہو۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ جب الجزائر کے مجاہد اٹھے تو انہوں نے الجزئر کو آزادی دلا کر اسے دنیا میں ایک آزاد ملک منوا لیا۔ تو کشمیر کی بھی یہی حالت ہو گئی۔ وہ دن دور نہیں جب کشمیری مجاہد اور پاکستان کے مجاہد یکجا ہو کر کشمیر کی آزادی کے لیے مثبت اقدام کرینگے۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادربخش) جناب والا۔ آج اس ہاؤس نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ ان دو قراردادوں پر دو گھنٹے بحث ہو گئی۔ میری گذارش یہ ہے کہ دوسری قراردار cyprus کے متعلق ہے۔جونکہ وہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس لیے اگر ہاؤس اس بات سے اتفاق کرے تو اس پر سات جنوری کے بعد کرلی جائے۔ اور اب ہم ساڑھے گیارہ بجے تک اسی قرارداد پر تقاریر کرتے رہیں۔

مسٹر سپیکر۔ مولانا صاحب آپ کو اس پر اعتراض تو نہیں؟

مولانا غلام غوث۔ جناب والا۔ انہوں نے کیا فرمایا ہے؟

مسٹر سپیکر۔ ملک صاحب آپ ایک دفعہ پھر فرما دیں۔

وزیر زراعت و خوراک۔ جناب والا۔ چونکہ مسئلہ کشمیر ایک اہم مسئلہ ہے۔ صرف کشمیر ہی نہیں، بلکہ یہ معاملہ جس پر ہم تقاریر کر رہے ہیں کشمیر سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اس لئے پورے دو گھنٹے اسی پر صرف کر لیے جائیں۔

بابو محمد رفیق۔ جناب والا۔ ان دو گھنٹوں میں آپ کتنے مقررین کو موقع دے سکیں گے؟

مسٹر سپیکر۔ وزیر صاحب کو فرما لینے دیں۔

وزیر زراعت و خوراک۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس ہاؤس نے اس بات سے اتفاق کیا تھا کہ ان دو قرار دادوں پر دو گھنٹے بحث کریں گے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کے لئے دو گھنٹے کافی نہ ہوں گے۔ اس لئے قبرص کے متعلق قرار داد ہم ے جنوری کے بعد تک اٹھا رکھیں۔ اور آج ہم صرف کشمیر پر ہی بحث کریں۔

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب - اس پر آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ؟

مولانا غلام غوث - جی نہیں - جناب والا - کوئی اعتراض نہیں-

مسٹر افتخار احمد خان - مجھے اعتراض ہے -

صدر گرامی - شاید میں اس تجویز سے اتفاق کروں کہ وقت تنگ ہونے کی وجہ سے دوسرے ریزولیوشن پر آج بحث نہ کی جائے -

Minister of Railways: On a point of order. How can he object. He cannot raise any objection because the motion has not been moved.

مسٹر افتخار احمد خان - لیکن مجھے اس حصے سے اختلاف ہے کہ اس Discussion کو ساڑھے گیارہ بجے ختم کر دیا جائے - اس لئے کہ کل ہم نے آج کا دن اس لئے مقرر کیا تھا کہ اس ایوان نے محسوس کیا تھا کہ تحریک التوا کے لئے دو گھنٹے کا وقت کافی نہ ہوگا - چنانچہ پورا دن رکھا گیا - اب یہ قید جو ملک صاحب لگا رہے ہیں کہ ساڑھے گیارہ بجے بحث ختم کر دی جائے ، مجھے اس سے اختلاف ہے - کیونکہ اس پر سیر حاصل جذبات کا اظہار ابھی تک نہیں ہو سکا - جب تک سب ممبران جو تقاریر کرنا چاہتے ہیں ، تقاریر نہ کر لیں - اس ساڑھے گیارہ بجے والی قید سے مجھے اختلاف ہے -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ اگر ایوان کا منشا یہ ہے کہ اس بحث کو جاری رکھا جائے - تو ساڑھے گیارہ بجے کے بعد ہم اپنا کام شروع کر دینگے اور we can meet again in evening اگر ان کے نزدیک قرار داد ہی اہم چیز ہے تو انہیں آنے دیجئے - I have no objection لیکن ہمارے پاس کام اتنا زیادہ ہے اور وقت اتنا تنگ ہے کہ اگر ہم اسی رفتار سے چلیں تو ۷ تاریخ تک ہم یہ سارے آرڈیننس پاس نہ کر سکیں گے -

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی - سرکاری کام کو موجودہ تحریک پر فوقیت نہیں دی جا سکتی - اگر آپ نے وہ بھی کرانا ہے تو پھر آپ بڑی خوشی سے evening session رکھ لیں - مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں -

وزیر خزانہ - جناب والا - ہاؤس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دو گھنٹے بحث و تمحیص ہوگی - ہم ان کو دو گھنٹے دے رہے ہیں - اس بعد ہم نے سرکاری کام بھی کرنا ہے - اگر انہوں نے اس پر بحث کرنا ہی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں - وہ اسے evening session میں کر سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - شیخ صاحب - میرا خیال ہے کہ ہم اس قرار داد پر ۲ بجے تک بحث کر لیں اور اس کے بعد اپنا regular business شروع کر دیں- ۱۲ بجے تک بیشتر مقررین تقریریں کر چکے ہوں گے -

Minister of Finance : I would request you to extend the time for half an hour, i.e. upto 2 O'clock.

Mr. Speaker : We will see to it at 1.30.

وزیر خزانہ - جناب والا - پھر دو گھنٹے تک کام ہونا چاہیئے تاکہ ہمیں بھی وقت مل جائے -

مسٹر سپیکر - Alright we may sit upto to 2 P.M.

جہاں تک مولانا صاحب کے ریزولیوشن کا تعلق ہے - وہ ۷ تاریخ کے بعد زیر غور لایا جائیگا -

مولانا غلام غوث - جناب والا - اگر ۱۲ بجے تک سب کو موقع نہ مل سکا تو پھر ؟

مسٹر سپیکر - مل جائے گا - آپ تشریف رکھیں -

بیگم جہاں آرا شاہنواز - جناب مجھے ایک نہایت ضروری امر کی طرف آپ کی اور ایوان کی توجہ مبذول کرانی ہے - آج قبرص کے صدر میکاریوس نے معاہدہ فسخ کرنے کے متعلق بیان دیا ہے - میں سمجھتی ہوں کہ Cyprus کا معاملہ اس کے بعد مسئلہ کشمیر سے زیادہ اہم ہوگیا ہے اور ہمیں آج ریزولیوشن پر غور کرنا چاہیئے -

Mr. Speaker : The lady may please take her seat. The mover has no objection.

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) - جناب والا - موئے مبارک کو ناپاک

سازش کے تحت غائب کرنے کو چوری کا نام دینا مسلمانوں کے مجروح جذبات پر نمک پاشی کرنے کے مترادف ہے ۔ مجھ سے پہلے مقرر حضرات فرما چکے ہیں کہ موئے مبارک کی حفاظت کے خاصے انتظامات تھے ۔ اور محترم عبدالوحید خان صاحب نے فرمایا ہے کہ اس پر چوبیس گھنٹے پہرہ رہتا تھا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہاں منتظمین اور محافظین کے ساتھ خون خرابہ کئے بغیر کوئی چور وہاں پہنچ نہ سکتا تھا ۔ تو جناب یہ چوری نہیں سینہ زوری ہے ۔ اور اس سینہ زوری کے پیچھے بھارتی حکومت کے کئی ایک عزائم ہیں ۔ مثلاً وہ اس حرکت کو کشمیر کے مسلمانوں میں بطور ایک feeler استعمال کر سکتے ہیں ۔ اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ (قطع کلامی) --- Sir, I am being interrupted تو جناب والا اس feeler کے ذریعے بھارتی حکومت یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کشمیری مسلمان جو صدیوں سے ڈوگرہ راج کے تحت ظلم و تشدد برداشت کرتے رہے ہیں اور partition کے بعد عرصہ سولہ سال سے بھارتی حکومت اپنی سنگینوں کے ذریعے ان پر جبر و تشدد کر رہی ہے ۔ وہ صرف یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کشمیری مسلمانوں میں اب کس حد تک کس بل ہے ۔ ان کے دلوں میں ابھی تک ایمان کی شمع فروزاں ہے یا نہیں ۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ ------

Minister of Finance . Sir you may kindly ask Khwaja Safdar to take his seat.

Mr. Speaker : Order please.

ایک معزز رکن ۔ آپ تقریر کریں ۔ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ وہ آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں ۔ اور آپ کے کارناموں کو سارا ملک دیکھ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس ٹوہ لگانے سے بھارتی حکومت ۔ یقین حاصل کرنا چاہتی ہے کہ آیا کشمیری مسلمانوں کے دلوں میں ابھی تک ایمان کی شمع فروزاں ہے یا نہیں ۔ کیونکہ انہیں یہ خدشہ ہے کہ کل کو اگر کشمیر کی ریاست میں استصواب رائے کرایا جائے گا

تو مذہب اسلام ایک ایسی کشش ہوگی جو ان کو لازمی طور پر پاکستان کے نزدیک کھینچ لائے گی ۔

جناب والا ۔ ایک تو ان کے ٹوہ لگانے کا یہ مقصد ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ کشمیر کے مسلمانوں میں کہاں تک جذبہ ایمان موجود ہے اور دوسرا جناب والا میں یہ گذارش کروں گا کہ اس مذموم حرکت سے ان کا یہ بھی دیکھنے کا مقصد ہے کہ اگر شعائر اسلام کی بے حرمتی کی جائے تو اس کا پاکستان اور عالم اسلام پر کیا رد عمل ہوتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ جہاں تک کشمیری مسلمانوں کا تعلق ہے ۔ الحمداللہ کہ وہ تو اس امتحان میں پورے آتر رہے ہیں ۔ انہوں نے لا زوال قربانیوں کی مثال قائم کی ہے ۔ بھارتی حکومت نے نہایت چالاکی کے ساتھ ایک ایسا موسم اس سازش کے لئے منتخب کیا ہے کہ جس وقت وہاں شدید سردی تھی اور کسی تحریک کا وہاں جاری ہونا نا ممکن تھا لیکن رگوں میں خون منجمد کر دینے والی سردی بھی کشمیری مسلمانوں کے ایمان کی حرارت کو ٹھنڈا نہیں کر سکی اور وہ لاکھوں کی تعداد میں سر پر کفن باندھ کر نکل آئے ہیں ۔ مظاہرے کر رہے ہیں ۔ سری نگر میں سات روز سے مکمل ہڑتال ہے اور جناب والا انہوں نے اپنے اس عقیدہ کو ثابت کر دیا ہے کہ

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

جناب والا ۔ اب پاکستان اور عالم اسلام کو بھی یہ ثابت کرنا ہے کہ شعائر اسلام کے معاملہ میں مسلمان ایک ہیں ، ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ اس ضمن میں جناب والا یہ گذارش کروں گا کہ ہم پر ، ہمارے ملک پر ، پاکستان پر ایک دہرا فرض عائد ہوتا ہے ۔ ہمارا کشمیری مسلمانوں کے ساتھ خون کا رشتہ ہے ہم ایک ملک کے باشندے ہیں ۔ اس لئے کشمیری مسلمانوں کی ہر امداد و اعانت ہمارا فرض ہے ۔ تو جناب والا پاکستان کا جہاں یہ فرض کہ ہر طرح کے اقدامات ، مثبت اقدامات ، اور جو بھی اقدامات ہو سکتے ہیں ان کے ذریعہ کشمیریوں کی امداد و اعانت کرے ۔ وہاں ایک فرض یہ بھی ہے کہ

بھارتی حکومت نے جو جھوٹا اور مکروہ پراپیگنڈہ تمام دنیا میں کیا ہے کہ موئے مبارک کی چوری ہوئی ہے تمام دنیا میں اور خاص طور پر عالم اسلام میں اس کا بھانڈا پھوڑا جائے ۔ کیونکہ ممکن ہے عالم اسلام اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے اس بات پر یقین کر لے کہ موئے مبارک کی چوری ہوئی ہے اور اس میں کوئی سازش نہیں ہے ۔ تو ہمیں جناب والا اپنے فارن آفس کے ذریعہ سے یہ تمام دنیا میں اور خاص طور پر عالم اسلام میں واضح کرنا چاہیئے کہ یہ شعائر اسلام کی بے حرمتی ہوئی ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ماضی میں چونکہ ہم نے اپنی خارجہ پالیسی کی وجہ سے جو لغزشیں کی ہیں میں ان کو یہاں زیر بحث نہیں لاؤں گا ۔ جس طرح اسرائیل کے معاملے میں بھارت کے عزائم بہت بلند ہو گئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ گرچہ کھلم کھلا اسرائیل کو تسلیم کیا ہوا ہے اس کے ساتھ تعلقات استوار کئے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہ اس کے ساتھ خفیہ فوجی معاہدہ کیا ہوا ہے اس کے باوجود بھی بھارت کے تعلقات عالم اسلام کے ساتھ پاکستان سے بہتر ہیں ۔ یہ ہماری خارجہ پالیسی کی ناکامی کی بین دلیل ہے ۔ لیکن میں یہاں اس چیز کو زیر بحث نہیں لانا چاہتا ۔ صرف اتنی گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے مرکزی حکومت کی خدمت میں یہ گذارش کریں کہ وہ اپنے خارجہ دفتر کو زیادہ چوکس کرے اور ہدایت کرے کہ وہ اپنے بیرونی سفارت خانوں کے ذریعہ سے تمام دنیا میں خاص طور پر عالم اسلام میں اس بات کی تشہیر کرے کہ یہ ایک ناپاک سازش ہے جس کے ذریعہ سے شعائر اسلام کی بے حرمتی کی گئی ہے ۔ مسلمانوں میں سیاسی طور پر اختلافات ہو سکتے ہیں ۔ لیکن ہمیں تمام اسلامی ممالک پر یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ جب ناموس رسول کی بے حرمتی کا واقعہ پیش ہو تو ہم سب ایک ہیں ایک جسم کی طرح ہیں اور ہم اپنی جان ، مال اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں ۔

مسٹر نصر اللہ خان خٹک (پشاور - ۳) ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ سعادت حاصل ہے اور میں نے ۱۹۴۶ اور ۱۹۴۷ میں دو سال متواتر اس موئے مبارک کی زیارت کی ہے ۔ اور جیسا کہ خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا ہے اور جو واقعات اور وجوہات بتائی ہیں کہ وہاں کشمیری عوام کو موئے مبارک سے

کتنی عقیدت تھی میرے خیال میں وہ کم بتائی ہیں - جہاں تک عقیدت کا تعلق ہے - میں عرض کروں گا کہ پندرہ پندرہ میل سے لوگ پیدل سفر کرکے دور دراز سے پورے پورے گاؤں کے لوگ آ جاتے ہیں - زمین پر بیٹھتے ہیں - زمین پر ہی لیٹتے ہیں اور اکثر بھوکے رہتے ہیں - اور اس دن کا انتظار کرتے ہیں جب سالانہ عرس اور جشن ہو اور وہ موئے مبارکہ کی زیارت کریں -

جناب والا - موئے مبارک کی وجہ سے اس جگہ کو بہت اعلیٰ درجہ حاصل ہے - لوگ لاکھوں کی تعداد میں آ کر زیارت کرتے ہیں اس لئے اگر اس بات کو صرف اس حد تک سوچیں کہ تبرکات میں سے ایک قیمتی چیز گم ہو گئی ہے تو بھی یہ معمولی معاملہ نہیں ہے - کیونکہ اس کی اہمیت کشمیری عوام کے دلوں میں بہت زیادہ ہے - حضرت بل جو اتنا اونچا مقام ہے اور اس کی جو اتنی اہمیت ہے یہ سب کچھ موئے مبارک کی وجہ سے ہے - اس کے علاوہ یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں کشمیر کی ہر تحریک جنم لیتی رہی ہے - اور جہاں سے گرج اور طوفان ہندوؤں پر اٹھتے رہے ہیں -

جناب والا - آپ کو یاد ہوگا کہ جب ''کشمیر چھوڑ دو،، کی آواز بلند ہوئی تو اسی حضرت بل کے مقام سے یہ تحریک شروع ہوئی تھی اور پھر جب ''کشمیر چھوڑ دو،، کہنے والوں نے مہاراجہ کے محل پر حملہ بولا اور ان پر مشین گنوں سے فائرنگ کی گئی تو ایک بوڑھا گولی سے زخمی ہوا - اور جب وہ مر رہا تھا تو اس سے کہا گیا کہ بابا تم مر رہے ہو کوئی وصیت کر دو - اس پر بوڑھے نے اپنے گلے میں لٹکے ہوئے کارڈ کی طرف اشارہ کیا جس پر لکھا تھا - ''کشمیر چھوڑ دو،، اور کہا کہ یہی حروف میری قبر پر کندہ کر دئے جائیں -

جناب والا - جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ آیا یہ موئے مبارک کیوں چوری کیا گیا اور اس کے گم ہو جانے کی وجوہات کیا تھیں - اور گم ہونے کے بعد ہندوستان کے ہاتھ کیا آئے گا - ابھی تک اس بات پر تبصرہ نہیں کیا گیا- چونکہ اس مقام کو مرکزی حیثیت حاصل تھی- یہاں سے ''کشمیر چھوڑ دو،، کی تحریکیں چلیں - شیخ عبداللہ یہیں سے اپنے عوام کو خطاب کرتے تھے -

اور بعد میں ان کو جیل بھیج دیا گیا ۔ اب جب کہ حکومت ہند شیخ عبداللہ کو چھوڑنے کی طرف آمادہ ہے وہ ڈرتی ہے کہ چونکہ اس مقام کے ساتھ کشمیریوں کو بڑی عقیدت ہے ایسا نہ ہو شیخ عبداللہ پھر اسی مقام سے عوام کو خطاب کریں اور پھر کشمیر میں ایسا طوفان اٹھے جس کا مقابلہ نہ ہو سکے ۔ اس لئے اس مرکز کو ختم کر دیا جائے ۔ اور جب تک یہ مرکز ختم نہیں ہوگا ۔ تب تک کشمیر کی آزادی کی جد و جہد فرو نہیں ہو سکتی ۔ لہذا ہندوؤں کی یہ ایک سوچی سمجھی سکیم تھی کہ جب تک وہ اس مرکز کو ختم نہیں کریں گے ، یہ جذبہ دب نہیں سکتا ۔ لہذا انہوں نے اس مرکز کی اہم چیز کہ جس کی وجہ سے اسے اہمیت حاصل تھی ، وہ چوری کرا دی ۔ میرا خیال ہے کہ اس کو تو وہ اہمیت حاصل ہے کہ جس طرح ایک مرتبہ چوہوں نے مشورہ کیا تھا کہ وہ بلی کو گرفتار کریں گے ۔ تو کسی نے کہا کہ وہ اس کا پیر پکڑے گا ۔ کسی نے کہا کہ وہ اس کی دم پکڑے گا ۔ کسی نے کہا وہ اس کا کان پکڑے گا ۔ لیکن جب بلی آئی اور اس نے ''میاؤں'' کی ۔ تو انہوں نے کہا ۔ کہ ہمارے پاس اس ''میاؤں'' کا کوئی علاج نہیں ہے ۔ تو یہ ''حضرت بل'' کا مقام ایسا ہے ۔ کہ ہندوؤں نے کشمیری عوام کو دبانے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے ۔ انہوں نے پولیس سے کام لیا ، فوج سے کام لیا ، کشمیری عوام کو پیسے اور دولت کا بھی لالچ دیا ۔ لیکن وہ کسی طرح بھی کشمیری عوام کے جذبۂ ایمان کو قابو نہ کر سکے ۔ حضرت بل ایک ایسی جگہ ہے کہ جس سے ہندوستان کو ہمیشہ خطرہ رہا ہے ۔ جب کبھی بھی حضرت بل میں دس آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے ۔ تو پنڈت نہرو کو دہلی میں ڈر لاحق ہو جاتا ہے کہ حضرت بل میں کوئی میٹنگ ہوئی ہے ۔ لہذا انہوں نے اس مقام کی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے ہی اس موئے مبارک کو چوری کروا دیا ۔ لہذا میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ کشمیری عوام کے جذبات کو مجروح ہونے سے بچانے کی خاطر جیسا کہ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں شاہی مسجد کے دروازے کے اوپر کافی تبرکات ہیں اور موئے مبارک بھی موجود ہے ۔ وہ اس چوری شدہ موئے مبارک کے بدلے میں دے دیا جائے ۔ تو میرا خیال ہے کہ کشمیری عوام کے جذبات مجروح ہونے سے بچ جائیں گے ۔

اس کے علاوہ میں تمام عوام سے بھی اپیل کرتا ہوں ۔ کہ یہ صرف حکومت ہی کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس معاملے میں چیخ و پکار کرے ۔ بلکہ یہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف علم جہاد بلند کرے ۔

مسٹر محمد ابراہیم برق (مظفر گڑھ۔۱) ۔ حضور والا ۔ میں آج مسلمانان پاکستان کو بلکہ مسلمانان عالم کو خوشخبری سناتا ہوں۔ موئے مبارک کا چوری ہو جانا کشمیر کو حاصل کرنے کی سب سے بڑی دلیل ہے ۔ مسلمان سرکار دو عالم کسی قسم کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے ۔ رسول آئے ، نبی آئے اور اپنے اپنے معجزے چھوڑتے چلے گئے ۔ دنیا چلتی رہی ۔ لیکن سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دنیا کے اختتام تک تا قیامت رہے گا ۔ کہ ان کے نام کی بے عزتی مسلمان تا قیامت برداشت نہیں کریں گے ۔ آج ان کے جسد مبارک کا بال چوری ہوگیا۔ یہ بال ''اوڑی'' میں بھی ہے ۔کشمیر میں بھی ہے ۔ اور دنیا کے دیگر مختلف مقامات میں بھی ہے ۔ لیکن وہاں سے کبھی یہ بال مبارک چوری نہ ہوئے ۔ کشمیر میں یہ بال مبارک چوری ہو جانے کی کیا وجہ ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ۔ اور اسی حکم کے ذریعے ایسا ہوا ہے ۔ تاکہ ہم سوئی ہوئی قوم بیدار ہوں ۔ اور بیدار ہو کر جہاد کی صورت میں اکٹھے ہو کر ، مسلمانان عالم اکٹھے ہو کر کشمیر کو بھی لیں اور یہ بال مبارک بھی واپس کرائیں ۔ اور جہاں سے یہ چوری کیا گیا ہے وہیں اسے واپس کروائیں ۔

جناب والا ۔ یہاں میرے محترم دوست نصر اللہ خان خٹک نے بلی چوہے کی مثال دی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز ایسی نہیں ہے ۔ کہ یہاں پر بلی اور چوہے کی مثال دی جا سکے ۔ کہ یہاں کون ''میاؤں'' کرے ۔ یہاں ''میاؤں'' کرنے والے ، آگے بڑھنے والے ، سینکڑوں ۔ لاکھوں اور کروڑوں مسلمان سر پر کفن باندھ کر آگے جانے کے لئے تیار ہیں ۔ اور وہ کسی بلی کی ''میاؤں'' سے ڈرنے والے نہیں ہیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ آپ ان کو غلط سمجھے ہیں ۔

مسٹر محمد ابراہیم برق ۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں ۔ میں آپ

کو خوشخبری سناتا ہوں اور پیشگوئی کرتا ہوں کہ اس بال مبارک کے چوری ہونے میں بھی حکمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک اشارہ ہے۔ کہ کشمیر آپ کو ملے گا۔ اور مسلمان جو خواب غفلت میں سوئے ہوئے تھے۔ وہ پھر جاگیں گے۔ اب رہا وقت کا سوال۔ تو اس سے زیادہ موزوں وقت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہمارے موجودہ صدر مملکت جن کے ہاتھ میں قوم کی باگ ڈور ہے۔ وہ بھی ایک فوجی جرنیل ہیں۔ انشا اللہ سارے عالم کے مسلمان اور خصوصاً پاکستان کے مسلمان اس کے خلاف اکٹھے ہوں گے۔ اور صدر صاحب اور ان کے ہمراہی جرنیل ہمیں رہبری بخشیں گے کہ ہم سپاہی کی حیثیت میں آگے بڑھ کر کشمیر حاصل کریں گے۔

میاں محمد یاسین خاں وٹو (منٹگمری ۴) جناب سپیکر۔ جب کسی ملزم کے ہاتھ میں طاقت آتی ہے۔ تو یقینی طور پر وہ ظلم پر منتج ہوتی ہے۔ اور بزدل جتنا طاقتور ہوتا جاتا ہے، اس کا ظلم اسی قدر بڑھتا جاتا ہے۔ ہندوستان ۔آزاد ہندوستان کی تاریخ پر ایک نگاہ میری اس بات کو ثابت کر سکتی ہے۔ ہندوستان کے حکمرانوں کے دامن جونا گڑھ کے مسلمانوں کے خون سے، حیدرآباد کے مسلمانوں کے خون سے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے خون سے داغدار ہیں۔ اس سے بڑھ کر گوا میں اس کی کاروائی اس پر دلیل مزید ہے۔ اور کشمیر میں جو کچھ ہندوستان نے کیا ہے۔ وہ دنیا کی نگاہوں سے کسی صورت میں پوشیدہ نہیں ہے۔

جناب والا۔ لیکن بزدل کی نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خود سے کمزور کے مقابلے میں زبردست اور ظالم اور زبردست شخص کے سامنے ایک معصوم اور کمزور بلی سے بھی کمتر ہوتا ہے۔ اور یہ چیز ہم نے اس وقت دیکھی۔ جب چین کے ساتھ ان کا چند دن کا جھگڑا چلا تھا۔

جناب والا۔ ہندوستان کے ارادے اور ہندوستان کے اقدامات گذشتہ سترہ سال سے ہمارے سامنے ہیں اس نے کسی موقع پر بھی مسلمانان پاکستان اور ہندوستان کے خلاف ظلم کرنے سے گریز نہیں کیا۔ لیکن بہت عرصہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ دوبارہ مسلمانوں پر اس حیثیت سے حملے کر رہا ہے۔

کہ جنکو یہ کہا جائے کہ وہ ایک سازش کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ مگر وہ اس حملے سے بھی کسی حد تک اپنے آپ کو بظاہر بچا رہا ہے ۔ اور وہ کیا حملے ہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔ کہ اس نے ہندوستان سے مسلمانوں کا زبردستی ، خلاف قانون اور خلاف انسانیت انخلاء شروع کر دیا ہے ۔ اور انکو زبردستی مشرقی پاکستان میں دھکیل رہا ہے ۔ اس سے بڑھ کر جو زبردست اور تکلیف دہ بات ہوئی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ یہ ساری چیز کیوں ہے ۔ یہ اس وجہ سے ہوئی ہے ۔ کہ اب ہندوستان محسوس کرتا ہے کہ پاکستان اقتصادی طور پر اسقدر ترقی کر رہا ہے ۔ اور کشمیر کے مسئلہ پر اب اس طریقے سے Concerted Efforts کر سکتا ہے ۔ اور اب ان کے سامنے وہ راہیں ، گریز کے وہ راستے مسدود ہوتے جا رہے ہیں ۔ اور وہ رائے عامہ پاکستان کے موقف کو اور مسلمانان کشمیر کے موقف کو اس حیثیت سے سمجھ رہے ہیں ۔ کہ اس کے ارد گرد جو بھی ہمسائے ہیں ۔ وہ سارے اس موقف کی حیثیت کو سمجھ کر پاکستان کی طرف آ رہے ہیں ۔ اور پاکستان اپنے اس مطالبے میں ایسے جائز اور صحیح طریقے سے عمل کر رہا ہے ۔ کہ اب ہندوستان کے پاس وہ حیلوں بہانوں کا زمانہ نہیں رہا ۔ اور پھر دوسری بات جو ہندوستان کے ان اقدامات کی محرک ہوئی ہے ۔ وہ مغربی طاقتوں کا ہندوستان کو بے پناہ اسلحہ مہیا کرنا ہے ۔ جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جوں جوں بزدل کی طاقت بڑھتی ہے ۔ اس طرح اس کا ظلم بھی بڑھتا جاتا ہے ۔ اسی طرح جوں جوں ہندوستان کی طاقت بڑھ رہی ہے ۔ توں توں اس کے منحوس ارادے نہایت ننگے ہو کر ہمارے سامنے آ رہے ہیں ۔ اور یہ آخری حملہ اور اقدام آج ہندوستان کی اس سازش کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست مجھ سے پہلے کہہ چکے ہیں ۔ کہ ایسی کوئی حرکت کی جائے کہ مسلمان اشتعال میں آ جائیں ۔ اور ان میں ایک ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو ۔ تاکہ کشمیر سے مسلمانوں کو نکال سکیں ۔ اور ان پر مظالم ڈھا سکیں ۔ کہ مسلمانوں کے لئے وہاں رہنا ناممکن ہو جائے ۔ اور استصواب رائے جو کشمیر کے مسئلے کی بنیاد ہے ، اس کے لئے کشمیر سے مسلمانوں کو نکال کر غیر مسلموں کی اکثریت کر لی جائے ۔ تو اس زیر بحث مسئلے پر جو کچھ ان ممبر صاحبان نے فرمایا ہے کہ جو کشمیر تشریف لے جا چکے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ

وہاں کے مسلمانوں کو اس سے کتنی عقیدت ہے ۔ اور وہاں کی آزادی کی تحریکوں میں حضرت بل کے مقام کو جو خصوصیت حاصل ہے ۔ اس مسئلے نے اس مقام کو اور بھی اہمیت بخش دی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ بھی قانون قدرت ہے کہ جب ظالم کا ظلم انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو دست قدرت ان کے بڑھتے ہوئے ظلم کو مٹا دیا کرتا ہے ۔ اور اس موئے مبارک کی گمشدگی کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ ہندوستان کا ظلم اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے ۔ اور یقینی بات ہے کہ قانون قدرت کے مطابق کبھی ان ظالم ہاتھوں کو مٹ جانا ہے ۔

جناب والا ۔ میرے فاضل دوست میاں برق صاحب نے فرمایا ہے میں اس حد تک ان کے اس خیال سے متفق ہوں کہ کیا اس موئے مبارک کی گمشدگی میں ہم تمام لوگوں کے لئے تمام مسلمانان عالم کے لئے ایک Warning تو نہیں ہے ۔ اس ہستی کی طرف سے جس ہستی کی طرف سے تمام دنیا میں دین اسلام دیا گیا ہے کہ اے میرے مذہب پر ایمان رکھنے والو ۔ اے مجھ سے عقیدت رکھنے والو آج اس سر زمین میں جسے کشمیر کہتے ہیں میرا موئے مبارک بھی محفوظ نہیں تو کیا یہ ہمارے سوچ اور فکر کا مقام نہیں کہ جس علاقے میں جس سر زمین میں موئے مبارک محفوظ نہیں ہے وہاں اسلام کی کیا حالت ہوگی ۔ اور یہ بات صرف ہمارے لئے نہیں ہے پورے عالم اسلام کے لئے ہے اور کیا یہ اشارہ نہیں ہے کہ ہم تمام تر قوتیں اور تمام طاقتیں اس چیز پر لگا دیں کہ وہاں اسلام اور مسلمان آزاد ہوں ۔ ایسے ہو جائیں کہ اس عہد کے اسلام کا اس عہد کے مذہب اور اس عہد کے اس انسان کا جس کے لئے مسلمانان عالم مر مٹنے کے لئے تیار ہیں ، بدلہ لیا جائے ۔

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ-۳) ۔ موئے مبارک کی گمشدگی کا واقعہ ایک ایسا حادثہ اور ایسا المیہ ہے جو ہمارے لئے درس عبرت بھی مہیا کرتا ہے ۔ اس واقعہ کی روشنی میں ہم اپنے ماضی پر بھی نگاہ ڈال سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کے افق کی طرف بھی دیکھ سکتے ہیں ۔ کشمیری عوام کو اگر حق خود ارادیت حاصل ہو جاتا اور کشمیری عوام کا وہ جائز مطالبہ مان لیا جاتا کہ ان کا حق ہے کہ وہ آزاد رہنا چاہتے ہیں یا وہ پاکستان کے ساتھ جانا چاہتے

ہیں یا وہ ہندوستان کے ساتھ جانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ واقعہ رونما نہ ہوتا ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کشمیر ایک آزاد ریاست کی حیثیت حاصل کر چکا ہوتا یا اس کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہو چکا ہوتا تو میں عرض کرتا ہوں کہ کیا یہ واقعہ رونما ہوتا میرا ایمان ہے کہ یہ واقعہ رونما نہ ہوتا اور اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے عزائم کیا ہیں اور وہ مسلمانوں کے اور ان کے عقیدت کے مراکز اور ان کے جذبہ ایمان کو کس طرح ختم کرنے کے درپے ہے اور کس طرح انہیں مٹانے کے درپے ہے ۔

جناب والا ۔ یہ واقعہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے جیسا کہ ابھی میاں یاسین وٹو صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم سوچیں کہ ہمیں ان واقعات کی روشنی میں کیا کرنا ہے اور کیا اقدامات ممکن ہیں ۔

سب سے پہلے تو میں گورنمنٹ سے گذارش کروں گا کہ ان واقعات کی روشنی میں وہ اپنی خارجہ پالیسی کی طرف بھی نگاہ کریں جیسا کہ چین کے ساتھ ہمارے تعلقات استوار ہو رہے ہیں انہیں اور بھی مضبوط اور مستحکم بنائیں کیونکہ وہ عظیم الشان قوم اور عظیم الشان ملک جسے چین کہتے ہیں وہ ہم سے محبت رکھتا ہے وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ ان کے تعلقات مضبوط اور استوار ہوں اور ہمیں یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہئیے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومت نے اس طرف اقدام کیا ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں لیکن اس سلسلے میں ہمیں غیرت اور جرأت کا ثبوت دینا چاہئے اور ہمارے ان کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں جو مشکلات اور رکاوٹیں کسی بیرونی ملک یا قوم کی طرف سے حائل ہوتی ہوں ، ہمیں ان کو ٹھکرا دینا چاہئے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں ایشیائی قوموں سے تعلقات استوار کرنے چاہئیں کیونکہ مغرب کی بالا دستی ختم ہونے کو ہے اور ختم ہو رہی ہے اور یہی موقع ہے کہ ہم ایشیائی قوموں اور افریقی قوموں اور ممالک کے ساتھ جو حال ہی میں آزاد ہوئے ہیں ، اپنے تعلقات مضبوط کریں اور ان کے ساتھ دوستی کے اس قسم کے تعلقات پیدا کریں کہ وہ اقوام عالم میں ہماری پالیسیوں اور ہمارے مسائل کو سمجھیں اور ہماری مدد کریں ۔ اور ہمارا ساتھ دیں اور یہ ممکن العمل بھی ہے اور ہو بھی سکتا ہے کیونکہ وہ لوگ

ہمیں چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ ہمارے کئی رشتے ہیں سب سے بڑا اسلام کا رشتہ ہے جسے کوئی نہیں توڑ سکتا اور دوسری بات جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اندرون ملک ہمیں اپنے عوام کو اعتماد میں لینا چاہیے اور یہ نہایت ضروری ہے اس لئے کہ جس ملک کے عوام مطمئن نہ ہوں یا ان میں کوئی بے چینی اور بے اطمینانی ہو یا ان کے جائز حقوق جو انہیں نہیں مل رہے ہیں (میں یہ الزام نہیں نہیں لگا رہا ہوں کہ یہاں عوام کو حقوق نہیں مل رہے ہیں) بلکہ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ملک کی مضبوطی اور اس قوم کی سربلندی کا راز اس میں مضمر ہے کہ انہیں حکومت پر اعتماد ہو ان کے ساتھ معاشی انصاف کیا جائے ان کے مسائل حل کئے جائیں تاکہ کوئی ایسا مسئلہ آ جائے یا حکومت عوام کو پکارے کہ اس ملک کی آزادی اور قوم کی آزادی کو خطرہ لاحق ہے تو عوام میدان عمل میں کود پڑیں اور اگر جان کی قربانی دینا پڑے اور خون بہانا پڑے تو اس سے گریز اور اس سے دریغ نہ کریں ۔

جناب سپیکر ۔ یہی باتیں ہوتی ہیں جن سے قوموں کی سربلندی اور ملکوں کا استحکام ہوتا ہے یہ ٹھیک بات ہے جیسا کہ ابھی یہاں کہا گیا کہ محض قراردادوں اور نعروں سے یا جلسوں سے مسائل حل نہیں ہوتے اس کے لئے یقیناً عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور عمل کے لئے سب سے پہلے حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ ہی سامنے آیا کرتی ہے اور وہ حکمران جن کو حکمرانی و جہان بانی کا دعویٰ ہے یہ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے عوام کو اعتماد میں لیں ان کے مسائل کو حل کریں تاکہ ان کو یقین ہو کہ ہمارے حکمران ہمارے خیرخواہ ہیں ، بہی خواہ ہیں ۔ ہماری عزتوں ہماری محبتوں اور ہماری عقیدت کے مراکز کے رکھوالے ہیں اور ان کے محافظ ہیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ ۔۱) صدر محترم ۔ یہ درست کہا گیا ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے ۔ تاریخ عالم شاہد ہے ، تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ناموس رسول کے لئے مسلمان نے خواہ گناہگار ہو ، خواہ پرہیزگار ہو ، خواہ رند ہو خواہ ولی ہو قربانی دینے سے کبھی گریز نہیں کیا ۔ یہ قدر ایسی مشترک ہے کہ

میں شاید مبالغہ سے کام نہیں لوں گا کہ ہم سے اکثر لوگ ناموس رسول اور محبت رسول کو اپنا جزو ایمان تصور کرتے ہیں -

بال رسول کی گمشدگی بذاتہ ایک ایسا افسوس ناک سانحہ ہے کہ اس کو بیان کرنے کے لئے اس پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے میرے پاس حقیقتاً الفاظ نہیں ہیں - ہم سب کے دل ہم سب کے جذبات اور نہ صرف ہمارے جذبات بلکہ میں یہ کہوں گا کہ تمام عالم اسلام کے جذبات اس شرمناک ، اس گھٹیا فعل ایسی حکومت کے فعل سے جو اپنے آپ کے لادینی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اس حکومت کی عمل داری میں جو ہر مذہب اور ہر فرقے کو آزادی دینے کا دعویٰ کرتی ہے شرمناک ہے - صدر گرامی - جن اوقات میں چوری ہوئی ، جن اوقات میں گمشدگی ہوئی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے اور اس میں کچھ مزید ایزاد کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں - کوئی مسلمان یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ یہ فعل کرے کوئی اسلامی جماعت جرأت نہیں کر سکتی کہ وہ یہ فعل کرے اور جتنے انتظامیہ اقدامات اس سلسلے میں ہوتے ہیں ان کے پیش نظر ممکن نہ تھا کہ یہ فعل کیا جائے اور عین اس وقت جبکہ درگاہ کشتواڑ میں آتشزدگی ہوئی - یہ تمام چیزیں ہیں - مگر اس سے تھوڑا اور پچھلے جائیے - پچھلے سال کے واقعات دیکھیے اور ان کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ یہ گمشدگی کس چیز کی دلالت کرتی ہے اور یہ کس بات کی نشان دھی کرتی ہے - پچھلے نو ماہ میں صدر گرامی ہندوستان نے ۱۰-۱۲ کیوں بلکہ پندرہ سال کے بعد اپنی جنگی مشقوں کا دوبارہ آغاز کیا ہے - یہ پچھلے سال سے جرأت ہوئی - پندرہ سال اس کو جرأت نہ ہو سکی کہ وہ کشمیر میں اپنی جنگی مشقوں کا اعادہ کریں - ان نو ماہ میں دو تین دفعہ حد متارکہ کی وہ خلاف ورزی کر چکے ہیں - ان ۹ ماہ میں ۲۷۵ وارداتیں اغوا کی - ڈاکہ زنی کی پاکستان کی آزاد کشمیر کی حد پر انہوں نے کیں ہیں - اس پچھلے ایک سال میں انہوں نے مغربی بنگال سے مسلمانوں کو نکالا - پچھلے ایک سال میں انہوں نے تری پورہ کے مسلمانوں کا انخلا کیا - پچھلے ایک سال میں انہوں نے بہار اور آسام کے مسلمانوں کا انخلا کیا - یہ صرف ایک سال کے واقعات عرض کر رہا ہوں - یہ جرات ان کو پچھلے سال سے

پہلے کبھی نہ ہوئی ۔ سب واقف ہیں ۔ صدرگرامی ۔ ہم خاموش رہے ۔ جب بہار کے مسلمانوں پر تشدد ہوا ہم خاموش رہے ۔ جب جنگی مشقیں انہوں نے کشمیر میں کیں تو خاموش رہے ۔ جب حد متارکہ جنگ میں انہوں نے خلاف ورزی کی تو ہم خاموش رہے ۔ اقوام متحدہ میں آج ہمارا کشمیر کا مسئلہ سرد خانے میں پڑا ہوا ہے اور اسی میں اس کو ڈالا ہوا ہے ۔ وہ سرد خانے میں پڑا ہوا ہے یہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا ۔ میں گلہ نہیں دیتا کسی قیادت کو ۔ میں ماسٹر خان گل سے اس مسئلے میں متفق ہوں کہ سرحد کے نوجوانوں نے ، سرحد کے غازیوں نے ، سرحد کے پٹھانوں نے جو قربانیاں دیں ہیں سن ۴۷ ۴۸ میں میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں ان کو بیان کروں ۔ (تحسین و آفرین) جس ماحول میں جس ایثار کے ساتھ غازیوں اور ان شہیدوں نے قربانیاں دیں کون ان سے انکار کر سکتا ہے ۔ مجھے یہ بھی احساس ہے کہ آج بھی وہ بے قرار ہیں ۔ مجھے آج بھی یقین ہے کہ وہ تیار ہیں لیکن صدر گرامی کشمیر کے مسئلے میں ہم نے کئی بار غلطیاں کی ہیں ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں اور یہ میری رائے ہے کہ اس وقت Cease Fire کرنا ہماری غلطی تھی ۔ دوسری غلطی ہم نے اس وقت کی جب چین اور ہندوستان کی لڑائی چھڑی اور ہم خاموش بیٹھے رہے ۔ اس وقت ایک چیز ہو سکتی تھی لیکن کشمیر کے عوام ، کشمیر کے مسلمان شاید ابھی جہاد کے لئے تیار نہیں لیکن صدر گرامی آج کشمیر کے مسلمانوں نے کشمیر کے عوام نے پچھلے ایک ہفتہ میں جو اپنی بے قراری ، جو اپنے جذبات جہاد کا اظہار کیا ہے اور جو بے مثال قربانی اس برفباری اور سردی کے موسم میں وہ پیش کر رہے ہیں اس کا تقاضہ ہے کہ ہم اب تک کوئی قدم اٹھا چکے ہوتے ۔ ہم کوئی اپنا فیصلہ کر چکے ہوتے ۔ لیکن میں ایک قدم اور آگے بڑھوں گا یہ ہندوستان نے بھی انتہائی قدم اٹھایا ہے لیکن ہمارے لئے بھی یہ آخری وقت ہے ۔ ہماری ان قراردادوں اور جذبات کے ذریعے سے اس مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا ۔ ہمارے لئے کشمیری مسلمان آج ہمارے پاکستان کے ۱۰ کروڑ مسلمانوں کو ببانگ دہل دعوت دے رہے ہیں ۔ وہ آج کھڑے ہوئے ہیں ۔ آج انہوں نے علم بغاوت بلند کیا ہوا ہے ۔ مورخ آپ کو بھی دیکھ رہا ہے کہ آپ کیا کردار ادا کرتے ہیں ۔ اگر آپ نے

آج محسوس نہ کیا تو یاد رکھیں کہ مورخ آپ کو معاف نہیں کرے گا (آوازیں ہیر ہیر) ۔ دنیا کبھی آپ کو معاف نہیں کرے گی لیکن صدرگرامی یہ ایک شخص کی بہادری کا سوال نہیں ۔ ایک شخص کی جواں مردی اس مسئلے کا حل نہیں ہے یہ قوم کا مشترکہ مسئلہ ہے ۔ میں ان نشستوں پر بیٹھے ہوئے اور اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے کہتا ہوں کہ باوجود شدید اختلافات کے ، باوجود شدید بنیادی اختلافات کے باوجود اگر کشمیر کے لئے کسی قائد نے بھی کسی صدر نے بھی ہم سے قربانی مانگی تو ہم صف اول میں ہوں گے اور ہمارے اختلافات اندرونی اختلافات ہیں اور وہ سنگین نوعیت کے ہیں بنیادی ہیں انسانی ہیں لیکن کشمیر وہ مسئلہ ہے وہ چیز ہے کہ جس کے لئے ہمیں کسی کے بھی پیچھے لگنا پڑے ۔ ہمیں کسی کی بھی قیادت تسلیم کرنی پڑے کسی کی صدارت بھی تسلیم کرنی پڑے کسی کی اما ت بھی تسلیم کرنی پڑے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں (آوازیں ہیر ہیر) اس لئے صدر گرامی مجھے کسی دوست نے فرمایا تھا آج اس کا جواب بیرونی پالیسی ہے اور حقیقتاً وہی لوگ یہ چیز طے کر سکتے ہیں کہ جن کا ان کے ساتھ براہ راست تعلق ہے ۔ لیکن یہ بنیادی بات ہر شخص تسلیم کرے گا کہ آج کشمیری عوام اور کشمیر کیا اس لئے عزیز ہے کہ وہاں سے پانچ دریا نکلتے ہیں کیا کشمیر اس لئے ہمیں عزیز ہے کہ ہمارے ملک کی معیشت کا انحصار ان پانچوں دریاؤں پر ہے ۔ کیا کشمیر اس لئے ہمیں عزیز ہے کہ وہ وادی جنت کا نشان ہے ؟ نہیں صدر گرامی کشمیر پر ہمارا حق اس لئے نہیں ہے کہ وہ ایک اچھی وادی ہے ۔ کشمیر اس معاہدے میں شامل ہے اس ارتکاب میں شامل ہے جس کو Two Nation Theory کہتے ہیں (خوب خوب) ہندوستان نے جس وقت پاکستان کے مطالبہ کو تسلیم کیا تھا اس وقت کشمیر کے مطالبہ کو بھی تسلیم کیا تھا ۔ کشمیر ہماری ایک متعلقہ اکثریت آبادی کا علاقہ ہے ۔ کشمیر ہمارا تھا ۔ یہ تو بین الاقوامی دنیا میں ہماری انصاف روی کی نشانی تھی کہ ہم استصواب کا کہتے رہے ۔ استصواب کے لئے ہم کوشش کرتے رہے لیکن پاکستان کے مطالبہ میں کشمیر شامل تھا اور اس منحوس اور بد دیانت ریڈ کلف نے اس وائسرائے کے ایما پر یہ کیا تھا اس کو کبھی مورخ معاف نہیں کرے گا ۔

Mr. Speaker : Sorry for the interruption. Two minutes more.

مسٹر افتخار احمد خاں - صدر محترم اس لئے میں کشمیر کے مسئلے کے متعلق عرض کروں گا آج کشمیر کا مسئلہ محض مسئلہ ہی نہیں ہے یہ آپ کی بقا اور زندگی کا مسئلہ ہے - اگر آج آپ نے یہ محسوس نہ کیا - اور میں نے آپ کی بقا کا مسئلہ کس لئے کہا اس لئے کہا اب میں اس کی وضاحت کرتا ہوں - ہندوستان کو کیوں جرأت ہوئی کہ کشمیر میں اس نے یہ حالات پیدا کئے - یہ امریکن ایڈ کا نتیجہ تھا - یہ بے پناہ فوجی امداد کا نتیجہ تھا کہ آج ہندوستان نے یہ حالات کشمیر میں پیدا کئے ہیں - کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کو ہڑپ کرنے کے بعد اور بے پناہ فوجی امداد دینے کے بعد اس کے عزائم ختم ہو جائیں گے - نہیں آج آپ کی بقا خطرے میں ہے - آج آپ خطرے میں ہیں - بین الاقوامی دنیا کی بے بسی آپ دیکھ چکے ہیں - آپ نے کئی بار اس کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ہمیشہ جواب ملا - لیکن یقین کیجئے اگر آج آپ اپنے پیروں پر کھڑے نہ ہوئے - یہ عہد نہ کیا اور ساری قوم نے متحد ہو کر عہد نہ کیا کہ اس نے پاکستان ہمیشہ کے لئے بنایا ہے اس وقت آپ زندہ نہ رہ سکیں گے اور اس کا واحد حل ہے کہ پہلے اپنے گھر کو درست کیجئے اپنے اتحاد کو قائم کیجئے - - - - - - -

Mr. Speaker : Yes Maulana Ghulam Ghaus.

مسٹر افتخار احمد خاں - صدر گرامی ایک منٹ - آپ مجھے بیچ میں اس طرح نہ ٹوکا کریں - اپنے اتحاد کو قائم کیجئے - روز ہم تقریریں سنتے ہیں - اتحاد - اتحاد روز ہم سنتے ہیں کہ قوم ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے لیکن قوم کو اکٹھا کرنے کے لئے اس ملک کی حفاظت کرنے کے لئے کیا یہی طریقے ہیں جو ہم اختیار کر رہے ہیں - آپ کے ذریعہ سے میں ارباب بست و کشاد سے گذارش کرتا ہوں کہ ہمیں وقت نے ایک موقع اور دیا ہے کہ ہمارے عزائم بلند ہوں اور مملکت کے مفادات کو اپنے ذاتی مفادات پر ترجیح دیں -

میر یوسف علی خاں مگسی (قلات - ۱) - جناب والا میں نے ایک رباعی لکھی ہے اس کو پیش کرنا چاہتا ہوں -

I will take only one minute.

مت سمجھ موئے مبارک گر لیا تو نے چرا
جذبہ ایمان مسلم بھی فنا ہو جائے گا
اب بھی یہ قوت ہے پنڈت بازوئے محمود میں
ایک ضرب بت شکن سے بتکدہ گر جائے گا

خواجہ محمد صفدر - جناب والا میں عرض کروں گا کہ آج کی بحث کو Serious ہونا چاہیئے -

مولانا غلام غوث (ہزارہ - م) - جناب سپیکر- ایک نازک مسئلہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہے - نازک مسئلہ اس لئے نہیں ہے کہ اس کو سمجھنا مشکل ہے - بلکہ نتائج کے لحاظ سے بڑا نازک مسئلہ ہے - ہمیں اس پر بڑا سوچ بچار کر کے بولنا چاہیئے - مجھے خوشی ہے کہ چند منٹ پہلے جو اس مسئلہ کو ایک طرح اقتدار کی جنگ بنایا جا رہا تھا اس ایوان کا رخ بدل گیا ہے اور سب نے متفقہ طور سے اچھی طرح سے تقریریں کیں - اگر یہ نہ ہوتا تو کل اس کو ملتوی نہ کیا جاتا -

جناب سپیکر- کشمیر میں موئے مبارک حضرت بل میں موجود ہوتے تھے- میں بھی پچیس تیس برس قبل وہاں گیا تھا اور شرف زیارت سے مشرف ہوا تھا - جو عقیدت وہاں کے مسلمانوں کو ہے موئے مبارک سے وہی عقیدت ساری دنیا کے مسلمانوں کو ہے - ایک بات میں عرض کروں گا یہاں پٹھان اور غیر پٹھان کی تھوڑی سی بحث ہو گئی - میں تو اس وقت کشمیری مسلمانوں کو تمام قوموں سے زیادہ بہادر قرار دیتا ہوں - (ہیئر - ہیئر) پہلے پہل جب میر واعظ جامع مسجد سے باہر گھنٹی بجاتے اور مسلمان گھنٹی کی آواز پر آتے تھے گولیاں کھاتے تھے - یہ کشمیری مسلمان جن کے بارے میں کمزوری کی روایات مشہور ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو موڑ دیا ہے - یہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی برکت ہے کہ ان میں یہ جرأت پیدا ہوئی ہے - گھنٹی

کی آواز پر آتے تھے جو میر واعظ بجا رہے ہوتے تھے اور گولیاں کھا رہے تھے یہ جانتے ہوئے کہ گولیاں پڑیں گی ۔ اس کے بعد ان کی تحریک مسلسل آگے چلتی تھی یہاں تک کہ یہ وقت آ گیا ۔

محترم سپیکر صاحب جیسا کہ کہا گیا ہے دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ موئے مبارک کی چوری کروا کر مسلمانوں کو اشتعال دلائیں اور مسلمان اشتعال میں جلسے جلوس نکالیں اور ان پر گولیاں چلائیں اور اس طرح ان کو موقع ملے گا کہ مسلمانوں کو ختم کریں اور وہاں سے نکالیں ۔ میں عرض کروں گا اگر یہ مراد ہے کہ جہاں انہوں نے مسلمانوں کو اشتعال دلایا وہاں انہوں نے خدا وند تبارک تعالیٰ کو غضبناک کیا ۔ یہ وقت دور نہیں ہے کہ ان کی کشتی جو بھری ہوئی ہے ابھی ڈوب جائے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی مرکزیت کو کمزور کیا جائے جیسا کہ خان عبدالوحید خان صاحب نے فرمایا کہ ان کی تمام تاریخ اس محور کے گرد گھوما کرتی ہے ۔ اگر یہ واقع ہے اگر یہ مقصد ہے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ تو ممکن ہے کہ بال مبارک چوری کرا سکتے ہیں ان کو ضائع کرا سکتے ہیں ایمان کی قوت مسلمان سے کس طرح سلب کریں گے ۔ اور مسلمانوں کے دلوں سے عشق و محبت کو کیسے چرائیں گے ۔ وہ یقین رکھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہی سے ہماری زندگی ہے ۔

اس نام سے ہے باقی نام و نشان ہمارا

اس نام سے مسلمان قوم زندہ ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دھلی کا تخت کسی کو راس نہیں آیا کرتا ۔ انگریز نے جب کلکتہ کو چھوڑا اور دھلی کو پسند کیا تو تھوڑے ہی سال اسے رہنا پڑا ۔ یہ بات نہیں ہے کہ ان میں کوئی قوت ہے اگر مسلمان یہ محسوس کریں کہ ہندو زیادہ ہے وہ ہمیں کھا جائے گا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جیسے باز رونے لگ جائے کہ ہوا میں چڑیاں بہت آ گئی ہیں مجھے کھا جائیں گی ۔ اور جنگل میں شیر رونے لگے کہ بکریاں بہت آ گئی ہیں مجھے کھا جائیں گی ۔ مسلمانوں کی مثال خدا کے شیر کی طرح ہے اور اس کو بکریوں کی اکثریت کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا ۔

ایک آواز - ہمیں کیا کرنا چاہیئے -

مولاناغلام غوث - میرے ایک دوست نے فرمایا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے - ہمیں یہ کرنا ہے کہ جب جہاد کا صور بجے گا یا بگل ہماری حکومت بجائے گی - ہم میدان میں آ جائیں گے - ہم ایک بات جانتے ہیں کہ یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے کہ کب جہاد کرتے ہیں کب نہیں کرتے - کب وقت مناسب ہے اور کب مناسب نہیں ہے - ہمیں تو انتظار ہے کہ وہ کب بگل بجائے اور ہم میدان میں آئیں - یہ یقینی بات ہے کہ مسلمان قوم موت سے نہیں ڈرتی - مجھے ایک حدیث شریف یاد آئی ہے - میں ضروری سمجھتا ہوں کہ علاج کے سلسلے میں اس کو بھی عرض کروں - ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

(عربی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ ہم پر چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑیں گے جیسے کھانے کی تشتری کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے اور وہ دوڑ پڑتے ہیں - ایک وقت آئے گا - چند صدیوں کے بعد آج سے دو تین صدیاں پہلے عالم اسلام سارے کا سارا تقریباً غلام ہوگیا - ایک آدھ ملک جو باقی تھا وہ بھی اقتصادی اور سیاسی قسم کی غلامی میں مبتلا تھا لیکن آج وہ حالات نہیں رہے - آج بیسیوں ممالک آزاد ہو چکے ہیں - اس حدیث شریف کو میں پورا کر کے بتا دوں - صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس وقت ہم کم ہوں گے -

امن قلت یومیو یا رسول اللہ - آپ نے فرمایا

بل انتم کثیر - تم بہت زیادہ ہوگے -

ولا کنتم غصاء الغصاء ایسل او کما قال - تمہاری مثال ایسی ہو جائے گی جیسا کہ سیلاب آتا ہے اور کوڑا کرکٹ جھاگ میں سب مل کر بڑا دکھائی دیتا ہے لیکن وہ جھاگ ہوتی ہے اس میں قوت نہیں ہوتی - یہ کیوں ہوگا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تمہیں وھن آ جائے گا -

من وهن یا رسول اللہ ۔ وهن کا کیا مطلب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

حب الدنیا و کراھیۃ الموت ۔ دنیا کی محبت اور موت سے ڈر ۔ یہ کتنے حکیمانہ الفاظ ہیں ۔ تمام سیاست اس کے اندر آ گئی ہے ۔ تمام دنیا کی حکمتیں اس کے اندر آ گئیں ہیں ۔ دنیا کی محبت اور موت سے ڈر ۔

جناب والا میں اپنی معزز حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں موت سکھائے وہ ہمیں مرنا سکھائے جس قوم کو مرنا نہیں آتا وہ جینے کا حق نہیں رکھتی ۔ حقیقت یہ ہے ۔ (خوب ۔ خوب) ۔ میں اپنے کالجیٹ نوجوانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ کرکٹ میچ کی بجائے کفر و اسلام کے میچ پر غور کیا کریں ۔ (تحسین و آفرین) میں باہر کے نوجوانوں سے کہوں گا کہ وہ آج مسٹر لاہور اور مسٹر ملتان بننے اور اپنی باڈیاں بنانے کی بجائے اپنی قومی باڈی کے لئے اپنی انفرادی باڈی کو قربان کرنے کی تیاری پر غور کریں ۔

میں اپنے خواص سے یہ عرض کروں گا کہ وہ معیار زندگی کے نام پر اعلیٰ قسم کی کوٹھیوں ۔ موٹروں اور فرنیچر سے ہٹ کر اپنی زندگیوں کو ذرا سادہ بنائیں ۔ اور میں عوام سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ راتیں سنیما میں ضائع نہ کریں ۔ کیونکہ اس وقت تمام قوم کو جاگنے کی ضرورت ہے ۔ اور یہ سب دنیا میں داخل ہے ۔ یعنی ''حب‌الدنیا'' میں ۔

دوسری بات ''وکراھیت الموت'' ہے یعنی موت کاڈر ۔ جس قوم میں موت کا ڈر نہ ہوگا ۔ وہی قوم دنیا میں فاتح ہو سکتی ہے ۔ جناب یہاں پٹھان ۔ پنجابی یعنی پٹھان اور غیر پٹھان کا ذرا سا سوال آیا تھا ۔ تو میں جناب کے واسطے سے عرض کروں گا کہ اس میں شک نہیں کہ پٹھان دس دن کے اندر اندر بارہ مولا فتح کر کے سری نگر تک پہنچ گئے ۔ لیکن اس کے ساتھ ایک پنجابی میجر نے تین سو جوانوں کے ساتھ سری نگر کے ہوائی اڈے پر پہنچ کر ہی دم لیا ۔ یہاں فوج سے کوئی بحث نہیں ۔ پاکستانی فوج اپنا کام کرتی ہے ۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جنگ چپاول میں جو مقام پٹھانوں کو حاصل ہوا وہ کسی اور کو حاصل نہیں ۔ بہر صورت یہ خفا ہونے کی بات نہیں ۔ وہ بھی

ہمارا بازوئے شمشیر زن ہیں ۔ اور پاکستان کا ایک اہم جزو ہیں ۔ کوئی باہر تو نہیں ہیں ۔ غرضیکہ کوئی پاکستانی مسلمان جو کلمہ پڑھتا ہے ۔ وہ مرنے کو زندگی سمجھتا ہے ۔ اور شہادت کی موت پر فخر کرتا ۔ یہی مسلمان کا طرہ امتیاز ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبداللطیف خان) ۔ جناب والا ۔ موئے مبارک چوری ہو جانے کے سلسلے میں اس ایوان میں کافی بحث و تمحیص ہو چکی ہے ۔ اس چوری میں مجھے پنڈت نہرو کی حکومت کی یہ چال نظر آتی ہے کہ مسلمانوں کی غیرت کو پرکھنا چاہیئے ۔ وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ایک ایسی متبرک چیز کے تلف ہو جانے پر بھی غیرت آتی ہے یا نہیں ۔

جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ناپاک حرکت سے مسلمانوں کے دلوں کو بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے ۔ مسلمان ہر ایک تکلیف برداشت کر سکتا اور کرتا رہا ہے ۔ لیکن ناموس رسول پر کسی حملے کو برداشت نہیں کر سکتا ۔

مسلمانوں کو جبراً کشمیر سے نکالا گیا ۔ اور اسی طرح آسام اور تریپورہ سے ہم ہر روز ان کے نکالے جانے کی خبریں سنتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی ہم Cyprus کے حالات بھی اخباروں میں دیکھتے ہیں ۔ لیکن یہ ایسے واقعات ہیں جو مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے ۔ مذہب ایک ایسی چیز ہے جس کے متعلق دنیا کے ہر ملک کے آئین میں صریحاً لکھا ہوا ہے کہ حکومت کی طرف سے کسی کے مذہب میں کسی قسم کا دخل نہیں ہوگا ۔ لہذا مجھے اپنے کشمیری بھائیوں کے احساسات کے ساتھ پوری ہمدردی ہے ۔ چھ سات روز سے اس سلسلے میں بدستور ہڑتالیں ہو رہی ہیں ۔ اور ان بیچاروں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف کشمیری مسلمانوں کا مسئلہ ہی نہیں ۔ بلکہ یہ سارے عالم اسلام کا ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے ۔ لہذا اس سلسلے میں ہر فرد و بشر کو اپنا کردار کما حقہ ادا کرنا چاہیئے۔ میں اس وقت اپنے قبائلی بھائیوں کے جذبات کا اندازہ لگا رہا ہوں ۔ اگرچہ پچھلے چند روز سے میں اپنے علاقے میں نہیں جا سکا اور بالخصوص جب سے یہ نا پاک

حرکت عمل میں آئی ہے ۔ مجھے اسمبلی کے اجلاس کی وجہ سے وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا ۔ لیکن میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ان کو جہاد کی اجازت دی جائے تو وہ ہمہ تن مع بال بچوں کے سروں پر کفن باندھ کر کشمیر پہنچ جائیں گے ۔

جناب والا ۔ یہاں میں ایک بات صاف طور سے عرض کر دوں کہ میں صرف تقریر کرنے یا قراردادیں منظور کرنے پر عقیدہ نہیں رکھتا ۔ میرے نزدیک اس مسئلے کا حل عمل اور صرف عمل ہے ۔ اور وہ عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا موقع دیا ہے جس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے ۔ اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ہم ایک ایسے اہم موقعے پر بھی قربانی دے سکتے ہیں یا نہیں ۔ لہذا صدر محترم ۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ اس ہاؤس اور ہمارے قبائلی بھائیوں کے جذبات سے مرکزی حکومت کو آگاہ کرے ۔ اب وقت آ گیا ہے اور یہ موقع ہے اور میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں ایک بڑا راز ہے کہ ہم اٹھیں اور کشمیر جا کر اپنے بھائیوں کو آزاد کرائیں ۔ اور موئے مبارک کے سلسلے میں حضرت بل کی درگاہ میں جو نا پاک حرکت ہوئی ہے ۔ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔

Minister of Food and Agriculture : The question be now put sir.

Mr. Speaker : Last speech. Yes, Babu Rafiq.

بابو محمد رفیق (لورالائی مع ژوب و کوئٹہ) ۔ جناب صدر ۔ میں حاجی صاحب اور علامہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج پاکستان کے مسلمانوں کو اور تمام عالم اسلام کو یہ سوچنے کا موقع دیا ہے کہ جس ملک میں موئے مبارک جیسی مقدس چیز بھی محفوظ نہیں رہ سکتی ۔ وہاں مسلمانوں کی حالت کیا ہوگی ۔ جیسا کہ اکثر مقررین نے فرمایا کہ یہ حرکت ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کرائی گئی ہے تاکہ کشمیر کے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر گولیوں کے زور سے پاکستان میں دھکیل دیا جائے ۔ اور انہیں وہاں سے ختم کیا جائے ۔ تو اس وقت میں آپ کے توسل سے اپنے عوام اور

ان حضرات کی خدمت میں جنہوں نے اس ہاؤس میں تقاریر کی ہیں ، یہ عرض کروں گا کہ تقریریں کرنے اور قراردادیں منظور کرنے سے کوئی قوم قائم نہیں رہ سکتی ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے علاقے میں جا کر اپنے عوام کو بیدار کریں اور جہاد کے لئے تیار کریں ۔ میں حکومت سے بھی استدعا کروں گا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور مسلمانوں کے جو جذبات ایک سازش کے ذریعے مجروح کئے گئے ہیں ۔ ان کا ہندوستان سے انتقام لے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

Minister of Law : The question may now be put Sir.

Mr Speaker : The question is :

> That this Assembly places on record its deep sense of anger aud sorrow on the most deplorable incident of the theft of the Holy Relic from the Hazrat Bal Shrine and urges the Provincial Government to convey to the Pakistan Government the sentiments of this Assembly and the wishes of this House that the Government of India be asked to withhold its hand of repression so far as the Muslims of Kashmir are concerned,

(*The Resolution was unanimously carried*)

Mr. Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir if you will permit me, I want to suggest one amendment.

Mr. Speaker : Now the resolution is passed unanimously.

Mian Muhamad Yasin Khan Wattoo : Sir, my amendment was not in the wording of the present resolution but I wanted to add just a few words that these sentiments be conveyed to the United Nations as well.

Mr. Speaker : That is for the Central Government to do.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : My submission is that the Central Government may be requested that our feelings should be conveyed to the United Nations. In that case the resolution would have been more effective.

Mr. Speaker : The resolution has been passed now.

ORDINANCES

RESOLUTIONS REGARDING APPROVAL OF—

The Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963. *(Resumption of discussion)*

Mr Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963. Sardar Inayat ur Rahman Abbasi was on his legs when the House adjourned yesterday. He may please resume his speech.

سردار عنائت الرحمن خان عباسی (ہزارہ ۱) - صدر گرامی - کہنے کے لئے تو بہت سی باتیں تھیں لیکن وقت کی کمی کے باعث اتنی گذارش کروں گا کہ میرے بھائی اور بزرگ جس بنیادی جمہوریت کے نظام کی تعریفیں کر رہے تھے وہ اس ملک کی ۸۰ فیصد آبادی کو ان کے حقوق نہیں دے سکا جو ان کو ملنے چاہیئے تھے - میں جانتا ہوں کہ اس آزاد ملک کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کو ایسا نظام حکومت دینا چاہیئے جو براہ راست عوام کے دائرہ اختیار میں ہو لیکن سابقہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اپنے عوام کو جب تک ہم اس معیار پر نہ لائیں گے جو جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ وہ انگریز کا پارلیمانی نظام ہی کیوں نہ ہو یہ ایک اچھی مثال نہیں ہوگی -

بے شک میں بنیادی جمہوریت کا ممبر بہ حیثیت ایک دیہاتی ہوں اور مغربی پاکستان کا وہ دیہاتی ہوں جو اپنی پس ماندگی کے اعتبار سے اپنی مثل آپ ہے لیکن میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس بنیادی جمہوریت کے نظام سے کم از کم اتنا ہوا ہے کہ اس سے دیہاتی اور پس ماندہ عوام کو ایک جگہ بیٹھنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے تاکہ وہ خود اپنے ترقیاتی منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں -

جناب والا - حکومت نے اس موجودہ آرڈیننس کی رو سے ترقی کی طرف ایک مزید قدم اٹھایا ہے لیکن میں ایک بات عرض کروں گا کہ اس کے ذریعہ

ایسا طریق کار اختیار کریں کہ یہ جو چیئر مین کو غیر ضروری طور پر لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے ۔ اس یونین کونسل کے افراد کو یہ اختیار ہو کہ جب وہ محسوس کریں کہ وہ چیئر مین ٹھیک کام نہیں کر رہا تو وہ اسے اس منصب سے ہٹا دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count.

(Count was taken)

Yes, the House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung for two minutes)

The House is in quorum now: Yes, Mr. Abbasi.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی ۔ جناب والا ۔ سیکشن ۵ کے ذریعہ سے ڈسٹرکٹ کونسل کے ، جو اس سے پہلے بالکل ضلع کی سرکاری انتظامیہ کے ہاتھ میں تھی ، وائس چیئر مین کا انتخاب عوامی نمائندوں میں سے ہوگا ۔ یہ بھی ایک مزید قدم بہتری کی طرف اٹھایا گیا ہے ۔ اس کی میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا اس طریقہ سے جناب والا جو وارڈ بنانے کے لئے نئی ہدایت جاری کی گئی ہے وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں ایک اچھا قدم ہے ۔ مجھے اس بات سے قطعی اتفاق نہیں کہ جو میرے بھائی یہ کہتے ہیں کہ ایک حلقے کے اندر حسب سابق چار پانچ آدمی ہوتے ہیں تو ایک دو تین چار پانچ نمبر پر جو آئیں گے وہ elected declare ہوں گے ۔

جناب والا ۔ مجھے آپ کو اس بات کی طرف متوجہ کرانا ہے کہ ان وارڈوں کی عدم موجودگی میں ایسے لوگ جو دس ووٹ ایک جگہ سے حاصل کر سکتے ہیں، دس دوسری جگہ سے اور دس تیسری جگہ سے ان کے منتخب ہو جانے کا زیادہ امکان تھا ۔ لیکن اس مخصوص وارڈ کا رہنے والا آدمی جو اس وارڈ کے مسائل حل کرنے چاہتا تھا ، اس کے لئے موقع کم تھے ۔ یہ بھی گذارش کروں گا کہ جہاں انہوں نے وائس چیئر مین کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی گنجائش رکھی ہے اور اس کے انتخاب کی اجازت دی ہے وہاں وہ اتنا کر دیں ۔ مثال کے طور پر اس آرڈیننس کے تحت اب ایک نامزد ممبر وائس چیئرمین کے خلاف

عدم اعتماد کی تحریک پیش کر سکتا ہے ، یہ بڑا ظلم ہے ۔ ایک منتخب آدمی کے خلاف جو عوام کا نمائندہ ہو ایک نامزد ممبر Vote of no confidence پیش کر دے ۔ یہ اس میں بڑی کمی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے مقبول جوان العمر وزیر بنیادی جمہوریت جن سے ہماری بڑی توقعات وابستہ ہیں اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے ۔ اور ہمارے لاء منسٹر صاحب کی co-operation کے ساتھ ایک ایسا بل لانے کی کوشش کریں گے جن کے ذریعہ بی ڈی کے ادارے خالصتاً ڈولپمنٹ کے ادارے بن جائیں ۔ یہ جو مصالحتی اداروں کا نظام ان بنیادی جمہوری عدالتوں کے ساتھ ہے ان کے متعلق میں واضح کر دوں کہ یہ مصالحتی نظام کسی صورت میں بھی ان سے ترقیاتی کام لینے کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ منتخب آدمی کسی صورت میں بھی اپنے ووٹروں کے درمیان انصاف نہیں کر سکتا ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ انصاف کو صحیح استعمال نہیں کر سکے گا ۔ اور نتیجہ کے طور پر ان کے ترقیاتی کام کھٹائی میں پڑ جائیں گے ۔ میں یہ بھی حکومت سے گذارش کروں گا کہ اس ضمن میں وہ ایک بل لائیں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور-٦) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ آرڈیننس مارشل لاء کے ایام میں نافذ کیا گیا تھا اور اب مارشل لاء ہٹنے کے بعد پہلی بار موقع ملا ہے کہ اس میں جو نقائص ہیں ، انہیں رفع کریں ۔

جہاں تک اس آرڈیننس کی مختلف دفعات کا تعلق ہے اس میں دفعات نمبر ۳ ۔ ۴ اور ۵ انتہائی اہم ہیں ۔ ان دفعات میں جو چیز خاص طور پر حزب اقتدار اور حزب مخالف کے ممبران کی نگاہوں میں کھٹکتی رہی ہے وہ مختلف اداروں میں نامزدگیوں کی گنجائش ہے ۔

جناب سپیکر ۔ پرسوں جناب وزیر قانون نے میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے حق میں تقریر کرتے ہوئے نامزدگیوں کی حمایت کرتے ہوئے ان کی چند ایک خوبیاں بیان کی تھیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ بنیادی جمہوریت کے نظام میں سب سے زیادہ خطرناک پہلو نامزدگیاں ہیں ۔ اور میں اس پہلو اور اس سے پیدا شدہ مسائل پر مفصل روشنی ڈالوں گا ۔

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon). On a point of order. Probably, the Member is reading from the Basic Democracies Order 1959 which does envisage nominations. But as the Order now stands after this amendment in the year 1962, the institution of nominations has totally disappeared. It does not exist there.

مسٹر حمزہ ۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون صاحب کو اس بات کا علم ہوگا ۔ کہ جہاں تک ہماری ڈسٹرکٹ کونسلوں کا تعلق ہے ۔ ان میں اب اس ترمیم کے باوجود بھی سرکاری ممبران کے علاوہ آدھے ممبر نامزد ہونگے ۔ اور یہی حال ڈویژنل کونسلوں میں ہو گا ۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جس وزیر قانون کی تعریف گورنر صاحب نے بھی کی ہو ۔ اس تعریف کے باوجود ۔ ۔ ۔

وزیر ریلوے ۔ آپ اس تعریف سے کیوں پریشان ہیں ۔

Mr Speaker: No discussion about that. (Interruption) No interruptions please. Order, order.

نواب زادہ افتخار احمد خان ۔ خان صاحب ہم تو آپ کی وجہ سے پریشان ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر قانون صاحب نے نامزدگی کے حق میں جواز پیش کرتے ہوئے ہمیں یہ بتایا تھا کہ اس طریقے سے قابل ، ذہین ، تجربہ کار اور پبلک کی بہبود میں دلچسپی لینے والے افراد کو جو عام طور منتخب نہیں ہو سکتے ۔ ان کی خدمات سے استفادہ کرنے کے لیے یہ گنجائش رکھی گئی تھی ۔ جہاں تک اس جواز کا تعلق ہے ، کوئی معقول آدمی بھی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا ۔ لیکن میں جناب وزیر قانون صاحب کی خدمت میں مودبانہ عرض کروں گا کہ یہ جو جواز آپ نے پیش کیا ہے ۔ جہاں تک کھلی زندگی میں دیکھنے میں آیا ہے ۔ یہ محض ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں ۔ اور ماسوائے اس کے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔ میں آپ کے سامنے ہاتھی کے کھانے کے دانتوں کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ہمیں تلخ تجربہ ہے اور وہ یہ کہ ہماری یونین کونسلوں

میں بھی بہت سے ایسے افراد چنے گئے ۔ جو کہ عام طور پر رشوت کی دلالی کا کاروبار کرتے تھے ۔ اور جن کا کام ہی محض یہی تھا کہ وہ افسروں کی خوشامد کریں ۔ . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر حمزہ ۔ آپ آرڈیننس کی کونسی شق کو discuss کر رہے ہیں ۔

جناب حمزہ ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ یہ ہے :

"The Chairman of a Union Council shall vacate office if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner by a two-third majority of the total number of members of the Union Council."

مسٹر سپیکر ۔ اس کے تحت وہ لوگ جو نامزد شدہ ہیں اُن کو بھی ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ ہمیں تلخ تجربہ ہے ۔ کہ ہمارے علاقہ میں ناجائز ہتکنڈے اختیار کرنے والے لوگوں کی نامزدگیاں کی گئیں ۔ بعض گاؤں میں پانچ پانچ ممبر نامزد ہوئے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جو با رسوخ اور گھٹیا قسم کے لوگ تھے ۔ وہ چیئر میں منتخب ہو گئے ۔ اب جناب وزیر صاحب نے ہمارے ملک پر بہت بڑا احسان کیا ہے ۔ کہ . . . . . .

چودھری سلطان محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ با رسوخ اور گھٹیا قسم کے لوگ ۔ تو ہم بھی با رسوخ ہیں ۔ ہم بھی ووٹ لے کر آئے ہیں ۔ ہم گھٹیا نہیں ہیں ۔ وہ اپنے یہ الفاظ واپس لے لیں ۔

Mr Speaker : Mr. Hamza ! You may explain it.

مسٹر حمزہ ۔ میں با رسوخ لوگوں کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ ہمارے ہاں با رسوخ ان کو کہتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں) آپ ذرا با رسوخ کی تعریف سنیئے ۔ ان کا معیار یہ ہوتا ہے کہ موقع بے موقع افسروں اور ان کے ماتحتوں کی قصیدہ گوئی کریں ۔ اگر وہ کہیں شکار پر جائیں تو ان کے انتظامات کریں ۔ اگر ان کا تبادلہ ہو تو دعوتوں کا انتظام کر دیں ۔ اگر ان پر کوئی مقدمہ بن جائے تو جھوٹی گواہی دیں ۔ اگر وہ کسی جگہ دورے پر جائیں تو ان کے استقبال کا اہتمام کریں ۔ خصوصی طور پر چونکہ ہمارے افسران کی کار گذاری کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی ہوتے ہیں ۔ ان

کے ماتحت عملے کو ان کی گھٹیا اور روزمرہ کی ضروریات مہیا کر دیں ۔ اور جہاں تک رشوت کا تعلق ہے ۔ وہ ان کے لئے دلالی کا کام کریں ۔

Minister of Railways: What is he defining. Is it a part of the ordinance.

مسٹر حمزہ— یہ ان کی qualifications ہیں ۔ جنکو ہم بارسوخ کہہ سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر— یہ عجب انسانی فطرت ہے ۔ معلوم نہیں کہ قدرت کو کیا منظور ہے ۔ کہ باعمل ، ذہین ذی ہوش , نیک اور دنیانتدار انسان جو بارسوخ ہونے کی بقول وزیر صاحب qualifiations رکھتے ہیں وہ اب اُن qualifications کو پورا نہیں کر سکتے جو افسران کو پسند ہیں وہ اتنا گر نہیں سکتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اچھی خوبیوں والے انسان کے اندر قدرتی طور پر کچھ نہ کچھ خود داری ضرور پیدا ہو جاتی ہے ۔

چودھری سلطان محمود— یہ بارسوخ کی تعریف کونسی ڈکشنری سے کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر— یہ تعریف وہ خود ہی بیان کر رہے ہیں ۔

Mr. Hamza should come to the next point.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جو شخص با عزت ہو ۔ یہ عملی طور پر قطعاً نا ممکن ہے کہ وہ ہمارے افسران کی روزمرہ کی کاروائیوں پر نکتہ چینی نہ کرے اور اس دور میں نکتہ چینی کرنے والے کا نامزد ہونے کا قطعاً سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ لہذا جو جواز وزیر صاحب نے اس سلسلے میں پیش کیا ہے ۔ وہ محض دکھانے کے لئے ہے ۔ عملی زندگی سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں میں تفصیلاً عرض کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر— ہماری یونین کونسلوں یا ڈسٹرکٹ کونسلوں میں جو فرائض ہمارے نامزد ممبران سرانجام دیتے رہے ہیں ۔ اسکا ایک واضح ثبوت یہ ہے ۔ میں گورنمنٹ کو چیلنج کرتا ہوں کہ کبھی یہ دیکھنے میں نہیں آیا ہو گا ۔ کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبران نے اپنے علاقے کی انتظامیہ کے جو نقائص ہوں ۔

وہ ڈسٹرکٹ کونسل کی کسی میٹنگ میں کسی اجلاس میں کبھی بیان کئے ہوں چہ جائیکہ وہ ان نقائص کو رفع کریں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل میں ، جس کا چیئرمین پہلے بھی اور موجودہ قانون کے تحت ڈپٹی کمشنر ہو گا ۔ اس کی موجودگی میں اور خصوصاً وہ ممبران جو اس کے اپنے نامزد کردہ ہوں ۔ کوئی ممبر ایسی حرکت نہیں کر سکتا ۔

جناب وزیر قانون صاحب فرماتے ہیں کہ ان میں آدھے ممبر ایسے ہونگے جو کہ منتخب شدہ چیرمین یا بنیادی جمہوریتوں کے نچلے Tiers سے منتخب شدہ ہوں گے لیکن آپ کو علم ہوگا کہ انکی تعداد اتنی بڑی ہوتی ہے ۔ اور ان میں سے چند ایک کو ڈپٹی کمشنر صاحب نے چنا ہوتا ہے اور جب ان کو چنا جاتا ہے تو ہمیشہ اپنے ڈھب کے آدمی چنے جاتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ کیا ہے ۔ آپ کو یہ علم ہو گا ۔ کہ جب کبھی گورنمنٹ کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اس ملک کی آبادی کی آزادی سلب کر کے یا کسی علاقے میں F.C.R. نافذ کرنا ہو ۔ تو ڈسٹرکٹ کونسل سے اس کے حق میں ریزولیوشن پاس کروالیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : That has nothing to do with the Ordinance. The constitution of the District Council is not provided in the Ordinance.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ موجودہ آرڈیننس میں ڈسٹرکٹ کونسل میں وائس چیرمین کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اور اس کو منتخب کرنے کے لئے نامزد ممبر بھی ووٹ دیں گے ۔

Mr. Speaker : But this has nothing to do with the constitution of the District Council.

خواجہ محمد صفدر ۔ میرا خیال ہے کہ ان کی رائے میں جو ترمیم گورنمنٹ کی طرف سے کی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ بھی اس میں مزید ترمیم کی گنجائش ہے ۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ This is an act of ommission on the part of the Government.

مسٹر سپیکر ۔ لیکن ابھی تک تو اس بارے میں انہیں نے کچھ بھی نہیں فرمایا ۔

مسٹر حمزہ۔ جناب سپیکر آپ کو بھی علم ہو گا کہ ملک کے اس حصہ میں جب پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈننس نافذ کیا گیا تھا تو ان ہی لوگوں سے اس کی تائید اور حمایت میں ریزلیوشن پاس کرائے گئے تھے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ عملی تجربہ ہے کہ جو افسر ضلع سے تبدیل ہو کر جاتا ہے - - - - - - -

Mr. Speaker : The member may Please discuss the election of the chairmen of the District Councils.

مسٹر حمزہ ۔ انہوں نے یہ جو گنجائش رکھی ہے بالکل بے معنی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ناکافی ہے ۔

وزیر ریلوے ۔ مدعی سست گواہ چست ۔

مسٹر حمزہ ۔ ناکافی کہاں ۔ کافی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ یہ قطعاً بے معنی ہے ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کی موجودہ ہیئت ترکیبی کے ہوتے ہوئے اس میں جو تبدیلیاں اب لا رہے ہیں۔ اس سے عملی طور پر قطعاً کوئی فرق نہ ہوگا ۔ حقیقت یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ عوام الناس کی مشکلات اور ان کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے ۔ ان کے بر عکس اگر ضلع سے کوئی افسر تبدیل ہو جاتا ہے تو اس کی مدح میں چند ایک قرار دادیں منظور کرنا ان کا فرض اولین ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو پتہ ہوگا اور دوسرے تمام ممبران سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ انہیں بھی پتہ ہوگا ۔ کہ نامزدگی اس قسم کی خطرناک Provision ہے کہ اس سے عام طور پر علاقہ کے با رسوخ لوگ ہمیشہ اس کوشش میں رہیں گے کہ افسروں کو کسی نہ کسی طریقہ سے خوش کیا جائے ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کی ہیت ترکیبی کیا ہے ان میں آدھے ممبران نامزد اور آدھے ممبران سرکاری افسر ہوں گے ۔

آوازیں ۔ وہ بھی نامزد ہوتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے سامنے یہ تلخ بات کہہ رہا ہوں کہ آئین کی رو سے وزرائے کرام کے نامینیشن کی جو گنجائش رکھی گئی ہے اس سے یہ صورت حال نمودار ہوئی ہے کہ جب بھی حکومت کی طرف سے دو وزیروں کے لئے جانے کا اعلان ہوتا ہے - - - -

Mr. Speaker : No discussion of that. The member is not relevant.

Mr. Hamza : I am most relevant.

Mr. Speaker : That has nothing to do with the Ordinance. No repetition and no irrelevancy.

Mr. Hamza : No irrelevancy. I am just going to put before you the seriousness of the situation that has been created by this Ordinance.

آپ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ملک کو ایسے خود دار لوگوں کی ضرورت ہے جو ملک کے مفاد اور بہتری کے لئے قربانیاں دینے کو تیار ہوں ۔ دوسری طرف آپ نے ایسی انتظامیہ مشینری ایجاد کی ہے جس میں نامزدگیوں کی گنجائش رکھی ہے تاکہ وزیروں کی طرح ڈسٹرکٹ کونسلوں میں بھی نامزدگیاں کی جائیں ۔ آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ جب دو وزیر نامزد کرنے کی خبر آتی ہے تو کم از کم دو سو آدمی حرکت میں آ جاتے ہیں ۔ آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ اضلاع میں کیسی کیفیت پیدا ہوگی جہاں آدھی ضلع کونسل نامزد شدہ غیر سرکاری ممبران پر مشتمل ہوگی ۔ اب آپ سوچئے کہ عام افراد کے ذہنوں کی کیا کیفیت ہوگی ان کے اعمال کیسے ہوں گے اور ڈسٹرکٹ میں کس قسم کے حالات پیدا ہو جائیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو علم ہوگا کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان یا دوسرے افسران جن کی رپورٹوں پر نامزدگی کے لئے انحصار کیا جاتا ہے وہ بھی ہمارے جیسے انسان ہوتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ خوشامد اس قسم کا خطرناک زہر ہے اوراتنی آسانی سے اور جلدی سے اثر انداز ہو جاتا ہے کہ اس سے بچنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ آج اتنے وسیع پیمانے پر لوگ خوشامد کر رہے ہیں اور اس کے مقابلے میں اگر کوئی خود دار انسان بد قسمتی سے اس ملک کے اندر پیدا ہو گیا ہے اور وہ جا کر افسران کو سچی باتیں بتانا جزو ایمان تصور کرتا ہے تو اس کی یہ حرکت افسران کو بہت ناگوار گذرتی ہے ۔ یہ انسان کی فطرت ہے لیکن آپ نے یہ انتظام کیا ہے اور ایسا ماحول پیدا کیا ہے اور آپ نے ایسا سسٹم اس ملک میں رائج کیا ہے جو اس ملک میں با عزت اور با وقار اور خود دار انسان

پیدا نہیں ہونے دے گا۔ گورنمنٹ نے یہ کوشش کی ہے اور یہ انتہائی گٹھیا قسم کی کوشش ہے۔

Mr. Speaker: I think the Member is not addressing the Chair.

مسٹر حمزہ ۔ میں آپ کو ایڈریس کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کوئی نظام پیدا نہیں کیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے کہہ رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں ۔ پچھلے دنوں ضلع لائل پور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے غلطی سے لائل پور ضلع کے اسمبلی کے ممبران کو ڈسٹرکٹ کونسل کا Co-opted ممبر بنا لیا ۔ مجھے بھی وہاں جانے کا اتفاق ہوا ۔ میں نے دیکھا کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس میں لاریوں کے روز افزوں حادثہ جات پر بحث ہو رہی ہے ۔ کیونکہ ان ایام میں بہت سی لاریوں کے تصادم ہوئے تھے جن میں بہت سی جانیں ضائع ہوئی تھیں ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے فرمایا کہ عام لوگوں میں یہ نقص ہے کہ شکایات افسران تک نہیں پہنچاتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ میں سچی باتیں کہنے کا عادی ہوں اور یہ کڑوی ہوتی ہیں ۔ میں نے وہیں کہہ دیا کہ جناب ایک چٹھی چیئر مین ریجنل ٹرانسپوٹ اتھارٹی اور آپ کی خدمت میں ارسال کی گئی تھی جس میں میں نے ٹریفک رولز کے نقائص اور ان کی خلاف ورزیوں کے متعلق لکھا تھا لیکن آج تک مجھے کوئی جواب نہیں ملا ۔ یہ بات انہیں بہت ناگوار گذری اور اس کا کوئی جواب نہ دے سکے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر حیران تھے کہ یہ کس قسم کا انسان ہے جو چیئرمین کے منہ پر نکتہ چینی کرتا ہے ۔ پتہ نہیں اس دن میری صاف گوئی کا نتیجہ تھا یا محض اتفاق تھا کہ کچھ دنوں کے بعد صوبائی گورنمنٹ نے ایک چٹھی ارسال کر دی جس کی رو سے اسمبلی کے ممبران کو ڈسٹرکٹ کونسل یا ڈویژنل کونسل کا Co-opted ممبر بنانے پر پابندی لگا دی گئی ۔ کیونکہ صوبائی حکومت کی نگاہ میں اس طرح نچلی کونسلوں کے ممبروں میں اسمبلی کمتری پیدا ہوتا ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ان کی ذہنی

غلامی کو کس طرح قائم رکھنا چاہتے ہیں اور کس طرح آزاد منش اور سچے آدمیوں کی باتوں کو ان کے کانوں تک پہنچنے سے روکا جاتا ہے ۔

مولانا غلام غوث (ہزارہ-۳) ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل میں کچھ خامیاں ہیں ۔ میں مختصر طور پر ان پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ۔ میں نے کل بھی تجویز کی تھی مجھے اس کا علم ہے کہ پہلے جب یہ آرڈر جاری ہوا یہ قوانین بنے ان میں یہ درج تھا کہ سیفٹی ایکٹ میں جو لوگ نظر بند ہوئے ہیں وہ امیدوار کھڑے نہیں ہو سکتے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب حضرات کھڑے نہیں ہوئے اور جو کھڑے ہوئے ان کی نامزدگی کے کاغذ رد کر دیئے اور جہاں اعتراض نہیں ہوا وہ کامیاب ہو گئے ۔ اس کے بعد ایک سرکاری بڑے افسر نے اعلان کیا کہ کسی منتخب ممبر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے ۔ یہ اعلان اخباروں میں چھپا اس پر پھر مقدمات ہوئے اور ہائی کورٹ میں ہوئے اور بہت سے ممبران کے خلاف کہا گیا کہ جن کے خلاف کارروائیاں ہیں وہ اب تک ممبر ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ جو منتخب ہوئے تھے ۔ ۸۰ ہزار میں سے ہزاروں کی تعداد میں ان میں سے یا سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار ہیں یا قید ہیں یا نظر بند ہیں تو ان پر ایسی پابندی لگانے کا مقصد کیا ہے ۔ اس کے بعد کچھ ایبڈو کی وجہ سے نہ ممبر بن سکے اور کچھ لوگ سیفٹی ایکٹ کی وجہ سے نظر بند ہیں اور ممبر نہ ہو سکے اس قانون میں اس کی کوئی تشریح نہیں ہے اور یہ بھی نہیں ہے کہ جو ایف ۔ سی ۔ آر میں ہوتے ہیں آیا وہ بھی ممبر ہو سکیں گے یا نہیں ۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ سابق صوبہ سرحد سے ہزاروں معززین امیدوار اور علماء کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ اور جگہ کی تو مجھے خبر نہیں ہے بہر حال اس میں سیاسی لوگ بھی گرفتار ہوئے ہیں اور غیر سیاسی لوگوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے ۔ تو جو لوگ کام کے تھے اور اچھے دل و دماغ کے تھے ان سب کو ایف ۔ سی ۔ آر میں گرفتار کیا جا چکا ہے اور وہ ممبر نہیں بن سکتے تو باقی کیا رہ گیا ۔ (قہقہہ) میرا مطلب یہ ہے کہ ختم نبوت جیسی مقدس تحریک میں جو ہزاروں کی تعداد میں گرفتار ہوئے یا پابندی ان پر عائد ہوئی لیکن یہ ایک ایسا ظلم ہے جس کے لئے میں

محترم وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سوچ سمجھ کر اس کے لئے کوئی ترمیمی قانون پیش کریں ۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اس میں جو نامزد ممبروں کو ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نے بنیادی جمہوریت کی بنیاد ہی کو ڈھا دیا ۔ اس لئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم عوام کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اپنے سیاسی اور مذہبی اور اپنے حالات کا خود انتظام کریں جو انتخاب کے وقت آتے ہیں ۔ اگر چیئر مین کونسل کا انتخاب نامزد لوگوں کے ووٹوں سے ہوگا وہ پھر جمہوریت نہیں اگرچہ میں جمہوریت کا ایسا پرستار نہیں کہ جس جمہوریت میں جائز ناجائز کا امتیاز نہ رہے اور شریعت کی رو سے ممنوع اور غیر ممنوع ہونے کا امتیاز نہ ہو جس طرح کہ ماضی قریب میں ہوا ہے مگر تاہم اگر ہم قوم کو شرعی نظام دینا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم عوام کو حکومت سکھاتے ہیں اور اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سکھاتے ہیں تو پھر ہم نامزد ممبروں کے ووٹوں کو کیوں ذریعہ بناتے ہیں ۔ یہ قاعدہ جمہوری نہیں رہا اور اس طرح وہ ایسا جمہوری آدمی ہوگا جسے کم سے کم عوام نہیں چاہتے ۔ یہ عوام کے نمائندے اکثریت نہیں چاہتے ۔ یہ چیز جو لائی گئی ہے یہ بالکل جمہوری روح کے خلاف ہے ۔ اس کے علاوہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ جب وائس چیئرمین اور چیئر مین کا انتخاب ہوتا ہے اور اگر یہ لوگ سرکاری ہوتے ہیں تو ہمارا یہ تجربہ ہے کہ کسی سرکاری افسر کی موجودگی میں کام آزادی کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا ۔ یہاں تک کہ ہماری گورنمنٹ رشوت ستانی کے بند کرنے میں فیل ہو گئی ہے اور وہ محض اس لئے کہ جو ادارہ بناتے ہو اس میں سرکاری لوگ ہوتے ہیں اور انتظام کے لئے اور ڈی سی کی صدارت میں کمیٹیاں بنتیں ہیں وہ ناکام رہتی ہیں ۔ اس لئے کہ آزادی کے ساتھ ان میں کام نہیں کیا جا سکتا ۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہماری معزز حکومت اس پر غور کرے تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں ۔ باقی بنیادی جمہوریت کے جو افسر ہیں یہ وہ لوگ نہیں جن کو ایرے غیرے نتھو خیرے کہا جائے بلکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں پھر وہ آگے جاتے ہیں پھر ان میں سے چنے ہوئے آگے جاتے ہیں یہ تو قوم کے ذمہ دار

لوگ ہیں ۔ یہ کہنا کہ ان کو سکھانے کے لئے کسی افسر کی ضرورت ہے یہ بات ضروری نہیں ۔

حاجی عبد المجید جتوئی (دادو۔۱) ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ جو بنیادی جمہوریت کہا جاتا ہے میں اس کو بوگس جمہوریت کہوں گا ۔ میں آپ کو عرض کروں گا کہ یہ جو کلاز دو تہائی ووٹ اور چیئرمین کے خلاف ووٹ پاس کریں ، ان کو نکالا جائے ۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ جب کہ گورنمنٹ کے معیار پر ووٹوں کی گنتی تھی اور سپیکر کو ایک ووٹ پر ختم کر دیتے ہیں تو اس کو دو تہائی کیوں دیا گیا ۔ دوسرا میری عرض یہ ہے کہ دادو کا ڈپٹی کلکٹر مسٹر غوث بخش میمن ۔ محمد سومار ڈپٹی کمشنر وہ چیئرمین جو ڈاکو تھے ان سے ۵۰۰ ، ۶۰۰ اور ہزار ہزار روپیہ امیدوار چیئر مینوں سے لے کر انہوں کے آدمیوں کو نامزد کیا ۔ کافی چیئرمین جو ہیں وہ نامزد ممبر ہیں ان کو ووٹ والے ممبروں کا کچھ علم نہیں ہے ۔ ابھی جب انہیں نامزد ممبروں سے ہوں گے تو آپ سمجھتے ہیں کہ ان کے برخلاف ووٹ کیسے دیں گے ۔ افسوس کی بات ہے کہ کچھ سوچنا چاہیئے ہمارا منسٹر صاحب خود جانتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے ۔ ہمارے وزیر قانون کو بھی پتہ ہے وہ بھی خود جانتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے کہ نامزد ممبر کیا کر رہے ہیں ۔ ابھی میں آپ کو تازہ مثال بتاؤں کہ نامزد ممبروں کے لئے دوسرے طریقے کیا کئے جا رہے ہیں ۔ یہاں سے گورنمنٹ پانچ پانچ ، چھ چھ ہزار ایک ایک یونین کونسل کو دیتی ہے کہ تم اپنا کام وغیرہ خود کرو ۔ دیکھو وہ کہتے ہیں کہ وہ پیسے ممبر اور نامزد چیئرمین کھا جاتے ہیں ۔ ابھی سولہ لاکھ روپے ہمارے ڈسٹرکٹ کونسل کو دیئے گئے جس میں سے دس دس ہزار ایک ایک یونین کو دیا گیا کہ کام کرو لیکن آج تک نہ کوئی ٹینک بنی ہے نہ مرغی خانہ بنا ہے نہ کوئی روڈ بنا ہے ۔ میں پانچ سات یونین کونسلوں کے اپنے ضلع دادو کے نام بتاتا ہوں ۔ اس کے لئے انکوائری کریں کہ واقعی انہوں نے جھوٹے کاغذ بنا کر اپنا پیٹ بھرا ہے اور کچھ نہیں کیا ۔ رادھن شٹیشن ۔ بوتھرو اور کولاچی مثال کے طور پر میں یہ نام لے رہا ہوں ۔ ویسے ساروں

میں یہ مصیبت ہے مگر میں خالی مثال دیتا ہوں ۔ بالی شاہ تحصیل مہرا اور صاحب میری دوسری یہ عرض ہے کہ تحصیل خیر پور ناتھن شاہ میں ستان روڈ اور بڑا ہے ۔ بید ہے ، خانہ پور ہے اور بیگو دیرو یونین ۔ یہ میں خالی مثال دیتا ہوں ۔ آپ ادھر دیکھیں کہ ادھر کوئی ٹینک ہے کوئی مچھلی ہے یہ کیا ہے ۔ یہ رشوت کے طریقے آپ بوگس جمہوریت کو دے رہے ہو ۔ میں آپ کو بتاؤں محرم جانوری ڈاکو ایک چیئر مین بوگس جمہوریت کا ہے اس کے پاس رہتا ہے اور پولیس کو پتہ ہے ۔ پولیس پیسہ کھاتی ہے اور اس کو چھوڑ دیتی ہے اور مہرا تحصیل میں ڈکیتی ہوئی تھی اور نصیر آباد اور مہر روڈ پر اسی چیئرمین کے گاؤں کے نزدیک ہے اس سے ذرا آگے ان لوگوں نے ڈکیتی کی تھی ۔ سارے ہمارے چیئرمین جو بنے ہوئے ہیں اسی رشوت کے معاملہ پر بنے ہیں اور پھر آپ مانگتے ہیں کہ دو تہائی ووٹ ملیں گے اور وہ چیئرمین ہٹائے جا سکیں گے ۔ افسوس ہے یہ ا ی امید پر آپ دو تہائی سے ان کو بنا رہے ہو اس کو ووٹ دینے کے لئے حقدار بنا رہے ہو ۔ Nominated ابھی تو آپ ختم کر رہے ہو پھر کیوں اس کو ووٹ کا حق کیوں دے رہے ہو ۔ تو بنیادی جمہوریت کے چیئر مین جو آپ اس طریقہ سے نکال سکیں گے جب ان کے Nominated ممبر ووٹ کریں گے ۔ پھر ان کو ووٹ کا حق دیا جا رہا ہے ۔ اسمبلی کی ممبری کے لئے ان کو ووٹ دینے کا حق نہیں ملا ۔ ابھی آپ ان کو کیوں حق دے رہے ہیں ۔ مہربانی کر کے اس کو نکالنا چاہیئے اور درستگی کرنا چاہیئے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل میں بھی وہی چیزیں ہیں ۔ وہی چور ڈاکو وہاں بیٹھتے ہیں اب آپ بتایئے کہ ان میں سے وائس چیئر مین چنیں گے تو وہ بھی ایسا ہی ہوگا ۔ تو کیوں وائس چیئرمین کرتے ہو ۔ جب نئی الیکشن ہو جائے تو Elected ممبروں میں سے وائس چیئرمین اٹھاؤ ۔ وہ انگریز گورنمنٹ اندھی نہیں تھی کہ جو آفیشلز لوکل سیلف گورنمنٹ سے Nominated ہوتے تھے نکال دیئے گئے ۔ اس لئے کہ جو Corrupt تھے پیسہ لے کر ووٹ دیتے تھے ۔ ایک پریذیڈنٹ وغیرہ مجھے یاد ہے ایک ہندو تحصیل دار نے ایک ووٹ کا ایک لاکھ روپیہ لیا تھا اور وہ پریذیڈنٹ کے ووٹ کے لئے نکالے گئے وہ اس رشوت اور بے ایمانی کی وجہ سے نکالے گئے تھے ۔

Mr. Speaker : I think there has been sufficient debate, let **Mr.** Junejo reply.

امیر حبیب اللہ سعدی خان - جناب میں اس ہنگامی قانون کے متعلق کچھ کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker Alright.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور-ے) صاحب صدر ہمارے سامنے یہ Basic Democracies Ordinance ترمیم کے لئے لایا گیا ہے - اس معزز ایوان میں بارہا ایسے قوانین آئے ہیں اور میں نے یہ کوشش کی ہے کہ کسی طرح میں اس میں یا ان ہنگامی قوانین میں ایسی بات دیکھ سکوں کہ میں ان کی حمایت کر سکوں لیکن افسوس ہے یہاں جو کام بھی کیا جاتا ہے وہ نہایت ہی ادھورے اور بھونڈے طریقے سے کیا جاتا ہے - اگرچہ ایوان کی دوسری جانب سے بعض حضرات نے اس آرڈیننس کی تعریف میں "یاروں نے بہت زور غزل میں مارا" اور میں نے ایک بار پھر ان کی لطافت لسانی کو سن کر یہ کوشش کی کہ میں اس ہنگامی قانون کی حمایت کر سکوں اور اپنے تھانے -تحصیل اور ضلع میں اس حمایت سے جو ثواب و فوائد حاصل ہوا کرتے ہیں میں بھی وہ حاصل کر سکوں -

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد پر طبیعت ادھر نہیں آتی -

تو جناب والا میں اس کا خیر مقدم اس لحاظ سے تو ضرور کروں گا کہ وہ شاہی فرمان جو کہ ۱۹۵۹ میں بیسک ڈیموکریسی کے نام سے جاری ہوا تھا اس میں کم از کم یہ اعتراف اسی آرڈیننس کے ذریعہ کیا گیا ہے کہ اس میں بہت سی خامیاں ہیں - اگرچہ اب ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے جو کچھ ترامیم لائی گئی ہیں وہ اس کو اور بے معنی بنا دیتی ہیں - بنیادی جمہوریت کے فرمان کی حمایت میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ حکومت میں عوام کو شریک کیا جا رہا ہے لیکن جناب صدر عملی صورت گذشتہ ڈیڑھ دو برس میں جو سامنے آئی ہے یہ ہے کہ نامزدگی کے ذریعہ سے منتخب شدہ ارکان کی جگہ پر سرکاری ممبران اور ملازمین کی شکل میں محتسب یا پہرہ دار بٹھا دیئے گئے ہیں - ان اداروں میں منتخبہ ارکان کی آزادی رائے اور حریت فکر کو کچل کر رکھ دیا گیا ہے - ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کسی بڑے افسر کا پیغام سرکاری ممبران

کو ملتا ہے کہ تم فلاں معاملہ میں یہ بات مت ہونے دینا ۔ اس طرح جو علاقے کے مسائل اور انتہائی مشکلات در پیش ہوں ان کو صحیح معنوں میں سامنے نہیں آنے دیا جاتا ۔ روز مرہ دیکھنے کی باتیں ہیں میں ان کی تفاصیل میں نہیں جاؤں گا ۔ ہمارا تاثر یہ ہے کہ اس بنیادی جمہوریت کے نظام کے بلند بانگ اور نمائشی دعوے اور بڑے بڑے خوبصورت کاغذی اور رنگ برنگ اشتہار دینے کے باوجود صحیح جمہوریت کی تمام اقدار کو کچل دیا گیا ہے ۔ صاحب صدر ! یہاں اگر کوئی دعویٰ کرے کہ بنیادی جمہوریت ایجاد بندہ ہے تو محاورے کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ۔ یعنی دعویٰ تو یہ کیا گیا تھا کہ یہ ہماری انوکھی ایجاد ہے لیکن حقیقتاً ہمارے سابقہ پریزیڈنٹ سکندر مرزا نے بھی اپنی صدارت کے دور میں چند روز یہ نعرہ بڑے زور سے لگایا تھا کہ کنٹرولڈ Controlled ڈیموکریسی یا گائیڈڈ Guided ڈیموکریسی رائج ہونی چاہئے یہ بنیادی جمہوریت اُس کا چربہ ہے اور وہی اغراض پورے کئے جا رہے ہیں جو سکندر مرزا کے اغراض تھے ۔ تو جناب والا نہایت ہی خوبصورت نعروں اور پراپیگنڈا کی مشنری کے ساتھ جمہوریت کو جو ختم کیا جارہا ہے اس کے متعلق ہمارے ایک نوجوان شاعر نے کہا ہے ۔

شستہ و صاف تن بھی ہے عطر فشان کفن بھی ہے
خاک میں مل رہے ہیں ہم کتنے تکلفات ہے !

جناب صدر ۔ اس میں ترمیم کا لایا جانا تو ضروری تھا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ بنیادی خامیاں جو اس میں تھیں ان کو بھی پہلے درست کیا جاتا ۔ موجودہ صورت میں یہ جو ترمیم کے بعد ایک چوں چوں کا مربہ بن جائے گا کیونکہ اس میں نہ تو اسلام کا شورائی نظام ہے اور نہ مغربی طرز کے نمونے کی جمہوریت ہے ۔ جناب والا ۔ جمہوریت اور اسلام کے شورائی نظام میں جو بنیادی فرق ہے وہ یہ ہے کہ مغربی طرز کی جمہوریت میں عوام اپنی مرضی سے قانون بناتے ہیں لیکن اسلام کے نظام شوریٰ میں بنیادی اصول پہلے سے مقرر ہوتے ہیں اُن سے ہم باہر نہیں جا سکتے ۔ تفاصیل میں ہم اپنی اپنی رائے استعمال کر سکتے ہیں (ہیئر۔ہیئر) جناب والا جہاں تک اسلام کے نعروں کا تعلق ہے وہ

تو ہر آدمی بڑے زور سے لگاتا ہے لیکن آپ عملی طور پر یہ دیکھیں کہ اسلام کے شورائی نظام میں حریت فکر کا کیا عالم تھا ۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ انہوں نے کہا لوگوں سنو ا ر میری بات پر غور کرو اور مانو ۔ ایک غریب مسلمان اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے کہا اے عمر رضہ ہم نہ سنیں گے اور نہ مانیں گے ۔ سب لوگ متوجہ ہوئے یہ کیا بات ہے ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے وجہ پوچھی ۔ اس نے کہا یہ چادریں جو تقسیم ہوئی ہیں ایک ایک چادر ایک ایک آدمی کے حصہ میں آئی ہے لیکن جو آپ کا لبادا ہے وہ ایک چادر سے تیار نہیں ہو سکتا آپ نے زیادہ کپڑا کہاں سے لیا ہے ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعلے عنہ نے اپنے بیٹے کی طرف شارا کیا کہ تم اس کی گواہی دو کہ کیا واقعہ ہے ۔ بیٹے نے اٹھ کر کہا میں نے اپنے حصہ کا کپڑا اپنے والد کو دے دیا ہے تب اس شخص نے اٹھ کر کہا اب ہم سنیں گے اور عمل کریں گے ۔ جمہوریت کیا ہے اگر حریت فکر پر آپ ذرا غور فرمائیں ۔ یہاں بیسک ڈیموکریسی آرڈر کی ترمیم کو کرنے سے پہلے اصلی آرڈر سے ہمارا قدم آگے ہونا چاہئے تھا ۔ لیکن اب تک ہوا یہ ہے کہ حریت فکر کو اور دبانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ حضرت علی کرم الہ وجہہ کا واقعہ ہے کہ حسابات کے معاملہ میں جب وہ بیت المال کی رقوم کا حساب کر رہے تھے ایک صاحب تشریف لائے انہیں اپنی کوئی ذاتی بات کرنی تھی ۔ چراغ جل رہا تھا جس کی روشنی میں آپ حساب کر رہے تھے ۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چراغ کو گل کر دیا جب تک وہ بیٹھے رہے چراغ گل رہا ۔ اس کی وجہ جب پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ بیت المال کا تیل ہے میری اور تماری ذاتی گفتگو پر خرچ نہیں ہونا چاہئے یہاں تیل اور تیل کی دھار کو سب دیکھ رہے ہیں ۔ لیکن کسی کو بات کرنے کا یارا ہے نہ اس کی پروا کی جاتی ہے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم (راولپنڈی ۔ سرگودھا ڈویژن) جناب والا ۔ اس آرڈیننس پر اتنی طویل بحث ہو چکی ہے لیکن مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ بنیادی جمہوریتوں میں اس آرڈیننس میں جو بہت بڑی خامی ہے وہ یہ ہے کہ خواتین کے لئے مخصوص

نشستوں کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ جناب والا ملک کی ۵۰ فیصدی آبادی جس ملک کی خواتین کی ہو یہ بڑی تعجب خیزبات ہے کہ اس کے لئے کوئی مخصوص سیٹ نہیں رکھی گئی۔ نامزدگی کا جہاں تک تعلق ہے (میں ہمیشہ ہر معاملہ میں نامزدگی کی بے حد مخالف رہی ہوں) (ہیئر ہیئر) اس نامزدگی میں کچھ خواتین کو کہیں نامز کیا گیا ہے لیکن میں حکومت سے یہ پرزور اور تمام ملک کی خواتین کی طرف سے مطالبہ کرتی ہوں کہ ان اداروں میں ہمارے لئے نشستیں ضرور مخصوص کی جائیں۔ میں تو ۲۵-۳۰ فیصدی کہنے والی تھی مگر بیگم شاہنواز صاحبہ نے ۵ فیصدی کہدیا ہے۔ میں گذارش کروں گی کہ دس پندرہ فیصدی خواتین کے لئے ضرور نشستیں مخصوص ہونی چاہئیں۔ کیونکہ خواتین میں سیاسی بیداری کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک نچلی سطح سے آتی آتی اوپر نہ پہنچیں۔ اس لئے ایک ترمیمی بل جب گورنمنٹ مناسب سمجھے ضرور لائے اور ہر یونین کونسل میں زیادہ سے زیادہ خواتین کو نشستیں مخصوص کریں جناب والا میں صرف یہی عرض کرنا چاہتی تھی۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی— پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ بیگم صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اس سلسلے میں یہ کیوں نہ کر دیا جائے کہ عورتوں کی ایک علیدہ اسمبلی بن جائے۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

بیگم جہاں آرا شاہنواز— پوائنٹ آف آرڈر— جناب ممبر نے جو فرمایا ہے انہوں نے شاید یہ سوچا نہیں ہے کہ بنیادی جمہورئیوں میں تمام بچوں اور عورتوں کا حصہ ہوتا ہے۔ زیادہ ضروری کام اور اچھا کام صرف عورتیں ہی کر سکتی ہیں مجھے اگر آپ وقت دیں تو میں ایک گھنٹہ میں روشنی ڈال سکتی ہوں۔

Mr. Speaker : Neither was that a point of order nor is this a point of order.

Minister of Health and Basic Democracies : (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, this is the second Ordinance, specially during this session, after the Press and Publication Ordinance which has been debated well and participated by the members from both sides

of this House. I may assure the members, who have given some suggestions, that we will definitely consider them and bring them in the form of a Bill before the House. Some of the members have raised objections, particularly to the nominations and I will reply to that later. Befor that I will take up the Ordinance clause by clause and will reply to the objections raised by them.

There is a provision, Article 11 which reads:—

> "The Chairman of a Union Council shall vacate office if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner by a two-third majority of the total number of members of the Union Council or the Union Committee or the Town Committee."

The reason for this is that from all over the province we were getting representations and complaints that there were Chairmen who did not have the support of even a single member in their Union Councils or Union Committees, but still they continued to be the Chairmen. In a democratic country like Pakistan it is our duty that we should give a right to the persons. If they do not agree with the Chairman they should definitely ask him to vacate the post. That was the real reason that this provision has been made in the Ordinance.

Another point which came under criticism was that this provision of 2/3rd majority should not be there and that there should have been a simple majority and that was sufficient for non-confidence motion and taking the man out of office. If you accept that principle then this would have been continued. Therefore, it was necessary that there should be a sufficient number of members who should participate, that is, the two-third majority, against the person whom they would like to oust. That is the reason that this provision is made. Besides, Sir, most of the members must have read in papers that there were representations from the Chairmen of Union Committees, Lahore and Karachi Corporation that they should be taken as ex-officio members of the Corporation. The present practice is that there are groups where two or three committees exist and they elect one member as a group chairman and by virtue of group chairman he is the member of the Corporation. The complaint was that those, who are group Chairmen, mostly ignore the committees other than the committees which

they originally represent in case of development or other matters of the Corporation. It was well thought and decided that there should be a provision of a no-confidence motion against the Chairman also Now, there are two things. If there is a vote of no-confidence against a group Chairman which is carried at his own Union Committee of which he is the Chairman, he stands disqualified from both, as a group Chairman and as a member of the Corporation. The second is this that, if a majority of two-thirds of the members of a group committee, vote against him then also he stands disqualified. At least I have not seen in papers any representation from these Corporations; but still the Chairmen insist that they should be taken as ex-officio members of the Corporation. These were the two reasons why this new clause is added.

Besides this there has been a lot of criticism on the creation of post of Vice-Chairman of the District Council. Sir, in the Municipal Administration Order, 1960, we had created this post of Vice-Chairman of the Municipality and to our experience it has done well and the officers and the members who have been elected Vice-Chairmen are working satisfactorily. So, it was necessary that a similar provision be made in order to create the post in the District Council so that the person who is elected as Vice-Chairman of the District Council should participate in the day to day affairs and look after the interest of the District Council.

There was a point raised by Mr. Kirmani and he had mentioned that there was a difference between the two provisions, the provision of election of the Vice-Chairman of the municipality and the provision of election of the Vice-Chairman of the district council. I will read out the relevant provision. It says :—

> "Vice-Chairman :— Every municipal body shall, in the prescribed manner, elect one of its elected members to be the Vice Chairman."

That is for the purpose of election of the Vice-Chairman of the municipality. Similarly, Sir, I will read out the clause regarding the election of Vice-Chairman of the District Council. It says ;

> "Every District Council shall, in the presscrlbed manner, elect one of its members other than an official member to be its Vice-Chairman.

(Voices from Opposition : Nominated members.)

Possibly his intention was that at the time of no-confidence, previously it was so that the entire body of members of the municipality used to participate in the no-confidence against the Vice-Chairman, but now this has also been amended through the Ordinance which was approved of by the House two days earlier, that is "the Vice-Chairman shall vacate office if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner by two-thirds of the non-official members holding office for the time being." Sir, the same provision is made for the purpose of a District Council :

> "A Vice-Chairman shall vacate office, if a vote of no-confidence is passed against him in the prescribed manner by two-thirds of the total number of members constituting the District Council other than official members."

There is no inconsistency whatsoever. Both the Articles are the same. I think he will be satisfied with this explanation.

Now, Sir, I will move further ahead. There was an objection raised by, I think, Chaudhri Muhammad Ibrahim, that the Bill which was presented during the last session, is different from this one. May be that some other clauses are added to it, but so far as the recommendations are concerned—he was particularly mentioniug the no-confidence against the Chairman of the Union Council— I will read of the recommendations made by the Standing Committee on LocalGovernment. They are :—

> "The Chairman of a Union Council shall vacate office if a vote of no-confidence is passed against him in prescribed manner by two-thirds of the total number of members constituting the Union Council."

The same is the provision in the new Order. There is no inconsistency whatsoever between the Bill presented during the last session and the present one which is under discussion.

Chaudhri Muhammad Ibrahim : I was referring to the original Bill.

Minister of Basic Democracies : There has been a lot of criticism although some of the members have definitely welcomed the amendment— against the inclusion of this provision, namely :—

"For the purposes of election to a Union Council or to a Town or Union Committee, the Union or Town shall be divided into as many "territorial" units, to be called Wards, as the number of members required to be elected to such Council or Committee, so that each such Ward shall have as far as practicable, equal population.

Sir, looking to the practical defects during the last elections there were certain Municipal Committees where (I will quote an example) seventy or seventy-four members were elected from one ward. Sir, when near about seventy persons are supposed to be elected from one ward there will naturally be two hundred to three persons who will contest, and when a voter gets inside the polling room and if there are three hundred boxes lying before him how is it possible for our countrymen where the majority of people are illiterate to select the right person to vote. This provision is made actually to give a chance to the local people who know who is the right person to represent the area, who is the right person to help the area and who will be the best candidate to represent the area. That is only possible if we make a small constituency and give a chance to the local people to select the proper person.

The second point was raised by Mr. Kirmani. I am afraid he is not in the House. But I will reply to his point. Sir, there have been certain disqualifications which have been omitted and this is directly in conformity with the Constitution. I will read out some of the qualifications for a person who is entitled to get himself enrolled as a voter :–

1. Who is not less than 25 years of age,
2. Who is not of insane mind, and
3. Who is a resident of an electoral unit or is deemed by law to be the resident of an electoral unit.

It is perfectly in accordance with the Constitution and there should be no debate on this.

Sir, previously this was a law that a person who is 25-years-of-age at the time of nomination for election then alone can he be declared as an eligible candidate to contest the election. This has been amended. Now, a person should be twenty-five years of age at the time of his election, when the actual election is to take place. This is a minor amendment and that has been done.

Sir, in the end there has been a lot of criticism; although the matter was not under discussion but Members have fully participated in the discussion so far as nominated members are concerned. I may assure the House that there will be no more nominations whatsoever on the tiers of Basic Democracies. It will be the elected persons and it is their right.

Mian Abdul Latif: Also in the District Councils ?

Minister for Basic Democracies: Yes.

Sir, under Article 15 of the B.D.O. it is clearly stated :

> "A District Council shall.....consist of such nnmber of official and elected Members as may be fixed....."

مولانا صاحب نے کچھ کہا تھا ۔ سو میں عرض کرتا ہوں کہ جو صاحبان سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند ہوتے تھے وہ الیکشن میں حصہ لیتے تھے اور یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۵۵ میں یہ قانون نافذ ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص ۶۰ دن تک detain کیا جائے تو وہ الیکشن میں حصہ نہ لے ۔ لیکن آج اس کو حق ہے اور وہ حصہ لے سکتا ہے ۔ اگر حال ہی میں ایسی کوئی سیفٹی ایکٹ کے تحت detention ہوئی ہے تو آپ مجھے مثال دیں کہ کس کس نے الیکشن میں حصہ لیا تھا تاکہ ہم ان کو disqualify کر دیں ۔

آوازیں ۔ ایسی کوئی مثال نہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr Muhammad Ibrahim Barq: On a point of order. Sir the Minister should address the Speaker and not the Member direct.

Minister of Basic Democracies: I am addressing the Speaker.

There was a point raised by Mr. Jatoi that recently lakhs of rupees have been allocated to various Districts which include the Dadu District and the work was not being carried out properly and he has mentioned the names of certain Union Councils. I may assure him that I have noted the names of the Union Councils and he may come to my Chamber and give further details. We will

hold an enquiry and we will see that the amount given to the Union Councils is utilised for the purpose for which it is given.

Mr. Speaker : The question is :

> That the Assembly do approve of the Basic Democracies Order (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by tne Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

(*The motion was carried*)

The Frontier Crimes Regulation (West Pakistan Ammendment) Ordinance 1963.

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I move :

> That the Assembly do approve of the Frontier Crimes Regulation (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the Assembly do approve of the Frontier Crimes Regulation (West Fakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

Mian Muhammad Akbar : Opposed.

Minister of Law : May I say a few words ?

Mr. Speaker : Yes.

Minister of Law : Sir, there are two points which I would respectfully emphasize. The first one is this : that as the Preamble of the Ordinance would show, it is likely to create a little misunderstanding, as to why this Ordinance only applies to Quetta and Kalat Divisions. The House would kindly recall that according to the Criminal Law Amendment Act 1963 which was passed by this august House the Frontier Crimes regulations was left behind to apply only to these two Divisions and the rest of the area was covered by the Criminal Law Amendment Act. And at the time this Ordinance was issued the Frontier Crimes Regulations applied only to Quetta and Kalat Divisions and, therefore, this Ordinance could only extend to these two areas only. Subsequently another Ordinance has been issued, which is also on the Order of the Day and will be coming before this House very soon, which retakes out

within its ambit certain areas which were taken out from the purview of the Frontier Crimes Regulations and were handedover to the Criminal Amendment Act. They have now been taken back from its ambit and sent back to F.C.R.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Shame, shame.

Khawaja Muhammad Safdar : A backward step.

Minister of Law : I had only last Sunday had an occasion to go to Jhang and what gathered there, I am without any hesitation say, that the feelings of the people there were against the Member representing that District.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : On a point of personal explanation.

Mr. Speaker : After Mr. Memon has finished.

Minister of Law : The Amendm nt which this Ordinance seeks to make is only in respect of Section 40 and this Amendment is on par and exactly the same which exists in the Criminal Procedure Code Section 117 clause 3 which lays down that pending completion of an enquiry for preventive action the Magistrate has power to call for and ask for an interim security from the person complained against.

Under Section 40 of the Frontier Crimes Regulation no such provision exists and till an enquiry is completed (before the Jirga is set up under the Frontier Crimes Regulations the authority that is to say the Jirga, the Chairman of the Jirga, are even as a matter of fact the referring authority) the District Magistrate himself was helpless and could not pass any order in the nature of an interim security till the enquiry was over and the decision was taken one way or the other. Finding that lacuna, this ordinance has been issued and a provision has been made that pending completion of an enquiry before the Jirga, and pending the finding, the District Magistrate has been given power to detain the person complained against for a maximum period of thirty days. If within that period the enquiry is completed before the Jirga and a finding is recorded against the person complained against, the consequential final order under section 40 will follow. Failing that, he will be let off.

So all that this amendment of this Ordinance has sought to do is to put in the Frontier Crimes Regulation a provision similar to the one existing in the Criminal Procedure Code, as I said under section 70, clause (3).

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: On a point of personal explanation.

یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی ۔ کہ ہمارے وزیر قانون صاحب کو ہمارے ضلع میں جانے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی ہے ۔

وزیر قانون شہر میں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خاں ۔ چلئے ۔ شہر میں جانے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی ہے ۔ میرے متعلق میرے ضلع یا میرے صوبے یا میرے ملک میں لوگوں کے جو جذبات ہیں ۔ اس سے ہر شخص واقف ہے ۔ ہمارا کردار ، ہمارے اصول اور ہماری تقاریر جو سارا ملک سن رہا ہے ۔ دیکھ رہا ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ وہ یہ سب کچھ کہنے سے پہلے اس الیکشن پر نظر ڈالتے جو حیدرآباد میں زیادہ دن نہیں ہوئے ۔ ہوا تھا ۔ جس میں آپ نے اپنی سیٹ کے لئے اپنے بھائی کو کھڑا کیا تھا ۔ اور مقابلہ کیا تھا ۔

M.r Speaker: That is not a personal explanation. The member may please confine himself to the statement of your personal explanation.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: I am confining to that Sir

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx *

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

Mr. Speaker: Again that is not a personal explanation. Yes, Mian Akbar.

As the remarks made by Mr. Iftikhar not relate to his personal explanation, these should not form part of the proceedidgs.

میاں محمد شریف ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

*xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

Mr Speaker: The member should take seat. This is no point of order.

---

* Expunged as ordered by the speaker.

Major Sultan Ahmed khan : Sir a reference has been commonly made in this House

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

*XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

Mr. Speaker : Mian sahib should withdraw those remarks.

Mian Muhammad Sharif: Sir I withdraw.

Mr. Speaker : Major Sultan should also withdraw.

Major Sultan Ahmed khan : I withdraw.

Mr. Speaker : Both the remarks are withdrawn and, therefore, they should not form part of the proceedings.

میاں محمد اکبر (گجرات۔) جناب والا ۔ جیسا کہ محترم وزیر قانون صاحب نے ابھی ابھی ارشاد فرمایا ہے کہ F.C.R. میں ایک سقم تھا ۔ جس کی دور کرنے کے لئے یہ آرڈیننس لایا گیا ہے ۔ اور اس میں اسوجہ سے ایک کلاز بھی بڑھائی گئی ہے ۔ تو میں وہ کلاز جناب والا کی خدمت میں پڑھتا ہوں کلاز نمبر ۲ ہے ۔

This is clause 2 of the ordinance :

"In the Frontier Crimes Regulation, 1901, in its application to Quetta and Kalat Divisions, in section 40, after sub-section shall be inserted, namely :—

'.(2-A) pending the completion of an enquiry for the purposes of sub-section (2), the Deputy Commissioner may, if he considers that immediate measures are necssary for preventing any offence referred to in sub-section (1), direct the person in respect of whom the enquiry is to be held, to execute a bond, with or without sureties, for keeping the peace or maintaining good behaviour for a period not exceeding one month, and detain him in custody till such bond is executed."

جناب والا میں نے جو کلاز آپکی خدمت میں پڑھی ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ قانون کا جو مسلمہ نظریہ ہے اس سے انحراف کیا گیا ہے ۔ قانون کا یہ مقصد ہوتا ہے ۔ کہ اگر کسی شخص پر کوئی جرم ثابت ہو جائے ۔ تو پھر اس کی سزا دیجتی ہے ۔ لیکن جناب والا یہاں بغیر کوئی جرم ثابت کئے بغیر کوئی الزام ثابت کئے ہی ڈپٹی کشنر کو یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ وہ کسی شخص کو بھی چاہے جس پر کوئی شک پڑ جائے اس کو لامحدود اختیارات دئیے گئے ہیں ۔ کہ وہ Surety Bond پر کر دیں ۔ اور with or without surety وہ بانڈ پر کر کے نہ دے سکے ۔ تو جناب والا اسے ایک ماہ کی قید کی سزادی

* Expunged as ordered by the Speaker.

جا سکتی ہے ۔ اس ضمن میں میں جناب والا کی توجہ اس طرف منعطف کرتا ہوں ۔ کہ بانڈ میں جو ضمانت طلب کی گئی ہے ۔ اس کی کوئی amount نہیں رکھی ہے ۔ یہ ایک طرح سے ڈپٹی کمشنر کو کھلی چھٹی دی گئی ہے ۔ کہ وہ جس شخص کو چاہے ۔ ایک ماہ کے لئے جیل خانے میں ڈال سکتا ہے ۔ جیسا کہ حال ہی میں اس معزز ایوان کے ایک معزز رکن ساکن بلوچستان کے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے ۔ یہ بھی کوئیٹہ اور قلات کے لئے ہے ۔ جہاں کے ڈپٹی کمشنر نے اس معزز رکن سے ایک لاکھ کی ضمانت طلب کر لی ۔ جو اس کے اختیار سے باہر تھی ۔ اور نہ ہی کوئی اور یہ ضمانت دے سکتا ہے ۔ تو جناب والا یہ بالواسطہ اس پروویژن کی نفی ہے ۔ جو قانون میں دی جاتی ہے ۔ اگر جناب والا ۔ ان کا کوئی انصاف کا مقصد ہوتا ۔ تو اس میں شرط ضرور رکھنی چاہیئے تھی ۔ کہ جب بانڈ مانگا جائے ۔ تو اس کے ساتھ کوئی رقم مقرر کی جائے ۔ اور وہ رقم بھی Reasonable ہو ۔ اس لئے میرے خدشات بڑے قوی ہیں ۔ کہ جو سیکشن شامل کیا جا رہا ہے یہ اپنے سیاسی حریفوں کو جیل میں ڈالنے کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔

اس کے بعد میں جناب والا کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر کوئی شخص انکوائری کے بعد ۔ جب انکوائری ختم ہوتی ہے ۔ اس شخص کی کہ جس کو جیل میں ایک ماہ کے لئے ڈالا گیا ہے ۔ تو اگر وہ انکوائری کے بعد بے گناہ ثابت ہوتا ہے ۔ اس کے خلاف الزام ثابت نہیں ہوتا ۔ تو پھر اس کو کیا معاوضہ (Compensation) دیا جائے گا ۔ جسے آپ خواہ مخواہ بلا قصور ایک ماہ کے لئے جیل میں ڈالیں گے ۔ اور کیا سزا اس افسر کو دی جائے گی ۔ کہ جس کے حکم سے ایک بے گناہ کو جیل میں رکھا جائے گا تو یہ بھی ایک نقص ہے ۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنے سیاسی حریفوں کو پچھاڑنے کے لئے یہ اختیار اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے ۔ ان کے بعد جو سب سے بڑا اعتراض مجھے ہے ۔ وہ اس پروویژن کے متعلق ہے ۔ جو ابھی شامل کر رہے ہیں ۔ یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے ۔ جیسا کہ میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی عرض کیا تھا ۔ کہ اب جب کہ بنیادی حقوق کا بل نیشنل اسمبلی میں پاس ہو چکا ہے ۔

تو اس کے بعد ہمیں ایسا کوئی قانون یہاں نہیں لانا چاہیئے ۔ کہ جو بنیادی حقوق کے منافی ہو ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ آن ۳۱ قوانین میں F.C.R. کو تحفظ دے دیا گیا ہوگا ۔ جن کا بنیادی حقوق بل کی Rider Clause میں تحفظ کیا گیا ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جس طرح سے چاہیں اس قانون میں ترمیم کر سکتے ہیں ۔ میں یہ تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ Rider Clause کے تحت جس قانون کو تحفظ دیا گیا ہے ۔ بنیادی حقوق کے بل میں ۔ وہ قانون جیسا کہ اس وقت موجود تھا ۔ ہمیں بحیثیت مجموعی اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتے ۔ لیکن اس میں جو ایزادی یا ترمیم ہے ۔ جس سیکشن یا کلاز میں ہم اس کی ترمیم کریں گے ۔ تو اس میں ایزادی کریں گے ۔ تو میرا خیال ہے کہ اسے ہم کورٹ میں چیلنج کر سکتے ہیں ۔ اس لئے جو سیکشن بڑھایا جا رہا ہے ۔ اگر اسے کسی نقطہ نگاہ سے دیکھیں، کسی زاویہ نگاہ سے دیکھیں ، یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے ۔ میں گورنمنٹ سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ یہ آرڈیننس واپس لے لے کیونکہ اگر یہ پاس بھی ہو گیا تو اسے عدالت میں چیلنج کر دیا جائے گا اور وہاں یہ نہیں ٹھہرے گا ۔ اس لئے اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ گورنمنٹ سے میری اشتدعا ہے کہ یہ Basic Rights کے منافی ہے اور اس کو واپس لے لیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱۔) جناب والا ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایف ۔ سی ۔ آر کے متعلقہ زیر بحث آرڈیننس پر کوئی لمبی بحث نہیں کریں گے ۔بلکہ ایف۔ سی ۔ آر کی حسن و قبح کی وضاحت کے لئے اسی موضوع پر دوسرا آرڈیننس جب پیش ہوگا تو اس وقت آپ سے اجازت مانگیں گے کہ اس پر تفصیل سے بحث کی جائے ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ دو ایک باتیں جو محترم دوست نوابزادہ غلام قاسم صاحب نے ارشاد فرمائی ہیں میں ان کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ ضابطہ فوجداری میں دفعہ ۱۱۷ سب کلاز ۳ میں اس قسم کے اختیارات ایک مجسٹریٹ کو حاصل ہیں مجھے ان سے پورا پورا اتفاق ہے کہ ایک مجسٹریٹ کو یہ اختیارات ۱۱۷ دفعہ کے تحت حاصل ہیں ۔ لیکن یہاں ہم ڈپٹی کمشنر کو ایف ۔ سی ۔ آر کے تحت یہ

اختیارات دے رہے ہیں جو کسی صورت میں عدالت نہیں کہلائی جا سکتی ۔ وہاں مجسٹریٹ ضابطہ کے مطابق ان اختیارات کو استعمال کرنے کا پابند ہے اور یہاں ڈپٹی کمشنر اپنے ان اختیارات کو ضابطہ کے مطابق استعمال کرنے کا پابند نہیں ہے ۔ یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جس کو میرے دوست نے نظر انداز کیا ہے ۔

اس کے علاوہ جناب والا نوابزادہ غلام قاسم خان صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایک خامی تھی اس قانون میں کہ ایک ڈپٹی کمشنر کو ایسے اختیارات نہیں ہیں ۔ کہ پیشتر اس کے کہ کسی ملزم کے خلاف ضمانت طلب کا فیصلہ ہو وہ اس سے ضمانت طلب کر سکے ۔ مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے یہ خامی نہیں تھی بلکہ ۱۹۰۹ء سے یہ قانون اس ملک کے بعض حصوں میں رائج ہے اور یہ انگریزوں کو بھی نہیں سوجھا تھا کہ ڈپٹی کمشنر کو اتنے اختیارات دے دیئے جائیں ۔ کہ جب وہ چاہے اور جس آدمی کے متعلق چاہے اس سے ضمانت طلب کر لے خواہ بعد میں جرگہ کوئی اس قسم کا فیصلہ کرے یا نہ کرے ۔ گزشتہ ۶۲ سال سے اس ملک میں یہ قانون رائج ہے انگریز کے زمانے میں یہ Lacuna نہیں رہ سکتا تھا ۔ در اصل ایف ۔ سی ۔ آر کی دفعہ ۴۰ کے تحت ڈپٹی کمشنر کو جو اختیارات دیئے گئے تھے وہ جانتے ہوئے محدود رکھے گئے تھے تاکہ ڈپٹی کمشنر ان کا ناجائز استعمال نہ کر سکے ۔ اگر مجھے موقع ملا تو میں وضاحت سے عرض کروں گا کہ یہ Lacuna رفع نہیں کیا گیا بلکہ ان اختیارات کو جو ڈپٹی کمشنر کو دفعہ ۴۰ کے تحت حاصل ہیں وسیع تر کر دیا گیا ہے اور اس کالے قانون کو کالا تر قانون بنا دیا گیا ہے ۔ بلکہ ہمارے وزراء صاحبان اس قانون کو تاریک کرنے کے لئے اس سے زیادہ خطرناک قدم نہ اٹھا سکیں گے ان الفاظ اور جذبات کے ساتھ میں اس کی شدید مخالفت کرتا ہوں اور اپنی پارٹی کی جانب سے بھی شد و مد سے مخالفت کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اس کو پاس نہ کیا جائے ۔ ہم دوسرے آرڈیننس پر زیادہ وضاحت سے بحث کریں گے ۔

Minister of Agriculture : Sir, question be now put.

Mr. Speaker : The question is :

That the Assembly do approve of the Frontier Crimes Regulation (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 16th November, 1963.

(The motion was carried)

The Muslim Personal Law (Shariat) (Amendment) Ordinance 1963.

Mr. Speaker: Next motion please.

Minister for food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) Sir, I beg to move:

> That the Assembly do approve of the Muslim personal Law (Shariat) Amendment) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of west Pakistan on 21st November, 1963.

Mr. Speaker: The motion moved is:

> That the Assembly do approve of the Muslim Personal Law (Shariat) (Amendment) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 21st November, 1963.

میاں عبداللطیف - مسٹر سپیکر - ہمارے سامنے ایک آرڈیننس آتا ہے اور ایک آرڈیننس جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب آپ اس آرڈیننس کی وضاحت کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر - کچھ اس کی وجہ تسمیہ بتائیے -

وزیر زراعت - وہ یہ کہ جناب جو پہلا آرڈیننس یہاں پیش کیا گیا تھا اور پاس کرایا گیا تھا اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ ۱۹۳۷ء سے قبل جو Life estates ہیں ان کو Protect کیا جائے اور بوڑھی ماؤں اور بیوگان کو محروم نہ کیا جائے آئندہ جو قانون ہو وہ شریعت کا ہو - جب یہ خاص ایکٹ Repeal ہو گیا تو اس میں یہ پروویژن آخری کلاز میں جا کر رکھا گیا - حکومت کو اطلاعات ملیں کہ مختلف کورٹ مختلف Views لے رہے ہیں اور مختلف ریونیو آفیسرز مختلف Views لے رہے ہیں بجائے اس کے کہ لوگوں کو نہ ختم ہونے والے Litigatum میں دھکیلا جائے ضروری سمجھا گیا ہے کہ جو Intention لیجسلیچر کا ہے اس کو واضح کر دیا جائے - اس لئے جو Life estates ۳۷ء سے قبل کی ہیں وہ قائم رہیں - یہی غرض ہے اس کی -

میاں محمد یسین خان وٹو - جناب والا میں ملک صاحب سے درخواست

کرتا ہوں کہ ہمیں یہ وضاحت فرما دیں کہ ۱۹۴۸ء کے بعد کوئی لائف Estates - - - - -

وزیر زراعت - ٹھیک ہے پنجاب میں نہیں ہوئیں لیکن وٹو صاحب آپ سنیں کہ یہ قانون ہے سارے ویسٹ پاکستان کے لئے کہ کہیں بھی اگر لائف Estate ہوں تو ان پر یہ حاوی ہو سکے اور ان کو محفوظ کیا جائے۔

Care has been taken and to cover up that cotingency, this provision has been made.

میاں محمد یسین خان وٹو - باقی جگہ پر کسٹم نہیں ہے اور اگر ہے تو وضاحت فرما دیں۔

Minister of Revenue: They are still in possession in N.W.F.P.

مختصراً Precaution کے طور ایسا کیا گیا اور Intention یہی ہے اس لئے وضاحت کرنا چاہتے ہیں تا کہ لوگ مقدمہ بازی میں ہزاروں لاکھوں روپیہ خراب نہ کریں۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ) - جناب صدر جیسا کہ میں نے گذارش کی کہ ہمارے سامنے ایک آرڈیننس آتا ہے اور ایک آرڈیننس جاتا ہے لیکن نہ ہمیں آرڈیننس آنے سے پہلے نہ آرڈیننس کے اندر اور نہ آرڈیننس کے خاتمہ کے وقت حالات سننا نصیب نہیں ہوتے ہیں کہ وہ کیا حالات ہیں جن کے باعث گورنر صاحب کو شدت سے محسوس ہوا کہ اس چیز کو آرڈیننس کے ذریعہ صوبے پر نافذ کر دیا جائے اور بار بار یہاں کہا گیا ہے جناب ملک قادر بخش صاحب نے اپریل میں غالباً ۲۱، ۲۲ دفعہ دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہا کہ آئندہ بل لائیں گے اور کبھی آرڈیننس لائیں گے۔

وزیر زراعت - بہت آئیں گے۔

میاں عبداللطیف - ان کی تائید شیخ مسعود صادق بھی فرماتے رہے ہیں۔ یہ چیز ہم اچھی طرح ذہن میں لا سکتے ہیں کہ ایسے حالات ملک میں ہو سکتے ہیں کہ جب گورنر کو سوائے آرڈیننس لانے کے کوئی چارہ نہ رہے اور گورنر

کو ایسے حالات مجبور کر دیں کہ وہ آرڈیننس کے ذریعہ صوبے کے امن و امان کو بحال کرنے کے لئے یا اور کسی مجبوری کے باعث آرڈیننس نافذ کرے لیکن آپ نے کسی لیجسلیچر کی ہسٹری اور کسی ملک کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ سول معاملے کے لئے جس کا لاء اینڈ آرڈر سے کوئی قطعاً تعلق نہیں جس کا کوئی رشتہ ایمرجنسی سے نہیں ہے اس کے لئے بھی جناب گورنر صاحب کو مشورہ دیا جائے کہ آرڈیننس جاری فرمائے ۔ اس کی وجہ جناب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ آرڈیننس ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے ہم پر نافذ کیا جا رہا ہے ۔

Minister of Agriculture : I would request that the time be extended.

Mian Abdul Latif : Not today.

قانون سے متعلق ایک مسلمہ چیز جو تمام اقوام کے لئے مسلمہ ہے تمام jurists کی مسلمہ ہے ۔ سقراط جس سے اسمبلی شروع ہوئی اس سے لے کر آج تک ہر پولیٹیکل سائنس کے ماہر اور فلسفی میں یہ چیز کامن ہے وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قانون سوسائٹی کا ایک شیرازہ ہے یہ بہت سوچ سمجھ کر بڑے غور و فکر سے بنایا جائے ۔ یہ ایسا درست ہو ، ایسا معقول ہو اور اس طرح سے sound ہو کہ اس میں قطعاً کوئی ambiguity نہ ہونا چاہیئے تاکہ اس جو ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں لوگ ان سے مکمل طور پر آگاہ ہوں جو اصول اس سے پیدا ہوتے ہیں لوگ ان اصولوں سے آگاہ ہوں اور تمام دنیا میں جناب اس قانون کا تعلق کسی خاص فرقہ سے نہیں کسی خاص جگہ سے نہیں اس کا تعلق ہر بچے سے ہے ، بوڑھے سے ہے ، ہر مرد سے ہے ، ہر عورت سے جس آدمی کو مرنا ہے اس کی وارثت کسی اور کو ملتی ہے ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow at 9.00 A.M.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a.m. on Friday, the 3rd January, 1964).

Printed at The Ideal Printing Works, Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 3rd January 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ
يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ
الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا
شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ
نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ
لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝

پ ۲۹ — س ۷۶ — ع ۱۹ — آیات ۵ تا ۱۳

جو نیک لوگ ہیں وہ (اس دن) ایسی شراب پی رہے ہوں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے اور اس میں سے نہریں نکال لیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی عام ہوگی ڈرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو خالص اللہ کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکر گزاری کے طلبگار۔ ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے جو چہروں کو کریہہ المنظر اور دلوں کو سخت مضطر کر دینے والا ہے۔ پس اللہ ان کو اس دن کی سختی سے بچا لیگا اور تازگی اور خوشی عنایت فرمائے گا۔ اور ان کے صبر کے بدلے اُن کو بہشت (کے باغات) اور ریشم (کے ملبوسات) عطا کرے گا۔ ان میں وہ تکیئے لگائے تخت نشین ہوں گے وہاں وہ نہ سورج کی گرمی دیکھیں گے نہ سردی کی شدت۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour, Babu Muhammad Rafiq.

ALLOCATION OF FUNDS TO THE AGRICULTURAL DEPARTMENT OF QUETTA-KALAT DIVISIONS

*2832. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Agriculture, be pleased to state:—

(*a*) the total amount of funds allotted to the Agriculture Department of Quetta-Kalat Divisions during the years 1947 to 1962, year-wise and District wise in respect of Pay, Travelling Allowance, Dearness Allowance and other allowances of the Staff, Agricultural Department schemes and other miscellaneous expenditure;

(*b*) actual expenditure incurred on the items mentioned in (*a*) above during the said years and in case of any excess or saving, reasons thereof ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) and (*b*) It is regretted that it is not possible to furnish the required information as the time and abour involved in obtaining and compiling it will not be commensurate with the object which the Member may have in view.

بابو محمد رفیق: کیا وزیر صاحب بتلائیں گے کہ ان کے محکمہ میں یہ کیا خاص بات ہے کہ جس سوال کا جواب پوچھو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ معزز ممبر کو اطلاع فراہم کرنے کے بعد جواب دیدیا جائے گا اور پھر یہ بھی کہ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو انفارمیشن مانگی ہے اس سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے ۔

وزیر زراعت: وہ یہ ہے کہ اس سوال کا جواب آپ کے سوال ہی میں درج ہے آپ کا سوال ہے ۔

"The total amount of funds alloted to the Agricultur Department of Quetta-Kalat Divisions during the years 1947 to 1962 year-wise and district-wise in respect of pay, Travelling Allowance, Dearness Allowance and other allowances of the staff, Agricultural Department schemes and other miscellaneous expenditure;".

آپ کے سوال کا جواب حاصل کرنے میں اتنا وقت لگے گا اتنی محنت Involve ہوگی That we cannot collect it

سردار عنایت الرحمان خان عباسی: مسٹر سپیکر: مجھے بھی اپنے معزز ممبر بابو رفیق صاحب کی طرح سے یہ شکوہ ہے وزیر زراعت سے — جناب والا میں نے ہزارہ فارسٹ کے متعلق پچھلے سشن میں سوال دیا تھا تو مجھے جواب میں کہا گیا تھا کہ next سشن میں جواب دیا جائے گا collection وغیرہ کر کے اور مجھے اس وقت تک اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

مجھے یہ کہا گیا ہے کہ اس جواب کی collection پر بڑی محنت اور وقت صرف ہوگا میں آپ کے توسط سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے سوال پوچھنے کے حق سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ میرے سوال کا جواب دیا جائے اس میں پبلک Interest involved ہے۔

مسٹر سپیکر: جناب عباسی صاحب جہاں تک آپ کے پوائنٹ آف آڈر کا تعلق ہے اس کی میں وضاحت کرتا ہوں۔ جہاں تک یہ جوابات دینے کا تعلق ہے منسٹر صاحب ہی نے یہ جواب دینا شروع نہیں کیا ہر پارلیمنٹ میں منسٹر صاحبان اور وزیر متعلقہ اگر یہ سمجھیں یا ان کی opinion ہو

That it is not Commensurate with the time and labour involved in it

وہ یہ جواب دے سکتے ہیں اور یہ پریکٹس آج ہی سے نہیں شروع ہوئی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس بات کا اندازہ لگانا کہ اسمیں لیبر اور ٹائم کتنا Involve ہو گا اسمیں ممبر صاحب صحیح طور پر اندازہ نہیں کر سکتے یہ منسٹر متعلقہ اور ڈیپارٹمنٹ متعلقہ ہی صحیح طریقہ پر اندازہ کر سکتا ہے کہ کتنی محنت صرف ہوگی۔

بابو محمد رفیق: سوال یہ ہے کہ باقی جو محکمے ۲۰-۲۰ صفحوں کے سٹیٹمنٹ لاتے ہیں کیا وہ اہم کام کرتے ہیں اور ان کا محکمہ کیا میں یہ سمجھوں کہ نالائق ہے۔

وزیرزراعت: جو میں جواب لایا ہوں وہ several pages پر ہے لیکن pagesکا سوال نہیں ہے ۔ سنہ ۱۹۴۷ سے آج تک کا جو جواب میں نے پڑھا ہے اس کے coilection میں وقت لگے گا اتنے آدمی لگانے پڑیں گے کہ we cannot afford it

بیگم جہان آرا شاہ نواز : میرا سپلینمٹری کوئسچین ہے کہ انہوں نے جو انفار میشن مانگی ہے کیا انہوں نے اسکی Details بجٹ کی بڑی کتاب میں سے نہیں پڑھیں اسمیں ۹۰- فیصدی وہاں Already موجود ہیں تواب ۱۰ - فیصدی رہ جاتی ہیں ۔ کیا یہ درست نہیں جو میں اسوقت عرض کر رہی ہوں۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) : یہ درست ہے۔

وزیر خوراک و زراعت : یہ سالم صحیح نہیں ہے کچھ ٹھیک ہے ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی : جناب والا مجھے یہ اجازت فرمائیں کہ مین اس سوال کو دوبارہ آپکی خدمت مین پیش کرون اور آپ مجھے یہ رولنگ دیں کہ اس میں کتنی محنت کا سوال ہے ۔

Minister of Agriculture : Let my friend pass on that question to me; I will again look into it.

IMPROVEMENT OF THE BREEDS OF CATTLE, SHEEP AND HORSES IN DISTRICT ZHOB

*2839. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agricutlure be pleased to state. whether it is fact that the District Council, Zhob, in its meeting held on 31st January 1963, approved the schemes for the improvement of the breeds of Cattle, Sheep and Horses, if so, (*i*) the time by which the above schemes will be implemented; (*ii*) the date of completion of each scheme and (*iii*) the expenditure proposed to be incurred on each of these ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Yes. The schemes, when received by Government, will be examined to find out how far they are useful and feasible and if found so, they will be included for implementation in the 3rd Five-Year Plan. As such it is not possible to indicate the likely expenditure to be incurred on each scheme.

SETTING UP OF 'C' TYPE VETERINARY DISPENSARIES IN DISTRICT ZHOB

*2840. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state, whether it is fact that the District Council, Zhob

in its meeting held on 31st January 1968, decided to set up 'C' Type Veterinary Dispensaries at various places in the District Zhob ; if so' (*i*) the names of the places where the said Dispensaries are proposed to be opened; (*ii*) the estimated cost of each and (*iii*) the action so far taken to implement the above decision ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) Yes, at 11 places *viz*. Sharan, Musafirpur, Baratkhel, Walakaran Shaghala, Babar, Surkach, Badinzai, Koriwasta, Ibrahimkhel, Haranj.

The estimated cost per dispensary is Rs. 30,000.

The scheme, when recieved by Government, will by examined in details and if found feasible efforts will be made to get it included in the 3rd Five-Year Plan.

بابو محمد رفیق : ملک صاحب اگر یہ سکیم جلد آپ کو مل جائے تو کیا سیکنڈ پلین میں گنجائش ہے کہ اس کی تکمیل ہوسکے ؟

وزیر زراعت : سیکنڈ پلین تو ختم ہو رہا ہے - تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ہم کوشش کررہے ہیں - اگر یہ ممکن ہوا تو روپیہ فراہم کرنے کی کوشش کریں گے -

---

ALLOCATION OF FUNDS TO THE AGRICULTURE DEPARTMENT FOR DEVELOPMENT SCHEMES

*2904. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 17·9 crore was allotted to the Agriculture Department for Development Schemes during the Current five-Year Plan period, if so, the details of expenditure in respect of each scheme in Lorali, Zhob and Pishin tehsils :

(*b*) whether it is a fact that the Quetta Division is not being given its due share in this respect :—

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons thereof and action Government intend to take to meet the demands of the people of area in this regard ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) It is fact that a sum of Rs. 7·04 crores was allotted to the Agriculture sector for development schemes during the current 5 years plan,

It is however regretted that it is not possible to furnish information division-wise as account of expenditure are not kept division-wise but are maintained for each scheme of research-workshop sail-conservation separately each scheme expends to more than one division.

(*b*) Quetta has been given its due share and all scheme which received from the local authorities are always given sympathetic consideration.

(*c*) Does not arise.

بابو محمد رفیق : ملک صاحب مسئلہ پھر وہی ہوگا - کیا آپ ان سکیموں کی تفصیل اور خرچ بتا سکیں گے ؟

Minister of Agriculture: No, Sir. If the notice is given I will supply the inormation.

بابو محمد رفیق : بعد میں ؟

وزیر زراعت: ہاں بعد میں -

IMPORT OF WHEAT

*3042. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total maunds of wheat imported by the Provincial Government in 1962 to meet the requirement of the Province along with the names of the countries from where it was imported ;

(*b*) distribution of the imported wheat District-wise during 1962 ;

(*c*) whether it is a fact that Quetta Division was given American Wheat throughout the year, if so reasons for not giving wheat imported from other countries to Quetta Division ?

Minister for Agriculture (Malik Qadir Bukhsh) : (*a*) 4,37,486 tons. Import being the subject of Central Government, the Provincial Government is not in a position to state names of the countries from where wheat was imported.

(*b*) A statement indicating distribution of imported wheat District-wise during 1962 is placed at the table.

(*c*) Quetta Division was supplied imported wheat throughout the year. As stated against (*a*) above the particulars of the countries from which wheat was imported are not available.

OFF-TAKE OF WHEAT DURING THE YEAR 1962

Region	*District*		*Off-take during the year 1962*
Lahore	Lahore	...	86,750
	Sheikhupura	...	718
	Gujranwala	...	10,206
	Sialkot	...	2,269
	Sargodha	...	22,437
	Lyallpur	...	1,05,782
	Jhang	...	257
	Mianwali	...	585
	Rawalpindi	...	27,282
	Gujrat	...	11,394
	Jhelum	...	2,291
	Campbellpur	...	1,753
	Total	...	2,71,724

Region		*District*		*Off-take during the year 1962*
Multan	...	Multan	...	4,098
		Montgomery	...	16,776
		Muzaffargarh	...	48
		D. G. Khan	...	163
		Bahawalpur	...	312
		Bahawalnagar	...	52
		Rahimyar Khan	...	1,271
		Total	...	22,720

Hyderabad	...	Hyderabad	... 25,909
		Dadu	... 24
		Sanghar	... ... Nil
		Thatta	... 1
		Tharparkar	... 1,435
		Khairpur	... 87
		Sukkur	... 5,644
		Jacobabad	... 140
		Larkana	... 83
		Nawabshah	... 72
		Total	... 33,395
Peshawar	...	Peshawar	... 42,802
		Mardan	... 5,240
		Hazara	... 4,097
		D. I. Khan	... 898
		Bannu	... 1,931
		Kohat	... 5,749
		Malakand, Mohmand, Khyber, Kurrum, North Waziristan, South Waziristan	... 1,148
		Total	... 61,865

Region		*District*	*off taking during the year 1962*
Quetta	...	Quetta	... 30,179
		Loralai	... 1,004
		Fort Sandeman	... 2,822
		Sibi	... 730
		Chagai	... 1,419
		Kalat	... 2,681
		Mekran	... 8,360
		Kharan	... 608
		Total	... 47,753

Karachi	...	Karachi	...	2 28,918
		GRAND TOTAL	...	6,66,375 tons

بابو محمد رفیق : ملک صاحب مین آپکے نوٹس مین یہ چیز لاؤن کہ وہاں پر آپ نے جو گندم بھیجی ہے وہ اتنی خراب ہے کہ لوگ بیچارے کھا کر بیمار ہوگئے ہین ۔

وزیر زراعت : اگر آپ مجھے یہ شکایت دین تو۔ مین اس کے متعلق دریافت کراؤن گا ۔

بابو محمد رفیق : میرا خیال ہے کہ جب آپ دورے پر تشریف لائے تھے تو لوگوں نے آپ سے کہا تھا ۔

وزیر زراعت : میں نے نوٹ نہیں کیا ہوگا یا جو کچھ اس کے متعلق کہا گیا ہوگا میں نے فورا نوٹ کر لیا ہوگا ۔ اس کے متعلق

As regards further information as to what happened to that, I will get that from the office.

مسٹر نصراللہ خان خٹک : یہ جواب جو دیا ہوا ہے وہ صفحہ ۲ پر ہے اس مین کراچی بھی شامل کیاگیا ہے اور کل ٹوٹل جو آپ پڑھ رہے ہین وہ ٦٦٦٣٧٥ ٹن ہین ۔

وزیر زراعت : کوئٹہ مین نے علیحدہ کیا ہے۔ جو آپ چھ لاکھ پڑھ رہے ہین اسکو آپ اس کے بجائے دو لاکھ اٹھائیس ہزار نو سو اٹھارہ پڑھین — کراچی کا اس میں سے منہا کر لیا گیا ہے تو جو مین نے پڑھاہے وہی جواب ہو گا ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک : یہ گندم جو تقسیم کی گئی ہے کیا یہ مفت تقسیم کی گئی ہے ؟

Minister of Agriculture : It is for the consumption on depots for millwalas and others. It is not free.

مسٹر نصراللہ خان خٹک : جو رقوم وصول کی گئی ہین وہ کونسی مد پر خرچ کی جا رہی ہین —؟

وزیر زراعت : میں نے پہلے جواب دیدیا ھے کہ مرکزی حکومت نے اس کو درآمد کیا تھا ۔

NUMBER OF CLASS I POSTS IN THE AGRICULTURE DEPARTMENT

*3577. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Agricultur be pleased to state the number and designation of Class I posts in the Agriculture Department at the time of integration in different integrating units along with the scale of pay of each post?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : A statement containing the required information is laid on the table of the House.

STATEMENT

I. FORMER PUNJAB.

S.No.	Designation of the post	No. of Posts	Scale.
1.	Director of Agriculture	1	2000-50-2300
2.	Assistant to Director of Agriculture.	1	350-40-750/40-950-50-1200 plus Rs. 150/- as Special Pay.
3.	Deputy Director of Agriculture.	4	350-40-750/40-950-50-1200
4.	Marketing Officer	1	-do-
5.	Professor of Agriculture	1	,,
6.	Professor of Botany.	1	,,
7.	Associate Professor of Entomology.	1	,, ,,
8.	Associate Professor of Agriculture Engineer.	1	,, ,,
9.	Agriculture Engineer.	1	600 40-1000

S. No.	Designation of the post	No. of Posts	Scale
10.	Agricultural Chemist—I	1	350-40=750/40-950-50-1200
11.	Agricultural Chemist—II	1	-do-
12	Fruit Specialist.	1	,,
13.	Entomologist.	1	,,
14.	Cereal Botanist.	1	,,
15.	Oilseed Botanist.	1	,,
16.	Vegetable Botanist	1	,,
17.	Cotton Botanist	1	,,

18.	Plant Pathologist	1	,,
19.	Sugarcane Botanist	1	,,
		22	

II. BAHAWALPUR.

1.	Director of Agriculture.	1	Not Known
2.	Entomologist (Plant Protection Bahawalpur.)	1	-do-
		2	

III. SIND AND KHAIRPUR.

1.	Director of Agriculture	1	1600/-
2.	Agricultural Engineer.	1	600-40-1000/50/2-1150
3.	Rice Botanist.	1	-do-
4.	Deputy Director of Agriculture	3	600-40-920/960-1000-1000-1050-50/2-1150
5.	Deputy Director of Agriculture (Hqrs.)	1	-do- ,,
6	Deputy Director of Agriculture, Cotton.	1	,, ,,
7.	Horticulturist.	1	
8.	Professor of Agricultural Economics.	1	600-40-1000/50-1250
9.	Professor of Agricultural Engineering.	1	-do-

Sr. No.	Designation of the post	No. of Posts	Scale
10.	Wheat Botanist.	1	600-40-1000/50-1250
11	Agricultural Chemist & Soil Physiest.	1	-do-
12.	Entomologist	1	,,
13.	Agriculturist,	1	300-25-500/35-850/50/2/1000

14.	Plant Pathologist	1	-do-
15.	Statistician	1	,,
	KHAIRPUR.		
16.	Agricultural Engineer, Khairpur.	1	300-25-500/30-800
17.	Tobacco Expert.	1	-do-
18.	Director of Agriculture, Khairpur.	1	500-40-700/40-900-50-1000
19.	Superintendent Gardens.	1	300-25-500/30-800
		21	

IV. BLAUCHISTAN INCLUDING KALAT.

1.	Director of Agriculture	1	600-40-1000/1000-1050-50/ /2/1150.
2.	Deputy Director of Agriculture.	1	350-25-500-530/560-30-770-40-850
3.	Horticulturist.	1	-do-
4.	Economic Botanist.	1	,,
5.	Biochemist.	1	,,
6.	Entomologist.	1	,,
7.	Mechanical Cultivation Officer (Sailaba Scheme)	1	,,
		7	

V.N.W.F.P.

Sr.No.	Designation of the posts	No of posts	Scale
1.	Director of Agriculture	1.	After 14 years service in Class I the pay was to be fixed at Rs 1400/-
2.	Deputy Director of Agriculture	1	350-25-50-030-770/40-850-

3.	Sugarcane Specialist.	1	-do-
4.	Entomologist.	1	,,
5.	Economic Botanist.	1	,,
		5	

ALLOCATION OF SEATS TO THE DEPARTMENT OF AGRICULTURAL FOR TRAINING ABROAD

*3578. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total number of seats allocated to the Department of Agriculture for training abroad during 1958-59 to 1962-63 year wise ;

(*b*) the names of the candidates selected for the purpose during the said years, region-wise ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) The Total number of seats allocated to the Department of Agriculture for training abroad during 1958-59 to 1962-63 was as under :—

1958-59	...	20
1959-60	...	24
1960-61	...	18
1961-62	...	21
1962-63	...	23

(*b*) A statement giving the required details is laid on the table*

*Please see Appendix at the Page 71.

میر حاجی محمد بخش تالپور : صاحب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اطلاع مجھے مہیا کی اس کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو امیدوار چنے گئے کیا ریجنوں کے لحاظ سے چنے گئے - میں پوچھتا ہوں کہ کیا کوٹا ریجنوں کے لحاظ سے مقرر کرتے ہیں ؟

Minister of Agriculture: Give me notice for that and I will supply the information.

Mir Haji Muhammad Bux Talpur: It is a matter of policy. You have fixed the number of seats regionwise and you have supplied the same reply.

Minister of Agriculture: You have asked the total number of seats allocated to the Department of Agriculture for training abroad and in the next part you have asked the names of the candidates selected for the purpose during the said years,region-wise. The names I have supplied. Now my friend says:

کہ کس معیار پر اور کونسا اصول ہے جس کے لحاظ سے ریجنوں کا کوٹا مقرر کرتے ہیں مجھے وہ اس کے متعلق ایک نیا سوال دے دیں میں انکو جواب مہیا کر دونگا -

میر حاجی محمد بخش تالپور: انہوں نے خود جواب R gion wise دیا ہے جب انہوں نے خود یہ جواب دیا ہے تو اگر وہ یہ تکلیف نہ سمجھیں تو مہربانی کر کے بتادیں اگر انہیں معلوم ہے کہ کس بنیاد پر یہ کوٹا ریجنوں کے لحاظ سے مقرر کیا گیا ہے -

وزیر زراعت : مجھےنہیں معلوم مجھے فریش نوٹس دیا جائے۔

I want fresh notice. Why should I give imaginary statement.

مسٹر اجون خاں جدون : یہ تو وزیر صاحب کو علم نہیں لیکن Policy matter کیا ہے کیا اس کے لحاظ سے ہر ریجن کا کوٹا مقرر ہے ؟

Minister of Agriculture: The question is the same. If he gives notice, I will supply the information.

بابو محمد رفیق: کیا ملک صاحب آپ مجھے کوئی ایسی سیٹ بتا سکتے ہیں جس پر کوئٹہ ڈویژن سے آدمی گیا ہے ؟

وزیرزراعت: ۱۹۵۹ میں مسٹرمسعوداحمد مرزا District Soil Conservator کو بھیجا گیا تھا -

بابو محمد رفیق : کیا اور کوئی بھی کسی سن میں گیا تھا ؟

وزیر خوارك و زراعت : ۶۲/۶۱ میں دوست محمد - کوئٹہ ہمیشہ ہمارے دل میں ہوتا ہے آپ گھبرائیں نہیں —

———

NAMES OF CLASS I POSTS LYING VACANT IN THE AGRICULTURE DEPARTMENT

*3581. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether any Class I posts in the Agriculture Department created after re-organisation scheme are lying vacant in Research, Extension and Mechanization Branches of the Department if so, names of the posts and the regions where those posts are lying vacant ;

(*b*) whether any officers are holding temporary charge of the posts ; if so, their names ;

(*c*) whether any officers mentioned in (*b*) above have superseded officers senior to them in the department, if so, reasons therefor ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No Class I posts created after re-organization are lying vacant ;

(*b* A statement embodying the required information is laid on the table.

(*c*) All officers mentioned in the statement, under item (*b*) were provisionally appointed to work under the newly created Class I (Senior Scale) posts on account of their experience in the line of Horticulture/Plant Protection. They have however, not been allowed the senior-scale. Three officers senior to them have been superseded on account of lack of required experience and indifferent record. Their cases have, however, also been forwarded, along with the cases of officers temporarily provided for final selection by the West Pakistan Public Service Commission.

STATEMENT

No.	*Name of the officer appointed to the post provisionally*	*Post*	*Region*
1	Malik Abdus Salam, W.P.A.S. II ...	Horticulturist ...	Lahore.
2	Ch. Ghulam Qadir, W.P.A.S. II ...	Plant Protection Officer	Lahore
3	Mr. Lal Mohammad Khan W.P.A.S. II	Horticulturist ...	Peshawar.
4	Mr. Nazir Muhammad, W.P.A.S. II	Plant Protection Officer	Peshawar.
5	Mr. Hamid Hassan Rizvi, W.P.A.S. I (Jr. Scale)	Horticulturist ...	Hyderabad.
6	Mr. Iqbal Wajih, W. P. S.II.	Plant Protection Officer	Hyderabad.

Inter se. SENIORITY LIST OF CLASS I OFFICERS OF AGRICULTURE DEPARTMENT

*3585: **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether any *inter se* seniority list of Class I Officers of Agriculture Department has been prepared, if so, whether Government would place on the table of the House a copy thereof ;

(*b*) whether the list referred to in (*a*) above has since been approved by Services and General Administration Department, and West Pakistan Public Service Commission, if so, whether Government would place on the table of the House a copy of the orders approving the said seniority list ?

Minister for Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes, a provisional integrated seniority list of Class I Officers of the Agriculture wing of Agriculture Department has been prepared and a copy thereof is placed on the table ;*

(*b*) No This list is provisional. The approval of Services and General Administration Department/Public Service Commission will be sought, as soon as P.A.S., Class I rules are finalized and promulgated.

PRODUCTION OF BOMBAY BANANA IN HYDERABAD DIVISION

*3586. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state,—

(*a*) whether Government are aware of the fact that Hyderabad Division is known for the production of the best kind of Bombay Banana ;

(b) whether it is a fact that a deputation of Banana growers association met the Governor at Hyderabad and requested him to ask the Central Government to ban the import of Banana from India ; if so, the action taken in this respect ;

---

*Please see Appendix B at Page 78.

(c) the acrage of land under Banana in cultivation in Khairpur, Hyderabad and Karachi Divisions and the yearly output thereof ?

Ministsr of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes.

(b) Yes. The matter is un der consideration of the Central Government.

(c) A statement giving the required infomation is laid on the table:—

	Acreage 1961-62.		Production in maunds.
1.	Khairpur Div.	371	40,000
2.	Hyd. ,,	2087	8, 69,180
3.	Lasbella Distt	85	1,116
4.	Karachi	150	6,000

میر حاجی محمد بخش تالپور : جناب والا آپکی وساطت سے وزیر متعلقہ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ کیلے کی مانگ کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے باہر سے منگاتے ہیں —

وزیر زراعت : صوبائی حکومت کی خواہش یہ ہے کہ باہر سے کیلا نہ منگایا جائے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں —

PROTECTION OF WILD LIFE IN CHOLISTAN AREA OF BAHAWALNAGAR AND BAHAWALPUR DISTRICTTS

*4567. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state—

(a) the number as well as the designations of the posts in each district and Regional Office under the Forest Department ;

(b) whether it is a fact that Cholistan Area in Bahawalnagar and Bahawalpur Districts which comprises hundreds of squares miles is a very important place for hunting of Animals and birds, like Vulture, wolf, Deer, Bhatitar, Partridge, Kashmira, Tilaur, etc ;

(c) the number of Cases regarding violation of game rules registered by game Department during 1961-62 and 1962-63 upto 31st April, 1963 in the area mentioned in (b) above and the nature of sentences awarded to the offenders ;

(d) whether Government have undertaken any survey of the game found in the said area, if not, reason therefor ;

(e) whether Government intend to take steps to protect the wild life in the said Cholistan area ; if not, reason therefor ?

Minister for Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (a) The required information is embodied in the enclosed statement a list of which has been laid on the table.

(*b*) Yes.

(*c*) Year	Violations Registered	Fine Imposed
		Rs.
1961-62	... 42	1,250
1962-63 (upto April 63 only)	... 30	5,000

(*d*) Yes.
(*e*) Yes.

Serial No.	Name of Region		Class II	Class II	Field Staff: Forest Guards	Foresters	Dy. Rangers	Forest Rangers
1	Hyderabad	...	15	2	658	138	2	62
2	Peshawar	...	11	12	853	166	...	66
3	Quetta	...	10	2	221	40	19	25
4	Lahore	...	25	11	2,074	407	40	82
5	Multan	...	12	3	522	122	10	44
	Total	...	73	30	4,328	873	71	279

NOTE—(The above information is on regional wise basis and it is regretted that it is not possible to furnish the required information on District wise basis).

DETAILS OF EXPENDITURE INCURRED BY THE DEPARTMENTS OF AGRICULTURE AND ANIMAL HUSBANDRY IN BAHWALPUR DIVISION

*4568. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) the details of the expenditure incurred on the salaries of the staff, contingencies and all other miscellaneous items in Bahawalpur Division by the Departments of Agriculture and Animal Husbandry, from 1961 to July 31, 1963;

(*b*) the amount actually spent on development works in the said area by the said Departments during the same period ?

Minister for Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) (*a*) & (*b*) It is regretted that it is not possible to furnish the required information as the time and labour involved in its collction is incommensurate with the object the member may have in view.

EXPENDITURE INCURRED BY AGRICULTURE DEPARTMENT FROM 1961 TO JULY 31, 1963

*4569. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) the total expenditure incurred on account of pay and allowances, etc.,

of the field staff of the Agriculture Department in Bahawalpur Division from 1961 to July 31 ,1963 and their strength,

(*b*) the number of the staff mentioned in (*a*) above, the date of posting of each of them in the said Division and their academic qualifications;

(*c*) the year-wise details of the agricultural development in the above mentioned Division during the said years ;

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) (*b*) and (*c*) It is regretted that it is not possible to furnish the required information as time and labour involved in its collection will be incommensurate with the object the member has in view.

QUANTITY OF WHEAT DAMAGED FROM 1953 TO 1963 IN EACH GOVERNMENT GODOWN IN WEST PAKISTAN

*4570. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Food and Agriculture be pleased to state:—

(*a*) the quantity of wheat damaged in each year during the period 1953 to 1963 in each Government Godown in West Pakistan and the manner in which the damaged wheat was disposed of and the names of the officials responsible for the loss ;

(*b*) the number of cases in which the wheat stored in Government Godown was damaged but no departmental action was taken against the officials responsible for the loss alongwith the quantity of wheat damaged in each such case;

(*c*) the quantity of wheat stored in each godown separately on 31st August, 1963;

(*d*) the quantity of wheat purchased and sold out in each year during the period from 1953 to August, 1963;

(*e*) the total amount spent on the purchase of wheat in the whole of the province during the period from 1953 to 1963 and the profit earned on selling it during the same period ?

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادربخش) : (الف) ایک کیفیت نامہ ایوان میں پیش ہے*

(ب) ندارد

(ج) ایک کیفیت نامہ ایوان میں پیش ہے*

(د) ایک کیفیت نامہ ایوان میں پیش ہے*

(ھ) مغربی پاکستان کے صوبے کی تشکیل ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو عمل میں آئی تھی اس تاریخ سے قبل مختلف انضمامی یونٹوں سے متعلق معلومات موجود نہیں ہیں محکمہ خوراک گندم کے بارے میں نفع نقصان کا کوئی علیحدہ حساب نہیں رکھتا ۔ حسابات مجموعی طور پر غلے کے منصوبہ بہمرسانی کے بارے میں مرتب کئے

---

*Please see Appendix C at the end.

جاتے ہیں جس میں چاول اور دیگر اجناس خوردنی مثلاً مکئی جب
کبھی حاصل اور تقسیم ہوں شامل ہوتے ہیں ۔

GROWING OF COTTON CROP IN TEHSIL FORT ABBAS

***4571. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that all the Land irrigated by H/R Canal in Tehsil Fort Abbas, District Bhawalnagar is suitable for growing cotton;

(b) whether it is a fact that the Zamindars of the said area have apprised the Department of Agriculture a number of times that cotton plants in the said area grow fully, but do not yield any buds ;

(c) whether it is a fact that the Agriculture Department has not conducted any research in the matter for giving proper advice to the said zamindars; if so, reasons therefore ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) All land irrigated by Hakra-R Canal in Tehsil Fort Abbas has not been found suitable for growing cotton;

(b) Yes.

(c) Trials regarding application of superphosphate, calcium and late sowing, etc., were laid out by the Extension Staff of the Agricultural Department, the matter was also Discussed in the meeting of the District Agriculture Advisory Committee, Bahawalnagar, and the defects are also being looked into by the Ayub Agriculural Research Institute, Lyallpur, Agricultural Research Station, Khanpur and Research Sub-Station, Haroonabad..

MALPRACTICES AND IRREGULARITIES COMMITTED BY ADVISER OF THE ANIMAL HUSBANDRY DEPARTMENT WEST PAKISTAN

***4900 Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Agricultural please refer to the answer to Short Notice question No. 1069 given on the floor of the House on 12th December, 1962 and state whether any inquiry about the malpractices and irregularities committed by the Adviser to the Animal Husbandry Department has been held if so, (*i*), the name and designation of the Inquiry Officer ; (*ii*) the dates on which the inquiry was started and concluded ; (*iii*) whether the officials who had made the representation against the said Adviser were exaimned by the said Inquiry Officer, if not, reasons thereof ; (*iv*) the details of the inquiry and (*v*) the decision of the Government thereon?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : The necessary reply to the question raised by the Member has already been given with reference to Question No. 2009 asked by M. Abdul Raziq Khan in the last Session of the Assembly. The position is that the matter was dropped for lack of evidence and therefore, the question of examining any Government servants did not arise.

خان اجون خان جدون : کیا وزیر زراعت کے علم میں ہے کہ
اس محکمے کے افسر نے بے شمار الزامات لکھ کر بھیجے ہوئے ہیں ۔

میں نے تو پوچھا ہے کہ وہ انکوائری کس افسر نے کی ۔ اس افسر کا نام بتائیں اور وجہ بتائیں کہ کیوں انکوائری کو drop کیا گیا . . . . .

وزیر زراعت ۔ جناب والا یہ ٹھیک ہے کہ الزامات اس افسر کے خلاف تحریر میں لائے گئے ۔ explanation افسر سے جواب طلب کیا گیا اور جواب کو consider کیا گیا ۔ اور انکوائری کی ضرورت محسوس نہ ہوئی because the explanation was found satisfactory.

خان اجون خان جدون ۔ کیا آپ کے یہ علم میں ہے کہ خود چیف سیکرٹری صاحب نے یہ ہدایات کی ہیں کہ کسی افسر کے خلاف اگر کوئی بد عنوانی پائی جائے تو وہ لکھ کر بھیج دیا کریں ۔ آپ نے اس explanation سے لے کر اسکو معاف کر دیا ہے کیا آپ نے کوئی الگ انکوائری کی ہے کہ جو الزامات لگائے ہیں وہ درست ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ اسکی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ۔

LAND BROUGHT UNDER CULTIVATION IN DEH MULKI TAPPA KHURWAS TALUKA GUNI IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

***4911. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state—

(*a*) the total acreage of land brought under cultivation in Deh," Mulki Tappa Khurwas, Taluka Guni in Ghulam Muhammad Barrage, since 1960 ;

(*b*) whether it is a fact that the lands located in survey Nos. 426, 162 and 321 to 345 in the said area were brougt under cultivation by the purchasers but inspite of their best efforts they have not been able to raise any crop on the said land.

(*c*) whether it is a fact that the failure of the lands to yield crops is due to seepage from the Guni canal and the area being waterlogged and the sub-soil water being very salty ;

(*d*) whether it is a fact that the purchasers of the above lands have applied for exchange of the land if so, the action teken by Government in the matter ?

Minister of Agriculture(Malik Qadir Bakhsh) :

(*a*)	1960-61	449 acres.
	1961-62	524 acres.
	1962-63	558 acres.

(*b*) The land is reported to have remained uncultivated for the last three years.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes the matter is under consideration.

مسٹر اجون خان جدون : جناب والا - کیا یہ بات جناب وزیر زراعت کے علم میں ہے کہ لوگوں نے کافی عرصہ سے زمینیں خریدی ہوئی ہیں اور ان پر کافی پیسے خرچ کئے ہوئے ہیں ؟ کیا وہ اس معاملے کو expedite کریں گے تاکہ وہاں لوگوں کو جلد زمین دی جائے۔

Minister of Food and Agriculture : Efforts will be made to finalise it as soon as possible.

DAMAGE TO RICE CROP BY STEM-BORER AND RATS IN THATTA AND DADU DISTRICT.

*5058. **Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state the preventive measures taken by Government to meet the devastation caused to rice crop by stem-borer and rats in Thatta and Dadu District ?

Minister of Agriculture : (Malik Qadir Bakhsh) In order to meet serious infestation of rice crop by stem-borers and rats, 53,182 acres were treated in Thatta District. No serious infestation reported to have occurred in Dadu District.

CONVEYANCE FACILITIES TO GAME INSPECTORS.

*5122 **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Agirculture be pleased to state—

(*a*) the number of Game Inspectors in the Province and the number of persons working under each Game Inspector separately;

(*b*) whether it is a fact that the Game Inspector is responsible to control the games in the area under his jurisdiction ;

(*c*) whether it is a fact that the no conveyance is provided to Game Inspectors;

(*d*) if answer to (*c*) above in the the affirmative, whether Government intend to provide necessary conveyance facilities to the Game Inspectors for effective performance of their duties?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) :

(*a*) 49-A statement containing the required information is laid on the table.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Government would consider any such proposal, if received from the Head of the department, on merits.

Name of province.	Sr. No.	Name of District.	No. of Game Inspectors.	No of persons working under Game inspector.
CENTRAL ZONE (former Punjab and Bahawalpur State Area)	1.	Lahore.	1	36
	2.	Lahore (special duty)	1	4
	3.	Sheikhupura.	1	30
	4.	Gujranwal.	1	15
	5.	Sialkot.	1	10
	6.	Rawalpindi.	1	14
	7.	Islamabad.	1	8
	8.	Jhelum.	1	22
	9.	Champballpur.	1	10
	10.	Gujrat.	1	8
	11.	Sargodha.	1	20
	12.	Lyallpur.	1	17
	13.	Jhang.	1	10
	14.	Mianwali.	1	12
	15.	Multan.	1	20
	16.	Muzaffargarh.	1	20
	17.	D.G. Khan.	1	14
	18.	Montgomery.	1	18
	19.	Bahawalpur.	1	18
	20.	Bahawalnagar.	1	14
	21.	Fortabbas.	1	4
	22.	Rahimyar Khan:	1	5
	23.	Liaqatpur.	1	5
PESHAWAR ZONE. (from N. W. F. Province area).	24.	Peshawar.	1	10
	25.	Kohat.	1	10
	26.	Bannu.	1	10
	27.	Mardan.	1	10
	28.	D.I. Khan	1	10
	29	Hazara.	1	10
KARACHI ZONE, (HYDERABAD)	30.	Hyderabad.	1	15
	31.	Sanghar.	1	8
	32.	Dadu.	1	62
	33.	Thatta.	1	18
	34.	Tharparkar.	1	9
	35.	Khairpur.	1	12

	36.	Nawabshah.	1	10
	37.	Larkana.	1	12
	38.	Sukkur.	1	16
	39.	Jacobabad.	1	10
	40.	Lasbella.	1	16
	41.	Karachi.	1	8
QUETTA ZONE. (fromer Baluchistan Province).	42.	Quetta.	1	10
	43.	Pishin.	1	10
	44.	Sibi.	1	10
	45.	Loralai.	1	10
	46.	Kalat	1	10
	47.	Chagai.	1	10
	48.	Kharan.	1	5
	49.	Mekran.	1	5

مسٹر اجون خان جدون : جناب والا - کیا اس سلسلے مین Heads of Departments نے کوئی تکالیف جناب وزیر کےسامنے نہیں رکھین ؟ کیا انہیں علم نہیں کہ ان افسران کو conveyance کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے effective control نہیں ہو رہا ؟

Minister of Food and Agriculture. I think from the reply as provided by me and now read by me it appears that the head of the department has not submitted any such proposals, and if he sends any; it will be considered.

CONVEYANCE FACILITIES TO ASST. GAME WARDEN

*5124. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that an Assistant Game Warden controls the games in a Division;

(*b*) whether it is a fact that no conveyance is provided to the Assistant Game Wardens for touring in their Ranges;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide necessary conveyance facilities to them for effective performance of their duties ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) :

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Govetnment would consider any such proposal, if received from the Head of the Department, on merits.

CLASS II POSTS IN WEST PAKISTAN GAMES DEPARTMENT

*5127. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the Range-wise number of Class II posts in West Pakistan Game Department, alongwith the names of the Ranges;

(*b*) whether Government intend to increase the number of Class II posts in the province for effective control over games ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (a) There are 4 Ranges in West Pakistan, *viz*, Hyderabad. Quetta, Peshawar and Karachi. Each Range has one Class II post known as Assistant Game Warden.

(b) The matter is under consideration.

MR. ABDUL RAHIM FOOD GRAIN INSPECTOR., LEIAH

*5176. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Food and Agriculture be pleased to state:—

(*a*) the dates of appointments and qualifications of each of the following Foodgrain Inspectors :—

(1) Khuda Bux (Burewala) ;

(2) Ghulam Abbas (Renala Khurd) (suspended) ;

(3) Muhammad Ashiq (Pakpattan) ;

(4) Muhammad Mumtaz (District D. G. Khan);

(5) Ghulam Hazur (Okara) ;

(6) Muhammad Sarfraz (Mian Channu) ;

(7) Abdul Rahim (Leiah Muzaffargarh.)

(*b*) whether it is a fact that Mr. Abdul Rahim, Food grain Inspector, Leiah had recently been promoted over the heads of the seven other senior Food Inspectors, if so, reasons therefor and whether the said official has any special qualifications ?

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش)

نام	تاریخ تقرر	قابلیت
۱۔جناب خدا بخش	۵—۷—۴۶	بی۔اے
۲۔" غلام عباس	۲—۳—۴۸	میٹرک
۳۔" محمد عاشق	۲۴—۳—۴۸	"
۴۔" محمد ممتاز	۹—۴—۴۸	"
۵۔" غلام حضور	۱۷—۴—۴۸	بی۔اے
۶۔" محمد سرفراز	۳—۵—۴۸	میٹرک
۷۔" عبدالرحیم	۴—۵—۴۸	"

بہاولپور سب ریجن میں ۱۹۵۸ء میں اسٹنٹ فوڈ کنٹرولر کے درجہ کی ایک اسامی جو مندرجہ ذیل پانچ اضلاع پر مشتمل تھی خالی ہوئی تھی :۔

۱) مظفر گڑھ

۲) ڈیرہ غازی خان

۳) بہاول پور

۴) بہاول نگر

۵) رحیم یار خان

فوڈ گرین انسپکٹروں کی فہرست تقدم میں جناب عبدالرحیم دوسرے درجہ پر آیا تھا ۔ اس قت کے بہاولپور سب ریجن میں وہ صرف جناب محمد ممتاز فوڈ گرین انسپکٹرسے جونیئرتھے ۔ اکتوبر۱۹۶۲ء تک ترقی اور نئی بھرتی پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے اسامی خالی رہی تھی ۔ بہاولپور سب ریجن ۱۹۶۲ء میں نئے وضع کردہ ملتان ریجن میں مد غم ہونے پر منٹگری اور ملتان کے اضلاع بھی مذکورہ بالا پانچ اضلاع میں شامل کئے گئے تھے ۔ نئی انتظامیہ وجود میں آنے پر مزید پانچ فوڈ گرین انسپکٹر جناب عبدالرحیم سے سینئر ہو گئے تھے ۔ چونکہ اسامی اس مدت سے تعلق رکھتی تھی جب بہاول پور ایک خود اختیار سب ریجن کی حیثیت رکھتا تھا ۔ جناب عبد الرحیم فوڈ گرین انسپکٹر کو جناب محمد ممتاز (جس کی ملازمت کا ریکارڈ اچھا نہ تھا) سے تقدم کے طور پر بر بنائے استحقاق اسٹنٹ فوڈ کنٹرولر ترقی دی گئی تھی ۔

چودھری محمد ابراھیم: جناب والا میں جناب وزیر زراعت سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ فراہم کردہ information کی بنا پر کیا وہ seniority اور تعلیمی قابلیت کا لحاظ رکھتے ہیں ؟ کیا ان Food Grain Inspectors میں سے عبدالرحیم کے حقوق سب سے فائق ہیں ؟

وزیر زراعت و خوراک: جناب والا ۔ یہی جواب تو میں نے پڑھا ہے ۔ یہ vacancy اس وقت ہوئی تھی جب کہ بہاولپور کا ایک علیحدہ Region تھا ۔ اوران میں سے

Barring one man, whose record of service was bad, he was the senior most and the vacancy went to him.

چودھری محمد ابراھیم ۔ جناب والا ۔ یہ مسٹر عبدالرحیم کس ضلع کا باشندہ ہے ؟

وزیر زراعت و خوراك - جناب وہ تحصیل لیہ کا باشندہ ہے -

چودھری محمد ابراھیم - جناب والا - کیا تحصیل لیہ کا ھونا کوئی خاص قابلیت اور merit کی بات ہے ؟

وزیر زراعت وخوراك- جناب والا- کیا معزز ممبر کو ان کا ایمان اس قسم کا اعتراض کرنے کی اجازت دیتا ہے ؟

Khawaja Muhammad Safdar : This is no answer.

Minister of Food and Agriculture. I hit harder.

چودھری محمد ابراھیم : جناب والا - ان میں بی-اے پاس اور senior آدمی موجود ھیں- میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ ان کو نظر انداز کر کے کیا لہیہ کا ھونا اس کیلئے qualification بن گیا ہے ؟

Mr Speaker There should be no personal remarks. That is not the only qualification. He has given the qualifications.

Chaudhri Muhammad Ibrahim : He has not given me any qualifications.

Mr. Speaker : The Minister may repeat the qualifications.

Minister of Food and Agriculture : Out of these 7 men, two are B. A. and the rest are Matriculate. Sir in the Bahawalpur region, Mr. Mumtaz, whom he has superseded, was also a matriculate. Mr. Abdul Rahim too was a matriculate. Mumtaz had a bad record, therefore, this vacancy went to Abdul Rahim.

چودھری محمد ابراھیم : جناب bad remarks Therefore this man. کیا ھیں ؟

Mr. Speaker : This is no supplementary.

Minister of Food and Agriculture : I repudiate it.

چودھری محمد ابراھیم : صاحب صدر - درحقیقت یہ چھ آدمی supersede کئے گئے ھیں اور جناب وزیر اس کی کوئی وجہ نہیں بتا سکے-

راؤ خورشید علی خان : جناب وہ bad remarks کیا ہیں ؟

Minister of Food and Agriculture : I can send for it. I want fresh notice.

راؤ خورشید علی خان : جناب والا - کیا یہ ایمان کی بات ہے ؟

Mr. Speaker : The member may please take his seat. No comments

---

PRICE OF SUGAR CANE

*5284. **Chaudhri Niamat Ullah** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the minimum price of sugarcane of a quality, giving a recovery of 7.65 per cent or above, was fixed during the year 1962-63 at the following rates :

(1) Factory gate Rs. 2-4-0 per maund;

(2) Purchasing centre Rs. 2-0-0 per maund ;

(*b*) Whether it is a fact that where the cane is brought in bundles and weighed in bundles, a deduction not exceeding one seer for every 4 maunds of cane is allowed on account of the weight of binding material ;

(*c*) whether it is a fact that it was brought to the notice of Agriculture Minister in the first week of October, 1963, by the growers of Sargodha Colony area through written and oral representations that the management of Koh-i-Noor Sugar Mill, Jauharabad, paid Rs. 1-14-0 per maunds as price of the sugar cane against Rs. 2-0-0 at Sargodha, Mitha Lak and Charnali purchasing Centres during 1962-63 and deducted 2 seers for every 4 maunds;

(*d*) whether it is a fact that under Sugar Factories Control Act and the Rule framed there under no aggrieved person can seek redress of his grievances against the persons contravening the provision of the Act and Rules in Court of Law except upon a complaint made by the Collector or Cane Commissioner ;

(*e*) whether it is also a fact that under the Rules the complaint in Court could only be made within one year of the alleged offence ;

(*f*) if the answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, the action so far taken by the Government on the representations mentioned in (*e*) above and if no action has so far been taken, reason therefor ?

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) ; (*a*) Yes, but the price shown for purchasing centre was only fixed for delivery at a purchasing centre established under the provisions of sub-rule (4) of rule 11 of the Sugar Factories Control Rules, 1950.

(*b*) Yes, except where the Cane Commissioner approves of a higher deduction.

(*c*) Yes.

(*d*) Under provisions of section 22(1) of the Sugar Factories Control Act prosecution can only be instituted upon a complaint made by the Collector or

Cane Commissioner or with his approval. This is because the Rules provide that before deciding on whether there is a valid case for prosecution the party complained against should be given an apportunity to show cause why he should not be prosecuted.

(*e*) Yes, rule 18(5) of the Sugar Factories Control Rules so provides.

(*f*) Immediately the representation from the cane growers of Sargodha was received, the Government ordered an inquiry to be held into the matter by the Cane Commissioner, West Pakistan and if a contravention of the Act/Rules were proved in his inquiry to take action against the Mill under the Law. The Cane Commissioner in accordance with the requirements of rule 18(4) of the Sugar Factories Control Rules, called upon the Kohinoor Sugar Mills management to explain why action against them for alleged payment of less than the fixed controlled price for sugarcane to the gaowers of Sargodha Colony area should not be taken, and has taken and submitted their explanation with his report, which is under examination of the Government. The Government have also asked the Deputy Commissioner, Sargodha to examine the complaint.

SHORTAGE OF FIREWOOD IN MURREE TEHSIL

*5292. **Raja Ghulam Sarwar**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state whether it is a fact that there is a severe shortage of firewood in Tehsil Murree and the inhabitants of the said Tehsil are experiencing great hardship on this account, if so, whether Government intend to open firewood depots at suitable places in the above mentioned Tehsil?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): This question is under consideration of the Forest Department and recently a Pilot Project under which Kerosene Oil and Stoves would be supplied to the villagers in the Project Area, has been put into operation in Bhurban Tract in Murree Hills.

راجہ غلام سرور : کیا وزر صاحب اپنی توجہ اس امر کی طرف مبذول فرمائیں گے کہ تحصیل مری میں جلانے والی لکڑی کے ڈپو نہ ہونے کی وجہ سے جنگلات کا نقصان ہو رہا ہے۔ مری ایک صحت افزا مقام ہے اور وہاں درختوں کا رہنا بڑ ضروری ہے ۔

وزیر زراعت : اب درختون کا نقصان نہیں ہوگا ۔ کیونکہ ہم مٹی کا تیل دے رہے ہیں ۔ جب لوگ مٹی کا تیل استعمال کریں گے تو درخت نقصان سے بچ جائیں گے ۔

راجہ غلام سرور : مٹی کے تیل کی سکیم چھاؤنی کے قریب چھوٹے سے رقبہ میں جاری ہے لیکن آبادی کا تین چوتھائی حصہ جلانے والی لکڑی کا طلبگار ہے اس لئے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سابق وعدہ کے مطابق آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔

وزیر زراعت : جہاں ہم ضرورت محسوس کریں گے اس سکیم کو extend کر دیں گے۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی : کیا محترم وزیر صاحب اس بات پر غور فرمائیں گے کہ مری کے لوگوں کو جلانے کی لکڑی کی بہت تکلیف ہے اور کیا وہ اس امر پر فوری طور پر غور کریں گے کہ وہاں اس کے ڈپو کھولے جائیں۔

Minister of Agriculture: I will consider the feasibility of opening of fire depots.

SCHEME FOR DISTRIBUTION OF GUZARA FORESTS AND SHAMILATS AMONG THE OWNERS IN KAHUTA AND MURREE TEHSILS

***5316. Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state whether there is any scheme under consideration of Government to distribute Guzara Forests and Shamilats among the owners, in Kahuta and Murree Tehsils of Rawalpindi District ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): No.

راجہ غلام سرور - کیا میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کمشن کی رپورٹ کے مطابق زمینداروں اور مالکوں کے متعلق جو فیصلہ ہوا تھا اس پر عمل کرنے میں کیا رکاوٹ ہے۔

وزیر زراعت- میں نے وہ رپورٹ نہیں پڑھی۔

راجہ غلام سرور - کیا آپ آئندہ سیشن میں اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر زراعت- آپ علیحدہ سوال بھیجیں گے تو میں دیکھ لوں گا۔

STUDY ABROAD IN THE FIELD OF ANIMAL HUSBANDRY

***5370. Master Khan Gul:** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether any students were sent abroad for higher studies in the field of Animal Husbandry during the last 3 years; if so, the Division-wise number and the full particular thereof ;

(*b*) whether any students from the former N.-W.F.P. were also sent abroad for the said purpose during the same period, if not reasons therfore ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes. A statement containing the required information is laid on the table.

(*b*) Yes. Two.

Year	Total Seats.	Former Punjab.	Peshawar Region	Hyderabad Region.	Quetta Region.
1960-61	10	1. Abdul Majid 2. Zafar-ud-Din 3. M. B. Sial 4. Mukhtar Ahmad 5. Manzur Ahmad	M. Yunis Khan	—	—

		6. Muhammad Nawaz 7. Ejaz Aslam Qureshi 8. S. M. A. Hussain 9. Izzat Ali			
1961-62	4	1. Yaqub Malik 2. M. Zaman Khan 3. Shafqat Rasul	Sultan Ali	—	—
1962-63	4	1. Mian Muhammad Shafi 2. Muhammad Anwar 3. Feroze Shah.	—	—	Abdul Hameed Sahuta.

مسٹر عبدالرازق خان: آپ نے فرمایا ہے کہ صوبہ سرحد سے صرف دو طلبا بھیجے گئے - آپ بتائیں گے کہ کل کتنے طلبا بھیجے گئے -

وزیر زراعت - میں عرض کرتا ہوں -

۱۹۶۰—۱۹۶۱ میں —۱۰

۱۹۶۱—۶۲ میں —۴

۱۹۶۲—۶۳ میں —۴

مسٹر عبدالرازق خان - ۱۸ میں سے صوبہ سرحد میں سے صرف دو بھیجے گئے تو کیا percentage کا خیال نہیں رکھا گیا -

Minister of Agriculture: I don't know whether there is any fixed percentage for sending boys abroad and what are the rules in that connection. In the question itself only information was asked and that I have laid on the Table. If further facts are required by my friend he should give me a fresh notice and I will supply those also.

VETERINARY DISPENSARIES IN TEHSIL DEPALPUR

*5376. **Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state —

(a) the total number of cattle heads and Veterinany Dispensaries in Tehsil Depalpur ;

(b) whether it is a fact that the number of veterinary dispensaries in the said Tehsil is in adequate ;

(c) if answer to (b) be in the affirmative, whether Government intend to provide more Veterinary Dispensaries there ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (a) No. of heads of cattle ... 223,500

No. of Veterinary Dispensaries in Depalpur Tehsil ... 7

(b) The present number is considered to be inadequate

(c) The opening of Veterinary Hospitals and Dispensaries is the responsibility of the District Council, whose attention is being invited in the matter.

میاں محمد یاسین خان وٹو : کیا پنجسالہ منصوبہ میں اس کی گنجائش رکھی جائے گی -

وزیر زراعت : یہ سوال بنیادی جمہوریتوں کے محکمہ سے تعلق رکھتا ہے - ہم اس طرف ان کی توجہ دلائیں گے - ہم محسوس کرتے

ھیں کہ واقعہ ھی کمی ھے اور اس میں ایزادی ھونی چاھئے ۔

WARNING ISSUED TO THE VETERINARY ASSITANT SURGEON'MARDAN

*5447. **Sardar Inayat ur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Agriculture, please refer to part (c) of the answer to my starred question No. 4802 given on the floor of the House on 16th December, 1963, and state—

(a) whether Government is prepared to place on the table of the House a copy of the warning issued to the Veterinary Assistant Surgeon, Mardan if not reason therefor?

(b) the name of the above said officials?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) :

(a) A warning was administered to the veterinary Assistant surgeon Mardrn by Directer Animal Husbandary Peshawar,

(b) Qazi Abdul Wheed.

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی: جناب والا میں نے اپنے سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ آیا حکومت وارننگ کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھنے کو تیار ھے ۔

وزیر زراعت: میرے پاس ساری فائل رکھی ھے جس میں وارننگ دی گئی ھے ۔ آپ چاھیں تو دیکھ سکتے ھیں ۔

سردار عنایت الرحمن عباسی : میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ وارننگ جو دی گئی ھے اس کی وجوھات کیا ھیں ۔ آپ نے وجوھات نہیں بتائیں ۔

Minister of Agriculture : The Question was

(a) whether Government is prepared to place on the table of the House a copy of the warning issued to the Veterinary Assistant Surgon, Mardan, if not, reasons therefore?

I am prepared to lay it on the table of the House.

Mr. Speaker : Mr. Abbassi, can see the reasons from the file.

وزیر زراعت : میں وہ فائل لایا ھوں اور معزز ممبر کی اطلاع کے لئے مختصر طور پر وجوھات بیان کر دینا چاھتا ھوں ۔ وہ یہ تھیں ۔

ایک روز جائنٹ سیکرٹری صاحب اینمل ھسبنڈری اس ھسپتال میں جہاں قاضی عبدالوحید صاحب لگے ھوئے تھے ھسپتال کے اوقات کے بعد پہنچے ۔ بس یہی کوئی دوپہر کے بعد ۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک ڈسپنسر ایک جانور کو جس کو serious قسم کی بیماری تھی handle کر رھا تھا ۔ جو اسے بہ حیثیت ڈسپنسر نہیں کرنا چاھئے تھا انہوں نے پوچھا کہ وٹرنری اسٹنٹ کہاں ھے کیونکہ اس وقت اسے

وهاں موجود ہونا چاہئے تھا ۔ تو جواب ملا کہ اپنے گھر میں ۔ چنانچہ ان کو وہاں سے بلایا گیا اور کہا گیا کہ آپ نے غفلت برتی ہے ۔

کیونکہ اتنے serious case کے لئے ڈسپنسر کو handle کرنے کی اجازت دے رکھی ہے ۔ مختصراً یہ وجہ ہے وارننگ دینے کی جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ۔

خان اجون خان جدون ، وہ کیا serious case تھا جسے dispenser deal کر رہا تھا ۔

Minister of Agriculture: That was serious. As I have said, you can read the file; I have brought it here.

خان اجون خان جدون : اس کی آپ پوری تفصیل بتادیں ہمیں بھی پتہ چلے کہ وہ واقعی serious case تھا ۔ اور پھر وہ case تھا کیا ۔

(اس مرحلے پر وزیر زراعت آفیشل گیلری کی طرف گئے)

راؤ خورشیدعلی خان : کیا دوران اجلاس منسٹروں کا آفیسر گیلری کی طرف جانا بے قاعدہ سی بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : صرف ممبر صاحب کو جواب دینے کے لئے ان کو جانے کی اجازت دی گئی ہے ۔ ۔ اگر اس طرح کی اطلاع کے لئے اجازت دی جائے ۔ تو یہ خلاف قاعدہ نہیں ہے ۔

وزیر زراعت : جناب والا وہ ایک قیمتی گھوڑا تھا ۔ جس کی قیمت دو تین ہزار روپے تھی ۔ اس کو ایک serious wound تھا ۔ جس کو وہ Handle کر رہا تھا ۔

خان اجون خان جدون : وہ serious wound کہاں پر تھا ۔ سر پر تھا یا پیر پر تھا ۔

وزیر زراعت : جسم پر تھا ۔ You can read this whole file

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : میرے واجب الاحترام وزیر صاحب ۔ ان تین چیزوں پر غور فرمانے کے بعد ارشاد فرمائیں

۱ - ویٹرنری اسٹنٹ نے ساڑھے گیارہ بجے جو break کیا تھا وہ legal اور درست تھا -

۲ - یہاں میز پر آپ نے adviser کی رپورٹ رکھی ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی سفارش اور اسکی Explanation بھی رکھی ہے -

۳ - ان دونوں چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ اس معزز ہاؤس میں جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ وٹرنری اسٹنٹ گناہگار تھا - یہ سب کچھ پڑھنے کے بعدفرمائیے - زبانی جمع خرچ نہ کریں -

وزیر زراعت : یہ وارننگ کے لئے fit case تھا - میں اب بھی کہتا ہوں -

سردار عنایت‌الرحمان عباسی : اسکی explanation پڑھنے کے بعد بھی -

وزیر زراعت : جی ہاں اس کے پڑھنے کے بعد بھی -

خان اجون خان جدون : کیا یہ وہی ایڈوائزر تھا - جس کےخلاف پانچ افسروں نے بڑے شدید الزامات لگائے تھے - کیا اس کو victimise تو نہیں کر رہے ہیں آپ نے یہ تسلی کر لی ہے -

وزیر زراعت : یہ وہی افسر ہے - لیکن آپ کے سوال کا اگلا حصہ ہے - کہ victimise تو نہیں کر رہے - تو اس کے متعلق عرض ہے کہ

There is nothing before me from which I may be able to conclude that this is a case of victimisation.

AMOUNT OF TRAVELLING ALLOWANCE DRAWN BY CERTAIN VETERINARY ASSISTANT SURGEONS

*5449. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Agricultur, please refer to the answer to my starred question No. 4804 given on the floor of the House on 16th December, 1963 and state the total amount of Travelling Allowance drawn by Veterinary Assistant Surgeons on their transfers ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : The required information is being obtained from the appropriate quarters and will be furnished to the Member during the current Session of the Assembly.

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی : کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جن جوابات کے متعلق وزیر صاحب یہاں یہ فرمائیں - کہ اطلاع ملنے پر جواب دے دیا جائے گا - تو یہ ضروری ہے - کہ اس سوال کا

جواب بغیر نوٹس کے آ جایا کرے -

مسٹر سپیکر : وزیر صاحب اس کی assurance دیتے ہیں ،اس کا جواب دے دیں گے -

Minister of Agriculture : Yes, Sir, without notice I will entertain them.

INSTALLATION OF COLD STORAGE PLANT IN PESHAWAR DISTRICT

*5485. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that a cold storage plant for fruits and potato growing areas, in Peshawar District, was sanctioned in 1960 ; if so, whether Foreign Exchange has been provided for import of the said plant ;

(*b*) whether it is a fact that fruits and potatoes worth lacks of rupees are wasted every year in the said District due to non-availability of cold storage facilities if so, whether Government intend to look into the matter ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : This question has been transferred to the Industries Department who will answer it on the appointed day.

PAYMENT TO CANE GROWERS BY SUGAR MILLS IN PESHAWAR DIVISION

*5484. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state, whether it is a fact that the managements of Sugar Mills in Peshawar Division do not make prompt payments to the cane-growers ; if so, whether Government intend to direct the said mills managements to make payments to the growers within 10 days of the delivery of sugarcane to the Mills ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : There were some complaints about delay in payments to growers by these mills during the last crushing season.

The Government have since directed all mills to be prompt in payment to the growers and also instructed the Deputy Commissioner Mardan and Peshawar who have been authorized to exercise certain powers of the Cane Commissioner in their respective districts to ensure that the payments are not allowed to be delayed in future beyond 15 days. No complaint of delay during the new crushing season has come to the notice of the Government.

UNLAWFUL GOAT-BREEDING IN DISTRICT JHELUM

*5494. **Mirza Mazhar Hussain** : Will the Minister of Agriculture, please refer to the answer to my starred question No. 4170 given on the floor of the House on 18th July 1963 and state—

(*a*) whether it is a fact that in certain areas of Jhelum District the goats are being kept and reared freely without any proper permits : if so, the steps taken by Government to cbek this unlawful goat-breeding ;

(*b*) the names of the Union Councils in District Jhelum which issued permits to the goat-breeders ?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No cases

violation of the provisions of the Ordinance and rules made thereunder were reported during 1963. It therefore, follows that goats are not being kept and reared without proper permits.

(*b*) This information is being obtained from the local authorities and will be furnished to the Member when received

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

MR. SAMAD, INCHARGE OF SALES DEPOT, SHAHDRA WEAVING MILLS, ANARAKLI LAHORE.

*5496. **Mir. Muhammad Murad Khan Jamali** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state whether it is a fact that one Mr. Samad, incharge of Sales Depot, Shahdara Weaving Mills, Anarkali, Lahore, misappropriated the stock of the said Depot, but the Authorities of the said Mill have taken no action against him ; if so, the amount involved in this case and the action Government contemplate taking in this behalf ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I will give a reply to this question.

(*a*) No.

(*b*) In view of reply at (*a*) above, question does not arise.

میر محمد مراد خان جمالی : جناب والا میری اطلاع یہ ہے کہ یہ سیلز مین مسٹر صمد جو ہے۔ انہوں نے جس وقت چارج چھوڑا ،تو انہوں نے صرف وہ مال Hand over کیا ، جو کہ رجسٹر میں موجود تھا اور سٹاک رجسٹر میں جو مال درج تھا ، انہوں نے اس کا کوئی حساب کتاب نہیں دیا ، میری گزارش یہ ہے ، کہ اگر یہ صحیح ہو ۔ تو کیا وہ اس سلسلہ مین انکوائری کرنے کے لئے تیار ہین ۔

وزیر قانون : ضرور کریں گے ، جہاں تک ہمارے ریکارڈ کا تعلق ہے ۔ وہ ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Samad was transferred from the post of the Incharge, Sales Depot of the Government Weaving and Finishing Centre, Shahdara to the post of the Weaving Master of the said Centre on 30-6-1960. He resigned from the post of Weaving Master in April, 1962. There was nothing due against him either as Incharge of the Sales Depot or on quitting service.

میر محمد مراد خان جمالی : جناب والا کل کے جو سوالات suspend کر دئے گئے تھے ان میں میرے سوال نمبر ۵۲۲۰ کے جز (ب) میں تھا جس کی طرف میں جناب وزیر صاحب کی توجہ مبذول کراتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : کیا اس سوال کا اس موجودہ سوال سے کوئی تعلق ہے ۔

میر محمد مراد خان جمالی : جی ہاں ضرور ہے ، میں نے اس میں پوچھا تھا ، کہ کیا یہ امرواقعہ ہے ، مذکورہ شخص مذکورہ ڈپو کے حسابات اور سٹاک رجسٹر متعلقہ حکام کو دئے بغیر پاکستان چھوڑ کر برطانیہ چلا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے ۔ تو حکومت نے اس شخص کے خلاف کیا اقدامات کئیے ہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے ۔ کہ ''جی نہیں ۔ انہوں نے اپریل ۶۲ء میں Government Weaving and finishing centre شاہدرہ ملز کے ویونگ ماسٹر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا ۔ ملازمت سے دستبردار ہوتے وقت سیلزمین ڈپو انچارج کی حیثیت سے ان کے ذمہ کوئی رقم واجب الادا نہیں تھی،، تو جناب والا یہاں میں نے پوچھا ہے ۔ کہ اسٹاک رجسٹر میں جس مال کا اندراج تھا انہوں نے اس کا چارج دیا تھا ۔ یا نہیں اور اس کے جواب میں یہ فرماتے ہیں ۔ انکے ذمہ کوئی پیسہ نہیں تھا ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا ۔ شاہدرہ ویونگ ملز میں ویونگ ماسٹر کی کوئی پوسٹ نہیں ہے ۔ اس کے لئے سال رواں کے بجٹ میں کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی ہے ۔ تو اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ یہ شخص ویونگ ملز کے افسران بالا سے ملا ہوا تھا ۔ اور یہ ایک نان ٹیکنیکل ہینڈ تھا ۔ تو جب بجٹ میں ویونگ ماسٹر کے لئے کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی ۔ تو پھر ایک نان ٹیکنیکل ہینڈ کو کس طرح مقرر کیا گیا ہے ۔

Minister Of Law: Sir, this is definitely a separate question. From 'misappropriation' the Member has now gone over to his credentials. He is not a technical man therefore he should not be appointed. No Budget provision should have been made." If he wants particulars on the issue let him give fresh notice and we will supply it.

The question is :

"Whether it is a fact that one Mr. Samad, incharge of Sales Depot Shahdara Weaving Mills, Anarkali Lahore, Misappropriated the stock of the Sales Depot, but the authorities of the said Mill have taken no action against him."

The reply is: 'No'

VETERINARY SURGEONS IN PESHAWAR REGION TARNSFERRED FROM 1.6.1962 TO 15.10.1963

*5515. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Agriculture please refer to the statement enclosed with answer to

my starred question No. 4804 placed on the Table of the House on 16-12-1963 and state :—

(*a*) whether T. A. was given to the Assistant Veterinary Surgeon mentioned at serial Nos. 3 and 13 of the statement, who were transferred on health reasons ; if so, reasons therefor;

(*b*) (*i*) whether Government will place a copy of the complaint made by the Union Council Gujrat Garbi against the Assistant Surgeon mentioned at serial No. 5 of the above statement alongwith the explanation submitted by the said official and the report of the Inquiry Officer who conducted the inquiry against him ; (*ii*) a copy of the complaint lodged by the Assistant Director against the Assistant Surgeon mentioned at serial No. 18 of the said statement alongwith the report of the Inquiry Officer who recommended his transfer?

Minister of Agriculture : (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, it is regretted that the information required by the Member has not been yet received and it is not, therefore, possible to answer this question today. This information will be supplied to the Member on the next turn of Agriutlure Department questions.

مسٹر سپیکر : ملک صاحب شارٹ نوٹس کوئسچن کے سلسلے مین میرے خیال مین اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ انفارمیشن اتنے وقت تک آ جائے گی یا نہین -

وزیر زراعت : جناب ہم لحاظ ضرور کرتے ہین کہ ممبر صاحبان کو جتنا جلد ہوسکے اطلاع مل جائے بعض اوقات بعض ممبر صاحبان کا اصرار ہوتا ہے کہ ان کا سوال کسی next term کے لئے admi t کر لیا جائے اور وہ -

We accede to their command. Sometimes we succeed in getting answers and some times we do not. Of course, otherwise (as you have pointed out) we do keep in our mind that there should be sufficient time in between the day when I have to reply and the day on which the question is given to us.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Veryal Memon) : You will find that I had to accept this short-notice question from the Member on the day which is not my turn. This related to Industries and its in the turn of Industries. But out of a deference to the wishes of the Members we do our best to get the information if it is possible. So it is not deliberate avoidance on our part. Sometimes it happens that due to reasons beyond our control we are not able to reply. We do our best.

As you have rightly pointed out that at the time the question is brought to us we do keep this in mind and if we feel that we will be able to cope with the situation and give the answer we agree otherwise we do not.

TRANSFER OF ASSISTANT VETERINARY SURGEON MARDAN BY ADVISER (ANIMAL HUSBANDRY) AGRICULTURAL DEPARTMENT.

*5516. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister

of Agriculture please refer to answer to my starred question No. 4802 given on the floor of the House on 16-12-63 and state : –

(*a*) whether any opportunity was given to the said Veterinary Assistant Surgeon, Mardan to explain his conduct at the time of the visit of Advisor (Animal Husbandary), Agriculture Department, Government of West Pakistan to Civil Veterinary Hospital, Mardan in August, 1963, if not, reasons therefor ;

(*b*) whether the said Advisor (Animal Husbandary) had paid similar surprise visits to the Veterinary Hospitals in Multan, Hyderabad and Quetta Regions ; if so, the list of the Hospitals inspected by him in these Regions during his tenure of office as Advisor, (Animal Husbandary) be placed on the Table of the House ;

(*c*) whether Government will also be pleased to lay on the Table of the House a copy each of the following ; (*i*) the Inspection of Advisor recorded by him at Veterinary Hospital, Mardan in August 1963, (*ii*) the explanation of the V. A. S., thereto ; (*iii*) the remarks of the immediate Officer of the said V. A. S., Mardan on the said explanation and (*iv*) the warning administered to the said Verterinary Assistant Surgeon Mardan?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh):

(*a*) Yes.

(*b*) Yes A list has been laid on the Table and supplied to the ; members.

(*c*) A copy of the document mentioning 116 has been laid on the Table. As regards (*iv*) oral warning was administered to the said Vaterinary Assistant Surgeon by the Director Animal Husbandary; Peshawar when the later visited Vaterinary Hospital Mardan on 12-9-1963.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی: جناب والا آپ نے جو ایڈ وائزر کے دورے کے پروگرام کی تفصیل بتائی ہے تو میرا سوال تھا اچانک معائنہ یعنی دورے کے پروگرام کے بغیر کیا میں یہ تسلیم کروں کہ سب معائنے اچانک تھے ؟

وزیر زارعت : اسکے متعلق میں قیاس کرتا ہوں کہ اچانک تھے لیکن مزید وضاحت کے لئے میں پھر معلوم کر لیتا ہوں ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی : میں محترم وزیر صاحب سے اپیل کرونگا کہ سوال جو صرف ایڈ وائزر کے دروے کے چارجز اور Veterinary اسٹنٹ کی وضاحت کے ملاحظہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ Veterinary اسٹنٹ بالکل بے گناہ تھا کیا وہ مزید اس معاملہ پر غور کر کے تائید یا تردید کرنے کیلئے تیار ہیں ۔

وزیر زراعت : میرے خیال میں ہماری کوشش ہے اور مسٹر

عباسی کی عزت کی خاطر ھی کوشش کرنے کے باوجود مجبور ھوں۔ ریکارڈ کو میز پر رکھ دیا گیا ھے اسکو میں نے اچھی طرح پڑھا ھے اور اسکو جو وارننگ دیگئی ھے اور اس کا تبادلہ کیا گیا ھے وہ صحیح اور درست ھے -

Transfer is not a punishment. A warning and that too oral was administered because the Dispenser is handling the case. Therefore, it is not a case.....

سردار عنایت الرحمن خان عباسی : وہ بیگناہ ھے اور اسکے ساتھ ظلم ھوا ھے -

---

TINCTURE AND RECTIFIED SPIRIT USED AS LIQUOR.

***5528. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Tincture Card and Rectified Spirit are available in the market in sealed bottles for sale ;

(*b*) whether Government are aware of the fact that Tincture Card and Spirit are used as liquor by many people ;

(*c*) whether it is a fact that the use of the above mentioned drugs for intoxication purpose is injurious to health ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above in the affirmative, whether Government intend to take necessary steps to check this evil practice ?

Minister of Health. (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) Being a medicinal preparation Tincture Card Co. is available in the market, but sale of Rectified Spirit is controlled and Licensed by Excise Authorities.

(*b*) Government is aware, because complaints of this nature appear in the press, now and then.

(*c*) Yes.

(*d*) The Government has taken every step to check this evil. In every manufacturing concern where rectified spirit is consumed for the manufacture of medicinal preparations, an Excise Sub-Inspector supervises its supply. After the preparation is finished it is bottled and the Excise Sub-Inspector puts his seal on the bottle and issues a permit on form L-46 under his signatures, and then the preparation is sold to the chemists and druggists. A copy of permit L-46 is also sent to the Excise Sub-Inspector of that area who checks the accounts for the consumption of all such spurious medicinal preparations sold by the chemists of his area. Besides, the Drug Inspectors workings in the various Regions also take samples of these preparations. In case of violation of standards the manufacturing firm is prosecuted, under the Law inforce Drugs Act, 1940 and Rules framed thereunder.

Major Abdul Majid: Since it has been reported that the misuse of the drugs is on the increase, may I know as to what fresh steps have been taken to check the misuse of the drugs ?

Minister Of Health. It has already been explained that so far as these two drugs are concerned, sufficient arrangements are there and

proper check is there. If the member can quote some incident, definitely we will look into that. Otherwise, the present arrangements are satisfactory.

مسٹر عبدالرازق خان : جناب وزیرصحت صاحب فرما رہے ہیں کہ جو اقدامات ہم نے کئے ہیں وہ کافی ہیں لیکن انہوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ یہ بک رہی ہے اور کہ ان چیزوں کے استعمال سے لوگ اپنی صحت تباہ کر رہے ہیں ۔ کیا اس سلسلے میں آپ اسمبلی میں کوئی بل لائیں گے تاکہ زیادہ سخت اقدام کئے جائیں اور وہ لوگ جو اس کو استعمال کر رہے ہیں انکو سزا دی جائے ۔

وزیر صحت : ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا پہلے ہی موجود ہے ۔ اگر اس سے زیادہ سزا دینا چاہتے ہیں تو بل لائیے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی: جناب وزیر اس امر کی توجہ فرمائیں کہ یہ ٹنکچر کارڈ جو عام الفاظ میں " چڑی " کے نام سے مشہور ہے آپکے لاکھوں شہری اس کے استعمال سے تباہ ہو چکے ہیں کیا آپ اتنی ایکسائز ڈیوٹی تجویز کرنے کے لئے تیار نہیں کہ غریب اور ایک عام آدمی اسکو خرید ہی نہ سکے ۔ اس کے زیادہ استعمال کیوجہ ہی یہ ہے کہ وہ سستی ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق) : جناب ایکسائز ڈیوٹی زیادہ بھی کر دی جائے لیکن پھر بھی جبتک ہم ایکٹ کو تبدیل نہ کریں جو کہ میرے خیال میں ایکسائز کے متعلق نہیں اور وہ اپنا ہیلتھ کے متعلق ہے۔ Drugs Act میں میرا خیال ہے ضرور تبدیلی ہونی چاہئیے کیونکہ وہ اس وقت زیادہ سے زیادہ استعمال ہو رہی ہے ۔

مولانا غلام غوث : کیا یہ اقدام نہیں کیا جا سکتا اس سلسلے میں کہ کیمسٹوں کو ہدایت کی جائے ان پر پابندیاں لگائی جائیں کہ وہ بغیر ڈاکٹر کے کسی کے ہاتھ نہ بیچیں ۔

وزیر صحت : یہ تو مشکل ہے لیکن سٹینڈنگ آرڈر ہے کہ کسی شخص کو چار اؤنس سے زیادہ نہیں دیا جائیگا ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان : جناب سپیکر ۔ جناب لیڈر آف دی ہاؤس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ چیز بہت زیادہ پی جاتی ہے ۔ کیا

یہ بہتر نہ ہو گا کہ آئندہ سیشن میں اس سلسلے میں کوئی سختی کا بل لایا جائے ۔

Mr. Speaker That has already been answered

وزیر آبکاری و محصولات : اس سلسلے میں ۔ سوچ بچار کروں گا ۔ انشاءاللہ

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Production of Castor Seeds in West Pakistan

133. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) the District-wise acreage of land under cultivation for the production of castor seeds in West Pakistan and the total annual produce thereof ;

(*b*) the amount of grants in aid given by Government to the cultivators of the said crop;

(*c*) the location of the mills producing costor oil in West Pakistan?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) There was no cultivation of castor seeds in the remaining districts in the year 1962-63 except in districts mentioned in the statement containing the required information which has been laid on the table.

(*b*) and (*c*) It is not possible for the Agriculture Department to give the answer, but the concerned departments have, however, been requested to furnish the necessary information, which will be supplied to the Member in due course.

Year 1962-63

Name of District	*Area under castor seeds cultivation (in acres)*	*Production in tons*
Lahore	8	1
Montgomery	15	6
Tharparkar	16,789	1,102
Hyderabad	16	6
West Pakistan ...	16,823	1,115

'Zaraat Nama' Published by Agriculture Departmemt

135. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Agriculture be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that weekly paper, 'Zaraat-Nama' is published by the Agriculture Department, if so, the total amount, spent annually on its publication ;

(*b*) whether it is a fact that the copies of the above said weekly are supplied to Union Councils, progressive farmers and schools in villages if so, the number of copies supplied to each District of West Pakistan and whether these copies are supplied free of cost?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes. But this Paper is Fortightly Its annual expenditure is Rs. 25,000.

(*b*) Yes. 10,000 copies of Ziaraat Name are published every fortnight and are supplied free of cost, to all Union Councils, Market Committees, Libraries, Reading Rooms, etc. In addition 50 copies are supplied to each District Agricultural Officer for distribution among the agricultural field staff.

DEVELOPMENT OF HYBRID MAIZE SEED IN HYDERABAD DIVISION

136. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Irrigation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that hybird Maize seed has been developed, after the experiments carried out at Peshawar and Yusafwala;

(*b*) whether it is a fact that above-mentioned experiments have also been carried out in Hyderabad Division; if so, the names of the places where the experiments have been carried out;

(*c*) the quantity of the above said procured for distribution among the cultivators of Hyderabad Division during the years 1961-62, 1962-63 and 1963-64 and the names of districts where the said seed was distributed alongwith its price per maund;

(*d*) whether the cultivators of Tharparkar District can procure the above said seed; if so, how?

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes at Tandcjam, Sakrand and Oderolala.

(*c*) Small quantities of seed of some hybird have been produced for experimental and trial purposes only. Therefore, the question of procurement and distribution is premature.

(*d*) In view of answer to (*c*), the question does not arise.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT REPLY TO STARRED QUESTION NO 4804 (CONTD.)

Mr. Speaker : Now we will take up the Question of privilege originally sought to be raised on 30th December last by Sardar Inayat-ur-Rahman Abbasi. As the House will recall, its further consideration was postponed at the request of the Minister for Agriculture. Yes, Malik Sahib.

Minister Of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Sir the position as taken up by my friend Mr. Abbasi was that in my previous answer to his question I had stated that only 18 transfers of Veterinary surgeons were effected. My friend challenged this statement of mine and said that as many as 50 transfers during that very period, to which he was referring, were made.

Mr. Speaker : 49 I think.

Minister of Food and Agriculture : They are 50 Sir. I take up the position that only 18 veterinary surgeons were transferred. As many as 32 or 33 were posted, newly posted, and not transferred. The position is like this; I have got a chart for the information of the member—that when fresh graduates are taken into service, they are not straightaway sent to take over charge and become incharge of the hospitals. They are attached to

certain hospitals. In this way only as many as five were attached to the Peshawar Veterinary Hospital, two here and one there and all that, and they have to get their training there. After getting that required training, they remain in reserve. Then Sir their posting orders are issued to become regular veterinary surgeons and take charge of hospitals. So Sir if we include those postings, the first postings, to the hospitals, the position taken by my friend is correct that I gave a wrong statement. But his question was how many Assistant Veterinary Surgeons were transferred, and they were 18 Sir. We could not imagine that my friend expected that I should include in that statement the postings, and the first postings, of those gentlemen who were getting training in various hospitals in the reserve.

So I think that will satisfy my friend. Of course, if he challenged that beyond those in reserve—32 fresh postings—that statement of mine is in correct, I will again be in a position to reply.

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی: مسٹرسپیکر ملک صاحب کی نیت پر مجھے شک تو نہیں لیکن ''غضب کیا تیرے وعدے پہ اعتبار کیا،، جناب والا ــ میرا سوال یہی تھا اور ہے ــ کہ یکم جون ۶۲ تا ۱۵ اکتوبر سن۶۳ پشاورریجن‌میں جتنے ویٹرنری اسٹنٹ سرجنون کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل کیا انکے نام اور مقامات تعیناتی وغیرہ وغیرہ کیا ہیں تو جناب والا میں نے اس میں کوئی پوزیشن تو نہیں لی تھی میں نے نہیں کہا ہے کہ باہر سے نئے یا پرانے وٹرنری اسسٹنٹ کتنے لئے گئے ــ میرا سوال درست تھا تو اس لئے میں اس کو پریس کرتا ہوں ــ

سید احمد سعید کرمانی : وہ کس زبان میں ہے ؟

سردار عنایت‌الرحمان‌خان عباسی : انگریزی اردو دونوں میں ہے ــ تو وہ بالکل صحیح ہے اور میں گزارش کروں گا کہ وہ ہاؤس کے سامنے رکھا جائے اور اسکو ایڈمٹ کیا جائے ــ

مسٹر سپیکر : عباسی صاحب جو پوزیشن ملک صاحب نے Clarify کی ہے اور جو لسٹ آپ نے دی ہے وہ سن ۵۰ کی ہے یا سن ۴۹ کی ہے ــ کیا اس میں وہ آدمی شامل ہیں جو ملک صاحب نے فرمائے ہیں کہ ان کی تازہ تعیناتی ہوئی تھی ــ

سردار عنایت‌الرحمان خان عباسی : ان میں جناب ایک آدمی کو انہوں نے شامل کر دیا ہے لیکن باقی ۳۲ آدمی جو ہیں ہمارے پاس آنکی تفصیل موجود ہے ــ پوری تفصل ہے ــ

مسٹر سپیکر : جو تفصیلات ملک صاحب نے دی ہیں تازہ تعیناتیوں

کی کیا وہ آپ کے پاس پہنچ چکی ہے ؟

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : وہ اپنے پاس رکھتے ہیں جناب فرق صرف اتنا ہے .... (قطع کلامی)

مسٹر سپیکر : کیا آپ نے وہ تفصیلات دیکھ لی ہیں ؟

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : جی میں نے دیکھ لی ہے وہ اسی کی طرح ہے کوئی فرق نہیں ۔

مسٹر سپیکر : تازہ تعیناتیون کی ؟

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : جی ہاں ۔ وہ تازہ نہیں ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ میں نے تازہ تعیناتیوں کی بات پوچھی ہے اور نہ سابقہ کی پوچھی ہے ۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ جو بھی وٹرنری اسسٹنٹ ہیں کہیں پوسٹ ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں ۔ یہ اسکو ہیرا پھیری کر کے تازہ تعیناتیاں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : تو ان کا کہنا ہے کہ وہ ٹرانسفر نہ تھا بلکہ پوسٹنگ تھی ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : مسٹر سپیکر یہ تو تب ہوگا جس وقت کوئی کمیٹی ہوگی یا کوئی ایسا ادارہ جس کے سامنے تفصیلات پیش کر کے سنائی جائیں گی۔ آپ اجازت دیں تو میں سب تفصیل پڑھنی شروع کر دیتا ہوں ۔ میرا پرولیج موشن بالکل درست ہے اور اس میں میرے پرولیج کی Breach ہوئی ہے ۔ اس دن انہوں نے خود بھی تسلیم کیا تھا لیکن پتہ نہیں کہ کیا وجہ ہے اُن کی طبیعت میں آج فرق کیوں ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک : Severe Action لوں گا

Now my position is Sir that the position taken up by my friend was erroneous. These were postings, first postings.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : آرڈر جو تھا وہ پوسٹنگ کا تھا لفظ ٹرانسفر نہیں تھا ۔ آپ اپنی سٹیٹمنٹ کو دیکھیں اور یہ کہیں۔

وزیر زراعت و خوراک : کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ پشاور میں ایک وقت میں ایک ہسپتال میں چھ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ہوں ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : یہی تو میں Irregularity آپکو بتا رہا ہوں ۔

Minister of Food and Agriculture : Five were in reserve.

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

Minister of Food and Agriculture : Could it be imagined Sir that there were as many as six persons incharge of the Peshawar Hospital ? There can be one. There were five trainees, and those trainees were again posted to various places. My friend takes that as a transfer. My submission is that my department did not take that as transfer. Even Sir taking the opposite view, if that could, by any stretch of imagination, be construed that my friend thought that they will understand him, that my department will understand him and they were not fresh postings, that cannot be made the subject matter of a privilege motion.

There is not deliberate lie. There is no deliberate attemp to tell a lie.

بابو محمد رفیق : ملک قادر بخش صاحب یہ بتا دیں کہ ان کو attach ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے اور ان کی کتنی سروس ہے -

وزیر زراعت : یہ تو بات ہے -

I have given the period that it is two months, 3 months, 4 months. First posting of fresh Graduates. This is our practice.

جب یہ پاس کرتے ہیں ہم ان کو مختلف ہسپتالوں میں بھیج دیتے ہیں -

Kh. Muhammad Safdar : Two members are standing at the same time.

Minister of Railways : And you are the third.

Minister of Agriculture : We attach them to the hospitals but not straightaway as incharge of the hospitals. They are attached to take their training and then we issue the posting orders. My friend is taking those posting orders as appointments. However, if I were to accept his view that we could have dreamt what my friend wanted even then this cannot be made the subject matter of a privilege motion declaring this was an open breach of privilege.

Mr. Speaker : Is Mr. Abbasi not satisfied with the answer or with the declaration which has been made by Mr. Malik ?

Mr. Inayatur Rahman Khan Abbasi : Certainly not, Sir.

مسٹر عبدالرازق خان : جناب سپیکر یہ پرولیج موشن جو سردار عنایت الرحمان عباسی صاحب نے پیش کی ہے یہ اس قسم کا جواب ہے جیسا کہ اس سے پہلے ایوان میں حمزہ صاحب کی ایک پرولیج موشن پر آپ نے رولنگ دی کہ جواب کیونکہ clear نہیں ہوتے ہیں . . . .

مسٹر سپیکر : میں نے کہا تھا complete نہیں ہوتے ہیں -

مسٹر عبدالرازق خان : بعض باتیں جو جواب میں دی جانی چاہئے

تھیں وہ نہیں دی جاتیں اس لئے ممبر صاحبان پرولیج موشن لاتے ھیں ۔ یہ اسی قسم کا ایک جواب ھے ۔ میں درخواست کروں گا کہ بجائے اس کے کہ ملک قادر بخش صاحب اس ادھورے جواب پر insist کریں کہ یہ جواب درست ھے یہ تسلیم کر لیں کہ یہ جواب درست نہیں تھا ۔ چاھئے تو یہ تھا کہ صحیح جواب دیتے اور مکمل تفاصیل اس ایوان کے سامنے رکھی جائیں ۔ اگر ملک قادر بخش صاحب اس امر کو تسلیم کر لیں تو اس صورت میں میں جناب عنایت الرحمان خان عباسی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کو پریس نہ کریں اس کا جواب غلط دینے کی وجہ سے جو تکلیف پیدا ھوئی ھیں انہیں ملک قادر بخش صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کر تصفیہ کر لیں ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) With your permission, Sir مسٹر سپیکر میں افسوس کرتا ھوں کہ اس ھاؤس میں میرے دوست نے غلط تاثر لیا ھے ۔ درحقیقت کوئی بھی deliberately غلط جواب ان کو دینا مقصود نہ تھا ڈیپارٹمنٹ نے یہ تاثر لیا کہ ٹرانسفر کون سی ھوئی ھیں ان کا جواب دے دیا گیا ۔ پوسٹنگ بھی ٹرانسفر کی تعریف میں آتا ھے ۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کے خیال میں یہ آتا کہ پوسٹنگ بھی ٹرانسفر کی تعریف میں آتی ھے تو definite ان کا جواب دیا جاتا آئندہ کے لئے میں ان کو یقین دلاتا ھوں اگر وہ چاھیں پھر لکھ دیں کہ ٹرانسفر کتنی ھوئی ھیں) کہ ھمارا کسی منسٹر کا کبھی یہ ارادہ نہیں ھوتا کہ ھم ان کو ویسے ھی جواب دیں یا deliberatly غلط جواب دیں ۔ انشا اللہ ھم کوشش کریں گے کہ مکمل سے مکمل جواب ممبر صاحبان کو دیں ۔ میں اپنے دوست سے درخواست کروں گا کہ وہ اسکو پریس نہ کریں اگر وہ چاھیں تو تفصیلاً ،، جواب ان کی خدمت میں پہنچ جائیگا ۔

ماسٹر خان گل : جناب والا یہ تو ھمیں یقین ھے کہ منسٹر صاحبان غلط جواب نہیں دیتے لیکن جب نیچے سے غلط جواب آتا ھے وہ ان کو پڑھنا پڑتا ھے اس کا کیا جواز ھے ۔

Mr. Speaker : Does the member still press it.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی : جناب سپیکر ۔ یہ ایک آرڈر ھے :-

Mr. "Muhammad Ajmal Khan, Vaterinary Assistant Surgeon, Chaharsada, is transferren and posted as incharge Civil Veterinary Hospital, Kohat."

میں جناب وزیر زارعت صاحب سے پوچھتا ہوں کہ یہ آرڈر جو میں نے پڑھ کر ان کی خدمت میں پیش کیا ہے یہ ٹریننگ حاصل کرنے والا تھا یا کوئی اور وٹرنری اسٹنٹ تھا اس سے میں کیا مطلب اخذ کروں ۔

وزیر زراعت : آپ فہرست میں دیکھ لیں ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی : مسٹر محمد اجمل خاں اس فہرست میں نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Are you still pressing it ?

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi : Yes, Sir.

مسٹر سپیکر : جہاں تک سوال کا تعلق تھا سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کتنی ٹرانسفرز ہوئی ہیں ۔ ملک قادر بخش صاحب نے پوزیشن کو clarify کیا ہے جس میں انہوں نے ٹرانسفر کی تعداد ۱۸ بتائی ہے ۔ اور انہوں نے یہ پوزیشن بھی clarify کی ہے کہ نئی پوسٹنگ اس میں included نہیں ہیں ۔ جہاں تک deliberately غلط جواب دینے کا تعلق ہے کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ deliberately جواب غلط دیا جائے ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بریچ آف پرولیج نہیں ہوا ہے اور یہ موشن آوٹ آف آرڈر قرار دی جاتی ہے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

UNLAWFUL ACT OF AN A. S I POLICE DADU DISTRICT IN TAKING INTO POSSESSION A GUN HELD BY HAMZA ALI AS A RETAINER OF HAJI ABDUL MAJID M. P. A. (contd.)

Mr. Speaker : Now we will take up the adjournment motion sought to be moved by Haji Abdul Majid Jatoi on : 8-12-1963. Yes, Mr. Menon.

وزیر قانون: (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) جناب والا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ جواب ایک ممبر کو دوں جیسا کہ مجھے اس ایڈ جرنمنٹ موشن کے سلسلے میں دینا ہے ۔ Seizure of Gun یا اس کا لائسنس اس آدمی سے پولیس افسر نے لیا جو اس موشن کے مطابق خاں صاحب حاجی عبدالمجید جتوئی ایم ۔ پی ۔ اے کاریٹینر تھا میں اس سے یہ تصور کرتا ہوں کہ ممبر کی یہ توہین ہوئی ہے کہ ان

کے ریٹینر سے یہ لائسنس چھینا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ اور تو کوئی حاجی عبدالمجید ایم - پی - اے نہیں ہے - حقیقت یہ ہے -

"In pursuance of an order passed by the Civil Judge and First-Class Magistrate, Mehar, on a complaint filed by one Nabi Bakhsh, under Section 107 Cr. P. C., against Hamzo, son of Muhammad Umar Chandio, Haji Karam Ali Jatoi and Khush Muhammad Chandio, A. S. I. Pahalwan Khan of Police Station Terri Muhabbat secured one gun from Hamzo and one revolver from Karam Ali Jatoi and produced the same before the Court on 18th November, 1963. The Police had acted under the explicit orders issued by the competent court that the fire-arms of the above individuals should be taken into possession."

As is evident, Sir, the action was taken under the explicit orders of the court passed under judicial proceedings by a competent court of law I am sorry that the man involved in this case happens to be an accused person who is also the retainer of the Member. I think, he may, in view of the circumstances and after the decision of the case, think of changing his retainer. But I am helpless.

حاجی عبدالمجید جتوئی: جناب والا میں عرض کروں گا کہ سب جج جو مہر کا ہے***** اس کا دوست محمد سچل اگر فریادی کی طرف ہوتا ہے تو جوابدار جیل میں ہوتا ہے اگر جواب دار کی طرف ہوتا ہے تو فریادی جیل میں ہوتا ہے - جناب والا یہ معاملہ ۱۰۷ کا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک درخواست کے اوپر ایک دم لائسنس منگائے گئے - یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی پاور تھیں جن کو ایک سب جج نے استعمال******* کیا اور لائسنس وغیر خود منگا لئے - وہاں یہ ظلم ہو رہے ہیں اور یہ رشوتیں چل رہی ہیں - میرا یہ فرض ہے کہ آپ لوگوں کی توجہ دلاوں کہ کرپٹ - بے ایمان - رشوت خور مجسٹریٹ اور ان کے وکیل ہیں - اس میں اگر اس کا قصور تھا تو ان کو مجھے اطلاع دینی چاہئے تھی کہ سب جج کا حکم ہے کہ میں لے جا رہا ہوں - جج صاحب نے بھی مجھے اطلاع نہیں دی یہ سارا معاملہ پیسے اور رشوت کا ہے - ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے تحت کیس قابل ضمانت ہے وہ ۸ دن جیل میں پڑے رہے - ان کے پاس ریوالور کا لائسنس اور بندوق کا لائسنس ہے وہ اندازاً ہزار روپیہ لینڈ ریونیو کا اکٹھا کرتے ہیں - وہ ۱۰۷ میں ۸ دن کیلئے جیل میں پڑے رہے***** -

مسٹر سپیکر : حاجی عبدالمجید صاحب تشریف رکھیں -

Minister of Law : Sir, I would request that the derogatory remarks about the Civil Judge and also the advocates may be ordered to be expunged from the proceedings.

Mr. Speaker. The remarks made by Mr. Jatoi are expunged.

The action proposed to be discussed in this adjournment motion has been taken under the ordinary administration of law. Therefore, the motion is ruled out of order.

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

FAILURE OF GOVT. TO RENDER FINANCIAL AID TO VICTIMS OF FIRE IN JHAL MAGSI, KALAT DISTRICT (CONTD.)

Mr. Speaker : Next we take the adjournment motion of Mir Yusuf Ali Khan Magsi. This was sought to be moved on 31-12-63, but was postponed at Government's request. Yes, Khan Sahib.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I have got the required information. I will read it out for the information of the House.

The first information was received by the Government on the 29th December, 1963, before this adjournment motion was tabled here in this House, through a newspaper report published in the Pakistan Times of 29-12-63. On 30-12-63 at teleprinter message was issued to the Commissioner and D C. Kalat to send a detailed report to the Government regarding the cause of the reported calamity, extent of damage caused and the relief required.

The D C. Kalat has visited the spot and his report has been received only this morning. Jhal Magsi is a town with a population of 2,500 and is situated at a distance of 300 miles from Mastung, the winter headquarters of D. C. Kalat. About 150 miles of the distance are a kacha tract negotiable only by a four-wheel-drive power vehicles. Jhal Magsi is not connected by telegram or telephone communication with the district headquarters.

The fire broke out on the night between 23rd and 24th December, 1963. The cause of the fire is reported to be that a shopkeeper left live burning char-coal in his shop at about 11 p.m. This put the shop on fire. The bazar is a very narrow bazar having a width of not more than 7 ft. The fire quickly spread throughout the bazar and gutted all the shops. The Nazim of Bhag learnt about this on the 24th morning and rushed to the spot The D. C. has also visited the spot. There were in all 53 shops in the bazar. It was claimed by 7 shopkeepers that they had a merchandise of Rs 10,000 each The remaining 46 shops had a merchandise of less than Rs.5,000. According to the D.C. in no case the structure of the shop was of more than Rs 2000. The local people stated that they had suffered a loss of Rs.7 lakhs which included the value of merchandise as well as the value of the structures. However, the D.C. has considered this to be a highly exaggerated statement. In his opinion the loss is not of more than Rs. 1.5 lakhs. There has been no loss of life nor any residential house has been gutted. Nobody is reported to be without shelter. The D C. has sanctioned a sum of Rs.5000 from the District Council for affording relief in the form of food to the destitutes. In such calamities Government is responsible for the provision of food to save the people from starvation and also to render assistance in finding a shelter for those who are rendered entirely shelterless. In this case the affected people have requested for a free Government aid of Rs.25,000 for the construction of a new bazar. For the purpose they have to seek assistance from private sources.

Sir, in the present case I have got names of certain shopkeepers also If he wants I can read them out. There are about 11 shopkeepers who had comparatively much more merchandise in their shops. For the information of the House I will read out their names also.

Mr. Speaker : You may not read them out.

Minister of Revenue : Sir my submission is that so far as the cause of the fire is concerned, I have already submitted that it was beyond

the control of anybody. It broke at that the dead of night and before anybody could know of it, the entire area of the bazar was gutted. None of the house has been gutted, I mean to say, that they have got their shelter, they have got their houses to live in. It is only the question of re-building the shops and placing merchandise in those shops. So for as gratuitous relief is concerned, Rs. 5000 have been sanctioned by the Deputy Commissioner. We are considering this case. But so far as the re-construction of shops is concerned or the placing of more merchandise in those shops is concerned, there are banks from which they can ask for some loan. The Revenue Department is only concerned with giving them shelter. Shelter is there. If further relief is required, the Deputy Commissioner is there. He will write to us, the Commissioner will write to us. If more relief is needed in the form of food etc. we will consider that. But so far as the construction of shops supply of merchandise is concerned, it is for the respective shopkeepers to approach the banks. They were ordinary types of shops. The total population, as I have already said, is 2500, say, roughly 400 or 500 houses. The houses are quite intact.

Mr. Speaker : Is the Government responsible to render financial relief in this matter ?

Mir Yusuf Ali Khan Magsi : In my opinion, yes.

Mr. Speaker : How ?

Mir Yusuf Ali Khan Magsi : Throughout the country, for example floods in Bengal or any other place wherever there is a calamity and people cannot help themselves, it is the duty of the Government or a welfare State, if there is one, to help those people. So therefore, if they can give relief in Bengal or elsewhere, why not in this connection.

Mr. Speaker : But they give relief against hunger or starvation and not to make good the loss which is caused by accidental fire.

Mir Yusuf Ali Khan Magsi : But Sir, the circumstances may differ. Where people cannot help themselves, where they have lost every thing, they have lost cash, they have lost clothing and every thing, grains were kept in those shops ; they have lost every thing and throughout the year there has been famine in the area, the Government should not let the people starve.

Minister of Finance : I think Mr. Magsi is mistaken. It is natural calamity.

وہاں اگر relief کم ہؤا تو ہم consider کر رہے ہیں - اگر
ضرورت ہوئی تو اور دیں‌دینگے - یہ کہنا کہ پورا compensate کریں

It is impossible to compensate them fully We will give more relief.

جیسا کہ وزیر مال نے فرمایا ہے - ہم دیکھینگے کہ کہیں
stravation death تو نہیں ہوئی - یا کوئی اور مشکلات تو نہیں ہے -
اگر ہوئیں تو ہم ان کو remove کرنے کی کوشش کرینگے -
اور اگر ضرورت ہوئی تو اور روپیہ بھیج دینگے -

Mr. Speaker : Does Mr. Magsi still press it ?

میر یوسف علی خاں مگسی : I do press it Sir. انہوں نے فرمایا ہے کہ سات لاکھ روپے کا نقصان ہؤا ہے ۔ & if I am correct اس کے لئے معاوضہ صرف پانچ ہزار روپے دیا گیا ہے ۔

وزیر مال : جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں کے مقامی لوگوں کے کہنے کے مطابق سات لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے ۔ لیکن جو کچھ اخباروں میں چھپا ہے وہ پچاس لاکھ روپے کا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر جب تین ماہ پہلے وہاں گیا تھا تو اس نے وہاں ان کا تمام Merchandise دیکھا تھا اور وہاں بازار میں بھی پھرا تھا ۔ اس کے estimate کے مطابق یہ نقصان سات لاکھ روپے کا تھا ۔

The Deputy Comissoner Mastung has been th re three months earlier.

Mr. Speaker : Does the member want to press it.

Mir Yusuf Ali Khan Magsi : Yes, I press it.

پیر علی شاہ : (حیدر آباد — ۶) جناب والا ۔ ہمارے علاقے میں بھی ایک ایسا نقصان ہوا تھا ۔ وہاں لوگوں کے گھروں اور دوکانوں کو کافی نقصان پہنچا تھا ۔ چنانچہ تحصیلدار ۔ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحب کی طرف سے compensation ملا تھا۔ میں آپ کے سامنے بدین اور حیدر آباد کی مثالیں پیش کرتا ہوں ۔ وہاں بھی لوگوں کو کافی نقصان پہنچا تھا جس کے متعلق باقاعدہ اندزہ لگا کر لوگوں کو compensation دیا گیا تھا ۔ اور یہ جناب کمشنر صاحب کی سفارش سے ملا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں اگر یہاں بھی مناسب تحقیقات کرالی جائے اور ان غریب لوگوں کو compensation دیدیا جائےتو واجب اور درست ہوگا ۔

میر نبی بخش خان زہری : (کوئٹہ ۔ چغائی) جناب سپیکر ۔ آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے مگسی صاحب نے جو حالات پیش کئے ہیں اور جو کچھ وزیر مال خان پیر محمد خان صاحب نے جوابات دئے ہیں ان سے واضح ہو گیا ہے کہ ان لوگوں کی ضرورت کیا ہیں اور مشکلات کیا ہیں اور آگ سے کیا نقصان ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ باوچستان کا علاقہ بڑا وسیع ہے ۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ وہاں آگ لگے اور غریب لوگ تباہ ہو جائیں اور صرف قرضے اور تقاوی کی تجاویز پیش کی جائیں یہ نا مناسب ہے ۔ کیونکہ وہ لوگ قرضہ وغیرہ ادا نہیں کر سکتے ۔

وزیر مال : (خان پیر محمد خان) - جو ریلیف دی جاتی ہے وہ خوراک کے لئے ہوتی ہے - قرضہ نہیں ہوتا - اور ان لوگوں سے واپس نہیں لیا جاتا -

میر نبی بخش خان زہری : آپ جو ۵ ہزار روپیہ دیتے ہیں وہ تو نہ دینے کے برابر ہے - آپ کے پاس ایسی مثالیں ہیں - مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے علاقوں میں خاص طور پر پنجاب میں جب سیلاب آتے ہیں تو ملک کے کونے کونے سے دامے درمے قدمے اور سخنے جس طرح بھی ہوتا ہے امداد کی جاتی ہے اگر ۷ لاکھ کے لئے ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں تو وہ ایک اپیل شائع کر دیں - ۷۰ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے - اس لئے میں عرض کروں گا کہ ہمارے علاقہ کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہئے -

وزیر خزانہ : (شیخ مسعود صادق) - پھر آپ بسم اللہ کیجئے - یہیں سے ابتدا ہو جائے گی -

میر نبی بخش خان زہری : میں اپنے لیڈر سے دگنی رقم دینے کے لئے تیار ہوں -

وزیر خزانہ : میں تو غریب آدمی ہوں - میں آپ کا کیا مقابلہ کر سکتا ہوں -

میر نبی بخش خان زہری : جناب والا - میں عرض کروں گا کہ ہمارے لیڈر صاحب پہل کریں میں ان سے دگنی رقم دے دوں گا -

مسٹر سپیکر : اب آپ تشریف رکھیں -

میر نبی بخش خان زہری : مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنا پوائنٹ مکمل کرلوں - جناب والا - جیسا کہ وزیر صاحب کو معلوم ہے اس علاقہ میں ڈیڑھ سو میل تک لوگوں کو کوئی سہولت میسر نہیں نہ تار کا انتظام ہے نہ ٹیلیفون کا بندوبست ہے اور حکومت کوئی توجہ نہیں دیتی -

مسٹر علی گوہر کھوڑو : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہم نہیں سمجھتے کہ جب ادھر سے کوئی Adjournment Motion پیش ہوتی

ہے تو اس پر debateشروع ہو جاتی ہے اور ہماری طرف کے ہو تو کوئی بحث نہیں ہوتی -

Mr. Speaker : There should be no debate at this stage. We are only discussing the question of admissibility.

میر نبی بخش خاں زہری : جناب سپیکر- یہ بڑا اہم مسلہ ہے اس پر بحث ہونا لازمی ہے - ہمارے علاقہ میں جو نقصان ہوا ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ بحث کی جانی چاہئے - میں اپنے بھائیوں اور معزز ممبران کی خدمت میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وہ ان غریبوں کے حالات پر غور کریں اور ہر ممکن امداد کی کوشش کریں ورنہ ہم ووٹروں سے کیا توقع کر سکتے ہیں -

مجھے خوشی ہوتی اگر وہ حکومت کی طرف سے خود کہہ دیتے کہ اسے زیر بحث لایا جائے - چہ جائیکہ اس کی مخالفت کرتے -

بابو محمد رفیق : (لورالائی مع ژوب مع کوئٹہ) جناب صدر جیسا کہ وزیر مال صاحب نے فرمایا ہے ہمارا علاقہ بہت دور و دراز علاقہ ہے وہاں کوئی شخص نہیں جا سکتا - اور جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ Construction کے لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے - یہ حقیقت ہے کہ حکومت کی طرف سے کچھ نہیں کیاگیا - اتنا کہہ دینا کافی نہیں کہ بنک سے قرضہ لے لیں - وہ کونسے بنک ہیں جو اس علاقہ کے نزدیک ہیں اور ان سے وہ قرض لے سکیں گے- کیا کسی بنک کو directions دی گئی ہیں کہ وہ ان کو قرضہ دیں- اس علاقہ میں زیادہ تر Hindu community involved ہے - جس کے لئے میں جناب وزیر خزانہ اور وزیر مال کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس طرف ضرور توجہ دیں - اس ۵ ھز سے کچھ نہیں بنے گا -

Minister of Law (Mr Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir the point is very simple. There is a law known as " The Natural Calamities Act " under which the Government distributes its bounty but at no place could it be found that the Government is, under all circumstances bound to compensate each individual wholly and solely. The Government, therefore

intervenes at time when there is natural calamity in which fire is undoubtedly included and does its best within the funds avaiable.

As has been pointed out by the Revenue Minister and the Leader of the House (the Finance Minister) the Government is doing its best. But as has been pointed out by the Members here I am sure the Minister concerned is alive to this and as far as possible, within the resources at the command of the Provincial Government, full relief will be given.

But so far as the admissibility of the adjournment motion is concernd the Government has not failed to do something which it is required to do by law. Therefore, technically this adjournment does not come in and cannot be admitted.

So far as the other side of the picture is concerned instead of appealing to any local course the Members here have sufficiently appealed to the Minister here on the moral side and I think every human being not only the Ministers but everyone of us -will give their wholehearted sympathy for the sufferers and it will be the bounden duty of all of us that we contribute and do as much as possible for the sufferers.

Mr. Speaker: Now the object of an adjournment motion is always to bring to the notice of the Government a certain matter or a certain fact.

This adjournment motion of Mr. Magsi is moved to bring to the notice of the Government the outbreak of the fire in Jhal Magsi. The Govrnment is already aware of the fact and the Government have already taken action Some amount has been sanctioned by the Deputy Commissioner. AS such the motion is ruled out of order.

FAILURE OF GOVERNMENT TO SUPPLY WAGONS AT RADHAN RLY : STATION FOR TRANSPORT OF RICE

Mr Speaker: Next adjournment motion is from Mr. Jatoi and he wants to discuss the failure of the Government to supply wagons at Radhan Railway Station for the transport of rice. This motion was also sought to be moved originally on 31st December, 1963.

Minister of Railway (Mr. Abdul Waheed Khan) : Sir, Haji Abdul Majid Jatoi has claimed in his motion that on the 30th of December, 1963 over one hundred wagons of rice were held up at the Radhan Railway Station.

The actual position is this : that as far as the number of wagons is concerned it is partially correct because they were not one hundred but Seventy-three. So partially he is correct that there were quite a sizeable number of wagons and loading of rice was held up there. But he has accused the Department of negligence which is not correct for two reasons :

(1) Till January 2, twenty one more wagons were loaded and fifty-six more wagons have been assigned till January 2, i. e. till yesterday. That means that till yesterday 21 wagons were loaded and 56/57 had been assigned which were also to be loaded.

(2). The second reason is this that this year (1963) in the months of November and December the Railway Department has loaded 210 wagons

of rice from this station as against only 57 wagons last year during the corresponding period.

So the Railway Department has done its level best to meet the requirements of this area. In this connection I may also inform the Member that in the two Districts-Dadu and Larkana-whereas last year we supplied only 1.06 wagons, this year we have supplied 1695 in the last two months. We are doing our level best and, th refore, the question of negligence does not arise. I would, therefore, submit that the Motion be ruled out of order.

مسٹر علی گوہر کھوڑو: جناب والا - وحید خان صاحب نے جو figures بتائی ہیں ان کو شاید علم نہیں کہ اس سال procurement دادو اور لاڑکانہ ڈسٹرکٹ سے دس پندرہ اکتوبر سے شروع ہوئی ہے - پچھلے سال نومبر کے آخر میں ہوئی تھی - اس لئے اس کی تعداد ۱۰۶ ویگن تھی یہ difference صرف اس لئے ہے - اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ۲۰ ویگن سٹیشن سے لے جاتے ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب لوڈنگ ہوتی ہے تو ضرورت کے مطابق وہاں ویگن نہیں ہوتی ہیں - اس طرح ہمارا سٹاک کبھی ختم نہیں ہوگا -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: One minute. Sir, I do not want to challenge the figures given by the Railway Minister but I want to point out that the difficulty is still there. It was only last night that I got a telegram at ten O'clock from the rice merchants of Badah saying that the rice there was not being lifted, and no facilities were being provided to the rice dealers there. I would request that something should be done immediately.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا صورت یہ ہے - کہ وہاں پر ویگنوں کی کمی نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ ہمیں ہر روز وہاں کے مختلف ریلوے سٹیشنوں سے کئی کئی تاریں موصول ہو رہی ہیں -

مسٹر سپیکر- آپ Negligence of the Railways کے متعلق فرمائیں-

خواجہ محمد صفدر - میں اپنے دوست حاجی صاحب سے درخواست کروں گا - کہ وہ اس کو Press نہ کریں - ہم صرف وزیر ریلوے کو یہ point out کرانا چاہتے ہیں - کہ وہاں زبردست مشکلات کا سامنا لوگوں کو کرنا پڑرہا ہے- آج صبح بھی اس سلسلہ میں تار ملا ہے اس لئے وہ اس طرف اپنی فوری توجہ فرمائیں - اس تحریک التوا کے ذریعے ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے - کہ

No Wagon Supplied Since long rice being damaged on open platform merchants suffering heavy losses''

and so on and so forth

This is from Badah.

تو ایسے کئی اور اسٹیشن ہیں - پچھلے دنوں رادھن کے متعلق بھی کھوڑو صاحب نے ایک التوا پیش کی تھی - اس لئے حکومت کو یہ احساس ہونا چاہئے - کہ اتنا قیمتی مال باہر کھلا پڑا ہوا ہے۔ اور وہ خراب ہو رہا ہے وہ یونہی کھلا ریلوے سٹیشنوں پر پڑا ہوا ہے جو کہ مشرقی پاکستان کو جاتا ہے - برآمد ہوتا ہے - اور لاکھوں روپے کا مال پڑا ہوا ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا - کہ وزیر ریلوے اس طرف فوری اور ضروری توجہ دیں - اور کہیں سے بھی ویگن اکٹھی کر کے وہاں مہیا کریں - اور جتنا بھی مال پڑا ہوا ہے - ان کو لے جانے کا انتظام کریں -

حاجی عبدالمجید جتوئی: جناب والا - وزیر ریلوے کی خدمت میں عرض ہے - کہ یہ سب** وہاں کے سٹیشن ماسٹر کی ہے - جو کہ اس چیز کو کنٹرول کرتا ہے - آپ اسے تبدیل کریں اور ایسا انتظام کریں۔ کہ وہ سب مال اٹھا لیں۔ یہ سب اس سٹیشن ماسٹر کی** وجہ سے ویگن نہیں مل رہے ہیں - کیونکہ وہ اپنے ''حساب کتاب'' کے بغیر نہیں دیتا ہے -

مسٹر سپیکر: جتوئی صاحب ! آپ نے کچھ الفاظ ایسے استعمال کئے ہیں جو غیر پارلیمانی اور حد درجہ ناموزوں ہیں یہ الفاظ expunge کئے جاتے ہیں - اور میں آپ سے درخواست کروں گا - کہ آپ آئندہ ایسے الفاظ استعمال نہ کیا کریں -

حاجی عبدالمجید جتوئی : اگر وہ رشوت لیتے ہیں - تو وہ بھی expunge کر دیں - میں کہتا ہوں کہ رادھن اور اسی طرح دوسرے سٹیشنوں پر بغیر رشوت کے ویگن نہیں دیتے - وزیر صاحب کو یہ معلوم ہوگا - وہ ہدایات جاری کریں - کہ کم از کم بیس تیس ویگن وہاں دے دیئے جائیں -

Mr. Speaker : Is Mr Jatoi pressing it or not ?

*Expunged as ordered by Speaker

حاجی عبدالمجید جتوئی۔ میں press نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ORDINANCES

RESOLUTIONS REGARDING APPROVAL OF :—

The Muslim Personal Law (Shariat) (Amendment) Ordiance 1963 (*Resumption of discussion*).

Mr. Speaker : Now the House will resume dicussion on the motion that the Assembly do approve of the Muslim Personal Law (Shairat) (Amendment) Ordinance 1963,

Khawaja Muhammad Safdar : Mr. Speaker Sir...

Minister Of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : Sir I was on my legs. If he wants, I can sit down.

جناب والا : اس معزز ایوان کے ممبران کو علم ہے۔ کہ آج سارے پاکستان میں موئے مبارک کی گمشدگی کے بارے میں یوم احتجاج منایا جا رہا ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ چونکہ ہمیں بھی اس سلسے میں پوری پوری ہمدردی ہے ۔ لہزا آج اجلاس ساڑھے بارہ بجے کی بجائے بارہ بجے ختم کر دیا جائے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Accepted Sir.

Mr. Speaker : If this is the sense of the House, we may adjourn at at 12·00 noon.

نوابزادہ افتخار احمد خان : آپ نے ہوائی اڈے پر تو نہیں جانا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ صرف میں نے ہی جانا ہے ، باقی سب صاحبان نہیں جائیں گے ، آپ کو مغالطہ ہوا ہے ، اگر آپ سے کوئی بات good sense میں بھی کی جائے ، لیکن چونکہ آپ کا اپنا Bad faith ہوتا ہے ، اس لئے آپ دوسروں کی بات کو بھی غلط ہی سمجتے ہیں ،

Minister Of Law : Ansari-Kirmani axis appears to be very dangerous today.

Mr. Speaker : Order Please.

وزیر خزانہ : میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ یہاں جو آرڈیننس

کل جو زیر بحث تھا ۔ ہم نے اسے آج لینا تھا ۔ اور وہ آرڈیننس مسلم پرسنل لا شریعت امینڈمنٹ آرڈنینس ۶۳ ہے ۔ میں استدعا کروں گا ۔ کہ اس کی بحث Suspend کر دی جائے اور اس کی جگہ کوئی اور آرڈیننس لے لیا جائے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : What are the reasons, Sir ?

وزیر خزانہ : وجوہات بڑے سیدھے سادے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : لیکن آج تو یہی ہمارے سامنے ہے ۔ اور وہی زیر بحث ہوگا ۔

وزیر خزانہ : یہ درست ہے ۔ کہ یہی آپ کے سامنے ہے ۔ اور اسی پر بحث و تمحیص ہونی ہے ۔ لیکن اس کو Suspend کرنے کی وجوہات یہ ہیں ۔ کہ ہم نے اس پر سوچ بچار کیا ہے ۔ اور بہت سے ممبران نے اس بارے میں کہا ہے ۔ تو اگر اس میں واقعی غلطیاں ہوں تو شائد ہم اس پر غور کرنے کے بعد اسے press نہ کریں

Mr. Speaker : After he has explained the reason, I think Khwaja Sahib should have no objection.

وزیر خزانہ : اگر کوئی غلطی ہو ۔ اور اسے مان لیا جائے ۔ تو یہ کوئی بری بات نہیں ہے ،

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور-۲) میں اس اقدام کو نہایت متحسن سمجھتا ہوں ، اگر ان کی نظر میں کوئی غلطی اس میں ہے ، تو اس کی طرف توجہ کر کے اس کو رفع کریں ، میں مطالبہ کرتا ہوں ، کہ یہ کتاب اللہ کی نص کے خلاف ہے ، اور اگر ان کی پارٹی اس پر غور کرنا چاہتی ہے ، تو اس کو ملتوی کر دیا جائے ،

Mr. Speaker : We defer our discussion on this Ordinance, and Mr. Memon to move the next Ordinance.

راؤ خورشید علی خاں : لیکن یہ دوبارہ آرڈیننس کی شکل میں نہ آئے ۔

Mr. Speaker : We have yet to discuss this Ordinance in the present form.

The Election of Chairman and Voice Chairmen of Locol Councils and Viec Chairmen of Municipal Committees (Validating) ordinance 1963.

Mr. Speaker :— Yes Mr. Memon.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon). Sir I beg to move :—

That the Assembly do approve of the Election of Chairmen and Vice-Chairmen of Local Councils and Vice-Chairmen of Municipal Committees (Validating) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November, 1963.

Mr. Speaker :— The motion moved is :—

That the Assembly do approve of the Election of Chairmen and voice-Chairmen of Local Councils and Vice-chairmen of Municipal Committees (Validating) Ordinance 1063 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November, 1963

Is there any opposition?

Khawaja Muhammad Safdar : I am here to oppose it Sir.

POINT OF ORDER

RE COMPETENCE OF ASSEMBLY TO PASS A LAW WHICH COMES IN CONFLICT WITH THE CONSTITUTION.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : On a point oforder Sir, Before. this House proceeds to discuss, consider and pass this Ordinance, I want a ruling from the Chair whether this House is competent to pass a law, which comes in direct conflict with our present Constitution.

Sir in this Ordinance, they have taken away the jurisdiction of the courts to this extent that elections of the Chairmen, election of Vice-Chairmen of Local Councils and election of Vice-Cnairmen to Municipal Commmittees cannot be challenged in the courts of law on any ground, in the form of ballot paper, and your goodself is aware of this fact that recently the National Assembly has passed the Fundamental Rights Bill, which has further amended our present Constitution. Sir, the relevant amendments in this connection would be.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : What is the background. of this?

Kazi Muhammad Azam Abbasi : I will show you how it can be referred.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : What is the background of this?

Mr. Speaker : Mr. Kazi, please address the Chair.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : The new addition of part (c) of Sub-Article (2) of Article 98 of the Constution—May I read that amendment itself to which I have referred it says.

"On the application of any aggrieved person, make an order.

Sir I am not reading the exact words because the words are very small and light is not sufficient.

The purpose of this amendment is that any aggrieved party can approach the court and have a remedy from the court when he sees that his fundamental right have been infringed upon,

Also Sir I rely on another amendment by which a new clause has been added to Article 133 of the Constitution, and that is clause (3). Before this Sir, Article 133 reads.

"(1) The responsibility of deciding whether a legislature has power under this Constitution to make a law is that of the legislature itself.

(2) The validity of a law shall not be called in question on the ground that the legislature by which it was made had no power to make the law.

Then Sir clause (3) has been added giving the courts jurisdiction; that this will not affect the courts jurisdiction, which has been given in part (c) of Sub-Article (2) of Article 98 of the Constitution.

Then, Sir. the Fundamental Rights Bill Section 6, clauses and 2, also say that they cannot pass a law which is void and against the Fundamental Rights Bill. My submission will be that this ordinance does not find its place in the rider clause Although four Ordinances and the Criminal Law Amendment Act havebeen mentioned but So far as this Ordinance is concerned it does not find its place in the rider clause. I would, therefore, submit that this Ordinance is against the Constitution and thus' is void. It cannot be touched by this House

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) As far as I have been able to under the Member he was hot coherent. This issue has been debated in greater datail on an earlier occasion but probably the member who has raised this point of order, was not present in the House. The Speaker has already given the ruling.

Sir' the straight answer to the point of order is that probably the member is referring to certain news-items.

Undoubtedly, we all know that the Fundamental Rights Bill has beeh passed by the National Assmbly but the as sent there to is yet to be given by the president. I heard a member saying here, the other day, that the president has said in a statement that he has given his oral assent. My submission will be that under the Coustitution it does not contemplate any oral assent. The assent must be given in the form prescribed by the Constitution. Therefore till that assent has been given, no point of order on the issue or on the material could possibly be raised. But assuming for the sake of argument that the assent has been given and, therefor' Articles 131, 132 and 133 will be affected, all that it will say is that the courts will have jurisdiction go behind any piece of legislation and consider its vices or otherwise. That is all this Fundamental Rights Bill, after it is assented to, will come to. But this not being in the rider clause, and I admit it is not there. it is open to courts to question the validity of it. So far as the legislature is concerned, particularly the Speaker, he has no power under the Constitution to declare any Act or any Ordinance to be ultra-vires of the Constitution and, therefore, to be thrown out that this House should not consider it. My submission is that on either score, whethere this is or is not justifiable, the Speaker and this House have no power to declare it ultra vires. This House has undoubtedly the power to throw it out as laid down under Article 151 by not approving it but not in the way in which the member wants this House and

the Speaker to give a ruling and to say that this Ordinance is ultra vires of the Constitution.

Further than that, if the Member will refer to Article 98 of the Constitution he will find that—"A High Court shall have such jurisdiction as is conferred on it by this Constitution or by law". So, by law, jurisdiction can be conferred and by law, jurisdiction can be taken away. Therefore, even on the authority of Article 98 this is not the only piece of legislation, there will be thousands of Acts and Ordinances where actually it is laid down that the courts will have no jurisdiction to consider them but yet on certain ground the High Courts and the Superior Courts have always interferred to say that they have the power to do so and they have declared the vires or otherwise. But for the purpose of consideration of the Ordinance by this House and for the purpose of consideration of the point of order raised by the member, the honourable Chair as I have respectfully submitted with all due deference, has no power under the Constitution. Assuming for the sake of argument that it agrees with the point of order to say that the Ordinance is ultra-vires of the Constitution, then it can be thrown out. Therefore, my submission is that the point of order raised by the member is frivolous and may be ruled out.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : I would like to have the advice of the learned Law Minister on this Ordinance viz-a-a-viz Article 172 of the Constitution, which says—

"All elections and referendums under this Part shall be decided by Secret ballot"

Syed Ahmad Saeed Kirmani : Mr. Speaker, you may defer, your decision till tommorrow.

Mr. Speaker : No, I am very clear about it

جہاں تک اس پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے جو مسٹر قاضی نے اٹھایا ہے کہ یہ آرڈیننس جس پر ہم بحث کرنیوالے ہین ۔

It is ultra-vires of the Constitution.

انہوں نے Refer کیا ہے اس امنڈمنٹ کو جو کہ کانسٹی ٹیوشن میں کی گئی ہے Fundmental Rights Bill. Through Fundmental Rights Bill کے متعلق جیسا کہ لامنسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ ابھی تک کوئی written consent پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے نہیں دی گئی ہے اس لئے جہاں تک ان Provision کا تعلق ہے They are not yet Part of the Constitution

اس لئے ان حالات میں یہ کہنا کہ یہ چیز کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے یا کانسٹی ٹیوشن کے منافی ہے یہ درست نہیں ہے اور آپ کا پوائنٹ آف آرڈر Rule out کیا جاتا ہے ۔

Syed Zafar Ali Shah : Deputy Speaker) : Point of order.

A question has been raised whether this legislature has the power to decide if a particular law is against the Constitution. I think, Article 133 of the Constitution is quite clear on this point and would want to know whether this legislature is competent to decide if a particular law is ultra-vires of the Constitution, If this legislature is not competent to do so then which is the competent authority to decide ?

Minister of Law. I have already made the position clear. Reading Article 133 of the Constitution the Member has made a reference. The said Article lays down clearly that the responsibility is of the legisluture itself and I had very respectfully argued the point that at the present moment it is an Ordinance and has been issued by the Governor who is the legislature itself as defined in the Constitution. Therefore, at the present moment, it is only the Governor alone as the competent legislature to decide. The House, as I have said, can definitely decide to throw it out and not to approve this Ordinance and that power, undoubtedly, is vested in the legislature. On any ground whether it is ultra-vires of the Constitution, whether the House does not agree with the provisions of the Ordinance or for any reasons known or unknown, the House may say that we don't agree to this and so the Ordinance is thrown out.

علامہ رحمت‌اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ، میں اس معاملہ میں جناب کی رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہوں ، پوزیشن اسکے متعلق یہ بنتی ہے کہ یہ آرڈننس اگر آج پاس ہو جائے اور پریزیڈنٹ صاحب بنیادی حقوق کو کل منظوری دے دیں تو پھر یہ کالعدم ہو جائے گا ، اسمیں وقت ضائع کرنے کا سوال نہیں ہے ،

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب اگر پریزیڈنٹ کی طرف سے اس کی Assent دے دی جاتی ہے تو پھر یہ Justify ہو جائے گا اور کورٹ میں بھی ایسی صورت میں چیلنج ہو سکتا ہے اور کورٹ میں کاروائی ہو سکتی ہے ،

علامہ رحمت‌اللہ ارشد : جناب والا اس کا یہ حصہ لغو اور بے معنی ہوجائے گا چونکہ اس کے خلاف کسی کورٹ آف لا میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا ،

مسٹر سپیکر : کیوں ؟

علامہ رحمت‌اللہ ارشد : جناب اگر بنیادی حقوق کے مسودہ قانون کے متعلق پریذیڈنٹ صاحب اپنی منظوری صادر فرما دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے ماتحت جو بھی ایکشن لیا جائے گا اس کو عدالتوں میں چیلنج کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں یہ لکھا ہوا

ہے کہ عدالتوں میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا تو پھر یہ حصہ ناکارہ ہو جائیگا ،

مسٹر سپیکر - لیکن جہاں تک قانون کا بذات خود تعلق ہے کہ یہ قانون بنیادی حقوق کے منافی ہے جو کہ اس بل میں دئے گئے ہیں اور جو پارٹ آف دی کانسٹی ٹیوشن ہیں ، جب اس مسئلے کو کورٹ میں لے لیا جائے تو جا سکتا ہے اور اگر کورٹ یہ قرار دے دے تو سارا قانون ہی جائے گا اسکی دفعات ساری کی ساری چلی جائیں گی ،

علامہ رحمت‌اللہ ارشد : میں آپ کے توسل سے یہ عرض کرتا ہوں کہ کیوں ہمارے سامنے ایسے قانون لائے جاتے ہیں ،

Mr Speaker : That is a separate question.

Minister of Law: We cannot anticipate the decision of the court .....

خواجہ محمد صفدر : جناب والا آرٹیکل ۱۳۳ کی Interpretation جو کہ وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمائی ہے کہ گورنر صاحب نے چونکہ لیجسلیچر کی حیثیت سے اس آرڈیننس کا نفاذ کیا ہے اور کہ یہ کہنا کہ یہ فیصلہ کس طرح ہوا یہ آئین کے منافی ہے یہ اس کی خلاف ورزی ہے ، میری رائے میں جب آرڈیننس ہاؤس کے سامنا پیش ہے تو لیجسلیچر کا بھی اختیار ہے کہ وہ فیصلہ کرے -

Minister of Law : That is what I have said.

خواجہ محمد صفدر - مجھ سے وہ اتفاق کر رہے ہیں کہ اس ایوان کو بھی اختیار حاصل ہے - اور گورنر صاحب آپنے اختیارات تو استعمال کر چکے ہیں لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ درست نہیں ، یہ اختیار اس ایوان کو حاصل ہے ،

مسٹر سپیکر : اس ایوان کو اختیار ہے کہ وہ یہ قرار دے سکے کہ موجودہ قانون آئین کے منافی ہے تو وہ اسے Reject کر دے اور اگر منافی نہیں تو وہ اس کو Approve کر دے -

Qazi Muhammad Azam Abbasi : On a point of information, Sir. In the Constitution there is only one Article which deals with the as sent of the President or the Governor. It is Article 27. Where it is written that it should be a written assent.

Minister of Law: It is the point raised for the information of the member that I should teach him the Constitution and interpret the Constitution for him.

Khawaja Muhammad Safdar : It is derogatory on the part of Law Minister to tell us like that. I would request him to use better lanuage. I know there is some point of difference between the two gentlemen.

Minister of Law : I bow down. I will surely use a language which is parliamentary I again repeat that I am not here to answer the points of information for the members and tell them what is the Constitution. All Official Acts have got to be assented to in writing. No oral assent is contemplated either in the Statute or by the Constitution. This is so much self-explanatory that I desire to say nothing. Tomorrow somebody may get up and say that such and such bill has been passed and the President has assented to It and I stand up here and say, 'no, he has not assented to it,' Are we going to decide it?

Saeed Ahmad Saeed Kirmani : Sir, what I said was that the Law Minister was pleased to state on an earlier occasion that whenever a Bill has to be assented to by the President, the President, has to give his assent in a prescribed from. So far as I have been able to look into the provisions of the Constitution and the Annexures attached thereto, I have not come across.....

Mr. Mobinul Haq Siddiqi: On a point of order. Mr. Speaker, I want to know what are we discussing after your ruling ?

Mr. Speaker: He was on a point of information.

Mr. Mobinul Haq Siddiqi: Mr. Speaker, you have already given your ruling.

Mr. Speaker: I have given my ruling, but there was another point of information from Mr. Qazi.

Mr. Mobinul Haq Siddiqi : Another point of order. May I know how a point of information can be discussed in the House ? Is it provided in the Rules that there will be a point of information? I do not find in the Rules anything like a point of information for discussion.

Khwaja Muhammad Safdar: It is not for discussion.

پارلیمانی پریکٹس جناب والا یہ ہے کہ جب پوائنٹ آف انفارمیشن ایوان میں اٹھایا جائے تو اگر جناب اجازت دیں تو اس پر کوئی دوسرے صاحب یا منسٹر صاحب جواب دے سکتے ہیں - تو یہ پارلیمانی پریکٹس میں ہے مرکزی اسمبلی میں ہے اور May's Parliamentary Practice بھی یہ Allow کرتی ہے -

Mr. Speaker: I agree with Khawaja Sahib.

Saeed Ahmed Saeed Kirmani : I was only submitting to the learned Law Minister that he said that whenever a Bill is presented to the President for assent, the President gives his assent, if he intends to do so, in a prescribed from is and that prescribed from given in the body of the Constitution. I have looked into the provisions of the Constitution and the Annexures attached there to, but I have not been able to trace that form of assent which has been prescribed by the Constitution. I think the Law Minister, made that statement at

random without verifying the facts. If he has not not verified the facts, then I may add for his information that the stand taken by Mr. Qazi, has more weight that even the assent can be given orally.

مسٹر سپیکر : کرمانی صاحب میں عرض کرتا ہوں کہ جب ایکٹ پاس کیا جاتا ہے تو سپیکر ایک کاپی پر دستخط کر کے پریزیڈنٹ صاحب کو دیتے ہیں اور پریزیڈنٹ صاحب اس قانون پر Assent کر کے پھر واپس بھیجتے ہیں -

I think Mr. Memon was referring to that.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan Ansari : On a point of order. I have not been able to find out what was your ruling on the point of order raised by Mr. Qazi. The real position in my view is,—I agree with the Minister of Law that this House is competent to give a verdict on the merits as well as on the legality of ony Ordinance or a resolution before the House. But the point raised by Mr. Qazi was that when a void, *ab initio* illegal resolution is brought before the Assembly, whether the Assembly is competent to proceed with it ; whether the Assembly is competent to discuss it ; whether the Assembly is competent to take that *ab initio ultra vires* and illegal ordinance or resolution into consideration ? That was the point here. I feel that it is your responsibility, before the resolution is taken into consideration or the House is asked to proceed with the resolution to see for example, I say an Ordinance is passed by the Government of East Pakistan, and it is produced for ratification, will you allow it or will say...

Mr. Speaker : I will put the question to the Assembly, then after that I will put the question of its approval but after the discussion of the Ordinance.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan Ansari : You are more competent to assume the responsibility of saying that this resolution is *ultra vires*.

Mr. Speaker : I will put the question to the Assembly and the Assembly is to decide that.

ORDINANCES—(*contd.*)

Mr. Speaker : Now the Ordinance. Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) : جناب والا میں اس ہنگامی قانون کی شد و مد کے ساتھ مخالفت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں - یہ ہنگامی قانون ۲۴ نومبر کو قانون سازوں کی بھٹی سے باہر آیا جبکہ ۲۷ تاریخ کو اس اسمبلی کا اجلاس منعقد ہونے والا تھا - قانون سازوں نے یہ گوارہ نہ فرمایا کہ دو دن یعنی ۲۵ اور ۲۶ نومبر دو دن اور توقف کرلیں - اسمبلی کا اجلاس ہونے والا ہے اور اسکے سامنے یہ قانون بل کی شکل میں پیش ہو - مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ہنگامی قانون کے نفاذ کے پیچھے کچھ ایسی باتیں تھیں جو کہ ''عمداً اور غالباً'' اس

ایوان سے پوشیدہ رکھنی مقصود تھی - وہ باتیں کیا تھیں - گزشتہ انتخابات میں اور یونین کونسلوں کے چیئرمینوں کے انتخابات میں - میونسپل کمیٹیوں اور ان کے وائس پریزیڈنٹ کے انتخابات میں کیا کچھ ہوا اور یہ حکومت جو کہ اندھیرے اور سویرے سابقہ حکومتوں کو برا بھلا کہنے میں کسی وقت بھی دم نہیں لیتی کہ انہوں نے انتخابات میں دھاندلیاں کیں مگر برعکس اس کے یہ تو ان کا اپنا ثبوت ہے کہ کس طرح انہوں نے گزشتہ انتخابات میں اور کس طرح آئندہ انتخابات میں انہوں نے کام کرنا ہے - ہمیں بار بار یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے پیش روؤں نے انتخابات میں اپنی پارٹیوں کو کامیاب کرانے کے لئے خلاف قانون کام کئے اگر ایسا کیا تو انہوں نے بھی برا کیا لیکن آج یہ خود تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں کہ پانچ چھ قوانین کی انہوں نے خود خلاف ورزی کی ہے - کیا یہ درست نہیں ہے کہ یہ ہنگامی قانون اس غرض کے لئے لایا جارہا ہے کہ جو حرکات اس گورنمنٹ نے دانستہ طور پر ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے چہتوں اور دوستوں کو اور اپنی پارٹی کے ارکان کو انتخابات میں کامیاب کرانے کے لئے کیں کیا وہ درست تھیں اگر وہ درست ہوتیں تو اس ہنگامی قانون کے لانے کی ضرورت نہ تھی -

آپ نے خود تسلیم کیا ہے - اس قانون کو لانے میں کہ وہ درست نہیں تھیں - وہ خلاف قانون تھیں ناجائز تھیں اور ناروا تھیں - ناجائز ناواجب اور خلاف قانون کو قانون کا درجہ دینے کے لئے آج ہم سے ہنگامی قانون پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے کہا جارہا جناب والا اس قانون کی دفعہ ۳ میں اس طرح تحریر ہے -

"Notwithstanding anything contained in the Basic Democracies Order, 1959 (P. O. No. 18 of 1959), the West Pakistan Basic Democracies (Election of Chairmen) Rules, 1960, the Municipal Administration Ordinance No X of 1960) and the Municipal Committees Vice-Chairmen (Election and Powers) Rules, 1960, the election of Chairmen and Vice-Chairmen of Local Councils and of Vice-Chairmen of Municipal Committess held in pursuance of the said enactments and the rules made thereunder shall be demmed to have been validly held and shall not be called in question by or before any Court on any ground as to the form of the ballot-papers and the recording of a serial number on the bollot-papers and their counter-foils shall not be deemed to have violated the secrecy the ballot.

اب جناب ہوا کیا ہے ۔ ہوا یہ ہے کہ انہوں نے تمام قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بیلٹ پیپر کی اوٹر فائل اور کونٹر فائل دونوں پر نمبر لگا دیئے تاکہ جب یہ چاہیں ان کو معلوم ہو سکے کہ کس شخص نے کس طرف ووٹ دیا ہے۔ بنیادی بات کو کہ ووٹ ڈالنے کے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ یہ کسی کو بعد ازاں پتہ نہ چل سکے کہ ووٹر نے کس طرف ووٹ کیا ہے۔ انہوں نے اوٹر فائل اور کونٹر فائل دونوں پر نمبر رکھ کر یہ بات اپنے لئے پیدا کر لی کہ یہ پتہ لگا سکیں کہ کس شخص نے کس طرف ووٹ دیا ہے ۔ اور اس حکومت اور اس حکومت کے تمام کار پردازان یہ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ مختلف یونین کونسلوں اور کمیٹیوں میں دیکھئے صاحب ہیں پتہ چل جائیگا کہ فلاں شخص نے کس کو ووٹ دیا ہے۔ اگر بعد میں ہم نے یہ پتہ کر لیا تو ہم اس آدمی کا بندوبست کر لیں گے جو ہمارے خلاف ووٹ دے گا ۔ جناب والا یہ ہے وہ دھاندلی جو کہ گذشتہ الیکشن میں اس حکومت نے کی جو اپنے کار نامون کو اچھالنے میں دن رات کو شان رہتی ہے ۔ اور اس کیلئے یہ قانون لایا جا رہا ہے ۔

اب جناب والا میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ اس ایوان میں جبکہ آپ کے پیش رو مسٹر مبین الحق صدیقی کو سپیکر شپ سے اتارنا تھا اس وقت بھی یہ نا جائز حربہ اختیار کیا گیا اور دونوں طرف کونٹر فائل اور اوٹرفائل پر نمبر لگائے گئے۔ تو جناب والا یہ ان لوگوں کے کارنامے ہیں عمل کچھ ہے اور قول کچھ ہے ۔ قول یہ کہ ہم انتخابات آزادانہ کرنا چاہتے ہیں اور فعل یہ ہے کہ اپنے جانبدارانہ انتخابات کو validate کرنے کیلئے قانون کے مطابق کرنے کیلئے ایک ہنگامی قانون لا رہے ہیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سی میونسپلٹی ہے شاید کوئی اور دوست اس پر روشنی ڈال سکے ۔ (خواجہ محمد صفدر نے قاضی محمد اعظم عباسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) تو جناب والا معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے میں اپنی تقریر کو جلدی ختم کرتا ہوں بلکہ ابھی ختم کئے دیتا ہوں تا کہ ہمیں معلوم تو ہو سکے ۔ مجھے بڑی تلاش کے بعد معلوم تو ہو کہ وہ کون سی میونسپل کمیٹی کا چیئرمین ہے وہ کون سی یونین کونسل کا چیئرمین ہے

جن کا الیکشن اس بنا پر عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے ۔ کیونکہ ایسے قانون تبھی آتے ہیں جب کبھی کوئی رٹ پٹیشن پینڈنگ ہو ۔ ایک دو روز پہلے کو قانون ٹھونس دیا تا کہ عدالت کو بے بس اور مجبور کر دیا جائے میرے دوست باقی پانچ منٹ وہ لے لیں اور میں اپنی تقریر کو اسی وقت بند کرتا ہوں ۔ آخر میں اپنی تقریر اس فقرے پر ختم کرتا ہوں کہ میں اس آرڈیننس کے خلاف ہوں اور شدت سے اسکی مخالفت کرتا ہوں اس کا طریق کار بالکل غلط ہے دو دن پہلے انہوں نے یہ نافذ کیا ہے ان الفاظ کے ساتھ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

قاضی محمد اعظم عباسی : (حیدر آباد ۱) صدر محترم اس آرڈیننس کا پس منظر ممبران میں سے ایک میں جانتا ہوں اور دوسرے لامنسٹر صاحب جانتے ہیں جو ہاوس میں اس وقت موجود نہیں ہیں ۔ کیونکہ میں نے ان کا نام اس وجہ سے لیا ہے کہ وہ مجھے constitution سکھانا چاہتے تھے اس لئے میں بھی انہیں بتانا چاہتا تھا کہ میں بھی بولنا چاہتا ہوں . . . . . .

Mr Speaker : Mr. Qazi there should be no personal remarks.

قاضی محمد اعظم عباسی : That is right sir, but he made personal remarks against me صدر محترم مجھے یہ عرض کرنا تھی کہ اس آرڈیننس کی اس وقت کوئی ضرورت نہ تھی ۔ میرے خیال میں آپ کو بھی علم ہو گا کہ صوبائی اسمبلی کا پہلا الیکشن جس میں میں منتخب ہو کر آیا ہوں اس سے پہلے وائس چیئرمین کے الیکشن حیدر آباد میونسپل کمیٹی کے ہوئے تھے ۔ جس میں میں نے وائس چیئرمین شپ contest کی تھی اور مسٹر غلام نبی میمن لا منسٹر صاحب کا nominee بھی وائس چیئرمین شپ کیلئے contest کر رہا تھا اور result یہ تھا کہ ۸ ووٹ مجھے ملے تھے . . . . .

خواجہ محمد صفدر ' خود تو نہیں تھے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی : انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا اس لئے وہ خالی ہوئی تھی ۔ ۸ ووٹ میں نے لئے ۸ ووٹ انہوں نے لئے پھر لاٹری نکالی گئی لاٹری میں لامنسٹر صاحب کے nominee کو وائس چیئرمین کی جگہ ملی ۔ میں نے اس کے اوپر کمشنر صاحب کے ہاں اپیل دائر کی جس میں ابھی یہ point involved ہے میں نے یہ پوائنٹ لیا تھا کہ اس میں آفیسر

اور nominated ووٹرز ھیں ۔ serial number ڈالا گیا ھے اور ھمارے لامنسٹر صاحب بھی intreste1 تھے اس لئے serial number کی وجہ سے پتہ چل جاتا ھے کہ الف نے کس کو ووٹ دیا اور "ب" نے کس کو ووٹ دیا۔ (شیم ۔ شیم) اس کے بعد جس نے مجھے سیکنڈ کیا تھا انہوں نے ھائی کوٹ میں بھی رٹ دائر کی اس رٹ میں بھی یہی پوائنٹ لیا گیا ۔ کہ سیریل نمبر دینے کی وجہ سے بیلٹ پیپر غیر قانونی تھا ۔ اور constitution کے خلاف تھا ۔ اس وجہ سے بیلٹ پپر سے پتہ چل جاتا ھے ۔ کہ کس نے کس کو ووٹ دیا اور secrecy بیلٹ میں نہیں رھتی ۔ اس لئے وائس چیئرمین کے الیکشن کورد کیا جائے ۔ اور الیکشن دوبارہ ھونا چاھئے رٹ پٹیشن پینڈنگ تھی ۔ رٹ پٹیشن کے سلسلے میں وائس چیر مین کو بلایا گیا اور ان سے undertaking لی گئی کہ وہ اس وقت تک جب تک رٹ کا فیصلہ نہ ھو جائے اپنی پاور استعمال نہیں کرے گا رٹ ۲۶ تاریخ کو فائنل disposal کے لئے رکھی گئی اور ۲۴ کو یہ آرڈیننس issue ھوا ۔ ۲۷ تاریخ کو سیشن ھو رھا تھا ۔ بلکہ صرف اس وجہ سے کہ ۲۶ تاریخ کو یہ رٹ ختم ھو جائے ۔ شیم ۔ شیم ۔

Khawaja Muhammad Safdar : What a shame to you gentleman

Mr. Speaker : Order - order Please.

قاضی محمد اعظم عباسی : کیونکہ ھمیں بھی تھوڑا بہت قانون آتا ھے اس لئے ھم نے رٹ پٹیشن کو امنڈکر دیا اور وہ رٹ پیش ابھی تک پینڈنگ ھے ۔ کیونکہ آپ صدر محترم یہ سوچیں گے کہ جب آرڈیننس اپنا کام کر چکا ھے تو پھر اس کی منظوری کی کیا ضرورت ھے ۔ اس ایکٹ بنانے کی کیا ضرورت ھے۔ ضرورت اس وجہ سے ھے کہ رٹ ابھی پینڈنگ ھے اسکی ابھی تک disposal نہیں ھوئی ۔ تو صرف اس رٹ کی وجہ سے یہ آرڈیننس لایا گیا ھے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Gross mis-use of powers.

Mr. Speaker : No interruption please.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا یہ ھے قانون سازی جو ھم سے کرائی جارھی ھے ۔

Mr. Ali Gohar Khuhro : On Monday Sir he will continue.

Minister of Health (Mr. Muhammd Khan Junejo) : Sir I move the closure motion.

Mr. Speaker : How long will the member take ?

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Fifteen minutes more, Sir.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet on Monday at 9-00 a.m.

(The Assembly then adjourned till 9-00 a.m. on Monday, the 5th January, 1964.)

APPENDIX A

(Ref. Answer to starred Question number 3578)

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF TOTAL NUMBER OF SEATS ALLOTTED FOR THE DEPARTMENT WITH THE REGION-WISE NAMES OF CANDIDATES SELECTED FOR THE PURPOSE

Yr.	Total Seats allotted	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
1958-59	20	(i) Ch. Mohd Shaffi, Asst : Botanist Rice (Plant Breeding). (ii) Mr. Altaf Hussain Zaid, Lab. Technician, A. R. I. Layallpur. (iii) Mian Mohd Rafiq, Director Soil Conservation, Rawalpindi. (iv) Mr. Mohd Latif, Conservation, Asstt : Conservation, Proj. Rawalpindi. (v) Mr. Abdul Yakub Ch. Agri. Asstt : Lyp. (vi) Mr. Mohd Abdullah Khan Agri Asstt : Cereal Section Lyallpur, (vii) Mr. Mohd Latif, Agri. Asstt : Lyallpur.	(i) Mohd Iqbal Wajih, Asstt : Plant Protection Officer, Hyderabad. (ii) Mr. Ihsan Ali Baluch Sr. Agri. Asstt : now Extra Asstt : Direc. Agri. Thatta. (iii) Dr. Hassan Jaffar, Asstt : Horticultural Officer, Quetta (iv) Mohd Ishaq, Agri : College, Tandojam.	(i) Mr. Mohd Alim Mian, Distt : Soil Conservationist, Mardan. (ii) Mr. Khan Bahadur, Maize, Res. Scheme (Res. Asstt :) Tarnab

Year	Total Seats allotted	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
		(viii) Mr Mohd Baksh Bhatti. Asstt. Prof. of Food Technology, Lyallpur.		
		(ix) Mr. K. S. Rafiqu, Well Supevisor, Lyallpur.		
		(x) Mr. Shah Mohd, Agri Asstt. Chemical Sec. Lyallpur.		
		(xi) Mr. Shamad-ud-Din Butt, Asstt : Professor of Chemistry, Lyallpur.		
		(xii) Mr. Mohd Shafique, Agri. Asstt : Agri. Section, Lyallpur.		
		(xiii) Dr. Ali Mohammad Ch. Agri. Asstt : Fruit Technology Section, Lyallpur.		
		(xiv) Mr. V. M. Hussain, Agri. Asstt : Multan.		
1959-60	24	(i) Comdr. Abdul Latif, principal, Agri. College, Lyallpur (Entomology)	(i) Mr. Hazart Pasha Jagirdar Hyderabad.	(i) Mr. Ahmad Hussain, Res-Tarnab Peshawar.
		(ii) Mr. Mohd Fazil. Distt : Soil Conservationist, Chakwal.	(ii) Mr. Masood Ahmad Mirza, Distt : Soil Conservation ist, Quetta.	(ii) Mr. Mian Said Khan, Horticulturist, Peshawar
		(iii) Mr. Abdul Aziz Khan, Distt : Soil Conservationist, Gujrat.	(iii) Mr. G.R.Manghiran Malani, Sr. Res. Asstt. Tando jam.	(iii) Mr. Ghulam Akbar Shah, Agri Asstt. Plant Protection D. I. Khan.

Yr.	Total Seats allotted	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
		(iv) Mr. Khadim Hussain Malik, Agri. Assistant, Multan.	(iv) Mr. Ghulam Siddique Soofi Lecturer Agricultural College, Tando jam.	(iv) Mr. Atiq-ud-Din, Agri. Asstt : Peshawar.
		(v) Mr. Mohd Rashid, Agri. Assistant Bahawalpur.	(v) Mr. Waji il-Hussain Syed, Lecturer in Agri. A.C. Tando jam.	(v) Mr. Attaullah Khan Asstt; Agri. Engineer, Peshawar.
		(vi) Ch. Bashir Ahmad, Extra Asstt : Director of Agri. Montgomery.	(vi) Mr. Khushnood Ahmad, A. C. Tandojam.	(vi) Mr. Muzaffar Ali Shah, Unit Supervisor, Bannu.
		(vii) Mr. Shaukat Ali Ch. Asstt :Professor of Botany, Iyallpur.	(vii) Mr. Mohd Ishaq, A. C. Tandojam.	(vii) Mr. Usman Ahmad, Agri. Asstt: D. I. Khan.
		(viii) Mr. Abdur Rehman Ch. Asstt: Botanist, (Tobacco) Lyallpur.		
		(ix) Mr Riazur Rehman Gondal, Agri. Assistant Food Technology Sec. Lyallpur.		
		(x) Mr. Mohd Yousaf, Agri. Asstt: Lyallpur .		
1960-61	18	(i) Mr. Abdul Majid Chaudhry, Asstt: Prof.of Botany, Lyallpur.	(i) Mr. Dost Mohd Ch. Dy. Dir. Agri : Quetta.	(i) Mufti Sirajul-Islam, Res. Asstt: Tarnab (Peshawar).

Yr.	Total Seats allotted	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
		(ii) Mr. Khan Ahmad Khan, Agri. Asstt: D.G. Khan.	(ii) Mr. S. M. Mahmood, Asstt: Plant Protection Officer, Quetta.	(ii) Mr. Mohd Suleyman, Economic Botanist, Peshawar.
		(iii) Ch. Ghulam Qadir, Asstt: Plant Protection Officer, Lahore.	(iii) Mr. Mohd Toha Qureshi, Lecturer, Agri. College, Tandojam.	(iii) Mr. Shakir-ulla Khan, Extra, Asstt: Dir. Agri. Campbellpur.
		(iv) Ch Mhod Afzal Naz, Asstt: Botanist Oilseed, Lyallpur.	(iv) Mr. Ghulam Mohd Baloch, Research, Asstt: Tandojam.	(iv) Sh. Ghulam Zakirya, Extra Asstt: Dir. Agri.Bannu.
		(v) Hafiz Abdul Qayoom, Asstt: Entomologist, Lyallpur.		
		(vi) Mr. Sirajud-Din Khan, Asstt: Botanist Cotton, Lyallpur.		
		(vii) Mr. Abdu Rahim Mir, Agri. Asstt: Cereal Section, Lyallpur		
		(viii) S.Siraj-ud-Din Shah, Asstt: Botanist (Maize) Lyallpur.		
		(ix) Mr. Daud Ahmad Khan, Asstt: Fruit Specialist, Lyallpur.		
		(x) Sardar Riaz Ahmad Khan, Asstt: Professor of Agri: Lyallpur.		
9 61-62	21	(i) Mr. Manzoor Ahmad Bajwa, Asstt: Botanist Cereal, Lyallpur.	(i) Mr. Nazir Raza Jafri, Lecturer Agri. College, Tandojam.	(i) Akhtar Beg, Agri. Asst: Tarnab, Peswawar.

Year.	Total seats allotted	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
		(ii) Ch. Noor Mohd, Agri. Asstt: Lyallpur.	(ii) Mr. Mohd Jamil Ch. Research Asstt: A. R. S. Tandojam.	(ii) Mohd Siddique, Asstt: Bot. (Tobacco) Tarnab (Peshawar).
		(iii) Ch. Mohd Anwar Hann, Agri. Asstt: Lyallpur.	(iii) Mr. Mohd Khan Baluch. E. A. D A. Quetta.	(iii) Mr. Altaf Hussain. Ch. Asstt: Horticulturist Veg. Peshawar.
		(iv) Mr. Abdur Rashid Khan, Asstt: Cotton Botanist, Rawalpindi.	(iv) Mr. Mahboob Rasool, Lecturer in Plant Pathology, Tandojam.	(iv) Mr. Abdul Majid, Unit Supervisor, Bannu.
		(v) Hafiz Abdul Qayoom, Asstt: Entomolost, Lyallpur.		
		(vi) Mr. Baka Mirza, Asstt: Horticulture Officer, Bahawalpur.		
		(vii) Mr. M.A; Hammeed, Agronomist, Rawalpindi.		
		(viii) Mr. Khurshid Ahmad, Engineering Asstt. Rawalpindi.		
		(ix) Mr. Khalid Sharif, Unit Supervisor, Montgomery.		

Year.	Total seats allotted	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
		(x) Mr. S. A. Rehman, Unit Supervisor Rawalpindi.		
		(xi) Dr. Mahboob Ali, Cotton Botanist Multan.		
		(xii) Mr. Mohd Nasim, Extra Asstt: Dir, Agri. Lahore.		
		(xiii) Mr. Nazir Hussain, Agri. Asstt Sheikhupura.		
1962-63	23.	(i) Mr. Niaz Hussain, Librarian, Lyallpur.	(i) Mohd Rashid Ch. Demonstrator Agri. College, Tandojam.	(i) Mr. Inayat Ullah Khan, Asstt. Horticulturist, Tarnab
		(ii) Ch. Mohd Abdul Aziz, Cereal Botanist, Lyallpur.	(ii) Mr. M. I. Tunio, Agri. Asstt : Tandsjam	(ii) Mr. Baz Mohd, Res. Asstt : Tarnab.
		(iii) Ch. Abdul Hamid, Unit Supervisor, Lyallpur.	(iii) Mr. A. H. Natali, Agri Asstt. Tandojam.	(iii) Mr. Wali Mohd, Asstt-Sugarbeet, Mardan.
		(iv) Dr. A.G. Bhatti. Maize Botanist, Yousafwala.	(iv) Mr. Mohd Hussain Nizamani, Res. Asstt : Mirpurkhas.	(iv) Mr. Abdul Qadim. Res. Asstt: Kurrem Parachinar.
		(v) Mr. Mohd Hussain Ch. Res. Asstt : A.R.I. Lyallpur.	(v) Mr. Sardar Mohd Moghal, Agri. Research Institute, Tandojam.	(v) Mr. Mohd Suleyman Khan, Economic Botanist, Tarnab.

Year	Total seats allotted.	Lahore Region	Hyderabad Region	Peshawar Region
1	2	3	4	5
			(vi) Mr. Mansoorul Hassan Pirzada, Agri. Research Institute, Tandojam.	(vi) Sh. Dost Mohd., Asstt. Agri. Engineer, D. I. Khan.
			(vii) Mirza Abdul Hamid Beg. Research Institute Tandojam.	(vii) Rana Rifat Saeed, Asstt : Agri. Engineer Research, Peshawar.
			(viii) Mr. Z. A. Munshi, Wheat Botanist., Tandojam.	(viii) Mr. Mohd Hussain, Botanist, D I. Khan.
			(ix) Dr. Sardar Mohd Qureshi Economic Botanist Quetta.	(ix) Mr. Mohibul Haq, Research Asstt : Tarnab, Peshawar
Grand Total		52	28	26

APPENDIX B

(Ref : Starred Question No. 3585)

COMBINED SENIORTY LIST OF CLASS I OFFICERS OF AGRICULTURE DEPARTMENT, WEST PAKISTAN.

Director of Agriculture

S. No.	Name and Qualifications	Date of 1st Appointment in grade.	Date of Confirmation in the grade.
1.	Mr. Fazlur Rahim Khan T.Q.A.M Sc. (Alig)M.Sc. (Calif) M.Sc (Minn) M.A.S.H.S. (U.S.A.) FRHS (England).	15-3-1951	29-9-53

Other Class I Officers

1.	Dr. A. M. Shaikh M. Sc. (Bombay) Ph.D (London) Associate. IARI.	12. 1. 1950	15.5.51
2.	Dr. Abdul Aziz Khan B. Sc (Agri) Ph. D (Hort) Bristol.	18. 5. 49	15 8 51
3.	Mr. Muhammad Bachal Memon B.Sc. (Agri) Bombay.	23.9.43	1.4.47
4.	Mr. Abdul Ghani Pirzada M.Sc (Hort)	22.1.47	22.1.47
5.	Mr. Mohammad Asghar Ginai M. Sc (Calif)	3 3.47	1.4.47
6.	Dr. Abdus Sattar B.Sc (Agr) (Pb) Assoc. IARI, Ph D.D.Sc (London).	24.3.47	15.8.47
7.	Mr. H.K. Moghal. B.Sc (Agr) Associate IARI.	25.4.47	20.1 48
8.	Mr. Abdul Hazaq Pirzada M.Sc (Botany) Bombay.	13.5.1947	13.5.47
9.	Lt. Comdr. Abdul Latif, M.Sc (Agr).	21.9 47	21.9.47
10.	Mr. Anwar Hussain, M.Sc (Pb F.R.I.C. (London)	29.11.47	29.11.47
11.	Mr Abdul Aziz Arian, B Sc. (Agr) Bombay. Ph.D (U.K) M.Sc. Economics (U.S.A.)	5.4.48	1.3.52
12.	Mr. Majid Hassan Khan M.Sc. (Agr) Allahabad, B.Sc. (Agr) Engineering M.Sc. (Agr) U.S.A.	5.3.49	5.3.49

13.	Mr. N.D. Yousuf, B. Sc (Hons) M.Sc. Pb. M.Sc. (Cantab).	7.4.49	7.4.49
14.	Dr. M.A. Qayum, M.Sc (Alig) Ph.D. (Calif).	26.5.1949	....
15.	Mr. Muhammad Rafiq Siddiqi M. Sc. (Bombay)	12 1.1950.	22.8.1952
16.	Dr. Abdul Wahab Khan, M.Sc (Pb)M.Sc. (Calif), F.R.I.C. (London) Ph D.Pb.	24.4.1950	26.4.1950
17.	Mr Abdur Rashid Khan B.Sc (Agr) M.Sc (Agr).	13 5.50	13.5 50
18.	Dr. Abdur Rahim Chaudhry M.Sc. (Agr.) Ph.D.Pb.	7.11 1950	7 11.1950
19.	Dr. C.M. Ishaq B.Sc.(Agr.) Ph D. (U.S.A).	1.4.51	1.4.51
20.	Dr. Muhammad Sharif Chaudhry M.Sc. (U S A.) Ph.D. (Pb) U.S.A.	16.2 52	16 2.52
21.	Mr. Muhammad Saeed Khan B.S.C. (Agri) AssociateIARI.	1.4.52	1.4.52
22.	Mr. Sadiq Ali, B.Sc. (Calif)	20.11 51	5.2 53
23.	Mr. H.W. Moghal, B.Sc (Agr)M.Sc. (U.S.A)	12.8.52	... .
24.	Ch. Muhammad Shafi Gill, M.Sc (Agr) Pb. M.Sc. (Agr) U.S.A.	4.3.53	4.3 53
25.	Mr M H. Panhwar B.Sc. (Mech) Sind.	26.9.53	4.7.61
26	Mr. Obaidullah Jan B Sc. (Agr.) Assoc. IARI.	1.4.54	1.4.55
27.	Mr Fazal Dad Khan M. Sc. (Agr.) Assoc. IARI.	9.1.54	1.4.55
28	Mr Muhammad Suleman B.Sc. (Agr) Assoc. IARI.	1.4.54	1. 9.55
29.	Mr. Musahib-ud.Din, M Sc.(Agr) M.Sc. (U.S.A)	7.7.54	15.2.55
30	Sh. Muhammad Sharif, B.Sc. (Agr) (Pb.)	20.7.54	20.7.54
31.	Dr. M.A. Ghani M.Sc. (Agr)(Pb.) Ph.D. (Massachusetts) U.S.A.	9.4.55	9.4.55
32.	Mr. Atlas Khan B.Sc.(Agr.)	14.6.55	14 6.55

33	Mr. Hamid Hassan Rizvi M.Sc.(Bombay)	15.6.55	15.6.55
34.	Ch. Muhammad Abdul Aziz M Sc. (Agr) (Pb.)Assoc : IARI.	19.7.55	19.7.55
35.	Mr. K.G Rajpar M.Sc. (Horti) U.S.A.	1.9.55	
36.	Dr. Sanaullah M Sc (Agr) U S.A. Ph.D, (U.S.A)	10.10.55	.....
37.	Mr. Abdul Hamid Khan, M.Sc. (Agr.) (Pb.) M.Sc. (U.S.A)	5.5.53	25.8.56
38	Kh. Abdul Haq, M.Sc. (Agr.)	23.2.57	.....
39.	Dr. A. G. Kausar, Ph.D.	15.6.57	.....
40.	Dr. Memon Ph.D. (USA)	16.4.58	.....
41.	Mr. Muhammad Sadiq Khan, Diploma in Civil Eng : USA. Asstt : Member of Amercian Society of Civil Engineering.	24.5.58	
42.	Mr. Ghulam Kasim Qureshi, B.Sc. (AGR)	26.5.58	
43.	Mr. S. M. Naqvi, B.Sc. (Agr.) M.Sc. (USA)	21.7.58	
44.	Dr. D. M. Qureshi, Ph. D. (London)	27.10.58	
45.	Mr. Said Ahmad Malik, M.Sc. (Hons.)	17.11.58	
46.	Dr. Muhammad Afzal, Ph.D. (U.S.A.)	7.11.58	
47.	Mr. Muhammad Sarwar Khan, B. Sc. (AGRI) (Assoc. IARI)	6.10.58	
48.	Mr. M. A. Bhatti, B.Sc. (Agri.) (Bombay), Assoc. D.R.I. Bombay)	7. 11.58	
49.	Mr. Abdul Aziz Khan, M.Sc. (U.S.A.)	6.11.58	
50.	Mr. S.A. Moiz, M.Sc. (Alig) M.Sc. (U.S.A.)	7.11.58	
51.	Mr. Z A. Munshi, M.Sc. (Bombay)	7. 11.58	
52.	Mr. Inamul-Haq M.Sc. (Agri) Pb MSc. (U.S.A.)	6.7.59	
53.	Mr. Mian Said, M.Sc. (Hort) (Pb.) M.Sc. (U.S.A.)	6.11.58	
54.	Barkat Ali Qureshi, M.A. (Economics)	6.11.58	

55. Dr. A.G. Arif
M.Sc. (Agr) Pb Ph D. (Belfast). 6.11.58

56. Mr. Barkat Ullah Khan 17.11.58
M. Sc. (Hort)

57. Mr. Ahmad Pasha Jagirdar, 10.11.58
MSc. (Agr.)Hort.

58. Mr. Abdul Manan Khan 11.12.58
B.Sc. (Agri.) Assoc IARI

59. Dr. Saeed Ahmad, 25.6.59
PhD. (Hort).

60. Mr. Abdul Majid Kazi 2.9.59
S.E. (Mech EIXC)

61. Mr. Sher Muhammad 20.8.59
(N.R.) (Mech).

62. Mr. Said Kamal, B.Sc. 2.10.59
(Agr) B.T.M Sc. (U.S.A.)

63. Dr. M. Kamal, Ph. D D.I.C. 12-1-60

64. M. Muhammad Yunus, 29-2-60
M. Sc. (Agri) (Pb.)

65. Mr. Abdul Hamid Khan 8-3-60
M Sc. (Horticulture) (U S A.)

66. Mr. Muhammad Hussain Shah 6-5-60
MSc. (Agr.) (Pb.)

67. Mr. A.K. Mcci. M.Sc. 16-5-60
(Alig)

68. Mr. Sher Muhammad Malik 18-5-60
B.Sc. (Agr.) (Pb.) Diploma
in Fruit and Vege.
Technology.

69. Dr. S. A. Qureshi M.Sc. 18-5-60
(AGR) Pb. Ph. D. (U.S.A.)

70. Dr. Abdul Ghafoor Bhatti 24-5-60
M.Sc. (Agri) Pb.PH.D (U.S.A.)

71. Malik Muhammad Murtaza 4-6-60
Sharif.

72. Mir Aslam Khan Afridi 14-6-60
B.S.C. (Agr.) Training in Statistics
Assoc. I.A.R.I.

73. Mr. Akbar Ali Ghazi B.Sc. 5.8.60
(Agr.) Pb.

74. Ch. Ikram Ullah, B.Sc. 20-8-60
(Agr.) (Pb.)

75. Mr. Syed Mahmud Ali Bokhari
B.Sc. (Agr) (Pb.) 4-9-60

76. Mr. Muhammad Rashid Khan 20-9-60

77.	Ch. Dost Muhammad B.Sc. (Agr).	3-10-60
78.	Dr. Muhammad Abdullah M.Sc. (Agr.) Pb. MSc. (U.S.A. P.H.D. (U.S.A.)	14-10-60
79.	M. Rasul Baksh Abbasi M.Sc.	30-1-61
80.	Ch. Niaz Ali M.Sc. (Hort)	16-4.61
81.	Dr. Muhammad Bashir Ch. M. Sc, (Agr.) Pb. MSc. (U.S.A.) Ph.D. (Illinois).	26-6-61
82.	Mr. Muhammad Sadiq Qureshi M.A. (Eng.)	1-8-61
83.	Mr Abdul Hameed Ch. B.Sc (Agr)	15-8-61
84.	Mr Shamshad Akhtar Khan M Sc. (USA)	30-9-61
85.	Mr. Taj Muhammad Ch. M.Sc. (U.S.A)	16-11-61
86.	Mr. Muhammad Afzal	29-12-61

Appendix C

STATEMENT INDICATING THE QUANTITIES OF DAMAGED WHEAT IN EACH YEAR DURING THE PERIOD 1953 TO 1963 IN EACH DISTRICT IN WEST PAKISTAN THE MANAGER IN WHICH IT WAS DISPOSED OF AND THE NAMES OF OFFICIALS, IF ANY, RESPONSIBLE FOR THE LOSS.

In respect of answer to part (a of question No. 4570).

Sr. No.	District	Quantity of wheat declared damaged maunds	Manner of Disposal	Names of officials responsible if any for the Loss
1	2	3	4	5
		1953-54.		
1.	LAHORE	23,113-30-0	Auctioned	,,
2.	CAMPBELLPUR	58-38-14	do	,,
3.	MIRPURKHAS	52-20-0	Destroyed by Burning.	
4.	LARKANA	2-20-0	,,	,,
5.	NAWABSHAH	1,675-0-0	,,	,,
6.	THARPARKAR	90-0-0	,,	,,
7.	SUKKUR	270-0-0	,,	,,
8.	SANGHAR	508-0-0	,,	,,
	TOTAL	25,770-28-14		
		1954-55		
9.	GUJRANWALA	176-19-14	Auctioned	,,
10.	SIALKOT	1,541-18-8	,,	,,
11.	GUJRAT	16,100-25-10	,,	,,
12.	RAWALPINDI	28-35-8	,,	,,
13.	CAMPBELLPUR	104-32-4	,,	,,
14.	MIANWALI	98-0-0	,,	,,
		18,050-11-12		

1955-56

15.	LAHORE	3,28'215-13-6	,,	,,
16.	GUJRAT	150 0-0	,,	,,
17.	RAWALPINDI	84-8 11 1/2	,,	,,
18.	CAMPBELLPUR	21-0-3	,,	,,
	TOTAL	3,28,420-22-11/2		

1956-57

19.	RAWALPINDI	55-0-0	AUCTIONED
	TOTAL	55-0-0	

1957-58

NIL

1958-59

20.	JACOBABAD	233-0-0	DESTROYED BY BURNING
	TOTAL	238-0-0	

1959-60

21.	JHELUM	66-33-0	AUCTIONED
22.	RAWALPINDI	38-4-4	,,
23.	CAMPBELLPUR	30-12-9	,,
24.	MIANWALI	7-20-0	Disposal Under Action
25.	MUZFFARGARH	238-0-0	(Cartage Contractor Asstt. Food Control Foodgrains Inspector
	TOTAL	380-29-13	

1960-61

26.	JHELUM	4-16-0	Auctioned (Mr. Mohd Din Fi.) Foodgrains Inspector.
27.	RAWALPINDI	50-20-0	,,
28.	MIANWALI	5-35-0	Disposal Under Auction
29.	BAHAWALNAGAR	41-0-0	Destroyed By Burning SP Plant Protection Officer Agri. Dept., Bahawalnagar.
30.	LARKANA	117-1-10)	Sold/being sold
31.	THATTA	87-23-0)	to
32.	THARPARKER	170-0-0)	Soap Factories

33.	JACOBABAD	21-31-0)	
34.	SUKKUR	785-8-0)	Sold/Being Sold to soap Factories
35.	SANGHAR	1,850-30-0)	
36.	HYDERABAD	5,422-27-0)	
37.	LASBELA	865-0-0	Destroyed
	TOTAL	9,422-11-10	

1961-62

38.	LAHORE	40-32-6	AUCTIONED
39.	SARGODHA	132-27-6	4-0 0 mds. destroyed, disposal of balance is under action.
40.	SHEIKHUPURA	57-6-6	Flyation of responsibility is under action.
41.	RAWALPINDI	37-26-10	AUCTIONED
42.	KHAIRPUR	3-0-0)	Disposal under Action.
43.	NAWABSHAH	237-14-0)	
	TOTAL	508-26-12	

1962-63

NIL

STATEMENT INDICATING THE QUANTITY OF WHEAT STORED IN EACH GODOWN SEPARATELY ON 31ST AUGUST, 1963

(in respect of answer to part (c) of starred Assembly Question No.4570)

S. No.	Name of Centre	Quantity (in maunds)
LAHORE		
1.	Signal Shop.	10,594—27—7
2.	Modle Godown.	2,27,553—28—1
3.	Shahdara.	1,855— 1—6
4.	Premier Flour Mill (Godowns)	3'265—32—4
5.	Sartaj—do— —do—	1,088—30—0
6.	Badami Bagh.	2,700—32—14

7. H.R. Mills.	544—15—0
8. Kasur.	1,15,985— 8—6
9. Pattoki.	6,192—31—5
10. Kot Radha Kishen.	2,627—14—8
SHEIKHUPURA.	
1. Sheikeupura.	72,772—19—6
2. Chuharkana.	30,413—22—4
3. Sangla Hill.	54,139— 3—4
4. Nankana Sahib.	49,344—20—13
GUJRANWALA.	
1. Gujranwala.	81,656—2—6
2. Kamoki.	15,527—39—11
3. Hafizabad.	15,831—21—13
SIALKOT.	
1. Sialkot.	49,217— 6—7
2. Pasrur.	1,610—23—9
3. Norowal.	11,134—2—7
4. Shakargarh.	847—6—11
SARGODHA.	
1. Sargodha.	2,37,510— 4—14
2. Bhalwal.	86,954— 1—11
3. Phularwan.	28,695—15—8
4. Silanwali.	55,446—22—1
5. Jauharabad.	38,206—31—8
6. Qaidabad.	86,222—12—0
LYALLPUR.	
1. Jaranwala.	82,927— 4—6
2. Chaudhary Flour Mills.	17,745—28—14
3. Ganesh Flour Mills.	15,628—12—14
4. Walyat Flour Mills.	5,424—20—84
5. Premier Flour Mills.	4,454— 1—12
6. Lyallpur I.	17,872—25—10
7. Gojra.	65,007— 6—4
8. Toba Take Singh.	91,560—23—10
9. Pirmahal.	67,781—20—6
10. Kamalia.	75,882— 7—1

11. Chak Jhumra.	30,808—30—6
12. Mamu Kanjan.	55,041—24—15
13. Kanjwani.	35,097—14—10
14. Tandlianwala.	42,939— 6—7
MIANWALI.	
1. Mari Indus.	7—20—0
2. Bhakkar.	47,591— 3—2
3. Mianwali.	50,122—19—4
4. Piplan.	36,677—19—14
JHANG.	
1. Chiniot.	28,522— 1—0
2. Jhang.	42,461—32—11
3. Lalian.	28,291—38 7
4. Shahjewana.	23,936—31—0
5. Shorkot Road.	26,130— 0=0
RAWALPINDI.	
1. Sihala.	12,258— 8—15
2. Dina.	50—30—8
3. Bins.	1,03,040—18—10
4. Alqamar Flour Mills.	925—17—8
5. Kashmir Flour Mills.	408—13—8
6. Gojjar Khan.	34,664— 4—4
7. Wah Cantt.	13,143—22—0
8. Texla.	15,183—24—13
CAMPBELLPUR.	
1. Campbellpur.	55,871—26—0
2. Lawrancepur.	20,453—20—3
3. Basal.	24,179—20—6
4 Fatehjang.	5,030— 8—3
5. Talagang.	30—12—9
JHELUM.	
1. Jhelum.	39,394—12—15
2. Chakwal.	38,227—34—4
3. Sohawa.	13,656—24—7
4. Khewra.	12,226—16—15

GUJRAT.

1. Gujrat.	52,522—12—4
2. Lolamusa.	25,780—33—4
3. Mandi Bahauddin.	82,772—30—12

PESHAWAR.

1. Peshawar.	1,54,240—34—7
2. Charsadda.	166— 2—3
3. Nowshera.	14,558—39—13

HAZARA.

1. Havelian.	1,28,407— 8—14
2. Mansehra.	41,214—17—12
3. Abbotabad.	32,884—17—12
4. Batagram.	353—35—8

BANNU

1. Bannu.	37,001— 7—0
2. Lakki.	23,776— 1—0

D.I.KHAN

1 D.I.Khan	38,519—17—12

MARDAN

1. Mardan.	16,877—31—1

KOHAT

1. Kohat.	64,598—11—13

MALAKAND

1. Malakand.	5,716—26—10

BAHAWALPUR

1. Bahwalpur.	75,514—17—12
2. Hasilpur	27,167—31—1
3. Ahmadpur.	27,195— 0—0

BAHAWALNAGAR

1. Bahawalnagar.	50,415—22—3
2. Minchinabad.	13,611—4—7
3. Mecleodgang Rd.	13,611—4—7
4. Dunga Bunga.	13,611—4—7
5. Haroonabad.	82,755—22—3
6. Fortabbas.	13,611— 4—7
7. Chishtian.	82,755—22—3

RAHIMYAR KHAN

1. Rahimyar Khan.	62,828—35—8
2. Sadiqabad.	36,477—31—2
3. Khanpur.	19,095—22—3
4. Liaqatpur.	2,994—17—12-4/9

MUZAFFARGARH

1. Muzaffargarh.	8,112—8—14
2 Leiah.	8,116—26—10

D.G. KHAN

1. D.G. Khan.	10,181—4—7

MULTAN

1. Multan.	58,282—33—4
2. Khanewal.	1,02,823—31—5
3. Mianchannu.	1,03,406—14—0
4. Burewala.	1,42,807—31—1
5 Abdul Hakim.	54,984—17—12
6. Vehari.	1,43,598—8—14
7. Jehanian.	81,693—35—8
8. Karor Pacca.	55,805—22—3

MONTGOMERY

1. Montgomery.	1,25,766—26—10
2. Okara.	1,23,262—8—14
3. Arifwala.	1,63,976—26—10
4. Chichawatni.	1,05,939—0—10
5. Pakpattan.	27,821—4—7
6. Renalakhurd.	24,772—8—14
7. Kassowal.	40,630—36—1
6. Gaggo.	61,001—36—1

HYDERABAD

1. Hyderabad.	2,182,13—13—5

DADU

1. Dadu.	435—22—3

SANGHAR

1, Shahdadpur	326—26—10

THARPARKER	
1. Mirpurkhas	26,732—8—14
2. Digri	17,993—35—8
3. Jhudo	41,823—13—5
KHAIRPUR	
1. Setharja	1,806—26—10
2. Tando Masti	3—0—0
3. Thatta Jaccabad & Nawabshah Distt.	Nil
SUKKUR	
1. Sukkur	2,232—8—14
2. Shikarpur	22,502—31—1
LARKANA	
1. Larkana	408—13—5
LASBELA	
1. Bela	962—5—2
KALAT	
1. Kalat	7,295—22—3
2. Mastung	7,322—31—1
3, Khuadar	3,782—35—8
4. Bagbana	28,011—26—10
5. Sorab	14,591—4—7
6. Gowadar	3,940—0—0
7. Pasni	3,729—17—12
8. Jiwani	725—0—0
9. Panjgar	9,173—35—8
10. Turbat	272—8—14
11. Kharan	14,671—31—1
QUETTA	
1. Quetta	4,07,843—13—5
2. Pishin	12,250—0—0
3. Chaman	42,820—22—3
4 Fortsandeman	7,159—17—12
5. Sibi	10,344—17—12
6. Loralai	20,090—0—0
7. Nushki	23,918—35—8

STATEMENT INDICATING THE QUANTITY OF WHEAT PURCHASED AND SOLD OUT DURING THE PERIOD FROM 1953 TO AUGUST, 1963.

(Relates to S.No. (d) of answer to Starred Assembly Question No. 4570).

Year	Quantity purchased in tons. Indigenous	Imported	Total	Quantity sold in tons.	
1	2	3	4	5	
1953—54	These were pre—integration years. Figures relating to various				
1954—55	integrating units are not available.				
1955—56	3,75,082	5,458	3,80,540	3,14,411	
1956—57	1,74,841	2,30,316	4,05,160	4,92,158	
1957—58	2,52.144	3.16,213	5,68,357	5,48,314	
1958—59	3,58,147	3,23,236	6,81,383	6,69,191	
1959—60	4,52,929	3,28,357	7,81,286	7,12,807	
1960—61	2,592	7,45,893	7,48,485	6,40,774	
1961—62	210	8,20,067	8,20,277	6,44,368	including Karachi
1962—63	28,984	3,49,847	3,78,831	6,68,323	—do—
1963—64 (up to August, 1963).	85,020	3,28,810	4,13,830	1,95,052	—do—

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 6th January, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ○
اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ○
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
مُّهِيْنًا ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

پ-٦ س ع- آیات

اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ بُرا کہے۔ سوائے وہ جو مظلوم ہو اور اللہ (سب کچھ) سُنتا و جانتا ہے۔ اگر تم لوگ کھُلم کھُلا بھلائی کرو گے یا چھُپا کر یا بُرائی سے درگزر کرو گے تو اللہ بھی مُعاف کرنے والا صاحب قُدرت ہے۔ جو لوگ اللہ سے اور اُس کے رسُولوںؑ سے کُفر کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسُولوںؑ میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور ایمان و کفر کے درمیان ایک راستہ نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروںؑ پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی میں فرق نہ کیا، ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان کے صلے عطا کرے گا اور اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Ali.

CONSTRUCTION OF HAROONABAD-FORT ABBAS ROAD

***4691. Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the prescribed time limit for the completion of the construction of Haroonabad-Fort Abbas road which is a part of Bahawalnagar-Fort Abbas road;

(*b*) whether it is a fact that the construction work of the above said road has not been completed within the prescribed time; if so, the additional time required for its completion;

(*c*) the original estimated cost of the construction of said road, which is about 38 miles long;

(*d*) whether it is also a fact that after some time, the estimated cost of the said road was revised, if so, the revised estimated cost thereof;

(*e*) whether it is a fact that due to non-construction of the above said road, the town of Fort Abbas, which is also a tehsil Headquarters, is cut off from its District Headquarter, Bahawalnagar and the people living in the intervening area have to face great inconvenience?

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ (چودھری منظور حسین)—(ا) اور (ب) سابقہ بہاولپور گورنمنٹ نے بہاولنگر سے ڈونگا بونگا تک ۱۸ میل لمبی پختہ سڑک تعمیر کی تھی۔ حکومت مغربی پاکستان نے ڈونگا بونگا سے فورٹ عباس تک ۳۸ء۶۳ میل لمبی پختہ سڑک کی تعمیر کیلئے ۸۸ء۰۴ لاکھ روپے کا تخمینہ منظور کیا ہے۔ جس پر ۵ لاکھ روپے موجودہ مالی سال کیلئے مخصوص ہیں۔ مجوزہ تخمینہ کے تحت ۱۶ میل لمبی سڑک ڈونگا بونگا سے آگے تعمیر ہو چکی ہے۔

(ج) بہاولنگر سے فورٹ عباس تک سڑک کی تعمیر تخمینہ وضع کئے بغیر سابقہ بہاولپور گورنمنٹ کے دور میں شروع ہوئی تھی۔

(د) ڈونگا بونگا سے فورٹ عباس ۳۸ء۶۳ میل لمبی سڑک کی تعمیر کے لئے زیر نظر تخمینہ کا اندازہ ۸۸ء۰۴ لاکھ روپے ہے۔

(ہ) چونکہ مرتب شدہ منصوبے پر عملدرآمد کا دارومدار رقوم کی فراہمی پر منحصر ہے اس لئے سڑک کی تعمیر حصہ جات میں منقسم ہے۔ تاہم یہ امر واقع ہے کہ فورٹ عباس بہاولنگر سے باقاعدہ طور پر پختہ سڑک کے ذریعے منسلک نہیں ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام تسلی بخش ہے اور مذکورہ کام ۶۷-۱۹۶۶ میں ختم ہونے کی توقع ہے۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب برائے تعمیرات یہ بتا سکیں گے کہ ڈونگہ بونگہ سے فورٹ عباس تک کی سڑک کس پنجسالہ منصوبہ میں شامل ہے۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— اس کے لئے ہم نے رقم منظور کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ۶۷-۱۹۶۶ء تک یہ سڑک مکمل ہو جائیگی۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— میرا سوال یہ ہے کہ کس پنجسالہ منصوبے میں اس سڑک کی approval کی گئی ہے۔ کس پنجسالہ منصوبے میں اسے شامل کیا گیا ہے۔

وزیر قانون— میں نے عرض کر دیا ہے کہ یہ سڑک ۶۷-۱۹۶۶ء میں مکمل ہو جائیگی۔ اس کا مطلب ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں رکھی گئی ہے۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— آپ نے فرمایا ہے کہ ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے رقم منظور کی ہے۔ یہ بتلائیے کہ یہ کس پنجسالہ منصوبے میں شامل ہے۔

وزیر قانون— یہ رقم سال رواں کے بجٹ میں منظور کی گئی ہے اور یہ سڑک ۶۷-۱۹۶۶ء میں مکمل ہو جائیگی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے میں ہی یہ شامل ہے۔

NAROWAL-SHAKARGARH, SIALKOT-BAJRA-GARHI-ZAFARWAL AND PASRUR-DASKA ROADS

***4725. Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the amount of work done since June, 1963 on the Narowal-Shakargarh, Sialkot-Bajra-Garhi-Zafarwal and Pasrur-Daska Roads;

(*b*) the dates by which the said roads are proposed to be completed?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) (i) سڑک نارو وال تا شکر گڑھ -/34735 روپے

(ii) سڑک سیالکوٹ ۔ باجرا گڑھی ظفروال -/34023 روپے

(iii) سڑک ڈسکہ تا پسرور -/87723 روپے

(ب) (i) سڑک نارووال تا شکر گڑھ 30-6-1966

(ii) سڑک سیالکوٹ ۔ باجرا گڑھی ظفروال 30-6-1966

(iii) سڑک ڈسکہ تا پسرور 30-6-1965

بشرطیکہ کوئی خاص قسم کی روکاوٹ پیدا نہ ہوئی اور مالی وسائل مہیا ہو گئے ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ سوالات کی چھپی ہوئی اس کاپی میں جتنے سوالات دئے گئے ہیں ۔ ان کے ساتھ لکھا ہوا ہے ۔ جوابات موصول نہیں ہوئے اور ہمیں ان کی کاپی یہاں پر بھی نہیں ملی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو متعلقہ محکمے سے جوابات شائع ہونے کے لئے موصول نہیں ہوئے اور جہانتک آپ کو کاپی ملنے کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جس ممبر صاحب کا سوال ہو ۔ اس کو جوابات کی ایک کاپی مل جایا کرے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان کو کاپی مل چکی ہے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir what about the rest of the House? The whole of the House should know it.

Mr. Speaker: The member can hear the question and the answer, and then put the supplementary.

Mr. Ahmed Mian Soomro: We are also entitled to have a copy of the answer.

Mr. Speaker: This question was raised and it was answered by Malik Qadir Bakhsh. I had held that it would be sufficient if a copy is supplied to the member concerned.

چودھری عبدالرحیم – کیا وزیر تعمیرات بتائیں گے کہ بارھویں تیرھویں میل کے درمیان جو سڑک تعمیر ھوئی ھے۔ وہ دو ایک مہینے میں مکمل ھوئی تھی اور پھر ٹوٹ گئی۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)– میں نہیں کہہ سکتا کہ ٹوٹ چکی ھے یا نہیں اس کے لئے Fresh نوٹس دیجئے۔

چودھری عبدالرحیم– کام کا جو لائحہ عمل انہوں نے دیا ھے اس کے متعلق میں یہ پوچھتا ھوں کہ وہ بارھویں تیرھویں میل کے درمیان سڑک کب شروع ھوئی اور کب ختم ھوئی۔

وزیر قانون– یہ سوال ھی نہیں کیا گیا کہ کب Complete ھوگا اور کب Complete نہیں ھوگا۔ اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

چودھری عبدالرحیم– کیا وزیرصاحب یہ فرمائیں گے کہ اس پر کب کام شروع ھوا اور کب ختم ھوا۔

وزیر قانون– میں نے یہ عرض کیا کہ جو سوال پوچھا گیا اس کا جواب دیدیا گیا ھے۔ اور یہی سوال نہیں ھے اگر یہ سوال پوچھنا ھے تو fresh نوٹس دیجئے میں ریکارڈ دیکھ کر بتادوں گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد – دریافت طلب امر یہ ھے کہ ان سڑکوں کیلئے کل منظور شدہ رقم کتنی تھی۔ خرچ تو آپ نے بتا دیا کہ لاکھوں روپیہ خرچ کیا۔ کیا اس تھوڑےسے عرصہ میں یہ روپیہ خرچ کیا جائیگا آپ نے یہ فرما دیا ھے کہ ان سڑکوں پر اتنی اتنی رقم خرچ ھو چکی ھے۔ میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ بجٹ میں منظور شدہ رقم

کتنی تھی اس تعمیر کے لئے۔اگر یہ رقم تھوڑی خرچ ہوئی ہے تو باقی رقم جو موجود ہے وہ فائننشل year تک خرچ ہو جائیگی ۔

Minister of Law : The question is :—

"(*a*) The amount of work done since June, 1963 on the Narowal-Shakargarh, Sialkot-Bajra Garhi-Zafarwal and Pasrur-Daska Roads;

(*b*) the dates by which the said roads are proposed to be completed?"

مجھے افسوس ہے کہ میں معزز ممبر کے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ جو سوال انہوں نے کیا ہے اسکے ضمن میں یہ نہیں آتا ۔ اس میں جو Material ہے اسمیں میں معزز ممبر کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا ۔ ہمیں نوٹس دیا جائے ۔

Mr. Speaker : Mr. Memon, in the question it was asked—"the amount of work done since June 1963", i.e. how much work has been done and the answer given to that was in the shape of amount. The total amount is naturally a supplementary question.

Minister of Law : The question was—"the amount of work done since June 1963" and in reply to that, the amount of work done has been given.

Mr. Speaker : But the Member wants to know what was the total amount.

Minister of Law : I am sorry, Sir, I am not in a position to give the detail of total amount. I would not at this juncture say that this is the amount sanctioned because that must be——

Mr. Speaker : Yes, yes. That must be accurate and specific.

چودھری عبدالرحیم— پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مالی مشکلات پیش نہ آئیں تو ٹائم کے مطابق کام ختم ہو جائیگا ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سنہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں اسکا بہت سا روپیہ خرچ نہ ہو سکا Lapse ہو گیا تو اسکی کیا وجہ ہے ؟

Minister of Law : I am sorry, I have not been able to follow the member.

Mr. Speaker : The member says that in the year 1962-63 much of the amount lapsed and what are the reasons for that ?

Minister of Law : I cannot say at the spur of the moment as to how much amount was sanctioned in 1962-63 and how much lapsed and on what road.

Ch. Abdur Rahim : On the same road.

Minister of Law : No, Sir, I can't say anything at this stage.

OPENING OF DEG NULLA BRIDGE

*4726. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state the date by which the Deg Nulla Bridge on the Pasrur-Narowal Road is expected to be opened to traffic?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —یہ پل زیر تعمیر ہے اور پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ موجودہ مالی سال کے اختتام یعنی جون ۱۹۶۴ء تک اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائے بشرطیکہ کوئی غیر متوقع دقت پیش نہ آئی ۔ جس صورت میں یہ کام اگلے مالی سال میں مکمل ہوگا ۔

چودھری عبدالرحیم —کیا وزیر متعلقہ فرمائیں گے کہ اس پل پر کام شروع ہوا یا نہیں ۔

Minister of Law : Sir, the difficulty is that construction of this bridge on Deg Nullah was started on 14th November, 1962, and after seating of one of the spans was laid, unfortunately, it cracked and the work was held up. An inquiry on this failure is being conducted and work from the other end of the bridge has already been started and is expected to be completed by June 1964.

CADRE OF S.D.O.'S IN FORMER SIND

*4973. **Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a cadre of S.D.O. in the regions of former Punjab and Khairpur but not in former Sind, if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that the confirmation of Overseers is done according to the service rules in force in the integrating units of the Province; if not, reasons therefor :

(*c*) whether it is a fact that S.D.O.'s are gazetted in former Province of Punjab but not in other parts of the Province; if so, reasons therefor;

(*d*) whether it is a fact that the Government of West Pakistan has recently issued orders to the effect that the S.D.O.'s should be treated as Gazetted Officers, if so (*i*) whether these orders apply to both the Irrigation Department and Buildings and Roads Department and (*ii*) whether the said orders have been complied with ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) جی نہیں ۔

(ب) جی ھاں ۔

(ج) سابقہ صوبہ پنجاب میں سب ڈویژنل افسر پہلے ھی جریدی تھے۔ جہاں تک صوبے کے دوسرے حصوں میں ایس ۔ ڈی ۔ او صاحبان کا تعلق ھے اُن کو جریدی افسر قرار دینے کے احکام جاری ھو چکے ھیں ۔

(د) (۱) ان احکام کا اطلاق صرف محکمہ عمارات و شارعات پر ھوتا ھے ۔

(۲) تا حال نہیں ۔ کیونکہ یہ احکام اس شرط سے مشروط ھیں کہ ان ایس ۔ ڈی ۔ او صاحبان کو جریدی درجہ اس وقت مل سکے گا جب وہ مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن کے مشورے کے ساتھ غیر جریدی درجے سے جریدی درجے تک با ضابطہ ترقی پائیں گے ۔ اس بارے میں ضروری اقدامات کئے جا رھے ھیں ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی۔ بی اینڈ آر کے پبلک سروس کمیشن میں کیوں نہیں بھیجے گئے ۔ ایریگیشن کے کیوں بھیجتے ھیں ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔ ایریگیشن کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا وہ ملک صاحب ھی بتا سکیں گے ۔ جہاں تک بی اینڈ آر کا تعلق ھے تو میں نے جواب دیدیا ھے ھم انکو گزیٹیڈ کر رھے

ہیں ۔ پبلک سروس کمیشن کو کاغذات بھیج رہے ہیں اور وہاں سے Case آنے کے بعد ہم سارے مغربی پاکستان کے علاقہ میں کر دیں گے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی۔ کیا بی اینڈ آر کے Rules الگ ہیں اور ایریگیشن کے Rules الگ ہیں کہ بی اینڈ آر کے S.D.O. پبلک سروس کمیشن کو بھیجے جاتے ہیں اور ایریگیشن کے ایس۔ڈی۔او پبلک سروس کمیشن کو نہیں بھیجے جاتے ۔

وزیر قانون۔ میں پھر عرض کرونگا کہ ایریگیشن میں کون سے Rules ہیں اس سلسلے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

LAHORE-ADINA ROAD IN DISTRICT MARDAN

***5009. Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Parliamentary Secretary Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the condition of the Lahore-Adina Road in District Mardan is deplorable;

(*b*) whether it is a fact that the people of the above said district have been demanding that the said road be repaired and metalled;

(*c*) if answer to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, whether any scheme for the said purpose has been prepared, if so, the estimated cost thereof and the date by which work on it will be started?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)۔

(الف) یہ ایک کچی سڑک ہے اور ٹریفک کی زیادتی کی وجہ سے اس کی حالت تسلی بخش رکھنا مشکل ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) اس کام کا تخمینہ تیار کیا گیا ہے ۔ جو چودہ لاکھ روپے ہے ۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے یہ کام فی الحال نہیں کیا جا سکتا ۔

تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں اس سڑک کی اہمیت اور مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ممکن ہوا تو اس کام کو کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مسٹر عبدالرازق خاں۔ کیا وزیر صاحب از راہ کرم بتائیں گے کہ میرے سوال کے حصہ (ب)

"(*b*) whether it is a fact that the people of the above said district have been demanding that the said road be repaired and metalled."

میں ان کی تکالیف کا ذکر ہے تو جب آپ مانتے ہیں کہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہے تو جواب یہ ملتا ہے کہ اس سال پرویژن ہو رہی ہے اور تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں رکھا جائیگا۔ ہمیں ڈویژنل کونسل نے بتایا ہے کہ اس سال اس پر ۴ لاکھ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اس سال اس پر خرچ نہیں کیا جا رہا ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو رقم ہمیں ملنے والی ہے وہ آپ کم کر دیں۔ آپ صحیح ہیں یا وہ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں اس کے لئے پیسہ رکھا جائیگا۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ ۴ لاکھ ڈویژنل کونسل خرچ کریگی تو اس کا تعلق رورل ورکس ڈیپارٹمنٹ سے ہے جس سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ ہم تو صرف وہ جواب دیں گے جو ہمارے بی اینڈ آر سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر کسی ڈیپارٹمنٹ نے یا کونسل نے پیسے منظور کئے ہیں تو اسکے وہ جواب دہ ہیں۔

مسٹر اجون خاں جدون۔ کیا وزیر صاحب کو یہ علم ہے کہ لاہور آدینہ روڈ کو ۳۵۰ کروڑ میں شامل کیا گیا تھا اگر اس پلان کو عملی جامہ نہ پہنا سکے تو کیا اگلے سال اس کے لئے رقم رکھیں گے۔ بجائے اسکے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے کیلئے کچھ رقم رکھیں۔

وزیر قانون۔ جہاں تک ۳۵۰ کروڑ کا تعلق ہے معزز ممبر کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ پیسہ سنٹرل گورنمنٹ سے ملنا تھا، مگر نہیں ملا۔ نتیجہ یہ ہوا

کہ جب پیسے سے انکار ہو گیا جو بھی سکیمیں بنائی گئیں وہ وہیں کی وہیں رہ گئیں ۔ تو پھر نئی سکیموں کو Scrutinise کیا گیا۔ کچھ نان پی۔ڈبلیو۔ڈی روڈ میں آ جاتی تھیں اور کچھ پی۔ڈبلیو۔ڈی میں آ جاتی تھیں۔ جو پی۔ڈبلیو۔ڈی میں آ گئیں ان کو پی۔ڈبلیو۔ڈی۔بی۔اینڈ۔آر نے سنبھالا اور جو نان۔پی۔ڈبلیو۔ڈی میں تھیں وہ بی۔ڈی ڈیپارٹمنٹ کو دیدی گئیں ۔ تو جہاں تک اس روڈ کا تعلق ہے ہم اس وقت یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کی کتنی Importance سارے ویسٹ پاکستان Basis میں ہر صورت میں شمار کیجائیگی تاکہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں رکھا جائے ۔ اس کے لئے ہم کوئی Commitment نہیں کر سکتے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— جناب وزیر تعمیرات کیا میرے سپلیمنٹری پر غور کریں گے ۔

وزیر قانون— میں نے عرض کیا کہ غور اور Consider ہر صورت میں کیا جائیگا ۔ لیکن میں نے یہ عرض کیا کہ اس وقت ہم ویسٹ پاکستان Basis پر کوئی Commitment نہیں کر سکتے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — جناب میرا سوال یہ ہے کہ آیا آپ کسی سڑک کو پختہ نہیں کرتے اور نہ تعمیر کرتے ہیں جب تک وہ کسی پنج سالہ منصوبہ میں شامل نہ ہو ۔

وزیر قانون— جہاں تک میرا علم ہے یہی ہوتا ہے ۔

مسٹر عبدالرازق خاں— جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۳۵ کروڑ کی سکیمیں اس لئے نہیں کی گئیں کہ سنٹرل گورنمنٹ نے پیسہ نہیں دیا ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے Predecessor نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اپنے وسائل سے ان سکیموں کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے خواہ سنٹرل گورنمنٹ نے پیسے نہیں دئے ۔

وزیر قانون— میں معزز رکن کا جو پہلا سٹیٹ منٹ ہے اس کو نہیں مانتا ہوں کہ میرے Predecessor مسٹر استو ہیں اور میں انکا Successor ہوں۔

میں Successor نہیں ہوں ۔ میں اسمبلی کے اجلاس تک اس ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ہوں ۔ جہاں تک میرے Predecessor نے جیسا کہ معزز ممبر کہتے ہیں، کوئی وعدہ کیا تھا اس کا مجھے علم نہیں ہے ۔ جہاں تک میرے ریکارڈ کا تعلق ہے ہم ضرور دیکھیں گے لیکن پیچھے اور بھی ایک سوال آ رہا ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ منسٹر نے وعدہ کیا تھا کوئی Commitment کی تھی ۔ لیکن جہاں تک بی اینڈ آر کے ریکارڈ کا تعلق ہے کوئی ایسی Commitment موجود نہیں ہے۔ بہر صورت میں معزز ممبر سے کہتا ہوں کہ وہ غلط نہیں کہتے ہونگے مگر میرے ریکارڈ پر نہیں ہے ۔ اسمبلی ریکارڈ میں دیکھیں گے اور اگر وہاں ایسی Commitment مل گئی یا معزز ممبر میرے نوٹس میں لائے تو اس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا جائیگا کہ ایک منسٹر نے Commitment کی تھی کوئی راستہ نکالا جائیگا تاکہ وہ Commitment پوری کی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب سپیکر۔ اس کے متعلق میں عرض کر دیتا ہوں کہ پوزیشن کیا ہے ۔ یہ جو سکیم ساڑھے تین کروڑ کی مرکزی حکومت کو دی تو اس کے بعد گورنر کی زیر صدارت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جو نان پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی سڑکیں ہیں وہ Rural Works Programme میں دی جائیں اور انکی تعمیر کی جائے ۔ اور جو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کی Roads ہیں انکے لئے فنڈ دیئے جائیں ۔ اب ان میں سے انتخاب کیا جا رہا ہے اور جو سڑکیں قابل مرمت ہیں تو وہ ضرور بنائی جائینگی ۔ مگر تمام سڑکیں نہیں بن سکیں گی ۔

مسٹر عبدالرازق خاں — کیا یہ سڑک اس انتخاب میں آئی ہے یا نہیں ۔

وزیر قانون — میں عرض کروں کہ جو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے حصے میں سڑکیں تھیں وہ ۳۹ تھیں ۔ اور اس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جو روڈ ٹرانسپورٹ فنڈ ہے اس میں سے یہ بنائی جائینگی ۔ لیکن روڈ ٹرانسپورٹ کے محکمہ کو یہ اعتراض ہوا کہ ہم وہ بنائیں گے اور ہم اس پر خرچہ کریں گے ۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ ہماری بسیں بھی چلتی ہیں اور ہم ہی ان پر

خرچہ کریں گے۔ تو ہم نے ان کے اعتراض کو مانا ۔ لسٹ میں ۳۹ تھیں اور بعد میں وہ ۱۳ پر لے آئے ۔ تو ہم نے یہ چیز گورنر صاحب کے پاس بھیجی ہے لیکن وہاں سے منظوری نہیں آئی ۔

ماسٹر خان گل—کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ کتنی رقم منظور ہو چکی ہے اس مقصد کے لئے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—اس قسم کے ایک پہلے سوال کے جواب میں یہ تمام چیزیں واضح کر دی گئی ہیں ۔ آپ انتظار کریں ۔

JEHANGIRA-SWABI ROAD

***5010. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Jehangira-Swabi Road is only 12 feet in width, which is insufficient for meeting the requirements of traffic on the said road ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any scheme has been prepared for widening the above said road?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) اس سڑک کی پختہ چوڑائی پہلے دس میلوں میں ۱۲ فٹ اور اگلے دس میلوں میں ۹ فٹ ہے۔ یہ چوڑائی موجودہ ٹریفک کیلئے کسی حد تک ناکافی ہے۔

(ب) جی نہیں ۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ابھی یہ کام نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر نصر اللہ خان خٹک— اس سوال کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ پہلے ۱۰ میلوں میں ۱۲ فٹ اور اگلے ۱۰ میلوں میں ۹ فٹ ہے۔ اور انہوں نے خود تسلیم کیا ہے موجودہ ٹریفک کے لئے کسی حد تک ناکافی ہے۔ تو کیا ان کا ایسا کہنا اس بات کا کافی ثبوت

نہیں ہے کہ یہ ٹریفک کے لئے ناکافی ہے ۔ اس لئے اس فنڈ میں اس سڑک کو بھی شامل کر لیا جائے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— جہاں تک سڑکوں کی موجودہ حالت کا تعلق ہے ہم نے مان لیا کہ یہ ایسی ہے۔ لیکن صرف ایک ہی سڑک تو نہیں سارے مغربی پاکستان کے Basis پر ہم نے کام کرنا ہے اور ان سے زیادہ اور بھی اہم سڑکیں ہیں جنکی طرف توجہ دی جانی ضروری ہے۔ اس لئے میں وعدہ نہیں کر سکتا کیونکہ جب ایسی سیکم تیار ہو جائیگی تو اسکی Relevant priority and importance جو ہے وہ دیکھی جائیگی ۔ اگر اس سٹینڈرڈ کے لحاظ سے یہ سڑک آگئی تو یہ ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ اس لئے ہم اس کے متعلق کوئی Commitment نہیں کر سکتے کہ یہ تھرڈ پانچ سالہ منصوبہ میں آئے گی یا نہیں ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک— ابھی تک جتنے سوالات میں نے دیکھے ہیں جو سابق فرنٹیئر سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سب کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ مالی وسائل کیوجہ سے یہ چیز نہیں ہو سکتی ۔ میں وزیر متعلقہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی آپ خرچ کر رہے ہیں کیا اس میں سے کچھ سابق فرنٹیئر صوبہ کی کسی سڑک پر بھی خرچ ہوگا یا نہیں ؟

وزیر قانون—یہ اس وقت تو ہم نہیں کر سکتے کہ معزز ممبر کو تفصیل وار بتایا جائے کہ سابق فرنٹیئر صوبہ کی سڑکیں جو ہیں ان پر خرچ کیا جائیگا یا نہیں ۔ لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہیں اور بالکل ذمہ داری سے کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک فرنٹیئر صوبہ کا تعلق ہے اور مجھے امید ہے کہ محکمہ کے سامنے یہ بات ہے کہ وہ پسماندہ علاقہ ہے ہر ممکن لحاظ سے اس کو ترجیح دی جائیگی اور اسکی جو کمی ہے اسکو پورا کیا جائیگا ۔

SWABI-MARDAN ROAD

***5011. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Swabi-Mardan Road is too narrow to cope with the rush of traffic thereon;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any scheme for widening and repairing the said road has been prepared?

پارلیمنٹری سیکرٹری— (چودھری منظور حسین)

(الف) جی ھاں ۔ مگر ھماری بہت سی شاھراھیں بھی ابھی تنگ ھیں جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے جلد چوڑی نہیں کی جا سکیں۔

(ب) سپرنٹنڈنگ انجینیئر کے دفتر میں اس کا تخمینہ تیار کیا گیا ھے۔ مگر مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے موجودہ پنجسالہ منصوبہ میں اس کام کا ھونا ناممکن ھے۔ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں اس کام کی اھمیت کے مطابق غور کیا جائے گا۔

TOLL TAX ON BOAT BRIDGE AT PAIHUR

***5012. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that toll has been levied on the traffic passing over the boat bridge constructed at Paihur;

(*b*) whether it is a fact that Tarbela Dam is being constructed at the place mentioned in (*a*) above and the imposition of the above said toll is causing great inconvenience to the people of the area;

(*c*) whether it is a fact that the Minister concerned had promised to abolish the said toll or revise its rate ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the feasibility of abolishing the above said toll?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) جی ھاں ۔

(ب) تربیلا ڈیم پر کام ابھی تک شروع نہیں ھوا۔ بلاشبہ جائزے اور تحقیق کا کام جاری ھے۔ کشتیوں کے پل کی سہولتوں سے مستفید ھونے والے لوگوں سے محصول وصول کیا جاتا ھے۔

(ج) محکمے کے پاس ریکارڈ میں کوئی ایسی ضمانت نہیں ھے۔

(د) معاملے پر ابھی تک مستعدی سے غور کیا جا رہا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ فیصلہ بہت جلد ہو جائیگا ۔

مسٹر عبدالرازق خان— جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ وزیر مواصلات نے پیہور پل پر ٹیکس کے ہٹانے یا اس میں کمی کے متعلق وعدہ نہیں کیا۔ میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلا سکتا ہوں کہ جناب استو صاحب نے اس کے متعلق وعدہ فرمایا تھا۔ کیا آپ اس کے متعلق تحقیقات فرمائیں گے کہ جناب استو صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا یا نہیں —

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ میں اتنی جرات نہیں رکھتا کہ میں معزز ممبر مسٹر رازق کو جو کافی چست ہیں اور باقاعدگی سے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں Contradict کروں ۔ جہاں تک یہ جواب ہے کہ یہ کہا گیا ہے کہ بی اینڈ آر کے ریکارڈ پر کوئی Commitment موجود ہے یا نہیں اور یہ ہو سکتا ہے کہ اسمبلی کے اندر منسٹر صاحب نے یہ کہا ہو اور کوئی Commitment کی ہو ۔ اسمبلی کے ریکارڈ پر نہیں ہے اور بی اینڈ آر کے ریکارڈ پر بھی نہیں۔ لیکن ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک پی ڈبلیو ڈی اور بی اینڈ آر کے ریکارڈ کا تعلق ہے ایسی کوئی Commitment موجود نہیں اور یہ عرض کر دیا گیا ہے کہ ہم کوشش کریں گے لیکن اگر ہے تو اس Commitment پر ہم Morally Bound ہیں کہ ہم اس کو Honour کریں اور وہ ہونا بھی چاہئیے ۔

مسٹر سپیکر— جو Commitment آپ کرتے ہیں کیا اس کو محکمہ متعلق نوٹ نہیں کرتا ۔

وزیر قانون— صاحب کوئی Regular طریقہ تو نہیں ہے مگر کرنا چاہئیے ۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں خود وہ نوٹ کر لیتا ہوں اور محکمہ کو لکھ کر بھیج دیتا ہوں کہ یہ Commitment ہے۔ مجھے ذاتی علم نہیں ہے۔ اور اس سلسلے میں میں نہیں کہہ سکتا کہ وزیر صاحب کی

طرف سے کوئی Commitment ہے یا نہیں ۔ تو ان حالات میں معذور ہوں اور زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

مسٹر سپیکر— ویسے میمن صاحب میں ایک عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جو سوالات یہاں ممبر صاحبان کرتے ہیں ان کے متعلق یقین دہانیاں یہاں منسٹر صاحبان دیتے ہیں ۔

It is obligatory on the departments concerned to note and see that those commitments are fulfilled.

Minister of Law: I entirely agree with the Chair that it should be done. But the question is that it is to be verified. If there is anything on the Assembly record then the department concerned will really be pulled up as to why there is no note on their record. But this, as I have respectfully submitted, is subject to correction. At the present moment I cannot say anything about the gentleman who is no longer a Minister or a member of this House. I cannot vouchsafe the correctness of the statement made here. But I say I cannot dare to oppose him or to contradict him so long as the record is not here.

مسٹر اجون خاں جدون— میں نے پچھلی دفعہ سیشن میں جناب وزیر صاحب کو یہ سوال کیا تھا اور وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ معاملہ زیرغور ہے اور اس بارہ میں یقین بھی دلایا تھا ۔ جہاں تک مجھے علم ہے کہ وہاں پر لوگوں کو ملازمت کے سلسلے میں جانا پڑتا ہے اور کئی دفعہ انہیں ملازمت ملتی بھی نہیں ۔ تو ان کو آنے جانے کا مفت میں یہ Toll Tax پڑ جاتا ہے ۔ اگر آپ کا ریکارڈ اس کے متعلق کچھ بتادے تو کیا پھر اس پر فوری طور پر غور کریں گے ۔

وزیر قانون— جب ریکارڈ آئے گا تو ہم اور محکمہ متعلقہ بھی اس وعدے کو پورا کرنے کے اخلاقاً پابند ہیں ۔

CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER INDUS BETWEEN NAWAB SHAH AND DADU DISTRICT

***5035. Rais Allan Khan Leghari**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state whether it is a fact that Government have decided to construct a bridge over Indus between Nawab

Shah and Dadu District; if so, the time by which the work on the bridge is likely to be started?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— دادو اور نواب شاہ اضلاع کو دریائے سندھ پر کشتیوں کے پل کے ذریعے ملانے کا منصوبہ تیار کیا جا چکا ہے۔ اور پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کو برائے منظوری ارسال کیا جا چکا ہے۔ موجودہ مالی سال میں مبلغ دس لاکھ روپیہ اس کام کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کی منظوری کے بعد ٹنڈر طلب کئے جائیں گے۔ مجوزہ رقم موجودہ مالی سال میں خرچ کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔

مسٹر علی گوہر کھوڑو—کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع نواب شاہ اور دادو کے درمیان پل بنانے کی سکیم کب کمیٹی کو بھیجی ہے۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— جناب والا — اس وقت تاریخ اس لئے نہیں دے سکتے ممکن ہے کہ غلطی ہو جائے۔ اگر ہم کوئی تاریخ دیتے ہیں اور شاید غلط ہو جائے تو دوسرے دن پرولیج موشن آجاتا ہے۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: How will this amount of ten lakhs be spent?

Minister of Law: It will be spent for the construction of a boat bridge to connect Nawab Shah with Dadu District.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: I think ten lakhs will be for the preliminary expenses otherwise how can we construct a bridge within ten lakhs?

Minister of Law: If the Member kindly looks into the question it is about the construction of a bridge which is definitely distinct from a boat bridge.

The reply impliedly says that there is no proposal for the construction of any bridge in the ordinary sense but the proposal is to construct a boat bridge for which ten lakhs have peen sanctioned and in the current year's budget a scheme has been sent to the Provincial Development Working Party. As soon as OK-signal is received the work will go ahead over the construction of a boat bridge.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: Will the amount be utilised this year or will it be surrendered towards the end of the year?

Minister of Law: We hope that the Provincial Development Working Party will rise to the occasion, look to the good of the country and give the OK- signal. At the present moment I cannot make any other commitment beyond hoping.

DEVELOPMENT OF KERCHAT OR RANIKOT AS A HILL STATION

***5036. Rais Allan Khan Leghari**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that there is no Hill Station in Hyderabad Division; if so, whether there is any scheme under the consideration of Government to develop Kerchat or Ranikot as a hill station?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— (۱) جی ہاں
(۲) جی نہیں

REPAIRS TO ROAD FROM KOTRI TO THANO BULLA KHAN

***5054. Rais Allan Khan Leghari**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state whether it is a fact that the road from Kotri to Thano Bulla Khan is in a very bad condition and requires immediate repairs; if so, whether Government intend to repair the said road; if so, when, if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) — کوٹری سے تھانو بلا خان تک سڑک ایک کچی اور اچھے موسم میں کار آمد سڑک ہے۔ یہ چالو حالت میں ہے اور اسے موٹر گریڈر کے ذریعے اور نرم جگہوں پر بجری کے استعمال سے ٹریفک کے قابل رکھا جاتا ہے۔

CONSTRUCTION OF A ROAD FROM KARACHI TO SEHWAN *via* THANO BULLA KHAN, KERCHAT, RANIKOT AND SANN TO LARKANA

***5055. Rais Allan Khan Leghari**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state whether Government have considered the necessity and importance of the construction of a road from Karachi to Shewan *via* Thano Bulla Khan, Kerchat Ranikot and Sann to Larkana; if so, the result thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— کراچی سے تھانو بلا خان تک ایک جزوی طور پر بجری دار اور جزوی طور پر کچی

اور اچھے موسم میں کار آمد محکمہ تعمیرات عامہ کی سڑک موجود ہے۔ ضلعی کونسل کی ایک کچی سڑک تھانو بلا خان کو سہوان سے ملاتی ہے۔ زیادہ ضروری سکیموں کی وجہ سے کراچی سے سہوان تک براستہ تھانو بلا خان کرچاٹ و رانی کوٹ وغیرہ پختہ سڑک بنانے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔تاہم کراچی سے حیدرآباد تا لاہور ایک قومی شاہراہ تعمیر کرنے کی ایک تجویز زیر غور ہے۔ یہ شاید تھانو بلا خان سے ۱۰-۱۵ میل کے جنوب میں گذرے۔ غیر ملکی مشیر ملک کے بہترین مفادات کو پیش رکھتے ہوئے اس کی موزوں گذرگاہ مقرر کریں گے۔ مجوزہ سڑک کے متعلق تفتیش و سروے کا کام جاری ہے۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : The Minister has just said that the scheme is under consideration. Before One Unit this road was sanctioned. Part of it has been constructed and part of it is still lying unconstructed.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : We are sorry we cannot answer this question now whether this was sanctioned before the unification or thereafter. The lady Member might put a separate question and give notice and we will answer.

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی — وزیر صاحب اس Region کو belong کرتے ہیں۔

He very well knows that it is a fact.

Minister of Law : I have never contradicted the lady Member for what I know. She may be speaking the truth, nothing but the truth and the whole truth. So far as I am concerned I do not belong to Shewan, Thano Bulla Khan Kerchat, Ranikot or Sann. So far as my personal knowledge is concerned, as belonging to that region, I know nothing. It cannot be a hidden matter. It is a matter of record and the member might put this question here or outside if she wants to know the details. We will be prepared to place all the details at her disposal.

SHORTAGE OF HOUSING ACCOMMODATION IN HYDERABAD CITY

***5066. Mr. Qazi Muhammad Azam** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state whether it is a fact that there is a great shortage of housing accommodation in Hyderabad City; if so, the steps Government intend to take to remedy the situation?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— جی ھاں ۔ حیدرآباد میں مکانات کی قلت کو دور کرنے کے لئے ایک دیگر اضافی بستی کی سکیم زیر غور ھے ۔

Qazi Muhammad Azam : How long will that scheme take?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Alternative proposals are being considered. One is to acquire a piece of land measuring nineteen hundred acres between the Industrial Area and the Latifabad Satellite Town. Another alternative is to acquire land on the Hala Road, and probably the Member is aware of it. This year a sum of fifty thousand rupees has been sanctioned to carry out the survey. As soon as the survey is over the feasibility will be considered and work will be taken in hand as and when the funds permit.

CONSTRUCTION OF A ROAD BETWEEN VILLAGE DRADUR AND VILLAGE KHAMSA IN KURRAM AGENCY

*5110. **Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that soap-stone has been found in village Dradur in Kurrum Agency.

(*b*) whether it is a fact that there is no road between village Khamsa and the above-mentioned village;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend io construct a road between the said two villages which are at a distance of 4 or 5 miles from each other?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔

(الف) اس سوال کا تعلق اس محکمے سے نہیں ھے ۔ جواب کیلئے سوال محکمۂ متعلقہ یعنی صنعت و حرفت کو بھیج دیا گیا ھے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی تجویز اس محکمے کے پیش نظر نہیں ھے ۔

ماسٹر خان گل—جناب والا ۔ سوال تو سڑک بنانے کے متعلق ھے ۔ کیونکہ وھاں صابن بنانے کے پتھر دریافت ھوئے ھیں ۔ وھاں سڑک کے بغیر

کام نہیں چل سکتا ۔ سڑک بنانے کا تعلق تو اس محکمہ سے ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—جناب والا ۔ ان کو جواب دیا گیا ہے ۔ At present there is no such proposal in this department. اس وقت اس ڈیپارٹمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی سکیم زیر غور ہے ۔

خان اجون خان جدون — جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ جب آپ تسلیم کرتے ہیں کہ سڑک کی ضرورت ہے ۔ کیا اس کیلئے سروے کیا جائیگا اور معلومات حاصل کی جائینگی ؟

وزیر قانون—جہاں تک معزز ممبر کی تجویز کا تعلق ہے وہ consider ضرور کی جائے گی ۔ اس ہاؤس میں تجریز آنے سے پہلے کوئی سکیم نہیں ہے ۔ اگر معزز ممبر فرماتے ہیں تو ہر صورت میں consider کیا جائیگا ۔

INCREASE IN THE NUMBER OF BUSES PLYING ON SAMANABAD-DAROGHAWALA ROUTES

***5146. Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the number of buses plying on Daroghawala. Samanabad route is quite inadequate, resulting in overloading of the buses plying on the said route ;

(*b*) whether it is a fact that the residents of Samanabad have to wait for a considerable time to get a bus on the route ;

(*c*) whether it is a fact that the number of buses plying on Krishan Nagar-Railway Station routes is more than thrice the number of buses plying on the route mentioned in part (*a*) above ;

(*d*) whether it is a fact that the population of Samanabad is more than that of Krishan Nagar;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for disparity in the number of buses plying between the said two routes and whether Government intend to increase the number of buses plying on Samanabad-Daroghawala route; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) : (*a*) No. Samanabad-Daroghawala route has recently been augmented with 12 double decker buses and the total number of buses now operating on this route is 19. This includes 4 buses operated as shuttle services during peak hours. Moreover 3 single deckers plying on this route are also being replaced by double deckers with a view to providing increased seating capacity. No overloading is allowed beyond the limit of standing passengers admissible under the rules.

(*b*) No. The schedules are properly maintained and buses are operated at a frequency of 12 minutes.

(*c*) No. The number of buses plying on Krishan Nagar Railway-Station route is 20 as against 19 on Samanabad-Daroghawala route.

(*d*) Krishan Nagar-Railway Station route is the oldest route and is surrounding by thickly populated areas and busy commercial points whereas considerable portion of Samanabad-Daroghawala route is not so thickly populated and established from the traffic point of view.

(*e*) Does not arise.

CONSTRUCTION OF NEW ROADS IN BAHAWALNAGAR DISTRICT FROM 1958 TO-DATE

***5153. Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) the names of the new roads constructed in Bahawalnagar District from 1958 to-date ;

(*b*) the number and kind of roads proposed to be constructed under the Third Five Year Plan in the said district?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) ضلع بہاولنگر میں ۱۹۵۸ء سے لیکر ابتک مندرجہ ذیل نئی سڑکوں کی تعمیر ہوئی ہے۔

(۱) بہاول نگر ۔ بھکن روڈ لمبائی ۶ء۷۸ میل ۔

(۲) بہاول نگر ۔ فورٹ عباس روڈ ۱۶ء۵۰ میل ۔

(۳) سٹیٹ ہائی وے (بہاول پور اور بہاولنگر کے مابین) لمبائی ۳۹ میل ۔

(ب) تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے تحت مذکورہ ضلع میں جن سڑکوں کی تعمیر ہوگی اُس کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ ابھی زیر غور ہے۔

CONSTRUCTION OF BRIDGE ON NULLAH DEG IN SIALKOT DISTRICT

***5164. Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the date on which the work on the construction of the bridge on Nullah 'Deg' in Sialkot District was started;

(*b*) the estimated cost of the said work and the amount so far paid to the contractors;

(*c*) whether it is a fact that the work on the construction of the said bridge was abandoned and has not so far been restarted if so, (*i*) the date of its abandonment alongwith the reasons therefor; (*ii*) the date on which the said work will be restarted and the expected date of its completion?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) ضلع سیالکوٹ میں ڈیگ نالہ کے پل کی تعمیر ۱۴ نومبر ۱۹۶۲ء کو شروع ہوئی تھی۔

(ب) اس کام کی تخمینی لاگت مبلغ ۹,۸۷,۲۰۰ روپے ہے اور اس وقت تک ٹھیکیدار متعلقہ کو ۴۸۰۳۴۴ روپے ادا کئے جا چکے ہیں۔

(ج) ہاں۔ واقعی پل کی چھت کا کام ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء کو عارضی طور پر ملتوی کیا گیا تھا۔ کیونکہ پہلے نارووال کی طرف پہلے وایا (span) کے کالب کھولنے پر اس میں کچھ شگاف دیکھے گئے۔ جس سے معاملہ میں تکنیکی اور دوسری تفتیش ضروری ہوگئی تا ہم ایسی تفتیش جاری ہے۔ اور کام پھر دوبارہ دوسری جانب سے شروع کیا جا رہا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ جولائی سن ۱۹۶۴ء تک سارا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

چودھری عبدالرحیم— جناب والا ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ھے کہ کام شروع کر دیا جائیگا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ یہ کام کس تاریخ سے شروع ھو جائیگا؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے بتایا ھے کہ کام ستمبر ۱۹۶۳ء سے شروع ھو چکا ھے ۔ اور یہ جولائی ۱۹۶۴ء میں مکمل کر دیا جائیگا ۔

چودھری عبدالرحیم — جناب والا ۔ کیا وزیر متعلقہ فرمائینگے کہ یہ جو cracks ھوئے ھیں ۔ کیا ان کی وجہ یہ ھے کہ material کی proportion according to specification برابر نہیں ڈالی گئی تھی ؟

Minister of Law: That question is under investigation and, therefore, at the present moment it is not possible to say with accuracy the reasons therefor. This may be one of the reasons. There may be some other reasons. This may be an addition or may not be there. The metter is under examination. As soon as the investigation is over, we will surely be pleased to give the reasons to the House. But at the present moment we cannot say what is the reason.

چودھری عبدالرحیم—جناب والا ۔ کیا جناب وزیر متعلقہ فرمائینگے کہ ٹھیکیدار کو ۴ لاکھ ۸۰ ھزار روپے کی جو payment ھوئی ھے ۔ اس سے آج تک کل کتنا کام ختم ھوا ھے ؟

Mr. Speaker: This is not a supplementary. The member may give fresh notice.

چودھری عبدالرحیم— جناب والا ۔ حکومت نے ۴ لاکھ ۸۰ ھزار روپے کی payment کس حساب سے کی ھے ؟

وزیر قانون — جناب والا— اس سوال کے جواب میں میری گذارش یہ ھے کہ جس حساب سے اس کام کا ٹھیکہ دیا گیا تھا اور جس rate پر اس ٹھیکیدار کا ٹنڈر منظور کیا گیا تھا اس لحاظ سے جتنا کام ختم ھوا ھوگا اتنے پیسے اسے مل گئے ھونگے لیکن اس کے باوجود ابھی کچھ پیسے رکے پڑے ھیں ۔

چودھری عبدالرحیم— جناب والا — پل کا بڑا اہم سوال ہے۔ اور اس سے تو پبلک کی آمد و رفت کا تعلق ہے۔

Mr. Speaker: Now I have called the next question.

CONSTRUCTION OF ROADS IN RURAL AREAS OF WEST PAKISTAN

***5200. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Central Government provided an aid of Rs. 3.5 crores for the construction of roads in West Pakistan and a scheme for it was prepared by the Provincial Government ;

(*b*) whether it is a fact that subsequently the Provincial Government decided to construct some of the roads included in the above scheme from the funds allocated for the rural works programme;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the names of such roads and the amount allocated for the construction of each of them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ مرکزی حکومت نے سڑکوں کی تعمیر کے لئے مبلغ ۳٫۵ کروڑ روپے کی امداد مہیا کی تھی ۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے اس کام کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۳٫۵ کروڑ روپے کی اضافی رقم بہم پہنچانے کا وعدہ کیا تھا ۔ لیکن چند ناگزیر حالات کے باعث آخر کار اس وعدہ کو حقیقی صورت نہ دی جا سکی ۔

البتہ یہ امر واقعہ ہے کہ اس وعدہ کے پیش نظر صوبائی حکومت نے مغربی پاکستان میں سڑکوں کی تعمیر کی خاطر ایک منصوبہ تیار کیا تھا ۔

(ب) یہ درست ہے کہ جب صوبائی حکومت کو مبلغ ۳٫۵ کروڑ روپے کی رقم مرکزی حکومت سے ملنے کی توقع نہ رہی تو فیصلہ کیا گیا تھا کہ وہ سڑکیں جو کہ محکمہ تعمیرات و شاہرات کے نظم

میں شامل نہیں ہیں ان کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال کے دیہی تعمیرات کے دس کروڑ والے منصوبہ میں سے رقم فراہم کی جائیں۔

(ج) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو اس نوعیت کی ۳۹ سڑکوں کی فہرست مزید کارروائی کی غرض سے ارسال کی گئی تھی سڑکوں کی یہ فہرست منسلک ہے۔*

مسٹر اجون خان جدون— جناب والا۔ اس کے ساتھ ۳۹ سڑکوں کی ایک فہرست دی ہوئی ہے اس کا Heading ہے۔

List of non-PWD roads proposed to tbe financed from the Rural Works Programme

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ اس کی item نمبر ۳ Construction of Topi Gandhap Road کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں۔ Rural Works Programme میں نہ کوئی سکیم ڈسٹرکٹ کونسل نے منظور کی ہے اور نہ ڈویژنل کونسل نے اور نہ ہی اس پر کوئی کام شروع ہوا ہے۔

دوسری item جو میرے علم میں ہے وہ نمبر ۱۳ پر ہے۔ یعنی Construction of Old Mora Sharif Road۔ اس کے لئے اس سال ۲ لاکھ روپے Rural Works میں منظور کئے گئے ہیں۔ یہ رقم آپ نے یہاں تو منظور کر دی ہے لیکن وہاں جن لوگوں نے یہ پیسے خرچ کرنے ہیں۔ ان کو اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں۔ نہ اس کی کوئی سکیم بنائی ہے اور نہ اس پر کوئی کام شروع ہوا ہے۔ اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— جناب والا۔ میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے اس کی وضاحت کر دوں کہ جو سکیمیں یہاں بیان کی گئی ہیں ان کا کام اس رقم سے کیا جاتا تھا جو ساڑھے تین کروڑ روپے ہمیں

*Please see Appendix A at the end.

سنٹرل گورنمنٹ سے ملنا تھے - جب وہ رقم نہ ملی تو پھر یہاں بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کو categories میں بانٹ دیا جائے - ایک category تو وہ تھی جو PWD کی نہ تھیں اور دوسری وہ جو PWD کی تھیں - یہ فہرست جو دی گئی ہے یہ ان سڑکوں کی ہے جو PWD کی نہ تھیں - چنانچہ بنیادی جمہوریتوں کے محکمے کو بھیج دی گئی تاکہ وہ Rural Works Programme کے پیسوں سے اس کام کو چلائیں - بہر حال یہ اب ان کی ذمہ داری ہے کہ انہوں نے یہ سکیمیں Rural Works Programme میں ڈالی ہیں یا نہیں ؟ اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ اب Rural Works Programme سے Buildings & Roads Department کا کوئی تعلق نہیں اور اگر انہوں نے کوئی بات دریافت کرنا ہو تو بنیادی جمہوریتوں کے محکمے سے دریافت کریں- جہاں تک Buildings & Roads کے محکمے کا تعلق ہے میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ پہلے ۳۹ سڑکوں کی سکیم تھی اور تمام روپیہ انہیں پر خرچ ہونا تھا - لیکن انہوں نے جواب دیا کہ جن سڑکوں پر بسیں چلتی ہیں ہم صرف ان کے لئے پیسے دینگے دوسروں کے لئے نہیں - تو اب جو باقی رقم رہ گئی ہے وہ صرف ۸۳ لاکھ روپے ہے اور وہ ان سکیموں پر خرچ کی جائیگی جو اب بنائی گئی ہیں اور جو صرف ۱۳ سڑکوں کے متعلق ہیں اور جن کی فہرست بھی دی گئی ہے وہ گورنر صاحب کو بھیجی گئی ہیں - جب وہاں سے منظوری آ جائیگی تو PWD Buildings & Roads کی رقوم ان پر خرچ ہو جائینگی - لیکن جہاں تک دوسری سڑکوں کا تعلق ہے - وہ بنیادی جمہوریتوں کے محکمے سے متعلق ہیں - لہذا ان کے متعلق معلومات اس محکمے سے حاصل کی جائیں -

ماسٹر خان گل — جناب والا- بجٹ سیشن کے دوران ۱۷ جولائی کو جناب گورنر صاحب کی زیر صدارت ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں وزیر خزانہ اور وزیر مواصلات بھی موجود تھے- اس کے بعد ہمیں بتایا گیا کہ جو سڑکیں وہاں تعمیر ہونا تھیں ان کے لئے دوبارہ منظوری دی گئی تھی - افسوس کہ اس وقت ہمارے لیڈر یا وزیر مواصلات یہاں موجود نہیں - ورنہ یہ بات صاف ہو جاتی -

اب ایک طرف وزرا اور حکومت کی طرف سے یہ کہہ دینا کہ یہ کام ہو جائیگا ۔ اور پھر دو تین ماہ بعد یہ سننا کہ یہ کام نہیں ہوا ۔ کم از کم میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی اور اگر ہمارے لیڈر اور وزیر مواصلات یہاں ہوتے تو میں ان کے سامنے کہتا اور جب کہ متعلقہ ممبر بھی یہاں موجود ہیں کہ انہوں نے جو سڑکوں کی سکیمیں دی تھیں تو انہیں وعدہ دیا گیا تھا کہ کسی سڑک پر دو لاکھ اور کسی پر تین لاکھ روپے منظور کئے گئے تھے ۔ اور تین ماہ بعد یہ جواب دیا گیا ہے کہ ان کے لئے کچھ بھی نہیں ۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی ۔ لہذا مجھے یہ سمجھائی جائے ۔

وزیر قانون— جناب والا ۔ جہاں تک وزیر خزانہ یا ہمارے لیڈر صاحب کا تعلق ہے ۔ اگر انہوں نے کوئی وعدہ کیا تھا تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔ میں معزز ممبر سے معافی کا خواستگار ہوں ۔ کیونکہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ۔ جب ہمارے لیڈر صاحب اس ہاؤس میں تشریف لائیں یا معزز ممبر اگر مناسب سمجھیں تو ہاؤس کے باہر اس کے متعلق دریافت کر سکتے ہیں ۔

مسٹر اجون خان جدون— جناب والا ۔ جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ موجودہ فہرست کا تعلق Rural Works Programme سے ہے ۔ ان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے ۔ جب یہاں گورنر صاحب کی زیر صدارت کمشنروں کی کانفرنس ہوئی تھی تو اس وقت بھی یہی فہرست ان سکیموں کے ساتھ منسلک تھی ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں حکومت کا کچھ کام تو ہے ۔ وہ ان سے پوچھ تو سکتی ہے کہ آخر ان دو سڑکوں یعنی موڑہ شریف روڈ اور گندھپ روڈ کو Rural Works Programme میں کیوں شامل نہیں کیا گیا ؟

وزیر قانون— جناب والا ۔ میں پھر عرض کرونگا کہ انہوں نے کیا ہے یا نہیں ۔ اور اگر نہیں کیا تو کیوں ؟ اس کا جواب تو وہی محکمہ دے سکتا ہے ۔ جب اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ کام محکمہ بنیادی جمہوریت کے Rural Works کے پیسے سے مکمل ہونا ہے تو اس کے بعد اب

محکمہ Buildings and Roads نے اس کے متعلق کچھ نہیں کرنا ۔ وہ ان کو لکھ سکتے ہیں اور ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے یا نہیں ؟ اور اگر نہیں کیا تو کیوں نہیں کیا ؟ میرا خیال ہے کہ آپ کے دریافت کرنے پر وہ خود ہی آپ کو بتائینگے کہ یہ سکیمیں جو انہیں بھیجی گئی تھیں وہ انہوں نے Rural Works Programme کے تحت مکمل کرنا ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو آج تک ان کے متعلق کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی ۔ اگر وہ کہیں کہ ہمارے محکمے یعنی Buildings and Roads سے ان کا تعلق ہے ۔ یا وہ ہماری وجہ سے رکی پڑی ہیں تو پھر ہم ان کے متعلق پتہ کرکے آپ کو جواب دیدینگے ۔

SCHEME FOR RESIDENTIAL COLONIES IN TOWNS OF LYALLPUR DISTRICT

***5249. Chaudhri Sultan Ahmad** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Toba Tek Singh, Gojra, Kamalia, Pir Mahal, Samundri, Jaranwala and Chak Jhumra Towns of Lyallpur District are extremely congested and overpopulated ;

(*b*) whether any residential colonies have been established in the said towns after Independence ;

(*c*) whether the District authorities have submitted any scheme for residential colonies in the abovesaid towns ; if so, the dates of submission of the respective schemes with their particulars ;

(*d*) whether Government intend to take steps to meet congestion in the said towns; if so, the details thereof and the approximate dates of finalization of the schemes mentioned in (*c*) above?

پارلیمنٹری سیکرٹری(چودھری منظور حسین)—

(الف) پچھلے دس سال سے ان قصبات کی آبادی کے اضافے سے انتہائی کثرت آبادی یا آبادی میں غلبہ واقع نہیں ہوا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ ضلعی حکام نے رہائشی بستیوں کیلئے کوئی سکیم پیش نہیں کی ہے۔

(د) تمام منڈی ٹاؤنوں میں میونسپل کمیٹیوں کو سرکاری زرعی اراضی کے ۹۹ سال کے پٹے منظور کئے گئے ہیں ۔ اگر ان پٹوں کے تحت کل رقبے یا ان کا کچھ حصہ مذکورہ میونسپل کمیٹیوں کو مستقل طور پر منتقل کر دیا جائے تو وہاں میونسپل کمیٹیاں اپنے خرچ سے رہائشی بستیاں بنا سکتی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور کی استدعا پر بورڈ آف ریوینیو سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اس تجویز پر اتفاق کرے کیونکہ بڑے قصبوں میں تعمیر مکانات کی سکیموں کی اشد ضرورت کے پیش نظر دوسرے یا تیسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں محدود مالی وسائل کی وجہ سے حکومت کیلئے منڈی ٹاؤنوں میں سٹیلائٹ ٹاؤن تعمیر کرنا نہایت ہی مشکل ہے۔ تاہم حکومت نے پہلے ہی مغربی پاکستان کے تمام اہم قصبوں کے بے خانماں کنبوں کا جائزہ لینے کا کام شروع کر دیا ہے ۔ اس جائزے کی تکمیل پر جو توقع کے مطابق مالی سال رواں کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا ، تیسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران میں سرمائے کی دستیابی کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف قصبوں کو ان کے جواز کے مطابق تقدمات دیئے جائیں گے اور جہاں ضروری ہوا تعمیر مکانات کی سکیمیں وضع کی جائیں گی۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ میونسپل کمیٹی کو زمین الاٹ کی گئی ہے ؟ کیا وہ ارشاد فرمائیں گے کہ کمالیہ میونسپل کمیٹی کو کتنی زمین الاٹ کی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—یہ بالکل مختلف سوال ہے اس کے لئے الگ سوال دیا جائے۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—کمالیہ اس میں شامل ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—اس میں کمالیہ کا ذکر نہیں ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—یہ figures جو دی گئی ہیں اس میں موجود ہے ۔ آپ از راہ کرم یہ بتائیں کہ کمالیہ میونسپل کمیٹی کو کتنا area دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—یہ تو ایک پالیسی بتائی گئی ہے ۔ اگر آپ اس کی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو میں پھر بتا دوں گا ۔

مسٹر سپیکر—چونکہ اس میں میونسپل کمیٹیوں کا ذکر ہے اس لئے اس سوال کے سلسلہ میں ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے ۔

وزیر قانون—یہ تو محکمہ کی طرف سے suggestions دی گئی ہیں ۔ معزز ممبر نے سوال میں کہا ہے کہ ضلع لائل پور کے کچھ علاقے گنجان آباد ہیں اس کے جواب میں کہہ دیا گیا ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں یہ سکیم شامل کی جائے گی ۔ اور یہ تو counter-suggestion ہے کہ ۹۹ سال کے پٹے پر زمین دی جائے گی اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کی permanent allotment کی جائے تو

Government will be prepared, as we said, in respect of Lyallpur. A letter from the D.C. has been received and has been recommended to the Revenue Board. The Member never wanted the details which he now wants. This is a counter-suggestion and the needful will be done when fresh notice is received.

مسٹر سپیکر—اس کے لئے آپ fresh notice دیں ۔

مسٹر حمزہ—کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ گوجرہ میں residential colonies کی سکیم کے جو کاغذات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ارسال کئے گئے تھے وہ کس تاریخ کو بھیجے گئے تھے ۔

وزیر قانون—آپ نے (سی) میں جو دریافت کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ اتھاریٹیز

کی طرف سے کوئی proposal بھیجی گئی ہے تو ہم نے اس کے جواب میں عرض کر دیا ہے کہ ''نہیں'' ۔ اب اس کے پیش نظر

I fail to see how this Supplementary Question arises.

مسٹر حمزہ—کیا آپ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی طرف سے کوئی سکیم نہیں بھیجی گئی ۔

وزیر قانون—جو جواب دیا گیا ہے وہ کافی تحقیقات کے بعد دیا گیا ہے ۔ اگر یہ صحیح نہیں تو صرف محکمہ کے لئے ہی نہیں کہ ان سے explanation لیا جائے گا بلکہ مجھے بھی ایک Privilege Motion کا سامنا کرنا پڑے گا ۔

REPAIR OF A CAUSEWAY ON LORALAI-DERA GHAZI KHAN ROAD

***5262. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Causeway at mile 40 on Loralai-Dera Ghazi Khan Road was damaged by floods during 1955-56; and the Department concerned submitted estimates for its repairs to Government for approval;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the estimated cost thereof and the date of submitting the said estimates;

(*c*) whether it is a fact that the said Causeway is still lying in a state of disrepair; if so, reasons therefor and the approximate date by which the work on its repairs will be started?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری منظور حسین)

(الف) جب پراونشل محکمہ تعمیرات نے ۱۹۵۶ء میں سڑک کا چارج لیا اسوقت میل نمبر ۴۰ میں کازوے موجود نہ تھا ۔ آمدورفت نالے کی تہ پر جاری تھی تاہم زیر تہ دیوار کا تھوڑا سا حصہ موقعہ پر موجود پایا گیا ہے۔ موقعہ پر پلیہ تعمیر کرنے کا منصوبہ سڑک کی تعمیر و بہتری کے تخمینہ میں شامل ہو چکا ہے۔

(ب) تخمینہ متذکرہ الف میں شامل شدہ پلیہ کی تعمیر کے منصوبہ کی

بنا پر کازوے کی مرمت کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ متذکرہ تخمینہ کی منظوری ہو چکی ہے مگر سڑک کے زیر بحث حصہ میں کام مالی کمی کی بناء پر شروع نہیں کیا گیا ۔

(ج) جیسا کہ (الف) و (ب) میں ذکر کیا گیا ہے سڑک کے متذکرہ حصہ کا بمعہ نالے کو پاٹنے کے کام کے تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں شامل کیا جانا متجوز ہے۔

بابو محمد رفیق— جناب والا ۔ میں تین ضمنی سوالات پیش کروں گا۔

مسٹر سپیکر— پہلے آپ ایک سوال پیش کریں ۔

بابو محمد رفیق—''وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہوگیا،،

یہ سکیم دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل ہونا تھی اب جو تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کر رہے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— اس میں یہ دریافت نہیں کیا گیا ۔ سوال تو صرف causeway کے سلسلہ میں تھا اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ ہمیں یہ سڑک بی اینڈ آر سے ملی ہے causeway تو تھی ہی نہیں ۔

بابو محمد رفیق— اگر تھی ہی نہیں تو اب کہاں سے نکل آئی ہے ۔ میں یہ بات وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ causeway شروع سے رہی اور اب بھی موجود ہے۔ ایک سال ہوگیا ہے ابھی تک causeway کا کام شروع نہیں کیا گیا ۔ ہم سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں اس کام کو شروع کر رہے ہیں ۔ اب آپ کہتے ہیں کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ کس گناہ کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

وزیر قانون— causeway کے سلسلہ میں ہماری جو معلومات تھیں وہ عرض کردی ہیں اور جواب دے دیا گیا ہے۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا

کہ واقعی کوئی وعدہ کیا گیا تھا کہ اس کا کام دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کیا جائے گا۔ اگر ایسی بات تھی تو پھر یہ واقعی قابل اعتراض ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں کیوں شامل کیا جائے۔

چونکہ ہمارے سامنے ایسی کوئی بات نہیں اور نہ ہمارے علم میں کوئی بات ہے کہ وعدہ کیا گیا تھا اس لئے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جہاں تک causeway کا سوال ہے اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

ہم کوئی perfect نہیں ہیں۔ ہم سے غلطی ہوسکتی ہے اس لئے میں یہ عرض کردوں کہ اگر کوئی غلطی ہے تو معزز ممبر میرے نوٹس میں لائیں۔ میں محکمہ سے بھی دریافت کروں گا اور اس کی تلافی بھی کردی جائے گی۔

بابو محمد رفیق— اس وقت پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بھی ہیں اور وزیر خزانہ صاحب بھی موجود ہیں۔ انہوں نے ایک طرف تو یہ فرمایا تھا کہ بلوچستان کی کوئی سکیم نہیں آئی اور دوسری طرف یہ کہا گیا تھا کہ مالی کمی کی وجہ سے کام شروع نہیں کیا گیا۔ اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ دونوں میں سے کون سی بات صحیح ہے۔

Minister of Law: I am sorry that I did not hear the question.

بابو محمد رفیق— میں یہ دریافت کر رہا تھا کہ ایک طرف تو جناب وزیر خزانہ نے فرمایا تھا کہ مالی وسائل کی وجہ سے کام شروع نہیں ہوسکا اور دوسری طرف یہ فرمایا گیا تھا کہ ایسی کوئی سکیم ہی نہیں۔ ان میں سے کون سی بات صحیح ہے۔

وزیر قانون— مجھے یاد نہیں کہ آیا فائنینس منسٹر نے کوئی commitment کی تھی اور خدا جانے جنرل بجٹ کے دوران میں کی تھی یا سپلیمنٹری بجٹ میں کہا گیا تھا۔ وہ خود یہاں موجود ہیں ان سے دریافت کیا جائے۔

بابو محمد رفیق— اگر آپ نے کوئی سکیم ہی نہیں بھیجی تھی تو پھر پیسہ کس طرح دیا جا سکتا تھا ۔

Minister of Law: If you permit, I would request the Finance Minister.....

Mr. Speaker: Would both the leaders attend to the proceedings?

چودھری عبدالرحیم— پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ یہاں ممبروں کو بہت تکلیف ہے ۔ بعض ممبر یہاں تھوک تھوک کر seats گندی کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر— یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

چودھری عبدالرحیم— جناب والا ۔ ہماری seats گندی ہو گئی ہیں ۔ برائے مہربانی اس کے متعلق انتظام کریں ۔

Mr. Speaker : Spitting is strictly prohibited.

چودھری عبدالرحیم— ہم تو بہت تنگ آگئے ہیں ۔

میر محمد مراد خاں جمالی— پوائنٹ آف آرڈر ۔ آنریبل ممبر صاحب نے بتایا ہے کہ معزز ممبران اس ایوان میں تھوک رہے ہیں ۔ ہم تو برابر کہتے ہیں کہ سابق صوبہ سرحد ، سندھ اور بلوچستان کے لوگ ون یونٹ میں نہیں رہنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ ممبران اپنے آپ کو زیادہ معزز سمجھتے ہیں اس لئے ہمیں ان سے الگ کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker: That is no point of order. The member may please take his seat.

بابو محمد رفیق— جناب والا ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ پر عام بحث کے دوران میں اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ بلوچستان کو پیسے اس لئے کم دیئے گئے ہیں کہ وہاں کوئی سکیمیں نہیں تھیں ۔ اور اب فرمارہے ہیں کہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے پیسہ کم دیا ہے ۔ ان دونوں بیانات میں سے کونسا بیان درست ہے ۔

وزیر خزانہ— مجھے تو یاد ھی نہیں کہ بابو رفیق صاحب کیا فرما رہے ھیں۔

بابو محمد رفیق— آپ نے کہا تھا کہ سکیمیں نہ ھونے کی وجہ سے پیسہ کم دیا گیا ھے۔

وزیر خزانہ— یہ کبھی نہیں کہا تھا ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ بلوچستان سے جتنی Revenue آتی ھیں ۔ انہیں ھم اس سے بھی سات گنا زیادہ دیتے ھیں ۔ اگر پیسے Lapse ھوگئے ھوں تو اس کے متعلق کہا ھوگا ۔ اب اس کے متعلق آپ نیا نوٹس دیں یا مجھے میرے چیمبر میں مل لیں۔

بابو محمد رفیق— دونوں وزراء صاحبان کو بتا دینا چاھتا ھوں کہ یہ Causeway نیا نہیں ھے۔ بلکہ اسے floods نے نقصان پہنچایا تھا ۔ آپ لاکھوں روپے سیلاب سے نقصان رسیدہ سڑکوں پر خرچ کرتے ھیں ۔ لیکن ان سات سالوں میں یہ سڑک یونہی پڑی ھوئی ھے۔ آپ اس پر سیلاب کے لئے رکھی ھوئی لاکھوں روپے کی مخصوص رقم سے کیوں خرچ نہیں کرتے ۔ برائے مہربانی اس کو جلد کریں ۔

وزیر قانون— جلد ھی کر دیں گے۔ اسے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں رکھا ھے۔ چوتھے میں تو نہیں رکھا ۔

بابو محمد رفیق— یہ original demage نہیں ھے بلکہ سیلاب سے ھوا ھے۔ آپ اس کو دوسرے پنجسالہ منصوبے میں رکھیں ۔

Mr. Speaker: That is a suggestion for action.

CONSTRUCTION OF CERTAIN ROADS IN TEHSILS OF KURK AND KOHAT

***5289. Master Khan Gul**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the following roads are kacha:—

(1) Soordrag-Dhandayadkhel Road (Tehsil Kurk, Kohat);

(2) Garhozi-Tratlis Nuradi Road;

(3) Kahai-Naryat-Doaba Road;

(4) Karbugha-Doaba Road;

(5) Tal-Teri Road;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the above-mentioned roads; if so, when;

(*c*) whether it is a fact that there are no roads between the following places :—

(1) Kurrum-Daggarnain. (Tehsil Kurk, District Kohat).

(2) Thathi Nusrati-Shah Muslim Banda.

(3) Thathi Nusrati-i-Darra-Tang, *via* Shah Muslim Banda.

(4) Thathi Nusrati-Sarai Naurang, *via* Azim Killa.

(5) Thatti Nusrati-Domal, *via* Azim Killa.

(6) Thatti Nusrati-Domal, *via* Alamsheri Killa.

(7) Chokar-Lund Kamer.

(8) Ada Hoz-Isak Chontrah.

(9) Isak Chontrah-Dam Killa-Shamushki.

(10) Ada Hoz-Chontrah-Jatta.

(11) Jaranaili Sorak-Badin Khel-Turki Khel.

(12) Rurk-Sakarwara.

(13) Dillan-Mamun Banda.

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct kacha roads between the above-mentioned places; if so, when?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) جی ہاں

(ب) اس محکمہ کی فی الحال ایسی کوئی سکیم نہیں ہے۔

(ج) اس محکمہ کی ایسی کوئی تجویز نہیں ہے۔

ماسٹر خان گل— جناب لیڈر آف دی ہاؤس موجود ہیں ۔ میں نے ان سے پہلے بھی سوال کیا تھا ۔ تو انہوں نے ۱۷ جولائی ۶۳ء کو بجٹ سیشن میں فرمایا تھا کہ سڑکوں کے سلسلے میں جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں انہوں نے روپیہ منظور کیا تھا ۔ پھر اس سلسلے میں مرکز سے ساڑھے تین کروڑ روپے ملنے تھے ۔ لیکن وہ جب نہ ملے ۔ تو اس کے عوض میں جو روپیہ منظور کیا گیا تھا ۔ اس پر انہوں نے کیا کارروائی کی ہے ۔ اس کے متعلق وہ کچھ سمجھائیں ۔

وزیر خزانہ— کیا میں نے ایوان میں کہا تھا ؟

ماسٹر خان گل— جی نہیں ۔

وزیر خزانہ— اگر Chamber میں کہا تھا ۔ تو پھر اب بھی Chamber ہی میں پوچھیں ۔ بتا دونگا —(قہقہہ)

NAGRI-TOTIAL, BARHIAN, LORA, NAGRI-TOTIAL AND HAVELIAN-BANDA ATAI KHAN-TAKIA SHEIKHAN-NARH-SATORHA JABRI ROADS

***5304. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Divisional Council, Peshawar, in its meeting held on 17th January, 1963 decided to include the following three roads in Road Development Programme for 1963-64;

(*i*) Nagri-Totial Barhian Road;

(*ii*) Lora Nagri-Totial Road;

(*iii*) Havelian-Banda Atai Khan-Takia Sheikhan-Narha-Satorha Jabri Road;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the amount allocated for each of the said roads; (*ii*) the date on which construction work was started on the said roads, (*iii*) the extent to which work has been completed and (*iv*) the amount spent so far;

(*c*) in case the construction work has not yet been started reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) ڈویژنل کونسل پشاور نے ان سڑکوں کو سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی سفارش کی تھی ۔ چونکہ یہ کام دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں شامل نہیں اس لئے حکومت نے ان کو ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا تھا ۔

(ب) (ج) اوپر دیئے گئے جواب کے بعد یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

بابو محمد رفیق— اسے حکومت کون سے منصوبے میں شامل کر رہی ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— یہ تو نہیں پوچھا گیا کونسے منصوبے میں شامل کر رہے ہیں ۔ سوال یہ تھا کہ ڈویژنل کونسل نے اس کو تجویز کیا تھا اور اسکی سفارش بھی کی تھی یا نہیں۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ اس نے اسے تجویز بھی کیا تھا اور سفارش بھی کی تھی ۔ پیسے کی کمی وجہ سے یہ implement نہیں ہو سکا ۔ یہ سوال کہ یہ کب implement ہوگا اور پیسے کب مل سکیں گے تو اسے تو دیکھنا پڑیگا ۔

Mr. Speaker: The Question Hour is over.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)— جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ہمارے کل انیس آرڈیننس تھے ۔ اور کل تک ان سب کو ہم نے پاس کرنا ہے۔ لیکن ابھی تک ہم نے چودہ آرڈیننس پاس کئے ہیں اور پانچ باقی رہے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تجویز کرونگا کہ آج شام کو بھی چھ بجے سے نو بجے تک سیشن ہونا چاہئے ۔

Mr. Speaker : If this is the sense of the House, then we will meet at 6.p.m.
(Voices: Yes. Sir.)

So there will be a second sitting from 6 p.m. to 9 p.m.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CONSTUCTION OF SEM NALLAH BRIDGE ON CHINIOT-JHANG ROAD

***5311. Rai Mansab Ali Khan Kharal**: Willl the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Sem Nallah Bridge at 48th mile, near Chiniot, on the Chiniot-Jhang Road collapsed in the year 1950, and is still lying unconstructed ;

(*b*) whether it is a fact that no action has so far been taken for the reconstruction of the above said bridge; if so, reasons therefor, and whether Government intend to reconstruct the said bridge;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the date by which the reconstruction of the bridge will be taken in hand ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) جھنگ چنیوٹ سڑک پر میل نمبر ۴۹ میں سیم نالہ کا پل ۱۹۵۷ء میں مسمار ہوا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں نہیں - نیز یہ پل میل ۴۹ میں ہے - میل ۴۸ میں نہیں -

(ب) پل کو تعمیر کرنے کی ذمہ داری محکمہ انہار کی ہے اور محکمہ مذکور اس معاملہ میں ضروری اقدام کر رہا ہے -

(ج) محکمہ انہار ہی اس معاملہ میں تمام کیفیت مہیا کر سکتا ہے -

---

REWAT-KALLAR CHIRAH-KAROR, TOPA BAN LEHTRAR-KOLLI AND GUJAR KHAN PIR PHALAI ROADS

***5327. Raja Ghulam Sarwar** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state whether it is a fact that the following roads in Rawalpindi District are under construction since long time; if so, the date by which they are expected to be completed:—

(1) Rewat-Kallar Road;

(2) Chirah-Karor Road;

(3) Topa-Ban Road;

(4) Lehtrar-Kolli Road;

(5) Gujar Khan-Pirphalai Road ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— اس میں شک نہیں کہ یہ سڑکیں (سوائے کوٹلی لہتراڑ روڈ جو کہ منظور شدہ سڑک نہیں) کافی عرصہ سے زیر تعمیر ہیں ۔ لیکن ان کے مکمل نہ ہونے کی وجہ مالی وسائل کی کمی ہے ۔ یہ سڑکیں مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مکمل کی جا سکتی ہیں ۔ بشرطیکہ ضرورت کے مطابق مالی وسائل مہیا ہو سکے ۔

۱- روات کلہر روڈ	۱۹۶۵ء
۲- چراہ کڑوڑ روڈ	۱۹۶۵ء
۳- ٹوپابن روڈ	۱۹۶۶ء
۴- گجر خان پیر پلائی روڈ	۱۹۶۶ء

ISSUE OF PERMITS TO PRIVATE BUS OPERATORS

***5331. Master Khan Gul :** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there are certain routes exclusively monopolised by the G.T.S. which yield much income to the said Transport Service;

(*b*) whether it is a fact that for the convenience of general public, the G.T.S. operates services on certain routes at a loss also;

(*c*) whether it is a fact that the income accrued to the G.T.S. from operating service on profitable routes mentioned in (*a*) above is partly utilised for making up the loss suffered by the said service on account of operating service on the routes; mentioned in (*b*) above;

(*d*) whether it is a fact that Government is contemplating issue of permits to private bus operators for the routes referred to in (*a*) above; if so, whether this step will not adversely affect the finances of the G.T.S.

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ھاں ۔

(د) روٹ پرمٹوں کا اجرا حکومت کا کام نہیں ھے۔ یہ پرمٹ ٹریفک کی ضروریات کا مناسب سروے کرنے کے بعد ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز جاری کرتی ھیں ۔ چونکہ حکومت نے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن عوام کو ایک رفاھی سروس مہیا کرنے کی غرض سے قائم کی تھی لہذا بعض صورتوں میں منافع کا عنصر اتنا اھم نہیں ھوتا ۔

GOVERNMENT WOOD WORKING FACTORY AT SHAHDARA

*5333. **Mian Muhammad Akbar** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Government Wood Working Factory has been functioning at Shahdara for the last ten years;

(*b*) whether it is a fact that machinery of the said factory is being dismantled and removed to a place near Lahore Cantonment Railway Station; if so, reasons thereof and the total expenditure involved in its shifting and the construction of new building to house the said factory;

(*c*) whether it is a fact that Government intend to close down the said factory, if so, whether Government intend to retain the work charged staff working in the factory for the last ten years?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) یہ حقیقت ھے کہ فیکٹری شاھدرہ میں گذشتہ دس سال سے کام کر رھی ھے۔

(ب) یہ حقیقت ھے کہ مذکورہ فیکٹری کی مشینیں شاھدرہ سے موجودہ محکمہ عمارات و شارعات کے سنٹرل مکینیکل ورکشاپ لاھور چھاؤنی کو منتقل کی جا رھی ھیں ۔ ان کی منتقلی کی وجوھات مندرجہ ذیل ھیں :—

(۱) اس فیکٹری کے ایس ۔ ڈی او انچارج اور ایگزیکٹو انجینئر کے دفاتر سنٹرل مکینیکل ورکشاپ لاھور چھاؤنی میں ھیں

اگر فیکٹری شاھدرہ کے مقام پر کام کرتی رھے تو مذکورہ دفاتر سے ان افسران سے کڑی اور باقاعدہ نگرانی نہیں رکھی جا سکتی ھے۔

(۲) شاھدرہ میں فیکٹری کا احاطہ حکومت کی ملکیت نہیں ھے بلکہ وہ پرائیویٹ پارٹی سے کرایہ پر لی گئی ھے۔ حکومت کو ۳۰۰ روپے ماھوار کرایہ ادا کرنا پڑتا ھے۔ اگر فیکٹری مکینیکل ورکشاپ میں منتقل کر دی جائے تو حکومت کو اس رقم کی بچت ھو جائے گی۔

(۳) شاھدرہ کی یہ فیکٹری دریائے راوی کے کنارے نشیبی جگہ میں واقع ھے اس لئے گذشتہ دس سالوں میں کئی سیلابوں کی تباھیوں سے متاثر ھوتی رھتی ھے اور ان سیلابوں سے فیکٹری، اسکی تیار کردہ اشیاء اور گودام کو بھی نقصان پہنچا ھے۔

(۴) چوب کاری کے اس کارخانے میں کام کا بار موجودہ عملے کے لحاظ سے کارخانہ کو چالو رکھنے کا جواز پیش نہیں کرتا۔

(۵) اگر فیکٹری سنٹرل مکینیکل ورکشاپ کے احاطہ میں منتقل کر دی جائے تو اس کو چالو رکھنے کے بالائی اخراجات مثلاً چوکیداروں کی تنخواہ اور بجلی کے مصارف وغیرہ کی بچت ھو سکتی ھے۔ فیکٹری کی مشینوں کو مکینیکل ورکشاپ لاھور چھاؤنی میں منتقل کرنے کے لئے اخراجات کا تخمینہ قریباً ۲۰۰۰ روپے ھوگا۔ چونکہ موجودہ سنٹرل ورکشاپ لاھور کینٹ میں کافی وسیع شیڈنگ ھے اس لئے فیکٹری کو چلانے کے لئے نئی عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس نہ ھوگی۔

(ج) مذکورہ فیکٹری کو کلی طور پر بند کرنے کا خیال نہیں ھے۔ اس فیکٹری کو مکینیکل ورکشاپ کے احاطے کے اندر ھی چلایا

جائے گا۔ فی الحال فیکٹری کا اجرتی عملہ اسی حد تک کام کے لئے روکا جا سکے گا جس کی اشد ضرورت ہوگی۔ اگر مستقبل میں کام کا بار زیادہ ہو جائے تو اجرتی عملہ ضروریات کے پیش نظر بھرتی کیا جائے گا۔ اجرتی عملہ ہمیشہ کام کے بار کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ اگر کام بڑھ جائے تو عملے کی تعداد بڑھائی جاتی ہے اور اگر کام کم ہو جائے تو عملہ کی تعداد کم کر دی جاتی ہے۔ جب کام کے لحاظ سے اجرتی عملے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی تو ان کی خدمات کو جاری رکھنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ یہ حکومت کے قوانین کے خلاف ہے۔

METALLING OF KHAKI-OGI ROAD

***5350. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the scheme for metalling Khaki Ogi Road in Tehsil Mansehra, District Hazara was included in the Second Five Year Plan ;

(*b*) whether it is a fact that as there is no bridge over the Nullah near Ogi, it becomes impassable during rainy season causing much inconvenience to the public :

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to meet the long standing demands of the people of the said area by metalling the said road and constructing a bridge over the nullah ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(س) کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ کام اس سال شروع کیا جا سکے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو انشاء اللہ یہ کام آئندہ سال شروع کر دیا دیا جائے گا۔ بشرطیکہ سب منظوریاں مل گئیں۔

CONSTRUCTION OF PUCCA ROAD FROM HASILPUR TO FORTABBAS

*5366. **Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that Government have sanctioned the construction of a pucca road from Hasilpur to Fortabbas; if so, the time by which the above said road is likely to be completed; along with the portion that will be constructed during the current financial year?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— گورنمنٹ نے حاصل پور سے فورٹ عباس تک پکی سڑک کی تعمیر کی ابھی کوئی منظوری نہیں دی -

---

METALLING OF SIX MILE STRETCH OF MIANWALI-CHAKRALA ROAD

*5396. **Mr. Hamidullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state reasons for not metalling the six mile stretch of Mianwali-Chakrala Road despite the fact that the survey for this purpose has already been completed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— اس سڑک کو اب تک پختہ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کام دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں شامل نہیں ہے -

مگر اس کو اگلے سال کے تخمینہ میں شامل کرنے کی کوشش کی جاویگی -

---

DEVELOPMENT OF A HILL STATION IN TEHSIL KAHUTA

*5411. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Parliamentary Secretary. Communications and Works be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of Government for development of a Hill Station in tehsil Kahuta, District Rawalpindi; if so, the progress so far made in this behalf?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—جی نہیں ! کوئی پہاڑی ترقیاتی سکیم متعلقہ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی محکمہ مواصلات و تعمیرات مغربی پاکستان کے زیر غور نہیں ہے -

---

METALLING OF ROAD BETWEEN VIHARI AND MIAN-CHANNU

*5418. **Chaudhri Gul Nawaz Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the road between Vihari a tehsil Headquarter and Mian-Channu a Sub-tehsil Headquarter, is unmetalled;

(*b*) whether it is a fact that vehicular traffic on the said road has been operating for more than 20 years;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the above-mentioned road; if so, when ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) وھاڑی سے رنوالہ تک ۱۲۴۲۳ میل پختہ سڑک محکمہ عمارات وشاھراہ کی زیر نگرانی ھے۔ اس سے اگلی ۱۵ میل لمبی کچی سڑک رنوالہ سے کچا کھوہ تک ڈسٹرکٹ کونسل کے زیر نگرانی ھے۔ تیسرا حصہ کچا کھوہ سے میاں چنوں تک لاھور ملتان کراچی نیشنل ھائی وے میں شامل ھے۔

(ب) جی ھاں ۔

(ج) رنوالہ سے کچا کھوہ تک سڑک کو پختہ کرنے کی سکیم تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کیلئے زیر غور ھے ۔

PROMOTION OF OVERSEERS AND SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***5423. Syed Ahmed Saeed Kirmani :** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the Chief Secretary's U.O. No, S.O. XIX-Misc. 1/62, dated 11th February 1963 promotions to Class I and Class II services are to be made on regional basis and that these instructions are also applicable to the Buildings and Roads Department;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the Overseers and the Sub-Divisional Officer of the said Department in Baluchistan Region are being denied promotions to the said Services in Quetta Region and their counterparts in the other regions of the Province are being posted in the above-mentioned region after promotions; if so, reasons therefor and the steps Government intend to take to promote the Overseers and Sub-Divisional Officers of Buildings and Roads Department in the Baluchistan Region to Class II and Class I posts, respectively ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری منظور حسین)

(الف) جی ھاں ۔

(ب) ۱۔ ملازمت ھائے درجہ اول ۔

محکمہ تعمیرات و شاھرات میں ابھی تک جمیعت ھائے عملہ کی خطہ وار تشکیل نہیں ھو پائی ھے۔ چنانچہ خطہ وار اساس پر ملازمت ھائے درجہ اول و دوم کا کوئی تقرر نہیں ھوا ۔ جمیعت ھائے عملہ کی خطہ وار تشکیل ھو جانے پر محکمہ ملازمت ھائے سرکار و انتظام ھائے عمومی کی ھدایات کے مطابق تعیناتی کی جائیگی ۔

۲۔ اسامی ھائے درجہ اول

قدیم ریاست ھائے بلوچستان میں درجہ دوم (اسسٹنٹ انجینئر) کی صرف دو آسامیاں تھیں ۔ اُن کو ترقی دے کر اول درجہ کی آسامی (بحیثیت مہتمم) بنا دیا گیا ۔ چونکہ ریاست ھائے بلوچستان/ایم ۔ ای ۔ ایس سے متعلقہ کوئی اسسٹنٹ انجینئر نہیں تھا لہذا خطہ مغربی یعنی کوئٹہ ریجن کی بقایا آسامی ھائے درجہ اول پر خطہ ھائے دیگر میں سے افسران کو ترقی دے کر تعینات کیا گیا ھے۔

۳۔ ملازمت ھائے درجہ دوم

جز (ب) کے مطابق ۔

۴۔ آسامی ھائے درجہ دوم

قدیم ریاست ھائے بلوچستان/ایم ۔ ای ۔ ایس سے تعلق رکھنے والے صرف سات اوورسیر تھے ان میں سے پانچ کو تو ترقی دی جا چکی ھے جو کہ نائب مہتمم (ایس ۔ ڈی او) کی حیثیت میں کام کر رھے ھیں ۔ باقی دو غیر سندیافتہ ھونے کی وجہ سے اس قابل نہیں ھیں کہ انہیں بطور ایس ۔ ڈی ۔ او کے ترقی دی جا سکے ۔

چونکہ بلوچستان/ایم ۔ ای ۔ ایس میں مناسب اوورسیر نایاب تھے اس لئے باقی ماندہ آسامیوں پر خطہ ہائے دیگر میں سے مناسب اور قابل تر اوورسیروں کو ترقی دے کر تعینات کیا گیا ہے ۔

PROMOTION OF MR. SHAADAT ALI, SUPERINTENDENT, HOUSING AND SETTLEMENT AGENCY AND MR. ABDUL RASHID SUPERINTENDENT, TOWN PLANNING DEPARTMENT

***5424. Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Shaadat Ali, Superintendent in the Housing and Settlement Agency was promoted as Planning and Progressing Officer on 16th September 1963;

(*b*) whether it is a fact that Mr. Abdul Rashid, Superintendent, Town Planning Department, was promoted a Research Officer on 12th September 1963;

(*c*) whether it is a fact that the posts of Planning and Progressing Officer and Research Officer are technical posts and the persons promoted to these posts did not possess any of the qualifications prescribed for the posts, if so, reasons for their promotion ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) جی نہیں! مسٹر شہادت علی کو آج تک نہ تو پلاننگ اینڈ پروگریسنگ آفیسر مقرر کیا گیا تھا اور نہ ہی وہ ہاؤسنگ اینڈ سیٹلمنٹ ایجنسی میں سپرنٹنڈنٹ کی آسامی پر مامور ہوا تھا ۔

(ب) جی نہیں ! مسٹر عبدالرشید کے نام کا کوئی سپرنٹنڈنٹ محکمہ ٹاؤن پلاننگ میں نہیں ہے ۔ اور نہ ہی اُس کو کبھی ریسرچ آفیسر کی آسامی پر مامور کیا گیا تھا ۔

(ج) پلاننگ اور پروگریسنگ آفسر کی آسامیوں کی ابھی تک کلاسیفیکیشن نہیں ہوئی ہے ۔ تاہم ان دونوں آسامیوں پر تعلیمی معیار اور تجربہ کی بنا پر ان دونوں افسران کا تقرر کیا گیا تھا ۔

DEG NALA BRIDGE (SIALKOT DISTRICT)

*5429. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that cracks have occurred in the Deg Nala Bridge (Sialkot District) due to defective designing; if so, the name, designation and qualifications of the official responsible for the defective designing and the action taken or intended to be taken against him;

(*b*) whether fresh design of the said bridge has been prepared; if so, by whom and with what modifications;

(c) whether the said fresh design has been scrutinised; if so, by whom?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) یہ درست ہے کہ ڈیگ نالہ پل کے ایک وایا کے کنکریٹ کے بیم میں شگاف پڑے ہیں۔ اس نقص کی وجوہات کی تحقیقات چیف انجینئر لاہور کر رہے ہیں ۔ فی الحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کنکریٹ بیم میں شگاف کام میں نقص کی وجہ سے پڑے ہیں یا ڈیزائن میں خرابی کی وجہ سے۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جا سکے گی۔

(ب) جواب اثبات میں ہے۔ مگر ترمیم شدہ ڈیزائن صرف کچھ حصہ کے لئے کیا گیا ہے۔ یہ ترمیم شدہ ڈیزائن ڈائریکٹر بر جز نے کیا ہے۔ ترمیم میں بھی لوہے اور کنکریٹ کی طاقت کو کم کر دیا ہے۔ جیسا کہ چیف انجینئر صاحب لاہور نے سفارش کی ہے۔ ایسی ترمیمات مقامی معیار کارکردگی اور لوہے کی ڈھلائی کے مطابق ضروری تصور کی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ ترمیم شدہ ڈیزائن چیف انجینئر لاہور کے دفتر میں چیک کیا جا رہا ہے۔

SIALKOT-ZAFARWAL-PASRUR-DASKA-NAROWAL-SHAKARGARH ROAD

*5430. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) the progress made in the construction of (*i*) Sialkot-Zafarwal, (*ii*) Pasrur-Daska and (*iii*) Narowal-Shakargarh roads, so far ;

(*b*) the date by which the said roads are likely to be opened for traffic;

(*c*) the date on which the work was started on each of the said roads and the year-wise progress since then?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) سیالکوٹ ظفر وال روڈ —

۱- مٹی کا کام — تقریباً ۲۲ میل میں مکمل ہو گیا ہے۔

۲- پلوں کا کام — ۱۱ میل مکمل ہو گیا ہے۔

۳- سولنگ — ۱۵ میل ہو گیا ہے۔

۴- پتھر کا کام — ۱۲ میل مکمل ہو گیا ہے۔

۵- لک کا کام — ۱۲ میل مکمل ہو گیا ہے۔

ڈسکہ پسرور روڈ -

۱- مٹی کا کام — تقریباً ۱۸٫۲۵ میل میں مکمل ہو گیا ہے۔

۲ پلوں کا کام — ۹ میل مکمل ہو گیا ہے۔

۳- سولنگ — ۱۶ میل مکمل ہو گیا ہے۔

۴ لک کا کام — ۷۵. میل ہو گیا ہے۔

۵- پتھر کا کام — ۷۵. میل مکمل ہو گیا ہے۔

نارووال جسٹر روڈ اور جسٹر - شکر گڑھ روڈ -

۱- مٹی کا کام — تقریباً ۲۲ میل میں مکمل ہو گیا ہے۔

۲- پلوں کا کام — جسٹر شکر گڑھ سڑک کے ۴۵ میل میں سے ۲۶ میل مکمل ہو گئے ہیں اور نارووال جسٹر

حصہ سوائے بڑے بڑے پلوں کے جو بڈھی اور بسنتر نالہ پر بننے ہیں ، باقی سڑک مکمل ہوگئی ہے ۔ لیول کراسنگ کے نزدیک ٹوٹی سڑک بھی بننے والی ہے۔

۳۔ سولنگ — ۲۰۶۷۵ میل مکمل ہو گیا ہے

۴۔ پتھر کا کام — ۱۲۶۷۵ میل مکمل ہو گیا ہے۔

۵۔ لک کا کام — ۱۲۶۷۵ میل مکمل ہو گیا ہے۔

(ب) بشرطیکہ کوئی خاص قسم کی روکاوٹ پیدا نہ ہوئی اور مالی وسائل مہیا ہو گئے ۔

۔ سیالکوٹ ۔ ظفر وال روڈ ۔ ۳۰-۶-۱۹۶۶

۲۔ ڈسکہ ۔ پسرور روڈ ۔ ۳۰-۶-۱۹۶۵

۳۔ نارووال ۔ جسٹر سڑک اور جسٹر شکر گڑھ سڑک ۳۰-۶-۱۹۶۶

(س) سیالکوٹ ۔ ظفروال روڈ ۔ ۲/۵۷

ڈسکہ ۔ پسرور روڈ ۲/۵۷

نارووال ۔ جسٹر اور جسٹر شکر گڑھ روڈ ۔ بالترتیب ۷/۴۷ اور ۳/۴۸

فنڈز جو ملے آن کے مطابق کام کی ترقی کی سال وار رفتار مندرجہ ذیل ہے۔

سال	ڈسکہ پسرور روڈ	سیالکوٹ ظفر وال روڈ	نارووال جسٹر روڈ	
			جسٹر شکر گڑھ	نارووال جسٹر
۱۹۴۷-۴۸	—	—	—	—
۱۹۴۸-۴۹	—	—	—	—
۱۹۴۹-۵۰	—	—	—	۱%
۱۹۵۰-۵۱	—	—	—	۳%
۱۹۵۱-۵۲	—	—	۱%	۴%
۱۹۵۲-۵۳	—	—	—	—
۱۹۵۳-۵۴	—	—	۶%	—
۱۹۵۴-۵۵	—	—	—	—
۱۹۵۵-۵۶	—	—	۵%	—
۱۹۵۶-۵۷	۵%	—	۱۰%	۸%
۱۹۵۷-۵۸	۷%	۷%	۵%	—
۱۹۵۸-۵۹	۲%	۲۳%	۸%	۴%
۱۹۵۹-۶۰	—	—	۱%	۲%
۱۹۶۰-۶۱	—	—	۵%	۲۵%
۱۹۶۱-۶۲	۳%	۵%	۱۰%	۲۶%
۱۹۶۲-۶۳	۲۰%	۱۳%	۱۰%	۴%
۱۹۶۳-۶۴	۳%	۲%	۱%	—
کل	۴۰%	۵۰%	۷۵%	۷۷%

METALLING OF LONDKHOR-CHICHAR ROAD

***5441. Malik Sarfaraz Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether Londkhor-Chichar Road is serviceable at present; if not the time by which it is likly to be metalled?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)— لنڈ خور چیچر روڈ قابل استعمال ہے۔ مگر کچی سڑک ہونے کی وجہ سے اس کی حالت تسلی

بخش نہیں ہے۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ابھی اس سڑک کو پختہ کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں مالی وسائل اور اس سڑک کی اہمیت کا خیال رکھتے ہوئے اسے پختہ کرنے کے پہلو پر غور کیا جائے گا۔

ABSORPTION OF THE STAFF OF P. T. A. AND R.T.A.

***5445. Amir Habibullah Khan Saadi:** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Transport Department has been set up by the Government to give effect to the provisions of the Motor Vehicles Act, 1939;

(*b*) whether it is a fact that the work relating to issue of Driving Licences and Registration of Motor Vehicles in accordance with the provisions of Motor Vehicles Act, 1949 is still being done by the Police Department and Exise and Taxation Department, respectively, if so, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that it has been decided by Government to absorb the ministerial staff of the office of Provincial Transport Authority in the office of Board of Revenue and that of R. T. A. S. (Regional Transport Authority) in respective Commissioners' Offices, if so, reasons for not absorbing the said staff in the office of the Transport Department;

(*d*) whether it is a fact that the Board of Revenue is not giving due seniority to the ministerial staff of P. T. A. absorbed in the Board of Revenue;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں کیونکہ محکمہ ٹرانسپورٹ کا ضلعی سطح پر کوئی دفتر نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں— محکمہ ٹرانسپورٹ سکریٹریٹ کی سطح کا محکمہ ہے اور اس کا اپنا کوئی فیلڈ سٹاف نہیں ہے۔

(د) ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

VERIFICATION OF THE STOCK OF THE OFFICE OF DISTRICT MANAGER, GOVERNMENT TRANSPORT, RAWALPINDI

***5448. Sardar Inayat-ur-Rahman Khan Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Mr. M. Abdullah, Stock Verifier, No. 11 of West Pakistan Road Transport Board, Lahore, verified the stock of the office of District Manager, Government Transport, Rawalpindi and submitted his report to the Chief Accountant of the said Board on 22nd February 1963, if so, the action taken thereon and whether Government would place on the table of the House copy of the said report; if not, reasons therefor;

(*b*) the name of the District Manager, Government Transport, Rawalpindi along with the date on which he was appointed in the said capacity;

(*c*) whether it is fact that the above said official was previously employed in the Food Department, if so, the reasons for which he quitted the said Department;

(*d*) (*i*) the procedure adopted by the Road Transport Board for the auction of condemned vehicles, (*ii*) the authority competent to hold such auctions and (*iii*) whether a District Manager is authorised to undertake the same;

(*e*) whether it is a fact that a station-wagon No. 4195 belonging to the above mentioned Board was disposed of by auction; if so, (*i*) the authority who conducted the auction, (*ii*) the person who purchased it along with the amount he paid for the same and (*iii*) whether due procedure was adopted in auctioning the said vehicle?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) مسٹر محمد عبیداللہ (نہ کہ مسٹر عبداللہ) سٹاک ویری فائر نمبر ۱۱ نے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے علاقائی دفتر راولپنڈی میں لکڑی کے خرچ کی پڑتال کی تھی ۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی رپورٹ ۲ فروری ۱۹۶۳ کو ارسال کی لیکن یہ رپورٹ کارپوریشن کے دفتر میں موصول نہیں ہوئی ۔اس رپورٹ کی ایک اور نقل ۲۸ فروری ۱۹۶۳ کو ارسال کی گئی جو کہ دفتر میں موصول ہوئی لیکن کہیں ادھر ادھر ہوگئی ۔ بعد ازاں کارپوریشن کو اس رپورٹ کی نقول گمنام درخواستوں کے ساتھ موصول ہوئیں۔ کارپوریشن کے ڈائریکٹر انسداد رشوت ستانی اس امر کی تحقیق کر

رہے ہیں کہ پہلی کاپی کیسے ادھر اُدھر ہوئی ۔ رپورٹ کے مندرجات بھی زیر تحقیق ہیں۔ چونکہ تحقیقات اب بھی جاری ہے اس لئے رپورٹ کی نقل ایوان کے سامنے پیش کرنا مفاد عامہ کے پیش نظر مناسب خیال نہیں کیا جاتا ۔

(ب) ڈسٹرکٹ مینجر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس راولپنڈی کا نام مسٹر فیاض علی خاں ہے ان کا تقرر بحیثیت ڈسٹرکٹ منیجر ۲۱-۱۱-۱۹۵۶ کو ہوا اور راولپنڈی میں ان کا تقرر ۸-۹-۶۲ کو ہوا ۔

(ج) جی ہاں روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ریکارڈ کے مطابق مسٹر فیاض علی خاں نے محکمہ خوراک سے ۱۹۴۹ میں استعفیٰ دے دیا تھا۔ استعفیٰ کی وجوہات معلوم نہیں ہیں ۔

(i)_(iii) ٹیکنیکل آفیسر اور کنٹرولر آف اکاؤنٹس پر مشتمل ایک کمیٹی ہر گاڑی کے ناکارہ ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ نیز ناکارہ گاڑی کے نیلام کئے جانے سے قبل اس کی قیمت مقرر کرتی ہے۔ نیلام کی تاریخ کارپوریشن کا صدر دفتر مقرر کرتا ہے۔ گاڑی کی مقررہ قیمت کارپوریشن کا مجاز نیلام کنندہ کو نیلام شروع ہونے سے عین قبل بتائی جاتی ہے ۔ اگر سب سے اونچی بولی مقررہ قیمت سے زیادہ ہو تو وہ قبول کرلی جاتی ہے ورنہ نہیں ۔

(د) (iii) جی نہیں۔

(ہ) ۱۹۵۴ رجسٹریشن نمبر کی کوئی سٹیشن ویگن کبھی بھی کارپوریشن کی ملکیت میں نہیں رہی ۔

ROAD ACCIDENTS DUE TO FAST DRIVING

***5466. Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the main cause of road accidents is fast driving;

(*b*) whether it is a fact that in spite of repeated warnings the drivers of motor vehicles particularly the heavy ones do not observe the rules framed for the purpose;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide for installation of sealed speed governors on the carburators of vehicles ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) حادثات کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب حد سے زیادہ تیز رفتاری ہے۔

(ب) جی ہاں ۔ بعض اوقات ڈرائیور قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔

(ج) نہیں ۔ کیونکہ سر ظہر سپیڈ گورنر موثر نہیں ہیں ۔ ان کی بجائے یہ تجویز زیر غور ہے کہ تمام بسوں اور ٹرکوں میں ٹیکوگراف کی تنصیب لازمی قرار دی جائے تاکہ رفتار کا مکمل اور قابل اعتماد ریکارڈ رکھا جا سکے ۔

METALLING OF DALAZAK-GULABAD ROAD IN TEHSIL PESHAWAR

***5486. Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Dalazak, Gulabad Road in Tehsil Peshawar is in a very bad condition; whether it is a fact that this is the only road used by the people of the said area in transporting fruits from their farms to the Market in Peshawar City;

(*b*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) —

(الف) دالازاک گل آباد سڑک کچی سڑک ہے ۔ اور اچھی حالت میں ہے ۔ البتہ صرف بارش کے دنوں میں کچا ہونے کی وجہ سے اس کی حالت تسلی بخش نہیں رہتی ۔

(ب) جی ھاں ۔

(ج) فی الحال اس سڑک کو پختہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ھے ۔

REPAIR OF ROAD BETWEEN DEPALPUR AND BASIRPUR IN DISTRICT MONTGOMERY

***5498. Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that the road between Depalpur and Basirpur in District Montgomery badly needs repairs; if so, the steps Government propose to take in the matter?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—اس سوال کا تعلق اس محکمہ سے نہیں ھے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

NON-UTILIZATION OF INDIGENOUS COAL BY INDUSTRIES AND RAILWAYS (*Contd.*)

Mr. Speaker : The House will now take up adjournment motions. The first one is No. 110 by Babu Muhammad Rafiq which was deferred for today.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the sum and substance of the motion is that the local coal is suffering because it is not being used by various Departments, such as, Industries Department and the Railway Department and that it is not used for kilns with the result that those who work there are suffering. I had requested the Member to let me find out the facts. I have now got the full history. The facts are totally denied. But I am prepared to suggest to the member, if he agrees to withdraw this motion, to come to me, to sit with me and go into the details of the matter. If he feels that something is missing, then I will be glad to make amends.

Babu Muhammad Rafiq : Sir, I do not press it.

Mr. Speaker : The next adjournment motion regarding loss of property due to fire in Nagar Parkar is in the name of Haji Mir Muhammad Bux Talpur. He is absent, so the motion lapses.

INSUFFICIENT IRRIGATION WATER FOR THE LANDS ALLOTTED TO AFRIDI TRIBESMEN

Mr. Speaker : Major Abdul Majid Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss

a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government in providing sufficient irrigation water to the land allotted to the Afridi Tribesmen under the Tribal Settlement Scheme, were alloted land in Chak No. 142 Liaquatpur, Bahawalpur Division, with the result that their crops are withering away owing to lack of water, has caused a serious unrest and discontentment among the affected people.

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, I oppose it. The matter is not of recent occurrence as these tribesmen were settled in 1958 and the conditions on which they were settled there have in no way been changed to their disadvantage. However, for the information of the member, I may point out that these areas were to be taken up for colonization in the Second Abbasia Extention Scheme, which was abandoned by the West Pakistan Government. In 1958 these tribesmen were settled in this Chak of 5R Distributory without consulting the Irrigation Department. As these areas were included in the Second Abbasia Extension Scheme, the Irrigation Department agreed to give 12 inch diameter pipe outlet for this Chak for Kharif season only, as no perennial supply was available on Abbasia Canal. The tribesmen settled therein are absentee landlords and they have not developed the area properly. Of 40 rectangles allotted to them only irrigation is restricted to 16 rectangles though water allotted is for 40 rectangles which is 4.6 cusecs which comes to sixty percent intensity.

The Chief Engineer reports that the working head of this outlet is 1.3 feet. With this depression head according to discharge formulae the discharge drawn by this outlet is its designed discharge viz: 4.6 cusecs.

So, Sir, this is non-perennial. During this season it cannot give water to forty rectangles on that very point because this is non-perennial. During that period we are giving designed discharge.

Of course if they require for the whole year the adjournment motion loses force because that it is a demand on the Government to make non-perennial as perennial. So the facts mentioned are denied and we incur no liability to give them water during winter.

مسٹر سپیکر—یہ جو آپ نے mention کیا ہے کہ انکو پانی کی تکلیف ہے یہ کب سے ہے ؟

میجر عبدالمجید خاں— یہ تو ہمیشہ سے ہے مگر اس سال فصل ربیع میں بہت زیادہ ہوئی ہے۔

Mr. Speaker : Then how it is a matter of recent occurrence ?

Major Abdul Majid Khan : Because the crop is withering.

Mr. Speaker : It is a continuing process then.

Major Abdul Majid Khan : Now it has become very serious and there is discontentment among the people.

Mr. Speaker : As has been narrated by the Minister for Irrigation that the Afridi tribesmen were settled in this Chak in 1958 and as the Member himself says that this shortage of water is a continuing process, it is not a matter of recent occurrence. The motion is therefore ruled out of order.

PROV. GOVERNMENT DECISION TO SHIFT WOOD WORKING FACTORY FROM SHAHDARA

Mr. Speaker: Amir Habib Ullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, to discuss the reported decision of the Provincial Government in 3rd January's issue of the *Kohistan* to shift Wood Working Factory Shahdara (P.W.D. B. and R.) from its present site, whereby Provincial exchequer would have to entail a loss of nearly one lakh rupees without due reasons.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The motion is opposed. The subject matter of the present adjournment motion is covered by a question from Mian Akbar today on the same subject. The brief facts are:

That machinery from the Woodworks Factory at present located at Shahdara is being shifted to the Mechanical Workshop at Lahore Cantonment for the simple reason that the Government is not in a position now to afford the heavy rent of three hundred rupees per month because the factory at Shahdara is a rented house. And the work alone does not require that the factory should be located at Shahadra and the Central Workshop should be at the Cantonement. The offices of the Executive Engineer and the SDO are at the Lahore Cantonment and with their offices there they are not in a position to manage and control the factory.

Machinery is being shifted for the reasons a few of which I have narrated. The total cost that this shifting of machinery from Shahadra to the Lahore Cantonment is likely to involve is not more than two thousand rupees, and the statement in *Kohistan* that in this shifting of machinery an expenditure of one lakh would be involved is denied. It is totally false. In fact this is in the interest and for the purpose of saving Government expenses itself rather than wasting Government moneys and I fail to see how a particular shifting of one house or one factory from one place to another to facilitate the Government's working can form the subject matter of an adjournment motion. I, therefore, request that the motion may not be admitted and may be ruled out of order.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی۔ صاحب صدر۔ محترم وزیر صاحب نے جو وضاحت فرمائی ہے وہ واقعات کے قطعاً خلاف ہے۔ وہاں پانچ ہزار روپیہ ماہانہ کا خرچ ہے اور ۳۰ ہزار روپیہ کا کام نکلتا ہے تو وہ پورے نفع میں چل رہی ہے۔ اسبات کی ضرورت نہیں ہے کہ اسکو وہاں سے Shift کیا جائے۔ اور بلاوجہ ایک لاکھ سے زیادہ خزانہ پر بوجھ ڈالا جائے۔ یہ معاملہ خراب پلاننگ کا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اس سے پبلک کو نقصان ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور پبلک اہمیت کا ہے اس لئے اسکی اجازت ہونی چاہئے۔

Mr. Speaker: As the facts have been denied by the Government the motion is ruled out of order.

TERMINATION OF SERVICES OF ARTISANS OF WOOD WORKING FACTORY SHAHDARA

Mr. Speaker: In his next adjournment motion, Amir Habib Ullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, to discuss the reported news item appearing in 3rd January, issue of the *Daily Kohistan* whereby the services of 54 artisans of wood Working Factory (P.W.D. B & R) Shahdara, who had been working there for the last ten years, are being terminated without providing them alternative employment and in this way there is every danger of nearly 250 families of those artisans being put to starvation.

Saadi Sabib, have they been served with notices?

امیر حبیب اللہ خاں سعدی۔ جناب مصیبت یہ ہے کہ انکو زبانی کہا گیا ہے کہ اب تم نکال دئیے جاؤ گے اب تم اپنا انتظام کر لو۔ تحریری طور پر نوٹس مانگا تو وہ نہیں دیا گیا ہے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I thought that I had replied to this. This was a motion which was read by the Member about the shifting of the Wood Work Factory from Shahdara to Lahore Cantonment.

Mr. Speaker: This is about the notice to 54 coolies working in the Shahdara factory.

Minister of Law: The motion is exactly the same worked in a different language and relates to the same matter.

Sir, the work-charged coolies working there on daily wages will have to be retained according to the work load. If the work increases the number of workers will be increased, if the work decreases the number of workers will be reduced. The question of treminating their services or throwing them out of employment does not arise.

Mr. Speaker: Are these 54 employees work-charged?

Minister of Law: As the Member himself says that so far as written notices are concerned he does not even know whether written notices have been served or not. He does not know the correctness of the facts. The coolies are engaged on daily wages. Sometimes the number of coolies increases and sometimes it decreases. That will depend on the work. They cannot claim retention as a matter of right. They are on daily wages.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— مجھے افسوس ہے کہ محترم وزیر صاحب کو حقائق کو جھٹلانے کا بلاوجہ شوق ہے ورنہ تو یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ قلی نہیں ہیں اور کاریگر ہیں اور اچھے کاریگر ہیں اور گذشتہ ۱۰ سال سے اس ورکشاپ میں کام کر رہے ہیں۔

Minister of Law: Assuming for the sake of argument, as the Member says, even if the coolies are regular workers and their services are terminated according to the Rules, I fail to see what is wrong with the Government which can form the subject matter of an adjournment motion. It is different if the Member were to allege that in utter disregard of any rules of their employment they are deprived of their wages or they have been thrown out of employment.

Assuming for the sake of argument that the services of 54 workers have been terminated I fail to see how it can form the subject matter of an adjournment motion so long as the action is taken in accordance with law and consistent with the rules on the subject.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— یہ نہایت عجیب بات ہے کہ غریب کاریگروں کو اس قابل نہیں سمجھا جاتا اور انکے لئے متبادل روزگار مہیا کر کے انکے ہٹانے کا انتظام کیا جائے اور انکو جواب دیا جائے مگر جو اوپر کے افسر ہیں انکے لئے رعایتیں موجود ہیں اس سے بڑھکر پبلک Importance اور کیا ہوگی کہ فیکٹری کے لوگ فاقہ کشی کا سامنا کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: As stated by the Law Minister these 54 employees were work-charged and action against them is in the ordinary administration of law. The motion is, therefore, ruled out of order.

RESENTMENT AMONGST CULTIVATORS DUE TO UNSYMPATHETIC ATTITUDE OF GOVT. IN THE DISTRIBUTION OF STATE LANDS.

Mr. Speaker : Amir Habib Ullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, to discuss the great agitation and resentment as reported in the telegram of Pakistan Kissan Committee dated 2nd January prevailing amongst thousands of affected tenants (cultivators) in the Province, regarding the unjust and unsympathetic attitude of the Government in the distribution of state lands.

Minister of Revenue: Opposed Sir.

Mr. Speaker: May I know when this policy was formulated or promulagated ?

امیر حبیب اللہ خان سعدی— یہی پالیسی ہے جناب ۔ ابھی ابھی حال ہی میں اس کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ نیلام روک دئے جائیں ۔ اگر یہی صورت حال رہی تو متاثرہ کاشتکاران میں اور بھی زیادہ اضطراب پھیل جائیگا ۔ پہلے ہی وہ انکی جان کو رو چکے ہیں۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— میرے فاضل دوست رول نمبر ۹۴ دیکھ لیں تو وہ question arise نہیں ہو گا اور نہ ہی یہ recent occurrence کا ہے اور نہ ہی کوئی اس میں definite چیز ہے۔ اب یہ چاہتے ہیں کہ پالیسی واضح کر دی جائے ۔ تو جو پالیسی ہے وہ تو چلی آ رہی ہے ہم نے آرڈر دے دئے ہیں کہ Auction نہیں ہو گا ۔

مسٹر سپیکر— کب سے یہ پالیسی چلی آ رہی ہے ؟

وزیر مال— مدت سے پالیسی چلی آ رہی ہے۔ رول ۹۴ میں عرض کر دونگا کہ ہم نے کیا کیا ۔ ہم کو کوئی ایسی چیز بتا دیں کہ جہاں یہ restrictions ہیں ۔

"49. Restrictions on Power to make Adjournment Motion :—

(*ii*) The motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence."

تو کیا یہ کوئی single specific matter ہے جس کے متعلق اب ہمارے

دوست یہ چاہتے ہیں کہ وضاحت کی جائے ۔ recent occurrence کون سی ہے۔ صرف اتنا ہوا ہے کہ ایک آرڈر جاری ہو گیا ہے کہ نیلام نہیں ہوں گے۔

میر محمد مراد خاں جمالی— پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ آپ کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ میں نے پچھلی دفعہ مارچ کے سیشن میں اس سلسلہ میں یہ عرض کیا تھا اور ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا تھا اور اس ایوان کے لیڈر شیخ مسعود صادق نے وعدہ فرمایا تھا اور اس بارہ میں ایک کمیٹی تشکیل فرمائی تھی ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

Minister of Revenue: He is irrelevant.

میر محمد مراد خاں جمالی— پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ پالیسی جو ہے وہ کمیٹی واضح کرے گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کمیٹی کا آج تک بھی کوئی اجلاس نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker: This is not a point of order. The member may please take his seat.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— صدر محترم ۔ وزیر صاحب کو خود معلوم ہونا چاہئے کہ وہ پالیسی کب بنی تھی وہ خود بھی نہیں بتا سکتے کہ وہ کب بنی ؟

Mr. Speaker: But he says that this is not a matter of recent occurrence.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— یہ تو حال ہی کا واقعہ ہے۔ ابھی انہوں نے فرمایا ہے سن ۵۶ اور ۵۷ کے Allottees کے متعلق کہ ان کو رعایت دی گئی ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے سن ۵۷ والوں کو Grow More Food کے تحت کوئی رعایت نہیں ملی ہے ۔ اس کے علاوہ زمینوں کی قیمت جو حال ہی میں انہوں نے مقرر کی ہے وہ بہت زیادہ ہے اور کسان لوگ اس کے ادا کرنے سے قاصر ہیں ۔ اس کے متعلق برکت علی اسلامیہ

ھال میں کسان کمیٹی کا جلسہ بھی ھوا ۔ سب طرف سے لوگ آئے اور انہوں نے مطالبہ کیا اور فیصلہ کیا کہ سب ممبران کو تاریں دیں گے ۔

میر محمد مراد خان جمالی– جناب والا ۔ یہ پالیسی جو ھے اس کے ذریعے مسلسل ھزاروں کاشتکاروں کو بیدخل کیا گیا ھے اور کیا جا رھا ھے اور بیدخل کئے جائیں گے ۔ تو اس کے متعلق کوئی پالیسی طے ھونی چاھئے۔ مسعود صادق صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ کمیٹی فیصلہ کرے گی کہ سرکاری زمینوں کا کس طرح disposal کیا جائے ۔ یہ اکھاڑ پچھاڑ کا سلسلہ بہت غلط ھے ۔ یہ Welfare State ھے ۔

Mr. Speaker : No speech. The member should please take his seat.

میر محمد مراد خان جمالی– میں جناب admissibility پر ھی عرض کر رھا ھوں ۔ کیا یہ بہتر نہ ھوگا کہ یہ اراضی انکو دی جائے ۔

Mr. Speaker : This has nothing to do with the admissibility.

میر محمد مراد خان جمالی–میں جناب admissibility پر ھی عرض کر رھا ھوں ۔ یہ معاملہ بدستور موجود ھے اور بیچارے کسان بیدخل ھو رھے ھیں ۔ آپ کا مطلب ھے کہ جب وہ سب بیدخل ھو جائیں گے پھر یہ معاملہ شروع ھوگا ۔ یہ ھزاروں کاشتکاروں کی زیست کا مسئلہ ھے ۔ گورنمنٹ کو پالیسی طے کرنی چاھئے ۔

Mr. Speaker : The member should please take his seat now.

امیر حبیب اللہ خان سعدی–صاحب صدر۔ وزیر صاحب نے فرمایا ھے کہ تار کا محض ایک بہانہ بنا رھے ھیں ۔ کیا محترم وزیر صاحب اس وقت خوش ھونگے جب وھاں گولیاں چلیں گی اور لاٹھی چارج ھونگے اور ٹیر گیس ان پر چھوڑی جائیں گی ۔

وزیر مال– تسلی رکھیں ۔ کچھ بھی نہیں ھوگا اس دن بھی میں جلوس والوں کو ملا تھا جو کچھ ھو گا ھم Face کریں گے ۔

Mr. Speaker : No direct talk. The member may please take his seat.

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) — دھمکیوں سے کام نہیں چلے گا۔

Mr. Speaker : Mian Muhammad Sharif should take his seat.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا ۔ اس تحریک التوا کے ذریعے میرے فاضل دوست کے کہنے کی مراد یہ ہے کہ حکومت نے یہ مطالبہ تو تسلیم کر لیا کہ گورنمنٹ اپنی اراضیات کو پانچ سال تک نیلام نہیں کرے گی ۔ تو کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ وہ اراضیات جن کا نیلام روک دیا گیا ہے اس کے متعلق جو پالسیی ہے اس کے اوپر نظر ثانی کر لی جائے ۔ بس صرف اتنا اگر محترم و بزرگ وزیر صاحب ارشاد فرما دیں کہ ہمدردی سے غور کریں گے تو ٹھیک ہے۔

وزیر مال— میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن بھیج سکتے ہیں۔ جیسا کہ فاضل لیڈر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ پالیسی ہے اور غور کیا جائے لیکن یہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ پالیسی مسلسل کئی سالوں سے چلی آ رہی ہے۔ نیا اقدام یہ تھا کہ نیلام بند ہو گیا لیکن پالیسی واضح کرنی ، اس کے اوپر نظر ثانی کرنا، غور کرنا وہ علیحدہ چیز ہے۔ کیا ہم نے کوئی act of omission یا act of commission کر دیا ہے۔ سن چھپن اور ستاون کے allotments جو ہیں وہ علیحدہ چیز ہے اور سن ۴۰ اور سن ۴۲ میں جو الاٹمنٹ ہوئی تھی وہ علیحدہ چیز ہے۔ اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور کسی صورت میں یہ Recent occurrence کا معاملہ نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر افتخار احمد خاں— جناب آپ مجھے اجازت دیں گے۔

Mr. Speaker : About admissibility.

مسٹر افتخار احمد خاں —نہیں جناب واقعات کے متعلق عرض کروں گا۔

Mr. Speaker: Not at this stage. As stated by the Revenue Minister, the Government is pursuing the policy of distribution of land since long and this is not a matter of recent occurrence, therefore, the motion is ruled out of order.

FAILURE OF THE PANJAB UNIVERSITY TO ADMIT 13 THOUSAND STUDENTS TO ITS AFFILIATED COLLEGES

Mr. Speaker : Amir Habib Ullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a Motion for the adjournment of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, to discuss the failure of the Punjab University to admit nearly 13 thousand students to its affiliated Colleges, who qualified this year's supplementary intermediate examination as reported in a feature based on students letters to the editor, the *Daily Imroze*, Lahore dated 3rd January, 1964 which has caused great perturbance and annoyance amongst the students and their parents all over the province.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir the motion involves a question of fact and the facts have to be collected. I thought my colleague, the Minister for Education, may be in a position to say off-hand about the facts, but it appears that she also cannot. As you know, Sir, the notice has been received late. I have just now got the file in my hands; and I would therefore, request—and that is the wish of the Education Minister herself—that this may be postponed.

Mr. Speakar : May be postponed for tomorrow or day after tomorrow?

Minister of Education: For day after tomorrow, Sir.

Mr. Speaker: Yes, Mr. Saadi have you any objection to that?

Amir Habibullah Khan Saadi: No Sir.

Mr. Speaker: The motion is deferred for day after tomorrow.

SUPPLY OF SALT AND GYPSUM BY W.P.I.D.C. TO INDIA

Mr. Speaker: In his next adjournment motion Amir Habib Ullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, that the failure of the Provincial Government in conveying to the Central Government those feelings and sentiments which prevail in the hearts of the patriotic Pakistanis for their Muslim brethren who are experiencing extreme Bharti atrocities in the areas of Kashmir, Assam and Tiri Pura as has been manifested by news published in the *Pakiston Times* dated 4-1-1964 that West Pakistan Development Industrial Corporation would supply Nehru Government nearly one lakh maunds of mineral salt within the next three months as the said Corporation had provided the same enemy country with a large quantity of gypsum very recently.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I object to this adjournment motion on the same grounds advanced by me earlier. Undoubtedly, the sympathies of every Muslim will go with those

who are suffering on account of the atrocities committed by a tyrant on the other side of the border and every Muslim would naturally agree with the sentiments of the member who has moved this motion.

The sum and substance of this motion is that the Provincial Government should, as a measure of retalliation and as a measure of protest, recommend to the Central Government that the supply of gypsum by the West Pakistan Industrial Development Corporation to the Indian Government be stopped. My respectful submission is that the barter agreement with India, or as a matter of fact with any other foreign country, is not the concern of the Provincial Government direct. It is the concern of the Central Government. If any gypsum is being supplied to the Government of India as a result of any agreement, the Provincial Government does not come into the picture. Therefore, this motion does not relate to the Provincial Government. It deals with the policy of the Central Government and, on technical grounds, may be ruled out of order. If the member feels that he would again bring this motion, I would respectfully submit that he may bring the motion in the shape of a suitable resolution and I assure the House that I will have no objection to the discussion of that motion as a substantive resolution to be discussed by the House for conveying our feelings to the Central Government.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — صاحب صدر ۔ میں نے یہ گذارش کی ہے کہ صوبائی حکومت ہمارے جذبات و احساسات کو مرکز تک پہنچانے سے قاصر رہی ہے۔ تو یہ مغربی پاکستان کے صنعتی ترقیاتی ادارہ کا اقدام ہے ۔ یہ براہ راست صوبائی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جہاں تک انہوں نے بارٹر ایگریمنٹ کے متعلق فرمایا ہے میں اس میں صرف اسی تاریخ کو ڈھاکہ کی خبر سے جو وہاں کی اسمبلی میں یہ واقعہ پیش آیا ہے کہ وہاں سیکرٹریٹ ہسٹاریکل کا ریکارڈ جو ان کا حصہ اقرار دیا جا چکا تھا وہ انہوں نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ پاکستان کی حکومت کو چاہئے تھا کہ معاہدہ کے توڑنے کے بعد کچھ کارروائی کرتی ۔ آپ مہربانی کر کے ہمارے جذبات سنٹرل گورنمنٹ تک پہنچائیں کہ وہ اس قسم کے معاہدے نہ کریں۔ جہاں تک ریزولیوشن لانے کا تعلق ہے مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر— جو انہوں نے طریق کار بتایا ہے کیا اس کے بعد آپ موشن کو پریس کرتے ہیں ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— اس وقت میں اس موشن کو پریس نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVT. TO PREVENT THE PUBLICATION OF ASMAR-E-SHIRIN

Mr. Speaker : Amir Habibullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government in preventing the publication, by an act of the Legislature, of a highly provocative and derogatory "novel" 'Ismar-e-Shirin' regarding the Holy Prophet Muhammad (peace be upon Him) by the Punjab Religious Book Society, Anarkali, Lahore and its Secretary Mr. V.S.K. Fazal as has been revealed in a pamphlet "Dawat-e-Fik-ro-Amal" dated 3-1-64 published by the Anjuman-e-Fikr-e-Islam No. 4, Urdu Bazar, Lahore which has caused great resentment and anger among the Muslims of the Province.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) So far as the facts are concerned I am not at the present moment able to say anything but the motion of the member at least gives me one clear indication that the member, on the Opposition side, has now found out the efficacy of the Press and Publication Ordinance under which objectionable publications could be banned. I am happy that he has now realised the importance of such a legislation and such an Act under which the Provincial Government could move. I would request that this motion may be postponed till tomorrow. I will verify the facts and if there is any such publication as the member has pointed out, it will surely be banned at the first and the earliest opportunity.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ لا منسٹر صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے ہم اسکی implication کو سمجھتے ہیں کہ ہم حکومت اور محترم وزیر صاحب سے یہ درخواست کریں گے کہ پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کو اس کتاب کے ضبط کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے یا نہیں ۔

Minister of Law : Point of order.

The motion is by Mr. Saadi and I had mentioned the wishes of the Member himself and not the Leader of the Opposition.

Mr. Speaker : But I have allowed Mr. Safdar.

خواجہ محمد صفدر— میں جناب لا منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس وقت پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس جو کہ انتہائی منحوس قسم کا قانون ہے زیر بحث نہیں ۔ مگر اس کالے قانون کے علاوہ اور کوئی قانون ہے جسکے تحت کسی کتاب کی ضبطی کا ہم مطالبہ کر سکیں ۔ اس میں مجبوراً ہمیں یہ اپیل کرنی پڑتی ہے یہ نہیں کہ ہم اسکو پسند کرتے ہیں کہ اس سیاہ قانون کو اس کتاب کے سلسلہ میں کیوں متحرک نہیں کیا جاتا ۔

مسٹر سپیکر— سعدی صاحب آپکو کل تک ملتوی کرنے میں اعتراض تو نہیں ہے ۔

Minister of Law: If the member has no objection, we may defer it to the day-after-tomorrow.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : The motion is deferred to the day after tomorrow.

PUBLICATION OF THE BOOK ENTITLED 'ASMAR-E-SHIRIN'

Mr. Speaker: Sardar Muhammad Ramzan Drishak wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, to discuss the publication of Christian (Missionary's) book entitled "Asmar-e-Shirin" in which serious strictures have been passed against the Holy Prophet (peace be upon Him) and which has caused great agitation and resentment.

Minister of Law: This motion relates to the same book.

Mr. Speaker: We will take up this adjournment motion also on the day after tomorrow.

BAN IMPOSED ON THE PUBLICATION OF MONTHLY 'TARJUMAN-UL-QUR'AN LAHORE.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Mr. Hamza. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the ban imposed by the West Pakistan Government

upon the publication of the monthly Tarjaman-ul-Quran, Lahore. on 4-1-64, an organ of the Jamaat-e-Islami disclosing the policy pursued by the Government against the Jamaat for the last many months, now culminating in a malafide action against its organ; which has caused great resentment in the general public.

Minister of Law: So far as facts are concerned, I am not able to say, at the present moment, whether any action has been taken against this Monthly. This may be put off after the 8th.

Mr. Speaker: We may take it up on Thursday, the 8th.

Mr. Hamza: No objection.

Mr. Speaker: So it will be taken up on the 9th.

میر محمد مراد خاں جمالی — On a Point of Order Sir. جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے یہ Adjournment Motion اس لئے پیش کی ہے کہ ترجمان القرآن ban کر دیا گیا ہے ۔ میں ہاؤس کی اطلاع کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا مودودی صاحب گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ حمزہ صاحب تو صرف ترجمان القرآن کی بات کرتے ہیں ۔ یہاں تو مولانا صاحب خود گرفتار ہو گئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ — جناب والا ۔ جماعت اسلامی بھی خلاف قانون قرار دے دی گئی ہے ۔

Mr. Speaker: This is not in respect of the proceedings of the Assembly.

میر محمد مراد خاں جمالی — جناب والا ۔ کیا حکومت کا یہ اقدام جمہوریت کے حق میں جاتا ہے ؟

RISE IN THE UNDERGROUND WATER LEVEL OF PESHAWAR AND THE CONSEQUENT DAMAGE TO HOUSES.

Mr. Speaker: The next motion is from Mr. Abdur Razik Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, that the failure of the Government in maintaining Peshawar City property where level of underground water has arisen due to water-logging resulting in the cracking of many a houses and the consequent

danger of their being demolished as has been stated by the Vice-Chairman of the Peshawar Municipality in a Press Conference which has caused resentment amongst the people.

Minister of Revenue: If I am given time I will find out the facts.

Minister of Law: We may have it on Thursday.

مسٹر عبدالرازق خاں — جناب والا ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں چند الفاظ میں وہاں کی seriousness آپ کی خدمت میں عرض کر دوں ۔ یہ میرے پاس ۴ تاریخ کا پاکستان ٹائمز ہے۔ اس کے مطابق پشاور میونسپلٹی کے وائس چیئرمین نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔

"He said that the most affected areas were Jahangirpur, Sikardarpura, Nasirabad, Zaryab Colony, Qissa Khwani and Meena Bazar.

During the last five years, the menace of water-logging had been on the increase and had flooded a large number of 'tehkhanas' (basements) in the said localities, he added.

Moreover, houses in the affected areas had cracked and might collapse any moment, he added.

He said that the Municipal Committee had sometime ago drawn the attention of the Government towards that ever-increasing menace, because it was almost impossible for the Municipality to deal single-handed with the menace. In this context he referred to the Rs. 1 crore drainage scheme approved by the Government but regretted that the implementation of the said project had been delayed due to reasons unknown. He, therefore, demanded that the execution of the scheme should be expedited so as to save the people from any further loss."

تو یہ چونکہ ایک serious مسئلہ ہے۔ اس لئے آپ مہربانی فرما کر اس کی طرف توجہ دیں ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): I think time should be given so that we may try to find out the facts.

جناب والا۔ ویسے water-logging کے متعلق عرض یہ ہے کہ جہاں نہری زمینیں ہیں وہاں table rise ہو رہا ہے۔ لیکن جو خطرات اس news item میں بتائے گئے ہیں ان کے متعلق ہم دریافت کر لینگے ۔

Mr. Speaker: We will take up this adjournment motion on the 9th.

ماسٹر خان گل - جناب والا - میں حکومت کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ میرا مکان بالکل پانی پر کھڑا ہے - اس محلے میں نیچے پانی ہی پانی ہے - ظاہر ہے کہ اگر یہی صورت حال رہی تو سب مکان گر جائینگے - اس طرح اگر کوئی جانی نقصان ہوا تو اس کا خون ہماری حکومت کے سر ہوگا -

---

FAILURE OF GOVERNMENT TO PROVIDE WAGONS AT JACOBABAD RAILWAY STATION.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Mir Muhammad Murad Khan Jamali. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the failure of the Government to provide wagons at Jacobabad Railway Station, due to which huge stocks of rice to the tune of five hundred wagons has accumulated at the Station which situation is causing widespread resentment amongst the business community of this area and the price of paddy has also gone down by twelve annas per maund resulting in huge losses to the grower as well.

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan): Sir, though the motion is not in order, no date has been mentioned and from the words it clearly appears that it is a continuous grievance, yet, as I have already given assurances before, the action is being taken to supply proper number of wagons to Jacobabad. I have also received a very detailed telegram from Mr. Zulfiqar Ali Bhutto. I admit that there is a shortage of wagons in that area. Not only 500 wagons load of rice, but quite sizeable number of wagons load of rice is lying there. I have already taken steps to send wagons. I hope after this assurance the member will not press it. If he presses it, then it is not in order, because it is a continuous grievance. Moreover no date has been mentioned in its support.

میر محمد مراد خان جمالی : (جیکب آباد-۲) جناب والا - اس مسئلے کی اہمیت جناب وزیر صاحب نے مان لی ہے - میری گذارش یہ ہے کہ اس وقت جیکب آباد سٹیشن پر Rice Mills میں تقریباً پانچسو ویگن چاول پڑا ہے - اس کے متعلق مجھے ایک تار موصول ہوا ہے -

مسٹر افتخار احمد خان - On a point of order Sir.

جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب باہر تشریف لے جا رہے ہیں ۔ ان سے کہیں کہ وہ ہاؤس میں تشریف رکھیں کیونکہ ابھی حیدر آباد کا آرڈیننس آرہا ہے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

میر محمد مراد خان جمالی ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ تار موصول ہوا ہے جو جیکب آباد سے آیا ہے ۔ اس میں لکھا ہے ۔

"Acute shortage of wagons being experienced for rice loading resulting in accumulation of large stocks of rice in mills and on platform. Daily arrival of paddy is thirty thousand maunds and merchants have no money to buy paddy. Paddy rates also going down every day and mandies throughout district likely to be closed immediately as merchants do not get prompt payment from Government. Being our representative in Assembly kindly solve our problem forthwith about money and wagons.

President Rice Millers and Merchants
Association, Jacobabad."

جناب والا ۔ اس تار میں لکھا ہے کہ اس وقت جیکب آباد میں تقریباً تیس ہزار من دھان کی روزانہ آمد ہے ۔ میں نے وہاں کی Merchants Association اور Rice Mill Owners سے بھی اس سلسلے میں بات چیت کی ہے ۔ انہوں نے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The Minister is already aware of the situation.

میر محمد مراد خان جمالی ۔ جناب والا ۔ میں ایک اہم مسئلے کی طرف انکی توجہ دلاتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ وہاں تقریباً ۳۰ ہزار من دھان کی روزانہ آمد ہے ۔ اور وہاں پڑا رہنے کی وجہ سے ۸ سے ۱۲ آنے فی من اس کی قیمت میں کمی ہو رہی ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کو ۱۵ سے ۲۰ ہزار روپے روزانہ کا نقصان ہو رہا ہے ۔ یعنی بالفاظ دیگر یہ نقصان ایک ماہ میں ساڑھے چار لاکھ روپے تک پہنچ جاتا ہے ۔ اس علاقے میں

دھان کی آمد کا سلسلہ کوئی چار پانچ ماہ رہتا ہے جس سے آپ کاشتکاروں کے نقصان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

Mr. Speaker : No discussion on merits.

میر محمد مراد خان جمالی۔ جناب والا۔ میری گذارش یہ ہے کہ وہاں جو کاشتکار ہیں۔۔۔

Mr. Speaker : He has not said that it is not a matter of public importance

میر محمد مراد خان جمالی۔ جناب والا۔ عرض یہ ہے کہ وہ مانتے ہیں اور انہوں نے وعدہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ویگنوں کا بندوبست کرینگے۔

Mr. Speaker : After the assurance of the Minister, is the Member pressing it or not ?

میر محمد مراد خان جمالی۔ لیکن جناب میں یہ عرض کرونگا کہ آپ مجھے ایک دو منٹ بات تو کرنے دیجئے۔ وہاں کاشتکاروں کا ۲۰—۲۵ لاکھ روپے کا جو نقصان ہوگا اس کی تلافی کیسے کی جائیگی۔

Mr. Speaker : This is again a speech. Is the Member pressing it ?

میر محمد مراد خان جمالی۔ جناب والا۔ جناب وزیر صاحب نے اس کے متعلق یقین تو دلایا ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ دھان وہاں سے کتنی دیر میں اٹھایا جائیگا ؟ اگر جناب وہ اتنا فرما دیں کہ روزانہ کتنے ویگن مہیا کرینگے ؟ اور کتنے وقت میں یہ چاول وہاں سے اٹھا لیا جائیگا تو میں اپنی Adjournment Motion واپس لے لوں گا۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں)۔ جناب والا۔ چونکہ یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی ہے۔ اس لئے میں اسکے متعلق یقین دھانی کرا سکتا

ہوں۔در اصل اس Adjournment Motion کے آنے سے پہلے ہی یہ معاملہ اور وہاں کی حالت میرے نوٹس میں آ چکی تھی - چنانچہ میں نے اس کے متعلق ہدایت جاری کردی تھی جس کے تحت لاڑکانہ اور دادو کے سٹیشنوں پر ویگن بھیج دئے گئے ہیں - اور وہاں سے سامان بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ جیکب آباد کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں بھی ویگن جا رہے ہیں بلکہ جا چکے ہیں اور وہاں سے بھی سامان اٹھایا جا رہا ہے۔ یہ ویگن پچھلے سال سے کسی صورت کم تعداد میں نہیں ہیں - لیکن اس کے باوجود بھی میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ وہاں ویگن فوراً جائیں اور جہاں تک ممکن ہوسکے یہ stocks ایک ہفتے کے اندر اندر clear ہو جانے چاہیئیں - لہذا مجھے امید ہے کہ ایک ہفتے کے بعد یہ دقت ختم ہو جائیگی -

میر محمد مراد خان جمالی - جناب والا۔ ایک مسئلہ تو انہوں نے حل فرما دیا ہے۔ اب صرف ایک مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہاں جو کاشتکاروں کا نقصان - - -

مسٹر سپیکر - جمالی صاحب یہاں مطالبات پورے نہیں ہو رہے۔ آپ یہ بتائیں Do you press it or not

میر محمد مراد خان جمالی - جناب والا - یہ بات تو مجھے پوری کر لینے دیں - اس کے بعد میں اسے واپس لے لونگا -

مسٹر سپیکر - آپ یہ بتائیں کہ آپ اسے press کرتے ہیں یا نہیں -

No more questions and answers

میر محمد مراد خان جمالی - جناب والا - تو پھر آپ ان سے کہیں کہ یہ اپنی تنخواہوں سے ان کا نقصان پورا کریں -

Mr. Speaker : The member may please answer my question. Does he press it or not ?

میر محمد مراد خان جمالی - نہیں جناب میں پریس نہیں کرتا -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ORDINANCES

RESOLUTIONS REGARDING APPROVAL OF

The Election of Chairmen and Vice-Chairmen of Local Councils and Vice-Chairmen of Municipal Committees (Validating) Ordinance 1963.

(*Resumption of discussion*).

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the Election of Chairmen and Vice-Chairmen of Local Councils and Vice-Chairmen of Municipal Committees (Validating) Ordinance 1963.

Qazi Mohammad Azam was on his legs when the House rose for the day on Friday last. He may please resume his speech.

Qazi Muhammad Azam : I do not want to add anything more to what I have already said.

Mr. Speaker : The Member was saying that he would take fifteen minutes more and therefore I had called him. Allama Arshad.

علامہ رحمت اللہ ارشد—(بہاولپور-۲) - جناب صدر - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ آرڈیننس اس اسمبلی کے اجلاس کے منعقد ہونے سے صرف دو دن پہلے نافذ کیا گیا تھا - ہم مانتے ہیں کہ آئین کے تحت ہنگامی قانون سازی کے اختیارات حکومت کو حاصل ہیں اور اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا - لیکن تعمق نظر سے اور نہایت غور سے دیکھنے کے باوجود ہم اس آرڈیننس میں کوئی بات نہیں پا سکے جو اہمیت کی حامل ہو - اور اس قدر فوری ہو کہ اسمبلی کے اجلاس کے منعقد ہونے سے دو دن پہلے اسے نافذ کرنے کی ضرورت ہو -

دوسری بات یہ ہے کہ قانون سازی کا معروف و مسلمہ اصول یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ کی اجتماعی بہتری اور مفاد کے لئے قانون بنائے جائیں - اس قانون کی ضرورت اور قاضی محمد اعظم صاحب نے جو تفصیلات دے کر اس پر روشنی ڈالی ہے مجھے ان سے کوئی دلچسپی نہیں میں نہیں جانتا کہ میمن صاحب اور ان کے درمیان local politics کیا ہیں - local politics تو ہر سیاسی زندگی کا معمول ہوتے ہیں - اس وقت سوال ہے ایک فرد کے الیکشن

کو legalise کرنے کا اور قانونی شکل دینے کا ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا قانون بنانا کسی اچھی حکومت کے لئے کوئی مستحسن اور قابل فخر کارنامہ نہیں ۔

جناب والا ۔ اس قانون میں ۳ چیزیں حد درجہ قابل اعتراض ہیں ۔

۱ ۔ یہ قانون ایک فرد یا ایک پارٹی کے چند افراد کے لئے بنایا گیا ہے ۔ (Voices - Shame Shame) اور اس ہاؤس کو آلہ کار بنا کر اپنی نا جائز حرکتوں کو قانونی شکل دے رہے ہیں ۔

۲ ۔ جیسا کہ اس قانون کے متعلق اس کے متن میں درج ہے اگر بیلٹ کے دونوں طرف نمبر لگا دئے گئے تو پھر خفیہ رائے دہی کا مسلمہ اصول تباہ ہو جاتا ہے اس لئے اسے قابل اعتراض نہ بنائیں ورنہ اس سے سمجھا جائے گا کہ خفیہ رائے دہی میں قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ۔

صاحب صدر ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کی خدمت میں نہایت صاف صاف الفاظ میں کہہ دیتا ہوں کہ اس ملک میں کوئی سیاسی زندگی نہیں ۔

عام نظم و نسق اور ملکی سالمیت کے لئے ان تمام چیزوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ انتخابات دیانت داری سے ہوں ۔ اگر انتخابات میں ناجائز قسم کی چیزیں روا رکھیں گے ۔ اگر انتخابات میں دھاندلی کی جائے گی اور ووٹر کو یہ بتایا جائے گا کہ اگر تم نے ہمارے خلاف ووٹ دیا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اس طرح ہم تمہاری گردن ناپ لیں گے ۔ کیونکہ یہاں ایف سی آر ۔ ضابطہ فوجداری ۔ سیفٹی ایکٹ اور بنگال ریگولیشن ایسے قوانین موجود ہیں ۔ اگر ایسی بات ہوئی تو انتخابات بے معنی ہو کر رہ جائیں گے اور یہ امر سراسر ملک سے دشمنی کے مترادف ہو گا ۔ ممکن ہے آپ اس میں عارضی مسرت محسوس کریں ۔

نیز انتخابات میں اگر کوئی فرد غیر قانونی حرکت کا مرتکب ہوا اور کوئی دھونس یا دھاندلی کی گئی تو اس کے خلاف رٹ پٹیشن کو بے معنی

بنا دیا گیا ہے۔ اور اگر ہر چیز حکومت کی مرضی کے مطابق کی گئی تو یہ عارضی مسرت ہو گی کیونکہ اس سے ہر شخص کی سیاسی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی۔

۳ - تیسری قابل اعتراض بات یہ کہ ہم ڈیڑھ سال سے اس ہاؤس میں بیٹھتے ہیں۔ یکے بعد دیگرے، پے بہ پے۔ پیہم اور متواتر حکومت کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ عدلیہ کو جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ مفلوج کیا جا سکے کیا جائے۔ تاکہ ضابطہ فوجداری کے اصول کو مدنظر رکھ کر کوئی شخص ہائی کورٹ تک نہ پہنچ سکے یا سپریم کورٹ میں نہ جائے۔ اس رجحان اور اس انداز فکر کے تحت جتنے قانون بنائے گئے ہیں یا بنائے جائینگے ان سب کا مقصد یہی ہو گا کہ عدلیہ کو بے کار کر دیا جائے۔ اور وہ دخل انداز نہ ہو سکے۔ ایسی قباحت اس آرڈیننس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ کہ چئیرمین اور وائس چیئرمین دونوں انتخابات میں آزاد ہو سکیں۔ اگر آپ حقائق کی طرف رجوع کریں تو اس حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ عدلیہ کسی دوسرے ملک کا نہیں ہے۔ اسی ملک کا عدلیہ ہے۔ انتہا یہ ہے کہ سب سے زیادہ افسوس ناک، مہلک اور شرمناک قانون بنایا جا رہا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ کسی یونین کونسل کے چئیر مین کے انتخابات کے لئے فیصلہ کر دیں کہ عدلیہ یعنی ہائی کورٹ کو اس میں دخل انداز ہونے کا اختیار نہ ہو۔ اس سے تو Civil Rights بالکل ختم ہو جائیں گے۔ پھر جو فیصلہ ہو گا وہ نہایت ہی قابل اعتراض ہو گا۔ اگر وزیر صاحب میری طرف متوجہ ہوں تو میں نہایت ادب سے گذارش کرونگا کہ وہ اس آرڈیننس کو واپس لے لیں۔ کیونکہ اس کے نفاذ سے ان کی ذات پر کئی قسم کے شبہات ہوں گے۔ وہ ذاتی وقار اور عزت نفس کے تحفظ کے لئے نیز اجتماعی نقطہ نگاہ سے دیکھ کر اس آرڈیننس کو واپس لے لیں۔

مسٹر افتخار احمد خاں—(جھنگ-۱)۔ صدر گرامی۔ جہاں تک

وزیر قانون صاحب کے اس آرڈیننس پیش کرنے کی بات ہے میں اپنے فاضل وزیر قانون کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ اس سے ان کی ہر دلعزیزی بڑھ گئی ہے۔ ان کی popularity میں جو ان کو اپنے آبائی شہر حیدر آباد میں حاصل تھی اور جو ان کی ہر دلعزیزی تھی وزارت میں آنے کے بعد اس میں اضافہ ہو گیا ہے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے میں اسے محسوس کرتا ہوں اور اس کا اعتراف کرتا ہوں اس لئے ان کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : This is not a law about the Vice-Chairmen of Hyderabad.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : This Ordinance has been enforced to validate the election of the Vice-Chairmen of Hyderabad Municipal Committee and the said office was vacated by the Law Minister himself.

تو اس لئے صدر گرامی ۔جب افراد کے لئے قانون بنانا ، کسی ایک فرد کو فائدہ پہنچانے کے لئے قانون بنانا یا کسی ایک فرد کو نقصان پہنچانے کے لئے قانون بنانا افسوس ناک ہے اور شرمناک ہے۔ انہیں احتیاط کرنی چاہئے تھی ۔ انہیں مزید احتیاط کرنی چاہئے تھی کہ یہ جب ان کے اپنے شہر سے متعلق تھا ۔ اور اس الیکشن اور اس عہدے سے متعلق تھا ۔ کہ جس پر وہ براجمان رہ چکے ہیں ۔ اور جس کو خالی کرنے کے بعد اسکے الیکشن لڑنے کے لئے وہ بہ نفس نفیس خود حیدرآباد میں موجود تھے ۔ وہ تو Public Servant ہیں ۔ انہیں سیاست میں حصہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے ان غیر معمولی اختیارات کو استعمال کیا ہے۔ اور کن حالات میں ۔ صدر گرامی۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کے وائس چیرمین کے الیکشن کے قانون میں واضح طور پر درج ہے کہ Secrecy of ballot shall not be violated ۔ انہوں نے اسے محض اس لئے violate کیا کہ ان کا خیال تھا کہ نامزد ممبران یا افسران انکے خلاف ووٹ دینگے ۔ اس لئے انکو الیکشن سے پہلے ہی انہوں نے بیلٹ پیپر دکھا دیا تاکہ انکو یہ معلوم ہو جائے کہ ووٹ دینے کے بعد بھی

انکی identity ہو جائیگی ۔ لیکن وہاں ایک افسر ، علی اکبر شاہ نے ، اس تمام دباؤ کے باوجود بھی انکا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ۔ تو انکو سزا کے طور پر Executive سے تبدیل کرکے .C I.D میں تبدیل کر دیا ۔ آپ پرانوں کو چھوڑیں ۔ انکو کیا کہتے ہیں کہ انہوں نے دھاندلیاں کی ہیں ۔ اور انہوں نے ''جھرلو'' پھیرے ہیں ۔ میں یہاں انکی صفائی پیش نہیں کر رہا ۔ لیکن صدر گرامی۔ آپ ان سے پوچھیں ۔ کہ یہ کیا کرتے ہیں ۔ جب یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں پیش تھا ۔ اس انتخاب کو رٹ درخواست کے ذریعے جب ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا تو پھر اس سلسلے میں قانون بنانے کی کیا ضرورت تھی ۔ آپ ہائی کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرتے۔ اگر وہ اسے خلاف قاعدہ اور خلاف قانون قرار دیتی ۔ تو پھر اسکے متعلق اسکے مطابق ہی کوئی فیصلہ کر دیا جاتا ۔ لیکن جب ہائی کورٹ میں رٹ درخواست پیش ہے۔ کسی شخص نے فاضل ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہوا ہے ۔ ایک خطیر رقم خرچ کرکے اسکا دروازہ کھٹکھٹایا ہے ۔ تو اسکو اس آرڈیننس کے ذریعے محروم کرنا ، اپنے اختیارات کو نا جائز طور پر استعمال کرکے اسے محروم کرنا ، کتنے افسوس کی بات ہے۔ میں کوئی زیادہ سخت الفاظ استعمال نہیں کرتا ۔ لیکن اُن دوستوں کو جو کسی نہ کسی طرح اسکی تائید کرنے کے لئے آمادہ کر لئے جائینگے ، ان سے کہتا ہوں کہ وہ کم از کم اپنی ذمہ داریوں کو سوچیں ۔ اپنے احساسات کو دیکھیں ۔ کہ ایک فرد کو فائدہ پہنچانے کے لئے اور Writ Petition کو affect کرنے کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے۔ اس لئے میں اسکی سخت مخالفت کرتا ہوں ۔ اور صدر گرامی ۔ آپکی وساطت سے اس معزز ایوان کے ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسکی تائید کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں ۔ اس طرح آپ کے وقار میں اضافہ ہوگا ۔ اس ایوان کے وقار میں اضافہ ہوگا ۔ کیا نظریہ ہوگا محکمہ قانون کا اور وہ کیا سوچیں گے ۔ کہ ان کے Head نے یہ قانون بنایا ہے ۔ کیا طاقت ہوگی آپکی ۔ کسطرح وہ اُس محکمے کو کنٹرول کریں گے جب وہ یہ سوچیں گے کہ انکے Head نے قانون بنایا ہے ۔ ان الفاظ کے

ساتھ میں اسکی سخت مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور۔ ٦)—یہ قانون نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے ایک فرد کے لئے بنا ہے ۔ لیکن میں اُن سے اختلاف کرتا ہوں ۔ کیونکہ ایک فرد اور ایک افسر میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ وزراء جنکے بارے میں عام طور پر یہ تصور تھا کہ ان کی حیثیت محض ایک ملازم کی ہے اور انکے پاس کوئی اختیارات نہیں ہیں ۔ اس آرڈیننس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ تصور غلط تھا ان کے اختیارات اس آرڈیننس کے ذریعے منظر عام پر آ گئے ہیں ۔ اس آرڈیننس کی رو سے گورنمنٹ کا منشاء کسی خاص الیکشن میں یہ دھاندلی کرنا نہیں ۔ بلکہ گورنمنٹ ایسے قانون بنا رہی ہے جو آئندہ ہونے والے الیکشن کو بھی بے معنی بنا دے گا ۔

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir. This is a validating act only for the past elections and not for the future.

آئندہ الیکشنوں پر حاوی نہیں ہوتے ۔ اُن پر کیسے ہو سکتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں خواجہ صاحب کا مشکور ہوں ۔ کہ انہوں نے میری غلط فہمی رفع کر دی۔ جب ایک اہم قلمدان وزارت پر، اور جس قلمدان وزارت کو وزارت قانون کہا جائے ، اس پر متمکن ہونے والے فرد کا یہ ذہن ہو ۔ کہ وہ جس معاملے میں ذاتی طور پر دلچسپی رکھتے ہوں ۔ اس میں کی گئی دھاندلی کو جائز قرار دینے کے لئے اس قسم کا آرڈیننس لائیں ۔ اس کو صرف لاقانونیت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ۔ اسکے لئے میں اور کوئی موزوں لفظ استعمال نہیں کر سکتا ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری) —پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں نے یہ درخواست کرنی ہے کہ آرڈیننس پر بحث نہ کی جائے ۔ کیونکہ یہ معاملہ ہائی کورٹ میں Pending ہے ۔ اس بحث کے دوران بار بار ہائی کورٹ کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ یہ معاملہ Subjudice ہے ۔

مسٹر سپیکر—جہانتک ان واقعات کا تعلق ہے ۔ جو کہ ہائی کورٹ

میں Pending ھیں انکے متعلق کسی ممبر صاحب کو حوالہ نہیں دینا چاھئے الیکشن کا واقعہ جو ھے وہ بذات خود Subjudice ھے ۔ لیکن یہ آرڈیننس یا اس کی Spirit تو Subjudice نہیں ھے ۔

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir I might submit that even the validity of this Ordinance, the vires of this Ordinance and the motives behind this Ordinance are a matter pending consideration before the High Court and is sub-judice.

Mr. Speaker : What would be the position if this Ordinance itself is before the High Court ? Can't we discuss it in this House ?

Minister of Law : My submission is this. I am personally involved in this matter. Therefore if I raise any technical objection based on the rules, there is the likelihood that I may be misunderstood. My respectful submission is that whatever the matter, whether Ordinance or anything connected with it is pending consideration before a court of law it becomes sub-judice, and subject to the rules it can be discussed. I would not very respectfully say anything beyond that.

Mr. Speaker: So far as the powers of this House are concerned, this House is fully competent to approve or disapprove this Ordinance, and the members can throw light on the different aspects of the Ordinance. They can very well discuss it.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : On a point of order Sir. The Law Minister has just said that the validity or otherwise of this Ordinance is before the High Court and the matter is sub-judice. When the very vires of the Ordinance has been challenged in the High Court, the question is really sub-judice. I would, therefore, request your honour to postpone the consideration of this Ordinance altogether. We cannot proceed when it is sub-judice.

Mr. Speaker : Under what rules ? The member may please quote the rule.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Let us see the rules.

Mr. Speaker : Mr. Hamza to continue and after his speech we will look into that.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ بہت سے حلقوں کی رائے میں اس ملک میں رائج نظام جمہوری نہیں ھے ۔ جمہوری نظام کی واحد اور اصل بنیاد یہ ھے کہ حکومت عوام الناس کی رائے یا ان کی منشا کے مطابق چلائی جائے ۔

لیکن موجودہ گورنمنٹ جو مصیبت کی شکل میں نازل کی گئی ہے۔ وہ اس قسم کے قوانین کے ذریعے کبھی بھی اس ملک میں جمہوریت کو پنپنے نہیں دیگی۔ ووٹ ڈالنے کے طریقہ کا مسلمہ اصول ہے کہ وہ خفیہ ہو۔ اور خفیہ ہونے کی صورت میں ہی ووٹر بلا کسی قوت اور اپنی مرضی کے مطابق ووٹ کا استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اس قانون کے ذریعہ اس کو قطعاً ختم کر دیا گیا ہے۔ آج جب ایک شخص ووٹ دیتا ہے تو اس کو ایسی سہولت نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ یہ ووٹ دینے کے حق کی بیخ کنی کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم مسئلہ کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک میں حکومت کی صدارت اور جو پولیٹیکل پارٹی بر سراقتدار ہے، اس کی صدارت ایک فرد کے پاس ہے۔

Mr. Speaker : The member is not relevant. He should not discuss this point. He may please be relevant to the Ordinance.

مسٹر حمزہ— میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پہلے ایک ووٹر کو بلا خوف و خطر ووٹ دینے کا حق تھا مگر اب ایسے حالات پیدا کر دئے گئے ہیں کہ وہ بلا خوف و خطر ووٹ نہیں ڈال سکے گا۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbassi : On a point of order, Sir. In every day proceedings you have been giving rulings that a matter which is sub-judice cannot be discussed in this House. That means, you have been giving this ruling under certain rules. So, under the same rules and in view of your past ruling this Ordinance should not be discussed.

Mr. Speaker : I may make it clear that so far as the rule pertaining to sub-judice matter is concerned, there is a set procedure for adjournment motions, then there is another set procedure for privilege motions and a set procedure for Ordinances. I had already given my ruling that we can discuss the pros and cons of the Ordinance. The lady member's point of order is ruled out.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر ووٹر کے لئے ایسے حالات پیدا کر دئے جائیں کہ بلا کسی خوف کے ووٹ نہیں ڈال سکتا اور ووٹر پر ووٹ ڈالتے وقت خوف طاری رہتا ہے ایسی صورت میں جمہوریت بے

معنی ہو کر جاتی ہے۔ اور اس ملک میں یہ نظام چلانے کے لئے جو کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے، وہ ضائع ہو رہا ہے۔ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ عدالتعالیہ کے سامنے پیش ہے۔ ان کی نیک نیتی پر شبہ اس صورت نہیں ہو سکتا تھا، اگر یہ معاملہ عدالت عالیہ کے سامنے پیش نہ ہوتا اور یہ آرڈیننس کی صورت میں اس ترمیم کو لے آتے تو یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا کہ گورنمنٹ نے اس قانون میں کوئی خامی پائی ہے جسکی بنا پر یہ ترمیم اس ایوان میں پیش کی گئی ہے۔ لیکن یہ آرڈیننس اس وقت نافذ کیا گیا ہے جب کہ یہ معاملہ عدالت عالیہ کے سامنے پیش ہے۔ اس قسم کے آرڈیننس کے متعلق اس سے قبل متعدد بار کہا جا چکا ہے کہ حکومت نے اس ملک میں عوام الناس کی حاکمیت کو قطعاً تسلیم نہیں کیا اس ملک میں جو نئے اہم قوانین مرتب کئے جا رہے ہیں وہ آرڈیننس کی صورت میں پاس کئے گئے ہیں۔ ان اقدامات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں عدالت عالیہ پر عدم اعتماد ہے یا گورنمنٹ اس پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ حالانکہ وہ ایک ایسا ادارہ ہے جس کے بارے میں تمام کی تمام پارٹیاں کہہ چکی ہیں کہ اب تک اسنے اپنے فرائض انتہائی احسن طریقہ پر نبھائے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ آرڈیننس ایک تو وزیر صاحب کی ذاتی دلچسپیوں کا پیدا کردہ ہے اور ایسا وزیر جو قانون کے قلمدان پر متمکن ہے اُس نے اس قانون کے ذریعہ لا قانونیت کی ہے۔ دوسرے چونکہ یہ خاص معاملہ عدالت عالیہ کے سامنے پیش تھا اس آرڈیننس کی رو سے عدالت عالیہ کے اختیارات کو سلب کیا گیا ہے۔ اس سے خوفناک صورت حال اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں موجودہ آرڈیننس کی شدید مخالفت کرتا ہوں۔

Syed Zafar Ali Shah (Nawabshah-II) : It is for the first time that an Ordinance, under the consideration of the House, has been said to be sub-judice. In this respect a history has been made but in reverse. We all believe in democracy and the very basis of democracy is the secrecy of ballot. It is very essential for the development of political thought, for a civilized Government and for Statehood that Government is run with the support of the masses and that support becomes known through the collective will of the majority of the people. It manifests itself through the ballot. It has been

mentioned in the Constitution that the ballot must be secret and it has been left to the Executive to frame rules and to indicate the way in which ballot would be cast and in which the ballot papers would be arranged. This Ordinance validates certain actions taken during the last few years. It also validates certain elections that were held in the Basic Democratic set up. During these elections the ballot papers contained marks on both the sides, i.e., the outer foil as well as the counter-foil. I am constrained to say that this certainly violates secrecy. Any way, we don't want to make any argumentative speeches because the Ordinance is already under discussion for validating certain acts. We don't want those actions to be in reverse so that confusion should not follow. We would be in favour of passing the Ordinance but it would be most appropriate that in future the elections must be held in a particular set pattern so that similar things do not occur.

We remember that in the general elections, the ballot is the same for which this Ordinance has been brought but in that case the number of voters is very large. For instance, if forty thousand people vote in one Constituency, it would become difficult to find out who voted for whom. But in a set-up where few people voted, for example ten or twenty, to elect a Chairman, there should be complete secrecy. Putting marks on both the foils would certainly violate the secrecy. We remember that when elections to the present legislatures were held the ballot papers were not marked on both the sides.

I would request that in future some sort of arrangement may be made so that at least Basic Democracy, Municipality and local elections may be held without putting the numbers on both sides of ballot papers, because we believe in war of ballots and not in war of bullets.

میر محمد مراد خاں جمالی—پوائنٹ آف آرڈر - صاحب صدر - مجھے اس آرڈیننس پر اصولی طور سے اختلاف ہے۔ جبکہ ہمیں یہ پتہ تھا کہ آئین میں اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ انتخابات جو ہونگے وہ خفیہ ہونگے - تو جب ہمارے افسروں کو پتہ تھا کہ انتخابات خفیہ ہونگے تو انہوں نے بیلٹ پیپرز میں سیریل نمبر کیوں لگا دیئے - اور جب پھر اس کے خلاف ہائی کورٹ میں Petition کی گئی ہے تو پھر یہ آرڈیننس کیوں لایا گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ ان لوگوں کو جو اس بات کے ذمہ دار تھے کہ انہوں نے بیلٹ پیپرز پر نمبر لگا کر اسکی Secrecy کو Violate کیا ہے، ان کے خلاف action لیا جاتا، یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ ایک آرڈیننس

لے آئی ہے جس کو کوئی بھی با شعور آدمی قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ معاملہ تو ہائی کورٹ میں ہے اور اگر آپکی طرفسے اس بارہ میں کوئی رولنگ آ جاتی تو کوئی پہاڑ ٹوٹ نہیں سکتا تھا ۔ تو جس طریقہ سے یہ آرڈیننس لایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چند خوشامدی لوگوں کا تحفظ مقصود تھا ۔ تو اصل بنیاد پر میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں اور میرا خیال ہےکہ اس آرڈیننس کو پاس نہیں ہونا چاہئے ۔ یہ تو عدالتوں کی بے عزتی ہے جہاں کہ لوگ انصاف کے لئے جاتے ہیں اور پھر بھی گورنمنٹ اس قسم کا آرڈیننس لاتی ہے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, Qazi Muhammad Azam, I am told, addressed this House on this Ordinance on last Friday and said something which probably indicated that I as the Law Minister was personally interested in a particular election to be validated and, therefore, this Ordinance was brought in. I was, Sir, not present in the House on that day. I would, therefore, give the benefit of doubt to the member and would not necessarily say what actually appeared in papers which is the only source of information and knowledge. The issue, as I have submitted and as has been stated by the member himself, is one which could be debated here. But out of deference to the fact that this matter is pending consideration before a court I would only content myself at the present moment to very respectfully submit that I emphatically deny all that has been said against me personally, if at all, by the member.

As I said at the start, when I had very respectfully moved this resolution before this House, the House seems to be entirely under a misunderstanding as to how this legislation actually is moved, takes final shape and is brought before this House. For the benefit of the members on this side I would submit that so far as the election of the Vice-Chairman of Hyderabad Municipality was concerned, without entering into the merits or demerits of the election, I would submit that this does not concern the Law Department direct but is the concern of local authorities. On a motion from the Commissioner of Hyderabad, before whom an appeal was filed against this election, the Basic Democracies Department was moved as to what is the legal position of this particular issue. The Law Department was consulted —and by Law Department I mean the Secretary was consulted and an opinion was given that the ballot papers, being serially numbered at both places, that is to say, outer-foil and the counter-foil, will not invalidate or vitiate the election on the ground of mere secrecy for two reasons. That has been the practice and this proforma was prescribed by various election authorities and by various election laws not only in this country but even abroad, where the words actually used in proper Statute are

that the election shall be by secret ballot, as in the case with the present Constitution. On that score I may refer to many decisions. One case is that of the West Pakistan High Court itself. The Law Department opined that this will not vitiate the election. Thereafter, before the decision on this appeal before the Commissioner was recorded, the gentleman concerned went to the High Court in a writ petition and the Basic Democracies Department itself took up the matter and reported that the matter has been admitted to regular hearing and it is likely that the High Court may take a different view. The Secretary of the Basic Democracies very cleary indicated in his reference that even if this be so, the decision of the High Court will not only affect one election at a particular place but all the elections and the members of B.Ds. and the chairmen would be changed on the basis of the same rules where the same proforma has been prescribed. These rules and the proforma were prescribed by the Basic Democracies Department in the year 1959 when even this Assembly was not here.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan Ansari : On a point order. I am sorry to say that the Law Minister is making a wrong statement. Both sides of ballot papers in the election at Hyderabad were numbered and it is the only case in which the secrecy of ballot has been violated. The statement of the Law Minister that this decision will affect other elections too is absolutely incorrect.

Minister of Law : I again very respectfully beg to disagree with the member. It is neither on record nor is it based on facts. He is depending on his imagination. But I am entitled to make a statement that if my friend has anything to the contrary, he should bring it before the House and support his argument by reference to the record.

Now, to continue, the Basic Democracies Department suggested that a proper legislation should be undertaken, because in case the decision of the High Court is adverse, all the elections to the Basic Democracies and of the Chairmen will be affected and on that basis the Basic Democracies Department moved in the matter and the matter came before the Cabinet. There a procedure was followed and the Law Department and I had to wait for the necessary draft Ordinance being put up by the Basic Democracies Department itself. I do not want to go into the details, but I think I am justified to refer to this matter to that extent and would, therefore, submit that so far as I, as Law Minister, was concerned, I had absolutely nothing to do with this legislation. So far as its initiation is concerned, so far as its preparation is concerned, so far as its final approval is concerned, as I said, my Department and I had—and it is my duty to do that—to wait and see that it gets legal form and nothing beyond that. I will on the appropriate occasion challenge all that has been said here by the members on that side or by my friend, Qazi Muhammad Azam.

But at the present moment I do not think it wise or proper to say anything beyond what I have respectfully submitted. With these words I would request that this Ordinance may now be put before the House for approval.

Mr. Speaker : The question is :

That the Assembly do approve of the Election of Chairmen and Vice-Chairmen of Local Councils and Vice-Chairmen of Municipal Committees (Validating) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

(The motion was carried.)

The Frontier Crimes Regulation (Second Amendment) Ordinance 1963.

Mr Speaker : Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I move :

That the Assembly do approve of the Frontier Crimes Regulation (Second Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the Assembly do approve of the Frontier Crimes Regulation (Second Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

Voices : Opposed.

Minister of Law : May I say a few words. This Ordinance has sought to exclude certain areas which were before the promulgation of this Ordinance covered and governed by the Criminal Law Amendment Act of 1963. By this Ordinance certain areas have been taken out of the purview of the Criminal Law Amendment Act of 1963 and brought back within the purview of the Frontier Crimes Regulations. These areas, except one which forms part of the Jacobabad District, really belong to the former North West Frontier Province, and this step has been taken to re-enact the Frontier Crimes Regulation to govern these areas at the request of the people of the areas concerned.

علامہ رحمت اللہ ارشد — (بہاول پور ۔۲) جناب صدر۔ واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ حکمران جماعت کی طرف سے پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ وہ ایف ۔ سی ۔ آر کو اس صوبہ میں منسوخ کر دیں گے ۔ اس اعلان کا ہر سیاسی

مزاج کے انسان نے خیر مقدم کیا ۔ ہم بھی سمجھتے تھے یہ ایک نہایت ہی مذموم قسم کا جابرانہ ، متشددانہ قانون ہے جوانگریز نے اپنی سامراجی طاقت کو پختہ سے پختہ تر کرنے کیلئے نافذ کیا تھا ۔ اس کو اب اس آزادی کے دور میں اس غلامی کے نشان کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دینا چاہئے ۔ لیکن جناب والا۔ ابھی اس وعدہ کے الفاظ اس صوبہ کی فضا میں گونج ہی رہے تھے کہ ایف ۔ سی ۔ آر کا متبادل قانون یا اس کا ایک نونہال اور اس کا مولود و مسعود جو اتنا ہی خطرناک اور اتنا ہی زیادہ زہریلا تھا ، وہ اس ایوان میں لے آئے ۔ اس پر کافی بحث و تمحیص کی گئی ۔ ہم نے ان بینچوں پر بیٹھنے والوں نے اس کی کلیتہً اور کامل مخالفت کی مگر جو حضرات ان بینچوں پر بیٹھے ہیں انہوں نے اس کو پسند نہیں کیا ۔ بلکہ یہ کہا کہ ایف ۔ سی ۔ آر کے مقابلہ میں کم نرم ہے ۔ لیکن جناب والا۔ یہ کریمینل لا جو ایف ۔ سی ۔ آرکا جانشین تھا اس کو منظور کراتے وقت انہوں نے قلات اورکوئٹہ ڈویژن کو ایک تحفہ پیش کیا تھا کہ یہ صرف ایک سال کے لئے وہاں جاری رہے گا ۔ اب میں اپنے موضوع سے باہر نہیں ہوں گا اگر میں یہ عرض کر دوں کہ ایک سال کیلئے اس ڈویژن میں اس قانون کو یعنی ایف ۔ سی ۔ آر کو باقی رکھا گیا ہے اس کی وجہ اب مسٹر عبدالباقی بلوچ کی گرفتاری سے سب کے سامنے آگئی ہے ۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے اس ایوان کے اندر بڑی وضاحت کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اسکی ایک سال سے زیادہ توسیع نہیں کی جائے گی ۔ لیکن اب جناب اسکو غیر معینہ مدت کیلئے کوئٹہ قلات ڈویژن کے اوپر حاوی کر دیا گیا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس قانون کے اندر کوئٹہ قلات ڈویژن کو ایک نیا تحفہ بھی پیش کیا گیا ہے ۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ''ڈپٹی کمشنر مجاز ہو گا کہ تحتی دفعہ ۲ کے مقاصد کے لئے کسی تفتیش کے مکمل ہونے تک تحتی دفعہ (۱) میں مقررہ جرم کے انسداد کی غرض سے ، اگر وہ ضروری خیال کرے تو وہ ایسے شخص کو جس کی ایسے سلسلہ میں تفتیش کی جاتی ہے ،اس امر کی ہدایت کرے کہ وہ امن قائم رکھنے یا اچھا چال چلن رکھنے کے لئے

ضمانتی کے ساتھ یا ضمانتوں کے بغیر ایک ماہ تک کے عرصے کے لئے مچلکہ داخل کرائے ۔ نیز ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ ایک ماہ تک مچلکہ داخل کرانے کے وقت تک وہ حوالات میں رکھے ۔ ،،

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر سید ظفر علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

اس پرویژن کے ساتھ جناب صورت حال یہ بنی ہے کہ ایک شخص جس کے خلاف پولیس یا اس قسم کی دوسری ایجنسی تحقیقات کر رہی ہو اور ابھی تک بادی النظر میں یہ بھی ثابت نہیں ہو سکا کہ اس شخص سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے اس حال میں ایگزیکٹو کا ایک آفیسر یعنی ڈپٹی کمشنر اس بات کا مجاز ہوگا کہ وہ اب ضمانت یا مچلکہ داخل کروائے اور اگر وہ ضمانت یا مچلکہ داخل نہیں کر سکتا تو اسے ایک ماہ تک حوالات میں سرکاری مہمان رہنا پڑے گا ۔

صاحب صدر ۔ آپ کی اجازت سے (بات لطیفہ کی نہیں ہے) ایک بات میں عرض کر دوں یہ ایک مشہور افیونی کے لوٹے کا قصہ ہے ۔ ایک افیونی لوٹا لے کر بیت الخلا میں گیا ۔ وہاں اسے کچھ دیر لگ گئی ۔ لوٹے میں سوراخ تھا اور لوٹے میں پانی نہ رہا۔ جب اسے استنجے کے لئے ضرورت محسوس ہوئی تو لوٹا خالی تھا ۔ دوسرے دن جب وہ لوٹا لیکر پھر بیت الخلا گیا تو اس نے کہا کہ " اوے لوٹیا تو کل ساڈے نال دا کیتا سی آج تیرے نال میں دا کرنا واں ۔ آج پہلے استنجا کرنا واں بعد وچ پیشاب کراں گا ،، ۔ اب وہی حالت ہے کہ جرم تو سرزد ہونا ابھی تک تعین نہیں ہوا ۔ معلوم نہیں ہے کہ جرم سر زد ہوا ہے یا نہیں ہوا لیکن سزا اس پر پہلے متعین کر دی گئی ہے ۔ ضمانت یا مچلکہ داخل کراؤ ورنہ حوالات میں ہو گے ۔

جناب والا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ جس طرح انہوں نے وعدہ کیا اس گورنمنٹ کو اس وعدہ پر پابند ہونا چاہئے

کوئٹہ قلات ڈویژن میں ایف ۔ سی ۔ آر کوھٹانا چاھئے اور ان کو مزید آزمائش میں نہیں ڈالنا چاھئے ۔ مسٹر عبدالباقی بلوچ کے متعلق سب کو معلوم ھے کہ وہ بیچارا تین برس کے بعد آئے گا ۔

مسٹر افتخار احمد خاں— (جھنگ۔۱) صدر گرامی ۔ایف ۔ سی ۔ آر کے منحوس اور متشددانہ ھونے کے متعلق اس ایوان میں کون رکن واقف نہیں ھے ۔ اس ملک کا ھر شخص اس قانون کی قبا حتوں سے کما حقہ واقف ھے اس لئے میں اس معزز ایوان کا وقت ایف ۔ سی ۔ آر کی دفعات کے متعلق اور اسکی برائیوں کے متعلق ضائع کرنا نہیں چاھتا ۔

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اس اسمبلی کے اکثر ممبران اس آرڈیننس کو غیر جمہوری سمجھتے ھیں اس لئے اکثرممبران باھر چلے گئے ھیں اور ھاؤس میں کورم نہیں ھے ۔

Mr. Deputy Speaker : There should be a count.
(*Count was taken*)

Let the quorum bells be rung.
(*Quorum bells were rung*)

The House is in quorum now. Mr Ansari may please continue.

مسٹر افتخار احمد خاں — صدر گرامی ۔ میں عرض کر رھا تھا کہ میں اس معزز ایوان کا وقت FCR کی دفعات ، اس کی خرابیوں اور برائیوں پر ضائع کرنا نہیں چاھتا ۔ اس لئے کہ سب لوگ ان سے واقف ھیں ۔ ایوان والے بھی واقف ھیں اور ایوان سے باھر والے بھی جانتے ھیں ۔ اور بالخصوص وہ لوگ بھی واقف ھیں جن کیلئے آج اسے نافذ کیا جا رھا ھے ۔ لیکن ایک چیز مجھے مجبور کر رھی ھے ۔ جس کی طرف میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز اراکین کی توجہ مبذول کرانا چاھتا ھوں ۔

صدر گرامی ۔ آپ کو معلوم ھے کہ یہ ناپاک اور سیاہ قانون صرف پاکستان کے مغربی حصے پر لاگو ھے اور کسی حکومت کو نہ کبھی پہلے

یہ جرات ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو گی کہ وہ ایسا کوئی قانون پاکستان کے دوسرے حصے میں نافذ کرنے کی کوشش کرے۔ (تالیاں ۔ ہئیر ہئیر) لیکن یہ ہم ہی بد قسمت ہیں ۔ہم ہی بد نصیب ہیں ہم ہی اپاہج اور بے بس ہیں کہ جس قانون کو خود وزارتی بنچوں پر بیٹھنے والے اب سے چھ ماہ پہلے کہتے تھے کہ ہم نے اس میں ترامیم کر کے ایک بہتر قسم کا قانون بنایا ہے جس کا فائدہ یہ ہو گا کہ ہم اس کالے قانون کو ختم کر سکینگے اور اسے دیس نکالا دے سکیں گے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں ان کے وہ وعدے اور کہاں ہیں وہ لوگ جو اس ایوان میں اس چھت کے نیچے بیٹھکر یہ وعدے اور اعلان کیا کرتے تھے کہ اس قانون کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ FCR سے نجات ملے گی ۔ لیکن افسوس کہ آج اسے مزید علاقوں پر لاگو کیا جا رہا ہے۔ اور بالخصوص ان علاقوں پر جہاں کے رہنے والوں کو بہادر اور غازی کہا جاتا ہے۔ اس کا اطلاق پنجاب پر نہیں ہو گا ۔ میں اس کی مخالفت اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ جس ضلعے سے میں متعلق ہوں اسے وہاں لاگو کیا جائے ۔ بلکہ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں یہ احتجاج اس بات کے خلاف کر رہا ہوں کہ اسے ان علاقوں پر لاگو کیا جا رہا ہے جہاں کے لوگوں اور بسنے والوں کو غازی اور مجاہد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ میں تو اب بھی تسلیم کرتا ہوں اور پہلے بھی میں نے تسلیم کیا تھا کہ خواہ یہ لوگ فرنٹیئر کے رہنے والے ہوں یا بلوچستان کے اور خواہ وہ قبائلی علاقے کے رہنے والے ہوں وہ ہمارا بازوئے شمشیرزن ہیں ۔ مجھے ان پر پورا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون ان کی اکثریت کی خواہشات کے منافی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جن علاقوں پر اسے لاگو کیا جا رہا ہے۔ وہاں کے نمائندے بھی اس ایوان میں بیٹھے ہیں ۔ اور وہ اس کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں ۔ شاید ان کے ذہن میں وہاں کے رہنے والے اور وہاں کے غازی کی تعریف و توصیف کچھ اور ہے اور میرے ذہن میں کچھ اور ۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

صدر گرامی ۔ کرگس تو وہ ہیں (قطع کلامی) میجر صاحب میں ابھی عرض کرتا ہوں کہ کرگس کون ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker: Please don't address any Member.

مسٹر افتخار احمد خاں— جناب کے توسل سے صدر گرامی ۔ کرگس وہ ہیں جو دولت کے پیچھے دوڑ رہے ہیں ۔ اور جو آزادی سے دولت کی خاطر محروم ہو رہے ہیں ۔ جو اپنی حریت پسندی کو دولت کی دیوی کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں ۔ اس لئے صدر گرامی۔آج ۱۹۶۴ ء میں وحدت مغربی پاکستان کو دوبارہ تقسیم کیا جا رہا ہے ۔ اور یہ تقسیم حکومت کر رہی ہے۔ آج ان لوگوں کو غیر متمدن کہا جاتا ہے جن کو غازی کہا جاتا ہے ۔ آج ان کو تہذیب سے دور کہا جاتا ہے جو حریت پسند مانے جاتے ہیں ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم وحدت مغربی پاکستان کے قائل ہیں ۔ ہم اس کے بانی اور طرفدار ہیں ۔ لیکن دراصل آپ اس صوبے کے رہنے والوں کو دو حصوں میں تقسیم کر رہے ہیں ۔ ایک وہ جن کو اس قابل سمجھا جائے کہ ان پر FCR نہ لگائی جائے اور ایک وہ جن کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ ابھی تہذیب و تمدن کے دور میں داخل ہی نہیں ہوئے ۔ وہ غیر متمدن اور غیر مہذب ہیں ۔ ان پر FCR ضرور لگانا چاہیئے ۔ کیا یہی وحدت مغربی پاکستان کی تائید اور استحکام کا نظریہ ہے۔ لیکن یہ چیز ان کو کب عزیز تھی ۔ صدرگرامی ۔ یہ تو ان کا زبانی دعوے ہے۔ ایک یہی قانون نہیں بلکہ انہوں نے متعدد قوانین ایسے بنائے ہیں جن کا منشاء یہ ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کا شیرازہ بکھیر دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر— لیکن قوانین میں تفریق تو ہو سکتی ہے۔

مسٹر افتخار احمد خاں— جی ہاں ہو سکتی ہے۔

صدر گرامی ۔ اب اس کی توسیع ہو رہی ہے۔ آج جب کہ FCR کی توسیع کا قانون پیش ہو رہا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے اس مرد مجاہد کی تصویر ہے جسے عبدالباقی بلوچ کہا جاتا ہے ۔ اس کی آواز آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ اس قانون میں اس کیلئے اور اس جیسے حریت پسند لوگوں کیلئے توسیع کی جا رہی ہے۔ اس قانون کو ان علاقوں میں اس لئے لاگو کیا جا رہا ہے کہ ان علاقوں میں آزادی اور جمہوریت کی جو آواز اٹھ رہی ہے اسے زیادہ سختی سے کچلا جائے ۔ اس قانون کو دوبارہ لاگو کرنے کے مقاصد محض سیاسی ہیں۔ اگر یہ سیاسی مقاصد نہ ہوتے تو کیا Criminal Law Amendment Act مجرموں کو پکڑنے کیلئے کچھ کم سخت ہے ؟

آپ اپنے قول کے مطابق Penal Code کے ذریعہ امن عامہ بحال کرنے کے سلسلہ میں ناکام رہے ہیں اور اب آپ اپنی مرضی کے مطابق قانون بنا رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس قانون کے پاس ہو جانے کے باوجود امن عامہ بحال کرنے میں ناکامی کا اعتراف کرنا ہو گا ۔ جس طرح سخت سے سخت قانون کے باوجود آپ بحالی امن عامہ میں ناکام رہے ہیں ۔ دراصل آپ کا ارادہ امن عامہ کی بحالی نہیں ، جرم کو روکنا نہیں بلکہ آپ کا ارادہ محض یہ ہے کہ سیاسی انتقام لیا جائے ۔ اور آپ کا ارادہ ہے کہ ہر سیاسی تحریک کو روکا جائے تاکہ ان علاقوں میں آپ کی مرضی کے خلاف کوئی شخص نہ ابھر سکے ۔جن علاقوں میں ایف سی۔ آر نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے صدر گرامی ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس آرڈیننس کی پر زور مخالفت کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ آپ سوچئے کسی وقت تو سوچئے کہ ان چھتوں کے نیچے کتنے لوگ بیٹھ چکے ہیں ۔ اپنی Terms پوری کر کے جب وہ اپنے علاقوں میں جاتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم نے یہ اچھا قانون بنایا ہے اور لوگوں کو یہ رعائیتیں دی ہیں ۔ ہم نے آزادی اور جمہوریت کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔ ہم نے بالغوں کو حق رائے دہندگی دلایا ہے اور کئی ایسے قوانین پاس کرائے ہیں ۔ ان کے مطابق ہمیں judge کیا جائے ۔ اب

آپ کی term پوری ہونے والی ہے لیکن آپ یہاں سے جا کر کیا کہیں گے کہ دنیا میں بدترین اور کالے سے کالا قانون پاس کرایا ہے اور اس پر داد لیں گے۔ آپ کا ضمیر کیا جواب دے گا کہ آپ اس ایوان میں اپنے علاقے کے نمائندے بن کر بیٹھے تھے اور آپ کا یہ ریکارڈ ہے۔ آپ یہاں بیٹھ کر کوئی اچھی بات نہیں کر سکے۔ اس لئے کہ آپ کی قوت ارادہ کمزور ہے۔ آپ کو اپنی پارٹی میٹنگ میں بیٹھ کر یہ بات واضح کرنی چاہئے تھی اور کہنا چاہئے تھا کہ ایسے قوانین اس ملک پر لاگو نہ کئے جائیں جن سے عوام کی آزادی چھن جائے۔

میجر سلطان احمد خاں— (ہزارہ— ۳) جناب صدر۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایف۔ سی۔ آر کی توسیع قلات سے لیکر میرے ضلع ہزارہ تک کی جارہی ہے۔ اس لئے نہیں کی جارہی کہ وہاں کے لوگ ذہنی طور پر پست ہیں یا وہ قانون کا احترام کرنا نہیں جانتے۔ بلکہ جیسا کہ میرے دوست نے فرمایا ہے یہ قانون محض اس لئے نافذ کیا جا رہا ہے کہ اس حکومت کے خلاف وہاں کے لوگ نعرے بلند کرتے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس نئے قانون سے مجھے کوئی بہتری کا امکان نظر نہیں آتا۔ آپ کتنے زیادہ سے زیادہ سیاہ قانون بنائیں ان کی ذہنیت اور ان کے ارادوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اگر باقی بلوچ نہیں جھک سکا تو انشا اللہ ہم بھی نہیں جھکیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا۔ میں قانون سازی اور قانون دانی سے زیادہ واقف نہیں ہوں۔ جیسا کہ ارباب صاحب اکثر فرمایا کرتے ہیں۔ لیکن میں ایک انسان ضرور ہوں۔ اگر قانون سازی کسی Common sense کو کہا جاتا ہے تو جیسا کہ نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے یہ قانون سیاہ ہے اور اب تو قانون بنانے والوں کی حرکتیں اتنی سیاہ ہو چکی ہیں۔ کہ وہ قوانین محض اس غرض کے لئے بناتے ہیں کہ لوگوں کو دبایا جائے اور بوقت ضرورت انہیں اپنی سیاہ‌کاری میں ملا سکیں۔

جہاں تک ضلع ہزارہ کا تعلق ہے اس کے دو علاقوں پر یہ قانون نافذ ہوا ہے ایک تو وہ ہے جس کو اپرتناول کہتے ہیں دوسرے کا نام بھی ان بزرگوں اور مومنوں نے سن لیا ہو گا ۔ جس کے متعلق انہوں نے ایک قانون انسانیت کے خلاف اور ان لوگوں کو حقوق سے محروم کرنے کے لئے اس ایوان میں بنایا تھا ۔ اس کو کہا جاتا ہے اگرور ویلی ۔ اس علاقہ کا یہاں کوئی نمائندہ نہیں ۔ یہ قانون صرف ان دو علاقوں کے لئے بنایا گیا ہے ۔ کیونکہ وہاں اس حکومت کی ہر پالیسی کے خلاف ، یقین کیجئے ، اعلان جنگ ہو چکا ہے ۔ اور انہیں کوئی سیاہ اور سخت سے سخت قانون بھی نہیں روک سکتا ۔

میاں محمد شریف— آپ نے کرایا ہے ۔

میجر سلطان احمد خاں— ہم کون ہیں کرانے والے ۔ دنیا آپ کو اچھی طرح پہچان چکی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر — آپ کے عمل کرا رہے ہیں ۔

میجر سلطان احمد خاں — میں کوئی نصیحت تو نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ میں ایک معمولی شخصیت کا آدمی ہوں ۔ وہاں کے لوگوں کے ارادے کچھ ایسے ہوگئے ہیں جن کا میں ان الفاظ سے اظہار کروں گا کہ

''نہیں ممکن جھکے یہ سر کسی بدکار کے آگے ۔''

جناب والا ۔ اس قانون پر کافی تبصرہ ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم اسے اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں ، کسی غرض کی خاطر نہیں ۔ بخدا ذاتی طور پر ۔ کسی عمل کے ساتھ کسی پالیسی کے ساتھ یا کسی مستقبل کی کوئی غرض وابستہ نہیں محض اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے عرض کر رہا ہوں ۔ میری پارٹی والے کہتے ہیں کہ مفاہمت ہو اس میں مصلحت ہے ۔ لیکن میں ان باتوں کا بھی قائل نہیں ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان کی سیاہ کاریاں ہر ایک دن ایک نیا خطرہ لا رہی ہیں ۔ ان کی جان خطرہ میں پڑتی ہے لیکن

ان کے لئے وہ بے معنی چیزیں ہیں ۔ اب تو ہر چیز میں ان کا عمل بے معنی ہے ۔ وہ اپنی سیاہ کاریوں سے مملکت کو ایسے ایسے خطرات میں ڈال چکے ہیں کہ اگر آج ان کو سمجھ لیں تو بہتر ہے ۔ ورنہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ قوم کو ان خطرات سے کس طرح بچایا جائے گا ۔ حال ہی میں چند ایک واقعات آپ نے سنے ہوں گے ۔ کاش میں کوئی اچھا مقرر ہوتا تو اس کے متعلق عرض کرتا کہ کشمیر میں کیا ہو رہا ہے ۔ بنگال میں کیا کر رہے ہیں ۔ بارڈر پر کیا کر رہے ہیں ۔ وہ سب اس لئے ہو رہا ہے کہ اس وقت باہر کی ہر طاقت ہر قوم یہ جان چکی ہے کہ پاکستان کی دیواریں اس حکومت کے ہاتھ سے ٹوٹ چکی ہیں ۔ اور وہ یہ سمجھ چکے ہیں کہ عوام اس حکومت کے ساتھ ہیں نہ ہی باہر کا کوئی دوست ان کے ساتھ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ الیکشن محض farce اور ایک قسم کا fraud ہے ۔

ان الیکشنوں کے لئے آپ ایسے لوگوں کو ووٹ کا اختیار دے رہے ہیں جن کو ووٹ دینے کا کبھی حق نہیں ہونا چاہئے ۔

Mr. Deputy Speaker: Please be relevent.

میاں محمد شریف— اس ایوان سے پوچھ لیجئے ۔ سوائے گالیوں کے آپ کے پاس اور رکھا ہی کیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر— میاں صاحب اگر آپ کو تقریر کرنی ہے تو اس کے بعد کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی طریقہ ہونا چاہئے ۔

میاں محمد شریف — غیر متعلقہ باتیں کرنے کا کیا فائدہ ہے ؟

خواجہ محمد صفدر— اس بات کا آپ نے فیصلہ نہیں کرنا ہے ۔

میاں محمد شریف — میں سپیکر صاحب سے متوجہ ہوں ۔ آپ بیٹھ جائیے مولانا جنوبی ۔

میجر سلطان احمد خاں — میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ

آپ میاں صاحب کی باتوں کا خیال نہ کریں ۔ کیونکہ یہ بالکل بے معنی ہوتی ہیں ۔

جناب والا ۔ ملک میں حالات کچھ ایسے ہو چکے ہیں ۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں محمد شریف — میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میجرصاحب ذاتیات میں نہ پڑیں۔انہیں ذاتیات میں نہیں پڑنا چاہئے بلکہ relevant تقریر کرنی چاہئے ۔ ذاتیات میں پڑنے سے وہ نقصان اٹھائیں گے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : Order, order.

خواجہ محمد صفدر — یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں ۔

میاں محمد شریف — نہیں ۔ یہ بازو ہمارے آزمائے ہوئے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I think there was no reference to any person.

کسی کی ذاتیات پر کوئی حملہ نہیں ہے۔ آپ تقریر جاری رکھیں ۔

میجر سلطان احمد خاں— ان کی حرکات سے حالات اور واقعات ایسے ہو چکے ہیں جیسے ایک مقولہ ہے۔ ''دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا ،،

میں ان سے درخواست کروں گا کہ ان سیاہ کاریوں سے باز آئیں ان سے ان کا مقصد حل نہیں ہو گا ۔ حال ہی میں جو آپ کے گرد و نواح میں تاریخ نے دوچار پلٹے کھائے ہیں ۔ آپ کی شکلیں تو ایسے پلٹے کھانے کے قابل نہیں لیکن آپ اپنے آپ کو اس طرف لا رہے ہیں اور اس قوم کو ادھر لا رہے ہیں ۔ عدنان مندریس نے یہی کوشش کی تھی ڈی ام نے یہی کوشش کی تھی ، قاسم نے بھی یہی کوشش کی تھی ان سے کچھ سبق لیجئے ۔

اگر آپ کو اس ملک سے کوئی وابستگی ہے اس قوم سے کوئی ہمدردی ہے تو میرے خیال میں جس امداد کی خاطر آپ ضمیریں بیچ رہے ہیں ، اس کی خاطر اس ملک اور قوم پر رحم کریں اور اسے واپس لے لیں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب سپیکر ۔ میں نے اس معزز ایوان میں بہت سی پند و نصائح اور بہت سی تقریریں اپنے معزز دوستوں کی زبانی سنی ہیں ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کاش کہنے والے جو بات کہتے ہیں وہ کبھی ان باتوں پر عمل بھی کیا کریں ۔ ان کی تقریریں ، ان کی گفتار ، ان کا طرزبیان اور طریق کار اس معزز ایوان کے سامنے اس وقت آتا ہے جب وہ اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوتے ہیں ۔ یہاں پر تو وہ بڑی مزے کی باتیں کرتے ہیں لیکن باہر جاکر کیا ان کا عمل ایسا ہی ہوتا ہے یا اس کے خلاف ہوتا ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے" لما تکون مالا تفعلون،، یعنی چوں بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند ۔

زبانی تو بہت کچھ کہتے ہیں کیا اس پر عمل بھی کرتے ہیں ۔ اور جس وقت علیحدگی میں جاتے ہیں ۔ تو وہ اور باتیں کرتے ہیں ۔ اس لئے جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ پند و نصائح ، یہ تقاریر اور یہ دھمکیاں ہمیں کبھی بھی مرعوب نہیں کر سکتیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر—آپ کا روئے سخن کس کی طرف ہے ۔

میاں محمد شریف—میرا روئے سخن تمام دوستوں کی طرف ہے ۔ اور خاص طور پر آپوزیشن میں بیٹھنے والے دوستوں کی طرف ہے ۔ کہ جن کے ساتھ ملکر ہم نے اس ملک کی آزادی کے لئے کام کیا ہے ۔ یہاں ان کے کھوکھلے نعرے اور ان کی بوکھلاہٹ کبھی بھی اس ایوان کو اور اس گورنمنٹ کو مرعوب نہیں کر سکتی ۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ کیا طریقہ کار ہے ۔ آپ دیکھئے کہ ایک حلقے میں جہاں پر کہ Basic Democrat کا انتخاب ہوتا ہے ۔ وہاں ہر بالغ کو ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—پوائنٹ آف آرڈر ۔

میں معزز سپیکر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں کہ ہم FCR پر بحث کر رہے ہیں ۔ اور ایک شق اس کے شیڈول میں دی گئی ہے کہ ہنگامی قانون فلاں فلاں علاقہ پر عاید ہوگا ۔ انتخابات تو اس وقت زیر بحث نہیں ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Let him develop his point. If he is totally irrelevant, I will see to it.

میاں محمد شریف—میں بڑا خوش ہوا ہوں ۔ کاش حزب مخالف کے لیڈر نوابزادہ صاحب، میجر صاحب اور مولانا صاحب کو بھی نصیحت کرتے ۔ یہ ہمارے لئے ہے تو ان کے لئے بھی ہونی چاہئے ۔ جناب والا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہیں کس بات کا خطرہ ہے ۔ اس معزز ایوان کے جو اراکین ہیں وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ یہ جیلخانہ ہے ۔ آسمان ٹوٹ پڑیگا ۔ پانی بہہ نکلے گا ۔ اور خدا جانے کیا کیا ہو گا ۔ ہم روزانہ یہاں آتے ہیں ۔ اور ٹھیک ٹھیک کام ہوتا ہے ۔ ہم جو کام کرتے ہیں ۔ آپ آپوزیشن کے آدمی ہیں ۔ آپ اس کام میں جو نقائص نکالتے ہیں ۔ ہم وہ سنتے ہیں ۔ یہ کونسی بڑی بات ہے کہ اگر اسکو FCR میں شامل کیا گیا ہے ۔ یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے ۔ آپ اس سے مت گھبرائیے ۔ اور جناب والا۔ جہانتک relevancy کا تعلق ہے ۔میں اپنے دوستوں سے عرض کرونگا ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر—دیکھئے ۔ ''دوست،، بڑا informal لفظ ہے ۔ آپ اسے استعمال نہ کریں ۔

میاں محمد شریف—میں اپنے معزز اراکین سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ان باتوں سے اجتناب کریں کیونکہ اگر وہ ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں تو ہم بھی کہہسکتے ہیں۔ایوان کی اکثریت اس کو منظور کر چکی ہے۔اس ایک شق کے منظور کرنے پر ہم پر کفر کا فتویٰ لازم نہیں آتا ۔

خواجہ محمد صفدر—یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا - تقریر نہیں تھی -

Syed Ahmed Saeed Kirmani : (Lahore-V) : Sir, I would not like to repeat what we have been saying from this side of the House from time to time with regard to the black law known as the Frontier Crimes Regulation. At the moment my main ground for opposing this Ordinance is that it is an improper approach when a Government metes out different treatment to different people belonging to the same province. If you permit me, I will elucidate my point by submitting that the people of West Pakistan—now with this amendment some areas have been excluded—are being governed by the provisions of the West Pakistan Criminal Law Amendment Act 1963. Frankly speaking, that law itself is not upto the aspirations of the people of this province. But in any case it is a slight improvement upon the F.C.R in as much as the lawyers have been given a right to plead cases of the persons to be tried under the Criminal Law Amendment Act.

Mr. Deputy Speaker : Even in revisions.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : There is some improvement.

Mr. Deputy Speaker : They can appear in revision also.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Quite right. Then there is a provision for bail which was previously missing from the F.C.R. But this does not mean that the Criminal Law Amendment Act is a welcome measure ; it does not mean that the people of the province have acclaimed it as a good law. But what I am saying is that this law in a way has not as many shortcomings as the previous law had. Now the question to be seen is that you are dividing the people of this province, patriots of this province, respect table citizens of this province into two main categories. The first category of people will be given the benefit of the West Pakistan Criminal Law Amendment Act of 1963; whatever little benefit one can possibly get from it. There is a second category of people who will not be governed by the provisions of the West Pakistan Criminal Law Amendment Act ; but on the contrary they will be governed by the ill-reputed black law known as the F.C.R. I put the question, through you, to the Government. Is this a fair way of dealing with the people ; do you think that there are certain people who are more privileged, who are more civilised, who are more patriotic than the people who are being subjected to the provisions of the F.C.R ? The answer is very simple and it does not admit of two opinions ; either we are all good people or we are all bad people. My view is that the people in any part of this province are not only good citizens, but they have a love for their country ; they are prepared to lay down their lives for any good cause which this Government or even the Opposition brings forth for the people. In short this is very unfair, this is very unfortunate that we

are reducing certain areas to the level where we are not prepared to give them basic requirements of life, where the Government treat them like animals, where we think that they will not act, if at all they will act, they will act against the interest of the people and the country. Sir, this is a very unfortunate approach. This is not only unfortunate, but this is wholly incorrect. People residing in those regions are as good patriots and good lovers of Pakistan as we are whom the Government thinks that they can be dealt with adequately under the West Pakistan Criminal Law Amendment Act. You are aware, Sir, being a Lawyer yourself, that the jurists all over the world are of the view that it is a wrong approach. It is unreasonable to give different laws to different people on basic matters. For example, if the law and order situation has to be controlled in the province, then you should bring uniformity in the laws, not that you give different set of laws to Balochis and Pathans and a different set of laws for Punjabis and Sindhis. This is not supported by any jurist all over the world. I really wonder why the Government is keen to give a different treatment to different people, particularly when the Government is fully armed with repressive laws. For example the Govenment has in its armoury the law of West Pakistan Maintenance of Public Order. They are using it and nobody can stop them. We know that in the past they used it. Now if there is a situation which warrants the application of such an Ordinance the Government is at liberty to do that. But one fails to understand why the Government is keen to have so many repressive laws within its reach when one in itself is enough to deal with a particular situation.

The second submission that I have to make in regard to this is that when the West Pakistan Criminal Law Amendment Act was enacted in April 1963.....

Mr. Deputy Speaker : March 1963.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : My copy shows 15th April 1963. This may be wrong but the fact remains that at that time the Government came out with a considered measure in the form of this Ordinance (Act) and if I am not mistaken the Leader of the House in so many words condemned this black law. He said, we are ourselves convinced that this law should be removed from the Statute Book.

Mr. Deputy Speaker : But the House passed it.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am talking about the F.C.R. We are ourselves convinced....and a demand has been made by the people that this FCR should be removed from the Statute Book. If I am not wrong that was a statement made in the House....and in obedience to the wishes of the people we are now bringing forth a better measure. And it was said that all over the province you will have more freedom, more liberty and

more concessions. We had waited in vain and so subsequently we were disappointed. Anyway this Criminal Law Amendment Act was brought forth and in that Act it was laid down that it will be applicable to the whole province of West Pakistan except the Tribal Areas. It further said that in Quetta and Kalat Division only at the most for twelve months the FCR may continue but not beyond that. This means that the Government at that time, after deliberations and consideration and giving its mature thought, came to the conclusion that even in the Divisions of Kalat and Quetta this Act may not be necessary to be continued. This was the view of the Government on the 15th of April 1963. Hardly eight months have elapsed. I now ask, what earthly thing has happened, what has happened during this small period of eight months which has compelled the Government to change its considered opinion ? May I ask : has any serious law and order situation arisen in these areas which has forced the Government to reconsider their policy and reimpose the measure in that area. You are aware, I am aware, everybody is aware that nothing has happened so far, as we have been told by the Government on the floor of the House. You say that the law and order situation in the province has considerably improved. And if that is the position that the law and order situation has considerably improved then where was the necessity of extending the FCR in these unfortunate areas, the areas where the people are as good patriots as we people residing in the Central Zone of the Province.

Now, Sir, I am not in the habit of attributing motives to people but with this situation in which we are placed one is constrained to say that the intention of the Government is decidedly malafide—that the intention of the Government is to see that in the coming elections people of their choice should return and the Government thought that the only way to secure this object is to extend the Act to that area; otherwise the Government had only recently (eight months back) said that they are not going to extend this dirty and black law in that area, for more than twelve months. This is the only irresistible conclusion at which one can arrive that they want to further tighten their grip over the people. But let me tell them that these methods do work for a while, that these tactics do yield results for a while. In the long run they do not help any body. A time comes in the history of the people when they try to throw away this yoke. When they get the last man to say nothing beyond that : "We are the people, we are the real people of this country, we are the real rulers of this country and the laws which you are framing are meant for our convenience and not our hardship. We are not meant for the laws but laws are meant for us," and any law which brings hardship and inconvenience in the smooth working of the daily life cannot be welcomed by any person howsoever illiterate he might be and in howsoever, remote area he might be residing.

Sir, if the Government cares to listen to my humble views : the people in this region have not welcomed this measure. They are crying hard

and they are requesting this Government from time to time that they should be treated at par with the people of the former Punjab, they should be treated at par with the people of the former Sind and Bahawalpur. They say we do not want it. Kindly appreciate that during the last eight months I have not come across any newspaper of importance of the Province wherein it had appeared that the people of that region wanted the extension of F.C.R. This Government claims to be Democratic. This Government says that they are amenable to improvement and they welcome and value constructive criticism, they are to serve the interests of the people, they say that this Government has always bowed to the wishes of the people. I ask: whether the people of that region have requested this Government that it should give them that golden law otherwise they cannot proceed without it and life there will become miserable ? So far as I am aware, and I am sure the Leader of the House will bear me out, that no such demand was made by any section of the public belonging to those regions.

Now, Sir, I would not like to repeat what has been said by my friends over here. But before concluding I would say very humbly and respectfully that it would have been much better if the Government had taken into confidence the leaders of those regions. And mind it the leaders of those regions are not only here in this august House. I respect those Members who belong to that area. I know their views that they have been telling us privately. But since they lack courage, since they are not bold enough to express their view point, since.....

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): Sir, this is an aspersion of the Members of the House. This aspersion should be withdrawn.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: I was not aware that the most courageous man is sitting in the House. I withdraw.

Sir, the leaders and men who matter in those regions, who build public opinion in those regions, who are loved and followed by the people in those regions; none of them has come forward with the suggestion that the F.C.R. be extended to those areas. I really wonder why the Government is keen to extend the F.C.R. when actually an equally bad law is in existence.

Mr. Deputy Speaker : This is repetition.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Without subjecting myself to further objection by the Minister I resume my seat with the request to the Members on the other side that they should rise above petty considerations and they should keep in view one interest and one interest alone—the interest of the nation.

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad-I): Sir, ordinarily no freedom loving person of a free country whose freedom has been won with the freedom

of the people could, in principle, support a Bill like the Frontier Crimes Regulations of 1901. But, Sir, the credit of repealing this Bill by the Criminal Law Amendment Act since the inception of this free country in 1947 goes to the Conventionist Muslim League Party which passed the Criminal Law Amendment Act ...

Mr. Deputy Speaker : The House passed it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : The Government has done it. So, Sir as I pointed out.....

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : This extension of the F.C.R. is also by the Conventionist Party.

Mr. Hamza : Convention and extension is the same.

Mr. Ahmed Mian Soomro : There were certain situations which arose—I could say, sir, of course as far as Nasirabad is concerned, which belongs to my district of Jacobabad. Sir while the Government had brought in the Criminal Law (Amendment) Act repealing this black law, the F.C.R...

Khawaja Muhammad Safdar : Hear hear ; this black law.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes, I say it is black law and I say with full conscience that it is black law. So this black law was repealed, but the machinery for bringing into effect the new law did not exist in Nasirabad. In Nasirabad there were two types of administration and two areas. One area was called 'A' area, which was just the tehsil headquarter, the two tehsils of Usta Muhammad and Jhatpat, and it included the railway boundaries. The rest was known as 'B' area. In 'A' area, the ordinary law functioned and there were police stations. In 'B' area, the ordinary law was unknown. The ordinary police investigation was unknown. A different agency existed there for investigation, and that was known as 'Levy' Sir.

Mr. Deputy Speaker : Under which law ?

Mr. Ahmed Mian Soomro. Under the Frontier Crimes Regulation. These levies, thanedars were nominated by the heads of various tribesmen and approved by the Political Agent—he was then called the District Magistrate. They knew nothing about the Criminal Procedure Code, Sir. What type of investigation they did ; how things were managed there, the less said of it the better. With the Criminal Law (Amendment) Act having been passed by this House, whereby the Frontier Crimes Regulation was repealed in that area, the ordinary law was applied to these areas, but the agency of the ordinary police did not exist there. These levies did not know how to investigate a case. This resulted in people being kept in jail beyond the period of fifteen days, upto which the investigating agency can detain a person. After that people were still detained. Under what authority ? it was not

known, because the Criminal Procedure Code did not authorise for any further detention. Either they had to be challaned or be released on bail. The investigating agency did not know this. The Thanas were not yet established under the ordinary law because the regular procedure.....

Mr. Deputy Speaker : That is the administration and reorganisation of that area.

Mr. Ahmed Mian Soomro : That required certain reorganisation, which had to go to the Finance Department, and general red-tapism of the Government, which took some time.

So, Sir, when cases came to the ordinary court, you would be surprised to know there was none—State Vs unknown—and when the Magistrate took up the case and called State Vs unknown. "Na Maalum Jawab Dawa" had been called Sir. When there is no accused, who is to attend. There were so many cases like that. There was a case under Section 326, where there was no injury to the person, but still it was a case registered under 326. So, Sir, this situation arose there and until Government could re-organise administrative machinery, which they are, I understand, doing, they temporarily had to apply the F.C.R. to that area. I am convinced Sir, that this Government would not for a moment allow it to continue there than it is absolutely necessary, because under the Ordinance Government has assumed these powers by merely a notification. They could exclude any area in the schedule. Therefore, Sir, I am confident that this black law would not exist there longer than necessary.

Sir there is one more aspect of this law. In the F.C.R. there is no provision for bail. Although it has been granted by different District Magistrates, and all, but I have gone through the whole Act and nowhere do I find any authority, whereby any authority has been vested with power to grant bail pending the trial under the F.C.R. But Sir there is one aspect, which I would like the Law Minister to clarify before this House, and namely that is originally the Criminal Law (Admendment) Act had repealed the F.C.R., except for Quetta and Kalat areas for a period of twelve months. Therefore, Sir, as far as other areas are concerned, there was no F.C.R. This Ordinance, whereby F.C.R. is sought to be amended Sir, is Ordinance No. 43 of 1963, and is supposed to have been published on 24th November, 1963. The subsequent Ordinance Sir. i.e. the Criminal Law (Amendment) Ordinance of 1963, was published one day later with certain amendments. So obviously Sir this Ordinance No. 43 is earlier than the Ordinance No. 44. How could it be amended in respect of an area where it stands repealed ?

Mr. Deputy Speaker : He will reply to that.

Mr. Ahmed Mian Soomro : That is why I have said I would like the Law Minister to kindly clarify this that when this F.C.R stood repealed in

respect of these areas, and before the Criminal Law (Amendment) Act was again amended to permit its application to these areas, how could this repeal apply to these areas.

Mr. Deputy Speaker : Have you concluded ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Just a minute, Sir. So, Sir, with these few points, while stating that we cannot and we would not in principle like to be a party to the F.C.R., but here a situation has arisen where it is absolutely necessary in that area, and we hope Government would at the earliest opportunity establish police stations there and allow those people to enjoy the rights of equality of citizenship as provided by Article 2 of the Constitution.

مسٹر اجون خان جدون (مردان-۴) - جناب سپیکر - جیسا کہ جناب کو علم ہے کہ ایف سی آر سارے صوبہ میں ماسوائے قبائلی علاقوں کے نافذ کر دیا گیا - لیکن اس چیز کے بعد وہاں قبائلی علاقوں کے جو لوگ ہیں انکو مختلف قسم کے مسائل درپیش ہو گئے ہیں - اس لئے کہ وہاں حالات جو ہیں وہ کچھ اور طرح کے ہیں اور باقی علاقوں سے مختلف ہیں - مثلاً نہ وہاں پر تعزیرات پاکستان کا اطلاق ہے - نہ وہاں عدالتیں چل سکتی ہیں نہ تھانے ہیں اور نہ پولیس - تو جناب والا - موجودہ آرڈیننس کے ذریعے اس ایف سی آر کو کوئٹہ قلات ڈویژن اور ہزارہ مردان کے شامل شدہ علاقوں اور ضلع جیکب آباد پر نافذ کیا گیا ہے اور اس کے متعلق جہاں تک میری معلومات ہیں بڑے سوچ بچار کے بعد ایسا کیا گیا ہے - کیونکہ حکومت کو بعض علاقوں سے اس قسم کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ یہ مشکلات ہمارے علاقوں میں موجود ہیں - مثلاً ہزارہ کے شامل شدہ علاقوں کے لوگوں نے درخواستیں دی ہیں کیوں کہ وہاں ریوینیو ایکٹ نہیں - وہاں تعزیرات پاکستان نہیں - وہاں تھانہ نہیں - وہاں تحصیل نہیں اور کوئی مجسٹریٹ نہیں - لہذا ایف سی آر کے ختم ہونے کے بعد وہاں یہ مشکلات پیدا ہو گئی

ھیں اور اسی وجہ سے وھاں نافذ کیا گیا ۔ مردان کے شامل شدہ علاقوں میں بھی ھم دیکھ رھے ھیں کہ وھاں یہ ضروری ھے یا نہیں ۔ کیونکہ آرڈیننس میں یہ موجود ھے کہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے کسی علاقے میں اگر ضرورت نہ ھو تو حکومت اس کو واپس لے سکتی ھے ۔ تو میرا خیال ھے وھاں بھی اس کی ضرورت ھے کیونکہ بعض مقدمات زمین اور سیٹلمنٹ کے ایسے ھیں جو کہ ھم ایف سی آر کے ذریعے زیادہ آسانی سے طے کر سکتے ھیں ۔

جناب سپیکر ۔ ایف ۔ سی ۔ آر میں سب سے بڑی خرابی یہ ھے کہ پچھلی حکومتیں اسے سیاسی اغراض کے لئے اور غلط طریقے پر استعمال کرتی رھی ھیں ۔ موجودہ حکومت نے اس کو بڑے حقیقت پسندانہ طریقے سے دیکھا ھے اور اس لئے ھماری پارٹی نے فیصلہ کیا اور اس حکومت نے محسوس کیا کہ اس کو منسوخ کر دیا جائے ۔ اس کا سہرا اس حکومت کے سر ھے ۔ پچھلی حکومتوں کو کبھی یہ سعادت نصیب نہیں ھوئی ۔ آپوزیشن کی طرف سے کتنا بڑا اعتراض ھوا ھے کہ ترمیم کا مقصد اسے سارے ملک میں نافذ کرنا ھے مگر یہ حقیقت نہیں ھے ۔ یہ بالکل غلط ھے اس کو صرف ان علاقوں پر لگایا گیا ھے جہاں ضرورت ھے اور ان علاقوں کے لوگوں سے پوچھ کر لگایا گیا ھے ۔ اور ان سے وعدہ کیا گیا ھے اگر وھاں ضرورت نہ رھی تو اسے واپس لے لیا جائیگا ۔ اس میں کوئی اغراض پوشیدہ نہیں ھیں ۔ جیسا کہ کہا گیا ھے کہ بڑا خطرہ پیدا ھو گیا ھے جس سے اس ملک کو نقصان پہنچیگا ۔

جناب والا ۔ میں صرف حکومت سے یہ درخواست کرونگا کہ جن علاقوں میں نافذ ھے وھاں حکومت ان افسران پر بڑی کڑی نگاہ رکھے تا کہ وہ اسے غلط طریقے پر استعمال نہ کریں اور کسی کو ناجائز طریق پر involve نہ کریں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں

حکومت سے پر زور درخواست کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ حکومت اس پر غور کریگی ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) جناب صدر ۔بقول احمد میاں سمرو صاحب میں بھی اس کالے قانون کے متعلق چند منٹوں میں اپنی گذارشات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ قیام وحدت مغربی پاکستان کے وقت اس زمانے میں جو حکومت اس صوبہ میں رائج تھی اس نے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس صوبہ کی ایک جیسی ترقی کے لئے لازم ہے کہ چھوٹے بڑے صوبوں کو ایک بڑے یونٹ میں مدغم کر دیا جائے تاکہ اقتصادی طور پر ، معاشرتی طور پر ، قانونی اعتبار سے ، اخلاقی اعتبار سے ، بلکہ ہر لحاظ سے یعنی زندگی کے ہر پہلو کے لحاظ سے اس صوبہ میں بسنے والے ایک جیسی ترقی کر سکیں ۔ اس زمانے میں اور اس کے بعد مجھ جیسے لوگ جو کہ وحدت مغربی پاکستان پر یقین رکھتے ہیں اس بات کے زبردست خواہش مند ہیں کہ اس صوبے کے پس ماندہ علاقوں کو اس صوبہ کے ان علاقوں کے ساتھ جنہیں ہم مقابلتاً ترقی یافتہ کہتے ہیں کے مساوی لایا جائے ۔ اور ہمارے اس مطالبہ سے صرف یہ مراد نہیں ہوتی کہ سابق بلوچستان کے علاقے کو ۱۰ لاکھ روپیہ کی بجائے ۲۰ لاکھ روپیہ ترقی کے کاموں کے لئے دے دیا جائے یا سابقہ صوبہ سرحد کو ۴ کروڑ روپیہ کی بجائے ۸ کروڑ روپیہ دے دیا جائے ۔ یہ غرض نا مکمل طور پر ضرور ہوتی ہے لیکن مکمل طور پر ہماری غرض یہ ہے کہ اس علاقہ کے عوام کو روحانی اعتبار سے اخلاقی اور مادی اعتبار سے ترقی جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ ہو اور دو چار سال کے بعد وہ صوبہ کے باقی حصوں کے ساتھ مساوی درجہ حاصل کر لیں ۔

جناب والا ۔ اس زمانے میں یہ بھی کہا گیا تھا اور اب بھی کہا جاتا

ہے کہ اس صوبہ میں ہم ایک جیسا قانون رائج کرنا چاہتے ہیں ۔ ہر روز اس طرف سے اور اس جانب سے بھی یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ قوانین میں یکسانیت پیدا کی جاوے۔ سارے صوبہ کو ایک جیسے مساوی حقوق حاصل ہوں ۔ نہ کسی پر ناروا سختی ہو اور نہ کسی سے ناجائز نرمی ہو ۔ جب اس مطالبہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس ایف۔سی۔آر کو ملاحظہ کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صوبہ کے ایک حصے کو کم از کم اگر فورتھ کلاس نہیں تو تھرڈ کلاس ضرور شمار کیا جاتا ہے۔ مجھے اس قانون میں جن پر ابھی میرے چند دوستوں نے اپنے خیال کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ وہاں عدالت ہے۔ نہ وہاں تحصیل دار ہے ۔ اور نہ وہاں تھانیدار ہے ۔ وہاں کون ہیں وہاں اس قبیلے کے سردار ہیں جو ان دقیانوسی قوانین کے تحت اپنے قبیلے کے لوگوں پر قریباً کلی اختیارات رکھتے ہیں ۔ مجھے یاد آتا ہے کہ کسی زمانہ میں جب کہ میں وکالت میں پڑھا کرتا تھا تو ہمیں رومن پڑھایا جاتا تھا۔ رومن لاء وہ قانون ہے جو کہ دو ہزار قبل سال رومن ایمپائر میں رائج تھا ۔ اور اس میں قانون کی شق ہے جس کو Law of Pater Familia کہتے تھے۔ یعنی ایک خاندان کے سردار کو کون کون سے اختیارات حاصل تھے۔ مجھے بہت حد تک ایف ۔ سی۔ آر۔ اور اس قانون سے مناسبت دکھائی دے رہی ہے ۔ آج ہم دو ہزار سال پرانے قانون کا اس علاقہ میں اور اس صوبہ میں اعادہ کر رہے ہیں جس کا ذکر ابھی میرے دوست نے بھی کیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : But there were City States in those days.

Khawaja Muhammad Safdar : Roman Empire was not a City State.

یونان میں سٹی سٹیٹ تھی وہ بالکل الگ موضوع ہے ۔ رومن لا کے تحت Law of Patre Familis کا ایک درجہ تھا ۔ ایک مقام تھا ۔ ایف۔سی۔آر کے تحت آپ جرگہ کے ممبران اور سرداروں کو وہ اختیارات دے رہے ہیں کہ وہ اسے اپنے علاقہ میں چلائیں ۔

جناب والا ۔ اس قانون کی مخالفت کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے صوبہ پر ایک ایسا قانون نافذ کر رہے ہیں جو دو ہزار سال نہیں شائد تاریخ

کے قبل کے زمانوں سے تعلق رکھتا ہے ۔ ممکن ہے یہ Iron age سے تعلق رکھتا ہو مگر مجھے Bronze age سے اس کا تعلق دکھائی نہیں دیتا ہے ۔ ان علاقوں کی تاریخ ساکت تو نہیں ہو گئی ۔ اس کو آگے جانا چاہئے ۔ یہ علاقہ اس قدر پسماندہ ہے یہ اس قدر گیا گذرا ہے کہ اس پر وہی قانون ہم نافذ کریں جو آج سے کوئی ہزار سال پہلے رائج تھا؟ کیا ان کو ضرورت نہیں کہ وہ ترقی کریں؟ کیا ان کو ضرورت نہیں کہ وہ تہذیب و تمدن سے ہم کنار ہوں؟ کیا انہیں ضرورت نہیں کہ وہ تعلیم کی روشنی حاصل کر سکیں ۔ انہیں ہر چیز کی ضرورت ہے ۔ ہم مجبور کر رہے ہیں کہ وہ ایسے قوانین کے ذریعہ سے ہم سے پیچھے رہیں ۔ ہم ان کے لئے علیحدہ قسم کے قوانین تیار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے تحت ترقی نہ کرنے پائیں اور اسی قہر مذلت میں اسی تاریکی میں پڑے رہیں جس میں ان کے آبا واجداد ہزارہا سال سے چلے آ رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ دوسری وجہ جس کی بنا پر میں اسکی مخالفت کرتا ہوں یہ ہے کہ میرے محترم دوست اور بزرگ جناب ملک قادر بخش صاحب نے پچھلے سال جب کریمینل لا امنڈ منٹ بل یہاں پیش کیا تو اس وقت بڑا زبردست دعویٰ کیا تھا کہ ہم ان علاقوں میں جہاں ہزار ہا سال پہلے سے آجتک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی وہاں تبدیلی لا رہے ہیں ۔ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں ہے کہ ان کا دعویٰ اس وقت بہت حد تک درست تھا ۔ ایک ایسا علاقہ جہاں کبھی پہلے تبدیلی نہیں آئی وہاں ایک کریمینل امنڈ منٹ ایکٹ جو ایف ۔ سی ۔ آر ۔ جیسے قانون سے ہزارہا درجہ بہتر تھا، لا رہے تھے ۔ مجھے اس وقت جناب ملک قادر بخش صاحب سے اتفاق تھا لیکن آج میں آپ کی وساطت سے اپنے دوست سے پوچھتا ہوں کہ یہ رجعت قہقری اور ترقی معکوس کیا ہے کہ ایک سال قبل ان لوگوں کو بہتر قانون کا حقدار سمجھا گیا تھا اور آج ان سے یہ حق واپس لیا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ ابھی میرے محترم دوست جناب وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان علاقوں کے عوام نے درخواستیں دی تھیں اور اس امر کا

مطالبہ کیا تھا کہ انکے لئے یہ قانون یعنی ایف ۔ سی ۔ آر نہایت ضروری ہے۔ اور اسی طرح ایک دوسرے دوست نے کہا ہے کہ وہاں Administrative machinery ایسی ہے۔

پیر علی شاہ—On a Point of Order Sir.

جناب والا ۔ میں جناب خواجہ صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دوست کا لفظ استعمال کرنا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔

خواجہ محمد صفدر—جناب مجھے اس سے بحث نہیں۔ I bow before the decision of the Chair ورنہ میں دوست کے لفظ میں کوئی برائی نہیں پاتا ۔ بہر حال آپ نے بتا دیا ہے۔ آپ کا شکریہ ۔

جناب والا ۔ ایک اور محترم ممبر مسٹر سمرو نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہاں انتظامیہ مشینری کا ڈھانچہ موجود نہیں اور بعض ایسی انتظامی مشکلات ہیں جن کی وجہ سے ہمیں اس قانون کی میعاد میں ایک سال کے بعد بھی توسیع کرنا پڑی ہے۔ میں اس وقت ان کا جواب تو نہیں دینا چاہتا ۔ بہر حال میں دیکھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ہمارے سامنے دو متضاد چیزیں پیش کی گئی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ اس قانون کو وہاں کے لوگ خود چاہتے تھے ۔ اور دوسرے یہ کہ حکومت کیلئے وہاں انتظامی مشکلات ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر— کیا Administrative difficulty صرف ایک ہی جگہ کیلئے ہے۔

خواجہ محمد صفدر—جی ہاں یہ Administrative difficulty صرف نصیرآباد میں جمالیوں کی گردن ناپنے کیلئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر وہاں جمالی خاندان کے لوگ آباد نہ ہوتے تو وہاں ایسے قانون کی قطعاً کوئی ضرورت نہ ہوتی ۔ چونکہ اس سب ڈویژن میں جمالی آباد ہیں اس لئے ان کیلئے یہ قانون لازم تھا ۔ اور اس قانون کے ذریعے جو حدود مقرر کی گئی

ھیں وہ صرف جمالیوں کی گوشمالی کیلئے کی گئی ھیں۔ ورنہ نصیرآباد سب ڈویژن میں سے کسی نے نہ کوئی درخواست دی ھے اور نہ ھی ایسا کوئی مطالبہ کیا ھے۔ بلکہ میں تو یہانتک عرض کرونگا کہ ۱۹۶۱ء میں جب نصیرآباد کو بلوچستان سے علیحدہ کیا گیا تو اس وقت بھی ان سے نہ پوچھا گیا کہ تمہیں بلوچستان سے ھٹا کر جیکب آباد کے ساتھ ملایا جا رھا ھے۔ اور نہ ھی ۱۹۶۲ء میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ سے .F.C.R ھٹا لیا جائے تو آپ خوش ھونگے یا ناراض ؟ اور پھر ۱۹۶۳ء میں جب ان پر .F.C.R دوبارہ لگایا گیا تو بھی ان سے معلوم نہ کیا گیا کہ وہ اس سے راضی ھیں یا ناراض۔ یہ دلیل محض ایک ڈھکوسلہ ھے۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ دراصل .F.C.R کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حکومت اسے سیاسی اغراض کیلئے استعمال کرنا چاھتی ھے ۔ ابھی حال ھی میں اس میں ایک ترمیم ھوئی ھے۔ جس کی رو سے جرگہ کی رائے آنے سے پہلے ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار ھوگا کہ وہ کسی الزام الیہ سے ایک ماہ کیلئے غیر معینہ حد تک رقم بطور ضمانت طلب کرے۔ اور اگر وہ نہ دے سکے تو اسے جیل میں بھیج دیا جائے ۔ آپ کو یاد ھوگا کہ میر عبدالباقی بلوچ پر جو اس معزز ایوان کے رکن ھیں ایک مقدمہ ، بلکہ دو مقدمے اس کالے قانون کے تحت ساڑھے سات منٹ میں فیصلہ ھوئے اور ان کو ایک لاکھ روپے کی رقم خطیر بطور ضمانت پیش کرنے کیلئے کہا گیا ۔ اور یہ سزا ان کو صرف .F.C.R کی بدولت ھوئی جس کی وجہ سے اب ان کو تین سال تک قید میں رھنا ھوگا ۔ ورنہ اگر ان کا مقدمہ عام قانون کے تحت سماعت ھوتا تو یہ چیز کبھی ثابت نہ ھو سکتی کہ انہوں نے کوئی برجیاں گرائی ھیں یا اس کام کے متعلق کسی کو ترغیب دی ھے۔ لیکن ان کو گرفتار کیا گیا اور چند منٹوں میں حکم سنا کر ان کو چلتا کیا ۔ تو میری گذارش یہ ھے کہ یہ قانون اس صوبے کے بعض علاقوں میں محض سیاسی اغراض کیلئے نافذ کیا جا رھا ھے۔ جس امر کی ضرورت

میرے محترم دوست جناب وزیر قانون نے بتائی ہے۔ وہ درست نہیں۔

جناب والا۔ اب میں یہ عرض کرونگا کہ اس دفعہ کی رو سے جس Schedule کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے بعض ایسے علاقے جو Settled Districts میں مدغم ہو چکے ہوئے تھے کو شامل کیا گیا ہے جن پر پہلے یہ قانون عائد نہ تھا۔ اور جو اب Settled Districts کا حصہ بن چکے ہوئے ہیں۔ ان علاقوں پر بھی یہ قانون دوبارہ نافذ کیا جا رہا ہے۔ مثال کے طور ضلع ہزارہ کا وہ علاقہ جسے Upper Tanawal کہتے ہیں اس میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ ضلع مردان کا کچھ حصہ بھی ہے۔ سب ڈویژن نصیرآباد، کوئٹہ قلات ڈویژن اور ضلع لس بیلا وغیرہ۔ یہاں میں یہ بھی عرض کر دوں کہ لس بیلا وہ علاقہ ہے جو کراچی جیسے ترقی یافتہ علاقے کے ساتھ شامل ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس علاقے کی پسماندگی کب ختم ہوگی۔ اور کب اس میں وہی قوانین لاگو ہونگے جو اس ڈویژن کے دیگر علاقوں اور مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں نافذ ہیں۔

جناب والا۔ اسی طرح پچھلے سال ہمیں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ کوئٹہ قلات ڈویژن میں F.C.R. کو ایک سال سے زائد عرصہ کیلئے نافذ رہنے نہ دیا جائیگا۔ اور ایک سال کے اندر اندر وہاں کوئی نئی انتظامیہ مشینری پیدا کر لی جائیگی تاکہ ہمارے دوسرے قوانین جو صوبے کے دوسرے حصوں میں نافذ ہیں وہاں آسانی سے چلائے جا سکیں اور ان کو مناسب طریق پر استعمال کیا جا سکے۔ مجھے یہاں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کوئٹہ قلات ڈویژن کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ ہماری حکومت جان بوجھکر ان علاقوں میں ایسے حالات پیدا کر رہی ہے جن کی وجہ سے وہاں کے قبائل پر زیادہ سے زیادہ سختی کی جا سکے۔ اور وہاں اکثر و بیشتر قبائلی سردار ایسے ہیں جن پر اس وقت مقدمے چلائے جا رہے ہیں۔ اور وہ سب مقدمات اسی F.C.R. کے تحت چلائے جا رہے ہیں۔ آپ کو سردار عطاءاللہ مینگل کا مقدمہ یاد ہوگا۔ اور عبدالباقی بلوچ کا تو میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ علیٰ ھذالقیاس۔

جناب والا ۔ آخر میں میں پوری شد و مد کے ساتھ اس کالے قانون کی مخالفت کرتا ہوں اور جملہ معزز اراکین سے درخواست کرونگا کہ وہ اسے پاس کرانے میں مدد نہ کریں اور اسے اپنی طبعی موت مر جانے دیں ۔ ۔

بابو محمد رفیق ــ (لورالائی ۔ ژوب ۔ کوئٹہ) جناب سپیکر ۔ کوئٹہ قلات کے متعلق اس معزز ایوان میں بار بار ذکر ہوا ہے اس لئے میں یہ عرض کرونگا کہ کوئٹہ قلات پر ایک سال تک یہ قانون نہ لگنے کے متعلق میں نے ہی ایک ترمیم پیش کی تھی ۔ اور یہ گذارش کی تھی کہ وہاں ایک سال تک یہ قانون نہ لگایا جائے کیوں کہ وہاں کچھ administrative difficulties تھیں ۔ دوسرے ان لوگوں کے رسم و رواج ایسے تھے کہ ان کے لئے اس وقت یہ قانون قابل قبول نہ تھا ۔ اور وہ پسند نہیں کرتے تھے ۔ اگرچہ وہ چاہتے تھے کہ ایف سی آر وہاں ہونا چاہئے مگر ان کے پرانے رسم و رواج کے پیش نظر یہ قانون نہ لگایا گیا ۔

جہاں تک کوئٹہ قلات کا تعلق ہے وہاں کے لوگ اب ایف سی آر چاہتے ہیں اور وہ استدعا کرتے ہیں کہ آپ صحیح بات کر رہے ہیں ۔ اس سے پہلے میری ہی ایک ترمیم پر یہ قانون ایک سال کے لئے suspend ہوا تھا ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ (ہزارہ ۔۲) جناب والا ۔ اس میں شک نہیں کہ ایف سی آر بد ترین اور کالا قانون ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ قانون ضلع ہزارہ میں الیکشن کے سلسلہ میں لگایا گیا ہے اور اس علاقہ پر لگایا گیا ہے جس کو اپر تناول کہتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خان ملنگ خان کی خوشی اور مرضی کے مطابق لگایا گیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ــ کیا آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ایک معزز ممبر کی مرضی کے مطابق کیا گیا ہے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان ــ جناب والا ۔ اپر تناول کو شامل کرنے

کے لئے سفارش کی گئی ہے ۔ اور سفارش کرنے والے دو اشخاص ہیں ۔ ایک تو نواب صاحب ہیں جو بد ترین اور ظالم انسان ہے ۔ اور دوسرے وہاں کے ایڈیشنل آئی جی ہیں ۔ اس علاقہ میں تین لاکھ کی آبادی ہے ۔ وہ لوگ قیوم خاں کے مارے ہوئے ہیں ۔ وہ پہلے ہی ان دونوں ہستیوں کی وجہ سے پس رہے ہیں اور اب اس کالے قانون کی وجہ سے اور پس جائیں گے ۔ اگر اس قانون کو وہاں نافذ کیا گیا تو یہ بات انسانی حقوق کے خلاف ہوگی ۔ جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے اس حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ تین لاکھ کی آبادی مزید ظلم و ستم میں پس جائے ۔ وہاں پر پہلے ہی ہر روز ایک ایک روٹی کے لئے دس دس آدمی گولیاں کھاتے ہیں ۔ ایسا نہ ہو وہاں کوئی آفت نازل ہو جائے اور اس حکومت پر بدنامی کا داغ لگ جائے ۔

خان ملنگ خان (پارلیمنٹری سیکرٹری) — جناب والا ۔ میں اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں جس علاقہ میں یہ قانون نافذ کیا جا رہا ہے ۔ اس لئے میں اس آرڈیننس کا پس منظر عرض کروں گا جس کی وجہ سے یہ لگایا گیا ہے ۔ اور یہ بتاؤں گا کہ merged ایریا میں اس کے نفاذ کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔ اس کی ضرورت اس لئے تھی کیوں کہ وہاں ابھی سیٹلمنٹ نہیں ہوئی تھی ۔ اور جب کریمنل لا امنڈ منٹ ایکٹ اور ایف سی آر کی repeal ہوئی تو وہاں بہت دقت پیش آئی ۔ لوگوں کی اراضیات اور مال کے مقدمات کی کوئی remedy نہیں تھی اور یہ مشکل تھی کہ ان مقدمات کا کس طرح فیصلہ کیا جائے ۔ اس لئے اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ کوئی قانون ہونا چاہئے ۔ پیشتر بھی ایف سی آر کے تحت مقدمات کے فیصلے ہوا کرتے تھے ۔ چنانچہ اب پھر ایف سی آر کے نفاذ کی ضرورت پیش آئی ہے ۔ کیوں کہ ہزاروں مقدمات ایسے تھے جن کے فیصلوں کے لئے کوئی نہ کوئی قانون ہونا ضروری تھا ۔ ان حالات میں ڈپٹی کمشنر نے اور میں نے بھی اس بات کی سفارش کی کہ ایف سی آر دوبارہ لگایا جائے ۔ اس سے

وھاں کے عوام کی تمام دقتیں رفع ھو جائیں گی۔ یہ ضروری نہیں کہ اس قانون کے تحت کسی کو گرفتار کیا جائے۔

Minister for Agriculture : Sir, I move :

That the question be now put.

مسٹر عبدالرازق خاں — (مردان - ۳) جناب صدر۔ پچھلے سیشن میں جب کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ یہاں پیش ھوا تھا تو میں نے اس کی حمایت کی تھی۔ اور محض اس لئے حمایت کی تھی کیوں کہ ایف سی آر میں بعض ایسی دفعات ھیں جن کی وجہ سے لوگ نالاں تھے۔ ان کے مقابلہ میں کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ اچھا قانون تھا۔ اس لئے اب ایف سی آر کو جو merged ایریا اور مردان کے علاقوں میں جو extend کیا جا رھا ھے اس سلسلہ میں اس علاقہ کے لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ھوا ھے کہ وہ ایف سی آر کو نہیں چاھتے ھیں۔ یہ بات میں نے پرائیویٹ طور پر وزیر صاحب سے کہی تھی اور انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ اس آرڈیننس کے پاس ھونے کے بعد وہ ایک بل لائیں گے۔ اور مردان کو ایف سی آر کی extention سے بچائینگے۔ مجھے امید ھے کہ وہ اس وعدہ کو پورا کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker : Mr. Memon, would you like to speak?

Minister of Law : Sir, it is almost one-thirty.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — جناب صدر۔ یہاں اس بات کا ذکر کیا گیا ھے کہ اگرور ویلی اور اپر تناول تک اس قانون کو extend کیا گیا ھے۔ حالانکہ وھاں کے لوگوں کے مفادات کو اس سے نقصان پہنچے گا۔ اور صرف چند لوگوں کے فائدہ کے لئے نافذ کیا جا رھا ھے۔

Mr. Deputy Speaker : Now the question will be put. The question is .....

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — جناب والا۔ میں نے آج صبح شام کے سیشن کے لئے تحریک پیش کی تھی۔ لیکن اب چونکہ کافی کام ھو گیا ھے۔ اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ اب اس کی ضرورت نہیں۔

Mr. Deputy Speaker : If that is the sense of the House let it be like this.

Now, the question is :

That the question be put.

(*The motion was carried*)

The question is :

That the Assembly do approve of the Frontier Crimes Regulation (Second Amendment) Ordinance 1963 Promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

Mr. Deputy Speaker: I think 'Ayes' have it.

Voices : 'Noes' have it. We would like to have a Division.

Mr. Deputy Speaker : I will put the motion to vote by count.

(*For the motion* : 35—*Against the motion. 11*)

(*The motion was carried*)

Minister of Finance (Sh. Masood Sadiq) : Sir, you have not taken the sense of the House on the point that the meeting scheduled to be held at six o'clock may be cancelled.

Mr. Deputy Speaker : I had taken the sense of the House and it had been agreed that there will be no sitting, in the afternoon.

THE WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) ORDINANCE 1963.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I beg to move.

That the Assembly do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I rise on a point of order under Rule "61".

Mr. Deputy Speaker : Motion moved is :

That the Assemply do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

Mian Muhammad Akbar : Opposed.

مسٹر افتخار احمد خاں ـ پوائنٹ آف آرڈر - صدر گرامی - آپ رول نمبر ۶۱ کو ملاحظہ فرمائیں آپ کی یاد دھانی کے لئے میں اسے پڑھتا ہوں کیونکہ میرا اعتراض اسی رول کے متعلق ہو رہا ہے -

"If a Member raises the objection that the Bill as a whole, or any part of the Bill, disregards, violates or is otherwise not in conformity with any of the principles of law-making enumerated in Article 6 of the Constitution, no further proceedings shall be taken with reference to the Bill unless the objection so raised has been disposed of by the Assembly."

Mr. Deputy Speaker : We are not proceeding with the Ordinance now, and it may be put tomorrow.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I have raised it.

Mr. Deputy Speaker : The House stands adjourned to meet tomorrow at 9-00 A.M.

(*The Assembly then adjourned till* 9.00 *a.m. on Tuesday, the 7th January,* 1964)

APPENDIX A

(Ref: Starred Question No. 5200)

LIST OF NON-P.W.D. ROADS PROPOSED TO BE FINANCED FROM THE RURAL WORKS PROGRAMME.

S. No.	Name of Scheme	Estimated cost	Proposed amount for the year 1963-64	District.
1	Construction of Road branching from mile 17 of Bannu D. I. Khan Road to Kot-Kashmir via Nar Toi Ram, Nar Sultan Mahmood, Nur Hakim.	8.00	1.00	Bannu.
2	Road from Naurang Sarai mile 15 of of Bannu D.I. Khan Road towards Lakki Town.	15.00	1.00	Bannu.
3	Construction of Muridke-Narang-Badomali-Narowal Road (23 miles).	23.00	2.03	Sheikhupura.
4	Construction of Topi Gan-daf Road (5 miles).	5.00	1.00	Mardan.
5	Construction of Lakki Shahbazkhel Road via Isakhel Bagu Khel (27 miles).	27.00	1.00	Bannu.
6	Soling, metalling and surfacing Road connecting Budai Village with G.T. Road (½ mile).	0.35	0.35	Mardan.
7	Construction of black top road connecting Khan Mahi-Gulabad with Takhat Bai Rajjar Mardan Charsádda Road (5 miles).	5.00	1.00	Peshawar.
8	Construction of black top road connecting Gul Imam Ghazni Khel Road with Pai (4.25 miles).	4.25	0.86	D.I. Khan
9	Construction of a G.T. Road from Peshawar to Musazai (2 miles).	1.50	0.30	Peshawar.
10	Construction of metalled road from Daudkhel to Hafizji Bund via Misson in Mianwali Distt: (30 miles).	40.78	4.08	Mianwali.

11	Construction of Zafarwal-Shakargarh Road (17 miles).	34.00	2.00	Sialkot.
12	Construction of Kohala Bridge Road (17 miles).	10.82	1.50	R/Pindi.
13	Construction of Kuldana Mohra Sharif Road (6.5 miles).	7.00	2.00	R/Pindi.
14	Balkasar Roopwal Road (12 miles).	12.00	1.00	Campbellpur.
15	Gujjar Khan Qazian Begum Road (20 miles).	20.00	0.73	R/Pindi.
16	Construction of road from Jampur to Ghoti (14.25 miles).	13.58	2.00	D.G. Khan.
17	Construction of road from Ghausia College to Shorkot Road (9 miles).	8.57	1.30	Lyallpur.
18	Construction of a metalled road from Sadiqabad to Tillugoth (13.5 miles).	12.57	2.41	Rahimyar Khan.
19	Construction of Dera Din Panah Leiah Road (28 miles).	32.00	2.00	Muzaffar-garh.
20	Construction of road from Tando Adam to Bhitshah (8 miles).	11.00	2.00	Nawabshah.
21	Construction of a Katcha road from Chachar to Mehrabpur (5 miles).	1.25	1.00	Khairpur.
22	Mehrabpur to Ghari Khairo (Pacca Road).	3.00	1.50	Khairpur.
23	Construction of road from Pirjogoth-Babarloi of Maohi (12.5 miles).	7.00	3.00	Khairpur.
24	Road from Digri to Nau Kot (portion from Digri to Tando Jan Muhammad).	8.00	3.00	Tharparkar.
25	Construction of road from Kunri to Chill. (8 miles).	8.00	2.00	Tharparkar.
26	Dahark to Dargah Bhan Chundi Sharif.	1.50	1.00	Sukkur.

27	Mian Sahib Village Humayun Thol Road.	0.25	0.25	Sukkur.
28	Khanpur Village to Shikarpur Kashmor Road.	1.00	1.00	Sukkur.
29	Kazi Ahmad, Khairshah Village (0.5 miles).	0.60	0.25	Nawabshah.
30	Construction of Pacca Road from Village Walid to Larkana (0.75 miles).	0.80	0.50	Larkana.
31	Construction of link road from Karachi-Kalat Road to Sonmiani Village (6 miles).	4.00	1.00	Larkana.
32	Construction of link road from Karachi-Kalat Road to Godiani Village (4½ miles).	3.15	1.00	Lasbella.
33	Survey and investigation of Karak to Shahdadkot Road and Bela to Sehwan.	3.00	1.00	Larkana/Dadu.
34	Bangla Dera to Khairo Dera (1.5 miles).	2.00	0.50	Ex-Sind.
35	Ubauro to Bashirabad (1.5 miles).	1.50	1.00	Sukkur.
36	Constructing Gojra-Jhang Road (Lyallpur Distt: Non-PWD Road).	15.00	1.00	Lyallpur.
37	Constructing a road from Havelian to Village Cher in Distt: Hazara.	10.00	2.00	Hazara.
38	Chachar to Jhatpat Usta Mohammud Road (2 miles).	0.50	0.50	Jacobabad.
39	Construction of Jacobabad-Khanisa-Chachar Road (17 miles).	4.25	2.50	Jacobabad.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 7th January, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-34 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ○ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

پ ۵ س ۴ ع ۱۱ آیات ۹۷ تا ۱۰۰

جو لوگ اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ اُن کی رُوح قبض کرنے کے بعد فرشتے اُن سے پوچھیں گے "تم کس حال میں تھے؟" سو وہ جواب دیں گے۔ ہم کیا کرتے ہم ملک میں دبے ہوئے اور بے بس تھے۔ اس پر فرشتے کہیں گے۔ کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ کسی دُوسری جگہ ہجرت کر کے چلے جاتے۔ غرضیکہ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔ مگر جو مرد، عورتیں اور بچے ایسے مجبور اور بے بس ہوں کہ کوئی چارہ کار نہ رکھتے ہوں اور کوئی راہ نہ پاتے ہوں تو اُمید ہے اللہ انہیں معاف کر دے۔ اور اللہ معاف کرنے والا بخش دینے والا ہے۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو اُسے اللہ کی زمین میں بہت سی اقامت گاہیں ملیں گی اور کشائش پائے گا۔ اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے اور پھر (راہ میں) موت آجائے تو اُس کا اجر اللہ کے حضور ثابت ہو گیا اور اللہ تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

BORING OF A TUBE-WELL IN ZANGIWAL, DISTRICT LORALAI

***3102. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that boring of a tube-well was started by the Irrigation Department in Zangiwal village in Loralai District ; if so, (*i*) the date on which the work was started ; (*ii*) total depth bored, and (*iii*) total expenditure incurred, month-wise, with details ;

(*b*) in case this work has been delayed, reasons for the delay and the action Government intend to take against the persons responsible for the delay and the unusually heavy expenditure incurred on the tube-well ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) (*a*) Yes.

(*i*) 27th February 1962.

(*ii*) 320 ft.

Serial No.	Month	Total	Establishment	P. O. L. etc.
1	March, 1962	801	690	121
2	April, 1962	1,393	690	703
3	May, 1962	1,390	690	700
4	June, 1962	1,567	690	877
5	July, 1962	1,336	690	846
6	August, 1962	1,456	690	766
7	September, 1962	849	690	159
8	October, 1962	1,311	690	621
9	November, 1962	1,191	690	501
10	December, 1962	1,546	690	856
11	January, 1963	1,624	690	934
12	February, 1963	999	690	309
13	March, 1963	1,398	690	708
14	April, 1963	1,019	690	329
15	May, 1963	1,078	690	388

(*b*) Keeping in view the gravel formation interspersed by sticky clay the progress achieved has been satisfactory. The question of taking action against any person does not arise.

بابو محمد رفیق—میں نے اپنے سوال کے حصہ (a)میں وزیر صاحب سے

"Total expenditure incurred, monthwise, with details".

مانگا تھا ۔ اس کے جواب میں انہوں نے estimate تو دے دیا ہے۔ اور P.O.L. بھی دیدیا ہے۔ لیکن store اور ٹرانسپورٹ پر جو خرچ ہوتا ہے۔ اس کا انہوں نے کوئی حساب نہیں دیا ۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, everything is there. Petrol, oil and Lubricants, etc.

اس میں ہرایک چیز شامل ہے۔ Petrol, oil, lubricants and many other things.

بابو محمد رفیق—اسکا مطلب یہ ہوا کہ ٹرانسپورٹ اور سٹور اس میں شامل ہے۔

Minister of Irrigation : I also presume that but if the Member wants further clarifcation in particular, I can get it re-examined.

بابو محمد رفیق—ملک صاحب ۔ میں آپ کی خدمت میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کرونگا کہ اگر پندرہ مہینے کی calculation کریں اب جو آپ نے جواب دیا ہے کہ progress satisfactory ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ ایک بیٹری چارج کرنے پر تین سو روپے کا خرچ ہوتا ہے۔ بیٹری وہاں چارج نہیں ہوتی ۔ اس کے لئے لاری آتی ہے۔ ٹرانسپورٹ آتی ہے۔ اس کی وجہ سے تین مہینے کے لئے کام بند رہا ہے۔ اور پندرہ مہینے میں Boring ہوتی ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ ان چیزوں پر غور فرمائیں ۔ آئیندہ کے لئے محکمہ کو تاکید کریں کہ وہ چستی سے کام کریں ۔

Actually the progress was unsatisfactory.

Mr. Speaker : This is a suggestion and not a supplementary question.

PAZA IRRIGATION SCHEME

*3103. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that PAZA Irrigation Scheme has been approved administratively and technically ;

(*b*) whether it is a fact that tenders were called for the implementation of the said scheme ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the date on which tenders were invited alongwith the reasons for delay in the implementation of the scheme ?

پارلیمنٹری سیکرٹری(چودھری امتیاز احمد گل) —

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی ھاں ۔ سکیم کی انتظامی اور فنی منظوری کی پیشگی توقع رکھتے ھوئے ٹنڈر طلب کئے گئے تھے ۔ لیکن انتظامی اور فنی منظوری اور رقوم مہیا نہ ھونے کے باعث کام کا ٹھیکہ نہیں دیا گیا ۔

(ج) ٹنڈر ڈپٹی چیف انجینئر کوئٹہ کی طرف سے طلب کئے گئے تھے اور ۳۱-۳-۶۳ کو باضابطہ طور پر منظور کئے گئے تھے ۔

مندرجہ بالا (الف) کے پیش نظر سکیم پر عملدر آمد نہیں ھو سکا ۔

بابو محمد رفیق—کیا ملک صاحب آپ یہ فرمائینگے کہ Technical Sanction سے آپ کیا مطلب لیتے ھیں ۔

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): Sir, so many things are to be looked into. Technical sanction, site, expenditure, plan and so many things are there.

بابو محمد رفیق—آپ یہ بتائینگے کہ آپ نے ان کے بغیر ھی کس طرح ٹینڈر مانگ لئے ۔ یہ estimates کے بعد ھی ٹینڈر کئے جاتے ھیں ۔ اور کیا آپکا یہ جواب غلط نہیں ھے ۔ جب آپ یہ کہتے ھیں کہ sanction لینے کے بعد ھی ٹینڈر ھوئے ھیں ۔

Minister of Irrigation: I agree with the member. Sir, in fact, this was a very irregular practice of calling tenders before approval and I have stopped it. I have issued instructions that in future this should not be done. The scheme should be first technically approved and administrative approval obtained and then tenders should be called. I took exception to this case, as in many other cases, that this old practice, which is not in any way happy, should be stopped.

خان اجون خان جدون— وزیر صاحب نے ابھی فرمایا ھے کہ یہ practice stop کر دی ھے کہ جب تک Technical اور administrative approval نہ ھو تو میں پوچھتا ھوں کیا وہ اس Technical اور administrative approval کے procedure کو simplify کرنے کے لئے اس سلسلے میں کوئی تجویز کریں گے۔ کیونکہ یہ منظوری سالھا سال بھی نہیں ملتی ۔ اسکے متعلق وہ کیا فرماتے ھیں ۔

Minister of Irrigation: It is not a supplementary question. It is a suggestion that I should look into the matter that technical and administrative approval should not take long time. In this particular case one officer gave certain report, it was again examined at higher level and they thought that it was not feasible. Therefore, delay takes place. One officer submits the scheme, another examines it and he comes to the conclusion that there are certain flaws in it and the scheme is re-examined. Sir, particularly this site is very important and we have to look into its technicality. I wish it should not take a long time but all these things have to be looked into.

بابو محمد رفیق— ملک صاحب میں ذرا آپ کی یادداشت پرانی چیزوں کی طرف لے جاتا ھوں ۔ میرے سوال نمبر ۲۱۶ کے جواب میں آپ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اس سکیم کو ۶۳-۶۲ء میں شروع کر دیا جائیگا۔ ۶۴-۶۳ء میں آپ نے یہ جواب دیا ھے۔ کہ

Funds will be asked for in the annual development programme of 1963-64.

تو آپ نے Funds کی Demand کیوں نہیں کی اور اگر کی ھے تو کام کب شروع کرنیگے ۔

Minister of Irrigation: Please listen.

"It may not be out of place to point out that the issue of formal administrative orders were kept pending due to an adverse report from the

Chief Engineer, Irrigation, Quetta, vide letter dated the 16th November, 1962, suggesting the dropping of the scheme on the grounds of unproductivity. After a lapse of only five days, in a subsequent letter dated the 21st November, 1962, the Chief Engineer, Irrigation, Quetta, went back on his previous letter and suggested implementation of the scheme on humanitarian grounds and intimated this office that the scheme was being re-examined and surveyed afresh in order to prepare it on sound technical grounds with the hope to improve the return of the scheme".

So, this is the reason why time is taken.

بابو محمد رفیق—کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اگلے سال یا اس سال اس کے لئے کچھ کرینگے -

Minister of Irrigation: I will inquire from my office at what stage this scheme is. I cannot promise this thing just now.

MEENA BAZAR DAM

***3240. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that survey and investigation work of Meena Bazar Dam has been completed, if so, the estimated cost of the Project and the date by which the construction work will start;

(*b*) if the survey and investigation work has not been completed and the date by which it is likely to be completed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) No, the work is still in hand. The framing of project estimate and construction schedule of work will be undertaken after the investigations work is completed.

(*b*) No definite date of completion of survey and investigations can be fixed at this stage.

TRACTORS IMPORTED FOR GOVERNMENT USE

***3588. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state the total number of tractors imported for Government use from 1958-59 to 1962-63 alongwith the number of those allotted to each Division of West Pakistan during the same period?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): There are at present 448 tractors and bulldozers which have been allocated to various Regions on workshop basis and not Division-wise. A statement showing the distribution of these tractors and bulldozers has been laid on the table.

STATEMENT SHOWING THE DISTRIBUTION OF TRACTORS AND BULLDOZERS

Serial No.	Name of workshop	Number of tractors and bulldozers	Division served
1	Peshawar	72	Peshawar Division, Rawalpindi and Tribal Area.
2	Dara Ismail Khan	56	Dera Ismail Khan Division.
3	Lyallpur	71	Lahore, Sargodha and Multan.
4	Khanpur	26	Bahawalpur Division.
5	Khairpur	57	Khairpur Division.
6	Quetta	61	Quetta and Kalat Division.
7	Tandojam	105	Hyderabad Division.
	Total ..	448	(Four hundred and forty-eight).

CREATION OF SENIOR CLASS I POSTS IN THE AGRICULTURE DEPARTMENT

***3591. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a number of Senior Class I posts were created in the Agriculture Department as a result of its reorganisation, if so, whether Government would place on the table of the House copy of the list showing names of the said posts and their pay scales;

(*b*) the names of the persons appointed against the posts mentioned in (*a*) above alongwith dates of their appointment and the qualifications of the each official?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes, Statement 'A' containing the requisite information is placed on the table ;

(*b*) Statement 'B' embodying the requisite information is also placed on the table.

STATEMENT "A"

LIST OF SENIOR CLASS I POSTS CREATED IN THE AGRICULTURE DEPARTMENT AS A RESULT OF RE-ORGANISATION.

Serial No.	Name of post	Pay Scale
1	Superintending Engineer, Peshawar ..	Rs. 1,250—50—1,500
2	Plant Protection Officer, Peshawar ..	Rs. 600—40—1,000—50/2—1,150—EB—after 920.
3	Plant Protection Officer, Lahore	Ditto
4	Plant Protection Officer, Hyderabad ..	Ditto
5	Horticulturist, Peshawar	Ditto
6	Horticulturist, Lahore	Ditto
7	Horticulturist Hyderabad	Ditto

STATEMENT "B"

NAMES OF PERSONS APPOINTED AGAINST POSTS SANCTIONED IN STATEMENT "A"

Name of post	Name of officer	Date of appointment	Qualification
Superintending Engineer, Peshawar.	Mr. Atlas Khan ..	1st July 1963	B. Sc. (Agri), B.T., A. M.B.I. (A.E.) (Accepted).
Plant Protection Officer, Lahore.	Mr. Nazeer Muhammad W. P. A. S. II.	7th June 1962.	B.Sc. (Agri.) Botany.
Plant Protection Officer, Lahore.	Mr. Ghulam Qadir, W. P. A. S., II.	7th June 1962.	M.Sc. (Agri.) (Pb.) in Entomology
Plant Protection Officer, Hyderabad.	Mr. Iqbal Wajih, W. P. A. S., II.	7th June, 1962.	B.Sc. (Agri), Mycology Entomology (Agri. Economics and Agr. Engineering, etc.)
Horticulturist, Peshawar.	Mr. Lal Muhammad Khan, W. P. A. S., II	7th June, 1962.	B. Sc. (Agri.) Horticulture Dip. Fundamental Edu. (Maxico).
Horticulturist Lahore.	M. Abdus Salam, W. P. A. S., II.	7th June, 1962.	M.Sc. (Agri). (Hort.) Punjab.
Horticulturist, Hyderabad.	Mr. Hamid Hassan Rizvi, W. P. A. S. (I), Junior Scale.	7th June, 1962.	M.Sc. (Bombay)

SUGAR COMMISSION REPORT

*3652. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Sugar Commission appointed by the Government submitted its report long ago ; if so, whether it is also a fact that Government have not, so far, implemented the recommendations made by the Commission ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government would place a copy of the report on the table of the Assembly ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) The report was submitted to the Central Government in 1959.

A number of recommendations made by the Commission were approved by the Central Cabinet in June, 1960. Action in the light of these decisions is being taken by various agencies including the Food Department.

(*b*) In view of reply to (*a*) above, the question does not arise. The report is a Central Government document.

Major Abdul Majid Khan : What action has been taken by the Department concerned, when the recommendations were approved by the Central Cabinet in 1960 ?

Parliamentary Secretary :

Commission's Recommendations	*Action taken for implementation*
Item 5—Rigid zoning of sugar Factories.	Zoning has been introdued since last year. Until this year it could only be enforced on a relaxed pattern 65:35 basis but from next year it is going to be made rigid. Policy in this respect has already been decided and announced.
Item II (i)—A Cane Commissioner with adequate staff be appointed.	This has been done.
Item II (ii)—System of zoning to be imposed should provide	The zoning arrangements enforced provide that the fixed percentage of

for the cane production in zoned area to be accepted by the Mills and similarly all cane produced in zoned area to be offered by the growers to the Mills.	cane production of each grower in the zoned area shall have to be purchased by the mills, and also that each grower shall have to offer 6 percent of his cane to the Millers. The NWFP Sugar Factories (Control) Act, 1950 and Rules have been extended to the whole of the Province
Growers and Millers should enter into contract at the time of planting.	which place obligation on the growers and the millers to enter into contract for sale and purchase.
Surplus cane, if any, to be freed from zonal control for Gur-manufacture or supply to other Mills.	The system of zoning introduced duly provided for surplus cane be free from general control for Gur manufacture.
Item II (v)—Cane Commissioner should have powers to prohibit cultivation of unsuitable varieties of cane.	Powers in this behalf have been given to the Cane Commissioner by amendment of the Sugar Factories Control Act by insertion of an additional section as Section 14-A to the following effect vide West Pakistan Ordinance III of 1961 :— '14-A—The Cane Commissioner may by an order in writing prohibit the cultivation in any reserved area by cane growers or Cane Grower's Cooperative Societies of any variety of sugarcane declared by the Provincial Government under section 18 to be unsuitable for distribution.'
Item II (vi)—Government should maintain two month's requirements of sugar in their stock and arrange early payment to the mills.	The Provincial Government are duly maintaining two months, reserve at each Sugar Distibution Centre in West Pakistan to obviate possibilities of a break-down in supplies. Payment to the Mills is made 50% in advance at the time of allocation of sugar stocks from them to the Re-

gions & the balance immediately after lifting has been completed.

Mr. Speaker : Has Mr. Gill, concluded his answer ?

Parliamentary Secretary : What I mean to say is that mostly the recommendations of the Commission have been implemented.

مسٹر عبدالرازق خاں—کیا شوگر کمیشن نے اور بھی ملیں بنانے کی سفارش کی ہے۔

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : It is not to my knowledge as to what they did. It is in my knowledge that we are going to have more mills and the honourable member knows it.

مسٹر عبدالرازق خاں—وہ کہاں کہاں ہونگی ؟

وزیر زراعت—دو آپ کے ریجن میں ہونگی۔

مسٹر عبدالرازق خاں—کہاں کہاں ؟

وزیر زراعت—ایک پشاور میں اور ایک بنوں میں۔

EXPENDITURE INCURRED BY REGISTAN DIVISION AND DESERT SUB-DIVISION OF THE FOREST DEPARTMENT.

***3747. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Registan Division and the Desert Sub-Division of the Forest Department have spent more than Rs. 5 lacs on the development schemes from 1958-59 ; if so, the total expenditure incurred by the said Divisions up to June, 1963 ;

(*b*) whether it is a fact that the said Divisions were opened for the welfare of cattle owners, but on the contrary no benefit has so far, accrued to Government or to cattle owners of the above mentioned areas ;

(*c*) whether it is a fact that Desert area depend upon Monsoon which usually remains active for 2 or 3 months during the year ;

(*d*) whether it is a fact that the Inspector of Forest, Government of Pakistan, has pointed out that the schemes of the said Divisions will not prove a success due to shortage of rainfalls ;

(*e*) the strength of the staff engaged in the said Divisions and the nature of their duties in the Desert area of Umerkot and Thar ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes, an amount of Rs. 6,05,800 had been spent from the commencement of the Schemes in 1959-60 upto 31st May, 1963. The figures of expenditure for June, 1963, are not yet available.

(*b*) In the original scheme, there was more emphasis on afforestation. Later on, as a result of experience gained, the emphasis was shifted to range management primarily for the benefit of cattle owners. Efforts are being made to ensure that the maximum benefit under the Scheme accrues to the cattle owners.

(*c*) Yes.

(*d*) The Inspector-General of Forests made some suggestions for ensuring the success of the scheme. The suggestions are being incorporated in the revised scheme.

(*e*) A list showing the strength and the duties, of the staff engaged in these Divisions is laid on the table :—

Rank	*Sanctioned strength*
Divisional Forest Officer	1
Range Forest officers	4
Deputy Rangers	2
Overseer	1
Foresters	8
Surveyors	44
Forest Guards	49
Head Clerk	1
Senior Clerk	1
Junior Clerks	6
Peons	7
Chowkidars	5

DUTIES OF THE STAFF

(*i*) Survey and demarcation.

(*ii*) Construction of buildings.

(*iii*) Carrying out of range improvement works.

(*iv*) Protection of ranges.

SURKHAB SUB-SURFACE WEIR IN QUETTA-PISHIN DISTRICT

*3753. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation be pleased to state :—

(*a*) the estimated cost of Surkhab Sub-Surface weir in Quetta-Pishin District alongwith the following details :—

(*i*) the date on which the work was started and the date of its completion ;

(*ii*) the area under cultivation before the implementation of this scheme ;

(*iii*) the estimated increase in irrigated area and the estimated increase in the food stuffs under the scheme ;

(*iv*) the results achieved after the completion of the scheme together with the actual increase in the irrigated areas ;

(*v*) reasons for the difference in the estimated and the actual increase?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Estimated cost Rs. 6,170—

(*i*) Started on 7th December 1958 and completed on 30th May, 1962.
(*ii*) 1124 acres.

(*iii*) 600 Acres—6,000 Maunds.

(*iv*) 1475 Acres.

(*v*) Less Irrigation is due to less discharge made available by rainfall and snow fall, and inadequate efforts by the cultivators.

بابو محمد رفیق—میں کیا کروں میری سمجھ میں نہیں آتا جب یہ محکمہ والے جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جائیں -

ملک صاحب میرا سوال تھا آئیٹم نمبر (۴)

(iv) the results achieved after the completion of the scheme together with the actual increase in the irrigated areas.

آپ یہاں جواب دے رہے ہیں - ۱۴۷۵ - اور یہاں دیتے ہیں ۱۱۲۴ - اور ۶۰۰ ایکڑ estimated cost ہے - تو actual کتنی ہے - کم ہو گیا -

وزیر زراعت—کم ہو گئی -

بابو محمد رفیق—ملک صاحب جواب تسلی سے پڑھیں۔ Actual increase کتنی ہے۔

وزیر زراعت— ۱۳۷۵ ایکڑ ہے جو achieve ہوئی ہے۔ اور ۱۱۲۴ تھی before the implementation۔ تو increase ۳۰۰ ایکڑ کی ہے۔

بابو محمد رفیق—آپ یہ بتائیے کہ سنہ ۱۹۵۸ سے سکیم چل رہی ہے اور سنہ ۱۹۶۲ء میں ختم ہوئی ہے تو پھر ۶۱۷۰ روپے خرچ ہوئے ہیں جب اس کے مقابلے میں میرے ایک سوال کےجواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ سنہ ۱۹۶۰ء - ۱۹۶۱ء میں Remodelling Surkhab Channel پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور Remodelling Surkhab System پر ۵۰ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور اب آپ جو فیگرز دے رہے ہیں وہ ۶۱۷۰۔ روپے ہیں تو اگر آپ کا محکمہ اتنا Efficient ہو کہ ۶۔ ہزار روپے میں کام پورا کر دیا تو رونا کس بات کا ہے یا تو آپ کے فیگرز غلط ہیں۔ یا آپ کو غلط اطلاع دیگئی ہے۔

Minister of Irrigation : You point out that here is the mistake. Where is the mistake and what is the mistake ?

بابو محمد رفیق—آپ نے جو cost دی ہے وہ غلط ہے۔

Minister of Irrigation: Should I presume that the honourable member says that we have spent more and have shown less ?

Babu Muhammad Rafiq : I challenge it.

Minister of Irrigation : That means that I have spent more from my pocket.

Babu Muhammad Rafiq : I have got the record here.

Minister of Irrigation: My friend says that in fact we have spent more and we have shown less. It means that the Minister has spent from his own pocket.

Babu Muhammad Rafiq : Either your reply is wrong or your department is wrong.

Khan Ajoon Khan Jadoon : What is the estimated cost, what is the actual cost....

Mr. Speaker : Mr. Jadoon may please take his seat. This is not the way.

Babu Muhammad Rafiq : May please put his question.

میرے سوال ۱۲ کے جواب میں آپ نے اسWier پر جو خرچ کیا ہے وہ ۶۱—۶۲ میں ۲ لاکھ روپے ہے اور ۶۲-۶۳ میں ۵۰—ہزار روپے آپ یہاں بتا رہے ہیں آپ خود اندازہ لگائیے کہ ۶۱۷۰ - روپے کا کام ۴ سال تک شروع رہا اور ۶ ہزار کا خرچ ان ۴ - سالوں میں کیا گیا - تو آپ خود ہی جواب دیجئے -

Minister of irrigation: If you persist that I should verify again, I will verify it. But I have been supplied these figures and I am reading from those figures.

بابو محمد رفیق—Inadequate efforts by Cultivators سے آپ کا کیا مطلب ہے ؟-

Minister of irrigation : Its ordinary dictionary meaning.

Efforts جو اچھے cultivators کر سکتے ہیں وہ آپ کے ایریا کے cultivators نے اچھی efforts نہیں کیں -

ماسٹر خان گل—جناب والا - اس سلسلے میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو غلط سوالات کا سلسلہ ہے وہ کب ختم ہو گا -

وزیر زراعت—یہ ہے ہی نہیں - میں مانتا ہی نہیں -

بابو محمد رفیق—یہ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے - آپ ملک صاحب ضد کرتے ہیں -

SUPPLY OF GOOD QUALITY RICE THROUGH DEPOTS IN FORMER BALUCHISTAN

*3795. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Food and Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the rice of good quality is not being supplied through ration depots in former Baluchistan ; if so, whether it is a fact that the people of the said area have made certain complaints in this respect ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

(*a*) Superior rice is not being supplied through Ration Depots anywhere in West Pakistan. Complaints from Baluchistan are not on record.

(*b*) In the crop year 1962-63 the Government released Basmati Rice to the extent of 10% of the quantity procured, for free sale throughout the Province. Similar concession is being extended for the year 1963-64.

SURVEY OF THE HEADS OF GAME FOUND IN TALUKA NAGARPARKAR.

*3954. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Agriculture be pleased refer to the answer to my Starred Question No. 2883 given on the floor of the Assembly on 7th June 1963 and state :—

(*a*) the names of the officials who carried out Survey of the Heads of Game found in Taluka Nagarparkar along with the date on which the said survey was completed and whether Government would place on the table of the Assembly a copy of the Survey Report ;

(*b*) the name of 3 Watchers posted in the said Taluka and the dates of their appointment ;

(*c*) the number of Game Watchers in the Districts of Lahore, Sheikhupura, Jhelum, Muzaffargarh, Lyallpur, Tharparkar, Sanghar and Karachi alongwith the area in square miles incharge of Game Department in each District ;

(*d*) the date on which Game Inspector was appointed in District Tharparkar along with the dates on which he visited Nagarparkar and in case no visit was paid by the said Game Inspector to Nagarparkar, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

(*a*) Mr. Muhammad Suleman, Game Inspector carried out survey of the Game found in Taluka Nagarparkar. The survey was completed on 6th July 1963. A copy of the survey report has been laid on the table of the House.

(*b*)	*Name*	*Date of appointment.*
1.	Juman	24th April 1958.
2.	Muhammad Hassan	23rd August 1962.
3.	Ghulam Ali	22nd March 1963.

(*c*) The required information is contained in the statement which has been laid on the table.

(*d*) Mr. Muhammad Suleman, was appointed as Game Inspector Tharparkar on 1st July 1962. He remained on tour in Taluka Nagarparkar from 15th to 17th October 1962 and 21st to 22nd May 1963.

SURVEY REPORT OF THE GAME INSPECTOR, THARPARKAR DISTRICT
TALUKA NAGARPARKAR

On 15th October 1962 I visited and surveyed the area of Shikargah of Virawah and nearby places. While patrolling and checking I found Partridges, Sandgrouse, Pea-cock and Deer, etc. in these Game Resorts. The condition of the wild birds and wild animals was found satisfactory. Necessary instructions and directions were issued to the Game Watchers to have a vigilent watch over the offenders and the defaulters should be brought to book. No violations of game laws and rules were noticed. Propaganda was made for the protection of wild life.

16th October 1962 : On 16th October 1962 I visited and surveyed the nearby places and Shikargah of Harboo and Sandgrouse, Partridges, Deer and Peacock, etc. were found in these game resorts. The condition of the wild birds and wild animals was found satisfactory. The Game Watchers were directed to keep vigilent watch over the offenders of the game laws and rules and the offenders must be brought to book. No violation of the Game Laws and Rules was noticed. Necessary propaganda was however made for the protection and conservation of wild life in the area.

17th October 1962 : On 17th October 1962, I visited and survey the Shikargah situated between Harboo and Mithi and found Partridges, Peacock Deer and Sandgrouse, etc. in the Game Resort. The condition of the wild birds and wild animals was satisfactory. Necessary instructions were issued to the staff to have vigilent eye over the offenders of the game law and rules

and the offenders must be brought to book. No violation of the Game Laws and Rules was noticed. Necessary propaganda was made for the protection and conservation of the wild life in the area.

21st May 1963 : On 21st May 1963 I visited and surveyed the game resorts of Harboo area and other nearby places. While patrolling and checking I found Deer, Partridges, Sandgrouse and Peacock in the game resorts. The condition of the wild birds and animals was good. No violation of the Game Laws and Rules were reported. The staff was given necessary instructions for the protection and conservation of the wild life and to have a vigilent eye over the offenders of the Game Laws. Necessary propaganda was made in the area regarding protection and conservation of the wild life.

22nd May 1963 : On 22nd May 1963 I visited and surveyed the Shikargah between Harboo and Naukot. While patrolling I found Peacock, Deer, Sandgrouse and Partridges. The condition of the wild life was satisfactory. No violations of the game laws and rules were noticed. The staff was instructed to keep a vigilent eye over the offenders of the game laws and the defaulter of the rules and laws must be brought to the book. Necessary propaganda was made for the protection and conservation of the wild life in the area.

STATEMENT REFERRED TO IN PART (C) OF THE ANSWER

Serial No.	District	No. of Game Watchers	Area in square Miles
1	Lahore	38	3,216
2	Sheikhupura	30	2,312
3	Jhelum	24	2,772
4	Muzaffargarh	22	5,613
5	Lyallpur	17	3,516
6	Tharparkar	9	13,435
7	Sanghar	8	4,142
8	Karachi	8	1,357

WASTE LAND ON THE WESTERN SIDE OF THE RAILWAY LINE FROM KALURKOT TO BAHAL

***4512. Khan Aman Ullah Khan Shahani** : Will the Minister of Irrigation & Power be pleased to state :—

(*a*) the total average of uncultivated and waste land on the western side of the Railway Line from Kalurkot to Bahal in Tehsil Bhakar;

(*b*) the total acreage of land out of that mentioned in (*a*) above for which irrigation facilities are available ;

(*c*) whether it is a fact that a portion of said waste land cannot be irrigated due to the absence of culverts under the said Railway line, if so, whether Government intend to construct culverts ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

(*a*) 1,77,677 acres.

(*b*) 2280/2590 GCA/GA from Darya Minor.

(*c*) Yes. The Railway Department has recently agreed to the construction of 8 No. culverts. The Thal Development Authority has supplied the standard design to the Railway Authorities for approval. The Railway Department will undertake the work out of the funds deposited by Thal Development Authority.

مسٹر امان اللہ خاں شاھانی—پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرماتے ھیں کہ ٹی ڈی اے نے پلیوں کے سٹینڈرڈ ڈیزائن کی منظوری کے لئے محکمہ ریلوے کو لکھ دیا ھے اور محکمہ ریلوے کام کریگا جب ٹی ڈی اے رقم جمع کرائے گا ۔ تو جناب والا ۔ ۱۲ سال ھوگئے ھیں اور ابھی تک رقم جمع نہیں ھوئی ۔ نہ ٹی ڈی اے نے رقم جمع کرائی ھے اور نہ کام شروع ھوا ھے تو کبتک کام شروع ھو جائیگا ۔

Minister of Irrigation & Power (Malik Qadir Bakhsh) : T.D.A. has placed funds at the disposal of the Railway.

مسٹر امان اللہ خاں شاھانی—آپ نے جواب میں یہ کہا ھے کہ ٹی ڈی اے رقم جمع کرائے گی ۔

Minister of Irrigation & Power : It has been deposited.

Mr. Speaker : Malik Sahib may please reply in Urdu.

وزیر آبپاشی و برقیات—محکمہ ریلوے نے حال ھی میں آٹھ پلیوں کے بنانے کی منظوری دی ھے ۔ ٹی ڈی اے نے اس کے لئے سٹینڈرڈ ڈیزائن کی پلیوں کی منظوری کے لئے محکمہ ریلوے کو لکھ دیا ھے ۔ محکمہ اس رقم سے کام کریگا جو ٹی ڈی اے جمع کرائیگی ۔ It has been deposited

مسٹر امان اللہ خاں شاھانی—یہ کب تک شروع ہو جائے گا جناب ۱۲ سال ہو گئے ہیں اس نہر کو آئے۔ ہوئے علاقہ غیر آباد پڑا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات—میں ان کی انفارمیشن کے لئے کہہ دوں کہ صرف اسی سوال تک ہی نہیں۔

Right from Kalabagh to Dera Din Panah and Kot Sultan and in some part of Leiah Tehsil.

کیونکہ بیچ میں کچھ اور بیراجیں بھی آ جاتی ہیں۔

تو یہ علاقہ ایسا ہے جس نے کہ تھل نہر سے سیراب ہونا ہے لیکن درمیان میں ریلوے لائن آ جاتی ہے تو وہ پلیاں جو بنانی ہوتی ہیں۔ distributary minor کو پاس کرنے کے لئے وہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ خود ہی کرتا ہے اور کسی ڈیپارٹمنٹ سے نہیں کراتا۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ ہم خط و کتابت کرتے رہے ہیں۔ روپیہ انکی disposal پر کر دیا ہے . . . It is now for them ہم ان کو remind بھی کرا رہے ہیں کہ یہ بہت بڑا ایسا ٹریکٹ ہے جس کو پانی ملنا ہے اور اس کی پلیاں تیار کریں۔

مسٹر امان اللہ خاں شاھانی—میں جناب وزیر صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے ہی پپلان تا کالا باغ پانی مل چکا ہے۔ پھر پپلان سے لیکر کہروڑ تک پانی نہیں ملا۔ تو ۱۲ سال ہو گئے ہیں ان کی طرف جلدی توجہ دی جائے۔

Minister of Irrigation & Power : That we are doing. That is a very important point which my friend is raising.

یہ اچھا خاصا ایک رقبہ ہے جو بہت اچھی زمین ہے۔ ریلوے والوں کو تاکید کر رہے ہیں کہ وہ پلیاں بنائیں۔

مسٹر حمیداللہ خاں روکھڑی—یہ جناب ٹی ڈی اے نہیں بلکہ ٹی بی ہے مہربانی کر کے میعاد بتائیں کہ یہ کتنے عرصے تک ہو گا۔

وزیر آبپاشی و برقیات — جناب سوال یہ ہے This is not TDA but TBA تو یہ کوئی سرجن بتلائے گا ۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ٹی بی ہے ۔

مسٹر سپیکر—وہ پوچھ رہے ہیں کہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا ۔

مسٹر حمیداللہ خان روکھڑی— یہ جناب ٹی ڈی اے نہیں بلکہ ٹی بی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات—میں ممبران کی anxiety کی قدر کرتا ہوں اور بد قسمتی سے میرا اپنا رقبہ بھی اس سکیم میں آتا ہے اور یہ جو نیچے پانی آئیگا

We are trying our level best.

ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ جہاں تک ٹی ڈی اے کا سوال ہے ۔ فنڈز ریلوے کو دیدئیے گئے ہیں ۔ جو ریلوے منسٹر صاحب نئے آئیں گے تو ان سے عرض کر دونگا کہ وہ بہت جلدی کرائیں ۔

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : Mr. Speaker, is it not a fact that it was T.D.A. as long as Mr. Zafarul Ahsan was incharge and since that time it has been TBA as the member has said. He is quite right. Moreover, Sir, culverts have not been made for years and years and canal water cannot pass through the roads. Is it not high time that these were made ?

Minister of Irrigation & Power: I do not want to enter into the question what Mr. Zafarul Ahsan achieved and what he could achieve and did not achieve and what the present staff have achieved and what could be achieved has not been achieved, as it does not arise out of this question. It will be a long story and a sad tale also.

SUPPLY OF WATER FROM MARALA RAVI LINK

***5221. Chaudhri Muhammad Ibrahim]**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the date on which the supply of water from Marala Ravi Link to the land-owners of the Narowal tehsil was started this year;

(*b*) the date from which the supply of water from the said canal was stopped;

(*c*) the periods during which the paddy and wheat crops are sown and harvested in the said tehsil, respectively;

(*d*) the condition of the paddy crop as a result of the inadequate supply of water from the said canal;

(*e*) the relief Government intend to give to the land-owners of the area of the said tehsil adversely affected by the stoppage of water-supply ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) On 21st June 1963.

(*b*) On 18th September 1963 some discharge was passed in the Marala Ravi Link from 27th September 1963 to 28th September 1963. The canal remained dry thereafter.

(*c*) The crops are sown and harvested as below :—

Paddy	*Sown*	June-July.
	Harvested	September-October 1963.
Wheat crop	*Sown*	October—December 1963.
	Harvested	April 1964.

(*d*) Satisfactory.

(*e*) Does not arise.

CONSTRUCTION OF BUND IN NULLAH BAMBBIR IN TEHSIL TALAGANG, DISTRICT CAMPBELLPUR

*5398. **Mr. Hamidullah Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether any bund is being constructed in Nullah Bambbir in Tehsil Talagang, District Campbellpur, if so, whether any area of Tehsil Mianwali will also be irrigated by it ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)—جناب والا۔ یہ سوال محکمہ زراعت کو چلا گیا تھا ۔ حالانکہ یہ میرے ھی محکمہ کا سوال تھا ۔ انشاء اللہ اگلی turn پر اسکا جواب دیں گے۔

SATIANA SAMUNDRI DRAINS SCHEMES

*5401. **Chaudhri Sultan Ahmed** : Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(*a*) the area of cultivable land in Lyallpur and Samundri Tehsil of Lyallpur District ;

(*b*) the year-wise statistics of land affected by Sem and Thur in the said Tehsils from 1947 onward ;

(*c*) the year-wise percentage of increase or decrease in the land affected by Sem and Thur in the said Tehsils from 1947 onward ;

(*d*) the total length of drains which are in working order; for counteracting the menace of Sem and Thur in these Tehsils;

(*e*) the year-wise details of drains constructed in the said Tehsils from 1947 onward ;

(*f*) whether Government have any scheme under consideration for construction of more drains in these Tehsils; if so, the details thereof ;

(*g*) whether Government intend to include the Satiana-Samundri Drains Scheme in the Third-Five Year Plan to counteract Sem and Thur in the fertile tracts of land of these Tehsils?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

(*a*) Cultivable area of :—

(*i*) Tehsil Lyallpur ... 452,882 acres

(*ii*) Tehsil Samundri ... 450,530 acres

(*b*) & (*c*) As per statement attached.

	Lyallpur Tehsil	*Samundri Tehsil*
(*b*)	11 miles	Nil.
(*e*)	Nil.	No drain in this Tehsil has been constructed since 1947.
(*f*)	A part of the proposed Moundana-Satiana - Samundri Drainage Scheme falls in this Tehsil. The length of the new Moundana and Awagat Drains within the boundary of Lyallpur Tehsil comes to about 20 miles.	A new scheme, "Moundana-Satiana-Samundri Drainage Scheme" has been proposed for affording relief from water-logging and salinity. The approximate cost of the scheme is Rs. 4.66 lacs and total mileage of new drains is 68 miles.
(*g*)	Yes.	Yes.

STATEMENT SHOWING THE AREA AFFECTED BY SEM AND THUR IN LYALLPUR TEHSIL IN ACRES

Year	Area affected by Thur and Sem	Percentage	
		Increase	Decrease
1947	8064	1·11	—
1948	9314	1·16	—
1949	9761	1·05	—
1950	10046	1·03	—
1951	9773	—	—
1952	17520	1·79	—
1953	18490	1·06	—
1954	21089	1·14	—
1955	25276	1·20	—
1956	29563	1·17	—
1957	33635	1·14	—
1958	41044	1·22	—
1959	42329	1·03	—
1960	46353	1·10	—
1961	53715	1·16	—
1962	94700	1·76	—
1963	62460	—	0·66

STATEMENT SHOWING THE AREA AFFECTED BY SEM AND THUR IN SAMUNDRI TEHSIL IN ACRES

Year	Area affected by Sem and Thur	Percentage	
		Increase	Decrease
1947	29350	1·01	—
1948	24112	—	0·82
1949	24246	1·01	—
1950	24214	—	1·00
1951	24078	—	0·99
1952	29564	1·23	—
1953	29982	1·01	—
1954	31134	1·04	—
1955	29606	—	0·95
1956	29726	1.01	—
1957	28470	—	0·95
1958	33050	1·16	—
1959	30669	—	0·93
1960	36619	1·19	—
1961	36704	1·00	—
1962	42300	1·15	—
1963	49958	1·18	—

SUPPLY OF ELECTRICITY TO FARMERS OF DEPALPUR TEHSIL IN DISTRICT MONTGOMERY

***5404. Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the area of Depalpur Tehsil in District Montgomery is irrigated by a non-perennial canal with its headworks in India;

(*b*) whether Government is aware of the difficulties which the people of the said area are experiencing due to short supply of water in the said canal;

(*c*) whether it is a fact that the sub-soil water in the above said tehsil is fit and useful for irrigation purposes;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to supply electricity to farmers of the above said area for installing tube-wells for irrigaiton purposes; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Depalpur Tehsil in District Montgomery is irrigated by 3 canal system :—

(i) Lower Bari Doab Canal	—	Perennial
(ii) Depalpur Canal	—	Non-perennial
(iii) Pakpattan Canal	—	Partially perennial and partially non-perennial

The Headworks of only Depalpur Canal lies in India while those of the other two canals lie in Pakistan.

(b) There is no specific difficulty. However, during the current year the supplies in the river had been very short and therefore, Depalpur Canal had to be closed in early October.

(c) The ground water investigations show that the sub-soil water is generally fit for direct irrigation but in some places it may have to be mixed with canal water.

(d) The electricity supply system has already been extended to this area by laying 66,000 volts Transmission lines from Okara to Depalpur, Sulemanki and Kanganpur. Grid Stations of suitable capacities at all the above mentioned places have been provided. The Distribution Lines out of these Grid Stations are also being laid according to the funds available and these can be used for the electrification of tube-wells installed in these areas.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO CERTAIN VILLAGES AND TOWNS OF TEHSIL DEPALPUR

*5405. **Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the time by which the following towns and villages of Tehsil Depalpur are likely to be provided with electricity :—

(1) Haveli.

(2) Head Sulemanki.

(3) Basirpur.

(4) Hujra.

(5) Mandi Hira Singh ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : The Grid System has already been extended to Depalpur area by laying 66,000 volts Transmission Lines from Okara to Depalpur and Sulemanki (Haveli) and Grid Stations of suitable capacities have been installed at these places. The 11,000 volts Distribution Lines out of these Grid Stations are also being laid according to the funds available for Distribution of Power in West Pakistan. Haveli and Sulemanki will be electrified during this year. Basirpur, Hujra and Mandi Hira Singh will be supplied power from Depalpur Grid Station next year, if resources are forthcoming.

COMPENSATION TO CULTIVATORS WHOSE PADDY CROPS ARE DAMAGED DUE TO SHORT SUPPLY OF WATER IN FORDWAH CANAL

*5406. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the date on which water supply through the Fordwah Canal (District Bahawalnagar) was made available for Kharif Crop in 1963 and the date on which the said canal was closed;

(*b*) the date on which the supply of water in the above said canal was finally stopped during the current season;

(*c*) whether any damage was caused to standing paddy crop in the above said area due to non availability of sufficient water, if so, the extent thereof and the amount of compensation intended to be given to the affected cultivators?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Fordwah Canal was opened on 22nd May 1963 and closed on 23rd October 1963.

It remained closed from 28th September 1963 to 5th October 1963 also du to shortage in river supplies.

(*b*) 23rd October 1963.

(*c*) Yes.

		Acres.
Area irrigated	..	26,483
Area applied for remission	..	14,414
Area remitted	..	6,369
Percentage	..	24%
Amount remitted		
(i) Water rate.	..	Rs. 63,690·00
(ii) Land Revenue	..	Rs. 20,666·00
Total		Rs. 84,356·00

REGULAR PAYMENT OF SALARIES TO STAFF OF A DIVISION OF IRRIGATION DEPARTMENT FUNCTIONING IN HAZARA DISTRICT

***5436. Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether any Division of the Irrigation Department is functioning in Hazara District; if so, the date since which the said Division is functioning along with the particulars of the staff employed in the said division;

(*b*) whether members of the said staff are being paid their salaries in time;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government is prepared to lay a statement showing the dates on which salaries for the months of July to November, 1963 were paid to each member of the said staff;

(*d*) if answer to (*b*) above be in the negative, reasons therefor?

سردار عنائیت الرحمن خاں عباسی—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے پاس کوئی جواب کی کاپی نہیں ہے ۔ وہ پڑھتے جائیں گے میں کہاں سے دیکھوں گا تاکہ میں ضمنی سوال کر سکوں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات —کیا جواب آپ کی میز پر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر—جواب تو چھپا ہوا ہے ۔

Minister of Irrigation and Power : Sir the member is correct. Your office printed the list twice and I think unfortunately some members have been supplied the old printed question-answer books which did not contain all this information. Others have been supplied the newly printed answers and all this information is given in them.

وہ سب کو غالباً تقسیم نہیں ہو سکا کسی کو پرانی کاپی تقسیم ہو گئی ہوگی۔

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Mr. Abbasi, I will try to go slow. Please try to follow it. (*a*) Yes, Hazara Irrigation Divison, Abbottabad, which is successor of the "Grow More Food Construction Division, Nowshera", created in 1953-54 is functioning in Hazara District. The detail of the staff employed in the Division is as under :—

(I)	Executive Engineer	..	One	(5)	Tracers	..	Two
(2)	Assistant Engineer	..	One	(6)	Divisional Accountant	...	One
(3)	Overseers	...	Five	(7)	Clerk, Grade II	..	Five
(4)	Assistant Draftsman	...	One	(8)	Senior Clerks	...	Five
(9)	Junior Clerks	...	Seven	(15)	Zilladar	...	One
(10)	Store-keeper	..	One	(16)	Ahlmad	...	One
(11)	Draftsman	...	One	(17)	S. D. M.	...	One
(12)	Daftri	...	One	(18)	Munshi	..	One
(13)	Peons	..	Five	(19)	Patwaris	..	Three
(14)	Chowkidar	..	One	(20)	Peon	..	One

(*b*) (*c*) & (*d*) Yes, upto the period 30th December 1963 but the pay for July 1963, August 1963, and September 1963 was paid on 5th August 1963, 2nd September 1963 and 2nd October 1963, respectively. Necessary sanction for the continuance of Hazara Irrigation Division has since been issued on 30th December 1963 and salaries for October and November 1963, and onwards will now be paid.

GRANT OF 'KHARABA' TO ZAMINDARS

***5446. Khan Ahmad Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Superintending Engineer, Lower Chenab East Circle, decided in his letter No. 1506/09/16, dated 12th November 1963 that the application for 'Kharaba' should be signed by only one zamindar and in case it was signed by more than one Zamindar, it would not be entertained;

(*b*) whether it is afact that the above-mentioned letter also contained an order to the effect that the Zamindar whose application for Kharaba was recommended by a Zilladar should not reap his crop within 10 days from the date of such recommendation and in case the crop was reaped within the said period, no kharaba would be given therefor;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether the instructions embodied in the said letter are consistent with Kharaba Rule 20-A made under section 32 'B' of Canal Act; if not, whether Government intend to cancel the above referred letter?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The instructions issued by the Superintending Engineer, Lower Chenab Canal East Circle, regarding (*a*) above are consistent with the rules and those regarding (*b*) above though not specifically mentioned are not inconsistent with rules and are necessary in the interest of State Revenue against fraud.

MIAN GUJAR CANAL IN PESHAWAR DIVISION

*5451. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Mian Gujar Canal in Peshawar Division was constructed in the year 1958;

(*b*) whether it is a fact that the said canal has failed to irrigate the lands depending on it ;

(*c*) whether it is a fact that Irrigation Authorities have been approached by the people of that area for necessary arrangements for the irrigation of the said lands but no action has so far been taken on their request;

(*d*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to take steps in solving their problem without further delay?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(*a*) Yes.

(*b*) No. However, since the commissioning of the Warsak Power Stations, the supply of the river in winter is stored during the day and it is released in the peak hours which has resulted in imbalance of supply in the various channels of Kabul river during day time. Certain channels including Mian Gujar Canal, have been experiencing some difficulties in getting their full share of water during winter due to day time storage of the river supply.

(*c*) The Irrigation Department have been trying their best to feed the creek carrying supply to Mian Gujar Canal but due to difficulties stated in (*b*) above it has not been possible to meet their full supply requirements.

(*d*) WAPDA is considering two alternative schemes viz. (*i*) Balancing reservoir downstream the main reservoir and (*ii*) Constructing a weir and a link canal for feeding the civil khatas that depend on Kabul River for their supplies.

Major Abdul Majid Khan: The Parliamentary Secretary in reply to my question has confirmed that the canal, which was constructed in 1958, has never been supplying full requirement of water to the depending area. He has further stated that WAPDA is considering two alternative schemes to make up the deficiency. May I know what action Government have taken for the last five to six years to ease the situation, and when the two WAPDA schemes in hand are going to be implemented.

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): These schemes are under examination for the last two years. You will be surprised that this investigation has taken a long time, but the soil and the circumstances and the flow in the river and the system is such that I would not call it a long time. However, we have been very much perturbed only for a short time of winter when they get less supplies on account of our requirements for power and for heading up the Kabul River. We do appreciate their difficulty in getting less water particularly in winter, and for that I have already submitted that several schemes are under consideration. When they are completed and finalised, for which I am unable to give any definite time though we will make our efforts to expedite, the trouble will be removed.

Major Abdul Majid Khan: Will the Government consider to compensate the people of that area who have suffered for the last five years?

Minister of Irrigation and Power: No Sir. It is not on account of any failure of the Government.

USE OF BARRAGE WATER IN NON-BARRAGE AREA IN JOHI TALUKA

***5452. Rais Allan Khan Leghari**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that barrage water is being supplied to non-barrage area in Taluka Johi, for Rabi cultivation;

(*b*) whether it is a fact that barrage water is ordinarily supplied in non-barrage area as a special case when there is surplus water after meeting the requirements of the khatedars in barrage area;

(*c*) whether it is fact that this year the barrage water is not sufficient for Rabi cultivation in barrage area, if so, reason for supplying barrage water to non-barrage area;

(*d*) whether it is a fact that the rates of Land Revenue Assessment in barrage area are higher than the rates charge in non-barrage area, if so, reasons, therefor, and in case non-barrage area was allowed to use barrage water without proper sanction, the action Government intend to take in this behalf?

Paliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No. Discharge at Sukkur went below the demand only after the 13th of December 1963 and till then only that portion of the river supply was given to non-Barrage areas which would otherwise have passed down to the sea. The supply to non-Barrage area was however, cut off from the date river discharge went down below the demand of Barrage areas.

(*d*) Yes. According to para 6, Section A, of Standing Order No. 2 of the Revenue Department of former Sind Government land pays assessment only when cultivated, subject to the Fallow Rules. The rate of assessment generally depends on the source and the mode of irrigation in each case. Since the irrigation in Non-Barrage areas is not perennial, the assessment leived there is generally less than that imposed in Barrage areas.

The water was allowed under sanction of the competent authority.

SENIORITY AMONG W.P.A.H.S. CLASS II OFFICERS IN PESHAWAR DIVISION

***5472. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Agriculture please refer to answer to my starred question No. 4588 given on the floor of the House on 16th December 1963 and state—

(*a*) whether it is a fact that Muhammad Naushad Khan, was promoted to W.P.A.H.S., Class II with effect from 6th Novermber 1958, while Abdul Aziz and Mukhtar Ahmad, were continuing in class II from 20th April 1950 and 8th September 1950, respectively;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the rules under which Muhammad Naushad Khan was declared senior to Abdul Aziz Khan and Mukhtar Ahmad;

(*c*) whether Government intend to re-fix the seniority of the above said officers, according to the rules contained in Services and General

Administration Department letter No.871-Intg. 55/4471, dated 25th November 1955; if not, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Sir, the answer relating to this question has been sent back to the department for futher clarification and will be replied to on the next date.

RECLAMATION OF LAND AFFECTED BY WATER-LOGGING IN NOWSHERA TEHSIL

***5473. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a large area of land of Jaba Daud Zai, Garhi Momun and Jungle of Nowshera Tehsil, is water-logged due to a lake in that area;

(*b*) whether it is a fact that no drain has been constructed by Government or private individuals in the said area; if so, the steps Government intend to take to reclaim the affected land of the said area?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(*a*) Yes.

(*b*) No. There is one Government drain serving this area. At p.esent there is no proposal or scheme for the construction of any new drain for this area. Investigations are being started shortly in Peshawar Zone that will go into the problem of this area also.

خان اجون خان جدون—جناب والا - یہ سیم اور تھور کا مسئلہ اس علاقے کا بڑا اہم مسئلہ ہے - جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ تحقیقات عنقریب شروع ہونے والی ہے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس سے پہلے کوئی تحقیقات نہیں ہو رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات — جی ہاں ہونے والی ہے -

خان اجون خان جدون—جناب والا - جناب وزیر متعلقہ فرماتے ہیں کہ یہ شروع ہونے والی ہیں . . . .

Minister of Irrigation : Investigations are being started in Peshawar zone shortly. I do appreciate that "Sem" is a huge problem in our country and we are doing our utmost to tackle it. As we all know, the Province of West Pakistan is the biggest in the world and the menace of 'Thur' is

equally great. We are paying our attention to all the regions and Peshawar Region is going to be looked into very shortly.

NUMBER OF PERMANENT AND TEMPORARY POSTS IN THE SUB-DIVISIONAL CADRE OF THE IRRIGATION DEPARTMENT IN FORMER SIND AREA

*5507. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(*a*) the number of permanent and temporary posts in the Sub-Divisional Cadre of the Irrigation Dapartment in the former Sind Area together with reasons for not making the temporary posts permanent ;

(*b*) reasons for not increasing the number of permanent posts with the increase in the number of projects such as Ghulam Muhammad Barrage, Gudu Barrage, etc?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) There is no Sub-Divisional Cadre in the Irrigation Department in former Sind. However, the number of permanent posts of Sub-Divisions in the former Sind area is 123 and the number of temporary posts of Sub-Divisions is 38 and these are normally to be manned by Assistant Engineers.

All the Sub-Divisions which have been continuing for over 5 years and of which there was no likelihood of being disbanded in the foreseeable future have nearly all been made permanent recently.

(*b*) The number of permanent posts has actually been increased equal to the number of charges that was originally conceived to be required for the maintenance of the channels after completion of the construction of Ghulam Muhammad Barrage and Guddu Barrage.

The position has been reviewed and 3 Divisions and 16 Sub-Divisions have already been further proposed to be included in the cadre w.e.f. 1st July 1964 in order to meet the total requirements of the staff for the maintenance and operation of the construction of Guddu Barrage and colonization of Ghulam Muhammad Barrage area.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : If there is no Sub-Divisional cadre for that area then to what cadre the S.D.Os. of that area belong?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : Their cadre is class II. Then there are temporary engineers, assistant engineers., etc, but in fact, there is no cadre of S.D.Os. They are either class II or subordinate class, i.e., Overseers aud Supervisors.

SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF THE IRRIGATION DEPARTMENT IN THE FORMER SIND AREA

***5510. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Irrigation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sub-Divisional Officers of the Irrigation Department in the former Sind Area are not Gazetted Officers ;

(*b*) whether it is a fact that S.D.Os. in other parts of West Pakistan are Gazetted Officers;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, reasons for the discrimination ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)

(الف) جی ھاں -

(ب) جی ھاں -

(ج) معاملہ حکومت کے محکمہ مالیات کے زیر غور ہے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Have you recommended that these people should get the same grade ?

Minister of irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : I can't give the exact position at this time but we have passed it on for consideration to the Finance Department. If they give their consent these people will be given the same grade.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : If you recommend that they should be given the same grade, only then the Finance Department will give their consent, otherwise they will turn down the proposal.

Minister of Agriculture : whenever we pass some proposal on to the Finance Department for their consideration, our recommendation is there.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: When the whole of West Pakistan is being governed by one Government, then how does the Government justify that the S.D.O.s of the former Sind Area do not have gazetted posts whereas in all other areas they have gazetted posts.

Minister of Irrigation : That question is under consideration. We inherited that legacy from the former Sind Region. We are considering that they should be at the par with others.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : For the last ten years it is under consideration.

جناب والا ۔ یہ آج ہمیں بتائیں کہ یہ معاملہ کب تک زیر غور رہیگا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اسے اب Final stage میں ہی سمجھنا چاہئے ۔ جب Finance Department کے پاس چلا گیا تو سمجھ لیجئے کہ ہمارے محکمہ نے O K کر دیا ۔

ڈاکٹر مسز اشرف عباسی ۔ جناب والا ۔ دس سال یہ زیر غور رہا ہے ۔

At least you should consider it now.

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ میں نے کب کہا ہے کہ یہ دس سال سے زیر غور ہے ۔

RECRUITMENT OF TEMPORARY ENGINEERS AND ASSISTANT ENGINEERS OF IRRIGATION DEPARTMENT IN THE FORMER SIND AREAS

***5511. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(*a*) the method of recruitment of temporary Engineers and Assistant Engineers of Irrigation Department in the former Sind areas;

(*b*) whether all the posts are filled by direct recruitment ;

(*c*) whether any percentage is reserved for promotion from the cadre of S. D. Os., if not, whether Government intend to consider the question of reservation of a percentage of the said posts for senior S. D. Os who have put in 5 to 7 years services ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) The posts of Temporary Engineers were filled by the direct recruitment whereas the posts of Assistant Engineers were filled by direct recruitment as well as by promotion from the cadre of Sind Subordinate Engineering Service, (permanent or temporary), Supervisors and Temporary Engineers.

(*b*) as in (*a*) above.

(*c*) None for S.D.Os. as such, however, the posts in S.S.E. Class II Service were filled in the ratio of 1 : 1 by direct recruitment and promotion from S. E. S. (Supervisors and Overseers) and Temporary Assistant Engineers respectively. The question of reserving any posts for senior S.D.Os. does not arise.

SELECTION OF CERTAIN PERSONS BY P. S. C. FOR APPOINTMENT TO CLASS I AND II POSTS IN FOREST DEPARTMENT

***5513. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that under the present recruitment rules, 20% of Class I and Class II posts are to be filled in on merit and the remaining 80 per cent on regional basis ; if so, whether the said rules are also applicable to the Forest Department;

(*b*) whether it is a fact that 15% Class I and II posts in Forest Department are reserved for Khairpur and Hyderabad Division ;

(*c*) whether it is a fact that in 1962 Public Service Commission selected certain persons for appointment to Class I and Class II posts in Forest Department after completing 1962—64 training Centre ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in affirmative the number among them who belonged to Sind, their position in the order of merit and whether these persons have since been appointed, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Under the Punjab Forest Class I Service rules which are at present applicable 25% of the vacant vacancies which are filled by promotion and 75% by direct recruitment. All these 75% direct recruitment 20% posts are filled on merits and the remaining 80% on regional basis. As regards Class II rules which, are in force from December 1962 67% posts are filled by promotion and 33% by direct recruitment out of which 33% Class II vacancies 20% are filled on merit and 80% regional basis.

(*b*) No special quota has been fixed on regional basis but they are given their share on population basis.

(*c*) No recruitment of Class I officers was made for 1962—64 training course but recruitment of II Class officers was to the West Pakistan Public Service Commission against the vacancies reserved for direct recruited in accordance with the ratio fixed in Class II rules.

(*d*) Only one Class II officer was selected from old Sind and appointed in West Pakistan Forest Service Class II.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is that according to ratio ? Only one appointment ?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : In fact, I beg to be pardoned if I fail to give any details to the member. I was anxious that reply should go to him but with me it is written "not received". If the member wants any further classification he may come to my chamber. My Secretary is here and he will give him the details.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : We don't want clarification. We want atleast one or two appointments.

Minister of Irrigation : But you have one.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Out of how many ?

Minister of Irrigation : You should give fresh notice for that.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Minister-in-charge in future see that the ratio, whatever fixed, should be honoured atleast ?

Minister of Irrigation : Of course, we will.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : But it is not done.

Minister of Irrigation : We do our best to abide by that.

ELECTRIC CONNECTIONS FOR TUBE-WELLS IN KOHAT DISTRICT

***5517. Syed Haziq Ali Shah** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the hardships of the zamindars in getting electric connections for their Tube-wells in Kohat District due to the lengthy and complicated procedure ;

(*b*) whether it is a fact that WAPDA have recently imposed new conditions for the grant of Electric connections for irrigation purposes when by a consumer has to pay certain minimum charges irrespective of the fact whether electricity is consumed by him or not has also to deposit some cash over and above the cash security;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to relax the said conditions for the poor zamindars

of Kohat District who find it very difficult to avail of the use of electricity for irrigation purpose ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : It is regretted that the information is still being collected.

Mr. Speaker : Will it be answered on the next turn ?

Parliamentary Secretary : Yes, Sir.

COMPENSATION TO ZAMINDARS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR SIDHNAI-MAILSI LINK CANAL

*5535. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the acreage of land acquired by the Government from zamindars, in Tehsils Kabirwala, Khanewal, Vehari and Mailsi, in connection with the construction of Sidhnai-Mailasi Link Canal and (*i*) the amount of compensation paid therefor, (*ii*) the per acre rate at which the said compensation was paid ; and (*iii*) the dates, on which such payments were made ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Sir, the notice of this question was received on the 3rd January, 1963 and it was not possible for the Department to collect the information so soon. I will reply to it on the next turn.

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN AREAS COMMANDED BY PAKPATTAN AND MAILSI CANALS

*5553. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it it a fact that water-supply in Pakpattan and Mailsi Canals in Multan District remains suspended during the month of November, which is the time for the cultivation of wheat ;

(*b*) whether it is also a fact that due to a lack of water the said canals do not flow even at the time when water is needed for Kharif Crop ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intends to instal tube-wells in the areas commanded by these canals to make good the deficieney of water ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Sir, the information could not be collected as the notice was received on 3rd January 1964. The reply will be given on the next turn.

COMPLETION OF JAHANIAN GRID STATION, MULTAN

***5556. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the time by which Jahanian Grid Station (District Multan) will be completed alongwith names of areas to which electricity will be supplied from this station?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

As the notice of this question was received on 3rd of this month, the reply of this question will also be given on the next turn.

SHORT NOTICE QUESTION AND ANSWER

TRIAL OF GHULAM QADIR DACOIT OF VILLAGE KAPOORAN BY JIRGA

***5578. Pir Ghulam Ali Chishti** : Will the Parliamentry Secretary, Home be please to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Ghulam Qadir, a notorious dacoit of village Kapooran, Police Station Sadiqpur, Tehsil and District Bahawalnagar, is involved in various murder, theft and other criminal cases ;

(*b*) whether it is a fact that the said accused has been acquitted in many cases due to want of sufficient evidence ;

(*c*) whether it is also a fact that the residents of the said village represented to the Commissioner, Bahawalpur Division, that the pending cases against the said accused be tried by a Jirga ; if so, the action the Commissioner has taken in the matter?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I have been taken by surprise. I have no notice about it.

Mr. Speaker : Your Parliamentary Secretary must have accepted the notice.

Minister of Law : I am prepared to answer this question tomorrow.

Mr. Speaker : It should be replied tomorrow. Now the question hours is over.

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan): Sir, May I take one minute from you?

جناب والا ۔ میں نے پچھلے وقفہ سوالات کے دوران کچھ وعدے
کئے تھے اور چند معاملات کے متعلق یقین دھانی کرائی تھی ۔ ان کے متعلق

اب میں کچھ عرض کروں گا کیونکہ اس اسمبلی میں شرکت کا میرا یہ آخری دن ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میرے جانشین کو ان کے متعلق کوئی تردد ہو۔

خواجہ محمد صفدر— آپ عزت سے جائیے۔

وزیر ریلوے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام حساب پاک کر کے جاؤں اور کچھ ادھار نہ رہے۔

چودھری ابراہیم صاحب نے ہمدانی سٹیشن کے متعلق فرمایا تھا۔ سو عرض ہے کہ کوارٹرز تیار ہو گئے ہیں۔ ابھی سٹیشن نہیں کھولا گیا اور اگرچہ ابھی ان کے دروازے اور کھڑکیاں لگنا باقی ہیں میں نے ریلوے انجینئر کو کہا ہے کہ وہ خود لگوائے اور یہ سٹیشن ۱۵ جنوری ۱۹۶۴ سے کھول دیا جائے۔ مولانا غلام غوث کا سوال تھا جس میں انہوں نے ایک لڑکے مسعود خاں کے فیل ہونے کے متعلق دریافت کیا تھا۔ اور عنایت الرحمٰن خاں عباسی صاحب نے مطالبہ کیا تھا کہ میں خود اس کے امتحان کے پرچے منگوا کر دیکھوں اور معلوم کروں کہ اسے کہیں قصداً تو فیل نہیں کر دیا گیا۔ چنانچہ میں نے نہ صرف اس کے پرچے منگوا کر خود دیکھے ہیں بلکہ دوسرے پرچے بھی منگوائے ہیں تا کہ comparative study ہو سکے۔ عباسی صاحب کو وہ پرچے دکھا دئے ہیں۔

اس کے بعد جو یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۲۷ درخواستیں آئی ہیں لیکن صوبہ سرحد سے صرف تین آدمیوں نے درخواستیں دی تھیں حالانکہ کوٹا ۶ کا تھا۔ اس سلسلہ میں رازق صاحب نے مطالبہ کیا تھا کہ کیا آپ وہ درخواستیں دکھائیں گے چنانچہ میں نے انہیں اپنے کمرے میں بلا کر سب درخواستیں ان کے سامنے رکھ دیں اور یہ پیش کش کی کہ ممکن ہے شک ہو اس لئے Receipt Register بھی اگر چاہیں تو جا کر دیکھ لیں۔ سلطان محمد صاحب نے سوال کیا تھا حویلیاں کے متعلق کہ وہاں ایک foot over-bridge بنایا جائے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اس کے لئے آرڈر

ہو گیا ہے۔ اب سروے ہونے کے بعد جلد تعمیر ہو جائے گا۔

مسٹر سلطان محمد اعوان — پوائنٹ آف آرڈر۔

محترم وزیر صاحب نے تمام معزز ممبران کو صاحب کہہ کر پکارا ہے مگر مولانا غلام غوث صاحب کے نام کے ساتھ انہوں نے ''صاحب'' کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ وہ بڑے بزرگ ہیں۔ کیا ان کے ساتھ ان کی کوئی ذاتی رنجش ہے۔

مسٹر سپیکر — یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

وزیر ریلوے — وہ تو مولانا ہیں۔ صاحب نہیں ہیں۔

چودھری ابراہیم صاحب کا ایک سوال نمبر ۴۷۱۹ تھا جس میں انہوں نے بعض ٹرینوں کی accommodation کے متعلق دریافت کیا تھا اور کہا تھا کہ ان کے ساتھ فرسٹ کلاس کا ڈبہ نہیں۔ چنانچہ میں نے خود جا کر اس کے متعلق تحقیقات کی ہے اور دیکھا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کا کہنا صحیح تھا۔ اور وہ انفارمیشن جو لاہور سٹیشن کے رجسٹر میں درج تھی غلط تھی۔ چنانچہ اس کے لئے آرڈرز دے دئے گئے ہیں کہ جس نے یہ غلط اطلاع دی تھی اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

لوکل ایڈوائزری کمیٹی کے کچھ ممبران اس اسمبلی کے نمائندے بھی تھے۔ ان کو -/۳۲ روپیہ بطور میٹنگ فیس ملتی تھی۔ حالانکہ یہاں اسمبلی میں ان کا روزانہ الاؤنس -/۵۰ روپیہ ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے گورنر صاحب سے منظوری لے لی ہے۔ اب ان کو وہاں سے بھی -/۵۰ روپیہ ملیں گے۔ نیز بیرونی اور مقامی کا امتیاز بھی ختم کر دیا ہے۔ اب مقامی اور بیرونی دونوں قسم کے ممبران کو -/۵۰ روپیہ یومیہ میٹنگ فیس ملیگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آج میرا آخری دن ہے اس کے بعد میں رخصت ہو جاؤں گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ آپ

کی شکایات دور کروں لیکن کچھ شکایتیں ایسی بھی ہوں گی جن کے حل کرنے میں آپ ہی کے اپنے مسائل کی وجہ سے میں کامیاب نہیں ہو سکا ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

IMPOSITION OF BAN ON JAMAAT-E-ISLAMI

Mr Speaker : Now the House will take up adjournment motions. The first one is from Mr. Hamza. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the imposition of ban on the Jamaat-e-Islami on 6-1-64 ; an autocratic act on the part of the Government which is bent upon eliminating every Opposition Party on one pretext or the other and has shocked the feelings of all democratic minded people in the country and has caused great resentment among the general public.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I oppose the motion on three grounds :

Firstly, that the matter in the form of this adjournment motion has not been brought before this House at the earliest opportunity. The Government ban, banning the Jamaat-e-Islami and declaring it as an unlawful association was issued between the nights of 5th and 6th—much earlier than the commencement of the proceedings of this Assembly yesterday.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Ha, ha.

Minister of Law : I would request Mr. Ansari to have patience only with this reminder that ; he who laughs last laughs best."

The second adjournment motion from the Leader of the Opposition himself would show that the arrest as a result of this declaration by the Government had taken place between the nights of 5th and 6th. I am quoting the contents of the adjournment motion of the Leader of the Opposition with a view to substantiate my respectful submission which I am making before the Chair.

The second ground is that this matter is not of any public importance in the sense.....

Mr. Speaker : How could the Member know this fact between the night of 5th and 6th?

Minister of Law : As the other motion of the Leader of the Opposition would show that he knew that this had taken place between the nights of 5th and 6th.

Mr. Speaker : He has not yet moved the motion.

Minister of Law : The motion of the Leader of the Opposition which is coming up for consideration before the House today itself shows that the arrest took place between the night of 5th and 6th. I am quoting that in support of my contention that this thing was known and could easily be known and was within the knowledge of every body yesterday before the proceedings commenced and the Chair will kindly recall that a Member, Mr. Jamali made a mention of this in the House yesterday while another adjournment motion was under discussion. He rose on a point of order and under that pretext imparted the news to the Members.

Mr. Speaker : At that time the proceedings of the day were in progress and this information was within the knowledge of Mr. Jamali only.

Minister of Law : My respectful submission is that if it is known to the Leader of the Opposition Members under his command ought to know. They should be presumed to know this when the Leader of the Opposition knows it.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Very strong grounds.

Minister of Law : My second objection is that this matter is not of any public importance in the sense that the entire section of the public had supported this move and were asking the Government to take this step. Therefore, the 'public importance' having been attached to this motion in its support is rather against it as has been alleged in the motion itself.

Ground three is : that the action of banning the Jamaat-e-Islami, from the legal aspect, is based under the Criminal Law Amendment Act and the action has been taken in the ordinary administration of the Law of the land. And in support, thereof, I would very respectfully invite the attention of the Chair to the two Rulings from the Legislative Assembly (Central) Decisions of the Chair. The first one is Ruling No : 29—a very short one and looking to the importance of the Motion which is before the House and pending consideration before the Chair I would seek the permission of the Chair to read it.

> "Rao Bahadur B.L. Patil sought to move the adjournment of the House to discuss the forfeiture of security of the Free Press Journal under the Press Act of 1931. The Chair pointing out that there was provision in the Act for an appeal and that, therefore, the matter was sub judice ruled the motion out of order.
>
> Rao Bahadur Patil said that his object was to discuss policy behind the forfeiture....."

and that is the subject matter of the motion before the House today to discuss the policy lying behind the ban imposed on Jamaat-e-Islami.

"Whereupon the President observed : 'I am afraid the Chair cannot allow an adjournment motion on that point. The Bombay Government was administering an ordinary Law of the land and the policy of the local Government or the Central Government in administering a law of the land was not a matter of urgency within the rules and as such the motion is not in order."

Then, Sir, Ruling No : 30 which immediately follows :

"Mr. Mohan Lal Saksena sought to move the adjournment of the House to discuss the order of the Police Commissioner, Calcutta, banning processions, meetings and other demonstrations for a period of seven days, from 29th March to 4th April, 1937, within the city and suburbs of Calcutta with a view to prevent the observance of hartal on Ist April, in pursuance of the resolution of the Indian National Congress.

The Home Minister objected to the motion on the ground that the order was passed by the Police Commissioner under statutory and legal authority vested in him and urged the Chair to rule the motion out of order, following the Ruling reported at page 1562, Legislative Assembly Debates, dated 21st September, 1936.

The President ruled : 'It is a well established parliamentary rule that an order passed in the ordinary administration of law, whether by a judicial authority or a Magistrate or by any other lawfully constituted authority, cannot be the subject of an adjournment motion. As regards facts, the Chair has been furnished with information by the Honourable the Home Member that the order in question was passed by the Police Commissioner of Calcutta under Section 39A of the Calcutta Suburban Police Act, 1866 read with section 62 (A) (4) of the Calcutta Police Act 1866 (Bengal Act IV of 1866). If there is any grievance with respect to an order like that, the remedy must be sought under the law under which order is passed or in a Court of Justice, if there is any such remedy."

And the words that now follow are important.

"Even if there is no such remedy, that cannot be a ground for moving a motion for an adjournment of the business of the Assembly. The Chair therefore, rules the motion out of order."

My respectful submission is that in the instant case the Governor has taken action under the Criminal Law Amendment Act of 1908 and here is a notification Dated January 6 published in the Gazette of West Pakistan Extraordinary saying that the action has been taken by the Government under

the Criminal Law Amendment Act 1908 declaring Jamaat-e-Islami as an unlawful association.

Before that notification another notification has been issued under which the Criminal Law Amendment Act of 1908 has been extended to the whole of West Pakistan.

Therefore, Sir, my respectful submission is that the action has been taken in the ordinary administration of the law of the land, namely : the Criminal Law Amendment Act of 1908 under which the Governor has acted and declared the Jamaat-e-Islami as an unlawful association.

Then, I would respectfully refer the Chair to Rule 78 clause 6. I need hardly repeat that an adjournment motion is subject to the same restrictions as a motion in the shape of a resolution. Rule 78 relates to the ban on the discussion of a resolution and clause 6 of the Rule says :

> "It shall not contain a reflection on the Governor or a Judge of the Supreme Court or a High Court."

My respectful submission is that a discussion of this motion will necessarily involve the conduct of the Governor because we know that under the Rules of Business the Home Department is in the charge of the Governor and this order has been passed by the Governor as incharge of the Home Department and the discussion of this motion will necessarily entail the conduct and the action of the Governor and which, I very respectfully submit as laid down under Rules 78 clause (6), shall not be permitted.

Mr. Speaker : In that case we cannot discuss any executive order, of the Government.

Minister of Law : My respectful submission is that other Departments which are not in the charge of the Governor but are in the charge of Ministers, can be discussed.

Mr. Speaker : Orders are not issued on the authority of the Ministers.

Minister of Law : Of course they are not issued on their authority because under the Constitution they are to be expressed in the name of the Governor although he may never know about it. But that was the position under the late Constitution where the responsibility of the Government was joint and with the fall of one Minister, with the censure of one Minister the entire Cabinet fell and had to come out. But under the present setup, under the new Constitution, the departments are distributed and some departments are under the charge of the Governor himself, which was not the case under the old Constitution ; no department remained under the charge of the Governor direct.

Khawaja Muhammad Safdar : All executive powers rest with the Governor.

Minister of Law : Khawaja Sahib, you will have your time. Let me make my respectful submissions. I accept your superiority.

Mr. Speaker : Please address the Chair.

Minister of Law : I was respectfully submitting, Sir, that under the present Constitution that is not the position. The Governor himself can retain certain departments if he wants, and the factual position is that this department, the Home Department, which worked and acted in this, is directly under the charge of the Governor. I very respectfully submit, and there can be no two opinions about it, that this will entail the personal conduct of, and the decision taken by, the Governor in his discharge of duties as the Governor. Therefore, Sir, under rule 78(6) my submission is that this motion cannot be discussed.

Then your honour will be pleased to recall that I had raised an objection with the aid of rule 80 of the same Chapter on the discussion of the motions which were then before the House—they were from the Leader of the Opposition and other members—on the ground that the Government has failed to take action against certain politicians and others, who were involved in fomenting the student trouble, including the Jamaat-e-Islami, and my respectful submission before the Chair was that rule 80 would bar the discussion of this because that will compel the Government to disclose certain things which it would not like to disclose. The discussion of the present motion is exactly akin to that. The discussion of this motion will necessarily entail that, and since as the press statement, which I would very respectfully place before the Chair, contains certain statements which say that enquiries are still afoot, those who are supporting the Jamaat-e-Islami both within and without the country, action will be taken against them. The matter is still under secret investigation. My submission, therefore, is that even on that ground the Chair may withhold permission to the discussion of this motion. I will read within two minutes rule 80, which says :—

> "The Minister-incharge or the Parliamentary Secretary concerned with the Ministry to which a resolution relates may, immediately before the resolution is moved, object to the resolution or any part, thereof, on the ground that it cannot be discussed without detriment to public interest."

And that is my submission now and that was my submission then.

Mr. Speaker : That is in respect of the resolutions.

Minister of Law : Quite right. My submission is that I had raised this objection when the adjournment motion was under discussion. As I said, the considerations which apply to resolutions also apply to the consideration

of the adjournment motions, and since rule 80 appears in Chapter relating to resolutions, this ban on the resolutions will also apply to the adjournment motions. The Chair was pleased to agree with me on the two adjournment motions – they were not resolutions; they were two adjournment motions—and it withheld the consent on the ground that its discussion will necessarily jeopardize public interest, and referring to rule 80, the Chair was pleased to withhold permission.

Therefore, my respectful submission is that on the four grounds which I have very respectfully submitted before the Chair, the motion is not in order and permission may be withheld.

مسٹر حمزہ (لائل پور-٦)—جناب سپیکر - میں جناب غلام نبی میمن صاحب کے اعتراضات کا ایک ایک کرکے جواب دونگا - جناب غلام نبی میمن صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ تحریک التواء (ایڈجرنمنٹ موشن) Earliest Opportunity پر نہیں دی انکے بیان سے ایسا ظاہر ہوتا ہے جسطرح کہ گورنمنٹ نے مجھ سے مشورہ کرکے جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ کے اس انتہائی ناعاقبت اندیشانہ اقدام کے بارے میں جب مجھے پتہ چلا تو میں نے اسی وقت یہ تحریک التواء سیکرٹری صاحب کو دیدی تھی - ان کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ This is not of public imoportance جناب سپیکر۔ آپ کو علم ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو کچھ عرصہ سے جماعت اسلامی Phobia ہو گیا ہے۔

Mr. Speaker : The member is discussing the motion. He should reply to the arguments of Mr. Memon.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ پبلک Importance کا نہیں ہے - وزرائے کرام پبلک کے ملازم ہیں - پبلک کے خزانے سے ان کو تنخواہ ملتی ہے وہ گورنمنٹ کا نقطہ نظر ہمارے سامنے پیش کرتے اور اس کو Defend کرتے ہیں - آپ کے علم میں ہو گا گورنمنٹ کے بہت سے وزرائے کرام اکثر اوقات موزوں اور نا موزوں وقت پر جماعت اسلامی کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں - چونکہ وہ اس کو انتہائی اہمیت کا معاملہ سمجھتے ہیں - وزراء انتہائی ذمہ دار انسان ہوتے ہوئے

ان سے ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکات کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس کے علاوہ جناب وزیر صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے پبلک میں کوئی ہیجان نہیں پھیلا ہے۔ میں نے تحریک التواء میں اس اقدام سے پیدا شدہ پبلک میں ہیجان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بہت سے افراد نے اس کی انتہائی حمایت کی ہے۔ ان کو غلط فہمی ہے۔ میں نے کرایہ کے لیڈران کرام کا ذکر نہیں کیا ہے میں نے پبلک کے بارے میں عرض کیا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ ہماری گورنمنٹ نے کافی عرصے سے اس جماعت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کی مہم شروع کی ہوئی ہے۔ لاؤڈسپیکروں کے استعمال پر پابندی لگائی گئی۔ جلسوں میں گڑ بڑ کروائی اور اس جماعت کے ماہانہ ''ترجمان القران،، کی اشاعت بھی بند کر دی گئی۔ خدا معلوم یہ مہم climax پر پہونچی ہے یا نہیں۔ اب جماعت کو خلاف قانون قرار دیدیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ اقدامات ایک خاص سوچی سمجھی سکیم کے تحت کئے ہیں۔ گورنمنٹ کو یہ علم ہے کہ یہ ایک منظم جماعت ہے اور گورنمنٹ کے کھوکھلے پن کو ظاہر کرتی ہے۔ اسی لئے اسے خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

جہاں تک اعتراضات کے Legal aspect کا تعلق ہے جناب سپیکر۔ میں انتہائی مؤدبانہ عرض کرونگا کہ میں نے (ایڈ جررنمنٹ موشن) تحریک التواء میں گورنمنٹ کے اقدام کو انتہائی جابرانہ اقدام کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہمارے بزرگ و محترم جناب وزیر قانون صاحب اس پالیسی یا اقدام، جو گورنمنٹ کی طرف سے کیا گیا ہے، اسکا اچھی طرح سے جائزہ لیں اور ملک میں اس سے جو تاثر لیا گیا ہے تو وہ اسمبلیوں کی رولنگ اپنی حمایت میں Quote نہ کرتے۔ انہوں نے فرمایا ہے An order passed by a Statutory and Legal Authority حقیقت یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ Statutory legal Authority کہلوانے کی شائق ہے۔ لیکن اپنے اختیارات کو غلط طریقہ سے انتہائی کوتاہ اندیشانہ اور ڈکٹیٹرانہ استعمال کرنے کی عادی ہے جو قانون اور ضابطہ کی رو کے عین منافی ہے۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza, he has also raised an objection that this action has been taken in the ordinary administration of law.

مسٹر حمزہ—میں ایک ایک کر کے ان کے اعتراضات کا جواب دے رہا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ گورنمنٹ کے اختیارات میں تھا اور گورنمنٹ کے نزدیک اس جماعت کی حرکات اور پالیسیوں سے پبلک کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گروہ جو اس وقت گورنمنٹ پہ قابض ہے اقتدار کے نشے میں مخمور ہے اور عقل تک کھو بیٹھا ہے اور اس کے سامنے کسی قسم کا Argument پیش کرنا بے معنی ہے۔ اور ان کی طرف سے یہ جواز پیش کرنا کہ چونکہ جماعت کی پالیسیاں اور جماعت کے ذمہ دار ارکان اور عام ممبران کی حرکات ایسی تھیں جس سے مفاد عامہ کو نقصان پہنچ رہا تھا محض بہانہ ہے کیوں کہ متعدد بار یہ مطالبہ کیا گیا کہ گورنمنٹ جو الزامات لگا رہی ہے ان کو ثابت کرے۔ لیکن گورنمنٹ نے ایک الزام بھی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ کوشش کرنے کا سوال ہی پیدا ہوتا ہے کیونکہ ان کے پاس اس قسم کے قوانین کے سوا اور کچھ نہیں جنہیں وہ استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ اگر اس تحریک التواء پر بحث ہوئی تو جناب گورنر صاحب کی ذات پر حملے ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ سے زیادہ کس شخص کو علم ہو سکتا ہے کہ گورنر صاحب کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس اس ایوان میں برائے منظوری پیش کئے جاتے رہے ہیں اور ایوان میں ان پر سخت نکتہ چینی ہوتی رہی ہے۔ لیکن اگر ان کے ذہن کے مطابق ہر کام جو گورنر بہ حیثیت گورنر کرتے ہیں اور اگر اس پر اس ایوان میں نکتہ چینی ہو اسے گورنر صاحب کی ذات پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ ان کے اس Argument کا میں کوئی جواب نہیں دے سکتا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہی ذہن انہیں اس قسم کے اقدامات کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ یہ قطعاً غلط ہے کہ جب ہم گورنمنٹ کی کسی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہیں یا اس کے نقائص بتاتے ہیں تو ہم کسی فرد

کی ذات پر حملہ کرتے ھیں۔ جناب گورنر مغربی پاکستان صوبہ کی ایڈمینسٹریشن اور حکومت کی مشینری چلاتے ھیں۔ ھمیں ان کے نقائص بتانے اور رفع کرنے کی کوشش کرنے کا پورا حق ھے۔

مسٹر سپیکر—حمزہ صاحب اس پوائنٹ کے متعلق فرمائیں جو میں نے ابھی عرض کیا تھا۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر۔ آپ نے فرمایا تھا کہ نظم و نسق کے متعلق عرض کروں میں نظم نسق کے متعلق ھی عرض کر رھا ھوں۔ گورنمنٹ نے اپنے اختیارات کو استعمال کیا اور میں نے انتہائی مؤدبانہ عرض کیا ھے۔ اگر آپ ان اختیارات کے استعمال کے پس منظر کو سامنے رکھیں تو صاف ظاھر ھو گا کہ گورنمنٹ نے جو اقدامات کئے ھیں محض اپنے اختیارات کو ناجائز طور اور ناجائز اغراض کے لئے استعمال کیا ھے۔ اختیارات کو ایک انتہائی پر امن اور قانون کے اندر رہ کر کام کرنے والی سیاسی پارٹی کے خلاف استعمال کیا ھے۔ لہذا ان کا سہارا لینے کا سوال ھی پیدا نہیں ھوتا۔ میں یہ عرض کر چکا ھوں کہ گورنمنٹ نے ان اقدامات سے قبل بے بنیاد پراپیگنڈا کی مہم چلائی اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ڈکٹیٹرانہ قانون کی رو سے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی اور جماعت کے سالانہ اجتماع میں غنڈہ گردی کا اھتمام گورنمنٹ نے کیا اور اس کے بعد جماعت کا انتہائی اھم رسالہ جو پچھلے ۳۲ سال سے چل رھا تھا اور آج تک کسی قانون کے تحت اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ھوئی تھی اس کو بند کیا گیا۔ اور اس کی ایک لازمی کڑی جس کی توقع عام پبلک کو بھی تھی وہ بھی پوری کر دی گئی۔ ان سے اچھی توقع کا تو سوال ھی پیدا نہیں ھوتا۔ جو کچھ بھی کیا گیا یہ نیک نیتی پر مبنی نہیں ھے اور نہ ھی پبلک کا مفاد اسکا متقاضی تھا۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : (Jhang I) I want to clear up the point which you have very ably raised about the ordinary course of law.

آپ اپنی constitution کاآرٹیکل ۴ ملاحظہ فرمائیں ۔

Article 4 of the Constitution lays down:

"No law should imposed any restriction on the freedom of citizens to assembly peacefully and without arms, or to form associations or unions."

So, this is the general principle. The second principle is:

"This principle may be departed from where it is necessary so to do—

(*a*) in the interest of the security of Pakistan;

(*b*) in the interest of public order;

(*c*) for the purpose of preventing the commission of offences;

(*d*) in the interest of decency or morality; or

(*e*) for the purpose of protecting persons in relation to their health or property.

تو صدر گرامی ۔ ہمارے آئین نے Freedom of association کو ایک انسان کا، ایک پاکستانی کا، ایک شہری کا، بنیادی حق تسلیم کیا ہے ۔ اس لئے کہ قانون خواہ ۱۹۰۸ کا بنایا ہوا ہو اور خواہ یہ ۱۹۶۲ کا بنایا ہوا ہو اور خواہ وہ ۱۹۶۳ کا بنایا ہوا ہو اس اصول کو Contradict نہیں کر سکتا اور Over-ride نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر—کیا یہ قیود آنیوالے قوانین پر apply نہیں ہونگی ۔

مسٹر افتخار احمد خاں—آنے والے قوانین پر بھی apply ہو گا ۔ اور یہ اصول سابقہ قوانین پر بھی Apply ہو گا ۔

Mr. Speaker : "No law should impose any restriction....". That means it is about the coming legislation.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Sir, this principle applies to all laws whether new, old or coming. You will recollect that only thirty-one laws have now been given protection. So all laws are subject to the principles of law-making which are enumerated in this Constitution.

تو اس لئے صدر گرامی ۔ یہ اس قانون کا استعمال کرکے جو انہوں نے ۱۹۰۸ء

میں بنایا تھا جماعت اسلامی پر پابندی لگائی ہے۔ اب آپکو صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا ۱۹۰۸ کا قانون جو ہے اسکا استعمال جائز کیا گیا ہے۔ اگر ۱۹۰۸ء کے قانون کا استعمال جائز ہے اور Bonafide ہے تو پھر وہ یقیناً Ordinary Course of Administration کا مسئلہ ہے۔ اور وہ مسئلہ Subject matter تحریک کا نہیں بن سکتا۔ تو اگر آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں اور میں آپکو واقعات کی روشنی میں عرض کروں گا کہ یہ ایکشن malafide ہے اور Without cause and reason ہے۔ تو پھر اس قانون کا استعمال malafide ہونیکی صورت میں جہاں وہ ہوتا ہے تو وہ اس کی Contravention ہے اور اسکو Ordinary Course of Law قرار نہیں دے سکتے۔ Ordinary Course of Law اس وقت ہوگا جب اسکا استعمال Bonafide طریقہ سے ہوگا اور اس کے لئے حالات اور واقعات موجود ہوں تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ ۱۹۰۸ء کا قانون حق دیتا ہے کہ وہ جماعت کو Ban کر سکیں۔

مسٹر سپیکر—نوابزادہ صاحب Bonafide طریقہ کار نیا جو آپ نے استعمال کیا ہے اگر وہ کسی اور طریقہ سے استعمال کرتے تو اس کے طریق کار کے لئے یعنی استعمال کے لئے کوئی اور بھی طریقہ ہو سکتا تھا۔

مسٹر افتخار احمد خاں—اگر یہ شہادت حکومت کے پاس موجود ہوتی یا کوئی Security of Pakistan کا مسئلہ ہوتا یا لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوتا تب یقیناً اسکا استعمال Bonafide ہے۔

مسٹر سپیکر— یہ طریق کار کا سوال ہے۔ طریق کار تو یہی ہونا تھا۔

مسٹر افتخار احمد خاں— نہیں صدر گرامی۔ اس کے لئے ہر قانون کو حرکت میں لانے کے لئے کچھ مواد اور کچھ واقعات ہوتے ہیں۔ قانون اس وقت حرکت میں آتا ہے جب اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اس میں مواد ہی نہیں ہے، اگر اس پر واقعات ہی نہیں ہیں تو پھر جب استعمال ہو تو وہ

وہ Malafide استعمال ہے اور Malafide استعمال Contradict کرتا ہے آپکے آئین کی اس دفعہ کو ۔ اس لئے محض یہ اعتراض اٹھا دینا کہ Ordinary Course of Law میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ پہلے واقعات کو سننا ہوگا کہ آیا اس قانون کا استعمال Malafide ہے یا Bonafide ہے۔ جب تک آپ اس نتیجہ پر نہیں پہنچتے کہ اسکا استعمال غلط یا صحیح طور پر کیا گیا ہے تو وزیر قانون صاحب کا محض یہ کہنا کہ یہ Ordinary Course of Law میں ہوا ہے تو یہ Ordinary Course of Law نہیں بن سکتا ۔

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری ۔ ۳) جناب والا ۔ لا منسٹر صاحب نے یہ اعتراض فرمایا ہے کہ جو ایکشن لیا گیا ہے وہ Ordinary administration of law کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ اس لئے اسے rule out قرار دیا جائے ۔ میں آپ کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ اور پولیٹیکل پارٹیوں کی طرح جماعت اسلامی بھی پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کے تحت حسب ضابطہ معرض وجود میں آئی ہے۔ اب اگر واقعی اس جماعت کی سرگرمیاں انتشار پھیلانے والی تھیں یا ملکی مفاد کے خلاف تھیں یا ان کے بقول بیرونی ممالک سے اسے امداد ملتی ہے اور ان کے پاس ٹھوس ثبوت موجود ہیں مگر اس کے با وجود فرمایا جا رہا ہے کہ ابھی انکوائری ہو رہی ہے۔ جب ٹھوس ثبوت موجود ہیں تو پھر انکوائری کیسی ہو رہی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس جماعت کے constitution میں یہ بات طے شدہ کہ ہم constitutional or lawful means کے سوا کوئی دوسری کارروائی نہیں کریں گے۔ اور جناب ہم نے عملاً یہ ثابت کیا ہے۔ یہ زیب قرطاس کے لئے ہم نے نہیں لکھا تھا ۔ لیکن اس کے با وجود ہمارے حقوق پر کھلم کھلا ڈاکہ ڈالا گیا ہے .....

Minister of Law : On a point of order, Sir. The member is now attempting to discuss the merits of the motion.

Mr. Speaker : Rao Sahib, should not discuss the merits of the motion.

راؤ خورشید علی خان— جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم نے constitution میں زیب قرطاس کے لئے یہ بات نہیں لکھی ہے بلکہ عملاً ہم نے اس کی ایک ایک شق ، ایک ایک زیر اور ایک ایک زبر پر عمل کرکے دکھایا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ انتہائی اشتعال انگیز طریقے پر ہمیں چیلنج کیا گیا مگر اسکو بھی ہم نے پورے صبر اور سکون کے ساتھ برداشت کیا .....

Mr. Speaker : The member may please take his seat. He had asked for only one minute.

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ ابھی بات ہی پوری نہیں ہوئی ۔ میں جناب سپیکر۔ بڑے ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ یہ بہت بڑی اہمیت کا معاملہ ہے۔ میں اس کے صرف قانونی نکات کا جواب دے رہا ہوں ۔ میں اسکے واقعات میں نہیں جانا چاہتا ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ ordinary administration of law کی بات ہے مجھے صرف اسکا جواب دینا ہے۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جس جماعت نے اپنے قول اور عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ انتشار نہیں پھیلائے گی اور فساد کی مرتکب نہیں ہوگی وہ un-constitutional and un-lawful طریقے اختیار نہیں کرے گی لیکن اس کے با وجود ان پر کریمینل لا امنڈمنٹ ایکٹ کے تحت جو کارروائی کی گئی ہے اس کے متعلق میں نے جناب کی خدمت میں یہ بات عرض کی ہے کہ جو پارٹی پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آئی ہے اس ایکٹ کے اندر یہ پرویژن بھی ہے کہ اگر وہ پولیٹیکل پارٹی اس ایکٹ کی پرویژن کو پورا نہیں کرتی ہے تو اس جماعت کو جناب والا۔ ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس پولیٹیکل پارٹی کو اس ایکٹ کا سہارا لئے بغیر اسکے تحت ختم نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ انہوں نے ایک ایسے قانون کا سہارا لیا ہے اور اس میں میں اس بات کو for arguments sake تسلیم کر لیتا ہوں کہ ہماری statute book پر یہ قانون موجود ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی غلط ہو اسکے تحت یعنی ordinary administration of law کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے۔

میں جناب والا۔ اسکو بھی مان لیتا ہوں اور میں جناب سے بڑے ادب کے ساتھ پوچھتا ہوں کہ اگر اسکا استعمال صحیح ہو تو پھر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

" چشم ما روشن دل ما شاد "

لیکن اسکا کھلم کھلا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ جو شروع دن سے الزامات دھرائے گئے تھے جن کے بار بار مسکت جواب دیئے جا چکے ہیں۔ وہ الزامات دوبارہ بہانا بنا کر ایک جماعت پر چسپاں کردیئے گئے ہیں۔ آخر میں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ لا منسٹر صاحب نے یہ بتایا ہے کہ کریمینل لا امنڈمنٹ ایکٹ کے تحت چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ میں جناب والا۔ آپ کی وساطت سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس دفعہ پر اکتفا ہوتا ہے تو یہ بالکل غیر قانونی ہے اور بالکل جابرانہ ہے۔ اگر اتنا ہی ہوتا کہ اس جماعت کو un-lawful declare کر دیا جاتا اور اس کے کارکنوں پر کوئی پابندی نہ ہوتی تو یہ چارہ جوئی ہو سکتی تھی لیکن یہ تو اڈا ہی اڑا دیا ہے۔ چارہ جوئی کرنے والا بھی نہیں چھوڑا۔ بلکہ جو شخص جماعت اسلامی کا نام لے گا وہ گردن زنی کا موجب ہوگا۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور۔ے)—جناب والا۔ میری تحریک بھی اس سے ملتی جلتی ہے۔ مجھے بھی اسکے اصول پر عرض کرنے دیجئے۔ اگر اجازت ہو تو میں اسکو پڑھ دوں۔

مسٹر سپیکر— آپ موشن کو نہ پڑھیں بلکہ اسکی admissibility پر بحث کریں۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—صاحب صدر۔ باقی باتوں کا جواب محترم حمزہ صاحب اور نواب زادہ افتخار احمد صاحب دے چکے ہیں۔ میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کا اقدام malafide ہے۔ بلکہ یہ اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ جو بیانات اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ ایک مرکزی وزیر کی طرف سے دیئے جاتے رہے ہیں اور بعض صوبائی وزرا

نے بھی اسکی تائید میں بیانات دیئے ھیں ۔ جو حکومت کے مراسلہ میں دھرائے گئے ھیں ۔ انصاف کا تقاضا یہ ھے ۔ اگر انصاف اس ملک میں موجود ھے کہ پہلے ان جرائم کو عدالت میں ثابت کیا جاتا ۔ جماعت کے خلاف وہ الزامات دو اور دو چار کی طرح واضح کئے جاتے اور لوگوں کو بتائے جاتے اسکے بعد ۱۹۰۸ء کے قانون کے تحت اسکو خلاف قانون قرار دیا جاتا ۔ مگر یہاں بالکل الٹا حساب کیا گیا ھے ۔ پہلے خلاف قانون قرار دیا گیا ھے اور اب کہتے ھیں کہ تحقیقات ھو رھی ھے ۔ جناب والا ۔ malafide ثابت کرنے کیلئے میری اتنی ھی گذارش کافی ھے ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر صاحب نے اپنے اعتراض میں یہ فرمایا تھا ۔

"It shall not contain reflection on the Governor or a judge of the Supreme Court or a High Court."

ھماری تحریک میں کوئی ایسا reflection ان پر نہیں کیا گیا ۔ دوسری چیز جو رول ۸۰ میں ھے اس میں نہایت ھی ھوشیاری سے ھمارے محترم وزیر صاحب ایک پورا جملہ ھی چھوڑ گئے ھیں ۔ وہ جملہ یہ ھے :—

"The Minister incharge or the Parliamentary Secretary concerned with the Ministry to which a resolution relates may, immediately before the resolution is moved....."

وہ نہایت آسانی سے ھضم کر گئے ھیں ۔ اس پر اعتراض move کرنے سے پہلے نہیں کیا ھے بعد میں ان کو یہ خیال آیا ھے ۔ ان کی خدمت میں میں گذارش کروں گا کہ اس کو admit ھونا چاھئے ۔

اس کے علاوہ جناب والا ۔ حقیقت حال public importance کے لحاظ سے یہ ھے کہ ۔ جماعت کے وجود کو موجودہ حکمران اپنے لئے چیلنج سمجھتے ھیں کیونکہ جماعت اسلامی فسق و فجور اور عیاشی کو ملت اور وطن کے لئے مہلک سمجھتی ھے اور وہ کہتے ھیں اور برملا کہتے ھیں کیونکہ یہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ھے ۔ لیکن موجودہ حکمران اس فسق و فجور اور عیاشی کو کھلا لائسنس دے کر اس کو اسلام کا نام دے رھے ھیں ۔ (شیم-شیم)

مسٹر سپیکر— سعدی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

اس تحریک التوا میں پہلا اعتراض یہ اٹھایا گیا تھا کہ ایڈجرنمنٹ موشن اولین وقت میں نہیں لائی گئی ۔ مجھے لا منسٹر صاحب سے اس معاملہ میں اتفاق نہیں ہے ۔ ۵/۶ جنوری ۱۹۶۴ کی درمیانی رات کو مولانا مودودی صاحب کو گرفتار کیا گیا اور ۶ جنوری ۱۹۶۴ کو مسٹر حمزہ نے ایڈجرنمنٹ موشن ٹیبل کر دی ۔ اس لحاظ سے ایڈجرنمنٹ موشن earliest possible opportunity پر ٹیبل کی گئی ہے اور یہ اعتراض بھی مسترد کیا جاتا ہے ۔

دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اگر اس Adjournment Motion پر یہاں بحث کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ گورنر صاحب کی ذات پر reflection cast کرے گی ۔ جہاں تک میں نے اس Adjournment Motion کو دیکھا ہے ۔ اس میں گورنر صاحب کے کسی action کو چیلنج نہیں کیا گیا ۔ بلکہ گورنمنٹ کے action کو چیلنج کیا گیا ہے ۔ اگر یہ اصول طے کر لیا جائے کہ گورنر صاحب کا کوئی action یہاں discuss نہیں ہو سکتا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گورنمنٹ اور Executive کا کوئی Order یہاں چیلنج نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے مجھے اس اعتراض سے بھی اتفاق نہیں ۔

تیسرا اعتراض یہ اٹھایا گیا تھا کہ یہ معاملہ Public Importance کا نہیں ہے ۔ اور عوام کے کافی section نے اس کی تعریف کی ہے ۔ اس وقت جب کہ ابھی ایک ہی دن گذرا ہے ۔ یہ کہنا کہ کسی نے اس کی تعریف کی ہے یا بد تعریفی کی ہے اور یہ معاملہ Public Importance کا نہیں ہے یہ صحیح نہیں ۔ اور مجھے اس معاملے میں بھی فاضل Law Minister سے اتفاق نہیں ۔ اور آخری point جو Law Minister صاحب نے raise کیا ہے ۔ یہ ہے کہ اس جماعت کے خلاف جو action لیا گیا ہے وہ in the ordinary administration of Law لیا گیا ہے ۔ تو اس سلسلے میں میں نے Original Notification بھی دیکھی ہے ۔ Original Notification کے مطابق اس پارٹی

کو Section 16 of the Criminal Law AmendmentAct, 1908 کے
تحت ban کیا گیا ہے۔

جہاں تک اس کے پس منظر کا تعلق ہے وہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ دیکھنا
یہ ہے کہ طریق کار جو استعمال کیا گیا وہ in the ordinary administra-
tion of Law ہے یا نہیں۔ Criminal Law Amendment Act کی دفعہ ۱۶
گورنمنٹ کو اجازت دیتی ہے کہ وہ کسی association کو unlawful قرار
دے کر ban کر دے۔ ان حالات میں :

That is in the ordinary administration of law and the motion is ruled out of order.

FAILURE OF GOVT TO START PAZA IRRIGATION SCHEME

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Babu Muhammad Rafiq. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the destruction due to recent rains of a road which was constructed under Paza Irrigation Scheme. The destruction of the road has completely obstructed the means of communications, and also the failure of the Government to start Paza Irrigation Scheme, which has aroused great resentment and rest-lessness amongst the general public of that area.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): May I make a respectful submission that the adjournment motion of Babu Rafiq is No. 126 and there is another motion (No. 125) by Mian Akbar.

Mr. Speaker: That stands withdrawn. Has not Mian Akbar withdrawn it.?

Mian Muhammad Akbar: Yes, Sir.

Minister of Law: So far as the motion of Babu Muhammad Rafiq is concenrned it relates to the Irrigation Department and I had requested my colleague, Malik Sahib, to find out the details. It appears that he is not here in the House and I would, therefore, request that its consideration may be deferred so that either I collect facts or the Minister concerned will attend to this. I hope the Member will have no objection.

Mr. Speaker: Has the member any objection?

Babu Muhammad Rafiq: No objection.

Mr. Speaker: We will take up this adjournment motion on the 10th.

Babu Muhammad Rafiq: On the 10th I will not be here (Interruptions). Make it on the 9th.

Mr. Speaker: Alright on the 9th.

ARREST OF MAULANA ABUL ALA MAUDOODI AND MEMBERS OF HIS WORKING COMMITTEE.

Mr. Speaker: Next motion is from Khawaja Muhammad Safdar. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unwarranted and uncalled for arrest of Maulana Abdul Ala Maudoodi, Amir Jamaat-e-Islami and the members of his working Committee during the night between 5th and 6th January 1964.

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I oppose this motion, on the short ground that the action in this case has been taken under the Maintenance of Public Order Ordinance of 1960 that is to say that the action has been taken in the administration of ordinary law.

Mr. Speaker: Under what law?

Minister of Law: The West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960.

The Chair will kindly recall that a similar adjournment motion was tabled by Rao Khurshid Ali Khan and I had submitted that action has been taken (under the same Ordinance) in the administration of ordinary law and the Chair was pleased to agree with the contention and had withheld consent on the moving of the adjournment motion. So on the basis of the earlier ruling.....

Mr. Speaker: Had I withheld consent or ruled the motion out of order?

Minister of Law: Yes, it was ruled out of order. On the basis of that ruling and the ruling given by the Chair today on the earlier motion on the same subject I will request that the motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker: Under what section has he been arrested?

Minister of Law: Section. 16.

Khawaja Muhammad Safdar: I suppose it is 3.

Minister of Law: Any way the action has been taken under the W.P. Maintenance of Public Order Ordinance, 1960.

Mr. Speaker: Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر— (سیالکوٹ۔۱) جناب والا— میرے محترم دوست جناب وزیر قانون نے اس تحریک التوا کے خلاف یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام ملک کے عام قانون کے تحت ہے اس لئے اس تحریک التوا کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ Maintenance of Public Order Ordinance اس ملک کا ایک مروجہ قانون ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت کن حالات اور کن واقعات کی بنا پر کسی شخص کی سرگرمیوں کو روکا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں موٹی موٹی وجوہات یہ ہیں کہ اس شخص کی آزادی مفاد عامہ کے خلاف ہو۔ اور اس شخص کا جیل سے باہر رہنا ملکی دفاع کے لئے غیر مفید ہو۔ اب آج ہمیں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت مولانا سید ابوالا علیٰ مودودی کو چند ماہ کیلئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ میرے محترم دوست نے یہ اعتراض اٹھاتے ہوئے غالباً اس کتاب کی ایک دو Rulings جن کا حوالہ انہوں نے بھی دیا ہے۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ.....

Minister of Law: I cannot have a better ruling than the ruling of the Chair itself. I will not quote any of those rulings in the face of the rulings of the Chair.

خواجہ محمد صفدر— لیکن میں نہایت ادب سے Chair سے تو یہ درخواست کر سکتا ہوں کہ وہ ان Rulings کے پیش نظر اپنی سابقہ Ruling پر نظر ثانی فرماویں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا ایک ادنیٰ ممبر ہونے کی حیثیت سے مجھے یہ حق حاصل ہے۔

Mr. Speaker: Most certainly.

Khawaja Muhammad Safdar: Thank you, Sir.

سردار ولبھ بھائی پٹیل کی گرفتاری کے متعلق یہ Ruling ہے جو صفحہ 7 پر No. 12 کے نیچے ہے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل ۱۹۳۰ء میں گرفتار ہوئے اور ان کی گرفتاری کے متعلق لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک Adjournment Motion پیش کی گئی۔ اس پر یہ فیصلہ دیا گیا کہ چونکہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کو مرکزی حکومت نے گرفتار نہیں کیا بلکہ صوبائی حکومت نے کیا ہے۔ لہذا یہ تحریک التوا مرکزی حکومت کے سامنے اس ایوان میں پیش نہیں ہو سکتی۔ یعنی یہ

تحریک التوا اس بنا پر رد کی گئی کہ سردار پٹیل کی گرفتاری صوبائی حکومت کے حکم سے عمل میں آئی تھی - اور اس بنا پر مسترد نہیں کی گئی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں - اگر اس اعتراض پر کہ گرفتاری Ordinary Course of Public Law کی صورت میں ہوتی تو بڑی وضاحت میں یہ بات پیش کی جاتی کہ یہ Ordinary Course of Public law ہے اس لئے اس پر یہ ایوان غور کرنے کے لئے تیار نہیں اور اس معاملہ پر بحث نہیں ہو سکتی - اس کے علاوہ اس قسم کا ایک اور رولنگ بھی ہے تو اس کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ ابھی ابھی اسمبلی میں ایک شارٹ نوٹس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی گرفتاری کے سلسلہ میں حکومت کو مکمل معلومات وصول نہیں ہوئی تھیں اس لئے اسے ملتوی کیا جائے -

"The Chair ruled out the Member and the Chair said: The Chair will be prepared to waive urgency."

یہ رولنگ نمبر ۴۸ ہے - اس میں وہی واقعات ہیں جو میں نے ابھی عرض کئے ہیں - پہلے جو عرض کیا تھا وہ اور رولنگ تھا - میں معافی کا خواستگار ہوں -

Mr. Speaker: Those circumstances were narrated in ruling No. 12.

خواجہ محمد صفدر— وہ رولنگ نمبر ۴۸ کے واقعات ہیں - سوبھاش چندر بوس کی گرفتاری کے موقع پر تحریک التوا پیش کی گئی تھی - یہ تحریک التوا مرکزی اسمبلی میں پیش ہوئی تھی - وہاں یہ اعتراض نہیں کیا گیا تھا کہ چونکہ عام قانون کے تحت مثلاً بنگال ریگولیشن یا سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتاری عمل میں آئی ہے اس لئے اس پر بحث نہیں ہو سکتی بلکہ وہاں یہ کہا گیا تھا کہ سوبھاش چندر بوس کو چونکہ صوبائی حکومت نے گرفتار کیا ہے اس لئے یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری نہیں - میرا گذارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ بات کہنا کہ حکومت کا ہر فعل جو کہ کسی قانون کے تحت ہے اس کو اس ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا درست نہیں - مجھے وزیر صاحب ایسی کوئی بات بتا دیں جو کہ

حکومت نے قانون سے باہر کی ہو۔ اس کا ہر عمل کسی نہ کسی ضابطہ یا قانون کے تحت ہوتا ہے۔ لیکن ضابطہ اور قانون کے درست یا غلط استعمال پر اس ایوان میں بحث ہو سکتی ہے۔ حکومت کے کسی فعل کے حسن وقبح پر تو ضرور بحث ہو گی۔ البتہ یہ بات واقعی نہیں ہو سکتی کہ کسی قانون کو قائم رہنا چاہئے یا نہیں رہنا چاہئے۔ قانون موجود ہے اور ہم مانتے ہیں۔ لیکن ہم یہ تو دیکھ سکتے ہیں کہ آیا وہ کونسے حالات تھے جن میں کوئی قانون استعمال ہوا۔ اور آیا کسی قانون کو استعمال ہونا چاہئے تھا یا نہیں۔ ایسے تو بیسیوں رولنگ نکل سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب اس صوبہ میں بلکہ اس برصغیر ہند میں کئی تحریکیں چل رہی تھیں۔ مسلم لیگ کی تحریک بھی ۱۹۴۶ میں چلی تھی۔ اور بھی کئی تحریکیں چلیں۔ ہزارہا لوگ گرفتار ہوتے رہے ہیں۔ اور ایوان میں تحریک التوا پیش ہوتی رہی ہیں۔ حالانکہ وہ گرفتاریاں خلاف قانون نہیں تھیں۔ گرفتاریوں کو عمل میں لانے کے لئے قانون کی کوئی نہ کوئی خلاف ورزی تو ہوتی ہی ہے۔ ورنہ اس طرح تو ہر مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ حکومت نے فلاں قانون کے مطابق عمل کیا ہے اس لئے اسے زیر بحث نہیں لانا چاہئے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایوان میں حکومت کے ہر فعل پر بحث ہو سکتی ہے اور یہ اس ایوان کا بہت قیمتی حق ہے۔ جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ اور کوئی قیمتی حق نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر کوئی فوری مسئلہ پیدا ہو جائے تو ایوان اس کے متعلق غور کر سکتا ہے۔ اور بحث کر سکتا ہے ورنہ آپ قطعی طور پر اس ایوان کے حقوق کو غصب کریں گے۔ اگر اس طرح کے frivolous اعتراضات کی بنا پر آپ نے کسی تحریک التوا کو مسترد کر دیا۔

جناب والا— ان الفاظ کے ساتھ میں یہ درخواست کروں گا اور عرض کروں گا کہ تحریک التوا قانون کے مطابق درست ہے اور قاعدے کے مطابق ہے اور ہم ان حالات کو جن کے تحت maintenance of public order کو حکومت نے استعمال کیا ہے وہ بحث میں لانا چاہتے ہیں اور اس کا بحث میں لانا

ہمارا جائز اور درست حق ہے۔

میاں محمد اکبر— (گجرات۔۱) جناب والا— اس subject پر میری بھی ایک تحریک التوا ہے۔

Mr. Speaker; Yes, yes.

میاں محمد اکبر—جناب والا— جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ مولانا مودودی اور ان کے رفقائے کار کی گرفتاریاں عام قانون کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان کو گرفتار کرنے میں حکومت کی نیت کیا ہے۔ اس سے کیا ان کے bonafides ثابت ہوتے ہیں یا malafides ثابت ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں میری گذارش جناب والا ۔ کی خدمت میں یہ ہے کہ پچھلے چند ماہ سے ہمارے محترم وزیر داخلہ جناب حبیب اللہ خان جماعت اسلامی اور اس کے امیر مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے دوسرے لیڈروں کے متعلق متعدد بیانات دے چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے بیانات میں کئی ایک الزامات جو نہایت ہی سنگین نوعیت کے الزامات تھے امیر جماعت اسلامی پر لگائے ۔ لیکن امیر جماعت اسلامی بھی اس بات کے منتظر رہے اور عام پبلک بھی اس بات کی منتظر رہی کہ خان حبیب اللہ خان جو ایک بڑے ذمہ دار عہدہ پر فائز ہیں وہ اپنے الزامات کو کھلی عدالت میں لائیں اور امیر جماعت اسلامی اور ان کے دوسرے رفقائے کار پر مقدمہ چلا کر ان کے جرموں کو ثابت کریں ۔ اور پھر اس کے بعد یہی نہیں کہ Maintenance of Public Order کے تحت صرف دو ماہ کے لئے نظر بند کر دیا جائے ہمارا مطالبہ ہوگا کہ اگر ان پر کوئی جرم ثابت ہو جائے تو ان کو پوری پوری سزا دی جائے ۔ چاہے وہ پھانسی تک کی سزا ہو ۔ کیونکہ جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ پریس نوٹ میں بھی ہیں اور اس سے پہلے بھی کہے جا چکے ہیں کہ یہ لوگ ملک سے باہر کی طاقتوں سے روپیہ وصول کرتے ہیں۔ اور کئی قسم کی امداد وصول کرتے ہیں ۔ اور ملک اور قوم کے برخلاف ان کی activities ہوتی ہیں ۔ تو اتنے بھاری اور سنگین جرم کی پاداش میں جناب والا۔ صرف دو ماہ کی نظر بندی کافی نہیں ہے اس لئے حکومت کو چاہیئے

تھا کہ اپنی bonafides ثابت کرنے کے لئے ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے ۔ جرم ثابت کرتے اور اس کے بعد پوری پوری سزا دیتے یہ نہیں کہ صرف دو ماہ کے لئے نظر بند کرتے ۔

اس کے بعد حکومت کی طرف سے جو بیان دیا گیا ہے۔ محترم لا منسٹر صاحب نے خود ہی اس کی تکذیب کر دی ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ابھی تک تحقیقات جاری ہیں ۔ تحقیقات مکمل نہیں ہوئیں جرم ثابت نہیں ہوا اور ملزم کو سزا پہلے ہی دے دی گئی ہے۔ ان حالات سے گورنمنٹ کی malafides ثابت ہوتی ہیں ۔ اور یہ جو ایکشن لیا گیا ہے یہ غلط ہے اس کے علاوہ ایک argument اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ پبلک کے بہت سے عناصر نے یہ مطالبہ کیا ہے اور پبلک نے پر زور مطالبہ کیا ہے ۔

Minister of Law: Sir I rise on a point of order. I never raised this point while considering this motion because the Chair over-ruled me. Having been over-ruled by the Chair on these three grounds, I did not mention those three grounds and mentioned only one in respect of the motion.

مسٹر سپیکر — میاں صاحب صرف اس تحریک کے متعلق اپنے اعتراضات پیش کریں ۔

میاں محمد اکبر — جناب والا ۔ میں اس تحریک کے متعلق ہی عرض کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت گورنمنٹ نے پہلے ہی طے کر لیا ہوا تھا کہ چونکہ اس کی سرکاری لیگ کو خطرہ ہے امیر جماعت اسلامی اور اس کی جماعت سے ۔ اس لئے . . .

Mr. Speaker: That would be discussion of the motion itself.

میاں محمد اکبر — میں admissibility کے متعلق بات کر رہا ہوں اور malafides ثابت کر رہا ہوں ۔ اس ایکشن کے لئے جو انہوں نے امیر جماعت اسلامی کو گرفتار کرنے کے لئے لیا ہے ۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گورنمنٹ نے پہلے ہی سکیم بنا لی تھی اور اس سکیم کو پورا کرنے کے لئے مختلف کردار اپنا اپنا پارٹ ادا کر رہے

تھے ۔ کبھی مرکزی حکومت کے وزیر داخلہ بیانات دیتے تھے کہ امیر جماعت اسلامی غدار ہیں ۔ وہ پاکستان کے نظریہ کے خلاف ہیں اور ایسے کئی طرح کے سنگین الزامات عائد کرتے تھے ۔ کبھی کبھار ہمارے صوبائی حکومت کے محترم وزیر ان کی تائید میں بیان دیتے تھے کہ جو وزیر داخلہ کہہ رہے ہیں وہ بالکل درست ہے اور اس طرح سے امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی کو گرفتار کرنے کے لئے ایک ماحول پیدا کیا جا رہا تھا ۔ چونکہ یہ اقدام اس نظریہ کے ماتحت کیا گیا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ordinary administration of law ہے۔

Mr. Speaker: Yes, Mr. Iftikhar.

نوابزادہ افتخار احمد خان (جھنگ-۱)-- صدر گرامی ۔ آپ کی پچھلی رولنگ کے بعد ایک بڑا اہم مسئلہ ، ایک قانونی مسئلہ بن گیا ہے۔ آپکی اس رولنگ کے سامنے تو سر تسلیم خم ہے ۔ لیکن اس کرسی سے اس رولنگ کے خلاف پچھلے سالوں میں بالکل متضاد رولنگ دی جاتی رہی ہیں ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ سہروردی صاحب کو بھی اسی ناپاک اور منحوس قانون کے تحت گرفتار کیا گیا تھا ۔ اور اسوقت وہ in order قرار دیا گیا تھا ۔ اسی کرسی سے وہ in order قرار دیا گیا تھا ۔ دوسرا واقعہ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ خان عبدالقیوم خاں کو بھی اسی آرڈر کے تحت گرفتار کیا گیا تھا ۔ میں صرف اس کرسی اور اس ایوان کی روایات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اسی کرسی سے یہ in order قرار دیئے جا چکے ہیں ۔

Minister of Law: I would very humbly correct the member that so far as the arrest of Khan Abdul Qayyum Khan was concerned, an adjournment in that respect was sought and the Government did not object to that. The Government agree that the motion should be considered and discussed in the House.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: The Government objected to it. There was a division of the House and only twenty-three members stood up. But the Government did object to that motion.

تو صدر گرامی ۔ ایک چیز میں پھر آپکی خدمت میں عرض کرنا چاہتا

ہوں ۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک خاص قانون ہوتا ہے۔ اور ایک Ordinary Law ہوتا ہے۔ پہلے آپ اس میں تو تمیز فرمائیں کہ Ordinary Law کیا ہے۔ مثال کے طور پر میں عرض کرتا ہوں کہ ایک آدمی قتل کیا جاتا ہے۔ اس کی F.I.R. درج ہوتی ہے۔ ملزم گرفتار کیا جاتا ہے۔ اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ اس کو سیشن کورٹ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اور وہ وہاں سے سزا پاتا ہے۔ یہ ساری کارروائی Ordinary Law کے ماتحت Ordinary Course of Law میں ہوئی ہے۔ دوسرا set of Law آپکا special Law ہے۔ مثال کے طور پر کسی آدمی کو، کسی شہری کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت یا Maintenance of Public safety Act کے تحت گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ چونکہ Special Law ہیں اس لئے ان کی تمیز اور حد بندی بھی مختلف ہے۔ عام قانون کے ماتحت کارروائی یقیناً Ordinary Course of Law کے ماتحت ہو گی۔ اور غیر معمولی حالت میں غیر معمولی قانون کے تحت ہو گی۔ میں وہ مثال پھر دھراتا ہوں کہ ایک آدمی قتل کرتا ہے۔ اس کی سزا موت ہے۔ لیکن مقدمے کی سماعت سے پہلے اگر سیشن جج اسے سزا سناتا ہے تو یہ سزا Ordinary Course of Law کے تحت نہیں ہوئی ۔

Mr. Speaker : That would not be ordinary administration of law.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : It would not be ordinary course of law.

Mr. Speaker : Ordinary administration of law.

کیونکہ یہ سزا ordinary Law سے departure کر کے سنائی ہے۔ قتل کی سزا تو موت ہے ہی ۔ اور سیشن جج اس کو لکھا ہوا سیکشن ۳۰۲ بھی پڑھ کر سناتا ہے کہ اس کا یہ آرڈر سیکشن ۳۰۲ میں دیا ہوا ہے اور میں تمہیں موت کی سزا دیتا ہوں ۔ لیکن یہ Ordinary Course of Law کے مطابق نہیں ہوا ۔ اس لئے یہ فرق ہے ان دونوں اقسام کے قوانین میں۔ یعنی Ordinary Course of Law میں اور extraordinary Law میں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ کسی بھی قانون کا استعمال Bonafide طریقے سے ہی کیا جائے ۔ ویسے تو صدر گرامی ۔ آپ دیکھئے کہ آج اس ملک میں گرفتاری

جماعتوں کے جلسوں میں انتشار یہ سب کچھ واقعی ordinary course میں ہو گا ۔ میں لامنسٹر صاحب سے اتفاق کرتا اگر وہ یہ فرماتے کہ آج ملک میں گرفتاریاں کرنا ایک معمولی بات ہے۔ ایک انسان کو اس کی آزادی سے محروم کرنا ایک Ordinary Course of Law ہے۔ لوگوں کو جماعتوں کی تشکیل سے محروم کرنا ایک معمولی بات ہے۔ یہ تمام خلاف جمہوریت اور خلاف عقل انسانی کاروبار جو حکومت کر رہی ہے۔ اور روزانہ کر رہی ہے۔ اور یہ تو یہاں کی روزمرہ کی Routine ہے۔ ان کے ذہنوں سے یہ چیز خارج نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ یہ ان کی روزانہ ہی کی کارروائی ہے۔ یہاں ان پر بحثیت ایوان کے ایک رکن کے اور آپ پر جو کہ ایک اعلیٰ منصب پر فائز ہیں بہت بڑی ذمہ داری عائید ہوتی ہے۔ بلکہ آپ کو قرار واقعی طور پر یہ فیصلہ کرنا ہو گا ۔ کہ جن حالات میں special aw کا استعمال کیا گیا ہے۔ آیا وہ نیک نیتی سے کیا گیا ہے۔ کیا ایسا کرنا ملکی مفاد میں ضروری تھا ۔ کیا اسے کئے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا تھا ۔ اگر یہ شرائط پوری ہو جائیں کہ واقعی ملک کی Security کے لئے یا امن امان کو برقرار رکھنے کے لئے کسی Special Law کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ تو وہ بیشک ایسا کر سکتے ہیں ۔ ان کو یہ اختیار ہے۔ اس لئے آپکی ذہنی طور پر اور بنیادی طور پر یہ ذمہ داری ہے۔ وہ تو یہ اعتراض ہر وقت کر سکتے ہیں کہ اس کی کوئی Value نہیں ہے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ نے ان کے اس اعتراض کو اپنی رولنگ کی بنیاد بنایا تو میں آپکی خدمت میں عرض کرونگا کہ اس ایوان کے اختیارات بالکل ختم ہو جائیں گے۔

راؤ خورشید علی خاں—(منٹگمری۔۳) جناب والا ۔ میں اس تحریک التوا کے قانونی پہلو پر گفتگو کرونگا ۔ اور وہ یہ ہے کہ جس Mainten-ance of public order کے سیکشن ۳ کے تحت یہ کارروائی کی گئی ہے اس کے الفاظ میں جناب والا ۔ یہ درج ہے کہ اگر کوئی شخص پبلک آرڈر اور

سیفٹی کے منافی سرگرمیاں جاری رکھتا ہو ۔ تو اس کو اس سیکشن کے تحت نظر بند کیا جا سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ مولانا سید ابو لاعلیٰ مودودی ایک معروف شخصیت ہیں ۔ ان کی حرکات و سکنات اور سرگرمیاں اظہرمن الشمس ہیں ۔ اور کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہیں ۔ وہ بائیس سال سے ایک جماعت کے امیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ۔ ان کے خلاف یہ الزام لگانا کہ وہ انتشار پھیلاتے ہیں اور پبلک آرڈر اور پبلک سیفٹی کے لئے خطرہ ہیں ۔ یہ بات حقیقت سے بہت بعید ہے ۔ انہوں نے ہر مرحلے پر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ ہم قانون کے خلاف کوئی بھی بات کرنے کے روادار نہیں ہیں ۔ یہاں تک کہ جادو وہ جو سرچڑھ بولے ہوم منسٹر صاحب کو بھی یہ بات تسلیم کرنی پڑی ۔ کہ جب ایک اخباری رپورٹر نے ان سے پوچھا کہ جب آپ کے نزدیک ان کی کارروائی خلاف قانون ہے تو آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کرتے ۔ کوئی مقدمہ کیوں نہیں قائم کرتے ۔ ان کے جرائم ثابت کر کے ان کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچاتے ۔ تو ہوم منسٹر صاحب نے یہ جواب دیا تھا کہ کیا کریں ۔ وہ قانون کے خلاف کوئی بات ہی نہیں کرتے ۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص قانون کی حدود کے اندر کام کرے ۔ وہ Dis-orderly اور پبلک سیفٹی کے منافی سرگرمیاں شمار کی جاتی ہیں ۔ اور جو منافی ہی کرے ۔ تو اس کو بہرحال بڑے بڑے عہدوں سے نوازا جاتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ میں آپکی خدمت میں یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ گورنمنٹ کا یہ ایکشن Malafide action ہے ۔ اور یہ اس آرڈیننس کا misuse ہے ۔ جناب والا ۔ پچھلے دنوں جب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کراچی میں ایک پریس کانفرنس کرنا چاہتے تھے ۔ جب وہ مکہ معظمہ جانے والے تھے .....

Mr. Speaker : No discussion about that. That has nothing to do with the admissibility.

Rao Khurshid Ali Khan : I want to go into the malafides because this is the most relevant thing in this case.

میں اس کے Merits پر نہیں جانا چاہتا ہوں ۔ میں تو صرف اس بات کا حوالہ دینا چاہتا ہوں ۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جو شخص ایک معمولی سے قانون کو بھی توڑنے کا روا دار نہ ہو تو وہ پبلک آرڈر اور پبلک سیفٹی کے منافی سرگرمیوں کا مجرم کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں اب تک کی روایات اور ضابطے کے بالکل منافی ایک C.I.D. کے رپورٹر نے جب اصرار کیا کہ وہ کانفرنس میں بیٹھے گا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ اس کے متعلق تمہارے پاس کوئی حکم ہے تو دکھاؤ ۔ تو اس نے کہا کہ حکم تو میرے افسر کے پاس ہے۔ میں باہر جا کر اس کی کاپی لے آتا ہوں ۔ لیکن بڑی دیر کے بعد آ کر کہنے لگا ۔ کہ وہ افسر صاحب تو نہیں ملے بہرحال میں پریس کانفرنس میں بیٹھوں گا ۔ آپ مولانا کو دیکھئے کہ وہ کتنے Lawful activities کے قائل ہیں ۔ یہ اس رپورٹر کی خلاف قانون حرکت تھی ۔ وہ اس کو علیحدہ کر کے نکال سکتے تھے ۔ لیکن انہوں نے یہ گوارہ نہیں کیا ۔ اور اس کے برعکس انہوں نے اس پریس کانفرنس کو ہی ملتوی کرنا گوارہ کیا ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ دوسری چیز جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اس پبلک کے معاملات میں انتشار پھیلانے کے قائل نہیں ہیں ۔ افراتفری پھیلانے کے قائل نہیں ہیں ۔ بلکہ Lawful means کے ذریعہ وہ آپوزیشن کو یہاں مضبوط بنانا چاہتے ہیں ۔

دوسری بات انہوں نے کیا کی کہ جب ایک Lawful جماعت کے اندر لاؤڈ سپیکر کی پابندی لگا دیگئی تو وہ آسانی سے قانون شکنی کر سکتے تھے لیکن انہیں نے خود لاؤڈ سپیکر کے استعمال کرنے سے انکار کر دیا ۔

Mr. Speaker : Please take your seat.

Syed Zafar Ali Shah (Deputy Speaker) : Sir, It is a question of admissibility of adjournment motion. Certain conditions are laid down in the

Rules regarding the admissibility of an adjournment motion and if those conditions are satisfied, the motion is in order. The only question is whether the action that has been taken under the ordinary administration of law can also be brought under discussion in this House if the House feels that that particular action that has been taken is the misuse of power by the Government, specially regarding preventive detention. So far as this adjournment motion is concerned, it does not violate the two principles laid down under the Rules. The only contention of the Government is, that the action, that has been taken under the ordinary administration of law cannot be discussed here. If this theory or if this argument is upheld, then the house will not be able to discuss any point or any action taken by the Government. As far as I remember, an adjournment motion on the subject of arrest of Khan Abdul Qayyum Khan was brought in this House and it was admitted but leave was not granted. Sir, this is a very important and vital point. A party has been out-lawed and certain leaders have been arrested. It is under the maintenance of Public Order Ordinance that this action has been taken. It is a sort of preventive detention or a preventive law which have been hitherto used and several adjournment motions, even after Partition, have been brought on similar subjects and had been admitted. Let the House have an opportunity, subject to leave being granted, to discuss this adjournment motion.

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister of Law, Maulana Maudoodi was arrested under the W.P. Maintenance of Public Order Ordinance, 1960. Which is the law of the land. The action has been taken under the ordinary administration of law of the land, and the motion is, therefore, ruled out of order.

Minister of Law : May I respectfully request that it is nearly 12 O' clock and we have been discussing adjournment motions for an hour and a half now. They may kindly postponed till tomorrow.

Mr. Speaker : We may take the rest of the adjournment motions tomorrow.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : In view of your Ruling, what is the use of taking them up.

Mr. Speaker: Now, the House will resume discussion on the Ordinance.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, occupied the chair.)

POINT OF ORDER

RE: THE WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) ORDINANCE 1963 BEING IN CONTRAVENTION OF THE PRINCIPLES OF LAW-MAKING (ARTICLE 6 OF THE CONSTITUTION).

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱)— پوائنٹ آف آرڈر۔ صدر گرامی - میں اپنا Objection under rule ۶۱ رولز آف پروسیجر پیش کر رہا ہوں -

"If a Member raises the objection that the Bill as a whole, or any part of the Bill, disregards, violates or is otherwise not in conformity with any of the principles of law-making enumerated in Article 6 of the Constitution, no further proceedings shall be taken with reference to the Bill unless the objection so raised has been disposed of by the Assembly."

صدر گرامی۔ Objection یہ ہے کہ Constitution کے Principles of Law making آپ ملاحظہ فرمائیں وہ یہ ہیں -

Principles of Law-Making :

No law should be repugnant to Islam.

اب صدر گرامی - جو آرڈیننس آپ کے سامنے پیش ہے اسکے سیکشن ۲۸ (اے) میں ہے :—

"After section 28 of the said Act, the following sub sections shall be inserted, namely:—

"28-A. (1) An office under section 498 of the Pakistan Penal Code, if referred for decision to a tribunal, may be compounded by the husband of the woman alleged to have been enticed or detained."

اب صدر گرامی - میں آپ کی خدمت میں اسکی ایک اور دفعہ پیشتر اسکے کہ Compounable یا non-Compounable کے متعلق کچھ عرض کروں ، اس کا ایک اور سیکشن بھی پیش کرتا ہوں اسکو ملاحظہ فرمائیے -

Mr. Senior Deputy Speaker : I think this stage is not the consideration of any Bill. We are not considering any Bill now.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : It is a piece of legislation.

Mr. Senior Deputy Speaker : It is a resolution before the House. There is no Bill.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : But if this Ordinance is not a piece of legislation then the result will be that anything unlawful can be passed through ordinances or anything un-Islamic or affecting the fundamental rights of the people can be put through an Ordinance.

Mr Senior Deputy Speaker ; You are yourself relying upon the Article of the Constitution and this law has been made under the provisions of the Constitution. There is also a provision under the Constitution that an Ordinance shall be approved by way of a resolution and not in the form of a Bill.

مسٹر افتخار احمد خان—صدر گرامی - آپ نے آرٹیکل ۳ نہیں ملاحظہ فرمایا -

Article 3 — No law shall be enacted which is repugnant to Islam.

Mr. Senior Deputy Speaker : It is a different thing. It is not our business here to decide it. We have to decide the point according to the Rules of Procedure framed. The Rules only refer to a Bill before the House and not to a resolution before the House.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Kindly see the definition of 'Bill'.

Mr. Senior Deputy Speaker : "Bill" means a motion for making a law.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : صدر گرامی Ordinances are a piece of legislation. اگر یہ ایوان ان کی تصدیق نہ کرے تو they lapse. So a Resolution actually means framing a piece of legislation.

Mr. Senior Deputy Speaker : As soon as an Ordinance is passed it becomes law.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : But unless it is ratified by the Assembly it ceases to be law. It ceases to be law unless it is approved by a resolution. So that resolution of the Assembly transforms it into a piece of legislation. This is very obvious.

Mr. Senior Deputy Speaker : You must quote a precedent otherwise I fear .... ('interruptions').

Syed Ahmed Saeed Kirmani : On a point of order. Sir, it is a very interesting debate and we are thankful to you for having pointed out....

Minister of Law : Mr. Ansari has not yet finished.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am sorry. But I have the permission of the Chair.

Mr. Senior Deputy Speaker : This is by way of a point of order.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am thankful to the Chair for having come to my rescue. I was referring to "Bill". The definition is contained in Rule 2 :

"Bill means a motion for *making a law*." The emphasis is on the words "making a law". Now we come to the word "Resolution" :

'Resolution' means any motion which is not a Bill. So they are exculsive of each other. The definitions are exclusive of each other. What is a 'Bill' cannot be a 'Resolution' and what is a 'Resolution' cannot be a 'Bill'. If the Secretariat of this august House by mistake terms a 'Bill' a 'Resolution' a 'Bill' does not become 'Resolution'. In the agenda the word used is 'Motion' and if the motion is for making a law the word 'Bill' covers that. But if it is meant for something different then of course we have no case. My submission is that it is a motion for making a law.

Now, Sir, tomorrow if this motion is not carried this law will not become a law. It will expire. It will die. It will cease. So in order to make it a law and make it a permanent law this House has to pass it. A motion is, therefore, primarily a motion for making a law. Now that (as you have pointed out) the Assembly Secretariat has termed it as a Resolution does not make it a Resolution because the definition of the word 'Bill', if it is looked into, clearly leads one to the irresistible conclusion that this motion is nothing but a Bill. Your difficulty that this is a Resolution and not a Bill is overcome and I would request.....

Mr. Senior Deputy Speaker: Can you refer it to a Select Committee or refer it for eliciting public opinion?

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Certain types of consequential provisions are not available in this type of legislation but the character of this motion is the character of law-making.

Mr. Senior Deputy Speaker: Why do you rule out other provisions and only rely upon the character?

Syed Ahmad Saeed Kirmani: The fact that certain provisions cannot be invoked whereas they can be invoked in case of other Bills does not make any difference.

Khawaja Muhammad Safdar: May I say a word?

جناب والا— اس میں کوئی شک نہیں کہ آئین میں اس قسم کے موشن کے متعلق لفظ ریزولیوشن استعمال ہوا ہے۔ مگر آرٹیکل ۷۹ میں۔

By this resolution the Assembly can approve or disapprove of any Ordinance.

تو اس ریزولیوشن میں اور ان ریزولیوشنوں میں جن کے متعلق رولز میں علیحدہ باب دیا گیا ہے فرق ہے بہت بڑا فرق ہے اور ریزولیوشن جو کہ اس ایوان میں پیش ہوتا ہے اسکی ہم ترمیم کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑا

فرق یہ ہے کوئی ریزولیوشن جو اس ایوان میں پیش ہو اس میں ہم ترمیم لا سکتے ہیں اور ترمیم شدہ صورت میں ہم اس کو پاس کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ خاص قسم کا Constitutional ریزولیوشن ہے جس میں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی۔ ایک ہی صورت ہے یا تو اس کو ہم رد کر دیں یا اس کو قبول کر لیں۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The point is whether it is a Bill or not?

خواجہ محمد صفدر— وہی میں عرض کرتا ہوں۔ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ ہم اس پر کوئی آئینی اعتراضات جیسا کہ نوابزادہ افتخار احمد نے اٹھائے ہیں کہ یہ آرڈیننس قانون سازی کے اصولوں کے خلاف ہے تو میرا خیال بلکہ میری رائے ہے کہ یقیناً اس قسم کے اعتراضات اس قسم کے ریزولیوشن پر وارد ہو سکتے ہیں۔ وہ تو by the way میرے محترم دوست نے اس پر اعتراض کیا ہے کیونکہ اس میں یہ یہ خامیاں موجود ہیں۔ تو جناب والا۔ میری گذارش ہے کہ اس قسم کے ریزولیوشن کی باقی ریزولیشنوں کے ساتھ گڈ مڈ نہ کی جائے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : My point is whether this is a Bill or not?

خواجہ محمد صفدر— لیکن یہ کوئی بل تو نہیں۔ بل اس کو ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن یہ تو آرڈیننس پیش کرتا ہے جیسا کہ عام قاعدہ ہے کہ جب بل کو پاس کر دیا جاوے تو وہ ایکٹ بن جاتا ہے۔ مگر آرڈیننس کی صورت میں ایسا نہیں یہ تو پہلے ہی قانون ہوتا ہے۔ جناب والا۔ آرڈیننس کے متعلق اس قسم کے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا یقیناً ہمارا حق ہے اور نوابزادہ صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے وہ بالکل درست ہے۔

Minister of Law: My submission is that the point of order raised by the Member has no force.

Allama Rehmatullah Arshad: I think the House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker: The bell should be rung. You may continue.

Minister of Law: I was respectfully submitting that the very definition which the Chair has pointed out gives a complete and satisfactory answer to the point of order raised.

Khawaja Muhammad Safdar: On a point of order. Should we proceed without quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker: But no count has been made.

Khawaja Muhammad Safdar: Of course it is the duty of your Secretary to do that. (Interruptions)

Minister of Law: Quorum is presumed till a count is taken.

Mr. Senior Deputy Speaker: Only when a count is taken you can say that there is no quorum.

(Voices—The House is now in quorum)

Minister of Law: I was submitting the definition of the Bill. 'Bill' means a motion for making a law. I will advance three arguments in support of my respectful contention. The very definition as it reads:

" 'Bill' means a motion for making a Law", which in the ordinary language will mean a motion which is not yet a law—to make something a law which is not yet a law.

Now, in the case of Ordinance if somebody asks: Is it any law this minute? —the obvious answer is in the affirmative. It is.

The second reason, so far as the Bill is concerned: because Rule 61 refers to Bill and nothing else and, therefore, we cannot run away from the language used in the Rule and import in it something which does not appear there. The Bill in the nature of things as defined here or in the ordinary sense is one which can be amended. The same is not the case with the Ordinance in respect of which a resolution is before the House. It has to be approved in toto or it has to be rejected in toto. On that score the Leader of the Opposition has agreed.

Third ground. My submission is that let us take a case that this resolution was brought before the House on the first day of the session i.e. the 27th of November or no resolution was brought before the House. In other words, according to the relevant Article of the Constitution if the ordinance is issued and it is neither approved nor disapproved by the Assembly at the next Session, then it does not cease to have the force of law on that day or on the day the Assembly sits, but it still continue to have the full force of law till the prescribed period is over, which is 42 days. Therefore, my respectful submission is that even if the resolution is not passed, even if no resolution as moved, the ordinance continue to be the law and does not cease to be law. Therefore, my respectful submission is that in view of the fact that an ordin-

ance is law, it can by no stretch of imagination, by no means, be said to be a bill within the meaning assigned to it by the rules and, therefore, the point of order, which is based on rule 61 really has no force. I would, therefore, respectfully submit that it may be ruled out of order.

Syed Zafar Ali Shah (Deputy Speaker): Sir it was a vital point which was raised the other day by an hon'ble member from Hyderabad. It was about a law being made and the point whether it is in accordance with the principles of law-making and policy enumerated in the Constitution. Here, Sir, Article 3 says that no law shall be made which is repugnant to Islamic provisions. In that case there are two things; law made by the legislature and the law made by the Governor. In the second capacity, is it that the legislature must be debarred from deciding whether a particular law made by the Governor is in accordance with the Islamic provisions or not? Sir, when a law has been brought through a bill, then the legislature has to decide the point, but in the case of the ordinance, which is brought for approval in this House, should it be presumed that it has already been decided before framing the ordinance, before framing the law through this ordinance that particular ordinance must have satisfied the provisions of principles of law-making also?

This is a very vital point and the two distinctions have been made in the law.

Mr. Senior Deputy Speaker: There is still an opportunity for this very House to discharge its responsibility under Article 3.

Syed Zafar Ali Shah: Not on that point.

Mr. Senior Deputy Speaker: By rejecting or accepting the resolution.

Syed Zafar Ali Shah: That is not applicable to the bills. The bills cannot even move from one stage to another.

Mr. Senior Deputy Speaker: You are talking only of the responsibility imposed on legislature whether it accords will the principle or not. So that opportunity still is there.

Syed Zafar Ali Shah: But that is the second stage.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is whether you are moving it in the form of a bill or you are moving in another form, which is recognized by the Constitution. If you are moving in the form of a bill, then there is rule 61.

Syed Zafar Ali Shah : That means that in the case of an ordinance, we must proceed with the formalities and discussion, and at the last moment when the question has to be decided, it will be decided. While in the case of a bill it will be decided at the very first instance when the bill is being introduced whether it is in conformity with these principles.

Mr. Mobinul Haq Siddiqi (Karachi VII) : Mr. Speaker, this is a very ticklish point. So far as the definition of the bill is concerned, it is defined in our rules as a motion for making a law. So far as the other definition given in the rules regarding resolutions is concerned, that says that the resolution does not include a bill. (Interruption)

Mr. Speaker, I was submitting that so far as the bill is concerned, the definition of the bill given under the rules is that bill means a motion for making a law. So far as the resolution is concerned, the definition of the resolution given is that resolution means any motion, which is not a bill. So far as this point is concerned, a bill does not include a resolution. But we have come to the Chapter 11, which defines the procedure regarding the resolution, and what is resolution, and all that. So far as the resolution defined under these rules is concerned, I fully agree that a bill does not include a resolution defined under these rules, but so far as the resolution regarding the ordinance is concerned, no rules exist in our rules relating to these sorts of resolutions, which have been defined under the Constitution, and which are a sort of a motion, that sort of a resolution which we make in the form of an ordinance here, saying that a resolution is moved for approving such and such ordinance is definitely a sort of a motion for making a law.

Now we come to the relevant question whether this objection can be taken ; whether an ordinance is against the principles of law-making or not. So far as that question is concerned, that right we get. The word here written under rule 61 is 'bill'. Might be so. But that constitutional right this legislature gets from the Constitution itself, and I may refer to the relevant section 6 of this Constitution, to clarify my contention. It says:

> "6. (1) The responsibility of deciding whether or proposed law does or does not disregard or violate, or is not otherwise in accordance with, the Principles of Law-making is that of the legislature concerned, but the National Assembly, a Province may refer to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice any question that arises as to whether a proposed law......"

This ordinance is a sort of a proposed law. Here the word is not that of a bill. It is "a proposed law".

> " disregards or violates, or is otherwise not in accordance with those principles."

My submission is that the objection taken by Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan is actually under this provision of the Constitution, i.e. 6 (1), and this legislature has every right to decide this objection whether it violates the principle of law-making or not. The word used here is not of a bill or a

resolution or an ordinance, but a proposed law, and definitely this ordinance is a proposed law. So far as the rules are concerned, rule 171 is very clear that even if there is a confusion here, we have to interpret the rules in the spirit of these rules made, and the spirit of these rules is that if there is a law making question and some objection is taken, that objection has to be heard and discussed by this Assembly. Within that spirit also and rule 171, the Speaker has also got wide powers even if this word used is bill, and even if some rule does not exist.

So far as this Ordinance is concerned, within the spirit of Article 6, this basic right of this legislature cannot be taken away and this objection can be raised, discussed and voted upon by this Assembly.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi (Larkana III) : Sir, I had the same point in mind which has been raised by the learned ex-Speaker. I want to elucidate it further. No doubt, our rule 61 talks of a Bill but my submission is that in this rule a Bill can mean only one thing, i.e., law and law includes as I will show, an Ordinance also. If it does not mean that then it is ultra-vires of the Constitution. This rule has been made to give effect to Article 6 and this Article speaks of the "proposed law." It does not say anything about a Bill. So far as the law is concerned, we have no direct definition of law in the Constitution but we have definition of Provincial Law and Central Law. I refer you to Article 242 of the Constitution where the expression of Provincial Law is defined. Provincial Law is defined as.

> "Provincial Law" means a law made by or under the authority of a Provincial Legislature, and includes a law made by the Governor of a Province."

That is to say, it includes an Ordinance also. This rule, as I said, was made to give effect to Article 6 which speaks of a "proposed law." Therefore 'Bill' in our rules can only mean 'law' within the terms of Article 6. If it does not mean that then it is ultra-vires of the Constitution. We will have to fall back upon Article 6 of the Constitution. We will have ultimately to rely on Article 6. If an objection is taken to any law, including an Ordinance on the ground that it contravenes the principles of law-making then it has to be referred to the Council of Islamic Ideology. In that case we will have to ignore this rule altogether and take shelter behind Article 6 of the Constitution.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let me decide this point.

مسٹر افتخار احمد خاں— اس پر جناب مجھے ایک بات عرض کرنا ہے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You may simply point out. Do not enter into tho debate.

مسٹر افتخار احمد خاں—صدر گرامی - یہ درست ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ Rule 61 میں بل کا لفظ ہے - یہ صحیح ہے - اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں - اور وہ یہ ہے کہ یہ Rule 61 اسی Article 6 of the Constitution کے مطابق بنایا گیا ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Please do not repeat this point. It has already been discussed. Now, I will announce my decision.

As far as the discharge of responsibility imposed on the legislature, under Article 6, is concerned, provision has been made in the rules where law shall be made in the form of Bill in rule 61. But as far as the legislative power of the Governor is concerned no provision has been made where the law is made in the form of Ordinance. Now, the question simply remains as to how the legislature is to discharge its responsibility under Article 6 in this case. I think, the Speaker is empowered, under rule 171, to adopt the rules for this purpose and in this form a resolution has to be carried. This question has to be decided first by the House whether it contravenes Article 6 or not. So, I think, we will have a brief discussion about that and then I will put the question.

مسٹر افتخار احمد خان—صدر گرامی - میں نے آپ کی خدمت میں Section 16 پیش کیا ہے جس پر مجھے اعتراض ہے - یہ Principles of Law Making کے خلاف ہے -

In Section 28 of the said Act, the following new Sections shall be inserted, namely:—

"28-A (1) An offence under Section 498 of the Pakistan Penal Code, if referred for decision to a tribunal, may be compounded by the husband of the woman alleged to have been enticed or detained!"

اس سے پہلے میں یہ قانون Cr. P. C. کی provisions کو for trial under the jirga dispense with کر دیا ہے - اور وہ Section 6 ہے -

In Section 6 of the Ordinance it is laid down :—

"In Section 8 of the said Act, after sub-section (4), the following sub-section shall be inserted, namely:—

"(4) The provisions of the Criminal Procedure Code, 1898, save otherwise Provided under this Act, shall not be applicable to proceedings before the tribunal.' "

صدر گرامی ۔ اب Cr.P.C. کی دفعات کو dispense with کرنے کے بعد زنا کے جرم کی پوزیشن یہ رہ جاتی ہے کہ وہ uncompoundable بن جاتا ہے۔ چنانچہ Cr.P.C. کے تحت ۳۴۵ میں جو compoundable جرائم ہیں ۔ وہ میں آپ کی خدمت میں پڑھتا ہوں ۔

Under Section 345 of the Cr.P.C., it is laid down :—

"The offences punishable under the Sections of the P.P.C. specified in the first two columns of the Table next following may be compounded by the persons mentioned in third column of that Table".

اور اس میں ۴۹۸ درج ہے ۔ Adultery

Section 498 says :—

"Adultery"—Including or taking away or detaining with criminal intent a married woman." ".

اسی کے آگے ایک اور Sub-section ہے ۔ اور وہ Sub-section 7 ہے ۔

Sub-section (7) of the same says :—

"No offence shall be compounded except as provided by this Section."

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جن جرائم کو Section 345 نے Compoundable قرار دیا ہے ۔ اور یہی ایک Section ہے جو جرائم کو compoundable قرار دیتا ہے ۔ اب اگر اس Section کو یہاں سے نکال دیا جائے تو سب جرائم uncompoundable بن جاتے ہیں ۔ تو میری contention یہ ہے کہ Cr.P.C. کی دفعات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد زنا uncompoundable جرم ہو جاتا ہے ۔ اب صورت یہ ہے کہ اس حکومت سے غیر ارادی طور پر ایک نیک اور اچھا کام ہو گیا تھا ۔ یعنی یہ کہ زنا compoundable نہیں رہا تھا ۔ اب انہوں نے Cr.P.C. کے تمام procedure کو

کو تو dispense with کر دیا ہے۔ لیکن جو نیک کام ان سے ہوگیا تھا اس کے لئے special احتیاط کی جا رہی ہے اور اس مقصد کیلئے ایک Section provide کر دیا ہے اور وہ Section یہ ہے۔ یہ وہی ہے جو میں پہلے پڑھ چکا ہوں۔ اس کی طرف آپ کی خصوصی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ وہ یہ کہ سزا کو قابل راضی نامہ قرار دیا ہے۔

"An offence under section 498 of the Pakistan Penal Code, if referred for decision to a tribunal, may be compounded by the husband of the woman alleged to have been enticed or detained."

صدر گرامی۔ اب دیکھنا یہ ہے آیا یہ سزا ہماری شریعت کے مطابق ہے، ہمارے اسلام کے مطابق ہے اور ہمارے عقیدے کے مطابق ہے۔ اور کیا یہ compoundable ہے یا compoundable کی جا سکتی ہے۔ اس مسئلہ پر احکامات شرعی بالکل واضح ہیں اس لئے یہ دیکھنا ہوگا کہ قرآن اور شریعت اسلامی میں اس کی اجازت ہے یا نہیں اور آیا مرد اور عورت پر یہ سزا لازم ہوتی ہے یا نہیں۔

چنانچہ میں عرض کروں گا کہ ایسی سزا قانون کے خلاف ہے شریعت کے خلاف ہے اسلام کے منافی ہے۔ نیز رول ٦ کے مطابق نہیں۔ یہ Law-making اصولوں کے خلاف ہے بلکہ ان کی contravention کرتی ہے۔ اب میں آپ کی توجہ کلام پاک کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں زنا کے متعلق احکامات ربی ہیں۔

اس وقت میرے پاس تعلیمات قرآن ہے اس میں سے سورہ نور کا وہ حصہ پڑھتا ہوں جس میں اس مسئلہ کے متعلق احکامات دئے گئے ہیں۔ وہاں ارشاد ہوا ہے کہ غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کی سزا یہ ہے کہ اس کو ۱۰۰ درے مارے جائیں اور سزا میں کوئی رعایت نہ ہو۔ (قطع کلامیاں)

صدر گرامی۔ میں سورہ نور کی فصل ١٦٦ پڑھ رہا تھا جس میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو ۱۰۰ درے مارے جائیں اور سزا میں کوئی رعایت نہ ہو بلکہ وہ سزا کسی شاہراہ پر دی جائے

تاکہ عبرت عام ہو۔ اور زنا کے جرم کا انسداد ہو۔ اب کلام الہی میں واضح ہدایات دی گئی ہیں ۔ اس طرح دوسرے احکامات ہیں جن میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سزا کا دینا لازمی ہے۔ اس میں رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ شریعت کے مطابق زنا ایک انسان کے خلاف جرم نہیں بلکہ یہ جرم معاشرہ کے خلاف ہے، ایمان کے خلاف ہے اور اسلام کے خلاف ہے ۔ اس لئے اس میں رعایت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ لیکن آپ جو سیکشن enact کر رہے ہیں اس میں عورت کے شوہر کو اختیار دے رہے ہیں کہ اگر اس کی اجازت ہوتو case کو compound کر لیا جائے ۔ یعنی عورت اور مرد کو سزا نہ دی جائے ۔ اس لئے یہ دفعہ قطعی طور پر اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف اور آپ کے معاشرہ کے تحفظ کے خلاف ہے اس لئے اس ایوان کو یہ قانون پاس کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ جرم زنا کو قابل معافی یا قابل صلح نامہ تصور کرتے ہیں یا احکام الہی کے مطابق اسے ناقابل معافی اور ناقابل صلح تصور کرتے ہیں ۔ بس میرا یہی objection تھا جو میں نے عرض کر دیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲) — جناب صدر۔ میں صرف اپنا فریضہ ادا کرنے کے لئے دو چار گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا تاکہ اس ملک کے مسلمانوں کے ساتھ سب سے بڑا مذاق انگریزوں نے قانون کے ذریعہ یہ کیا تھا کہ زنا کو جرم قرار نہیں دیا تھا اور حیرت کی بات ہے کہ موجودہ حکومت نے یا سابقہ کسی حکومت نے ان قوانین میں کسی ترمیم کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا ۔

نوابزادہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں قانونی نقطہ ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے جہاں تک دینداری کا تعلق ہے اس ایوان کی خدمت میں کچھ عرض کروں گا ۔ اور قرآن پاک کی سورہ نور کے الفاظ کی وضاحت کروں گا ۔ ارشاد ہوا ہے کہ ''سورۃ انزلنہا و فرضنہا،، ۔ یہ ایک ایسی سورت نازل کی ہے جس کی تعمیل کو فرض کر دیا ہے۔

''وانزلنا فیھا ایت ،، بینت

اور اس میں ھم نے صاف صاف آئتیں نازل کی ھیں ۔

''لعلکم تذکرون،،

تاکہ تم سمجھو اور احکام کی پابندی کرو ۔

''الزانیہ والزانی فاجلدو کل واحد منھما مائۃ جلدۃ

یعنی زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد جو بھی ھوں ان میں سے ھر ایک کو سو درے لگاؤ اور یہ بات قطعی طور پر ھے کہ

''ولا تاخذکم بھما رافدۃ فی دین اللہ ،،

اور تم لوگ ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی قسم کی نرمی نہ کرو ۔

''ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر،،

اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ھو ۔

اب اس ھاؤس نے دیکھنا ھے کہ آخر زنا کو جو قابل راضی نامہ بنا دیا ھے ۔ کیا وہ ''رافتہ فی الدین اللہ ،، کے مطابق ھے اور اس کے میں اتنی سختی ھے جتنی کہ احکام الٰہی میں بتائی گئی ھے ۔

جناب صدر ۔ میں نے اپنا فریضہ ادا کرنا تھا سو کر دیا ھے اور اب گذارش کروں گا کہ اس آرڈیننس کو جو اسلام کے منافی ھے واپس لیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :—

That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963 contravenes the principles given in Article 6 of the Constitution,

I think the Noes have it.

Voices—Ayes have have it; Ayes have it.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will put the question once again. The question is :

That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963 contravenes Article 6 of the Constitution.

Those in favour should stand in their seats.

(Eleven members rose in their places)

Those against should stand in their seats.

(Fourteen members rose in their places)

The motion is not carried and the objection fails.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Division. We want division so that names should be recorded.

Mr. Senior Deputy Speaker : I don't consider that necessary.

Khawaja Muhammad Safdar : Let the names be recorded for posterity.

راؤ خورشید علی خاں—یہ اسلام کے خلاف ہے۔

نواب زادہ افتخار احمد خان—ووٹ ریکارڈ کرالیں تو بہتر ہوگا۔

وزیر خزانہ—جناب والا۔ آپکی رولنگ کے بعد یہ ضروری نہیں ہے۔

سید احمد سعید کرمانی—یہ اس لئے ضروری ہے کہ یہ ریکارڈ پر آجائے کہ کن کن اصحاب نے اسکے حق میں ووٹ دیا ہے۔

نوبزادہ افتخار احمد خان—صدر گرامی۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ کہ تیرہ اور گیارہ کا فرق ہے۔ یہ کتنا Narrow difference ہے۔ اس لئے ووٹ ریکارڈ کرائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بہت سے اصحاب جو کھڑے نہیں ہو سکے وہ اسکے حق میں اپنا نام لکھوانا بھی پسند نہ کریں۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے ہم نے آپ سے کبھی بھی غیر ضروری Division کا مطالبہ نہیں کیا ہے۔

Minister of Finance : یہ غیر ضروری ہے You cannot reopen.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have already given my decision. I will tell you the reason. It is only a sort of ancillary to a motion. It is not in the form of a Bill. If I allow division some other complications might follow.

ORDINANCES

RESOLUTIONS REGARDING APPROVAL OF—

The West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963 (*Resumption of discussion*).

Mr. Senior Deputy Speaker: Now the House will start discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963.

Mian Muhammad Akbar: Mr. Speaker, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: Any point of order?

Mian Muhammad Akbar: I would like to speak on the Ordinance. Shall I proceed?

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes.

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) جناب والا— اس دن میں عرض کر رہا تھا کہ آج تک جتنے بھی آرڈیننس اس معزز ایوان کے سامنے منظوری کے لئے پیش ہوئے ہیں۔ان سب میں آج کا زیر بحث آرڈیننس ایک منفردحیثیت رکھتا ہے۔ اور میں عرض کرونگا کہ ایک لحاظ سے یہ اس معزز ایوان کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس آرڈیننس کے ذریعے سے ان چند ترامیم کو کالعدم قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے جوکہ اسوقت منظور کر لئے گئے تھے۔ جبکہ پہلے پہل یہ قانون اس معزز ایوان کے سامنے بل کی صورت میں پیش ہوا تھا۔

جناب والا— آپ کو یاد ہوگا کہ West Pakistan Criminal Law Amendment Bill پچھلے سال مارچ میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہوا تھا۔ اور اس بل کی دفعات کی سختی کو دیکھتے ہوئے اس معزز ایوان کے دونوں اطراف پر بیٹھنے والے ممبروں نے اس میں ترامیم پیش کی تھیں اور آن میں سے کئی ایک ترامیم منظور کر لی گئی تھیں۔ اورآن میں سے بہت سی ترامیم ایسی بھی تھیں۔ جو اس طرف بیٹھنے والے معزز ممبران نے پیش کی تھیں۔ چونکہ ہمیں یہ حق تھا کہ بل کی شکل میں جب کوئی قانون ہمارے سامنے پیش ہو تو اسکے حسن و قبح کو دیکھ کر اس میں ترامیم پیش

کر سکیں اور اپنا نقطہ نگاہ اس معزز ایوان کے سامنے رکھ سکیں ۔ تو اسی حق کو استعمال کرتے ہوئے اس معزز ایوان کے معزز اراکین نے اس میں جو مناسب سمجھیں ترامیم پیش کیں ۔ اور وہ منظور بھی کر لی گئیں ۔ لیکن اس حق کو غصب کرنے کے لئے اور اب ان ترامیم میں سے چند ایک کو کالعدم قرار دینے کے لئے یہ آرڈیننس لایا گیا ہے ۔ میں جناب والا ۔ کے سامنے مثال پیش کرتا ہوں ۔ مثلاً جناب والا ۔ اس ترامیم میں جو ہمارے سامنے پیش ہے ۔ اسکی سیکشن ۳ ملاحظہ فرمائیں :—

In the said Act, in section 3, in sub-section (1) the words and the comma "for reasons to be recorded in writing," shall be omitted."

اس میں ہے جناب والا :—

"for reasons to be recorded in writing."

اب جناب والا ۔ میرے پاس اسوقت کے Original Bill کا ڈرافٹ ہے جو کہ مارچ ۱۹۶۳ء میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا گیا تھا ۔ تو یہاں جناب والا ۔ وہ الفاظ جو کہ ترمیم کے ذریعے سے اس میں شامل کئے گئے تھے وہ نہیں ہیں گویا کہ جو ترمیم اس وقت اس معزز ایوان نے اس سیکشن میں کی تھی ۔ اسکو اس آرڈیننس کے ذریعے سے واپس لیا جا رہا ہے ۔ اور چونکہ ہم بے بس ہیں اس میں اب کوئی ترمیم نہیں کر سکتے ۔ تو اس لئے یہ ہمارے حقوق پر ایک غاصبانہ ڈاکہ ہے ۔ جو اس آرڈیننس کے ذریعے سے ڈالا جا رہا ہے ۔

اس کے بعد جناب والا— میں اس سیکشن کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤنگا جس پر اب تک پوری بحث ہو چکی ہے ۔ یعنی سیکشن ۴۹۸ ۔ جب یہ بل اپنی Original شکل میں اس ہاؤس کے سامنے پیش ہوا تھا ۔ اس کے شیڈول ۱ میں وہ دفعات دیئے گئے ہیں کہ جن کے تحت کوئی جرم کیا جائے تو اس قانون کے تحت مجرم کو سزا دی جا سکتی ہے ۔ اس میں دفعہ ۴۹۸ درج نہیں تھا ۔ جو Original Drafted Bill اسوقت کا تھا وہ میرے پاس موجود ہے ۔ اس میں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں

کہ دفعہ ۴۹۸ شیڈول ۱ میں نہیں ہے۔ تو اسوقت اس معزز ایوان نے یہ محسوس کیا کہ چونکہ عام قانون کے ذریعے دفعہ ۴۹۸ Compoundable ہے اس میں راضی نامہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اسلام کے منافی ہے کہ ایسے معاملات میں راضی نامہ کیا جائے۔ تو ایک اچھی کلاز اس میں رکھ دی گئی اور اس کو West Pakistan Criminal Law Amendment Bill کے ذریعے دفعہ ۴۹۸ کو شیڈول ۱ میں درج کر لیا گیا اور چونکہ Code of Criminal Procedure اس West Pakistan Criminal Law Amendment Bill پر حاوی نہیں ہے۔ اس لئے جو مقدمات دفعہ ۴۸۹ کے تحت ہونگے وہ Criminal Law Amendment Bill کے ذریعے سنے جائینگے۔ جرگے کے سپرد ہونگے۔ وہ Compoundable نہیں رہے۔ یہ ترمیم اس ایوان نے منظور کی تھی۔ اور دفعہ ۴۹۸ کو شیڈول ۱ میں درج کر لیا گیا تھا۔ اب اس کی نفی کرنے کےلئے اس آرڈیننس میں سیکشن رکھی گئی ہیں۔ جو اس وقت آپ کے سامنے پیش ہے۔ اور اسے میں جناب والا۔ کی خدمت میں پھر پڑھتا ہوں۔ یہ آرڈیننس ہمارے سامنے ہے جس پر میں کچھ گذارشات کر رہا ہوں۔ اسکی سیکشن ۱۶ ہے :—

After section 28 of the said Act, the following new sections shall be inserted, namely:—

"28-A (1) An offence under section 498 of Pakistan Penal Code, if referred for decision to a tribunal, may be compounded by the husband of the woman alleged to have been enticed or detained."

تو جناب والا۔ اس سیکشن کو پڑھنے کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ اب اس آرڈیننس کی رو سے جرم کو Compoundable بنایا جا رہا ہے۔ تو یہ ترمیم جو کہ سوچ سمجھ کر اس ایوان میں پہلے ٹرائیبل ایریاز میں کی گئی تھی یہ اس کی نفی ہو جائیگی۔ اس وقت اس معزز ایوان کے اراکین کا یہ خیال تھا کہ بعض اوقات غریب عوام کی عورتوں کو بااثر افراد چاہے وہ شہر کے ہوں یا دیہات کے ہوں، بھگا کر لیجاتے ہیں اور جب عدالتوں میں مقدمات چلتے ہیں تو کبھی دیر ہو جانے کی وجہ سے یا خوف

اور دوسرے لالچ کی وجہ سے وہ لوگ ان کے خاوندوں سے راضی نامہ کر لیتے ہیں اور سزا سے بچ جاتے ہیں تو اس کے برخلاف تحفظ کرنے کے لئے دفعہ ۴۹۸ کو ویسٹ پاکستان کرمنل لا امنڈمنٹ بل میں شامل کر لیا گیا تھا ۔ اس دفعہ کے تحت کوئی مقدمہ جرگے کے سپرد ہو تو اس کا راضی نامہ نہ ہو سکے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس آرڈیننس کے سیکشن ۱۶ کی رو سے جسے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں اس کو Compoundable کر دیا ہے ۔ یعنی اس ترمیم کی نفی کی جا رہی ہے اور اس معزز ایوان کے معزز اراکین کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے اگلے ہوئے کو پھر سے نگلیں ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں اس کے مختلف سیکشن پڑھوں گا اور پھر آپ پر یہ صورت حال روشن ہو جائے گی کہ یہ آرڈیننس جو ہمارے سامنے ہے کس قدر برا آرڈیننس ہے ۔ پہلے میں معزز اراکین کی خدمت میں یہ گذارش کردوں کہ ہم ہر وقت جو آرڈیننس پر انگوٹھا لگانے کے لئے بیتاب رہتے ہیں تو اس بیتابی کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہمارے سامنے اس قسم کے آرڈیننس پیش کئے جا رہے ہیں ۔ اور جتنے بلوں میں ہم نے ترامیم پاس کی ہیں ان ترامیم کی جبراً نفی ان آرڈیننسوں کے ذریعہ کرائی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں اس آرڈیننس کے سیکشن ۲ ۔ سب سیکشن ۲ پڑھوں گا ۔

"(2) It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas and the areas specified in the Third Schedule.

اب جناب والا اس میں تھرڈ شیڈول ہے اس کے سیکشن ۱۹ میں ہے ۔

"19. In the said Act after the Second Schedule, the following new Schedule shall be added, namely.

THE THIRD SCHEDULE

1. The Divisions of Quetta and Kalat.
2. The District of Lasbela.
3. Nasirabad Sub-Division of Jacobabad District.

4. The added Areas of Hazara District specified in the First Schedule to G.G.O. No. I of 1952.

5. The added Areas of Mardan District specified in Schedule 'A' to G.G.O. No. VII of 1953.

6. The added Areas of Hazara District specified in the First Schedule to G.G.O. No.XIII of 1955.

7. The former Excluded Areas of Upper Tanawal and the Baluch areas of Dera Ghazi Khan specified in the Schedule to President's Order No. III of 1961."

تو جناب والا ۔ اس سیکشن کی رو سے یہ وہ ایریاز ہیں جن پر ویسٹ پاکستان کرمنل لا امنڈمنٹ بل حاوی نہیں ہو گا بلکہ وہ صرف ٹرائیبل ایریاز تھے۔ یہ تھرڈ شیڈول پہلے نہیں تھا پہلے اوریجنل بل تھا ۔ یہ تھرڈ شیڈول Add کیا گیا ہے پہلے اس کی زد سے صرف ٹرائیبل ایر یاز بچے تھے اور اب یہ جو بھی ایریاز اور ڈسٹرکٹ میں نے آپ کی خدمت میں پڑھے ہیں تو ان کو ویسٹ پاکستان کر منل لا کے احاطہ اختیار سے نکال دیا گیا ہے۔ یہاں تک تو کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس کالے قانون کی زد سے کچھ علاقے بچ جائیں ۔

'چشم ما روشن دل ما شاد باد'

لیکن جناب والا ۔ ان علاقوں کو اس کے احاطہ اختیار سے نکال کر ان پر ایف ۔ سی ۔ آر لگا دیا گیا ۔ اور ایف ۔ سی ۔ آر کے تھرڈ شیڈول کو اس ایریا پر مسلط کر دیا گیا ۔ تو یہ میں گذارش کرونگا جیسا کہ دو ایک بار گذارش کر چکا ہوں کہ ایف ۔ سی آر کا اطلاق مزید علاقوں پر ہمارے بنیادی حقوق پر چھاپہ ہے۔ جناب والا ۔ مرکزی اسمبلی میں بنیادی حقوق کا بل پاس ہو چکا ہے۔ اس میں یہ درست ہے کہ ایف۔سی آر کو تحفظ دیا گیا ہے لیکن ایف۔سی۔ آر کو ان علاقوں میں تحفظ دیا گیا ہے جن علاقوں میں ایف۔سی۔ آر پہلے لگا ہوا تھا اور جو علاقے ایف ۔ سی ۔ آر میں بنیادی حقوق کا بل پیش ہوتے وقت شامل تھے ۔ لیکن اب ایف ۔ سی ۔ آر کو مزید علاقوں پر نافذ کرنا یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ اور یہ کورٹ میں چیلنج ہو سکتا ہے ۔

میں پہلے معزز ممبران کی خدمت میں گذارش کر چکا ہوں کہ ایسے قوانین جو ہمارے بنیادی حقوق کے خلاف ہوں اور جن کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے ان کو اس ایوان میں زیر بحث لانا محض تضیع اوقات ہے اور پیسے کا ضیاع ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔ کیونکہ جناب والا ۔ جب یہ عدالت میں جائے گا تو یہ قانون نہیں ٹھہر سکیگا۔ اس لئے میں گذارش کرونگا کہ ایف ۔ سی ۔ آر کو مزید علاقوں پر جو مسلط کیا جا رہا ہے وہ خلاف قانون ہے اور اس آرڈیننس کو پاس نہ کیا جائے بلکہ اس کو واپس لے لیا جائے گا ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ کی خدمت میں سیکشن ۴ پڑھتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You have three minutes more.

Mian Muhammad Akbar : No Sir. There is no time-limit. I am speaking on a piece of legislation, Sir. There has been a convention in this House, Sir, that there is not time-limit on a speech.

Mr. Senior Deputy Speaker : It is also a convention to get the legislation through.

Mian Muhammad Akbar : We can sit in the evening.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please try to finish.

Mian Muhammad Akbar : It can't be finished. There are so many speakers.

Mr. Senior Deputy Speaker : They will have their own time.

Mian Muhammad Akbar : I will request you to let me make my submission in full.

Mr. Senior Deputy Speaker : Three minutes.

Mian Muhammad Akbar : No Sir, not three minutes.

سیکشن ۴ ہے ۔

Section 4: "In section 5 of the said of Act, in sub-section (1) for the words 'not less than thirty and not more than fifty' the words not less than sixty and not more than one hundred' shall be substituted."

تو اس کے ساتھ ہی جناب والا ۔ سیکشن ۵ پڑھتا ہوں ۔

Section 5 : "In section 7 of the said Act, the words 'in the language that is understood by such member' shall added at the end."

پہلے جناب والا ۔ ۳۰ سے لیکر ۵۰ تک تعداد رکھی گئی تھی اسوقت ضلع میں جرگے کے ممبروں کی ۔ اب اس آرڈیننس کے ذریعہ تگنی کر دی گئی ہے یعنی اب وہ تعداد ۶۰ سے ۱۰۰ تک کر دی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ویسٹ پاکستان کریمنل لا امنڈ منٹ بل اپنے سیاسی مخالفوں کو کچلنے کیلئے استعمال ہو رہا ہے اور جو جرگے بنائے جا رہے ہیں ان میں جو ممبران ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سنہرا موقع ہے اور ہم جرگے میں شامل ہو کر اپنے سیاسی مخالفین کو نیچا دکھا سکیں گے ۔ اور جو خوش قسمتی سے جرگے میں آ گئے ہیں وہ مطمئن ہیں لیکن جو نہیں آسکے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بھی جرگے میں شامل کیا جائے ۔ جناب والا ۔ سرکاری لیگ کے افسران کے درمیان جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے اور وہ اصرار کر رہے ہیں کہ ہمیں بھی جرگے میں شامل کرو۔ تو ان کو accommodate کرنے کیلئے اور جرگے میں job مہیا کرنے کیلئے یہ تعداد ۳۰ اور ۵۰ کے بجائے تگنی یعنی ۶۰ اور ۱۰۰ کر دی گئی ہے۔

اب جناب والا ۔ جرگے میں ممبر بناتے وقت کسی قابلیت کا خیال نہیں رکھا جاتا ، کسی علمی معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا ۔ اسلئے اکثر اور بیشتر جرگے کے ممبران ان پڑھ اور جاہل مطلق ہیں ۔ جناب والا ۔ پہلے پراویزن تھا کہ حلف نامہ جو تھا وہ انگریزی میں پڑھا جاتا تھا۔ اب بیچارے ممبران ایسے آئے ہیں جو انگوٹھا ہی لگا سکتے ہیں ۔ تو سیکشن ۵ کے ذریعے انکو مطمئن کر دیا گیا ہے اور یہ پراویزن کیا گیا ہے کہ جرگے کے ممبران اس زبان میں حلف اٹھائیں گے جو زبان وہ سمجھتے ہیں ۔ اسطرح جناب والا۔ قومی زبان اردو کا بھی نہیں خیال رکھا گیا کیونکہ بعض ممبران اردو میں حلف نہیں اٹھا سکتے وہ اردو نہیں سمجھتے۔ جو زبان پشتو ، سندھی یا پنجابی وہ سمجھتے ہیں ان میں انکو اجازت دیگئی ہے کہ وہ حلف اٹھائیں اور ان ان پڑھ ممبروں

سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور شاید ان پڑھ ممبر جرگے میں شامل کرنے کیلئے راستہ ہموار کیا جا جاسکے ۔

تو یہ ہے جناب سیکشن ۴ اور سیکشن ۵ کا مدعا ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ میں اس ترمیمی آرڈیننس کا سیکشن ۸ آپکی خدمت میں پیش کروں گا ۔ تو اس میں جناب والا ۔ سیکشن ۱۱ کے متعلق یہ ہے :—

Section 8 of the Ordinance—

"In Section 11 of the said Act, in sub-section (1), the following explanation shall be added at the end:-

"Explanation—For the purpose of award of a sentence under this sub-section 'an offence punishable with death or transportation for life or imprisonment for a term exceeding fourteen years, shall be deemed to be an offence punishable with rigorous imprisonment up to fourteen years.' "

Sir, mark the words "up to fourteen years".

It is very important.

تو اس کا جناب والا ۔ مطلب یہ ہوا کہ اب اس قانون کی رو سے اس جرم کے لئے جسکی عام قانون کے تحت سزائے موت ہے یا عمر قید کی سزا ہے یا ۱۴ برس کی سزا ہے اب یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ سزا نہ پھانسی دی جا سکتی ہے نہ عمر قید دی جا سکتی ہے اور نہ ۱۴ سال سے زیادہ دی جا سکتی ہے بلکہ ۱۴ سال تک بھی دینا ضروری نہیں سمجھا گیا ۔ الفاظ ہیں ۱۴ سال زیادہ تک ۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال ۔ دو سال دس سال یا ایک دن بھی ہو سکتی ہے ۔ تو جناب والا— یہ جو سیکشن ہے خاص طور پر یہ عادی مجرمان کی بہت حوصلہ افزائی کرے گا کیونکہ وہ مجرمان اور ایسی سوسائیٹی کے مجرم جو گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں وہ نہیں ڈریں گے ۔ جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ پھانسی نہیں مل سکتی اور زیادہ سے زیادہ قید ۱۴ سال ہو سکتی ہے اور عین ممکن ہے کہ دو چار سال میں چھٹکارا بھی ہو جائے تو

جناب والا— وہ Uncontrollable ہو جائیں گے اور ان کے لئے کوئی ایسی چیز یا خطرہ یا خوف نہیں ہوگا ۔ تو وہ بہت بری پراویژن ہے جو اس آرڈیننس میں ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں سیکشن ۹ پیش کرونگا تو اس میں جو اصل قانون ہے ۔ جناب والا ۔ اس میں ترمیم کی گئی ہے اور اس کے سیکشن ۱۳/۱۴ اور ۱۶ کی بجائے نئے سیکشن جناب والا— ایزاد کئے گئے ہیں ۔ سیکشن ۱۳/۱۴ میں جناب والا ۔ کی خدمت میں سناؤں گا جو اصل قانون ہے ۔ اسکا سیکشن تیرہ اور چودہ ۔ سیکشن تیرہ ہے جناب والا :—

"Security and good behaviour, etc.

(1) where the District Magistrate is satisfied that any person within his district.

(*a*) has a blood-fued; or

(*b*) has occasioned cause of quarrel likely to lead to blood-shed, the District Magistrate may, by order in writing, require such person to execute a bond, with or without sureties (not exceeding two in number), for his good behaviour or keeping the peace, as the case may be.

(2) No person shall be required to execute a bond under this Section for a period exceeding one month, save on the recommendation of the Tribunal after an inquiry made in the manner provided in Section 15."

تو جناب سیکشن ۱۵ govern کرتا ہے کہ وہ Procedure of Enquiry کیا ہے :—

"Procedure of Inquiry—The inquiry for the purposes of sub-section (2) of Section 13 or Section 14 shall be conducted in court in such manner as may be prescribed,"

Sir, the important word to be marked here is 'court'.

تو جناب والا— یہاں جو خاص لفظ آپ کے غور اور توجہ کا طالب ہے وہ ہے کورٹ۔ پہلے انکوائری کسی کورٹ کے ذریعے سے ہونی ضروری تھی اور اس ذریعے سے سزا دیجا سکتی تھی کہ مجرم سے بانڈ طلب کیا جا سکتا تھا یا اس کو جیل میں بھیجا جا سکتا تھا ۔ تو اس کی بجائے سیکشن ۹ میں

جناب والا— اس کی ترمیم کر دی گئی ہے۔ اور یہ لفظ لکھا گیا ہے جناب والا ۔ میں پڑھونگا ۔ آگے جناب والا— نمبر ۲ پر ہے۔

Section 9 of the Ordinance lays down —

"9 (2) No person shall be required to execute a bond under this section for a period exceeding one month, save on the recommendation of the Tirbunal to be constituted in the manner provided in section 4 and 6."

تو جناب والا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ سیکشن ۴ اور ۶ کیا ہیں ۔ سیکشن ۴ اور ۶ میں جناب والا ۔ عدالتوں کو بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں اور یہ ہم پر جناب والا ۔ پھر سے ٹریبونل مسلط کر دئیے ہیں ۔ یعنی ٹریبونل جس شخص پر کوئی الزام لگاتا ہے پہلے اسکی انکوائری جناب والا ۔ ڈی ایم نے اپنے کورٹ میں کرنی تھی ۔ تو اب وہ سیکشن ۴ اور ۶ کے ذریعے Govern ہو گی ۔ جناب والا ۔ سیکشن ۴ Constitution of the Tribunal متعلق ہے۔

تو جناب والا ۔ یہ انکوائری ٹریبونل کے سپرد کر دی گئی ہے۔ مجھے پتہ نہیں لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں جناب والا ۔ کہ اب عدالتوں کی بجائے انکوائری کے اختیارات ٹریبونل کو دے دیں گے۔ جہاں پر کہ Hear-say پر فیصلے ہو سکتے ہیں اور نہ کوئی وکیل پیش ہو سکتا ہے۔ جناب والا ۔ نہ کوئی گواہ پیش ہو سکتا ہے۔ تو خطرہ ہے کہ بیگناہ کو سزا ملے گی ۔ ایک اور بوالعجبی جناب والا ۔ اس میں یہ ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ ان آرڈیننسوں کے ذریعے سے کیا کیا کرشمے ظہور پذیر ہو سکتے ہیں تو میں سیکشن ۱۴ پڑھونگا اور گذارش کروں گا کہ وزرا کرام بھی اس پر غور فرمائیں اور اسکو غور سے سنیں—یہ جو ترمیمی آرڈیننس اسکا سیکشن ۱۴ ہے جو میں نے ابھی پڑھا ہے اس میں ٹریبونل ہو گا ۔

Section 14 of the Ordinance says:—

"14. Where a blood-fued or other cause of quarrel likely to lead to blood-shed exists, or in the opinion of the District Magistrate, is likely to arise between the two families or factions the District Magistrate may, on the recommendation of the Tribunal to be constituted in the manner provided in section 4 and 6, by an

order in writing, with reason, therefor, require all or any of the male adult members of both families or factions or of either family or faction to execute a bond with or without sureties, for keeping the peace, during such period, exceeding three years, as he may fix."

یعنی یہ لکھنا چاہئیے تھا Not exceeding 3 years مگر لکھا ہوا ہے Exceeding three years تو اس آرڈیننس کے ذریعے سے ہم زیر زبر کی ترمیم نہیں کر سکتے ۔ تو جناب والا ۔ میں دیانتداری سے محسوس کرتا ہوں کہ "NOT" کا لفظ جو ہے وہ ایک Omission ہے لیکن جو لفظ اس آرڈیننس کی رو سے ہے وہ Exceeding three years ہے ۔ پھر جناب والا ۔ اس آرڈیننس کے ذریعے سے جس قسم کی ضمانت یا بانڈ طلب کیا جائے گا اس کی میعاد لازمی طور پر تین سال سے زیادہ ہو گی کیونکہ اب لفظ "NOT" تو ایزاد نہیں کر سکتے جو کہ قانون کا مطلب ہے اور میں ایمانداری سے ماننے کو تیار ہوں کہ "NOT" کا لفظ Omission ہے ۔ پھر جناب والا ۔ اس آرڈیننس کی اور بھی بوالعجبیاں بتاتا ہوں ۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جب کسی سے بھی بانڈ طلب کیا جائیگا تو اس کی میعاد تین سال سے زیادہ ہو گی ۔ چاہے دس بیس ۵۰ سال کے لئے ہو جائے ۔ اس کے علاوہ کسی اور قانون کی یہ منشا ہرگز نہیں کہ وہ تین سال سے زیادہ ہو مگر اب تین سال سے زیادہ لازمی طور پر ہوگی اور یہی قانون کا منشا ہو گا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Please wind up.

میاں محمد اکبر— میں چھوڑتا ہوں جناب والا ۔ کرمانی صاحب ا کتا گئے ہیں ۔ میں مختصر کروں گا ۔

جناب والا ۔ یہ سیکشن ۱۶ ہے اس میں جو اورجنل قانون ہے اس کی سیکشن ۲۸ میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے ۔ یعنی اے تا ڈی تک ۔ ۲۸ (سی) جو ہے وہ جناب والا ۔ یہ ہے ۔

"For the purpose of sections 191 and 201 of the Pakistan Penal Code, proceedings under this Act before a Tribunal shall be deemed to be judicial proceedings."

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی ٹریبونل کے سامنے شہادت دے رہا ہو وہ ٹریبونل جوڈیشل کورٹ تصور ہو گی ۔ اگر وہ غلط بیانی کرتا ہے یا دروغ گوئی کرتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے ۔ بادی النظر یہ پرویژن بہت اچھی ہے کیو نکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا طور پر ڈسکرج کیا جا رہا ہے کہ دروغ گوئی نہ کریں ۔ لیکن اس میں ایک سخت خطرہ مضمر ہے کہ عام حالات میں ٹریبونل کو کورٹ نہیں سمجھا جاتا وہ چاہے hear-say سے کسی کا فیصلہ کر دیں ۔ یا بغیر کسی evidence record کرنے کے فیصلہ کر دیں کیونکہ Evidence Act جو ہے وہ اس قانون پر حاوی نہیں ہوتا ۔ اگر کوئی آدمی غلط بیانی کرے تو وہ جوڈیشل کورٹ تصور ہو گی ۔ اس میں مجھے یہ خطرہ نظر آرہا ہے کہ جب حکومت کا کوئی اپنا منظور نظر کسی جرگہ کے مقدمہ میں پھنس جاتا ہے یا جب کوئی آدمی جرگہ میں پھنس کر توبہ کر لیتا ہے اور وہ سرکاری لیگ پر ایمان لے آتا ہے یا حکومت پر ایمان لے آتا ہے تو اسکے گواہاں کو اس سیکشن کی روسے ڈرایا جائیگا کہ اگر تم نے کوئی بھی شہادت اسکے برخلاف دی تو تم دروغ گوئی میں دھر لئے جاؤ گے ۔ کیونکہ جہاں تک سزا دینے کا تعلق ہے کسی شہادتی کی شہادت دینے سے اسکو سزا مل سکتی ہے ۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ وہ کسی عدالت یا جوڈیشل عدالت کے سامنے گواہی دے رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے یا سچ کہا ہے ۔ کیا یہ بھی ٹریبونل کے سپرد ہو گا ۔ جناب اس سے آگے پرویژن ۲۸ ۔ (اے) میں ہے وہ بھی ٹریبونل کے سامنے جائے گا کہ کسی آدمی نے دروغ گوئی کی ہے یا نہیں ۔ تو مجھے قوی خدشات ہیں کہ اس ضمن میں اگر کوئی ایسا آدمی جرگہ کے سامنے بطور ملزم پیش ہو جسکو حکومت یا ہمارے افسران بچانا چاہتے ہوں تو اس سیکشن کو استعمال کیا جائیگا اور ڈرایا جائے گا کہ اگر تم نے شہادت دی تو اس میں دھر لئے جاؤ گے ۔

جناب والا ۔ ایک سیکشن اور ہے وہ سیکشن ۲۸ ۔ ڈی ہے ۔ یہ بڑا

اچھا سیکشن ہے ۔ اب میں اس آرڈیننس کی تعریف کرنے لگا ہوں ۔ اس میں یہ پروویژن ہے کہ جرگہ کے سامنے اگر کوئی ملزم ہے یا کسٹڈی میں ہے۔ یا جیل میں ہے اسکو ضمانت پر رہا کر دیا جائے ۔ ضمانت لی جا سکتی ہے۔ بانڈ لیا جاسکتا ہے۔ Bond with surety اور without surety اسکو چھوڑا جا سکتا ہے۔ جناب والا ۔ سب سیکشن ۸ ملا حظہ ہو۔

Sub-section (8) of Section 28-D is:—

"The District Magistrate may cause any person who has been released under sub-section (2) to be arrested, and may commit him to custody."

بغیر کوئی reason بتائے یعنی اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پھر ناراض ہو جاتا ہے تو کسی وجہ کے بغیر یا کوئی وجہ ریکارڈ کئے بغیر جس ملزم کو اس نے خود ضمانت پر چھوڑا ہے اسکو پھر جیل میں بھیج سکتا ہے۔

جناب والا ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور معزز ممبران کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ میری گذارشات کی روشنی میں یہ دیکھیں کہ آیا یہ آرڈیننس اس قابل ہے کہ اسے آپ منظوری دیں۔

COMMUNICATION REGARDING ARREST OF ALLAMA ABDUL HAQ, M.P.A.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have received the following communication from the Deputy Inspector General of Police, Special Branch, West Pakistan :—

"This is to inform you that Mr. Abdul Haq, M.P.A., has been arrested under section 3 of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance 1960 at 7-30 a.m. on 7th January, 1964. This arrest has been affected under the orders of the Provincial Government vide their detention order No. Sec. 97/SB, dated 4-1-64. He is being sent to Bahawalpur where he should committed to the custody of the Superintendent, Jail."

(Voices from Opposition Benches : Shame, shame.)

راؤ خورشید علی خان— ابھی میری اطلاع نہیں آئی ۔

ORDINANCES (*contd.*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Kirmani.

Minister of Agriculture : Sir, the question be now put.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : (Lahore V) : Sir, I had several ideas in my mind, but I am afraid, I will have to get rid of most of them for fear of lack of time. Therefore, I would confine only to four points, though I had a few more to urge.

Sir, this Ordinance should be disapproved because we find that the Government has now added five more offences to the long list of offences which are to be tried by the Tribunal. The attempt by this ordinance appears to be to entrust the trial of as many offences as possible; whereas it would have been much better if the Government had reduced the number of offences to be entrusted to the Tribunal for trial. Unfortunately this has not been done and this makes the Ordinance more black, more condemned and a reprehensible one.

The second point is that in section 3 previously in the original Act, the Commissioner, while referring the question of the guilt or the innocence of any accused person or persons to the Tribunal, was to give his reasons in writing. Now that portion has been deleted. Before this the Commissioner was bound under the law to give reasons while referring the case of a particular person to the Tribunal ; but now he will be referring the cases of the persons to the Tribunal without giving reasons. Can you by any stretch of imagination describe this amendment as an improvement upon the existing law ? Previously the Commissioner's hands were tied down. He had to think of the reasons, and if there was none he could not refer the case to the Tribunal. If he has to refer to the Tribunal he has to give reasons in writing. But now he is relieved of this obstacle, this check and he can aribitrarily now refer the cases of persons to the Tribunal. Why has this been eliminated? Only one idea comes to my mind and that is that our experience shows that only those cases are referred for trial to the Tribunal where the prosecution feels that it is no case, and it is a fit case for trial by a Tribunal and it is not a fit case for trial by the ordinary court. If these reasons should come out then the fear is that the Government may lose its dwindling popularity and they thought it expedient and proper not to ask or force the Commissioner to give reasons in writing so that nobody knows that why this case is being referred to the Tribunal.

The third thing is that in sections 13, 14 and 15 previously when a person was bound down and he was ordered to execute a bound, the period was about 3 years and more than one month, the Tribunal had to conduct an inquiry before this recommendation could be made to the District Magistrate. But now without holding the enquiry the Tribunal can make recommendations to the District Magistrate that so and so may be bound down for a maximum period of three years. In short under the previous law (the Principal Act) the enquiry by the Tribunal was necessary and essential before the tribunal could recommend to the District Magistrate that so and

so should be bound down for keeping peace in the area. But now it is up to the Tribunal to hold an enquiry or not to hold an enquiry. True, in case if the enquiry is held by the Tribunal an elaborate procedure will be followed. But it is upto the sweet-will of the Tribunal to hold an enquiry or not to hold an enquiry. Previously the set of law relating to this aspect of the matter was more reasonable. But now it has become absolutely unreasonable.

Then, Sir, the fourth objection is regarding the Amendment in Section 16. This also leads us to idea that it is more profitable to make laws through moving Bills in the House rather than resorting to this unknown, undemocratic and most-condemned method of promulgating the Ordinances.

Now, Sir, kindly appreciate that in this Ordinance they have substituted Sections 13, 14 and 15, and the substituted Section 14 is one-section. There is no sub-section. Kindly see that Section 16 speaks as if there are more than one sub-section in Section 14. This is very important.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : How long will Mr. Kirmani take?

Syed Ahmed Saeed Kirmani : The Law Minister is not taking it seriously.

As a protest I resume my seat, (Interruptions).

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, the House will be adjourned at 1-30, before that I would request that the question be put.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Very fond of doing that.

Minister of Agriculture : I have requested the Chair. You may carry on.

Mr. Senior Deputy Speaker : He has been on his legs hardly some minutes back.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : The only performance of reminding the Speaker.

Sir, in the original Section 14 there were two sub-sections. But now in the substituted Section 14 there is only one Section. There is no sub-section. But still Section 16 speaks as if there are two sub-sections in Section 14. I do not know whether the Law Minister has cared to appreciate my point. There should have been a consequential amendment also in Section 16 which unfortunately has not been done. That speaks of careless drafting. That speaks of poor drafting. That speaks that we can make fool-proof legislation provided the legislation is passed by this House by way of introducing Bills and passing through different stages and not by promulgating Ordinances because it is only a few people (i.e, the Law Department) who put their heads together and they have neither the field nor sufficient views before them that they can make it fool-proof. With the result now that in this

Ordinance there should have been a section which should have also amended Section 16 which unfortunately has not been amended.

With this submission I urge this House to throw away this piece of legislation which has not in any way improved the previous law on the point.

(*At this stage Mr. Iftikhar Ahmed Khan rose to speak.*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Nawabzada Sahib should be brief. He has already debated this matter sufficiently.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Sir, the Finance Minister has agreed to hold the session at 4 o'clock. Ask him.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—جناب میں نے تو خواجہ صاحب سے suggestion مانگی تھی (قطع کلامیاں)

Minister of Law : The members were committed to finish this.

Mr. Senior Deputy Speaker : If the House is agreed to extend the session for half an hour.....(Voices — yes sir). Then it is extended for half an hour—upto two o'clock.

مسٹر افتخار احمد خاں— (جھنگ) صدر گرامی - پچھلے سال اپریل میں ہم نے ترمیمی مسودہ قانون فوجداری منظور کیا تھا - اس وقت نہ صرف میرا اور میرے ساتھیوں کا بلکہ ساری قوم کا یہ خیال اور تصور تھا کہ یہ ہنگامی اور کالے قوانین غیر ضروری اور بیکار ہیں - ہم یہ محسوس کرتے تھے کہ پاکستان کے مسلمان اور عوام ان ارتقائی منازل پر پہنچ چکے ہیں جہاں ان کو مہذب اور متمدن کہا جا سکتا ہے - ہم سمجھتے تھے کہ جنگ آزادی لڑنے اور اس ملک کو حاصل کرنے کے بعد یہ قوم ایک قومیت کی پوری خصوصیات اور خوبیاں حاصل کر چکی ہے - اس لئے ہم محسوس کرتے تھے کہ ہمارے صوبے اور ملک کیلئے وہی قوانین اچھے اور مناسب ہیں جن کو مہذب اور متمدن لوگوں نے سالہا سال کی مسلسل جد و جہد اور کاوش کے بعد مرتب کیا ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: We have got an amending Act before the House. The law passed by the House cannot be questioned. Now you have to confine your speech to amendments only.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: (Jhang I) : I will confine, Sir.

اس لئے صدر گرامی ۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا جو نظریہ اور خیال اس وقت تھا ، وہی آج ہے ۔ اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس ملک کے عام قوانین ہی یہاں جرائم کو روکنے اور روز مرہ کا نظم و نسق چلانے کیلئے کافی ہیں ۔ اس کے باوجود حکومت نے وہ مسودہ قانون بھی منظور کیا اور سال بھر اسے عملی جامہ پہنا کر بھی دیکھا ۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اب مزید کونسی وجوہات اور حالات ہیں ۔ اور صوبے میں کونسی افراتفری اور بدامنی پھیلی ہوئی ہے جس کے پیش نظر اب اس قانون میں ایک ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ۔

صدر گرامی ۔ پچھلی بار ہم نے Main Act کی رو سے Evidence Act یعنی قانون شہادت کو خیر باد کہا تھا ۔ اور اب اس نئے آرڈیننس کے ذریعے ہم ضابطہ فوجداری کو خیر باد کہہ رہے ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ کونسی وجوہات ہیں اور وہ کونسے واقعات ہیں ۔ وہ کونسی بد امنی اور بد چلنی ہے جس کی بنا پر روز نت لئے جابر اور کالے سے کالے قوانین وضع کر کے اس ایوان کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں ۔

صدر گرامی ۔ میں آپ کے توسل سے ایوان کی توجہ چند خصوصی دفعات کی طرف دلاتا ہوں ۔ سب سے پہلی قابل اعتراض بات یہ ہے کہ جو میں نے کل بھی عرض کی تھی ۔ یعنی یہ کہ قبائلی علاقے اور غیر قبائلی علاقے کی تشخیص قومی وحدت کے خلاف ہے اور یہ پاکستانی نظریے کے خلاف ہے ۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے تھی کہ اگر ہمارے کچھ بھائی غیر متمدن ہیں یا وہ عام قانون سے ناواقف ہیں تو انہیں عام قانون کی طرف لایا جاتا ۔ ان کو ان کی طرف لانے کی کوشش کی جاتی اور ان کو عام قوانین سے مانوس کرایا جاتا ۔ لیکن افسوس کہ بجائے اس کے ہم ان کو مہذب قوانین کی طرف لاتے ۔ ہم پھر انہیں غیر متمدن اور کالے قوانین کی طرف لے جا رہے ہیں ۔

میں حیران ہوں کہ اس ایوان میں Tribal Area کے نمائندے موجود ہیں ۔ وہ یہاں لیجسلیشن میں حصہ لیتے ہیں اور ان کے ووٹوں سے قانون بنتے ہیں ان کی شمولیت سے قانون بنتے ہیں لیکن وہ اس کی مخالفت میں کچھ نہیں کہتے ۔ کیا وہ مسلمان نہیں ہیں کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں کیا ان کا علاقہ اس ملک کا حصہ نہیں ہے ۔ یہ دور آخر کب تک چلے گا ۔ Tribal Area کو انگریزوں نے اپنے حالات اور مفادات کے مطابق اور سامراجیت کو قائم رکھنے کے لئے الگ رکھا تھا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ تمیز کب تک چلے گی ۔

ذرا ایک لمحہ کے لئے توقف کیجئے اور سوچئے کہ آج ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اگر ان بھائیوں میں لا قانونیت ہے اگر ان میں قتل و غارت گری زیادہ ہے تو اس کا علاج یہ نہیں کہ آپ ان پر ایف سی آر لاگو کریں ۔ اصل میں ان کا علاج یہ ہے کہ آپ انکو پر امن اور مہذب قانون دیں ۔ نہ یہ کہ پولیس سٹیشن قائم کیں نہ پولیس کی چوکیاں قائم کریں بلکہ ان کو educate کریں اور ان کو یہ بتایا جائے کہ قتل و غارت گری بری چیزیں ہیں ۔ لیکن ہم یہ کرنے کو تیار نہیں بلکہ ایسا قانون بنانا چاہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ ان لوگوں پر ظلم و تشدد کیا جا سکے ۔

اب میں صدر گرامی ۔ PPRC کو abolish کرنے کے جو فوائد اور نقصانات ہوں گے وہ عرض کروں گا ۔ اس سے پہلے ملزم کو حق حاصل تھا کہ گواہوں کو re-summon کرا سکے ۔ اس کو یہ حق تھا کہ ان بیانات کو جو اس نے پولیس کے سامنے دئے تھے اس کی ایک کاپی لے سکے ۔ تاکہ ان بیانات کو تردید کر سکے جو وہ عدالت کے سامنے دے رہا ہو ۔ دنیا کے یہ بنیادی اور مسلمہ اصول ہیں جن کے بغیر کوئی قانون شہادت کوئی مقدمہ صحیح طور پر طے نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اس دفعہ کے ذریعہ سے PPRC کو abolish کر دیا ہے اور جو بنیادی حقوق کو بالکل

ختم کر دیا ہے اس آرڈیننس میں سب سے زیادہ قابل اعتراض بات یہ ہے۔ آپ سیکشن ۲۰ ملاحظہ فرمائیں۔

"20. Government and the Commissioner may, in exercise of their respective revisional jurisdiction exercise any of the powers conferred on an Appellate Court by sections 195, 423, 426, 427, 428, 435, and 439."

صدر گرامی۔ اس کا جو Main Act تھااس میں جو appelet powers کمشنر کو حاصل تھیں وہ حکومت کو حاصل نہیں تھیں لیکن صرف تین وجوہات کی بنا پر اور صرف تین grounds پر حکومت کمشنر کے آرڈر میں ترمیم کر سکتی تھی۔

۱۔ اگر کسی case کو وہ Tribunal کے سامنے پیش کرنے سے انکار کریں تو گورنمنٹ اس آرڈر کو upset کر سکتی تھی۔

۲۔ اگر کمشنر کسی کو سات سال کی قید دیتا تھا تو حکومت اس میں دخل دے سکتی تھی۔

۳۔ اگر کمشنر اس قید میں اضافہ کر دے جو ڈی سی یا جرگہ نے دی ہو تو اس وقت حکومت کو اختیار تھا کہ اپنے خاص اختیارات سے اس آرڈر کو set aside کر دے۔

اب یہ اختیارات جو حکومت کو دئے گئے ہیں یہ پہلے کمشنر کو حاصل تھے۔ اگر آپ پچھلے سیکشن کو ملاحظہ فرمائیں تو صدرگرامی۔ اس میں لفظ صرف کمشنر کا درج ہے اور اب نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے کمشنر کے لفظ کے ساتھ گورنمنٹ کا لفظ بھی درج کر دیا ہے۔

اس سیکشن میں دو دفعات ۴۳۵ اور ۴۳۹ ہیں جن میں ہائی کورٹ کو خاص اختیارات دئے گئے ہیں کہ اگر کوئی عدالت کسی ملزم کو بری کرتی ہے تو ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ کسی کی درخواست پر اس case کا

ریکارڈ منگا لے اور منگا کر اس پر مناسب آرڈر پاس کر دے ۔ یعنی Appeal against conviction کے لئے کسی عدالت کو حق حاصل نہیں تھا اور نہ کسی سیشن جج کو اختیارات حاصل تھے نہ کسی ڈی سی کو تھے بلکہ جو آدمی بری ہو گیا سو ہو گیا ۔ اور یہ اختیار صرف ہائی کورٹ کو حاصل تھا کہ کسی بری شدہ شخص کا case منگا کر مناسب احکامات جاری کرے ۔ ہائی کورٹ کو یہ خصوصی اختیارات حاصل تھے ۔ میں بہحیثیت وکیل آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ شاید کوئی rare case ہو گا جب ہائی کورٹ نے اپنے اختیارات استعمال کئے ہوں ۔ کبھی کئے ہی نہیں ۔ اب اس سب سے زیادہ غیر ذمہ دار حکومت اور سب سے زیادہ غیر نمائندہ حکومت کو یہ اختیارات سپرد کرنا انصاف کی مٹی پلید کرنا ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی الفاظ استعمال نہیں کر سکتا ۔

صدر گرامی ۔ حکومت کو اب اس آرڈیننس سے اختیار ہو گا کہ ایک ملزم کی اگر جرگہ کے پاس trial ہوتی ہے تو اسے بری کر دیا جائے ۔ اور اگر ڈی سی اس کو concur کرتا ہے تو حکومت اس case کو منگا سکتی ہے اور اس کو سزا دے سکتی ہے ۔ پھر کیا حالات ہوں گے اگر حکومت اس سیکشن کے ذریعہ political victimisation پر اتر آئے ۔ کبھی کسی حکومت نے مہذب دنیا میں مقدمات کے فیصلے اس طرح نہیں کئے اور نہ یہ اختیارات کسی حکومت نے assume کئے ہیں ۔ مگر یہ حکومت جو سب سے بد ترین حکومت ، سب سے زیادہ غیر نمائندہ حکومت ہے اس کو یہ اختیارات دینا ۔ ہائی کورٹ کے اختیارات دینا acquittal کے خلاف سزا دینے کے اختیارات دینا سب سے زیادہ objectionable بات ہے ۔ اور میں اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: You have finished, I think.

مسٹر افتخار احمد خاں — نہیں صدر گرامی ۔ میں ایک عرض اور کروں گا ۔

میاں محمد اکبر صاحب نے فرمایا تھا کہ false evidence کے لئے بھی جرگہ کو powers دی گئی ہیں ۔ یہ کتنا اہم مسئلہ ہے جہاں قتل کے مقدمات جرگہ سماعت کر سکتا تھا وہاں اب جھوٹی شہادت کا مقدمہ بھی اس کے سپرد کرنا بظاہر اتنا سخت معلوم نہیں ہوتا لیکن صدر گرامی۔ بہحیثیت وکیل کے آپ محسوس کریں گے کہ آج پولیس ہر case کے لئے جھوٹی گواہ لاتی ہے۔ اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ عدالت میں گواہ آنے کے بعد اپنے فرض کو محسوس کرتے ہیں کہ حلف لینے کے بعد وہ جھوٹی گواہی دینا نہیں چاہتے لیکن اس سیکشن کے بعد جب گواہ کو یہ معلوم ہو گا کہ پولیس نے خواہ میں سچ کہوں یا جھوٹ میرا چالان بھی جرگہ کے سامنے کر دینا ہے تو پھر جرگہ کے سامنے سچی گواہی دینے کا کوئی chance نہیں رہ جاتا ۔ اس سیکشن کے ذریعہ جھوٹ بولنے یعنی دروغ گوئی کے مقدمات کو جرگہ کے سپرد کرنا نہایت ہی مضحکہ خیز اور افسوس ناک بات ہے۔

اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ جرگہ کے ممبران میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ کیا کسی نے سنا ہے کہ کسی ضلع میں کتنے جرگہ بن چکے ہیں یا ممبران کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ آپ نے پچاس جرگے بنائے تھے ۔ میں کہتا ہوں کہ دس جرگے بہ یک وقت کام کر سکتے ہیں۔ جرگوں میں ممبران کی تعداد بڑھانے کی کیا ضرورت ہے ۔ یا تو آپ جرگہ کی ممبری کو وہی خاں بہادری کی طرح یا وہی "Sir" سر یا وہی درباری کی طرح سے استعمال کرنا چاہتے ہیں وگرنہ واقعات کو اگر دیکھا جائے تو کسی اخبار میں یہ نہیں آیا اور نہ ہی اس حکومت کے پاس کوئی شہادت موجود ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ جرگہ کے ممبران کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ کسی ڈی سی نے نہیں لکھا کہ ممبران کی تعداد زیادہ کی جائے ۔

یہ از خود ۸ مہینہ میں انہیں کیسے خیال آ گیا کہ ممبرون کی تعداد بڑھائی جائے اس لئے سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ یہ حکومت اپنے حلقہ بگوشوں کو ، اپنے پسندیدہ لوگوں اور خوش آمدیوں کو accommodate کرنا چاہتی ہے۔ اور محض سیاسی رشوت کے طور پر

اس تعداد کو بڑھایا گیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Is that all ?

مسٹر افتخار احمد خاں— صدر گرامی ۔ باتیں تو بہت تھی ۔ اب چونکہ آپ کا ارشاد ہے اس لئے ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں کیونکہ آپ کو ناراض کرنا میں غیر مناسب بات سمجھتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Mr. Hamza. But the Member should try to be brief.

Mr. Hamza: Sir, I will try to be brief but.....

Mr. Senior Deputy Speaker : I may not be disposed to fix the time limit but the Chair may be disposed to put the question at any time.

مسٹر حمزہ—(لائل پور ۔ ۶) جناب سپیکر ۔ پچھلے سال ایک منحوس دن اخبار میں مغربی پاکستان اسمبلی کنوینشن پارٹی کی طرف سے اس فیصلے کی اشاعت ہوئی ۔ کہ پارٹی F.C.R. کو منسوخ کریگی ۔ اور اسی دن اتفاقیہ ایک عجیب بات ہوئی وہ یہ کہ بڑی سرکارنے جب کہ وہ لائل پور کے دورے پر تشریف لے گئے تھے ۔ اخباری نمائندوں کو بتایا کہ F.C.R. بہت اچھا قانون ہے اور ملک کے لئے مفید ہے۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ اس ملک کی آبادی کو تلخ تجربہ ہے کہ سیاسی پارٹیوں اور خصوصاً گورنمنٹ کی سیاسی پارٹی کے فیصلے کو ادنیٰ قسم کی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ہم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ فیصلہ بڑی سرکار سے مشورہ کئے بغیر ہوا ہے۔ لہذا اب جو کچھ ہو گا وہ بڑی سرکار کی رائے اور فیصلے کے تابع ہو گا ۔ جس کی رائے کو احکام ربانی کےسامنے بھی یہ پارٹی ٹھکرانے کے لئے تیار نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ حالات نے یہ بتایا کہ ہمارے وہ خدشات اور اس تضاد بیانی سے جو نتائج ہم نے اخذ کئے تھے ، درست ہیں۔ اور اس ترمیمی قانون سے مزید عیاں ہو گیا ہے کہ بڑی سرکار جس کے احکام کو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ، احکام ربانی سے بھی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ آج

اس کو عملی طور پر اپنایا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ اُن علاقوں میں کہ جہاں F.C.R. پہلے نافذ تھا۔ اور جہاں سے انہوں نے کچھ عرصہ پہلے اسے ہٹایا تھا، ان علاقوں میں عوام الناس کی آواز کو کچلنے کے لئے اس قانون کے ذریعے اپنا تسلط قائم رکھیں۔

جناب سپیکر۔ جہاں تک اس ترمیمی آرڈیننس کی دفعہ ۴ کا تعلق ہے۔ عام طور پر کہا جاتا تھا کہ آج کل لوگوں کو نوازنے کے لئے کاروباری اجارہ داری روٹ پرمٹ اور لائسنس بطور Bait استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس گورنمنٹ نے بغیر کسی معقول وجہ کے ممبران جرگہ کی تعداد بڑھانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یہ انتہائی مفید مطلب چیز ہے۔ اور سیاسی زندگی کو مزید پراگندہ کرنے کے لئے انتہائی اہم ہتھیار ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے جرگے کے ممبران کو انگریزی زمانے کے ذیلداروں اور خطابات کی جگہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس میں نرا ایڈمنسٹریشن کا قصور نہیں بلکہ موجودہ بر سر اقتدار پارٹی اپنے خاص آدمیوں کو جرگے کے ممبران نامزد کروانا چاہتی ہے۔ انہیں نامزد کروانے کے لئے مقامی افسران کو ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ اور انہوں نے اس طریقے سے ان خوشامدی لوگوں کو جنہیں اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنا ہے، نوازنے کے لئے نیا طریقہ یہ نکالا ہے۔

جناب سپیکر۔ ترمیمی آرڈیننس کے سیکشن ۵ میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ ممبر اپنی زبان میں حلف اُٹھائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جرگے کے ممبر سے ایک بے ایمانی کو ایمانداری سے کرنے کا وعدہ لینا بالکل بے معنی ہے۔ یہ تو اسی طرح ہے کہ جیسے بعض چور چوری کا مال آپس میں بانٹنے کے لئے وعدہ کر لیں اور ہم کہیں کہ چوری کے مال کو تقسیم کرنے کے لئے چور نے وعدے کو ایفا کیا ہے اس قسم کے قوانین اور ایمان کی آپس میں دشمنی ہے یہ ایمان کے ساتھ دشمنی ہے۔ کہ اس قسم

کے قانون کو ملک میں نافذ کیا جائے ۔ آپ کے سامنے یہ چیز بین طور پر آچکی ہے۔ کہ یہ گورنمنٹ اس قانون کو جو قرآن کی نص کے ، اس کے Fundamentals کے یا اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات کے بھی خلاف ہے ، کو بھی ہم پر ٹھونسنے کے لئے تلی ہوئی ہے

جناب سپیکر ۔ جہاں تک اس ترمیمی آرڈیننس کی دفعہ ۱۶ کا تعلق ہے ۔ جناب حبیب اللہ خاں سعدی نے کیا خوب کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ فسق و فجور اور بد اخلاقی کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے ۔ لیکن میرے نزدیک گورنمنٹ اُن لوگوں کو جو کہ ان برائیوں کو ختم کرنے کے لئے جان کی بازی لگائے ہوئے ہیں ، ان کو جیلوں میں ڈالنا اور غدار ٹھہرانا اپنا فرض اولین سمجھتی ہے ۔ اور اس سے زیادہ بد قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ جب قرآنی احکامات کی تفسیر اور اس کے معانی بیان کرتے ہیں تو ان کے ساتھ اپنی طرف سے من گھڑت معانی بھی attach کر دیتے ہیں ۔ جیسا کہ اس سیکشن کے قرآنی احکامات کے خلاف ہونے کے باوجود ووٹ دیتے وقت ہماری گورنمنٹ پارٹی کے بہت سے ممبران نے اس کا عملی طور پر ثبوت دیا ہے۔

جناب سپیکر ۔ سیکشن ۱۶ کے سب سیکشن ۲۸ (b) (ii) میں یہ دیا گیا ہے ۔ کہ . . .

"The composition of an offence under this section or section 28 shall have the effect of acquittal of the accused with whom the offence has been committed."

Mr. Senior Deputy Speaker : No repetition.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے ۔ عام عدالت کوزیر دفعہ ۴۹۷ Criminal Pocedure Code عورتوں، نابالغوں اور بوڑھے لوگوں کو جن کے خلاف دفعہ ۳۰۲ مقدمہ دائر ہو ضمانت پر چھوڑنے کا اختیار ہے ۔ لیکن اس ترمیمی آرڈیننس کے تحت ٹریبونل کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ وہ اس قسم کے لوگوں کو ضمانت پر رہا کرے ۔ قانون کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے ۔

کہ اس وقت تک جب تک کہ کسی شخص کو مجرم ثابت نہ کیا جائے ، اس کو بے گناہ تصور کیا جائے ۔ اور خاص طور پر اتنے سنگین جرم میں کہ جس میں انسانی جان ضائع ہوئی ہو ، یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ نابالغ، بوڑھے اور عورتوں سے نرمی کا سلوک کیا جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ترمیمی دفعہ قانون کے زرین اصولوں کے خلاف ہے ۔

(اس مرحلہ پر راؤ خورشید علی خاں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے) ۔

Minister of Law : Sir, I move : That the question be now put.

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Khurshid, I will not give more than five minutes.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری-۳)—بڑی مہربانی ۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ کل میں یہاں ہونگا یا نہیں ۔ اس آرڈیننس میں یہ چند چیزیں ہیں ۔ جو میرے نقطۂ نظر میں زیادہ قابل اعتراض ہیں کہ کوئٹہ اور قلات بھی اسمیں شامل کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ اس سے پہلے پچھلے سال جو قانون آیا تھا ۔ اس میں اس بات کی تشریح کی گئی تھی کہ وہاں کے لئے اس کو ایک سال کے لئے exclude کیا جاتا ہے ۔ لیکن اب اس پر بھی F.C.R. کا اطلاق کر دیا گیا ہے ۔ اسکے علاوہ اسمیں ایک بات یہ ہے کہ اس سے پہلے جب کسی کیس کو ٹریبونل یا جرگے کے سامنے پیش کرنا ہوتا تھا ۔ یا دوسری شکل میں عام عدالتوں سے کسی کیس کو نکالنا مقصود ہوتا تھا ۔ تو کمشنر صاحبان کے لئے یہ لازمی تھا ، کہ وہ ایسا کرنے کی وجوہات بھی بتائیں ۔ لیکن اب یہ پابندی اٹھا لی گئی ہے ۔ گویا وہ اپنی من مانی سے جو کچھ بھی کرنا چاہیں ، وہ کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ وجوہات بتانے کی پابندی ہی ہٹا لی گئی ہے ۔

اسکے بعد تیسری بات یہ ہے کہ اسے Evidence Act سے تو پہلے ہی محفوظ کر لیا گیا تھا ۔ اب Criminal Procedure Code کے جو ضابطے ہیں ۔ اسکو بھی اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے ۔ یعنی وہ مادر پدر آزاد طریقے پر Justice کو administer کریں گے ۔ اسکے علاوہ جو قابل اعتراض لاء ہے ۔

وہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے جن جرائم کی سزائیں رکھی تھیں۔ انکو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے اس قسم کی سزائیں رکھی ہیں جو شریعت کی بالکل نفی کرتی ہیں۔ اور قتل کے متعلق تو واضح طور پر یہ بات آئی ہے۔ کہ اسکی سزا موت ہی ہے۔ اور یہی صرف بتاتے وقت قرآن کریم میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ

"ولکم فی القصاص حیوۃ"

جس معاشرے میں قتل کی سزا موت یا خون بہا نہیں ہے اس پر مرض موت طاری ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی معاشرہ زندہ رکھنا چاہتے ہو اور اپنے اندر زندگی پیدا کرنا چاہتے ہو تو قتل کی سزا موت یا خون بہا کرنا چاہئے۔

اسکو نظر انداز کرکے معاشرے کو مار رہے ہیں اسکو زندگی سے محروم کر رہے ہیں۔ اب جناب والا۔ آخری بات قتل کیطرف یہ ہے کہ زنا کو Compoundable قرار دیکر زنا کی حوصلہ افزائی کی کوشش کیگئی ہے۔ جناب والا۔ شریعت کے اندر یہ نہایت واضح باتیں آئی ہیں کہ جو معاشرہ زنا جیسے جرم میں مبتلا ہو جائے اس پر ذلت و رسوائی اور بزدلی مسلط کر دیجاتی ہے وہ کبھی ہمت کیساتھ اغیار کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جناب والا۔ بعض لوگوں پر تو اس قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں کہ وہ بیرونی طاقتوں سے مدد حاصل کر رہے ہیں اور روپیہ حاصل کر رہے ہیں لیکن اسکے مقابلے میں زنا کو کھلی چھٹی دیجا رہی ہے۔ اور معاشرے کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف تو ناجائز اور بے بنیاد الزامات لگائے جا رہے ہیں زنا کو کھلی چھٹی دیجا رہی ہے اور اسطریقہ سے اس ملک کو مزید تباہی میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ اسکے بعد آخری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ جناب جمہوری طرز میں اعتماد نہیں رکھتے اور جمہوری طریقہ پر وہ قوم کے حکمران نہیں بنتے تو انکی پھر یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ آمریت قائم کریں اور ایک پارٹی کی آمریت قائم کریں اس قسم کے حکمرانوں کا ہمیشہ یہ طریقہ ہوتا ہے کہ وہ عام ملکی عدالتوں سے خائف ہوتے ہیں اور

دوسرا انکا کیا نشانہ ہوتا ہے کہ ہم خدمت کر رہے ہیں تو جناب والا ۔ ایک جمہوری طرز پر کام کرنے والے حکمرانوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ وہ عام ملکی عدالتوں سے ڈرتے ہیں وہ عام جمہوری عدالتوں سے ڈرتے ہیں اور جمہوری اور سیاسی سرگرمیوں سے ڈرتے ہیں اس واسطے اس ملک میں یہاں ڈکٹیٹر شپ قائم کیجارہی ہے اور بقیہ جو سیاسی جماعتیں ہیں انکو ختم کیا جا رہا ہے اور بد ترین قسم کی ڈکٹیٹر شپ قائم کیجارہی ہے۔ عدالتوں پر سے اعتماد ختم کیا جا رہا ہے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will put the closure motion.

The question is

That the question be now put.

(*The motion was carried*)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 24th November 1963.

(*The motion was carried.*)

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—باقی جو دو آرڈیننس ہیں وہ ہم نہیں کر رہے ہیں۔ وہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

Khawaja Muhammad Safdar : One was moved and the other was never moved in this House. The one that was moved, should be withdrawn.

Minister of Law : We are not going to withdraw the Ordinances. As the Leader of the House has said, they will lapse as soon as the clock strikes two.

وزیر خزانہ—جناب ہماری پارٹی نے یہ خیال کیا تھا کہ جس طریقہ پر یہ رکھا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے We might bring bill

خواجہ محمد صفدر—جناب پریکٹس یہ ہے کہ جو موشن Move کیا جاتا ہے وہ واپس لیا جاتا ہے۔ یہ زیر بحث تھا اور Move ہو چکا تھا۔

Minister of Finance : Do you press for it ?

Khawaja Muhammad Safdar : No, no, I do not press for it. I am immensely happy that you have withdrawn these black laws.

Mr. Senior Deputy Speaker : The procedure is to move a motion for withdrawal.

Minister of Law : We do not want to move a motion for withdrawal.

Mr. Senior Deputy Speaker : Then the debate will continue.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—اگر آپ اسپر ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے ۔

It will continue upto 2 o'clock and not beyond that and if by 2 o'clock there is no closure motion it will automatically lapse.

ہمیں اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اسکے متعلق ہم رائے نہیں دیتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر— اسمیں بہت سی غلطیاں تھیں ۔

The Muslim Personal Law (Shariat) (Amendment) Ordinance 1963.

(*Resumption of discussion*)

Mr Senior Deputy Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the Muslim Personal Law (Shariat) (Amendment) Ordinance 1963.

Yes, Mr. Abdur Raziq Khan.

مسٹر عبدالرازق خاں (مردان۔ ۳)— میں جناب مسلم پرسنل لا پر بولنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ مسلم پرسنل لا امنڈمنٹ آرڈیننس جو اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس میں ترمیم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جائیدادیں جو کہ بیوگان کے قبضے میں رواج کے قانون کے مطابق آگئی تھیں اور اسکے متعلق سنہ ۱۹۶۲ء میں ایک قانون منظور کیا گیا تھا جسکی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ وہ جائیدادیں از روئے شریعت تقسیم ہونی تھیں اور ان بیوگان کا جو حصہ ہے وہ انکو ملا ہے اور باقی جو جائیداد ہے وہ انکے ورثاء میں تقسیم ہو ۔ یہ ترمیم جو اسوقت اس ایوان میں پیش ہے اسمیں ان جائیدادوں کو جو ان بیوگان کے قبضہ میں ہے تحفظ دیا گیا ہے جناب والا ۔ یہ سراسر شریعت کے خلاف ہے جناب والا ۔ یہ غیر شریعی اور غیر اسلامی ترمیم ہے۔ اسلئے میں یہ تجویز

کرونگا کہ اس قسم کے غیر شریعی قانون کو اس ایوان میں پیش ہی نہ کیا جائے۔ میں جناب وزیر قانون سے درخواست کرونگا کہ اس قسم کی ترمیم لانے سے پہلے اچھی طرح اسپر غور کیا کریں ۔ وہ کوئی بھی ایسا قانون جو شریعت کے خلاف ہو جو پاکستان کے آئین کے خلاف ہو اسے اس ایوان میں لانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ جناب والا ۔ اگر اس ترمیم کو منظور کر لیا گیا تو اسکا اثر یہ ہوگا کہ وہ بیوگان اور بوڑھی عورتیں جنکو سنہ ۱۹۶۲ء کے قانون کی رو سے جائیدادیں منتقل ہوگئی تھیں وہ اسے فروخت کر سکتی تھیں وہ اسے ترقی دے سکتی تھیں اور اسی طرح باقی ورثا کو جو جائیداد منتقل ہو گئی تھی انہیں نے اس جائیداد میں فرض کیجئے مکانات بنا لئے ہیں اراضیات میں ٹیوب ویل لگا لئے ہیں انہیں نے ان زمینوں کو ترقی دی ہے وہ اس سے معذور ہونگے ۔

جناب والا ۔ Litigation کا دروازہ کھل جائیگا ۔ کیونکہ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ہزاروں کی تعداد میں.....

Mr. Senior Deputy Speaker : The House now stands adjourned till 9-00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a.m. on Wednesday the 8th January, 1964).

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 8th January, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9.38 a.m. of the clock Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an, and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمُ
الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ
مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝
وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

پ ۲۵ - س ۴۳ - ع ۹ - آیات ۲۹ تا ۳۵

بات یہ ہے کہ میں ان کفار کو اور ان کے باپ دادا کو متمتع کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنیوالا پیغمبر پہنچا جب ان کے پاس حق (قرآن کی شکل میں) آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے۔ اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا۔ کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کے قاسم ہیں ہم نے ان میں ان کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا اور ایک دوسرے پر درجات بلند کر دیئے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکے اور جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے۔ اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک جماعت ہو جائینگے تو جو لوگ خدا سے انکار کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھتے۔ اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگاتے ہیں۔ اور خوب تجمل و آرائش کی دیتے۔ اور یہ سب دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کیلئے ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mir Haji Muhammad Bux Talpur.

LAND AFFECTED BY SALINITY IN KHIPRO TALUKA, DISTRICT SANGHAR

***1204. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue pleased to refer to the answer to my starred question No. 484 given on the floor of the House on 12th December 1962, and state the date by which the data regarding Deh-wise acreage of land affected by salinity in Khipro Taluka of Sanghar District is likely to be collected ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : The data regarding deh-wise acreage of land affected by salinity (Kalar) in Khipro Taluka of Sanghar District, has been collected and as reported by the Deputy Commissioner, Sanghar, the area affected is 64,634 acres and 25 guntas. Deh-wise statement is enclosed*

حاجی میر محمد بخش تالپور — کونسا تعلقہ ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میں بتا رہا ہوں - جیسا کہ جواب میں درج ہے ۔

The dates regarding deh-wise acreage of land affected by the salinity (kalar) in Khipro Taluka of Sanghar District.

تو یہ جناب سانگڑ ہے ۔

GRANT OF GOVERNMENT WASTE LAND IN DESERT PORTING OF THARPARKAR DISTRICT

***1206. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to refer to answer to part (*d*) of my starred question No. 156 given on the floor of the House on 12th December 1962 and state the time by which the scheme regarding grant of Government waste land in Desert portion of Tharparkar District will be finalised and by whom ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : The scheme is under preparation and will be finalised shortly.

ILLEGAL CULTIVATION ON NAKABULI NO. 89 OF MAKAN JHANGRO BY LUQMAN KHASKHELI

***1210. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be please to refer answer given by him on the floor of the House on 12th December 1962 to my starred question No. 475 and state—

(*a*) whether it is a fact that according to the land grant policy of Thar of 1930 no person can cultivate any land within 20 Chains from a drinking well ;

(*b*) whether it is a fact that according to the Deputy Commissioner's letter No. 6163, dated 28th January 1943, Nakabuli No. 89 of Makan Jhangro has been closed for cultivation:

(*c*) the action taken by the authority concerned on the application filed against the illegal cultivation of Nakabuli No. 89 by Luqman Khaskheli ;

(*d*) the time taken by the Authority concerned in deciding the matter and if any delay has occurred the reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Action has already been taken by the Deputy Collector, Desert against M.S. Jani, son of Lukman and Geparoo, son of Manjhih, the unauthorised *abadgars* and a fine of Rs. 16.00 equal to eight assessments was imposed in each unauthorised *abadgar* on 12th January 1963.

---

*Please see Appendix "A" at the end.

(*d*) There has been no delay. Penalties on unauthorised *abadgars* are levied at the time of the preparation of *Jamabandi*, which is done between January to May of each year. In this case the penalty was imposed on 12th January 1963 and there was, therefore, no delay.

SURVEY OF THAR AREA

*1217. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : With reference to answer to starred question No. 493, given on the floor of the House on 12th December, will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the steps taken by Government for the Survey of Thar area ;

(*b*) whether it is a fact that as the cultivation in Thar area depends upon rain the local revenue staff is left without any work after harvesting of crops ;

(*c*) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to utilize this staff for survey work during off season and for that purpose depute only technical hands from the Survey Office, Hyderabad ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) The matter is still under consideration.

(*b*) It is not a fact that after harvesting, the local staff is completely free. They have to attend to various duties. i.e., Begoti measurement, preparation of Jamabandi's recovery. etc., and if there is locust invasion, as often happens, they are entrusted with the destruction of the locust.

(*c*) It is not possible to utilize this staff for survey work due to the above reasons and also other technical difficulties.

Major Abdul Majid Khan : May I know what is the intention of the Government ? Will the survey be carried out in the near future ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan):—This question has so many times been asked in this House. As far as it lies in our power we are doing our best but unless the Survey of Pakistan carries out a rough survey we cannot do anything. So we just look to the Survey of Pakistan and if they carry out the survey then we shall be able to do something.

حاجی میر محمد بخش تالپور ۔ اس سے قبل میرے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا تھا ۔

وزیر مال ۔ آپ اسے قبل کہیں ورنہ راؤ صاحب خفا ہونگے ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور ۔ آپ نے پہلے بتایا تھا کہ رف سروے سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہوئی تھی ۔ بلکہ اسی عملہ سے کروائی گئی تھی ۔ آپ اس کی بھی رف سروے اس عملہ سے کیوں نہیں کرا لیتے ۔

وزیر مال ۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ۔ یہ آپ کی ایک تجویز ہے کہ ہمارا عملہ جو تھوڑے وقت کے لئے کام کرتا ہے اور باقی فالتو وقت میں بیٹھا رہتا ہے اس لئے اس سے سروے کا کام کیوں نہیں کرا لیتے اس کا جواب تو دے دیا ہے اب میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ جب وہ سٹاف اپنے ریونیو کے کام سے فارغ ہوتا ہے تو اس کو سروے کے علاوہ دوسرے کام بھی ہوتے ہیں اس لئے وہ یہ کام

نہیں کر سکتے ۔ نیز یہ سروے آف پاکستان کی ذمہ داری ہے ۔ ہمارا محکمہ یہ کام نہیں کرا سکتا ۔

KABULI LAND IN THARPARKAR DISTRICT

*1222. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the acreage of Kabuli land in each of the Nagarparkar, Mithi, Chachro, Diplo and Umarkot Talukas of Tharparkar District in each year from 1961-62;

(*b*) the acreage of land reserved as "Gauchar" in each year from 1961-62 in each of the above talukas;

(*c*) the acreage of new land cultivated on EKSALA basis in each of the above Talukas, from 1941 to 1962 year-wise;

(*d*) the population of the each of the above Talukas, in 1941 1951 and 1961 the percentage of increase in population in each year;

(*e*) the Cultivable land available in each Taluka;

(*f*) whether it is necessary to bring more land under cultivation to provide foodstuff to the increasing population;

(*g*) the steps taken by Government to give more land to the people of this backward and over populated area;

(*h*) whether Government intend to give first preference for the purchase of Government land in this area to the landless persons of Tharparkar;

(*i*) the acreage of land converted from EKSALA TO KABULI in each Taluka of Mithi, Nagarparkar, Chachro and Umerko from 1941 to 1962;

(*j*) the year in which Malkana of Thar land was increased from Rs. 5 to Rs. 25 per acre;

(*k*) whether it is a fact that due to increase in Malkana lesser area of land is taken by the people of that area for cultivation if so, whether Government intend to reduce the MALKANA, if so, when if not the reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) to (*e*). As in the enclosed statement*

(*f*) Yes.

(*g*) The cultivable Government waste land is granted in accordance with the provisions of Land Grant Policy prescribed for the desert area. According to this policy preference is always given to the local *abadgars*.

(*h*) According to this policy a Khatedar holding more than 100 acres of land or a man of non abadgar class, cannot cultivate land without prior permission. Hence preference goes to the landless, makani *abadgars* except the Malkans abadgars who has cultivated a piece of land which falls in the mogah of his Kabuli field. In that case alone preference is given to mohagdar.

(*i*) As in column 6 of the enclosed statement*

(*j*) The rate of malkana from Rs. 3 (not Rs. 5 to Rs. 25) was increased during 1950-51 by the former Sind Government.

(*k*) It is correct that since after the rate was increased few people come forward to take the land on the enhanced malkana however, reduction of malkana is already under the consideration of the Government.

حاجی میر محمد بخش تالپور - کیا یہ حقیقت نہیں

---

*Please See Appendix "B" at the end.

ہے ۔ کہ Cabinet میں فیصلہ ہو چکا ہے ۔ کہ اب مالکانہ کم کر دیا جائے ۔

وزیر مال - (خان پیر محمد خان) یہ ٹھیک ہے ۔ کہ مالکانہ کا سوال Cabinet میں آ چکا ہے ۔ انشاءاللہ میں جلد ہی اسے ایوان میں پیش کردونگا ۔

RAISING OF A MANDI TOWN INCLUDING THE GRAIN MARKET ON STATE LAND NEAR MAMUN KANJAN RAILWAY STATION, DISTRICT LYALLPUR

4419. Mr. Hamza : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the approval of Government to raise a Mandi Town including the grain market on State land near Mamun Kanjan Railway Station, District Lyallpur has been conveyed to the Commissioner, Sargodha Division—*vide* Government of West Pakistan Colonies Department letter No. 3795-32/2 02-C.V., dated 30th June 1962 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action so far taken by the authorities concerned to implement the said Scheme along with the time required for its completion ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif). (*a*) Yes. After having concurrence of the Finance Department the administrative approval of Government was conveyed to the Commissioner, Sargodha Division, Deputy Commissioner, Lyallpur District.

(*b*) The lay-out plan of the scheme is yet to be approved by the Government, which is still awaited from the Town Planning Department/Deputy Commissioner, Lyallpur, who are being reminded regularly to expedite the same. The time required for the completion of the scheme as well as its implementation, does not arise at this stage.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ انہیں کب سے یاد دہانی کروا رہے ہیں اور یہ سلسلہ کب تک جاری رہیگا ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ یہ سکیم ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی تھی ۔ اور پھر drop ہو گئی ۔ پھر دوبارہ ۱۹۴۶ء میں شروع ہوئی ۔ اور پھر drop ہو گئی اب یہ ۱۹۶۱ء سے شروع ہے اور اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ افسر لائل پور کے پاس پڑی ہوئی ہے ۔ جب اس سے ہو کر آ جائے ۔ تو پھر اس میں مزید تاخیر نہ ہوگی ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں دریافت کر رہا ہوں ۔ کہ آپ وہ definite date تاریخ بتائیں ۔ جب سے کہ آپ نے یہ کیس ان کو بھیجا ہے ۔

وزیر مال - مجھے ڈر ہے ۔ کہ اگر میں بتا دوں ۔ اور اس میں کوئی غلطی ہوئی ۔ تو پھر Privilege Motion آ جائیگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر مال صاحب کو غلط بیانی کی عادت ہے ۔ اور وہ Privilege Motion کا محض بہانہ بنا رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is no Supplementery question.

مسٹر حمزہ ۔ یہ اس ایوان کی توہین ہے ۔ میں تو بالکل Relevant سوال کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر مال فرما رہے ہیں ۔ کہ وہ صحیح تاریخ نہیں بتا سکتے ۔

مسٹر حمزہ ۔ عرض یہ ہے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ باقاعدگی سے ان کو یاد دہانی کروا رہے ہیں ۔ تو پھر مجھے بتائیے کہ وہ کب سے یاد دہانی کر رہے ہیں ۔ اور یہ سلسلہ کب ختم ہوگا ۔

Minister of Revenue : I will give him the date Sir. The scheme is sanctioned already. The Deputy Commissioner, Lyallpur, has informed on 24th October 1963 that the Assistant Director, Town Planning, Lyallpur, has not yet sent the scheme and he is being asked to expedite.

تو یہ اس مرحلے پر ہے ۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ کب ہوگا ۔

AUCTION OF KILLAS IN CHAK NO. 207/GB, TEHSIL SAMUNDRI, DISTRICT LYALLPUR AS UNCOMMANDED LAND

***4420. Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Killas No. 5,6,7,11/22, 12/2, 13/2, 14, 15 16, 17, 18, 24 and 25 of square No. 18, Chak No. 207/GB., Tehsil Samundri, District Lyallpur were auctioned on 21st February, 1962 as uncommanded land,

(b) whether it is a fact that the Irrigation Department included the said area in the C.C.A on 15th May 1963, if so, whether the Government was also informed of this decision ;

(c) whether it is a fact that the Government have suffered a loss of thousands of rupees on account of the disposal of the abovesaid land as unirrigated and uncommanded;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the action taken by Government against the officers responsible for causing the heavy financial loss to the State ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) (a) Yes. The land was however, auctioned on 21st June, 1962 and not on 21st February, 1962.

(b) The land was auctioned as non-irrigated on 21st June, 1962 and water was supplied on 10th June, 1963.

(c) No. The land was correctly sold as unirrigated as it was not included in the C.C.A at that time. Now that the water has been supplied to the said land, the proceedings for the recovery of the difference of price between the irrigated and unirrigated land will be taken by up under the Standing Instruction.

(d) No action against the officer/officials can be taken as the areas was included in C.C.A after the auction.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں دریافت کیا ہے - کہ جب اس رقبے کو C. C. A. میں شامل کیا گیا - کیا گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دی گئی تھی - اسکا انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا -

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Part (*b*) says—

"Whether it is a fact that the Irrigation Department included the said area in the C.C.A. on 15th May 1963."

ہمارے نیلام کی شرط نمبر ۱۷ ہے کہ "اگر آئندہ کسی وقت ایسا رقبہ جو Commanded نہ ہو اور نہر سے قابل آبپاشی ہو جائے - یا رقبہ ایک فصل نہر کی بجائے دو فصلی نہر سے قابل آبپاشی ہو جائے - تو خریدار کو لازم ہو گا - کہ وہ گورنمنٹ کو مقررہ میعاد کے اندر اندر اس طریقے سے زائد رقم ادا کرے - جو گورنمنٹ مقرر کرے - البتہ اس کا ضرور خیال رکھا جائیگا - کہ ایسی زائد رقم اس رقم سے نہ بڑھ جائے - جو اس وقت کی قیمت بازاری اور رقم ادا شدہ خریدار کے فرق کے برابر ہو - اگر خریدار مزید رقم کی ادائیگی سے قاصر رہیگا - تو یہ شرائط کی خلاف ورزی تصور کی جائیگی" - تو ہمیں علم ہے اور ہم اس کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں تو انہیں سمجھاتا ہوں - مگر وہ نہیں سمجھتے - کچھ آپ ہی انہیں سمجھائیں - عرض یہ ہے کہ میں نے دریافت کیا ہے - کہ جب اس رقبے کو C. C. A. میں شامل کیا گیا تھا - تو کیا افسران متعلقہ نے حکومت کو اطلاع دی تھی -

مسٹر سپیکر - خانصاحب پارٹ (B) میں ہے کہ —

"Whether it is a fact that the Irrigation Department included the said area in the C.C.A. on 15th May, 1963, if so' whether the Government was also informed of this dicision. He wants a reply to this.

Minister of Revenue: Sir, the question is—

(*b*) Whether it is a fact that the Irrigation Department included the said area....'

Mr. Hamza says by the Irrigation Department but because the Irrigatron Department is not under the Board of Revenue, they are not bound to inform us, Anyhow, we have got our own sources to know. This area has become commanded and we are taking it over.

Discrepancy in Revenue Department's Record

***4422. Mr. Hamza**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that State Agriculture land in Square Nos. 25,21 and 23 in Chak No. 297/JB, Tehsil Toba Tek Singh District Lyallpur which was allotted to the refugees in 1953, is shown as canal irrigated area in the revenue record ;

(*b*) whether the supply of canal-water has been sanctioned for the said land ; if not, reasons for the discrepancy in the Revenue Department Record ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes. According to the entries of Khasra Girdawari the crops are entered as canal irrigated and actually cultivated by canal-water.

(b) There is no discrepancy in the record of the Revenue Department. It is for the Irrigation Department to intimate whether any canal water is actually sanctioned for this area.

مسٹر حمزہ - میں نے محکمہ آبپاشی کے وزیر صاحب سے بھی اس کے متعلق سوال کیا تھا - انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا تھا - کہ اس رقبے کو ابھی تک C. C. A. میں شامل نہیں کیا گیا میں اس سوال سے محض یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں چونکہ دونوں محکمے ایک ہی گورنمنٹ کے ہیں ان دونوں محکموں کے درمیان کوئی رابطہ ہونا چاہیے - اور اگر رابطہ نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے ؟

Mr. Speaker: There should be no speech. There should only be a supplementary question. No criticism or comments.

مسٹر حمزہ ایک ہی گورنمنٹ کے دو محکمے ہیں - ان میں رابطہ کیوں نہیں ہے -

Mr. Speaker: That has nothing to do with this question. Next supplementary, if you like.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - یہ بڑا Relevant سوال ہے-

Mr. Speaker: Next supplementary.

Mr. Hamza: No supplementary.

DEFORESTATION OF NATURAL FORESTS

***4455. Dr. Begum Ashraf Abbasi**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that natural forests exist in comparatively low lying areas of the Province;

(b) whether it is a fact that deforested Malhi Lake land has turned into marshy land where it is impossible to grow any crop;

(c) whether Government intend to stop deforestation of natural forests?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (a) Not necessarily.

(b) No. Only parts of the area in question have turned into a marsh.

(c) Government is always anxious to save national wealth but areas which were duly thrown open for colonisation have been cleared by the allottees for purposes of cultivation.

COPYISTS IN DEPUTY COMMISSIONER'S OFFICE, HAZARA

***4467. Sardar Inayatur Rahman Khan Abbasi**: Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred questions No. 2055 and 3425 given on the floor of the House, on 27th March 1963 and 27th June 1963, respectively and state whether Copyists of Hazara District whose services had been dispensed with have been reinstated ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): Out of eight non-service Copyists in the Hazara district whose services were terminated as a result of re-organization of Copying Agencies, six have been re-appointed the remaining two Copyists could not be re-appointed under the rules as they were over 60 years of age.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — میں معزز وزیر مال سے گذارش کرونگا کہ میرے سوالات ۲۰۵۵ اور ۳۴۲۵ جو میں نے

گذشتہ سیشن میں کئے تھے اسمیں انہوں نے ایک فہرست دی تھی جسمیں ان نقل نویسوں کو بحال کیا گیا تھا اور جن کی ملازمت ۱۰-۱۰-۱۲-۱۲ سال کی تھی تو میں انکی خدمت میں گذارش کرونگا کہ انکو ملازمت پر تو بحال کر دیا گیا لیکن یہ درمیانی Period جسمیں وہ الگ رہے اسکے متعلق کیا ہوگا ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میں سوال سمجھ گیا ہوں انکا منشاء یہ ہے Removal اور بحالی کے درمیان جو Intervening period ہے آیا وہ اس کے لئے وہ تنخواہ کے مستحق ہونگے یا نہیں - جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے وہ ہماری مستقل سروس میں نہیں تھے لیکن ہم یہ غور کر لیں گے کہ Under the rules کچھ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — شکریہ -

NAZUL LANDS IN DISTRICT MIANWALI

*4508. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the total acreage of Nazul lands in District Mianwali ;

(b) the year-wise disposal of Nazul lands in Mianwali District ; since Independence and the rate per acre at which these lands were disposed of; alongwith the names of the persons who purchased these lands ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) 572 acres, 6 kanals and 15 marlas.

(b) No Nazul land was sold to any person since Independence. Some area was transferred to Government or Semi-Government Departments.

CONSOLIDATION OF HOLDINGS IN WEST PAKISTAN

*4511. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 875, given on the floor of the House on 4th December 1962 and state :—

(a) whether the Enquiry Officer has since been appointed ;

(b) if answer to (b) be in the affirmative, whether the Inquiry Officer has completed the inquiry ;

(c) if answer to (b) be in the affirmative, (i) the result of the inquiry, and (ii) the action taken against the Assistant Consolidation Officer ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) Yes. The Additional District Magistrate, Lyallpur, has been appointed as Enquiry Officer.

(b) Not yet. He has fixed 11th December, 1963 for its hearing.

(c) In view of the position explained in (b) above, question does not arise.

رائے منصب علی خاں — یہاں جواب میں ۱۱ دسمبر ۱۹۶۳ء لکھی ہوئی ہے اور میاں صاحب کچھ اور فرما رہے ہیں -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — ۱۱ تاریخ انہوں نے رکھی تھی بعد میں اطلاع آئی کہ بحث کیلئے اس نے ۹ جنوری مقرر کی ہے اسلئے وہ withdraw کر لی -

مسٹر حمزہ — یہ تاخیر کی وجہ بتائیے ۔

وزیر مال — تاخیر کی وجہ جناب چونکہ آپکو ذاتی طور پر علم ہے اسلئے میں سارا case پڑھکر ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ انکے خلاف یہ شکایات تھیں :—

The Additional Commissioner, Consolidation, while cancelling the entire Consolidation Scheme of Chak No. 378, Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur, ordered that the staff concerned should be charge-sheeted.

چارج شیٹ کی کاپی پھر کمشنر کے پاس جاتی ہے ۔

Accordingly, the Deputy Commissioner, Lyallpur, framed charge-sheet against the Assistant Consolidation Officer and forwarded it to the Commissioner, Sargodha. The last date for hearing was fixed for 11th December, 1963.

تو ۱۱-۱۲-۶۳ء — میں سمجھتا ہوں کہ کوئی تاخیر نہیں ہوئی —

Intervening کے متعلق ہمارے پاس کوئی خاص اطلاع نہیں ہے کہ اس دوران میں کیا ہوا — لیکن Anyhow Act on لیا جا رہا ہے اور بحث ختم ہو جائے گی تو فیصلہ Announce ہو جائیگا One way or the other.

WASTE LAND IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

*4626. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the tehsil wise area of waste land in District Bahawalnagar ;

(b) whether Government have formulated any scheme for the colonization of the said area ; if so, the details thereof?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف) حکومت کی عام پالیسی کے تحت سرکاری اراضی کی فروخت سے جو آمدنی ہوتی ہے اسے صوبے کے جنرل ریونیو میں جمع کر دیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : Is Mian Sahib, reading the reply to question No. 4626 ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I am very sorry for this confusion. I will myself read the answer.

(a) The detail of Tehsil wise area of waste land in Bahawalnagar district is as under:—

Name of Tehsil			*Area of Waste land*	
(1) Bahawalnagar	..	..	186	Acres
(2) Minchinabad	..	..	451	,,
(3) Chishtian	..	..	29,845	,,
(4) Fort Abbas	..	..	46,576	,,

(b) There is no other scheme for the colonization of the above mentioned area except by sale in open auction according to the recent orders of the Government of West Pakistan.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں نمبر (۱) کہ پارلیمنٹری سکریٹری کس مرض کی دوا ہیں ؟

Mr. Speaker : This is no supplementary.

مسٹر حمزہ — دوسرے یہ ہے کہ کیا وہ زور دینے کے لئے ہیں —

Mr. Speaker : These are not proper remarks. The Member should withdraw them. That is not a supplementary question even.

مسٹر حمزہ — مسٹر سپیکر - عرض یہ ہے کہ ہر شخص کو علم ہے -

Mr. Speaker : No remarks about that. This is question hour and the member can only put supplementaries. He should withdraw the remarks which he has made against the Parliamentary Secretary.

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : I strongly protest against these remarks.

Mr. Hamza : I withdraw.

چودھری محمد علی - صدر گرامی - جب مزروعہ زمین کو آباد کرنے کیلئے کوئی سکیم بھی نہیں ہے تو حکومت کس نظریے کے تحت اسکا نیلام کر رہی ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — یہاں پانی کی قلت ہے یہ ستلج سے آبپاشی ہو رہی ہے اور اب ہمیں وہ پانی نہیں مل رہا ہے Feasibility اسبات کی ہو سکتی ہے کہ جسوقت منگلا ڈیم کا پانی Available ہو تو قیاس ہے کہ اسکا انتظام ہو جائے لیکن سردست نہیں ہے -

---

SALE OF STATE LAND IN BAHAWALPUR DIVISION

*4627. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether any portion of the income accruing from the sale of State land in Bahawalpur Division, is spent on the welfare of the people of the said Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons; therefor :

(*c*) whether it has been decided that a portion of the income accruing to Government from the sale of land in former Sind area will be spent on the welfare of the people of the same area ; if so, reasons for not following the same course in the case of Bahawalpur Division ;

(*d*) the area of State land sold in Bahawalnagar District during the period from 1962 to 30th June, 1963 and the income derived thereform ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) and (*b*) Under the general policy of the Government the income accrued from the sale of State land in Bahawalpur Division is deposited in the General Revenues of the Province, whereas the schemes for the welfare of the people of Bahawalpur Division are financed from Provincial Revenues. The income derived from a Division is not reserved for that particular Division but is utilized on various schemes in the whole of the Province.

(*c*) No decision has been arrived at that a portion of income accruing from the sale of State land in former Sind area will be spent on the welfare of the people of the same area. As such the Question of not following the same course in the case of Bahawalpur Division does not arise.

(d) The area sold from 1962 to 30th June, 1963 in Bahawalnagar district is 2,717 acres, 2 kanals and 9 marlas, whereas the income derived therefor n works out into Rs. 19,21,595·87.

LAND SURRENDERED TO GOVERNMENT BY ZAMINDARS UNDER MARTIAL LAW REGULATION NO. 64 IN FORT ABBAS TEHSIL

***4528. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total area of land surrendered to Government by Zamindars under Martial Law Regulation No. 64 in Fort Abbas Tehsil, District Bahawalnagar;

(b) the acreage of land out of the land mentioned in (a) above auctioned along with the dates on which the auction was held the names of the purchasers;

(c) whether the auction of the said lands has since been approved, if not, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) — (الف) رقبہ پیمائش ۹۹ ایکڑ۔

(ب) رقبہ پیمائش ۵۷ ایکڑ ۱۹۶۱ء میں نیلام کیا گیا اور محمد رفیق ولد محمد عطا نے سب سے بڑھ کر بولی دی تھی۔

(ج) پہلا حصہ —

نیلامی کی توثیق ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو کی گئی تھی محمد رفیق گورنمنٹ کی شرائط کے مطابق بقایا ۷۰ فیصد رقم اندرون میعاد ۶ ماہ داخل کرانے میں ناکام رہا اس لئے ڈپٹی لینڈ کمشنر نے نیلامی منسوخ کر دی ہے۔

دوسرا حصہ —

سوال پیدا نہیں ہوتا۔

BASTA ALLOWANCE TO REVENUE PATWARIS

***4643. Khawaja Jamal Muhammad Koreja.** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government had decided to grant 'Basta' allowance to the Revenue Patwaris belonging to the former N.-W.F.P. and Bahawalpur but the same has not yet been given to them;

(b) whether it is a fact that the patwaris of the Revenue Department are given 'Basta' allowance;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not granting 'Basta' allowance to patwaris of Revenue Department;

Parliamentary Secretary. (Mian Muhammad Sharif): (a) Yes; the payment of this allowance has already been made in certain districts, and is being made in the remaining districts.

(b) and (c) Patwaris of the Revenue Department have also been allowed 'Basta' allowance like patwaris of the Irrigation Department.

Major Abdul Majid: In reply to part (a) of the question, the Parliamentary Secretary has stated that the payment of this allowance has already

been made in certain districts, and is being made in the remaining districts. May I know the reasons for ignoring the Patwaris from N.W.F.P. and Bahawalpur in the matter of giving this allowance ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : As this House knows, financial implications are involved, The Finance Department has to take some time and unless an O.K. is taken from the Finance Department and funds are sanctioned, nothing can be done. In this case huge amount was involved as we are paying Rs. 8 per month as Basta Allowance.

اور چونکہ فائننس کے پاس یہ معاملہ زیر غور رہا ہے اس لئے تاخیر ہو گئی - جہاں تک مجھے یاد ہے اس کے لئے فیصلہ نومبر یا دسمبر میں کیا جا چکا ہے اور جہاں تک کہ ناردرن زون کا تعلق ہے اب سب On Par ہیں -

---

Permanent Rehabilitation of Ejected Tenants in Bahawalpur Division on State Land

***4690. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether there is any scheme under the consideration of the Government for rehabilitation of the ejected tenants in Bhawalpur Division on State land permanently; if so, the detail of such scheme and the date from which the said scheme has been or will be implemented ;

(*b*) the total number of ejected tenants in Tehsil Fort Abbas of Bahawalnagar District along with the number amongst them of those (i) who have already been rehabilitated; and (ii) who were allotted land during 1958 under a Settlement Scheme, but have not so far been put into possession of the said lands on the spot, in spite of the fact that they have deposited 'Nazrana' in the Government Treasury at the rate of Rs. 125 per lot of 12½ acres of land ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) No.

(*b*) (*i*) Nil.

(*ii*) In 1958 land was allotted on Abadkari conditions to local persons owning less than 5 acres or those who were landless. 138 persons have not yet been handed over possession because they reside in Chak No. 237/9-R and 238/9-R which were reserved for tribesmen.

چودھری محمد علی — جناب والا - جب یہ رقبہ قبائلی لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا تو اس کو مزارعین میں کیوں تقسیم کیا گیا ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جیسا کہ ابھی اس ہاؤس میں کہا گیا کہ جو رقبہ قبائلی لوگوں کے لئے مختص کیا جاتا ہے وہ کام ہوم ڈیپارٹمنٹ کا ہے اور زمینوں کی تقسیم جو ہے وہ بورڈ آف ریوینو کرتا ہے تو بعض اوقات ہمارے علم کے بغیر

ریزرویشن ہو جاتی ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ریزرویشن کے آرڈر آ جاتے ہیں تو ہم ان کو ترجیح دیتے ہوئے ان کو متبادل زمین دے سکتے ہیں - اور جو ایریا قبائلی لوگوں کے لئے ریزرو ہے اگر وہ آ گئے اور آباد ہو گئے تو ان کو متبادل زمین دی جائے گی ، اگر وہ نہ آئیں تو یہ زمین ان کو نہیں دی جائے گی ، چونکہ یہ رولز اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے اس لئے اس میں کچھ گڑ بڑ ہو گئی ہے -

مسٹر عبدالرازق خان — کیا میں یہ سمجھ لوں کہ اگر وہ لوگ آ گئے تو آپ ان کو متبادل زمینیں دیں گے ؟

وزیر مال — اگر وہ مستحق الاٹی ہوئے تو ضرور دیں گے اور اگر مستحق الاٹی نہ ہوئے تو رولز کے تحت یہ نہیں ہوگا ، کیونکہ ہر ایک کیس کو دیکھا جاتا ہے -

راجہ غلام سرور خان — جناب والا - کیا میں وزیر متعلقہ سے پوچھ سکتا ہوں کہ کن وجوہات کی بناء پر وہ لوگ نہیں آ سکتے ؟

وزیر مال — ہے تو درحقیقت یہ نیا سوال، یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے ، آپ مجھے نیا سوال دے دیں کہ قبائلی لوگ کیوں نہیں آ رہے ان کو آنا چاہئے یا نہیں آنا چاہیئے -

خان اجون خان جدون — یہ جناب قبائلی لوگوں کے لئے کتنی زمین ریزرو کی گئی تھی ؟

وزیر مال — میرا خیال ہے کہ شاید اگلے سوال میں یہ جواب آ جائیگا ، لیکن سر دست مجھے علم نہیں ہے کہ کتنا ایریا ہوگا -

چودھری محمد علی — جناب والا - ۱۹۵۸ سے لیکر ابتک وہاں قبائلی کوئی بھی نہیں آیا اور نہ ان کو زمین دی گئی ہے -

وزیر مال — ہم ہوم ڈیپارٹمنٹ اور ہوم سیکرٹری کو لکھ دیں گے - اگر وہ لوگ آنا ہی نہیں چاہتے تو ہم اس معاملہ کو Finalize کر دیں گے -

خان اجون خان جدون — آنے کی ذمہ داری ہماری ہے آپ زمین دیں -

COLONIZATION OF WASTE LAND LYING IN FORT ABBAS TEHSIL OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

***4696. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the acreage of land lying waste in Fort Abbas Tehsil of Bahawalnagar District ;

(*b*) whether there is any scheme under the consideration of the Government to colonize the abovesaid waste land ; if so the detailed thereof ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) 46,576 acres of State waste land is lying in Fort Abbas Tehsil.

There is no scheme at present to colonize the above-mentioned areas except through sale by open auction.

GRANT OF RELIEF TO THE LANDOWNERS OF NANDHAR AND OTHER ADJOINING AREAS OF HAZARA DISTRICT.

***4710. Mr. Abdul Rahman Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that standing paddy crops Nandhar and other adjoining areas of Hazara District were badly affected by hailstorms this year ; if so, whether it is a fact that the land owners who sustained loss on this account have made representations to the D. C. Hazara for the grant of some relief ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government have provided any relief to the said land-owners ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) It is a fact that paddy crop in Nandhar and other adjoining areas of Hazara District was affected by hailstorms this year. One application bearing 26 signatures was presented to the Deputy Commissioner, Hazara.

(*b*) The area is unsettled and the question of relief in respect of land revenue or any other Government demand does not arise. Subsidy to the extent of transport and incidental charges in respect of 5,000 maunds of wheat has been sanctioned.

SMALL LAND-HOLDERS GRANTED LANDS IN THAL

***4713. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the tehsil-wise number of small land-holders belonging to Sialkot District who have been granted land in the Thal Area during 1963 ;

(*b*) the numbers out of those mentioned in (*a*) above who have so far been given actual possession of the land in Thal ;

(*c*) the numbers out of those mentioned in (*a*) above whose grants have since been cancelled and the reasons thereof ;

( ) the number of small land-holders belonging to Mianwali and Muzaffargarh Districts who were granted lands in Thal in 1963 ;

(*e*) the numbers out of those mentioned in (*d*) above, who have so far been given actual possession of the land ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) The details of tehsil wise number of small landholders who were recommended by the Deputy Commissioner, Sialkot for allotment of land in Thal is as under—

Sialkot	Daska	Pasrur	Narowal	Shakargarh
12	12	12	11	13

(*b*) No allotment to the above mentioned persons has been made as the policy regarding allocation of quota of scattered lots to various districts has since been revised by the Government of West Pakistan.

(*c*) In view of (*b*) above question does not arise.

(*d*) According to the previous allocation, 100 and 75 scattered lots were ear-marked for Mianwali and Muzaffargarh districts, respectively, but as a result of a new policy 150 and 145 lots have been allocated for these two districts.

(*e*) Only four persons belonging to Muzaffargarh district have so far been given possession.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—اس کے جواب میں جو آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ پالیسی پر نظرثانی کی جا چکی ہے ۔ کیا یہ نظرثانی شدہ پالیسی میں رکھا گیا ہے ۔ کہ میانوالی اور مظفر گڑھ کے اضلاع کو زمینیں دی جائیں گی ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) – مسٹر سپیکر —جیسا کہ اس معزز ایوان کو معلوم ہے ۔ کہ تھل میں زیادہ تر زمینیں انہیں اضلاع کے لوگوں سے ۷۵ فی صدی اعلیٰ درجے کی لی گئیں اور باقی ۲۵ فی صدی ان کے پاس چھوڑ دی گئی تو قانوناً اور انصاف کی رو سے بھی ان کو ترجیح دی جائیگی اور اس سے قبل . . .

Under the old scheme the number of allottees from Sialkot District is 320. The names of Districts and the number of acreage allotted.

سیالکوٹ کے ۳۲۰ تھے ۔ سیالکوٹ کو پہلے کافی زمین دی گئی ہے ۔

اور وہ یہاں آباد ہیں مگر یہ حق کے طور پر نہیں ۔

مسٹر حمید اللہ خان—جناب جس طرح سندھ پراج میں ۵۰ فی صدی ان لوگوں کو دی گئی ہے ۔ تو کیا میانوالی کے لوگوں کا کوئی حق نہیں ۔

وزیر مال—میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے ۔ نیازی صاحب کا خیال ہے ۔ کہ میں نے کوئی گناہ کیا ہے یا کوئی گناہ ہم سے سرزد ہوا ہے ۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ قانون کی رو سے وہ لوگ مستحق ہیں ۔ کہ زمینیں ان کو دی جائیں ہم ان کو ترجیح دیں گے ۔

مسٹر حمید اللہ خان—جناب والا ۔ ہمارا یہ مدعا نہیں ۔ ہمارا مطلب یہ ہے ۔ کہ غریبوں کو بھی دینی چاہئے ۔ آپ اس چیز کی تحقیقات کرائیں کہ کن لوگوں کو دی گئی ہے ۔ غریبوں کو دیں ۔ وہاں رہنے والوں نے کونسا ظلم کیا ہے ۔

وزیر مال—جناب والا ۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ تحقیقات مناسب ہے ۔ اگر کسی ایسے غیر مستحق کو اراضیات دی گئی ہیں ۔ جنہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے یا اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہو تو اس کے متعلق آپ مجھے میٹریل دے دیں ہم انکوائری کریں گے ۔ اگر قانون کے اندر ہم کچھ کر سکتے ہیں ۔ تو ہم انشاءاللہ دریغ نہیں کریں گے ۔

مسٹر حمید اللہ خان—جناب والا ۔ میں ہزار دفعہ کہہ چکا ہوں ۔ کہ آپ تحقیقات کریں اور غریب لوگوں کو زمینیں دیں جن کے پاس پانچ یا دس ایکڑ زمین ہے ۔ اور یہ بھی بتائیں کہ ضلع میانوالی کے لئے کتنی زمین مخصوص کی گئی ہے ۔ کیا پانچ ایکڑ زمین بھی کسی کو دی گئی ہے ۔ یہ تو مال غنیمت ہے ۔ جو اٹھتا ہے یہی کہتا ہے ۔ کہ ہم میانوالی ضلع کے مالک ہیں ۔ مسٹر حمزہ بھی ہمارے ضلع کے مالک ہیں ۔ آپ تفصیل بتائیں کہ ضلع میانوالی کو کیا دیا گیا ہے ؟

وزیر مال—یقیناً معزز ممبر نے کئی دفعہ اس خیال کا اظہار کیا ہے ۔ اور کہا تھا ۔ کہ غیر مستحق لوگوں کو اراضیات دی گئی ہیں ۔ میں نے جہاں تک سرسری انکوائری کی ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ ان لوگوں نے قانون کی آڑ لے کر الاٹمنٹیں کرائی ہیں ۔ میرے دوست نے کہا ہے ۔ کہ ایک چھوٹے درجہ کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ملازم نے کئی ایکڑ زمین لی ہے ۔ اس ضمن میں میں نے زبانی انکوائری کی اور یہ پتہ چلا کہ انہوں نے قانون کے تحت متفرق فرضی ناموں سے جو اس کے نام پر نہیں ہے ۔ زمین حاصل کی ہے ۔ آپ میٹریل دیں تو ہم انکوائری کریں گے اگر وہ قانون کی زد میں آتا ہے ۔ تو ہم دریغ نہیں کریں گے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—جناب والا - کیا وزیر مال اس چیز پر روشنی ڈالیں گے کہ آیا یہ درست نہیں ہے - کہ تھل ڈویلپمنٹ ایکٹ میں یہ شق رکھی گئی تھی - کہ یہ تمام زمینیں جو ہم لوگوں سے کوڑیوں کے مول لی جائیگی یعنی بعض جگہ سوا گیارہ روپیہ فی ایکڑ قیمت پر ضلع میانوالی اور مظفر گڑھ سے حاصل کی گئیں ہیں - وہ ۱۲۰ روپیہ فی ایکڑ قیمت میں مہاجرین کو دی جائیں گی - مگر اس کے برعکس وہ ہزاروں روپیہ میں فروخت کی جا رہی ہیں اور مہاجروں کو نہیں دی گئیں -

مسٹر محمد ابراہیم برق—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - گدو بیراج کی زمین جس وقت تقسیم ہو رہی تھی - اس وقت بھی بیگم صاحبہ کا یہی سوال دہرایا گیا تھا - کیا ہر علاقہ کا proportionate حصہ ان کو مل رہا ہے - جو کالا باغ نہر . . . . . .

مسٹر سپیکر—مسٹر محمد ابراہیم برق جو آپ نے پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے - اس میں مجھے بتائیں کہ کون سے رول کی بریچ ہوئی ہے -

Mr. Muhammad Ibrahim Barq. I am just repeating the question of Begum Sahiba.

Mr. Speaker. Then the member should put a supplementary. He should please take his seat. Let Mr. Khan reply to the supplementary put by Begum Sahiba.

وزیر مال—جہاں تک سوال زیر غور کا تعلق ہے - بیگم جہاں آرا شاہنواز صاحبہ کا ضمنی سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا ہے - زمینیں ریزرو کرنے یا نہ کرنے کے متعلق جو سوال ہم سے پوچھا گیا ہے - ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے - لیکن میں ان سے اتفاق کرتا ہوں - کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے - کہ بہت اچھی زمینیں بہت معمولی قیمت پر لی گئیں ہیں اور ان کے ساتھ بقیناً، زیادتی ہوئی ہے - لیکن جہاں تک باقی الاٹمنٹ کا تعلق ہے - وہ ہمیں میٹریل دے دیں ہم انکوائری کر لیں گے -

مسٹر محمد ابراہیم برق—جناب والا - تھل کی زمینیں جیسا کہ بیگم صاحبہ نے حوالہ دیا ہے - کہ وہ ۱۰ روپیہ

فی ایکڑ زمینداروں سے لے کر ہزاروں روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے فروخت کی ہیں - میانوالی اور مظفر گڑھ کے علاقے سے جہاں سے کالا باغ نہر نکلتی ہے - وہ لوگ جلا وطن ہو گئے ہیں - وہ لوگ بے سرو و سامان اور بے گھر ہو کر مہاجر بنے پھرتے ہیں - ان کے متعلق گذارش کی گئی ہے - کہ جہاں باقی لوگوں کو گورنمنٹ زمین دے رہی ہے تو خصوصاً - جو لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں - ان کو زمین کا حصہ ملنا چاہئے تھا - پہلے بھی اسی سوال کے متعلق وزیر صاحب نے on the floor of the house assurance دی تھی کہ کچھ کیا جائے گا - لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا - میں ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں - کہ ان کے لئے بھی کچھ کیا جائے -

Mr. Speaker. This is not a supplementary. That is a suggestion for action.

وزیر مال—جناب والا—ہم نے کر دیا ہے - اس کے متعلق سوال آتے ہیں - سیالکوٹ سے لے کر میانوالی اور کالا باغ اور مظفر گڑھ تک کیا جا رہا ہے - اور ہم نے اس لئے ان کے لاٹ زیادہ کر دیئے ہیں اور ان کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں - کیونکہ جن کی زمین لی گئی تھیں - ان کا حق ہمارے خیال میں اور جگہ کے لوگوں کی نسبت زیادہ تھا لیکن جو چیز مہیا ہے وہی ہم دے سکتے ہیں اس سے زیادہ تو نہیں دے سکتے -

نوابزادہ غلام قاسم خان—جناب والا—میں وزیر مال سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے - کہ چند آدمیوں نے قانون کی آڑ لے کر فرضی ناموں پر کچھ الاٹمنٹیں کرائی تھیں کیا ان کے خلاف کوئی کاروائی کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں - فرضی نام پر جس کی کوئی الاٹمنٹ ہے - وہ منسوخ کیوں نہیں ہو سکتی -

وزیر مال—جناب والا—میں نے عرض کیا تھا - کہ میں نے سرسری انکوائری کی ہے - آپ مجھے میٹریل دے دیں کہ کون سے آدمی نے فرضی نام سے آراضی الاٹ کرائی ہے - میں انشاءاللہ انکوائری کروں گا -

نوابزادہ غلام قاسم خان—آپ نے تو خود فرمایا ہے۔

وزیر مال—میں نے خود ہی عرض کیا ہے۔ کہ انہوں نے کچھ نام بتائے تھے۔ اور میں نے انکوائری کی ہے۔

مسٹر حمید اللہ خان—جناب والا—مسٹر محمد حنیف صدیقی نے فرمایا ہے۔ مجھے تو غلط فہمی ہے۔ کیا گدو بیراج اور غلام محمد بیراج میں ۵۰ فی صدی زمینیں انہوں نے لی ہیں۔ میں وزیر متعلقہ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آیا وہ ٹھیک ہے یا غلط ہے اگر وہ گورنمنٹ کی تھی۔ اور یہ لوکل کی ہے۔ تو ہمیں کیوں ۵۰ فی صدی حصہ نہیں ملتا۔

وزیر مال—گدو بیراج کے متعلق میں عرض کروں گا۔ اس میں فرق یہ ہے . . . . . .

پیر علی شاہ—پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا — میرا خیال یہ ہے۔ کہ متعلقہ سوال پر تین مرتبہ سے زیادہ سپلیمنٹری سوال نہیں پوچھا جا سکتا۔ یہاں ایک قسم کے لگا تار سپلیمنٹری ہوتے ہیں اور باقی جو سوال ہوتے ہیں۔ وہ ٹیبل پر رہ جاتے ہیں۔ اور وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسٹر سپیکر—جہاں تک آپ کی اس contention کا تعلق ہے کہ تین ہی سپلیمنٹری سوال ہو سکتے ہیں۔ کیا اس کے متعلق آپ کسی رول کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

There is no rule to that effect. The point of order is therefore ruled out of order.

چودھری عبدالرحیم—جناب والا وزیر متعلقہ نے بتایا ہے۔ کہ نظرثانی کی گئی ہے۔ اور ضلع سیالکوٹ کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ میانوالی مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی کو زمین دی گئی ہے۔ کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کن وجوہات کی بناء پر ضلع سیالکوٹ کو نظرانداز کیا گیا ہے؟

مسٹر حمید اللہ خان—جناب والا—ان سے پہلے میں جواب دے دوں۔

مسٹر سپیکر—حمید اللہ صاحب جواب آپ نے نہیں دینا ہے - جواب تو وزیر متعلقہ نے دینا ہے - آپ تشریف رکھیں -

وزیر مال—صاحب سپیکر—وجہ ظاہر ہے - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - ان غریبوں کی زمینیں aquire کی گئیں - اور ان سے ۷۰ فیصدی زمینیں اچھی لی گئی تھیں - اور ابھی تک انکو الاٹمنٹیں نہیں ہوئی ہیں - اس لئے سب سے پہلے ان لوگوں کا حق ہے کہ جن لوگوں سے زمینیں لی گئی ہیں - اس وقت سیالکوٹ کو بھی نظرانداز کیا گیا ہے اور باقیوں کو بھی نظرانداز کیا گیا ہے -

بیگم جہاں آرا شاہنواز—جناب والا—ابھی وزیر متعلقہ صاحب نے فرمایا ہے - کہ ان کو اتنی زمین دی گئی ہے - جتنی ان سے لی گئی تھی - اور وہ زیادہ نہیں دے سکتے - کیا وہ percentage بتائینگے -

وزیر مال—میں نے یہ جواب دے دیا ہے -

Mr. Spsaker. Next question.

(اس مرحلہ پر مسٹر حمید اللہ بولنے کے لئے کھڑے ہوئے) -

مسٹر سپیکر—حمید اللہ صاحب آپ تشریف رکھیں (قطع کلامیاں)-

مسٹر حمید اللہ خاں — جناب والا—اگر آپ میرے سوال کا جواب نہیں دینا چاہتے تو میں واک آوٹ کرتا ہوں - (قطع کلامیاں) -

(اس مرحلے پر مسٹر حمید اللہ خان ایوان سے باہر چلے گئے)-

25% CESS ON LAND REVENUE

***4714. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that during the 1962 Budget Session the Minister of Agriculture gave a categorical assurance on the floor of the House that the proposed 25% cess on land revenue will not be realized from such land owners as pay Rs. 20 or less annually as land revenue;

(b) whether it is a fact that the said assurance has not so far been implement; if so, the date by which the said assurance is likely to be implemented;

(c) the total amount of cess on land revenue levied under the West Pakistan Finance Act; 1962;

(d) the amount of the said cess levied upon land owners paying Rs. 20 or less land revenue?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) Yes.

(b) Yes. On careful examination of the case, Government came to a contrary decision as it could not see its way to meet this deficiency in the budget for the year 1962-63.

(c) Rs. 1,76,28,310.

(d) Rs. 54,91,726.

مسٹر حمزہ—جناب والا - میں وزیر متعلقہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ وہ یقین دہانی سے پہلے سوچتے ہیں یا اس کے بعد -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جناب والا - یہ دماغی توازن کا سوال ہے - اس کے متعلق وہ خود ہی فیصلہ کر لیں - میں انہیں اس کا کیا جواب دوں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا - اس سوال کے حصہ (۱) کے متعلق انہوں نے اعتراف کیا ہے - کہ یہ وعدہ کیا گیا تھا - میں صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ اس رقم کا اندازہ وعدہ کرنے سے پہلے کیوں نہیں کیا گیا ؟

وزیر مال—جناب والا - کیا اس کا اس سوال سے کوئی تعلق ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جی ہاں - یہ اسی سے متعلق ہے ؟

وزیر مال—جناب والا - میں محترم سعدی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ اس کے متعلق factual position ان کی خدمت میں عرض کی جا چکی ہے - اور وہ یہ تھی کہ جب یہ معاملہ زیر بحث آیا - تو ہمارے Ex-Finance Minister سید یعقوب شاہ صاحب اور اس وقت کے Finance Secretary صاحب سے پوچھا گیا - انہوں نے اس کے مقابلے میں بہت کم رقم بتائی - تو اس رقم کی financial implications کی بناء پر میرے colleague نے یہاں یقین دہانی کرائی تھی - کہ ہم اس حد تک معافی دینگے - لیکن

چونکہ یہ financial بات تھی - اس لئے یہ Cabinet کے سامنے آئی اور جب اسے work out کیا گیا - تو اس کی financial implications زیادہ تھیں - اور Provincial Government کی توفیق سے بڑھ کر ھیں - لہذا ایک طرف تو قومی مفاد کا خیال تھا - اور دوسری طرف میرے دوست کا - لیکن ایک معقول وجہ کی بنا پر کہا گیا - کہ وہ رقم نہیں ہے - کیونکہ وہ اس رقم سے بہت زیادہ تھی - اس لئے ہم معذور ھیں - لہذا میرے خیال میں چونکہ مفاد عامہ اسی میں تھا - اور زیادہ لوگوں کا فائدہ بھی اسی میں تھا - کہ وہ نہ دیا جائے اس لئے مجھے امید ہے - کہ میرے دوست مجھ سے متفق ہونگے اور میری اس یقین دھانی سے متعلق وضاحت سے مطمئن ہو گئے ہونگے -

مسٹر حمزہ —جناب والا - میں نے جناب وزیر سے ایک بڑا مختصر مگر اہم سوال کیا تھا - کیونکہ انہوں نے فرمایا ہے - کیونکہ بعد میں جب انہوں نے اس پر غور و خوض کیا تو ان کو یہ مشکلات دکھائی دیں - میں اس ایوان کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے یہ دریافت کرنا چاھتا ہوں - کہ جب انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا - تو اس بات کے متعلق پہلے کیوں نہ سوچا -

وزیر مال—جناب والا - ایک صحیح - سالم اور سنجیدہ دماغ رکھنے والے انسان کی طرح اس معاملے کے pros and cons کا جائزہ لیا گیا اور میرے دوست نے متعلقہ افسروں سے مشورہ کیا - اور اس مشورے کی بنا پر انہوں نے یہاں یقین دھانی کرائی - لیکن بعد میں جب اس کی financial implication بہت زیادہ نکلیں تو اس پر عمل ممکن نہ ہو سکا - اس لئے جہاں تک احتیاط - تدابیر - عقل اور دماغ سے کام لینے کا تعلق ہے اس کے متعلق میرے دوست نے ہر طرح سے کام لیا —

مسٹر حمزہ—جناب والا - کیا وزیر متعلقہ یہ محسوس کرتے ھیں کہ احتیاط - عقل اور دماغ سے کام لے کر ھی پہلے وعدہ کیا گیا تھا -

Mr. Speaker. : This is not a supplementary.

LAND TAKEN OVER FROM LANDOWNERS UNDER WEST PAKISTAN LAND REFORM REGULATION

***4715. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the area of land taken over from each landowner of Sargodha District under the West Pakistan Land Reform Regulation along with the names of those landowners ;

(*b*) the area of land at present held by each of the land owners mentioned in (*a*) above in the form of (*i*) cultivated area, (*ii*) animal farming, (*iii*) gardens and (*iv*) for other purposes ;

(*c*) the number of cultivators who have been allotted lands mentioned in (*a*) above and the number of those amongst them who have been given possession of the lands ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a), (b) & (c) A statement is laid down on the table.

STATEMENT SHOWING THE AREA RETAINED AND RESUMED FROM EACH DECLARANT-OWNER UNDER THE LAND REFORMS IN THE SARGODHA DISTRICT AND THE NO. OF TENANTS WHOM THE RESUMED AREA HAS BEEN ALLOTTED

Serial No.	Name of landowner	Area taken over	Area held by the landowner				Number of cultivators allotted land	Number of cultivators in possession of land
			Cultivated	Animal farming	Gardens	Other purpose		
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1	S. Abdur Rehman, Sahiwal.	2,111	1,221	..	..	..	139	139
2	Malik Aziz Ullah Khan of Jahanabad.	4,604	867	..	..	..	277	277
3	Major Amir Abdullah-Khan of Tirkhanawala.	824	1,137	..	..	..	63	63
4	S. Bhaxi Khan of Kot Pehlwan.	333	953	..	..	..	37	37
5	Malkani Fateh Bibi of Jahanabad.	309	860	..	..	..	25	25
6	Syed Ghulam Muhammad Shah of Jahanian Shah.	57	845	..	..	..	1	1
7	Malik Habibullah Khan of Jahanabad.	1,627	888	..	13	..	75	75
8	Major Hamid Ali Khan Noon of Sadarpur,	185	644	..	..	..	25	25
9	Mst. Kaniz Fatima of Ketgul.	511	1,109	..	..	..	24	24

Serial No.	Name of landowner	Area taken over	Area held by the landowner				Number of cultivators allotted land	Number of cultivators in possession of land
			Cultivated	Animal farming	Gardens	Other purpose		
1	2	3	4	5	6	7	8	9
10	Malik Khaliq Dad Khan of Bandial.	2,962	1,222	..	13	..	174	174
11	Mian Khan Muhammad Kalyar of Choera.	76	675	..	54	..	2	2
12	Malik Abdul Ali Khan of Hamoka.	1,904	867	..	..	..	42	42
13	Malkani Bhag Bhari of Khawajabad.	5,120	501	..	..	..	..	..
14	Malik Muhammad Ali Khan of Hamoka.	1,713	867	..	..	..	42	42
15	Mst. Zeenat Begum of Kot Hakim Khan.	528	754	..	..	..	—	—
16	Malik Khizar Hayat Khan. Tiwana of Kalra.	17,023	841	7,700	136	..	163	163
17	Ch. Khuda Bux of Mela.	1,118	505	..	33	..	37	37
18	Mehr Khudadad of Jaura-Sakesar.	238	508	..	..	..	11	11
19	Khan Muhammad Abdullah Khan of Lahore.	576	1,452	..	..	..	36	36
20	Mian Muhammad Hayat of Kotowal	74	835	74	..	..	—	—
21	S. Muhammad Jahangir Khan of Khushab	211	622	..	..	..	18	18
22	Ch. Muhammad Khan of Dadar.	10	1,126	..	..	..	—	—
23	M. Nazir Ahmad of wan.	277	628	..	..	..	31	31
24	Malik Sher Ahmad Khan Noor of Kot Hakim Khan.	479	837	..	..	..	37	37
25	Malik Sultan Mahmood of Hadali.	87	962	..	..	..	—	—
	Total	42,957	21,760	7,774	307	..	1,259	1,259

GOVERNMENT PLOTS IN MAZDOORABAD COLONY IN DADU TOWN

***4845. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the following persons are in unauthorized possession of certain Government plots in Mazdoorabad Coloney in Dadu Town since 1950 :—

(1) Shafii Muhammad Thahim .. One plot.

(2) Sheru Lund .. One plot.

(3) Saran Sweepers (Khad) .. One plot.

(4) Akram Mawali (Khad) ... One plot.

(*b*) whether it is a fact that a portion of plot No. 992 in the south of garden in the said Colony is also under unauthorised possession;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, the action so far taken for ejecting the unauthorised holders of the plots;

(*d*) whether it is a fact that constructions on the plots in the said colony were to be made within certain period but no construction have been made on plot No. 992/76, 997/77, 992/77, 992/72, 992/73 992/69, 992/70, although that period has expired;

(*e*) if answar to (*d*) be in the affirmative, the action Government propose to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) (*a*) (*i*) Shafi Muhammad Thahim and 3 others are in possession of plot No. 992/65, Ward 'B' which has been granted to them by the Commissioner, Hyderabad Division.

(*ii*) Sheru Lund has encroached upon plot No. 992/120 for which the City Survey Officer, Dadu, has asked the Mukhtiarkar, Dadu to get the encroachment removed. The matter is being dealt with urgently and the result will be intimated in due course.

(*iii*) and (*iv*) Saran Sweeper and Akram Mawali were living on evacuee plots as the Hindu grantees had not raised the construction within the prescribed period of grant. Action for the cancellation of the said grants is being taken and the orders will be passed on merit shortly.

(*b*) This plot has since been granted to Shafi Muhammad Thahim and 3 others as explained in paragraph a (*i*) above.

(*c*) This has been explained in paragraph (*a*) and (*b*) above.

(*d*) Yes.

(*e*) Action for cancellation of grants of these plots is being taken and orders will be issued on merits on completion of the formalities.

PRICES OF VEGETABLES AND FODDER IN KARACHI

***4869. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the prices of vegetables and fodder are higher in Karachi than in other parts of the Province ;

(*b*) whether it is a fact that a considerable area of culturable state land available in Karachi and other adjoining districts ;

(*c*) whether it is a fact that some lands in the said areas were leased out by the Government for cultivation of fodder and vegetables, but have not been brought under cultivation by the lessees so far ;

(*d*) whether it is a fact that the Agriculture Commission appointed by the Government has recommended that all the land mentioned in (*b*) be leased out for the said purpose, if so, the action taken on that recommendation ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes, but the difference in rates is nominal.

(*b*) Yes.

(*c*) During the last three years an area of 1550 acres of Government land has been leased out to various persons for well cultivation out of which an area of 496 acres has been brought under cultivation.

(*d*) Most of the land in the Karachi District lies in the barani tract, and cultivation is possible only along the banks of the Malir River and its feeding channels, for which wells have to be sunk. Since the volume of under ground sweet water depends on the extent of rainfall, the capacity of these wells to irrigate is limited and the newly leased out lands are being developed gradually. The progress is, however, steady.

Major Abdul Majid Khan : The Agriculture Commissioner had recommended that State land in Karachi and the adjoining districts should be leased out for cultivation of vegetables and fodder. May I know whether Government did agree with that recommendation ? If so, the action taken.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I think the answer is more than clear that the growing of vegetables and fodder depends upon the availability of irrigation water. we have replied that there is scarcity of water. water is only available near the Malir river bank and its feeding channels. Then the open well or tubewell depends upon the amount of rain water per annum. So whatever was possible has been done, and supposing we put to auction the land which does not give any yield, will anybody come forward to bid for that ?

COMPENSATION TO SETTLERS OF ZAIRO HEAD AREA

***4891. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that five thousand acres of land in the Zairo Head area of Liaqatpur tehsil in Rahimyar khan District was allotted in January, 1961, to four hundred persons under the Grow More Food Schemes ;

(*b*) whether it is a fact that the Patadars' themselves dug the canal in the said area in the presence of officers of the Revenue and Irrigation Department that the canal was inaugurated by Shahzada Alamgir, the then Commissioner of Bahawalpur ;

(*c*) whether it is a fact that according to the estimates of the officers of Irrigation Department, an amount of fifty thousnnd rupees was spent on the digging of the said canal ;

(*d*) whether it is a fact that after the digging of the said canal the allottees settled on the lands allotted to them and no objection has even before been raised against their possession of the lands ;

(*e*) whether it is a fact that lands of the said settlers have now been confiscated either by order of the Deputy Commissioner, Rahimyar Khan or some other officers of the department concerned ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative whether Government intend (*i*) to make some alternative arrangement for the settlers or (*ii*) pay them the expenditure incurred by them on the digging of the canal and making the barren land cultivable ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) 9122 acres 3 kanal and 14 marlas of State land was allotted to 720 persons (not 5,000 acres to 400 persons as shown in the question) fraudulently under Grow More Food Scheme.

(*b*) No.

(*c*) No.

(d) No.
(e) The land was resumed under the orders of B.O.R.
(f) No.

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ زمین دھوکہ دے کر زیادہ غلہ اگاؤ سکیم کے ماتحت الاٹ کی گئی تھی - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ دھوکہ کس نے دیا اور کس کو دیا ؟

وزیر مال—(خان پیر محمد خان) - جناب والا - Strictly speaking اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں - لیکن چونکہ میرے پاس material موجود ہے ، اس لئے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں اور اس سوال کو avoid نہیں کرتا ، گذارش یہ ہے کہ ایک پٹواری اس وقت بھی مفرور ہے ، جس کے خلاف باقاعدہ ایک criminal case رجسٹر ہوا ، لہذا جن جن لوگوں نے قانون کے تحت کوئی جرم کیا ہے - خواہ سرکاری ملازم ہوں یا allotee ہوں یا کوئی بھی ہوں - ان کے خلاف cases رجسٹر ہو چکے ہیں - اب پوزیشن یہ ہے کہ بعض ایسے لوگ ہیں ، جن کے فرضی نام ہیں - ان کو trace out کیا جا رہا ہے تو اب فرض کیجئے کہ ہم کسی آدمی کا فرضی نام بتا دیں اور اس کے خلاف case رجسٹر ہو جائے ، اس صورت میں ہم کسے پیش کرینگے ، چنانچہ اب مولانا صاحب ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں ، لیکن چونکہ یہ سارا معاملہ fraudulent تھا cases رجسٹر ہو گئے ہیں - زمین بھی resume ہو گئی ہے - اس لئے جو شخص بھی قانون کی زد میں آتا ہے - اس کے خلاف case رجسٹر ہو گیا ہے اور کاروائی کی جا رہی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ یہ الاٹی کتنے عرصہ سے ان زمینوں پر آباد تھے اور آپ کو کب معلوم ہوا کہ ان کو غلطی سے زمینیں دی گئی ہیں -

وزیر مال—یہ fresh question ہے ، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں - میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں - کہ

جرم کی معیاد نہیں ہوتی ۔ اگر کسی نے دو سال پہلے جرم کیا اور اس کا پتہ بعد میں چلا تو وہ مجرم ہے اور اس کو سزا ملے گی ۔

مسٹر سپیکر—چونکہ یہ سوال period of possession کے متعلق ہے ۔ اس لئے اس کا علیحدہ نوٹس دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—میں نے جو کچھ کہا ہے ۔ وزیر مال اس کی تردید فرمائیں کہ اس نہر کا جب افتتاح ہوا تھا ۔ اس وقت ڈپٹی کمشنر رحیم یار خاں اور کمشنر بہاولپور وہاں موجود تھے ۔ کمشنر بہاولپور شہزادہ عالمگیر صاحب نے اس کا افتتاح کیا تھا اور میں اس تقریب میں شامل تھا ۔

وزیر مال—آپ کو اس بات کا علم ہے ۔ اور آپ جانتے ہیں لیکن میرے پاس جو میٹیریل موجود ہے اور جو ریکارڈ ہے اس میں سے کہیں ظاہر نہیں ہوتا کہ کوئی افتتاح ہوا ہے ، اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ غلط ہے یا صحیح کیونکہ ریکارڈ میں کچھ نہیں ۔

مولانا غلام غوث—جناب صدر ۔ الاٹیوں نے جب وہاں نہر کھودی تھی ، تو اس کا افتتاح شہزادہ عالمگیر صاحب نے کیا تھا اب میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں ۔ کہ آیا انہوں نے افتتاح کیا تھا یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر—مولانا ۔ وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ انہیں علم نہیں ۔

وزیر مال—ریکارڈ سے کچھ معلوم نہیں ہوتا ، اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

مولانا غلام غوث—کیا آپ نے شہزادہ عالمگیر صاحب سے جو اس وقت کمشنر بہاولپور تھے ، دریافت کیا ہے ؟

وزیر مال—ان سے دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی ۔

مولانا غلام غوث—یہ نہر الاٹیوں نے کھودی تھی اور اس پر ان کا ۵۰۰۰۰ روپیہ خرچ آ گیا تھا ۔ میرے سوال کے جواب میں آپ نے صرف اتنا کہہ دیا ہے کہ ''نہیں'' اب میں صرف اتنا دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا نہر کھودی گئی یا نہیں ، اتنی رقم خرچ ہوئی یا نہیں اور اب وہ نہر موجود ہے یا نہیں ؟

وزیر مال—میرے پاس جو ریکارڈ ہے اور جو میٹریل ملا ہے ۔ اس سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ پانی لگانے کے لئے الاٹیوں نے So-called نالہ یا نہر بنائی تھی ، اب آپ اسے water channel کہیں یا نہر سے تعبیر کریں وہ جو source of water تھا ۔ وہ بند کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ—وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ ۷ پٹواریوں کے خلاف کارروائی کی جا چکی ہے ۔ میں ان سے دریافت کرتا ہوں ۔ کہ اتنے بڑے رقبہ سے جو وہاں کے الاٹیوں کو دھکے دے کر علیحدہ کیا گیا تھا ۔ کیا اس سلسلہ میں کسی سرکاری اہل کار کے خلاف بھی کوئی کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر مال—مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ معزز ممبر نے میرے مفہوم کو نہیں سمجھا ان میں کئی لوگ تھے کئی اشخاص تھے جن میں سے تین پٹواری مفرور ہیں ۔

مسٹر سپیکر—معزز ممبر نے یہ دریافت کیا ہے کہ کون کونسے افسروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر مال—اس کے لئے fresh notice دیں ۔ پھر میں ایف۔آئی۔آر کی کاپی ان کی خدمت میں بھیج دوں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا زمینوں کی الاٹ منٹ کے اختیارات پٹواریوں کے پاس تھے ، ایسے اختیارات تو ڈپٹی کمشنر کے پاس ہوتے ہیں یا کمشنر کے پاس ہوتے ہیں ، بچارے پٹواریوں کے خلاف کیوں کارروائی کی گئی ہے ؟

یہ زمین ۷۲۰ آدمیوں کو الاٹ کی گئی تھی ۔ اب ان کو وہاں سے بے دخل کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے دھوکے سے الاٹمنٹ کرائی تھی حالانکہ وہ کئی برس سے وہاں بیٹھے تھے اور زمین آباد

کر رہے تھے ، محکمہ نے پہلے کیوں نہیں دیکھا کہ یہ غلط الاٹمنٹ ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر—یہ ایک تجویز ہے ، ضمنی سوال نہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد—زمین کی الاٹمنٹ ڈپٹی کمشنر کرتا ہے یا پٹواری ؟

وزیر مال—اس کے لئے مجھے نوٹس دیا جائے -

مولانا غلام غوث—اس نہر کا افتتاح جب شہزادہ عالمگیر صاحب نے کیا تھا تو آپ کو چاہئے تھا کہ ان سے پوچھ لیتے - آپ نے ان سے پوچھ کر جواب کیوں نہیں دیا ؟

وزیر مال—ہم ضرور ان سے پوچھ کر جواب دیتے لیکن آپ نے اپنے سوال میں یہ کہیں دریافت نہیں کیا اور نہ ہی ریکارڈ میں کوئی ایسی بات ہے کہ شہزادہ عالمگیر نے اس کا افتتاح کیا ہے ، اگر آپ کہتے تو ہم ان سے پوچھ لیتے -

مسٹر محمد حنیف صدیقی—لیکن آپ نے اس کا ریکارڈ تو رکھا ہوگا ؟

وزیر مال—معزز ممبر تو لائسیکرٹری رہ چکے ہیں - اور یہ تو common sense کی بات ہے کہ جو کچھ ریکارڈ میں ہوگا وہی ہم بتا سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر—common sense غالباً اس طرف نہیں گئی -

علامہ رحمت اللہ ارشد—اس سوال کے ایک جزو میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ شہزادہ عالمگیر صاحب نے اس نہر کا افتتاح کیا تھا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ریکارڈ میں یہ چیز موجود نہ ہو - آپ کو لوگوں سے پوچھنا چاہئے تھا - وہ ابھی تک گورنمنٹ سروس میں ہیں اور لاہور میں ہی رہتے ہیں ، ان سے دریافت کیا جا سکتا تھا -

مسٹر سپیکر—اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے کہ نہیں پوچھا گیا -

وزیر مال—ہم نہیں کہہ سکتے کہ افتتاح کی گئی یا نہیں - البتہ اس معاملہ میں جب fraudulently زمین کی الاٹمنٹ کی گئی ہے - اس لئے جن لوگوں نے دھوکا دیا ہے ، ان کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے عدالت میں جانا پڑے گا -

They are also party to it.

مولانا غلام غوث—اگر یہ دھوکا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی افسر نہیں تھا - اس کی سزا اب ۲۰۰ آدمیوں کو مل رہی ہے - جن لوگوں کو زمین الاٹ ہوئی تھی ، انہوں نے نہر کھودی اور کتنا روپیہ خرچ کیا ، کیا آپ ان کے نقصان کی تلافی کرنے کی کوشش کریں گے -

Minister of Irrigation : Sir, there is very important announcement.

Mr. Speaker : After the Short Notice questions.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Sir, We have hardly been able to go through half of the list thereby depriving the members to ask supplementary questions. Would you kindly in future see that so many supplementaries are not put so that other members are not deprived of their very inherent right of asking supplementary questions.

مسٹر سپیکر—کیا آپ کوئی تجویز پیش کر سکتے ہیں کہ کتنے سوالات ہونے چاہئیں ، کیونکہ اس بات کا پتہ نہیں ہوتا کہ کتنے ضمنی سوالات پیش ہو جائیں گے -

خواجہ محمد صفدر—جناب والا — ہر روز یہاں میرے دوستوں کے کتنے سوالات رہ جاتے ہیں اور وہ اس لئے کہ اس ایوان میں موجودہ قواعد و ضوابط کے تحت سوال پوچھا نہیں جا سکتا -

میں آپ کی وساطت سے جناب وزراء صاحبان سے عرض کروں گا کہ وہ رولز اور قاعدے جو آپ نے مرتب فرمائے ہوئے ہیں انہیں باہر نکالیں اور اسمبلی میں لے آئیں -

وزیر مال—اس کا ان سے کوئی تعلق نہیں -

خواجہ محمد صفدر—آپ تو غالباً بے تعلق ہو چکے ہیں -

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

PUBLIC PROSECUTORS AND ADDITIONAL PUBLIC PROSECUTORS RECRUITED FROM FORMER BAHAWALPUR STATE

***5599. Allama Rehmat Ullah Arshad :** Will the Minister of law, be pleased to State:—

(a) The number of Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors separately recruited after 15th May, 1955;

(*b*) the number and names of the Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors out of those mentioned in (a) above who belong to the former Bahawalpur State ?

Minister of law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I have already supplied a copy of the reply to the Member. I will now read it again.

Nine Public Prosecutors, 17 Additional Public Prosecutors and 25 Assistant Public Prosecutors were recruited in various regions of West Pakistan after 15th May, 1955 as shown hereunder:—

	Name of District	Public P. P.	Additional P. P. P.	Assistant Public P. P.
(1)	Punjab	Nil	15	Nil
(2)	Bahawalpur	..	1	..
(3)	Frontier	5	1	..
(4)	Quetta	1	..	..
(5)	Kalat	1	..	..
(6)	Lasbella	1	..	..
(7)	Sind includes Khairpur State	1	..	25

(*b*) Only one Additional Public Prosecutor Mr. Mahboob Elahi who belongs to Bahawalpur State was appointed after 15th May, 1955.

RESERVATION OF LAND IN BARRAGES FOR THE PEOPLE OF SOUTH WAZIRISTAN.

* 5649. **Haji Pir Rakhman** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) Whether it is a fact that the entire area of South Waziristan is Hilly Tract Area and is not fit for cultivation;

(*b*) Whether in the circumstances the quota of land allocated to this area is not insufficient;

(*c*) if reply to (b) above is in the affirmative, whether Government intend to allocate more land for these people ; if so, when and if not, why not ?

(Question read out by Khan Ajoon Khan Jadoon on behalf of Haji Pir Rakhman with the permission of Mr. Speaker)

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I will read the answer in Pashto because the member does not understand Urdu.

Mr. Speaker : Yes , first in Pashto and then in Urdu or English.

Minister of Revenue : (*a*) The presumption that South Waziristan is a Hilly Tract is correct.

(*b*) & (*c*) On the recommendations made by the Home Department the Government have made the following allocations for the settlement of Frontier Tribesmen:—

(1)	Ghulam Muhammad Barrage Project	...	.. 10,000	acres
(2)	Guddu Barrage Project	..	.. 3,656	,,
(3)	Dera Din Panah Thal	..	.. 10,000	,,
(4)	Bahawalnagar	..	.. 5,000	,,

The Agencies and States are administered through the Home Department, and the selection of colonists from specific Agencies/States rests with the Home Department and Commissioners, D. I. Khan and Peshawar

Divisions. No allocations have been made region-wise or Agency-wise by the Board of Revenue.

حاجی پیر رحمان خان– (پشتو) سپیکر صاحب السلام علیکم میری عرض آپ کی خدمت میں یہ ہے کہ ان مختلف بیراجوں میں میرے مغربی پاکستان کے مسلمان بھائیوں کو جو زمینیں ملی ہیں مجھے اس سے خوشی ہے اور جس وقت آپ اس ایوان میں باغوں اور فصلوں کی باتیں کرتے ہیں تو اس وقت ہمارا بھی یہ دل چاہتا ہے کہ ہماری بھی زمینیں ہوں اور باغات ہوں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ باغوں اور فصلوں کی باتیں کر سکیں ۔ صاحب صدر–اس معزز ایوان کو اچھی طرح سے علم ہے کہ جنوبی وزیرستان کا علاقہ کچھ پہاڑی ہے اور ہمارے پاس کوئی قابل کاشت زمین نہیں ہے جس سے میری ایجنسی کے غریب عوام اپنی گذر اوقات کر سکیں ۔ اب میری آپ سے گذارش ہے کہ از راہ کرم ہمارے حال پر مہربانی فرما کر اس علاقہ کے عوام کی غربت اور افلاس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ساتھ بھی اپنے بھائیوں جیسا سلوک کریں – اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی آپ سے عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان سے آنے والے مہاجرین کو اس علاقہ کی اراضیات پر حق ہے اسی طرح ساؤتھ وزیرستان کے عوام کا بھی حق ہے ۔

Mr. Speaker: Kindly ask him to put a short supplementary.

وزیر مال– (پشتو) مجھے حاجی صاحب کے سوال سے پورا پورا اتفاق ہے ۔ واقعی یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے اور اس علاقہ کے عوام کا بھی حق ہے کہ ان کو بھی بیراجوں میں زمینیں دی جائیں اس لئے حکومت نے مختلف بیراجوں میں دس ہزار ایکڑ زمین قبائلی علاقہ کے عوام کے لئے مخصوص کر رکھی ہے ۔ ساؤتھ وزیرستان کا علاقہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے ۔ گدو بیراج بہاول نگر میں بالترتیب ۳,۶۵۱ ایکڑ اور ۵۰۰۰ ایکڑ قبائلی عوام کے لئے مخصوص ہیں اس رقبہ کے بارہ میں جو کہ قبائلی عوام کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں لکھا ہے یہ سب ان کو تقسیم کر دیا جائے گا ۔

حاجی پیر رحمان خان–(پشتو) میں آپ کی مہربانی کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے علاقہ کا علیحدہ کوٹہ مقرر کیا ہے اور اس علاقے کے عوام کی غربت کو دور کرنے

کے لئے حکومت نے عملی قدم اٹھایا ہے اور ہماری خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ان زمینوں پر ہمارا حق تسلیم کیا ہے آپ کے اس مناسب اقدام سے ہمیں افلاس اور غربت سے نجات مل جائے گی ۔ اس کے ساتھ آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جنوبی وزیرستان کے لئے کتنا رقبہ منظور کیا ہے ۔

Minister of Revenue: Sir, he says that he is satisfied with the allotments made for the tribesmen, but for Southern Waziristan, which is the poorest of the whole lot, they should be given some more land.

خان اجون خان جدون—(پشتو) آپ یہ بتائیں کہ آپ نے ساوتھہ وزیرستان کے لئے کتنا رقبہ مخصوص کیا ہے ؟

حاجی میر محمد بخش تالپور—ہوآئنٹ آف آرڈر ۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ سندھی زبان میں یہاں کچھ عرض کیا تھا لیکن آپ نے اسے Disallow کر دیا تھا اب میں سمجھتا ہوں کہ آپ پھر سے یہ روایات قائم کر رہے ہیں یا یہ رعایت صرف ان ممبروں کو دی جا رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر—چونکہ حاجی صاحب پشتو کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں سمجھتے۔ اس لئےان کو یہ رعائیت دی گئی ہے ۔

خان اجون خان جدون—در اصل سوال میں جو پوچھا گیا ہے ۔ وہ جنوبی وزیرستان کے متعلق ہے اور جو اعداد و شمار وزیر صاحب نے پیش کئے ہیں ۔ وہ تمام قبائلی علاقے کے متعلق ہیں ۔ حاجی صاحب کی تسلی کے لئے یہ بتائیں ۔ کہ جنوبی وزیرستان کے لئے الگ کتنا رقبہ مخصوص کیا گیا ہے؟

وزیر مال— میرے پاس تو وہ اعداد و شمار تھے ، اور وہ میں نے پیش کر دیئے ہیں ۔ اب ان کو تقسیم کرنا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے ۔ اگر کسی خاص بیراج کے متعلق لکھیں کہ اس میں ان کے لئے کتنی زمین مخصوص کی گئی ہے تو ان کو لکھ دیا جائے گا جائز طریقہ تو یہ ہے کہ وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں ۔ فلاں فلاں علاقے کے لئے کتنی کتنی آراضی مخصوص کی گئی ہیں ؟

مولانا غلام غوث—کیا وزیر مال صاحب ہوم ڈیپارٹمنٹ کو اس کی سفارش کر سکیں گے کہ جنوبی وزیرستان پہاڑی علاقہ ہے ۔ اس لئے اس کو زیادہ اراضی کی ضرورت ہے ؟

وزیر مال—یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اپنی ایجنسی ہے اور پولٹیکل افسر اور کمشنر صاحب کو خود معلوم ہے کہ ان کے واقعات کیا ہیں اور وہ مستحق ہیں کہ ان کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا جائے وہ اس بات کو خود جانتے ہیں ہماری سفارش کی کیا ضرورت ہے -

ANSWERS TO STARRED QUESTION LAID ON THE TABLE

ALLOTMENT OF LANDS TO TRIBESMEN OF FORMER N.-W. F. P. IN BARRAGES AND BORDER AREAS

***4899. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that certain lands have been allotted to tribesmen of former N.-W. F. P. in barrages and border area ; if so, the agency-wise total acreage of lands so allotted and the terms and conditions of allotment of these lands;

(*b*) whether any lands have been allotted to tribesmen of merged areas of Mardan and Hazara;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan : (*a*) and (*b*) Yes. The requisite information category-wise is given below. The allocation has been made for Frontier Tribesmen as a whole and not Agency-wise:—

Serial No.	Name of Barrage	Categories	Allocation	Terms and conditions
			Acres	
1	Ghulam Mhammad Barrage Area.	(*i*) Tribesmen of the Frontier Regions.	10,000	(*i*) Unit of allotment—Maliks —64—
				(1) acres in perennial zone;
		(*ii*) Tribesmen merged areas.	400	(2) other-32 acres in perennial area.
				(*ii*) Price—Rs. 250 per acre.
				(*iii*) Interest—Interest free.
				(*iv*) Recovery in 20 annual instalments.
				(*v*) Other terms and conditions.—
				(1) Maliks—As prescribed for Mohagdars.
				(2) For others—As prescribed for Haris.
2	Guddu Barrage Area	Frontier Tribesmen	9,656	Terms and conditions have not so far been prescribed.

Allotment of land in the Border Area is the concern of the Border Area Committee under the Chief Settlement and Rehabilitation Commissioner, West Pakistan. The Board of Revenue is not concerned.

(*c*) Does not arise.

LAND RESERVED FOR SALE IN GUDDU BARRAGE TO LOCAL HARIS, SMALL KHATADARS AND AUCTION

***4923. Sardar Zulfiqar Ali Khan Khosa**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the proportion of lands reserved in the Guddu Barrage for sale to (*i*) Local Haris, (*ii*) small Khatadars and (*iii*) Auction;

(*b*) whether it is a fact that all the existing canal irrigated Government lands and the lands surrendered by big zamindars under Martial Law Regulation No. 64 of 1959 in Dera Ghazi Khan District are being sold at nominal prices to those landowners of Mangla Dam and Islamabad areas, whose lands measuring 4 Kanals were acquired by Government.

(*c*) whether it is a fact that the people of the tribal areas of Dera Ghazi Khan District refused to accept the 10,000 acres of land offered to them in Bahawalnagar District due to the reason that a promise for the grant of land in a Taunsa Project in Dera Ghazi Khan District had been made to them;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to reserve 10,000 acres out of Government canal irrigated lands in Dera Ghazi Khan District for the landless people of tribal areas of the above said district and 50% of the Government canal irrigated lands and 70% of Taunsa Project commanded lands surrendered by big zamindars for the backward local agriculturists?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) In the Guddu Barrage lands have been reserved for sale in the following proportion:—

(*i*) and (*ii*) Local Haris and Mohagdars (including small Khatedars). 50 per cent of the total area lying within the Command of the Guddu Barrage Project after excluding the allocations made to Defence Forces and other Nation, Building Departments, such as Abadis, Mardi Towns, Canals, Roads and other departmental schemes as these are of national interest.

(*iii*) Auction purchasers 18·347 per cent out of the total area lying within the command of Guddu Barrage Project.

(*b*) The canal irrigated Government land in Guddu Barrage area has been allocated for displaced persons of Mangla Dam and Islamabad areas in the following proportion :—

(*i*) Mangla Dam displaced person ..	6·109 per cent out of the total area lying within the command of Guddu Barrage Project.
(*ii*) Islamabad displaced persons ..	7·063 per cent out of the total area lying within the command of Guddu Barrage Project.

Note—The extent of area acquired from each displaced person is not known.

The displaced persons will pay the same price as is being charged from local Haris, viz:—

Rs. 450 per acre on left Bank.

Rs. 350 per acre on right Bank.

So far as State canal irrigated land in Dera Ghazi Khan is concerned, the question of allocation to the displaced persons from Mangla Dam is under the consideration of the Land Utilization Committee.

The question regarding sale of surrendered lands in Dera Ghazi Khan District to Mangla Dam displaced persons, and the price to the charged in respect thereof is under consideration of the Land Commission.

(c) and (d) No promise was ever held out to the people of tribal area of Dera Ghazi Khan to grant them land under the Taunsa Barrage Project nor any reservation was made for the land less people in this tract.

As regards disposal of the surrendered lands, the matter is under the consideration of the Land Commission.

QUOTA OF LAND ALLOCATED FOR BANNU DISTRICT IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

*4974. **Mr Munawar Khan**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the quota of land allocated for Bannu District in Ghulam Muhammad Barrage;

(b) Whether it is a fact that the Inspection Team of the said District after inspecting the site in Ghulam Muhammad Barrage declined to have that land and instead requested for land in Guddu Barrage, where land was allotted to people of the Tribal belt bordering the Bannu District;

(c) whether it is a fact that a resolution in support of the said request was passed by the District Council, Bannu; if so, the action taken thereon by the Government;

(d) whether it is a fact that the said land in Ghulam Muhammad Barrage was then resumed and transferred to some other District; if so, the name of the district and the date of which it was transferred;

(e) whether the said land is in the possession of the residents of the District referred to (d) above or they have also declined to have it; if so, reasons therefor;

(f) whether it is also a fact that in 1962, the residents of the Bannu District approached the Governor in the matter and issued directions to allot land in Guddu Barrage to the residents of Bannu District; if so, the steps so far taken therein and if no steps have been taken, reasons therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) 7,134 acres.

(b) Yes.

(c) Yes, the request being against the land grant policy of Guddu Barrage was not acceded to.

(d) The area of 9,500 acres originally allocated to Bannu district was not actually resumed but diverted to Mardan district, as the Deputy Commissioner, Bannu refused to accept this and on the plea that it was barani area. An area of 7534 acres has again been reserved for the residents of Bannu district, and they can avail of it any time.

(e) The land in question has not so far been taken over by the residents of Mardan district as they also want better land instead.

(f) No such directive of the Governor has been received.

SHIFTING OF TEHSIL HEADQUARTERS FROM PHALIA TO MANDI BAHA-UD-DIN

*4982. **Mian Muhammad Akbar**: Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Phalia has been tehsil headquarters of Gujrat District for the last century;

(b) whether it is a fact that orders for shifting the tehsil headquarter of Phalia Tehsil to Mandi Baha-ud-Din were passed prior to Independence, but the said orders have remained unimplemented so far for some reasons;

(c) whether it is a fact that orders have now again been issued for the complete shifting of tehsil headquarter to Mandi Baha-ud-Din by December, 1963;

(d) whether it is a fact that the building of tehsil headquarter at Phalia is the property of Government;

(e) whether it is a fact that there is no Government building available in Mandi Baha-ud-Din for the use of Tehsil Office, Treasury, Judicial lock-up and residential accommodation for Tehsildars;

(f) whether it is a fact that it will involve a considerable amount of finance to construct the new buildings mentioned in (e) above;

(g) whether it is a fact that Phalia, the present headquarter of tehsil is more economical, convenient and beneficial to the majority of the tehsil population than Mandi Baha-ud-Din;

(h) whether it is a fact that the then District Board Gujrat had passed a resolution recommending the retention of tehsil headquarter at Phalia;

(i) if answers to (a) to (h) above be in the affirmative, reasons for shifting the tehsil headquarter from Phalia to Mandi Baha-ud-Din!

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) Yes.

(b) No.

(c) No.

(d) Yes.

(e) Yes.

(f) Yes These buildings will be constructed according to a phased programme.

(g) No. Phalia lacks in modern amenities of life, the area around it is water-logged and it is not connected by a railway line.

(h) Yes.

(i) In view of reply to (g) it does not arise.

GRANT OF 'TACCAVI LOAN' IN THE DISTRICT DERA ISMAIL KHAN

***4984. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total amount of 'taccavi loan' advanced to big landlords and petty zamindars respectively in the District of Dera Ismail Khan this year;

(b) whether it is a fact that such loans are advanced to petty zamindars through the big zamindars, if so, whether Government intend to arrange disbursment of such loans to petty zamindars direct?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) The Member has not defined the terms 'big landlords' and 'petty zamindars.' 365 Land owners owning less than 50 acres each have been advanced taccavi loans amounting to 1,76,800 rupees. 45 land owners owning more than 50 acre each have been granted taccavi loans totalling 73,200 rupees.

(b) No. Taccavi loans are advanced to the zamindars direct by the Tehsil Agency and not through big zamindars.

CONSOLIDATION OF HOLDINGS IN DERA ISMAIL KHAN DISTRICT

***4987. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether Government are aware of the fact that the petty Zamindars of Gomal Area of Dera Ismail Khan District have strongly presented the consolidation of holdings undertaken in the said District;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in this matter?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) No. only two villages viz. Fateh Chaudhrar and Khaira Awan in Gomal Area of Tank Tehsil are under consolidation with the consent of majority of owners and no complaint has so far been received. Village Gomal proper of Tank Tehsil is not under consolidation.

(b) In view of the position explained at (a) above the question of further clarification does not arise.

ALLOTMENT OF LAND TO ORAKZI TRIBESMEN IN MIANWALI DISTRICT

*4990. **Haji Malik Mir Hassan Shah Orakzai**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some land has been allotted to Orakzai Tribesmen in Mianwali District;

(b) whether it is a fact that the said land is lying waste because it has not been levelled for cultivation;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) the total area of land allotted to the said Tribesmen; (ii) whether any arrangements have been made for its levelling and reclamation to make it fit for cultivation?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) No land has been allotted to the Orakzai tribesmen in the Mianwali district

(b) In view of the reply given above, the question does not arise.

(c) As stated above.

DECLARING SWABI TEHSIL AS A SUB-DIVISION

*4999. **Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that an Assistant Commissioner is posted at Swabi;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the Government intend to declare Tehsil Swabi as a Sub-Division?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) Yes.

(b) Yes. The matter is under consideration of Government.

LAND BELONGING TO HURS IN HYDERABAD DIVISION

*5047. **Rais Allan Khan Leghari**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) The total Area of Land belonging to Hurs in Hyderabad Division confiscated during the Martial Law regime before Independence;

(b) the area of land out of that mentioned in (a) above restored to the original owners along with reasons thereof?

(c) the area of land out of that mentioned in (a) above not so far restored to the original owners?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (*a*) 7427—35 acres.

(*b*) 3,973—34 acres belonging to 191 Hurs, by order of the Commissioner Hyderabad in 1956.

(*c*) 679—10 areas.

TENANTS OF WAQF LANDS OF HAZRAT MIAN UMAR IN BOYIZEE AREA, MARDAN DISTRICT

***5079. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the tenants of waqf lands of Hazrat Mian Umar in Boyizee area of Mardan District are occupancy tenants ;

(*b*) whether it is a fact that the said tenants have been paying 1/20th share of the produce as 'batai' since their fore fathers ;

(*c*) whether it is a fact that such occupancy tenants have been declared as owners since 1950 ;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to give proprietary rights to the tenants of Boyizee Area also after they have paid the prescribed amount ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Tenant's of Waqf lands in Mahal Kalo only in Boyizee Area of Mardan District are occupancy tenants.

(*b*) Yes.

(*c*) No. According to Section 4 of the N.W.-F.P. Tenancy Act, 1950, as amended by Act VIII of 1952, occupancy tenants of such lands cannot be declared as owners.

(*d*) In view of reply to part (*c*), this does not arise.

PRICE PAID TO PURCHASERS OF LAND AFTER ITS RESUMPTION UNDER MARTIAL LAW REGULATION NO. 64

***5090. Mr. Ahmed Mian Soomro**: Will the Minister of Revenue be pleased to state.—

(*a*) whether there are any cases where the land resumed under Martial Law Regulation No. 64 of 1959 after being sold to third person has been restored to the original owners, or their heirs or female dependants; if so, details of such cases;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the price of such lands has been refunded to the purchasers; if not, reasons therefor ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) The requiste information is not readily available and is being collected from all Deputy Land Commissioners in West Pakistan. It will be communicated to the Member in due course.

ARREARS OF LAND REVENUE PAYABLE BY CERTAIN ABADGARS FOR THE YEAR 1882 TO 1905

***5105. Haji Mir Khuda Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Revenue Department has recently dug out from old record arrears of land revenue payable by certain Abadgars for the years 1882 to 1905 ;

(*b*) whether it is a fact that most of the persons against whom such balance stood have since expired and in some cases, even their children have died ;

(c) whether it is a fact that some similar cases also came to light during the Martial Law Regime where upon the then Commissioner, Hyderabad had remarked that no fine, etc. should be imposed on the recovery of such old balances;

(d) whether it is a fact that when in 1932 the barrage was constructed, all outstanding arrears of land revenue had been cleared, if so, how the arrears of land revenue pertaining to the period from 1882 to 1905 have now been shown as outstanding;

(e) if answers to (a) to (d) above be in the affirmative whether Government intend to make a thorough enquiry into the matter and in the meantime issue orders that recoveries should be postponed till the matter is throughly investigated?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) (b) (c) (d) and (e) Government have no such information and the matter is being inquired into.

CANDIDATES FOR DIRECT RECRUITMENT AS NAIB-TEHSILDARS

***5125. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Commissioner, Peshawar Division, has selected 22 candidates for direct recruitment as Naib-Tehsildars in the month of May, 1963;

(b) whether it is a fact the the said candidates have also been medically examined for appointment as Naib-Tehsildars, and were advised,—*vide* Commissioner, Peshawar Division letter No. 17576-525/G.A., dated 11th May 1963 to keep themselves in readiness to report to Settlement Officer, Dera Ismail Khan for training by the middle of June 1963;

(c) whether it is also a fact that the revenue Board, West Pakistan, has sanctioned Rs. 51,470 for expenses to be incurred on training of the said Naib-Tehsildars;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for not sending these candidates for training so far?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جن قواعد کے تحت یہ انتخاب کیا گیا تھا ان کو ۵ جنوری ۱۹۶۳ء میں مشتہر کرا دیا گیا تھا بعض منتخب شدہ امیدواروں کی اہلیت کے متعلق کچھ شکوک پیدا ہو گئے تھے ۔ محکمہ قانون سے مشورہ کیا گیا تھا ۔ اور مقامی افسروں سے گذارش کی گئی ہے کہ جن امیدواروں کا انتخاب قانونی لحاظ سے ٹھیک ہوا ہے ان کی تربیت شروع کر دی جائے ۔

TENANTS OF DHANDI ESTATE, DISTRICT DERA GHAZI KHAN

***5145. Mr. Muhammd Ramzan Khan Drishak**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Tenants of Dhandi Estate of Rajanpur, District Dera Ghazi Khan made several representations to the Revenue Minister apprising him of their grievances and difficulties ;

(*b*) whether it is a fact that the Board of Revenue deputed a Deputy Secretary to visit the said Estate with a view to redressing the grievances of the said tenants ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the date on which the said official visited the said Estate ; (*ii*) the number of days he stayed there ; (*iii*) the number of tenants whose statements were recorded by him, (*iv*) the report submitted by the said Deputy Secretary to the Department concerned being with the date of its submission ; and (*v*) whether any remedial measures have been taken to redress the grievances of the tenants of the said Estate ?

Minister of revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 17th to 21st August 1963.

(*ii*) 2 days at Rajanpur.

(*iii*) No statement was reduced into writing. About 60/70 tenants. were heard verbally.

(*iv*) An inspection note recorded by this officer was sent to the Commissioner, Multan Division and D.C., D.G. Khan on 20th September, 1963 for information and further necessary action.

(*v*) The Deputy Commissioner, Dera Ghazi Khan has commenced taking action on the points raised in the inspection note and it is likely to take some time to set things right. The progress is being watched by the Commissioner and the Board of Revenue.

ACQUISITION OF LAND FOR THE CONSTRUCTION OF WPIDC HOUSE

***5154. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a piece of land measuring 15 kanals and 19 marlas, situated on the crossing of Jail Road and Race Course Road and allotted to one Pir Walayat Hussain refugee from Jullundur has been acquired for the construction WPIDC House ;

(*b*) whether it is a fact that the said person had planted a garden on the said land ; if so, whether any compensation or alternate land was given to him, if not, reasons therefor ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes the land was acquired but Walayat Hussain was one of the unauthorised occupants and not an allottee of this land.

(*b*) No. About one hundred ordinary trees (not fruit trees) were planted by the said person and three others, but being unauthorised occupants no compensation or alternative land was given to them.

DEVELOPMENT FEE LEVIED UNDER N.W.F.P. NEW IRRIGATION PROJECT (PLANNED DEVELOPMENT) ACT, 1953

***5238. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the owners of the lands developed under the North-West Frontier Province New Irrigation Project (Planned Development) Act, 1953, have to pay only development fee levied under the Act ;

(*b*) whether it is a fact that the owners of the lands developed under the Kabul River Project have to pay to Government the difference in the original valuation and re-valuation of their lands after development ;

(*c*) whether it is a fact that difference payable to Government in (*b*) above amounts to over Rs. 72 crore which the people cannot afford to pay ;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) abvoe be in the affirmative, whether Government intend to waive the recovery of the said difference and impose only a development fee on the lands mentioned in (*b*) above as is done in the case of lands mentioned in (*a*) above ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The exact amount of Betterment Tax has not yet been finally arrived at.

(*d*) In view of the reply to (*c*) , the question does not arise.

APPEAL FILED BY SARDAR GHULAM MUSTAFA BUGTI AGAINST THE ORDER OF LAND COMMISSIONER, HYDERABAD

***5282. Mr. Ahmad Mian Soomro** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sardar Ghulam Mustafa Bugti filed an appeal bearing No. 897 of 1960-61, against the order of Land Commissioner, Hyderabad in the Court of Chief Land Commissioner under M.L.R. No. 64 of 1959 ;

(*b*) whether it is a fact that the case was referred by the Chief Land Commissioner to the Land Commission ;

(*c*) whether it is a fact that after the recommendation of the Land Commission, the Chief Land Commissioner, upheld the said appeal,—*vide* his order, dated 17th May 1962 allowed the appellant to gift land to his mother and sister in Tehsil Jhatpat instead of the Land in Sanghar District ;

(*d*) whether it is a fact that the order of the Chief Land Commissioner has not yet been implemented by the Deputy Land Commissioner concerned ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, reasons for not implementing the order and the action Government intend to take against the Officer responsible for disregarding the said order alongwith the time by which the said order is expected to be implemented ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. The Deputy Land Commissioner, Sanghar has explained that the above order of the Chief Land Commissioner cannot be implemented as out of the total area of 1921-22 acres, applied for exchange, an area of 26,920 acres has been sold to the sitting tenants, who have paid 4 instalments while the remaining area measuring 1652-2 acres has been disposed of by auction and the purchasers have paid full price. In view of those circumstances, the Deputy Land Commissioner has requested the Chief Land Commissioner to revise his previous judicial order. As the previous order of the Chief Land Commissioner was based on the decision of the Land Commission, the case is being placed before the Commission for authorising the Chief Land Commissioner to review, and if necessary, revise his predecessor's order. No date has yet been filed for the Land Commission meeting.

(*e*) In view of (*d*) above, no answer is required.

ALLOTMENTS OF LANDS TO THE LAND-OWNERS AFFECTED BY RAWAL DAMS SCHEMES

*5299. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the steps so far taken by Government to Rehabilitate the land-owners affected by Rawal Dam Schemes ;

(b) whether Government intend to allot alternative lands to the said land-owners, if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) No.

(b) The area acquired is only 1,400 acres for which compensation has been paid. It is neither obligatory nor feasible to provide land in each case.

RESERVATIONS OF AGRICULTURAL LAND IN GUDDU BARRAGE AREA FOR POOR PEASANT OF BACKWARD AREA OF RAWALPINDI DISTRICT

*5317. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether Government have reserved any agricultural land in Guddu Barrage area for distribution among the poor peasants of the back ward area of Rawalpindi District ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : No reservation of land in the Guddu Barrage areas has been made for the peasants of the Rawalpindi District except for the displaced persons from Islamabad.

RESERVATION OF LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA FOR RESIDENTS OF MURREE AND KAHUTA TEHSILS

*5326. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minsiter of Revenue be pleased to state whether it is a fact that some land in Ghulam Muhammad Barrage area was reserved for the residents of Murree and Kahuta Tehsils of Rawalpindi District and the Union Councils of the said Tehsils were asked to suggest the names of persons to whom the land in Ghulam Muhammad Barrage area might be allotted ; if so, the stage at which the matter stands at present ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) Yes, 1,600 acres and 588 acres were allocated by the Deputy Commissioner, Rawalpindi for allotment to the people of Kahuta and Murree tehsils respectively. Tehsildars were asked to recommend names of settlers and final selection thereof was made by the Deputy Commissioner. A list of names of colonists, with their home addresses and area allotted to each is attached herewith :—

LIST OF PERSONS WHO HAVE BEEN SELECTED FOR THE ALLOTMENT OF LAND IN G.M. BARRAGE AREA, FROM TAHSIL KAHUTA.

TAHSIL KAHUTA

		Acres
1.	Sultan Sabar, son of Muhammad Zaman, Village Panjar (Leader)	64
2.	Shah Muhammad, son of Dalil Khan, Village Narar ...	32
3.	Muhammad Khurshid, son of Gulzar Khan, Village Panjar...	32
4.	Muhammad Ashiq, son of Khan Bahadur Khan, Village Hanaser	32
5.	Haji Muhammad Anwar, son of Karam Dad, Village Darugha	32

		Acres
6.	Sub. Fazal Dad Khan, son of Muhammad Ashraf, Village Sambal	32
7.	Muhammad Zarat, son of Sub. Sajawal Khan, Village Saibal	32
8.	Captain Muhammad Khan, son of Feroze Khan, Village Ali	32
9.	Sub. Fazal Ellahi, son of Ghulam Hassan, Village Kanoha	32
10.	Muhammad Khaliq, son of Hashmat Ali, Village Dhamali..	32
11.	Muhammad Yasin, son of Allah Ditta, Village Kallar Badhal	32
12.	Sammandar Khan, son of Imam Ali, Village Phagwari Kallan	32
13.	Raja Muhammad Zar Khan, son of Ali Afsar Khan, Village Bishandot	64
14.	Punnau Khan, son of Hakum Dad Khan of Village Sletha	32
15.	Sub. Ghulam Muhammad son of Dulat of Village Sletha ..	32
16.	Said Zaman, son of Kabal Khan of Village Sletha ..	32
17.	Fateh Muhammad, son of Niamat Ali of Village Sletha ..	32
18.	Muhammad Sarwar, son of Jaffar Ali of Village Sletha ..	32
19.	Muhammad Asghar, son of Abdul Khan of Village Sletha	32
20.	Jem Gulab Khan, son of Feroze of Village Sletha ..	32
21.	Muhammad Amin, son of Sub. Major Muhammad Khan of Narar	32
22.	Ajaib, son of Faqir of Narar	32
23.	Hadayat, son of Ghanu, Azad Pathan of Narar ..	32
24.	Khan, son of Bir Ali of Narar	32
25.	Sher Abdul, son of Pinu of Narar	32
26.	Faujdar, son of Mulla, of Narar	32
27.	Hav. Adalat Khan, son of Amir Zaman of Narar ..	32
28.	Jem. Muhammad Sarwar, son of Nadir Khan of Narar ..	32
29.	Muhammad Sadiq, son of Sarwar Khan of Narar ..	32
30.	Muhammad Sadiq, son of Ghulam Muhammad of Narar ..	32
31.	Fateh Muhammad, son of Karam Dad of Narar ..	32
32.	Jamal Khan son of Waris Ali of Narar	32
33.	Mehboob Khan, son of Dadan Khan of Narar ..	32
34.	Khan Muhammad, son of Shadman of Village Silatha ..	32
35.	Walayat Khan, son of Jahandad Khan of Belariaha ..	32
36.	Muhammad Aslam, son of Allah Ditta of Biaga ..	32
37.	Ali Bahadur, son of Ghur Khan of Sangrian ..	32
38.	Pehlwan Khan, son of Nikka Khan of Village Sangrian ..	32
39.	Fazal Ahmed Khan, son of Hasham Khan of Village Sangrian	32
40.	Ali Bahadur, son of Gaman of Bagga of Village Sangrian	32
41.	Muhammad Khan, son of Saida Khan of Kamra ..	32
42.	Ali Afsar, son of Feroze Khan of Village Prindlah ..	32
43.	Sher Ahmed Khan, son of Yaqub Khan of Village Sangrian	32
44.	Jem. Qurban Ali Khan, son of Mansabdar Khan of Khuhian	32

		Acres
45.	Amir Afzal, son of Feroze of Village Saur	32
46.	Sikandar Khan, son of Muhammad Akbar Khan of Village Saur	32
47.	Fazal Karim, son of Lal Khan of Village Saur ..	32

LIST OF PERSONS WHO HAVE BEEN SELECTED FOR THE ALLOTMENT OF LAND IN G. M. BARRAGE AREA, FROM TAHSIL MURREE

TAHSIL MURREE

1.	Sub. Jahandad Khan, son of Kalla Khan, caste Satti of Charahan	64
2.	Syed Mahboob Ali Shah, son of Syed Hassan Ali Shah, Terat	32
3.	Riaz, son of Shafqat Ali, caste Syed, resident of Terat ..	32
4.	Iftqar Ali, son of Syed Shafqat Ali, caste Syed, Terat ..	32
5.	Abbas Khan, son of Muhammad Khan, caste Dhond, Arokas	32
6.	Fazal Dad, son of Muhammad Zaman, caste Dhond, Mouza Manga	32
7.	Sultan Khan, son of Khalla Khan, caste Rajput Mouza Manga	32
8.	Sulaman Khan, son of Sultan Khan, caste Thanial Mouza Jamman	32
9.	Havaldar Ali Qadir, son of Fazal Dad, caste Dhond, Mouza Angori	32
10.	Jem. Taj Muhammzd, son of Foojdar Khan, caste Thanial Mouza Kathar	32
11.	Sub. Gulzar Khan, son of Zaman Ali, caste Thanial Mouza Kathar	32
12.	Haidar Zaman, son of Gul Zaman, Khan, caste Dhond Mouza Bankotal	32
13.	Mahmood Shah, son of Sakindar Shah, caste Syed Mouza Bankotal	32
14.	Mansabdar Khan, son of Kukamran Khan, Mouza Potha	32
15.	Kala Khan, son of Abdul Khan, caste Dhond Mouza Kahia	32
16.	Syed Zaman Khan, son of Muhammad Zaman Khan, caste Dhond, Alayeot	32
17.	Muhammad Azam, son of Khan Muhammad, caste Satti, Mouza Gahal	32

PURCHASE OF LAND BY GHULAM QADIR, SON OF MUHAMMAD DIN, CASTE BHANDARA, RESIDENT OF VILLAGE KAPURA, TEHSIL BAHAWALNAGAR

***5337. Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that one Ghulam Qadir, son of Muhammad Din, caste Bhandara, resident of Village Kapura, Tehsil Bahawalnagar purchased 600 acres of land during the period from 1959 to 1963 ;

(b) whether it is a fact that the above-named person also owns some land in Pakpattan tehsil ;

(c) whether it is a fact that the Tehsildar, Bahawalnagar, reported to the Revenue Officer, Bahawalnagar, that the said Ghulam Qadir had purchased land exceeding the prescribed limit of 500 acres ; if so, whether it is a fact that the said Revenue Officer has taken no action against him so far ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to take any action in the matter ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) No.

(b) Yes.

(c) The Tahsildar reported that Ghulam Qadir had acquired 331·0 acres through purchase and 376 acres on lease. Necessary action is being taken in the matter in consultation with the Deputy Land Commissioner, Montgomery.

(d) Does not arise.

PERMITS FOR CUTTING TIMBER WOOD FROM FORESTS FOR BUILDING HOUSES

*5349. **Mr Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that under the Agrarian Reforms the Government have resumed the forests and Guzaraiat in Agrur and Gidarpur (Upper Tanawal, District Hazarat ;

(b) whether it is a fact that the people of the areas concerned have certain rights in such forests and Guzarajat ;

(c) whether it is a fact that the practice of issuing permits for cutting timber wood from the above forests for the purpose of building houses and other private construction has been discontinued for the last two years ;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of reviving the practice of issuing such permits to the people of the area ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) Yes. Certain forest land in these area have been resumed under the Land Reforms.

(b) to (d) These forests and Guzara land were the property of the Khan of Agror and the Khan of Giderpur, who surrendered them to Government as a result of the Land Reforms. Land so resumed vested in Government free from all encumdrances and the rights, if any, or the inhabitants of the area stood extinguished. The question of grant of some facilities to such persons as had some rights on these hands is, however, already under the consideration of the Land Commission.

PATWARIS IN NAROWAL TEHSIL

*5389. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the number of patwaris in Revenue and Consolidation work separately in the Narowal tehsil ;

(b) the number of days of the Revenue Patwaris of the said Tehsil spent at (i) Tehsil Headquarters and (ii) District Headquarters, during the period from 15th November to 14th December 1963 ;

(c) the amount of Travelling Allowance and Dearness Allowance paid to the said patwaris during the above period alongwith their pay scales ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) Revenue Patwaris 100 and one Assistant Patwari, Consolidation Patwaris—20.

(b) (i) From 1st to 5th December 1963—80 Patwaris and one Assistant Patwari and on 6th and 7th December all the Patwaris attended the Tehsil Headquarters in accordance with the standing instructions from Government.

(ii) During the period 26th November to 5th December, 1963—twenty revenue patwaris have been attending the district Headquarters by rotation in connection with Rehabilitation work.

(c) No payment for T. A. and D. A. has yet been made.

REVENUE RECORDS SUPPLIED TO UNION COUNCILS IN NAROWAL TEHSIL

*5390. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the date on which copies of the Revenue Record, were supplied to the Union Councils in the Narowal Tehsil;

(b) whether copies of all relevant Revenue Records have been supplied to the said Union Councils, if not, the date by which the supply of the said records will be completed ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) The requisite information is given in the statement placed on the table of the House :—

(b) Copies of the required Revenue Records for the years 1957-1958 to 1961-1962 have been handed over to the Union Councils.

Copies of the required revenue records for 1962-63 will be supplied to the Union Councils in April, 1964 after the final attestation of jamabandis.

STATEMENT SHOWING THE NAME OF UNION COUNCILS AND DATES OF DISTRIBUTION OF RECORD

Sr. No	Name of Union Council	Dates of distribution of record
1.	Rupo Chak No. 60	2-8-62, 27-8-62, 4-1-63, 5-3-63 & 16-9-63.
2.	Mareha No. 61	2-8-62 and 16-3-63.
3.	Matter No. 62	15-7-61, 2-8-62, 14-1-63 & 14-6-63.
4.	Roomal No. 63	2-8-62, 20-10-62 & 15-8-63.
5.	Sankhetra No. 64	18-10-62, 14-6-63 & 14-7-63.
6.	Dhamthal No. 65	3-8-62, 14-7-63 & 24-9-63.
7.	Ferozepur No. 66	2-1-63, 29-1-63 & 14-7-63.
8.	Jessar No. 67	5-6-61, 2-8-62, 17-1-63, 11-5-63, and 24-9-63.
9.	Dhanni Deo No. 68	5-5-61, 3-8-62, 18-10-62, & 14-1-63, 20-4-63. 10-5-63, & 24-9-63.
10.	Maddo Kahlwan No. 69	2-8-62, 9-1-63, 11-5-63, & 24-9-63.
11.	Dhabliwala No. 70	2-8-62, 9-1-63, 19-1-63, & 13-5-63, 17-6-63.
12.	Ransiwal No. 71	5-6-61, 2-8-62, 3-8-62, 9-1-63, 11-2-63, 10-5-63, & 24-9-63.
13.	Chandowal No. 72	7-7-61, 2-8-62, 3-8-62, 9-1-63, 30-1-63, 10-5-63, & 24-9-63.
14.	Pejowali No. 73	12-11-62, 23-1-63, & 24-9-63.
15.	Derianwala No. 74	6-8-62, 12-11-62 and 23-1-63.
16.	Bathanwala No. 75	4-8-62, 12-11-62, 30-1-63 and 21-5-63.
17.	Kulla Mandiala No. 76	4-8-62, 12-11-62, 29-1-63 and 26-5-63
18.	Giddian No. 77	4-8-62, 12-11-62 and 24-9-63.
19.	Hallowal No. 78	4-8-62, 12-11-62, 19-1-63 and 23-5-63.
20.	Niddoke No. 79	4-8-62, 6-8-62, 12-11.62, 21-5-63 and 16-6-63.
21.	Ghota Fatehgarh No. 80	6-8-62, 5-11-62 and 2-9-63.
22.	Behlolpur No. 81	6-8-62, 20-4-63, 14-7-63 and 24-9-63.
23.	Naunar No. 82	4-8-62, 20-10-62, 20-4-63, 14-7-63 and 24-9-63.
24.	Domala No. 83	4-8-62, 20-10-62, 14-7-63 and 24-9-63.
25.	Bubak No. 84	4-8-62, 6-8-62, 20-10-62, 5-3-63, 14-7-63 and 12-8-63.

RESTRICTIONS ON CULTIVATION OF RICE AROUND SHIKARPUR IN SUKKUR DISTRICT

*5392. **Mr. Ahmad Mian Soomro** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that when the Board of Revenue imposed restrictions on the cultivation of rice around Shikarpur in Sukkur District the Survey Numbers falling within the restricted area were specified in the notification imposing the restriction ;

(b) whether it is a fact that subsequently the Board of Revenue reduced the said restricted in May 1962 but the survey numbers falling within the revised restricted area were not specified in the notification ;

(c) whether it is a fact that after reducing the said restricted area the Board of Revenue asked the Commissioner, Khairpur to demarcate the revised boundary and sent a list of revised survey numbers ;

(d) if answer to (c) above is in the affirmative, whether it is also a fact that under the direction of the Commissioner, Khairpur Division, the then Assistant Commissioner of Shikarpur (Mr. Muzaffar Ahmad, C.S.P.). demarcated the boundary which was shown to the zamindars concerned for the purpose of Kharif 1962-63 ;

(e) whether it is also a fact that the said demarcation was revised by Ch. Bashir Ahmad who succeeded Mr. Muzaffar Ahmad ;

(f) whether it is a fact that notices regarding revised restricted survey numbers were issued by the Mukhtiarkar Shikarpur to Zamindars concerned in or about August 1963 ;

(g) whether it is a fact that cases for contravention of the direction of the Board of Revenue by cultivation of rice in Kharif 1962-63 have been filed against zamindars if so, the number of zamindars against whom the cases have been filed and whether the revised restricted survey numbers were intimated to them before cultivation ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No. The Board of Revenue did not ask the Commissioner to demarcate the revised boundary and send list of revised survey numbers.

(d) No. The Deputy Commissioner, Sukkur had, on his own initiative, got the lists prepared. These lists included the details of survey numbers falling within the restricted belt. However, these lists were not finalized as the same were not in accordance with the boundary limits of Shikarpur Municipal Committee.

(e) No.

(f) Yes, in the end of July 1963 for rice cultivation during Kharif, 1963-64.

(g) Yes, 221 Khatedars who contravened the restrictions during Kharif 1962-63 and 1963-64 are being prosecuted.

ALLOTMENT OF LANDS TO PEOPLE OF CHITRAL STATE IN BARRAGES AND THAL DEVELOPMENT AREA

*5407. **Shazada Asadur Rehman Khan** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my Starrad Question No. 4630 given on the floor of the House on 29th November 1963 and state whether it is a fact that no land in Thal Development area and Guddu and Ghulam Muhammad Barrages has so far been allotted to the people of Chitral if answer to (a) above be in affirmative the date by which land will be allotted to them ?

Minister for Revenue (Khan Pir Mnhammad Khan) : No land has been allocated for people of Chitral State as no such recommendation was ever made by the Home Department through whom these States are managed.

ILLEGAL OCCUPATION OF LAND RESUMED UNDER WEST PAKISTAN LAND REFORMS REGULATION

*5437. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total area of land resumed by Government under the West Pakistan Land Reforms Regulation from Pir Sharaf-ud-Din, a Landlord in Bahawalnagar District along with the names of villages where the abovementioned land is situated ;

(b) whether it is a fact that some land in villages of Sharaf-Din and Kohran resumed by Government from Pir Sharaf-ud-Din was illegally occupied by one Ghulam Qadir, son of Muhammad Din of Kohran ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether any action was taken against Ghulam Qadir ; if not, reasons therefor ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a)—

Name of village		*Area* A.	K.	M.
(i) Sharaf Din	..	481	5	10
(ii) Kapuran	..	433	3	1
(iii) Momanabad	..	67	2	[illegible]
(iv) Muhammad Yar	..	261	2	19
(v) Tukra Kooka	..	312	7	3
Total	..	1556	5	2

(b) No.

(c) Does not arise.

LAND SETTLEMENT IN MONTGOMERY DISTRICT

*5438. **Pir Ghulam Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the year in which the work of land settlement in Montgomery District was last completed ;

(b) whether there are any encroachments on the Western road of Chak 74/12-L which connects the said chak with Vihari-Mian Channu Road ;

(c) whether the width of the said road is three Karam all along ;

(d) if answers to (b) and (c) be in the negative, whether any action has been taken against the persons who made encroachments on the said road if not reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (a) 1957—58.

(b) Yes.

(c) No. In about 8 killas the width of road is less than three Karams, the sanctioned width.

(d) The encroachment is being removed and action against the encroachers is being taken.

PROPERTIES OF MUHAMMAD ZAMAN AND MUHAMMAD JAHANGIR TAKEN OVER BY COURT OF WARDS

*5440. **Mr. Muhammad Akbar Khan Kanjoon** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the date on which the properties of Muhammad Zaman and Muhammad Jahangir of Tehsil Bahawalnagar were taken over by Court of Wards after the death of their father Pir Malik Sher Chishti and the date on which the said properties were released;

(b) the details of properties that were taken over by the Court of Wards along with the details of properties made out to the Wards after the release ;

(c) the annual amount of subsidy paid to the above said persons during the period their properties were under the control of the said Court of Wards ;

(d) the annual income accrued from the said properties to the said Court of Wards ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) The property of Muhammad Zaman and Muhammad Jahangir was assumed under the superintendence of the Court of Wards on 4th September, 1933 under the orders of the former Bahawalpur State of Government. The property of Muhammad Zaman was released from the Court of Wards on 14th April 1949. By the same order Muhammad Zaman was appointed guardian of his younger brother Pir Jahangir whose share was released subsequently.

(b) (i) Three residential bungalows and 4407 acres of agricultural land in the name of the deceased father of Muhammad Zaman and Muhammad Jehangir were taken over by the Court of Wards.

(ii) The records containing the details of the property made over to the wards after the release of their property are not traceable as the case relates to the period before integration.

(c) and (d) As in b (ii) above.

ARRANGEMENTS PROVIDED TO CLAIMANTS WHOSE ALLOTMENT WERE CANCELLED BY BORDER COMMITTEES

*5459. **Mian Muhammad Akbar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Border Committees have been constituted under Martial Law Regulation No. 9 to provide agricultural land to ex-servicemen under Indo-Pak Border Scheme ;

(b) whether it is a fact that the said Committee are empowered to scrutinize the cases of allotment of evacuee property and to re-open and decide civil cases already decided by the Civil Courts prior to the imposition of the Martial Law, if so, the number of such cases scrutinized and decided by them ;

(c) whether it is a fact that permanent allotments of evacuee property to claimants fifteen years ago have been cancelled by Border Committees and the land have been allotted to ex-servicemen, if so, reasons therefor ;

(*d*) whether it is a fact that no alterantive land have been provided to claimants before cancelling their permanent allotment of land, if so, the arrangements made for providing means of livelihood to such claimants who wholly depends on those lands ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes, Besides service and *ex*-servicemen other persons like pre Independence tenants, claimants with verified claims, refugees whose units of allotment may have been less than 12½ acres and those who were holding allotment under the old Border Scheme are also eligible to receive allotments in the Border Belt under Martial Law Regulation No. 9 through the Border Committees.

(*b*) Yes, The Border Committees are empowered to scrutinize cases of all types of allotments held within the Border Belt,—*vide* paragraph 10 (a) of Martial Law Regulation No, 9 Zone 'B'. It may be mentioned that jurisdiction of Civil Courts is barred under Rehabilitation/Settlement Acts to entertain Rehabilitation/or Settlement cases for adjudication.

(*c*) Some allotments were cancelled by Border Committees in cases where these were proved to have been obtained by fraud or mis representation or were held by undesirable persons or smugglers or where such allotments were considered untenable under the provisions of West Pakistan Rehabilitation Settlement Scheme or under Martial Law Regulation No. 9 or where the allottees were found to have violated the terms and conditions of allotment under the old Border Scheme. The area so resumed was allotted to both service *ex*-servicemen as well as to other civilian eligible persons.

(*d*) Most of such claimants are reported to have already been resettled and action is being taken to resettle the rest.

RESTORATION OF LAND TO CLAIMANTS WHOSE ALLOTMENTS WERE CANCELLED BY BORDER COMMITTEES ON WRONG INFORMATION

*5460. **Mian Muhammad Akbar.** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that permanent allotment of lands on the border to civilian claimants were canceleld by Border Committees to make such lands available for *ex*-servicemen ?

(*b*) whether it is a fact that such lands have subsequently been allotted to civilians also if so, reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that even in cases where the allotment of land to claiments were cancelled on the basis of wrong information supplied to Border Committees, the lands are not being restored to claimants, if so, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) No, Allotments were not cancelled in order to make such lands available for allotment to *ex*-servicemen only. Allotments were cancelled only in such cases where such allotments were found untenable under the provisions of Martial Law Regulation No. 9 or of West Pakistan Rehabilitation Settlement Scheme. The areas so resumed were disposed of not only to serving and ex-servicemen only but to various other eligible cotegories like pre-Independence tenants ; to claimants against verified claims ; and to refugees whose unit of allotment was less than 12½ acres etc.

(*b*) As stated at (*a*) above, such resumed area have been disposed of not only in favour of civilians but to service and ex-servicemen also who were found eligible to receive allotments under Martial Law Regulation No. 9.

(*c*) Where representation was made it was enquired into and where justified the allotment was restored.

LAND SETTLEMENT IN GADOON UTMAN AND AMAZAI AREAS

*5474. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the work of land Settlement in Gadoon Utman and Amazai Areas (merged areas of Mardan and Hazara District) has been completed ;

(*b*) whether it is a fact that a small village named Laqab has been attached to Haripur Tehsil in Settlement records ;

(*c*) whether it is a fact that Laqab village is located near village Mangal Chahi of Gadoon Area and forms part of Gadoon area ever since the area was merged with swabi Tehsil of Mardan District ;

(*d*) whether it is a fact that the said village Laqab is part of Union Council No. 52 (Gandaf) of Gadoon Area ;

(*e*) if answers to (*b*), (*c*) and (*d*) above be in affirmative, reasons for detaching the said village LAQAB from Swabi Tehsil in Settlement records and attaching it to Haripur Tehsil ?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No. According to Settlement Record it lies in Utman Circle and now forms a part of Haripur Tehsil.

(*d*) No.

(*e*) Question does not arise.

PRICE OF LANDS IN G. M. BARRAGE AND SUKKUR BARRAGE AREAS

*5531. **Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government had set up an Agricultural commission which reported that the lands in G. M. Barrage Area are of very poor quality and due to this fact about 50 percent of the cultivators have already left the lands and the rest are also leaving ;

(*b*) whether it is a fact that the cultivators of Sukkur Barrage areas receive water for their lands throughout the year, whereas the lands in G. M. Barrage are irrigated only for six months ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for fixing high price of lands in G. M. Barrage Area as compared to the price of land in Sukkur Barrage Area ;

(*d*) whether it is a fact that some allottees of land in G. M. Barrage area have been granted special concessions while others have not been given such concessions ;

(*e*) whether it is a fact that Government have fixed a unit of 4 acres for the purposes of assessment of land revenue in G. M. Barrage area, i.e., even though one acre of land may have been cultivated land revenue will be charged at the rate of full one unit, i. e., 4 acres, and in case of 5 acres having been cultivated, the revenue charges will be made for 2 units (i.e., 8 acres).

(*f*) whether it is a fact that revenue on land in Sukkur Barrage Area is realised at per acre ;

(g) if answers to (c) and (d) above be in the affirmative, reasons for such discrimination ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The requisite information is being collected from the local officers and will be supplied on receipt from them.

PROPRIETARY RIGHTS GRANTED TO ALLOTTEES UNDER CO-OPERATIVE FARMING SCHEME

*5557. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(a) whether proprietory rights have been granted to the allottes who have been given lands under the Co-operative Farming Scheme ;

(b) whether it is a fact that some allottees out of those mentioned in (a) above, who are eligible to retain land are being threatened with ejectment ;

(c) whether it is a fact that a Committee has been constituted to scrutinize the allotments under the said scheme ;

(d) the number of persons in Multan and Montgomery Districts who have been declared as valid allottees ;

(e) the names and addresses of the allottees under the said scheme, to whom the proprietary rights have been granted ;

(f) the procedure for paying the instalments of price of land allotted under the said scheme ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :

(a) Orders for the grant of propriatory rights have already been passed by the Revenue Department ;

(b) It is not fact that some eligible allottees are being threatened with ejectment.

(c) It is fact that eligibility committees have been constituted for security of eligibility. Such committees have been formed in terms of the decision of the Board of Revenue and consist of the Assistant Registrar, Co-operative Farming Tehsildar-Naib-Tehsildar of the Circle and a non-official Director of Co-operative Farming Union.

(d) As the secrutiny in respect of eligibility has not yet been finalised, the number of persons declared as valid allottees in Montgomery and Multan District, cannot be given. It may further be mentioned that recommendation of the eligibility committees will have to be sent to the Collector concerned for his approval according to the decision of the Board of Revenue.

(e) The number of allottees under Co-operative Farming Scheme exceeds 10,000 and it is not possible to give their names with complete addresses as desired under the question.

(f) In pursuance of decision,—vide letter No. SO. Col. II-6-61 dated 16th May 1961 from West Pakistan Government Revenue and Rehabilitation Department, the price is to be recovered from the members at Rs. 20, per produce index unit by the Co-operative Farming Societies in 30 six-monthly instalments and will be paid to the Government according to the demand fixed by Colony authorities.

USTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

LAND-HOLDERS OWNING AGRICULTURAL LAND IN WEST PAKISTAN

48. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(a) the number of land-holders ownings agricultural land below the level of subsistence holdings in West Pakistan (District-wise) and the area involved ;

(b) the number of land-holders owning agricultural land below the level of economic holding and above the level of subsistance holding with area involved (District-wise);

(c) the number of land-holders owning agricultural land above the level of economic holding and up to 5 squares and the area involved (District-wise);

(d) the number of land-holders owning more than five squares of agricultural land and below 10 squares and area involved (District-wise);

(e) the number of land-holders owning more than 10 squares of agricultural land and the area involved, along with the names of such owners district-wise?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): The information required by the Member is being collected, and will be placed at the table of the House when ready.

STATE LAND

49. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total acreage (District-wise) of State land in the Province immediately before the promulgation of Martial Law;

(b) the total acreage of State land auctioned and allotted after 7th October 1958 to date; district-wise;

(c) the total acreage of State land in possession of various departments of the Government for instance Forest Department District-wise?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan):

District		*Name of Department*		*Area in possession*
		KHAIRPUR DIVISION		
				Acres
Khairpur	..	Agriculture	..	1,337
		Public Works Department	..	80
		Forest	..	159,634
Sukkur	..	Agriculture	..	71
		Railway	..	1,395
		Defence	..	535
Sukkur	...	Public Works Department	..	31,894
		Forest	..	260,773
		Local Bodies	..	665
		Police	..	8
		Education	..	15
		Village-AID	..	19

District	*Name of Department*	*Areas in possession Acres*
Jacobabad	Forest	23,549
Larkana	Agriculture	467
	Barrage	77,822 Sq. feet
	Public Works Department	65
	Forest	51,041
	Local Bodies	2 033 Sq. feet.
	Police	18
	Education	9,000 Sq. feet
	Revenue	9,652 Sq. feet
Nawabshah	Agriculture	5
	Defence	14
	Education	6
	HYDERABAD DIVISION	
Hyderabad	Forest Department	68,828
	Agriculture	1,957
	Public Works Department	10,000
	District Council	1,872
Tharparkar	Forest	229,617—20
	Animal Husbandry	4,268
Thatta	Forest	1,85,17)
	Kalri Lake	16,499
Dadu	Forest	2,23,538
	Food	4,032 Sq. feet
	Agriculture	6,576
Sanghar	Forest	—1,33,092

CONFIRMATION OF MUKHTIARKARS IN FORMER PROVINCE OF SIND

127. **Mr. Ahmad Mian Soomro**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the number of permanent and temporary posts (likely to continue for more than 3 years) in the cadre of Mukhtiarkars in the former Province of Sind;

(*b*) the number of confirmed Mukhtiarkars at present;

(*c*) whether it is a fact that no confirmation has been made in the above said cadre inspite of the fact that some of the temporary Mukhtiarkars have served in their present capacities for over ten years; if so, reasons therefor and the time by which their confirmation is likely to be made?

وزیرمال :— (خان پیر محمد خان) - (الف) مستقل آسامیاں ۷۸،، عارضی آسامیاں سال بسال حسب ضرورت عارضی آسامیاں ۲۵ کار سرکار منظور کی جاتی ہیں -

(ب) (۱) ۷۸ آسامی مستقل -

(۲) ۲۵ آسامی عارضی -

(ج) جی نہیں - بحکم سال ۱۹۶۱ء ۸۲ مختار کار مستقل کئے گئے تھے - مستقل آسامیوں کی تعداد جن پر مزید مختار کار مستقل کئے جا سکتے ہیں - مقامی افسروں کے مشورے سے زیر غور ہے -

---

ALLOTMENT OF SURVEY NO. 1299/11·10 BY MUKHTIARKAR NAGARPARKAR TO CHATRU, SON OF KARMAN OF MAKAN PAHRANO, TALUKA NAGARPARKAR, DISTRICT THARPARKAR

129. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Chatru, son of Karman of Makan Phrano, Taluka Nagarparkar, District Thaparkar, was given Survey No. 1299/11·10 by Mukhtiarkar of Nagarparkar on 11th May 1963, after recovering Malkana from him ;

(*b*) whether it is a fact that the said Chatru submitted an application to the authorities concerned stating therein that the surved number for which the Malkana had been recovered from him was 127619·2 which had been allotted to his nephew Vasno, son of Arjan Koolha ;

(*c*) whether it is a fact that the said Vasno submitted an application to the Deputy Collector, Thar Division informing him that he would have no objection if S. No 1276/9-2 was transferred to his Uncle ;

(*d*) whether it is a fact that both the parties recorded their statements with the Head Munshi, Nagarparkar, Mr. Noor Muhammad Abro, some wo years before ; if so, whether their statements were included in the fortnightly report ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said case has not, so far been disposed of, if so, reasons thereof ?

Minister for Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes, Survey Number 1299 measuring 11-10 acres was sanctioned in the name of Chatro, s/o Karman Kolhi in Hameshgi Yadasht of 1943-44. Malkana was recovered from him on 11th May 1945 and Ijazat Nama issued.

(*b*) Survey Number 1276 measuring 9-20 acres was sanctioned in the name of Arjan, s/o Jago Kolhi, father of Vasno in Hameshgi Yadasht of 1942-43. It is a fact that Chatro submitted an application to the Deputy Commissioner on 19th October 1962 stating that the Survey Number 1276 of Vasno sanctioned in Hameshgi Yadasht in 1942-43 stands in place of survey number 1299 at the site hence survey number 1276 may be cancelled as it is not available on the site.

(c) Vasno submitted application on 12th April 1961 to the Deputy Collector, Desert that survey number 1276 may be located somewhere else in the Makan.

(d) Yes. Both of them gave statements before Mr. Habibullah Head Munshy on 12th April 1961 stating therein that since Survey number 1276 is not available on the site and may be cancelled. No such for tnightly return is being submitted.

(e) This case is pending because of the Mukhtiarkar, Nagarparkar has not been able to secure the presence of both the parties at site for local verification, since Vasno is reported to have gone away from the locality in search of employment. The Mukhtiarkar is being directed to dispose of the case at an early date.

TOTAL NUMBER OF TAPEDARS IN DESERT SUB-DIVISION OF THARPARKAR DISTRICT

130. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total number of Tapedars in each taluka of Desert Sub-Division of Tharparkar District along with the location of their "Deras";

(b) the time for which Tapedar and Supervising Tapedars have to stay at this 'Deras' along with the location of those 'Deras' which are being used also for residential purposes;

(c) whether there is any scheme under the consideration of the Government providing suitable residential quarters to Tapedars and Supervising Tapedars; if so, the details thereof;

(d) whether it is a fact that Government have issued instructions to Tapedars that they should always remain of their respective headquarters and whenever they go on tour they should put up notices on their offices and residences indicating the places, they are to visit with the purpose of their visits; if so, how for these instructions are being followed;

(e) the names of Tapedars and Supervising Tapedars who have got the houses allotted or acquired on rent in their own names or in the names of their relatives, in Talukas of Chachro, Mithi, Diplo and Nagarparkar ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a), (b) and (e)—It is regretted that the information not yet available. It will be furnished as soon as received.

(c) Yes, There is a proposal for the construction of 8000 Patwarkhanas in West Pakistan for providing suitable residential accommodation to Patwaris/Tapedars according to a phased programme spread over a period of 10 years.

(d) Yes. It is understood from local officers that generally the instructions are being followed.

GRANT OF SURVEY NO. 140 BY ONE MAZAR, SON OF LAKHO RIND OF VILLAGE CHHACHHRO GUL MUHAMMAD, TALUKA NAGARPARKAR TO HIS MATERNAL UNCLE MIR KHAN, SON OF BACHO

131. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that one M. Mazar, son of Lakho Rind of village Chhachhro Gul Muhammad, Taluka Nagarparkar gave a statement before the Mukhtiarkar of the said Taluka that he had gifted his land measuring 10—3 acres, Survey No. 140 to his maternal uncle Mir Khan, son of Bacho;

(b) whether it is a fact that the Mukhtiarkar, Nagarparkar orderd the Tapedar of Chotal,—*vide* his memo. No. 1298, dated 25td December, 1955 to put up the statement about the transfer of the said Khatta, if so, the date on which the required statement was submitted by the Tapedar to Mukhtiarkar Nagarparkar;

(c) in case there was any delay in the transfer of the Khatta, reasons therefor?

Minister for Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): It is regretted that required information is still being obtained and will be supplied as soon as available.

ISSUED OF RECEIPTS FOR LAND REVENUE

132. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased te state :—

(a) whether it is a fact that Government issued a Circular letter to Revenue Authoritics pointing out that while issuing receipts for land revenue the survey numbers the name of Deh and the quantity of agricultural produced should be entered therein ;

(b) If answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that the instructions conveyed in the said circular letter are not being followed by Tapedars and Supervising Tapedars in Desert Sub-Division of District Tharparkur; if so, the steps Government intend to take in this behalf?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) No.

(b) In view of (a) above it does not arise.

ACREAGE OF CULTIVABLE STATE LAND IN PARKAR AREA OF TALUKA NAGARPARKAR, DISTRICT THARPARKAR

141. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the acreage of cultivable state land in each Makan and Deh in Parkar Area of Taluka Nagarparkar, District Tharparkar ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :(a) This information for each Makan is not available as the record is maintained Dehwise, only.

(b) Dehwise acreage is given blow.

Serial No.	*Name of Deh*	*Area*
1	Nagarparkar	237-15 acres
2	Sadurás	nil.
3	Monopro	nil.
4	Kaharoro	819-08
5	Chhar	434-24
6	Khararíyoun	5130-36
7	Sabusan	9113:09

8	Kaabo	5585-04
9	Surachand	6289-10
10	Adhigham	9392-23
11	Pithapur	nil,
12	Ranpuar	3281-32
13	Dhinghano	37-01
14	Churio	863-31
15	Baharano	nil.
16	Paro Dharo	1235-29
17	Virawah	12298-19

ANNOUNCEMENT

REDUCTION IN THE SALE PRICE OF FERTILIZERS

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bux): Sir, I have to make a very important announcement for the information of the members about a subject which has, at several times been discussed here. It is this.

Sir, This august house would kindly recall that I had stated that Government was considering a proposal to reduce that sale price of fertilizer. I am glad to announce to day that it has been possible for Government to redeem to promise and decide to reduce the price of fertilizer by Rs. 3·00 to Rs. 4·00 per bag. The new rates in respect of various types of Fertilizer which I will mention presently, will come into force with effect from 1st October 1964.

Sir, I am further glad to announce that besides reduction in rates, Government have also decided to transfer the sale of fertilizer normal trade and to liberalize the system of distribution with a view to obviating any difficulties being experienced in this behalf.

خواجہ محمد صفدر - میں خوشی ہے کہ آپ نے کچھ
حماقت کا ازالہ تو کیا ہے - میں خوش ہوں -

Minister of Agriculture : Even you can purchase it.

Sir, In order to popularise the use of fertilizer, which increases agriculture production, Government have, from the very start, been subsidizing the price of fertilizer. The previous rates fixed by the Government entailed a subsidy of more than 50% and a hugo expenditure had to be incurred by the Central and the Provincial Governments. Since the consupmtion of Fertilizer increased, it

automatically involved an additional expenditure. Subsequently however, as the demand of fertilizer became keener and larger, Government decided to restrict the subsidy to 25%. This resulted in an increase of about Rs. 4·00 per bag to Fertilizer and the Agricultural Development Corporation, through the Rural Supply Co-operative Organization, has been supplying fertilizer at this rate to the farmers, sales, however, dwindled and consumption was comparatively less in the case of food crops.

Government have been carefully watching the entire situation and have come to the conclusion that the consumption of fertilizer will not be increased until and unless the price is reduced and the system of distribution is liberalised. Government have, therefore, decided that:

(a) *Price of fertilizer*: the price of fertilizer may be reduced and the subsidy may be increased. The new rates which will come into force immediately will be as under:—

Name of Fertilizer	Weight per bag	*Ex*-Factory rate for Stocksits direct Purchasers		At Mandi Town
1. Ammonium Sulphate	112 Lbs.	6·54	7·50	8·00
2. Super-phosphate	112 Lbs.	5·54	6·50	7·00
3. Ammonium Nitrate	87·5	6·36	7·00	7·50
4. Urea	50·6	7·09	7·25	7·75

(b) *Distribution of fertilizer*.....".That is your point."

(i) the West Pakistan Industrial Development Corporation, which produces fertilizers, will hereafter arrange to sell fertilizer through their stockists on the terms and conditions settled by them. These stockists will supply fertilizer at Mandi Towns at the rates specified above;

(ii) *any farmer* "I am laying emphasis on it." or Co-operative Society or any other organization can purchase 100 bags or more directly from the factory at the rates specified above. This facility is being afforded with a view to maximising the use of fertilizer and obviating any difficulty expressed by the progressive farmers in this behalf;

(iii) the Agriculture Development Corporation will supply fertilizer in their project areas etc., and will arrange for the purchase or supply of the required fertilizer either through the stockists or directly from the factory;

(iv) the Agricultural Department and the Co-operative Department can purchase their requirement for the farms, etc., either from the factory or from the stockists as the case may be.

It will be observed that the Government have gone a long way to meet the genuine demand of the consumers of Fertilizer although this would involve considerable additional expenditure. Government trust that the farmers will take advantage of these facilities immediately with a view to maximising agricultural production particularly food grains. The need for the more extensive use of fertilizer for the standing Rabi crops has become imperative on account of adverse climatic factors at sowing time so as to offset the deficit which may occur due to loss of sowings of wheat in Barani Areas.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ—۱) ۔ ہرچہ دانا کند، کند نادان ۔ مجھے خوشی ہوئی ہے ۔ کہ ہماری اس حکومت نے گذشتہ سال میں جو دو حماقتیں کی تھیں ان کا آج ازالہ کر دیا ۔ میں نے ان کو سابقہ سال پوائنٹ آوٹ کیا تھا ۔ کہ آپ نے ایک پالیسی کے طور پر یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ گورنمنٹ ۵۰—پرسنٹ تک امونیم سلفیٹ میں Subsidise کریں گی ۔ اور یہ پالیسی کچھ ان ہی صاحبان تک نہیں تھی بلکہ فوڈ اینڈ ایگریکلچر کمیشن نے جن کے صدر جناب گورنر صاحب تھے ، انہوں نے بڑی شد و مد کے ساتھ رپورٹ میں لکھا تھا کہ ۱۹۶۵ء تک ۵۰-پرسنٹ Subsidy کیا جائے ، لہذا پچھلے سال محترم وزیر زراعت نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اگرچہ ان کو متوجہ کیا گیا ۔

دوسری یہ حماقت کہ عام Channels کے بجائے پی ۔ آئی ڈی ۔ سی کا بورڈ بنا دیا گیا اور اس بورڈ کا کیا نام ہے ۔ ویسٹ پاکستان کواپریٹو ڈولپمنٹ بورڈ یہ اس سے خریدتا تھا پھر اس کے بعد سروسز سوسائٹی کے پاس جاتی اور پھر زمیندار کے پاس جاتی تھی اس کے لئے انہیں پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ اتنے Channels نہ بنائیے مگر یہ اس وقت نہ مانے ۔ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ آپ نے یہ دونوں نیک کام کئے ہیں ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir, I would like to know how the new prices compare with the old prices before the subsidy was withdrawn ?

Minister of Agriculture: It is practically half.

Khawaja Muhammad Safdar: Practically the same.

Minister of Agriculture: We have brought down to the previous level. One word. Sir.....

''شکوہ بیجا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور'' مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرے فاضل دوست جو بہت محنت کرکے یہاں آتے ہیں انہیں نے بوجھ ہم پر ڈالا ہے ، لیکن وہ بات کو نہیں سمجھے ۔ کچھ Subsidy ہم دیتے تھے اور کچھ مرکزی حکومت دیتی تھی ، مرکزی حکومت نے Withdraw کیا اب میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ وہ احمق ہیں میں تو کہتا ہوں کہ ہم دانا ہیں ۔ اس حکومت کا اصرار رہا اور اس ہاؤس میں بار بار اس طرف سے اور اس طرف باربار اصرار ہوتا رہا تو ہم نے مرکزی حکومت کو Case پیش کر دیا اور انہیں نے اس Case کی منظوری دیدی تو آج ہم اس قابل ہو گئے

ہیں ۔ یہ آپ کا اصرار تھا ۔ یہ اس ہاؤس کا Credit تھا ہاوس کا اصرار تھا اور ان حضرات کا اصرار تھا جو اس طرف اور اسطرف بیٹھے ہوئے ہیں ، اور

Particularly the Governor of West Pakistan, who has been fighting for this and he has brought down these rates.

امیر حبیب اللہ سعدی ۔صاحب صدر۔میں حکومت کا شکر گذاری ہوں کہ انہوں نے یہ کام غور کرکے کر دیا ۔

CLARIFICATION OF ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5249.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, on the 6th of this month in reply to the question of Chaudhri Sultan Ahmed relating to the Communications and Works department...The question asked was: whether the District authorities have submitted any scheme for residential colonies in the above said towns. .....

Khawaja Muhammad Safdar: What is the motion before us, may I ask?

Mr. Speaker: I myself do not know.

Minister of Law: I am clearing a misunderstanding about an answer which was given on the floor of the house on the 6th.

The question asked was: whether the District authorities have submitted any scheme for residential colonies in the above said towns; if so, the dates of submission of the respective schemes with their particulars? The relpy was no.

And a supplementary question was asked by Mr. Hamza asking: whether the department is sure about the position?, and I had submitted very respectfully in reply thereto. that so far as the department (i. e., Communications and Works) is concerned this is the reply.

Today, Sir, not the Communications and Works Department but the Revenue Department.—Board of Revenue, Colonies Branch brought it to my notice that these are some schemes relating to Lyallpur and other towns pending with this Department that is to say the Board of Revenue. The discussion of these schemes will take place today among the Member Board of Revenue, M. P. A., D. C. Lyallpur, Commissioner, Sargodha and Member of the Board of Revenue at 4. 30 P. M.

I am making a submission that so far as the reply of the Communications and Works Department is concerned, it is correct. Probably the member may have been under a misunderstanding. In any case since this came to my notice today that some other department of the Government, which has nothing to do with the Communications and Works, has received certain schemes. I thought it my duty to bring it to the notice of the member particularly, and this House generally, that there are some schemes pending with different departments and they will be discussed.

Mr. Hamza. I heartily thank the Minister for this.

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF THE PUNJAB UNIVERSITY TO ADMIT THIRTEEN THOUSAND STUDENTS TO ITS AFFILIATED COLLEGES (CONTD.)

Mr. Speaker: Now the adjournment motions. Adjournment motion No. 117 of Amir Habibullah Khan Saadi, which was deferred for today will be taken up.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): This relates to some Sir Novel or book?

Mr. Speaker: No. This is about the admission of 13,000 students of Punjab University.

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) - اس کے متعلق جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ سپلیمنٹری امتحانوں کے طلبا جو پاس ہوئے ہیں ان کو داخلہ نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ جو بچے اب داخل ہوں گے ان کا چونکہ نصف سال یعنی Academic year تو گذر چکا ہے تو ان کی حاضریاں کم ہوں گی اور آئندہ سالانہ امتحان میں وہ بیٹھ بھی نہیں سکیں گے - اس کے علاوہ پریکٹیکل سائنس میں مارچ تک تین کالجوں کے امتحانات ہوتے ہیں تو وہ بھی طلبا نہ دے سکیں گے اس وجہ سے ان کا داخلہ ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے اور اس وجہ سے مفید نہیں کیونکہ ان کا سال کسی صورت میں بچ نہیں سکے گا ، اس کے علاوہ سپلیمنٹری، امتحانات صرف ایک رعایت کے طور پر لئے جاتے ہیں کہ طلبا بجائے اس کے سارے پرچوں میں امتحان دیں وہ صرف ایک مضمون میں امتحان دے سکتے ہیں جس میں کہ وہ فیل ہوں - تو اس لئے یہ اتنے ہزارہا طلبا جو ہیں ان کو اب اگر ان کو داخل کیا جائیگا تو آئندہ ان کی حاضریاں پوری نہیں ہوں گی اور امتحان یونیورسٹی وہ کلیر نہیں کر سکیں گے - پہلے بھی آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا سٹینڈرڈ کتنا گرا ہوا ہے اور بچوں کے ڈویژن جو آتے ہیں وہ اکثر تھرڈ ہوتے ہیں تو تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونا میں سمجھتی ہوں کہ اس سے نہ پاس ہونا بہتر ہے کیونکہ آئندہ انہیں داخلے میں تکلیف ہوتی ہے - اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ سعدی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے کہ تیرہ ہزار بچوں کو داخلے نہیں ملے اتنی تعداد طالبعلموں کی نہیں ہے - تعداد ان کی کم ہے میں تفصیلات بتا دوں گی - میں نے فائل منگوائی ہے وہ ابھی تک پہنچی نہیں جناب - باقی یہ کہ بچوں کے سپلیمنٹری امتحانات کے لئے گنجائش ہے -

Mr. Speaker : Does the Minister of Law want to add anything?

Minister of Law : Sir what I am able to see from the motion itself, the wrong, if any, complained of is at the hands of the Punjab University, which is governed by its own Act, and the Government, as such does not come in. All that has been said is based on a feature based on a student's letter to the editor in the Daily Imroze, Lahore, dated the 3rd, and the motion has been tabled on 6th.

Minister of Revenue : 4th and 5th were holidays.

Minister of Law : My colleague has corrected me. The letter is supposed to have been published in the Daily "Imroze" Lahore, dated the 3rd. It could not have been brought on 4th and 5th because they were holidays and the Assembly did not meet.

خواجہ محمود صفدر - چار اور پانچ تاریخ کو کونسے دن تھے -

Minister of Revenue : 4th, Saturday and The 5th was Sunday.

Minister of Law : And the motion has been brought on the 6th. So I would with respect withdraw that objection. But as I said, the matter does not appear to be recent. If you permit me Sir, I will just read a few passages from a note of the department concerned.

Mr. Speaker : May I know from the Law Minister, whether admission to the colleges is the responsibility of the Government ?

Minister of Law : Admission to the colleges ?

Mr. Speaker : Admission in the degree classes.

Minister of Law : It is the responsibility of the University.

Mr. Speaker : Does Government dictate any policy to the University ?

Minister of Law : Absolutely none. Government does not come in the picture at all.

Mr. Speaker : Anything more ?

Minister of Law : Nothing Sir.

Mr. Speaker : Yes, Mr. Saadi.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - (لائلپور - ۷) - صاحب صدر - مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس سوال پر کوئی ہمدردانہ توجہ نہیں دی گئی - محترمہ وزیر تعلیم صاحبہ نے جو کچھ فرمایا ہے اور اعتراضات جو فرمائے ہیں کہ ان کے داخلے کا ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے اور کہ انکے لیکچر کم ہوں گے تو میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ غیر معمولی پالیسی جو اس سال بنائی گئی ہے آج سے پہلے اس کے کوئی کم وجوہات نہیں تھے - ہمیشہ سپلیمنٹری امتحانات میں طلبا شامل ہوتے رہے ہیں اور ان کو داخلے ملتے رہے ہیں - اس میں جناب والا - آپ اگر غور فرمائیں تو امتحانات کے نتائج ۲۵ دسمبر کو شائع ہوئے ہیں - گذشتہ سالوں میں ان تاریخوں میں قریب قریب دو چار دن کا فرق ہے اور جو طلبا پاس بھی ہوتے رہے ہیں ان کو داخلہ ملتا رہا ہے - پچھلے سال ۲۲ دسمبر کو نتائج نکلے اور اس سال ۲۵ دسمبر کو نکلے ہیں تو جناب

والا ۔ ہماری یہ قوم کے بچے ہیں جن پر یہ توجہ نہیں کی گئی کہ اگر انہیں داخل نہیں کرنا ہے تو سپلیمنٹری امتحانات سے پہلے ان کو اطلاع دی جاتی تا کہ وہ ۸ ماہ میں اور محنت کرکے اچھے نمبروں میں پاس ہو جاتے اور زیادہ اچھی طرح کامیاب ہوتے ۔ اب یہ پاس ہونے کے بعد جو ان کو ان پالیسیوں سے آگاہ کیا جا رہا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صوبے کی تعلیمی تاریخ میں ایک سانحہ ہے ۔

مسٹر سپیکر— سعدی صاحب آپ یہ فرمائیں کہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری کیا ہے ؟

امیر حبیب اللہ خان سعدی— جناب والا ۔ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ ہمارے محترم گورنر صاحب چانسلر ہیں اور وہ پالیسی دیتے ہیں اور اس پر ہمدردانہ غور کرنا چاہیئے تھا ۔ حکومت کی پالیسی یہی ہے کہ وہ ان اہم سوالات کے متعلق پالیسی دے ۔ یہ ذمہ داری حکومت کی ہے ، اس لئے کہ سات جنوری کو جبکہ اکثر کالج کے پرنسپلوں نے اور صوبے کے کالجوں کی انتظامیہ نے داخلہ دینا تھا تو محض زبانی طور پر یونیورسٹی کی طرف سے کہا گیا کہ ان کو داخلہ مت دو ۔

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ۔ آپ نے سنا ہوگا کہ جناب محترمہ وزیر تعلیم صاحبہ نے بیان دیتے ہوئے سعدی صاحب کے لئے ''علامہ'' کا لفظ استعمال کیا میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے ''علامہ'' کی سند کس رول کے تحت دی اور یہ اعزازی ڈگری مستقل ہے یا عارضی ۔

مسٹر سپیکر— علامہ عبدالحق صاحب ان کے پڑوسی ہیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی— اس لئے کہ وہ جیل میں چلے گئے ہیں ۔ (قہقہے) ۔

خواجہ محمد صفدر—(سیالکوٹ ۔ ۱) جناب والا ۔ اس مسئلے اہمیت کے پیش نظر میں ایک دو باتیں جناب کی وساطت سے اس ایوان کے سامنے اور خصوصیت کے ساتھ بیگم صاحبہ

جناب وزیر تعلیم صاحبہ سے عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ یہ تین ہزار طالب علموں کا ایک سال کے لئے بے کار رہنا اگر یہ کسی اور ملک میں ایسا مسئلہ ہو تو ہیجان برپا ہو اور لوگ یہ سمجھیں کہ قوم کا کتنا وقت ضائع ہوا ۔ لیکن یہاں یہ ایک اتنی سی بات ہے کہ ایک صاحب نے اپنے اختیارات کا جائز یا نا جائز طور پر استعمال کرتے ہوئے کہہ دیا کہ داخلہ نہیں مل سکتا ۔ ورنہ اگر داخلہ نہیں دینا تھا تو اس سپلیمنٹری امتحانات کے معنی کیا ہیں ۔ ورنہ اگر داخلہ نہیں دینا تھا تو اس سپلیمنٹری امتحان کے معنی ہی کیا تھے ۔ جناب یہاں ۱۳ ہزار طالب علموں کا مسئلہ ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ طالب علم پڑھتے نہیں ہیں ۔ دراصل یہ پالیسی کا فقدان ہماری طرف سے اور ہماری جانب سے ہے کہ ہم انہیں پڑھانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں ۔ ہم ان کے لئے پڑھنے کا ماحول پیدا کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں ۔ انہوں نے قصور کیا کیا ہے ۔ ۲۰ تاریخ کو نتیجہ نکلا ۔ یونیورسٹی رولز کے اندر لکھا ہوا ہے کہ نتیجہ نکلنے کے بعد ۱۵ دن کے اندر اندر طالب علم داخلہ لے سکتا ہے 15 working days not whole days ۲۰ تاریخ کے بعد کرسمس کی چھٹیاں تھیں کوئی کالج ۲ جنوری کو کھلا ہے کوئی ۶ جنوری کو کھلا ہے اور کوئی ۷ جنوری کو کھلا ہے ۔

Mr. Speaker: This is not on the admissibility.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ میں بالکل admissibility کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ تعلیم کے مسائل ایسے نہیں ہیں کہ انہیں ٹیکنیکل پوائنٹ یا ٹیکنیکل اعتراض کی بنا پر رد کر دیا جائے ۔ میں نہایت ادب سے وزیر تعلیم صاحبہ سے درخواست کرتا ہوں کہ ۱۳ ہزار طالب علموں کے (مجھے بتایا گیا ہے کہ ۱۵ ہزار ہیں) کیریئر کا سوال ہے ۔ اس معاملہ پر ہمدردی سے غور فرمائیں اگر داخلہ ان کو مل سکتا ہے تو ان کو داخل کیا جائے ۔ جب قواعد اجازت دیتے ہیں کہ پندرہ دن کے اندر داخلہ مل سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ اپنے

good offices کو کیوں نہ استعمال کریں، میں یہ جانتا ہوں کہ یونیورسٹی ایک خود مختار ادارہ ہے۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس ایوان نے ۶۰ ہزار روپیہ یونیورسٹی کو گرانٹ دی ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس نیک کام کے لئے کہاں کہاں سے ہماری حکومت انہیں مانگ کر دے رہی ہے۔ یہ سب باتیں ہمارے لئے ہیں۔ آخر اس کا کوئی تدارک ہونا چاہیئے۔ وائس چانسلر صاحب خدا تو نہیں ہیں ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ اگر وہ غلطی کر رہے ہیں تو وزیر تعلیم صاحبہ کو انہیں مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ ایسی غلطی نہ کریں، ان گذارشات کے ساتھ میں درخواست کروں گا کہ وزیر تعلیم صاحبہ اس مسئلہ پر ہمدردانہ غور کریں۔

ماسٹر خان گل—پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ یہ سوال کہ کوئی ادارہ اس صوبہ کے اندر حکومت کی پالیسی سے باہر ہے یہ تو عقل سے باہر ہے، بلکہ یہ عقل کی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی محکمہ اپنی نا اہلی کی وجہ سے قوم کے بچوں کو تباہ کر رہا ہے۔ تو اس کا یہ جواب نہیں ہے کہ یونیورسٹی گورنمنٹ سے بالا تر ہے۔ یہ جواب قابل قبول نہیں ہے۔ اپنے گھر کو دیکھنا چاہیئے کہ ۱۵ ہزار بچوں کا کیوں علاج نہیں کر سکتے۔

وزیر تعلیم—جناب والا۔ اس کے متعلق میں چھوٹا سا پوائنٹ بتانا چاہتی ہوں کہ ہمیشہ یونیورسٹی میں یا کالج میں داخلے قابلیت کی بنا پر ہوتے ہیں۔ اسی وقت نمبر بتا دئے جاتے ہیں بلکہ وہاں بورڈ پر لگا بھی دیئے جاتے ہیں۔ کہ first divisioners اتنے ہیں اس کے بعد higher second divisioners third divisioners کی باری نہیں آتی۔ اب میں آپ کو بتاؤں گی کہ سپلیمنٹری امتحانات میں کل تعداد پاس طلبا کی پانچہزار ہے۔ جن میں زیادہ third divisioners ہیں، اس میں ۴۳۹۴ تھرڈ ڈویژنر ہیں اور ۴۸۸ سیکنڈ ڈویژنر ہیں اور ۱۹ فسٹ ڈویژنر ہیں۔ جناب عالی اگر ویسے بھی ان کے academic طریقے پر انٹرویو وغیرہ نہیں لئے جاتے تو بھی سارے اپنے معیار پر داخلہ نہیں لے سکتے۔ باقی ۱۹ فسٹ ڈویژنر کے متعلق میں وائس چانسلر سے درخواست کروں گی کہ وہ ہمدردانہ غور کریں۔

Khawaja Muhammad Safdar: What about the second divisioners ?

وزیر تعلیم—سیکنڈ ڈویژنر بھی ہیں ان کے خاص نمبر ہیں ۔ اگر اس نمبر کے مطابق گنجائش ہے تو میں وائس چانسلر صاحب سے کہوں گی کہ اس پر غور کریں ۔ جو کچھ بھی ہوگا ہمدردانہ غور ہوگا ۔ اور اس کے علاوہ بورڈ کے تمام امتحانات کے لئے مغربی پاکستان میں آئندہ سال سے ایک تاریخ رکھی جائے گی تا کہ بچوں کو داخلے میں تکلیف نہ ہو ۔ انشاء اللہ آئندہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے گا ۔

Mr. Speaker Does Mr. Saadi still press it after this assurance.

بابو محمد رفیق—جناب والا ۔ ہمارے ہاں سردیوں میں امتحان ہوتے ہیں ۔ اس علاقے کے موسم کا خیال رکھیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب سپیکر میں نے جو کچھ گذارش کی ہے اس کے متعلق محترمہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ڈویژن کے حساب سے ہوتا ہے ۔ وہ قواعد جو پہلے سے ہیں اسی کے مطابق داخلہ ہوتا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ اس یقین دہانی کے بعد وہ اس پر خود بھی زور دیں گی تا کہ طلباء کے متعلق یونیورسٹی بہتر فیصلہ کرے ۔ میں اس موشن کو پریس نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO PREVENT THE PUBLICATION OF 'ASMAR-E-SHIRIN' (CONTD).

Mr. Speaker Next motion is also by Mr. Saadi and it was deferred for today.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Both the motions were on the same subject i. e. regarding the same book. This book was published in the year 1959 and, as required by law, the copies thereof were not supplied by the Printer and the Keeper of the Press. After this adjournment motion was tabled here, efforts were made and this Book scrutinized. It has been found that the book contains material which is objectionable from many angles and orders have been passed today and this book has been prescribed.

So far as the default of the printer and the keeper of the press is concerned in not having submitted three copies of the book to the Information Department, the District Magistrate, Lahore, has been asked today to take the severest possible action against all those who are responsible for this default under the Press and Publications Order.

In view of the statement made by me today, I would request the members, who have tabled these two adjournment motions, that since the needful has been done by the Government and the book prescribed they may see their way not to press these motions and withdraw them.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—صاحب - صدر - میں محترم وزیر قانون صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک فوری اقدام کیا ہے اور حکومت اس سلسلے میں قابل مبارک باد ہے - لیکن ایک گذارش ضرور کروں گا کہ جب پانی حد سے زیادہ گذر جاتا ہے اس وقت ہم غریبوں کی توجہ دلانے سے کسی بات پر توجہ تو ہو جاتی ہے - جس ادارے نے یہ کتاب شائع کی ہے اس نے نہایت چالاکی سے (حال ہی میں یہ کتابیں چھاپیں ہیں) اس سال کی اشاعت کو پچھلے سال میں لکھ دیا ہے اس کی بھی تحقیقات کی جائے - اور اس کی جتنی بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں اس پر ایک کمیٹی بٹھائی جائے جو باقاعدہ غور کرے اور قصوروار ثابت ہونے پر ان کو قرار واقعی سزا دی جائے - وزیر صاحب کے اس جواب کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ تحریک کا مقصد پورا ہو گیا ہے اس لئے میں اس کو پریس نہیں کرتا -

علامہ رحمت اللہ ارشد(بہاول پور (۲)—جناب والا - میں آپ کی توجہ اور وزیر قانون صاحب اور دوسرے وزراء کرام کی توجہ ایک حقیقت کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں - جہاں تک اقلیتوں کا سوال ہے اقلیتیں ہمارے لئے قرآن اور کتاب و سنت کی رو سے ذمی ہیں - اور ان کی جان و مال اور جائیداد کی حفاظت مسلمانوں کے برابر ہمارا ذمہ ہے اور ہم پر فرض ہے لیکن یہ ایک واقعہ ہے کہ عیسائی مشنریوں کو اتنی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے بلکہ ایسی دل آزار کتابوں (ایک کتاب کا ہی ذکر نہیں وزیر صاحب اگر تحقیقات فرمائیں تو اس قسم کا لٹریچر اور بھی ملے گا) جس میں دریدہ دھنی کی گئی ہے اسلام کے خلاف - کوئی اسلامی مملکت جہاں مسلمانوں کی واضح اکثریت ہو اقلیتوں کے ساتھ نہایت فراخ دلانہ اور فیاضانہ سلوک کر سکتی ہے لیکن بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتی - اس لئے میں آپ کے توسط سے ان کو متوجہ کرتا ہوں کہ انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ وہ اس قسم کا اگر کوئی میٹریل ہو تو ہمیں متوجہ کرائے بغیر ان کو ضبط کریں اور ان لوگوں کو سزا دلوانے کا انتظام کریں - جو دریدہ دھنی کرتے ہیں - کتاب کی ضبطی سے معاملہ حل نہیں ہوتا بلکہ ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے -

مسٹر سپیکر—سردار محمد رمضان خان دریشک صاحب آپ
اس یقین دہانی کے بعد اپنی موشن کو پریس کرتے ہیں ۔

سردار محمد رمضان خان دریشک—جناب والا ۔ میں
اپنی موشن کو واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker Both the motions are not pressed.

SEALING OF THE PRIVATE AND PERSONAL OFFICE OF MAULANA ABUL ALA MAUDOODI

Mr. Speaker: Khawaja Muhammad Safdar Wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the Assembly to discuss a definitie matter of recent and urgent public importance namely, the unlawful, illegal and *mala fide* action of the Government in sealing the private and personal office of Maulana Syed Abul Ala Maudoodi, Amir of the defunct Jamaat-e-Islami on the 6th January, 1964 by which the Government has caused widespread resentment amongst the public of the province.

Minister of Law(Mr. Ghulam Nabi Muhammad Vawal Memon)-Sir, the motion is opposed. The action in the nature of sealing the premises of Maulana Syed AbulAla-Maudoodi, has been taken under the Criminal Law Amendment Act. With the permission of the Chair, I will read out Section 17-A. It says :—

> "The Provincial Government may, by notification in the official gazette, notify any place which in its opinion is used for the purposes of an unlawful association."

The Explanation to this is :—

> "For the purposes of this section 'place' includes a house or building, or part thereof, or a tent or vessel."

Clause (2) reads as follows :—

> "The District Magistrate or any Officer authorised in this behalf in writing by the District Magistrate, as the case may be, may thereupon take possession of the notified place and evict there from any person found therein, and shall forthwith make a report of the taking possession to the Provincial Government."

This is the section under which the District Magistrate took the action.

The notification dated the 6th, which I had very respectfully placed before the Chair yesterday, will show that the place which has been sealed in this case is the place specified in that notification by the Government under Section 17-A, as the place which in the opinion of the Provincial Government is being used for the purpose of the association which has been declared unlawful. Then, Sir, in pursuance of that notification the District Magistrate, in exercise of the powers vested in him under section 17-A (2) issued this order, authorising the Police Officer to go and seal and the report is, 'the office at 5-A then address is given of Maulana Maudoodi, inventory prepared all the three rooms sealed, keys to be handed over to the Sub-Inspector, Ichehra to be kept in the Malkhana.'

Further facts are that only 3 rooms, which undoubtedly are in the same building in which the residential house of Maulana Sahib is also situated, have been sealed which were being used for the purpose of office of Jamaat-e-Islami. But his residential portion has not been touched, has not been affected and it remains as it is in the occupation of the inmates as it was before.

Therefore, my respectful submission is that the action, that is now complained of, has been taken under the Criminal Law Amendment Act, in

pursuance of the notification issued by the Government and due authority issued by the District Magistrate in the execution of his duty as the District Magistrate. Therefore, the action has been taken in accordance with and in the administration of the ordinary law of the land. I have read out the report and, therefore, consistently with the Rulings which this Honourable Chair gave yesterday on two similar motions, this motion may be ruled out of order.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) جناب والا - جناب وزیر قانون نے اس تحریک التوا کے متعلق جو اعتراض اٹھایا ہے اس کے متعلق میں نے کل اس معزز ایوان کے سامنے کچھ گذارشات پیش کی تھیں -

جناب والا - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ in the ordinary administration of law سے یہ مراد ہے کہ عدالتوں میں جو قوانین برتے جاتے ہیں ان کے تحت اپیل یا نگرانی کے سلسلے میں اوپر والی عدالت تک پہنچا جا سکتا ہے - اور پارلیمانی طریق کار یہی رہا ہے - جیسا کہ میں May's Parliamentary Practice کی مدد سے ابھی آپ کے سامنے پیش کروں گا -

جناب والا - جب قانون کو عدالتوں کے ذریعے enforce کیا جاتا ہے تو اسے کسی تحریک التوا کے ذریعے اس ایوان میں زیر بحث لانے کو ممنوع قرار دیدینے یا اس کے حسن و قبح پر بحث کرنے سے قانون کو اپنا راستہ اختیار کرنے میں دقت پیدا ہو جائے گی - یہ ایک بنیادی نکتہ ہے - اس لئے عدالتوں کو اس ایوان کے اثر سے آزاد رکھنے کے لئے مختلف قوانین پارلیمانی طور پر وضع کئے جاتے ہیں -

جناب والا - میں اس سلسلے میں جناب کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ جہاں تک administration of laws کا تعلق ہے جنہیں Executive اپنی sweet will اور اپنی مرضی سے جب چاہے استعمال کرے اور جب چاہے نہ کرے - جب ان کا ذکر آتا ہے اور جب Executive ان کے تحت کوئی action لیتی ہے یا کوئی قدم اٹھاتی ہے تو پھر اسے میری رائے میں ordinary administration of law کا مسئلہ کہنا - میں نہایت ادب سے عرض کروں گا - درست نہیں - اس طرح تو خواہ کوئی بری سی بری حکومت ہی کیوں نہ ہو - جب بھی وہ کوئی کارروائی کرے گی تو رائج الوقت کسی نہ کسی قانون کا سہارا ضرور لے گی اور اس کی کسی نہ کسی دفعہ کے تحت حکم احکام

جاری کرے گی ۔ لہذا میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ میں آپ کے Ruling کو discuss نہیں کر رہا ، صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میری گذارشات کے پیش نظر اپنی Ruling پر review کریں ۔ کیونکہ جو کچھ جناب وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے اگر اس سے اتفاق کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہمارے قواعد و ضوابط کا وہ Chapter جس کا تعلق تحریک التوا سے ہے، حذف کر دینا چاہیئے ۔ اور کل میں اس کے متعلق بہت زیادہ سوچتا رہا ہوں کہ جب بھی حکومت کوئی کارروائی کرے گی تو لازماً کسی نہ کسی قانون کے تحت کرے گی اور اس سلسلے میں اس قانون کا حوالہ دے گی ۔ اور خصوصاً جب کہ اس کے پاس مختلف قوانین کے ماتحت مختلف قسم کے اختیارات ہیں ۔ تو اب سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایوان ان احکام کو discuss کر سکتا ہے یا نہیں ؟ میری رائے میں یہ ایوان اس پوزیشن میں ہے کہ وہ ان پر اپنی رائے کا اظہار کرے اور یہ دیکھے کہ حکومت نے اس قانون کے تحت اختیارات کا استعمال دیانت داری سے کیا ہے یا نہیں ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میرے پاس اس وقت May's Parliamentary Practice کی 16th Edition ہے ۔ اس کے صفحہ ۳۷۲ پر لکھا ہے ۔

"Matter must involve more than ordinary administration of law."

یہی Rule ہے جس کا جناب وزیر قانون صاحب نے حوالہ دیا ہے اور فرمایا ہے ۔

"Motions have been disallowed because matter raised by them involved no more than ordinary administration of law."

یہ Administration of Law کے الفاظ italics میں ہیں جو ان کی importance ظاہر کرتے ہیں ، اس کے نیچے کچھ حوالہ جات دیئے گئے ہیں ۔ اور اس کے آخر میں ہے ۔

"Grounds for disallowing motion included in this group seem to have been extended since 1920 ordinary administration of law meant in the earliest cases was rather administration of justice, trial and punishment."

تو جناب یہ May's Parliamentary Practice میں دیا ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا جیسا کہ میں نے کل عرض کیا تھا لیکن افسوس کہ اس وقت میرے پاس کتابیں

اور مثالیں نہ تھیں ورنہ اسی وقت آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ۔ کہ ہمارے ملک میں انگریزی کے خلاف ایک مدت تک جنگ جاری رہی ۔ اس بر صغیر ہند و پاکستان میں کانگریس نے جنگ جاری کی ۔ مسلم لیگ نے جنگ جاری کی خلافت نے جنگ شروع کی ۔ اور اس قسم کی کتنی تحریکیں چلیں ۔ اس وقت جب انگریز اس ملک پر حکمران تھے وہ کبھی کبھی اپنی ناخوشی کا اظہار کرتے رہتے تھے ، کبھی زید کو پکڑ لیا ، کبھی بکر کو پکڑ لیا ۔ کسی کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی کسی کو نظر بند کر دیا کسی کو قانون کے تحت کسی علاقہ میں آنے سے روک دیا گیا ۔ کبھی اخبارات پر پابندی لگا دی اور اس قسم کے احکامات جاری ہوتے رہتے تھے ۔ اور ان کو ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں ہمیشہ چیلنج کیا جاتا رہا ہے ۔ بر صغیر ہند و پاکستان کی پارلیمانی زندگی میں ایسی ایک مثال نہیں کم و بیش ایک ہزار مثالیں پیش کی جا سکتیں ہیں ۔ جن میں کئی چھوٹے اور بڑے رہنماؤں کے متعلق تحریک التوا پیش ہونے کی اجازت دی گئی اور اس پر بحث کی گئی ۔ اس وقت میں صرف تین مثالیں پیش کرتا ہوں ۔

۱۔ لڑائی کے زمانے میں جب سارے ہندوستان میں Defence of India Rule جاری تھا ۔ یہ ایک جابرانہ Rule تھا ۔ اس کے تحت لوگوں کو گرفتار کیا جاتا تھا ۔ ان کو پکڑا جاتا تھا ۔ نظر بند کیا جاتا تھا ۔ اخبارات پر پابندی لگائی جاتی تھی اور بعض لوگوں کو extern کیا جاتا تھا ۔ اس وقت کا ایک رولنگ لیجسلیٹو اسمبلی کی Debates Volume I بابت ۱۰ فروری ۱۹۴۳ تا ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ میں ہندوستان ٹائمز کے متعلق درج ہے ۔ جب کہ مہاتماندھی نے برت رکھا ہوا تھا اور حکم تھا ۔ کہ اس متعلق خبریں شائع نہ کی جائیں ، میں وہ رولنگ پڑھتا ہوں۔

The next adjournment motion is in the name of Sardar Sant Singh He wishe to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, he petrotions plasepa on the publication of the news about Mahatma Gandhi without pre-ciensorhip on the Hindustan Times, New Delhi, by the Commissioner, Delhi.

اب جناب والا ۔ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جب اس اخبار پر پابندی لگائی گئی تھی تو وہ کس قانون کے تحت تھی وہ ڈیفینس آف انڈیا رولز کے مطابق تھی ۔ نوٹس یہ تھا ۔

The Chief Commissioner of Delhi has served the following fresh order on the Hindustan Times today:—

"In exercise of the powers conferred by sub-rule (1) of Rule 41 of the Defence of India Rules the Chief Commissioner of Delhi, being satified that this measure is necessary for the purpose of securing the public safety, the maintenance of public order and the efficient prosecution of war, is pleased to make the order and to address the same to the publisher and the editor of Hindustan Times newspaper."

so on and so forth.

اب آپ دیکھیں کہ یہ تحریک پیش ہو کر admit کی گئی ۔ نہ صرف admit کی گئی بلکہ جب پریذیڈنٹ نے پوچھا کہ آیا گورنمنٹ کو کوئی objection تو نہیں تو گورنمنٹ نے کہا کہ ۔

There is no objection. It is in order.

چنانچہ اسے admit کیا گیا اور اس پر بحث کی گئی ۔ میرے محترم دوست نے ارشاد فرمایا تھا کہ کرمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے تحت آرڈر دیا گیا ہے ۔ اس لئے اسے discuss نہیں کیا جا سکتا ۔ اس سلسلہ میں میں نے Defence of India Rules کا حوالہ دیا ہے ۔ اس کے بعد ایک اور case پیش کرتا ہوں ۔ جو حکومت کے خیال میں زیادہ نازک تھا ۔ ایک شخص کو مارشل لاء کورٹ نے سزا دی تھی ۔ اس کورٹ کا نفاذ ملٹری ایکٹ کے تحت ہوا تھا ۔ وہ ہمارے بزرگ تھے ۔ ان کو موت کی سزا دی گئی تھی ۔ اور ان کی جائیداد ضبط کر لی گئی تھی ۔ جب اس کے خلاف مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا پیش ہوئی تو اس پر اعتراض ہوا اور یہ کہا گیا تھا کہ یہ کورٹ ملٹری ایکٹ کے تحت بنائی گئی تھی ۔ باقاعدہ مقدمہ چلایا گیا ہے گواہ پیش ہوئے ہیں اور اس کے بعد سزا دی گئی ہے ۔ لیکن صدر اسمبلی نے رولنگ دیا کہ تحریک التوا پیش ہو سکتی ہے اور admit ہو سکتی ہے ۔

I have received notice of a motion for adjournment of the business of the Assembly from Mr. Yusuf Abdoola Haroon. He wishes to discuss a definite matter of urgent public importance as reported in yesterday's newspapers, namely, the sentence of death and confiscation of movable and immovable properties of Syed Sibghatullah, Pir of Pagaro, by a Martial Law Court in Sind; and its repercussion.....

so on and so forth.

تو مسٹر ترویدی پر یہ اعتراض کیا گیا ۔

In this case the sentence was passed by a Martial Law Tribunal.

اس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔

Mr. Trivedi : I am not referring to any rule, but this is what I consider to be the position.

Mr. President : I can quite understand the judgment of an ordinary court not being the subject matter of an adjourment motion, but does that apply to the sentence of a Martial Law Court also ?

Mr Trivedi : A Martial Law Tribunal is constituted under the Martial Law Regulations.

Mr. President : Is there any authority ?

Mr. Trivedi : I have got the Martial Law Regulations with me (...). The court is a court constituted under the Martial Law Regulations.

Mr. President—Apart from this point of order, is the Hon'ble Member taking objection to leave being granted ?

Mr. Trivedi : Yes, Sir, I object to it.

Mr. President : So far as the point of order is concerned, I rule that the sentence of a Martial Law Court can be the subject matter of an adjournment motion and that it stands on a different footing in this respect from the judgment of an ordinary court. As objection has been taken to the motion being moved, those who are in favour will rise in their places

It was admitted.

تو دو مثالیں ہیں جو میں نے مرکزی اسمبلی کے متعلق آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں - اب میں اپنے اس ایوان کی ایک مثال دوں گا

اس وقت جب ایوان کے سپیکر سرشہاب‌الدین تھے اور جب اچاریہ نریندر دیو ۱۹۳۹ میں پنجاب میں داخل ہو رہے تھے تو ان کو حکومت کی طرف سے یہ احکام دئے گئے تھے کہ وہ پنجاب داخل نہیں ہو سکتے - اس وقت رائج‌الوقت قانون وہی ۱۹۳۵ والا آئین تھا جس کے متعلق میرے دوست نے کہا ہے کہ وہ ۱۹۰۸ سے رائج تھا - میں مانتا ہوں -

اس وقت سر سکندر حیات خاں اس ایوان کے رہنما تھے - میرے دوست کو شاید یہ پتہ نہیں ہے کہ جب اچاریہ نریندر دیو کے خلاف یہ آرڈر دئے گئے کہ وہ پنجاب میں داخل نہیں ہو سکتے تو اس پر اس ایوان میں ایک تحریک التوا پیش ہو کر admit ہوئی تھی -

مسٹر عبدالرازق خاں: پوائنٹ آف آرڈر - اس سے پہلے جب ڈپٹی سپیکر مسٹر ظفر علی شاہ صاحب کرسی صدارت پر تشریف رکھتے تھے تو انہوں نے ایک رولنگ دیا تھا کہ 'دوست' غیر پارلیمانی لفظ ہے اور اب خواجہ صاحب بار بار استعمال کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر—یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

خواجہ محمد صفدر—میں اسے بار بار استعمال کروں گا ۔ کیونکہ میں آپ کو اپنا دوست سمجھتا ہوں ۔ نیز میں اس قسم کے رولنگ کا پابند نہیں ہوں ۔

Mr. Speaker—The word 'friend' is frequently used in Parliaments I don't think it is an unparliamentary word.

خواجہ محمد صفدر—تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ اچاریہ نریندر دیو جب پنجاب میں آ رہے تھے ۔ تو ان پر روہتک کے مقام پر یہ آرڈر Serve کیا گیا ۔ کہ آپ واپس چلے جائیں ۔ اور یہ آرڈر ۱۹۳۰ Criminal Law Amendment Act 1935 کے تحت جاری کیا گیا تھا ۔ تو جب انہوں نے اس آرڈر کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ تو ان کے انکار پر انہیں اس قانون کی ایک دفعہ کے تحت گرفتار کر لیا گیا ۔ اور وہ گرفتار ہوئے ۔ اور ان کی گرفتاری کے متعلق ایک تحریک التوا اس ایوان میں پیش ہوئی ۔ وہ میں جناب والا ۔ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

"I beg to move that the House do now adjourn to discuss a definite matter of urgen and recent Public importance, namely, the prohibition of entry of Acharya Narendra Dev, one of the foremost Congress leaders of India, into the Province of the Punjab under the orders of the Government and his consequent arrest on or about the 1st July 1939 at Rohtak when he was being taken in a procession in connection with a political conference to be held there."

تو جناب والا ۔ اس پر اعتراض یہ کئے گئے ۔

جناب والا ۔ اس وقت سر سکندر حیات صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ۔

Sir Sikandar Hayat Khan- No objection, except perhaps that the latter part of the motion is out of order.

Mr. Speakar: As there is no objection, the member is granted leave to move this adjournment motion. The question is at what time it may be taken up.

اب جناب والا ۔ میں اب کی خدمت میں صرف اس میں سے وہ حصہ پڑھ کر سناونگا ۔ جو Criminal Law Amendment Act ایک ہی جیسے Repressive قانون ہیں ۔ تقریباً تیس سال کے عرصے کا فرق ہے لیکن وہ ایک جیسے ہیں ۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جیسے انہیں ایک ہی آدمی نے ڈرافٹ کیا ہو ۔

نواب زادہ افتخار احمد خاں—ذہن تو ایک ہی جیسے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—انگریز نے تو اپنی سامراجیت کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کیا تھا ۔ آپ میرے بھائی یہ کس لئے کر رہے ہیں .....

وزیر مال - ۱۹۵۸ء سے پہلے کیا تھا -

خواجہ محمد صفدر - وہ تو میں سنا چکا ہوں - اور اگر آپ مزید سننا چاہتے ہیں - تو کسی اور موقع پر سنا دوں گا -

I also invite the attention of the House to the law under which this order was passed. It was passed under section 3 of the Punjab Criminal Law (Amendment) Act, 1935, which runs as follows:—

"The Provincial Government, if satisfied that there are reasonable grounds for believing that any person has acted, is acting, or is about to act, in a manner prejudicial to the public safety or peace, or furtherance of a movement prejudicial to the public safety or peace, may by order in writing give any one or more of the following directions, namely, that such person :—

(a) Shall not enter, reside or remain in any area specified in the order;

(b) Shall reside or remain in any area specified in the order;

(c) Shall remove himself from, and shall not return to, any area specified in the order;

(d) Shall conduct himself in such manner, abstain from such acts, or taken such order with any property in his possession or under his control, as may be specified in this order."

تو جناب والہ - ابھی میرے دوست نے آپ کے سامنے یہ پڑھ کر سنایا تھا - کہ سیکشن ۱۶ اور ۱۷ کے تحت ہماری حکومت نے مولانا مودودی صاحب کی جماعت کو Ban کرنے کے بعد جماعت کے دفاتر کو Seal کرکے انہیں اپنے قبضہ میں کر لیا ہے - او- یہ اقدام ایک عام قانون کے استعمال میں کیا گیا ہے - اس لئے یہ قابل بحث نہیں ہے - اس پر بحث نہیں ہو سکتی - میں نے اس قسم کے قانون اور اسی قسم کے دفعات آپ کے سامنے پڑھ کر سنائے ہیں - میرا خیال تھا کہ وزیر قانون اس قسم کے اعتراضات نہیں کریں گے - اور ان کو معلوم ہوگا کہ ordinary Administration of law سے کیا مطلب ہے - اس لئے میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست کروں گا - کہ نہ صرف یہ کہ اس اعتراض کو رد کردیا جائے - بلکہ میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا رہا ہوں - اور اب بھی نہایت ادب سے ہی درخواست کرتا ہوں - کہ آپ اپنی کل کی رولنگ پر دوبارہ غور فرمائیں - یہ آج ضروری نہیں ہے کہ آپ رولنگ دیں - کل یا پرسوں دیدیں - دو ایک دن کے بعد دیدیں - اس طرح مجھے بھی موقع ملے گا - کہ میں دس، بیس، پچاس مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کر سکوں -

Mr. Speaker : Now I am going to reserve my ruling on this motion. Khawaja Sahib may please hand over all the references to my Assistant Secretary (Parliamentary), who will collect them from him. I will give my ruling afterwards.

Khawaja Muhammad Safdar : I am extremely grateful.

نواب زادہ افتخار احمد خاں (جھنگ ۱)- صدر گرامی - خواجہ صاحب نے بڑی محنت کے بعد آج جو فاضلانہ ارشاد فرمایا ہے - اس کے بعد قانونی نکات پر بحث کرنے کی گنجائش ہی نہیں ہے - لیکن جو مخصوص تحریک التوا آپ کے سامنے پیش ہے - وہ اس لئے بھی in order ہے - کہ Criminal Law Amendment Act میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - کہ اس جگہ پر غیر قانونی اجتماع کیا گیا ہو "used" کا لفظ اس میں درج ہے - ذرا ملاحظہ فرمائیں - کہ لفظ "used" اس میں درج ہے - اخبارات کے ذریعے سے ہمیں بھی معلوم ہوا ہے - اور آپ نے بھی پڑھا ہوگا - کہ انہوں نے بیک وقت اس جماعت کو بھی خلاف قانون قرار دیا ہے - اور اسی وقت اس کے دفاتر کو بھی سر بمہر کر دیا ہے - اگر اس جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کے بعد حکومت کے پاس اس امر کی کوئی شہادت ہوتی - کہ وہاں پر کوئی خلاف قانون اجتماع ہوا ہے - تو پھر یقیناً ان کے پاس وجہ تھی - کہ وہ اس قانون کو استعمال کرتے لیکن بیک وقت دونوں احکامات کا جاری کرنا - اور پھر جماعت کو خلاف قانون قرار دینا - اور ساتھ ہی اس کے دفاتر کو بھی Seal کرنا واضح ہے - کہ ان کی نیت (جس میں کہ پہلے ہی سے فتور ہے) محض سیاسی اغراض کے لئے ہی تھی - ان کے پاس کوئی شہادت موجود نہیں تھی - کہ جو جماعت خلاف قانون قرار دی گئی ہے - اس کے دفاتر کو خلاف قانون مجمع کے لئے استعمال کیا گیا ہے - اور جہاں تک اس قانونی مسئلے کا تعلق ہے - یہ بالکل in order ہے -

راؤ خورشید علی خاں - (منٹگمری -۳) - جناب والا - جماعت اسلامی اور اس کے دفاتر بالکل مختلف ہیں ان کے متعلق تحریک التوا میں کوئی چیز نہیں ہے - جس چیز پر ہمیں اعتراض ہے - وہ یہ ہے کہ اس دفتر میں مولانا مودودی کا office cum Library ہے - یہ ہم آج نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ یہ فیصلہ ٹیکسیشن کے ریکارڈ میں موجود ہے - کہ یہ جو کمرہ Seal کیا گیا ہے - وہ مولانا مودودی کا ذاتی دفتر اور ذاتی لائبریری ہے -

---

ARREST OF MAULANA MAUDOODI AND OTHER LEADERS OF JAMAAT-I ISLAMI

Mr. Speaker Next motion is from Mian Muhammad Akbar. That is identical with the previous motion which was already ruled out of order.

Mian Muhammad Akbar: No Sir. That is not identical.

Mr. Speaker : That is identical.

Mian Muhammad Akbar: No Sir. I shall read it out.

Mr. Speaker: That is identical with the arrest of Maulana Maudoodi and I have withheld my consent.

ORDERS OF PROVINCIAL GOVERNMENT BANNING JAMAAT-I-ISLAMI

Mr. Speaker: Next motion is ot Khawaja Muhammad Safdar and that is also identical with motion No. 124, and withhold my consent.

خواجہ محمد صفدر—میرا خیال ہے کہ اسے آپ آئندہ کیلئے ملتوی کر دیں کیونکہ اب آپ اس رولنگ کی Review کر رہے ہیں اس لئے اسکو of r کر دیں ۔

Mr. Speaker: I am not going to review my ruling I will give my ruling on that.

خواجہ محمد صفدر—یعنی آپ اس پر Fresh رولنگ دینگے ۔ اس کو Review نہیں کرینگے ۔

Mr. Speaker : I will give thoughtful consideration to the member's argument and then I will give my ruling in respect of the adjournment motion of today.

میاں محمد اکبر—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی رولنگ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں ۔ کہ اگر تحریک التوا کے الفاظ پر غور فرمایا جائے ۔ تو ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The matter is specifically the same. I have already given my ruling.

میاں محمد اکبر—میں آپ کی رولنگ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں ۔ لیکن اسے مانتا ہوں ۔ لیکن نہایت ادب کے ساتھ آپکی توجہ صرف ایک لفظ کی طرف منعطف کراتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے ۔

I beg to move that the House do now adjourn to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the grave situation created by the uncalled for arrests of Maulana Maudoodi and other leaders of the now defunct Jamaat-e-Islami on the 6th January, 1964.

Mr. Speaker: The matter is substantially the same.....

میاں محمد اکبر—صرف ایک سکنڈ————————میں یہ نہیں کہتا کہ انہیں گرفتار کیوں کیا گیا وہ کہتے ہیں ۔ کہ یہ ordinary ایڈمنسٹریشن آف لاء ہے ۔ میں مانتا ہوں ۔ لیکن ان کا یہ contention تسلیم کرتے ہوئے میں گذارش کرتا ہوں ۔ کہ میں اس صورت حال کو یہاں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ جو ان کی گرفتاری کے بعد ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : Even so the matter is substantially identical.

MISUSE OF THE CRIMINAL LAW AMENDMENT ACT 1908 IN DEALING WITH JAMAAT-I-ISLAMI.

Mr. Speaker: Mr. Iftikhar Ahmad Khan Ansari wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the misuse of an arbitrary, out dated and imperialist piece of legislation namely the Criminal Law Amendment Act, 1908 in dealing with the Jamaat-e-Islami, Pakistan on 6th January, 1964. Inspite of the fact that there has not been a single incident of unlawful or unconstitutional activity on the part of the Jamaat-e-Islami.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) I oppose it.

It is practically the same motion which has been disallowed by the Chair. The banning of Jamaat-e-Islami under the Criminal Law Amendment Act, this is the sum and substance of the motion.

Mr. Speaker: But he wants to discuss the misuse of the Criminal Law Amendment Act.

Minister of Law: Where is the evidence that it has been misused. Only a few minutes earlier I had respectfully read out the relevant portion of the Act and I will read it out again. Section 16 of the Criminal Law Amendment Act lays down—

> "If the Provincial Government is of opinion that any Association interferes or has for its object interference with the administration of law or with the maintenance of law and order or that it constitutes a danger to the public peace, the Provincial Government may, by notification in the Official Gazette, declare such Association to be unlawful."

So, section 16 says, "If the Provincial Government is of opinion....." The opinion of the Provincial Government is not to be substituted by any other opinion. Then, likewise, section 17-A of the same Act says—

> "The Provincial Government may, by notification in the Official Gazette, notify any place which in its opinion is used for the purposes of an unlawful Association.

My respectful submission is that it is the 'opinion' of the Provincial Government whether any Association is acting in a particular manner and then, consequentally, the order under sections 16 and 17-A will follow. At the present moment what has been brought before the House is that this Act has been abused and misused by the Provincial Government. When the notification of the Provincial Government is read along with the press statement issued, simultaneously it explains the entire background. This is the material available with the Government on the basis of which this order has been issued. My respectful submission is that merely to get up and say that this Act has been misused or it has been abused, without having anything further in support to substantiate his allegation, will not be enough and in that sense anybody can object that any act that has been done by the Government or any of its officer is the misuse or abuse of the laws. My submission is that any act of the Government can be challenged in this way.

I would submit that there is no material whatsoever before the House to prove that this Act has been misused by the Government. The material which is available before the House shows that most appropriate use of the Act has been made and this acting has been taken strictly under the Act.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) — صدر گرامی - تاریخ
اپنے آپ کو دھراتی ہے - ۱۹۰۸ء میں یہ قانون جیسا کہ آپ کو

مجھ کو اور سب معلوم ہے ۔ سلطنت برطانیہ کے تحفظ کے لئے بنایا گیا تھا ۔ عوام کی زندگی کو کچلنے کے لئے بنایا گیا تھا ۔ آج وہ تاج تو شاید نہیں ہے ۔ لیکن نہیں معلوم اس قانون کا جو اس مقصد کے لئے سامراجیت شہنشاہیت کی بقاء کیلئے بنایا گیا تھا ۔ آج کس واسطے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ میں واقعات میں جانا نہیں چاہتا ۔ لیکن جناب وزیر قانون صاحب نے ایسی باتیں جماعت اسلامی کے متعلق کہی ہیں اور الزامات لگائے ہیں ۔ جس کی وجہ سے وہ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ حکومت یہ رائے رکھنے میں حق بجانب ہے ۔ کہ وہ جماعت خلاف قانون ہے ۔

مجھے جماعت اسلامی کے اعتقادات سے اور ان کے سیاسی پروگرام سے اتفاق نہیں ہے ۔ اکثر لوگوں کو نہیں ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ جو کچھ ان کے ساتھ کیا جا رہا ہے ۔ اور اس پر امن آئینی جماعت کے ساتھ کیا جا رہا ہے ۔ اس پر بھی میں اظہار خیال نہ کروں ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ ان کے آئین میں یہ درج ہے ۔ کہ کوئی خلاف قانون کارروائی نہ کی جائے ۔ ان کی جماعت پر ان کے اجتماع پر ہلڑ بازی کرائی گئی ۔ قانون انہوں نے ہاتھ سے نہیں چھوڑا ان کا ایک ورکر شہید ہوا انہوں نے قانون کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا ۔ ارباب بست و کشاد ان پر ہر طرف سے دو مہینے سے گندگی اچھال رہے ہیں ۔ لیکن انہوں نے قانون نہیں چھوڑا ۔ انہیں کئی بار اشتعال دلایا جا چکا ہے ۔ کہ وہ آمادہ بہ جنگ ہو جائیں لیکن انہوں نے قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا بلکہ میں تو یہ کہونگا ۔ کہ انہوں نے بزدلی کی حد تک کمزوری کی حد تک صبر و تحمل سے کام لیا ۔ ان حالات میں پچھلے دو تین ماہ میں کوئی ایک فعل بھی خلاف قانون ان کی طرف سے نہیں ہوا ہے ۔ آیا جماعت نے کسی ریزولیشن میں کسی تحریر میں کوئی خلاف قانون کارروائی کرنے کی دھمکی دی تھی ۔ پھر اس قانون کا استعمال اس جماعت پر کس لئے کیا گیا ۔ کیا حکومت نے اپنی رائے صحیح قائم کی ہے ۔ کیا وہ اپنی یہ رائے قائم کرنے

میں ، کیا وہ اس تخیل کے قائم کرنے میں ، حق بجانب ہیں ۔ کہ جماعت خلاف قانون حرکات میں مصروف تھی ۔

اب صدر گرامی ۔ انہوں نے اور الزامات میں جماعت اسلامی کو بیرونی حکومت کے ساتھ تعلق رکھنے والی کہا ہے ۔ کہ وہ حکومت اس جماعت کو روپے کی شکل میں مدد دے رہی ہے ۔ صدر گرامی ۔ یہ ایسا الزام ہے ۔ کہ اس میں اگر صداقت کا شمہ برابر بھی ہو تو کوئی بھی باحیا اور باوفا پاکستانی اس جماعت کو برداشت نہیں کر سکتا لیکن اس کا تقاضا یہ تھا ۔ کہ جب انہوں نے یہ الزام لگایا تھا ۔ تو وہ یہ کہتے کہ ان کے پاس اس کا ثبوت موجود ہے ۔ وہ ثبوت انہوں نے اب تک قوم کے سامنے ملک کے سامنے اخبارات کے ذریعے کیوں پیش نہیں کئے ۔ انہیں کیا دقت پیش آئی انہیں کیا مجبوری ہوئی کہ جماعت اسلامی کو عدالت میں نہ کھڑا کریں ان پر کیوں مقدمہ نہ چلائیں ان کو مجرموں کے کٹہرے میں کیوں نہ کھڑا کریں اگر وہ دوسری طاقت سے اگر وہ پاکستان کی دشمن طاقت سے امداد حاصل کر رہی ہے ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ان کا فرض تھا ۔ اور یہ ان کی ذمہ داری تھی ۔ کہ ان کو برہنہ عوام کے سامنے پیش کرتے ۔ لیکن اگر صدر گرامی ۔ انہیں نے ایسا نہ کیا تو اس سے ایک ہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے ۔ اور وہ نتیجہ یہ ہے ۔ کہ یہ ان کا الزام سراسر جھوٹ اور غلط ہے ۔

ورنہ یہ ان کا فرض تھا ۔ کہ وہ ان ثبوتوں کو بر سر عام لاتے ۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں ۔ کہ ان کے پاس ثبوت موجود ہے ۔ تو ان ہنگامی قوانین اور ان سامراجی قوانین اور ان بیہودہ قوانین کے استعمال کرنے سے بہتر یہ ہے ۔ کہ ان کو عدالت میں اور اس سے متعلق تمام مواد عدالت میں پیش کیا جائے ۔ ہائی کورٹ کے جج کے سامنے پیش کیا جائے ۔ لیکن آپ نظر بند کر رہے ہیں ۔ جماعتوں کے ورکرز کو دھڑا دھڑ گرفتار کر رہے ہیں ۔ جماعت کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے ۔ یہ

پاکستانی ایسوسی ایشن - یہ پاکستانی مسلمانوں کی جماعت ہے اور ان کے مذہبی نظریات چاہے کچھ ہوں - ان سے مجھے اختلاف ہو یا آپ کو اختلاف ہو - وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے - لیکن ایک طرف آپ یہ دعوی کرتے ہیں - کہ ایک طرف آپ اس ملک کی جمہوریت کو بحال کرنا چاہتے ہیں - آپ اس ملک میں جماعتوں کو بحال کرنا چاہتے ہیں - اور ان کی نشو و نما میں روکاوٹیں نہیں ڈالنا چاہتے اور دوسری طرف آپ کا یہ طرز عمل ہے - کہ جس جماعت کو بھی آپ دیکھتے ہیں - کہ یہ منظم ہونے لگی ہے - اور میدان عمل میں آنے لگی ہے - تو آپ اس کا گلا گھونٹ دیتے ہیں - آپ کو شرم آنی چاہئے کہ ایسے قانون آپ ان پر استعمال کرتے ہیں - صدر گرامی - میں ان واقعات میں نہیں جانا چاہتا اس لئے کہ وزیر قانون صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے - اور فرمایا کہ صرف اس نتیجہ پر پہنچ جانا ہی کافی ہے - کہ وہ خلاف قانون حرکات کرنے لگے تھے - لیکن اگر آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں - تو آپ کے پاس وجوہات ہونی چاہئیں - Judicial di cretion ہونی چاہئے - واقعات اور میٹریل ہونا چاہئے - جن کے اوپر آپ اپنی رائے قائم کر سکیں - قانون موجود ہے - آپ نے اس قانون کا استعمال کیا ہے - لیکن بد دیانتی اور بدنیتی سے کیا ہے - اس لئے میری تحریک التوا بالکل درست ہے - اور میں درخواست کرتا ہوں - کہ آپ اس کی اجازت دیں -

مسٹر سپیکر—جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے - فاضل وزیر قانون صاحب کا یہ فرمانا کہ یہ ایکشن کرمینل لا امینڈ منٹ ایکٹ کے تحت لیا گیا ہے - اور اس ایکٹ کے تحت گورنمنٹ کو پورا اختیار ہے - کہ وہ کسی ادارے کو خلاف قانون قرار دیدے اور کسی تنظیم کو خلاف قانون قرار دیدے اور ساتھ ہی اس میں جتنے اختیارات استعمال کئے گئے ہیں وہ ایک statutory قانون کے اندر کئے گئے ہیں - اور چونکہ اس قانون کے misuse کے متعلق کوئی authentic اور definite proof نہیں دے سکے جیسا کہ فاضل ممبر کا خیال ہے - اس لئے یہ موشن خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے -

بابو محمد رفیق—جناب والا۔ یہ دن پرائیویٹ ممبران کی کارروائی کا ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ اگر اسی طرح یہ کام جاری رہا تو بڑے بڑے اہم بل رہ جائیں گے۔

Mr. Speaker : There are only two adjournment motions left.

علامہ رحمت اللہ ارشد—پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میرا خیال ہے۔ کہ باقی ماندہ تحاریک التوا کل پر ملتوی فرما دیں۔ ایک گھنٹہ تو رہ گیا ہے۔

Mr. Speaker : Alright, we may take them up tomorrow. So far as adjournment motions Nos. 132 and 133, by Mr. Iftikhar Ahmad Khan and Amir Habibullah Khan Saadi respectively, are concerned, they are on the same subject and I have withheld my consent for them.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, on a personal explanation. During the course of the debate certain members mentioned in their address the term "my friend" in regard to other members. I had been presiding at that time and had said that this was informal and might be avoided. On that score I want to make a personal explanation that if we allow a member to call another member "my friend", then we will open the doors of allowing a member to call another member "my foe". There is no question of calling "friends and foes" in this House. On that score I suggested that it may be avoided. When anybody says "friends" or something like that, it is very informal and on that score I said so.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS

Mr. Speaker : Yes, Begum Sahiba.

Sahibzadi Mahmooda Begum : Sir, I beg to move—

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Social Welfare on the Punjab Trade Employees West Pakistan (Amendment) Bill 1963 be extended upto 15th June, 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Social Welfare on the Punjab Trade Employees (West Pakistan) (Amendment) Bill 1963 be extended up to the 15th June, 1964.

(*The motion was carried*)

PRIVATE MEMBERS' BUSINESS

PRESENTATION OF REPORTS OF STANDING COMMITTEE ON REVENUE

Mr. Speaker : Yes Babu Muhammad Rafiq.

Babu Muhammad Rafiq : Sir, I present the Report of the Standing Committee on Revenue on the Punjab Minor Canals (West Pakistan Second Amendment) Bill 1963.

Mr. Speakar : The Report stands presented. Next.

Chaudhri Niamatullah : Sir, I present the Report of the Standing Committee of Revenue on the West Pakistan Restitution of Mortgaged Lands Bill 1963.

Mr. Speaker : The Report Stands presented.

(At this stage Mr. Deputy Speaker, Syed Zafar Ali Shah, occupied the chair.)

THE WEST PAKISTAN QUETTA DIVISION PROHIBITION OF WALVER BILL 1963 (*Resumption of consideration clause by clause*).

Mr. Deputy Speaker: The House will now resume consideration clause by clause, of the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs.

(*Clause 2*)

Mr. Deputy Speaker: The question is:

That clause 2 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: On a point of order. Sir, if we pass clause 2 then the amendment in clause 1 won't stand. Because clause (2) says.

"It extends only to the Division of Quetta" and the amendment of clause 1 says that

"It extends to the whole of the Province of West Pakistan....."

Mr Deputy Speaker: We have disposed of clause 2. Let us come to clause 3.

(*Clause 3*)

Mr. Deputy Speaker: The question is:

That clause 3 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*clause 4*)

Mr. Deputy Speaker: Clause 4. Mr. Khakwani may please move his amendment.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani: I move.

That in clause 4 of the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bil, 1963, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, in sub-clause (1) in lines 2 and 4 for the words 'three years' and 'five years' the words "one year" and "two years" respectively be substituted.

Mr. Deputy Speaker: Amendment Moved, the question is:

That in clause 4 of the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, in sub-clause (1), in lines 2 and 4 for the words 'three year' and 'five years' the words 'one year' and 'two years, respectively be substituted.

(*The motion was carried*)

Mr. Deputy Speaker: There is another amendment by Begum Mumtaz Safdar.

بیگم ممتاز صفدر ۔ جناب والا ۔ مسودہ قانون امتناع ولور رواج کوئٹہ مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۳ء کی کلاز ۴ میں جو ترمیم ہے میں اسے واپس لیتی ہوں کیونکہ نوابزادہ غلام قاسم خان صاحب کی ترمیم منظور ہو چکی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The amendment is not moved. The question is :

That clause 4 as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 5)

Mr. Deputy Speaker : Clause 5. There is an amendment by Begum Mumtaz Safdar.

Begum Mumtaz Safdar : Sir, I move:

That is clause 5 of the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, for the words 'twenty-five percent' occurring in line 2, the words "forty percent' be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved, the question is :

That is clause 5 of the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, for the words twenty five per cent's occurring in line 2, the words "forty per cent" be substituted.

(*The motion was carried*)

Mr. Deputy Speaker : The question is :

The clause 5 as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 6)

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That clause 6 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 1)

Mr. Deputy Speaker : Clause 1. There are certain amendments to clause 1. First one is from Begum Mumtaz Safdar.

بیگم ممتاز صفدر صاحبہ کی تحریک آؤٹ آف آرڈر ہے کیونکہ اس بل کا دائرہ اختیار محدود ہے اور یہ بنیادی طور پر کوئٹہ قلات ڈویژن کے متعلق ہے ۔ اور ان کی تحریک سارے مغربی پاکستان کے لئے ہے کیوں کہ بل میں جو مقصد ہے وہ ایک خاص جگہ کے لئے ہے اور اس کو آپ وسعت دے رہی ہیں اور یہ اس کے مفہوم کے بالکل منافی ہے اس لئے اوٹ آف آرڈر ہے ۔ اسے آپ علیحدہ صورت میں لا سکتی ہیں ۔

There is another amendment by Mr. Ali Khan Junejo. That also falls to the ground being outside the scope of the original Bill.

Basically the amendments are out of order because the Bill concerns Quetta and Kalat Division and the Amendments seek to extend it to the whole of the Province.

اسی بنیاد پر بیگم ممتاز صفدر صاحبہ کی تحریک آؤٹ آف آرڈر قرار دی جاتی ہے کیونکہ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ یہ سارے مغربی پاکستان پر اطلاق پذیر ہو ۔

There is a motion from Mr Ajoon Khan Jadoon which seeks to extend this Act to the whole of the province, which is also out of order.

Now we will put the clause.

بابو محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ اس بل کے متعلق Standing Committee کی جو سفارش ہے وہ بھی تو سارے مغربی پاکستان کے متعلق ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Make yourself clear please.

Babu Muhammad Rafiq : Sir that is only for Quetta and some other divisions, and not for the whole of West Pakistan. The bill has been amended by the Standing Committee and section 1(1) says.

"This Act may be called the West Pakistan Prohibition of Walver Act. 1963

With the amendment of Begum Safdar, it will apply to certain divisions. In clause (1), as recommended by the Standing Committee, the words are : "This Act may be called the West Pakistan Prohibition of Walver Act 1963". It has not been applied to the whole of West Pakistan. It has been made applicable only to certain regions.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس کی دوسری دفعہ پڑھیں ۔

(2) It extends to the Division of Quetta, except the Tribal Areas.

Babu Muhammad Rafiq : This section has been amended by Begum Safdar further, and it shall come into force in Quetta and Kalat at once and in other areas of Pakistan from on such date as the Government may fix.

ٹھیک ہے ۔ یہ سارے مغربی پاکستان پر لاگو تو ہے ہی نہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ (چوہدری سلطان محمود) ۔ جناب والا ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ کلاز superfluous ہے تو اسے کوئٹہ قلات ڈویژن تک ہی رہنے دیں ۔ اور کسی جگہ تو ولور ہے نہیں ۔

Babu Muhammad Rafiq : With the amendment of Begum Safdar, this bill will be effective for four divisions, *i.e.* Quetta, Kalat, Peshawar and D. I. Khan, and the Bill is in order.

Mr. Deputy Speaker : Annexure 'A' of the Report says :

A Bill to prohibit "Walver in the Division of Quetta in West Pakistan".

اس سے ظاہر ہے کہ Standing Committee کا مقصد بھی یہی تھا کہ اسے محدود کیا جائے تاکہ یہ ایک ڈویژن تک ہی رہے ۔ در اصل اس کا نام بھی اسی طرح سے دیا جانا چاہئے یعنی

West Pakistan Prohibition of Walvar Quetta Division Bill.

ہونا تو یہی چاہئے تھا ۔

بابو محمد رفیق — جناب والا ۔ آپ Standing Committee کی رپورٹ پڑھیں ۔ اس میں یہ صاف طور پر دیا گیا ہے ۔

"(1) This Act may be called the West Pakistan Prohibition of Walver Act 1963.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : Sir this evil exists practically all over West Pakistan. It should have been extended to the whole of West Pakistan rather than to the Quetta Division only. I cannot understand why this Standing Committee has restricted this bill to one or two divisions only.

Mr. Deputy Speaker : But then some amendments should have been brought.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : This is traffic in women and it should be stopped.

مسٹر ڈپٹی سپیکر — بیگم صاحبہ - کوئی ترمیم جو اس کے basic character میں ترمیم کرے - وہ Out of Order ہوگی -

بیگم جہاں آرا شاہنواز — جناب والا - چونکہ Standing Committee نے پہلے ہی اسے restrict کر دیا ہے - اس لئے میں آپ سے پورے طور پر اتفاق کرتی ہوں کہ اگر کوئی ترمیم لائی گئی تو وہ اس کے بالکل خلاف ہوگی - اسے restrict نہیں کرنا چاہئے تھا - حقیقتاً عورتوں کی یہ بازاری خرید و فروخت تمام مغربی پاکستان بلکہ سارے پاکستان میں ہو رہی ہے - اسے stop کرنے کے لئے یہ بل سارے مغربی پاکستان پر حاوی ہونا چاہئے تھا -

Mr. Deputy Speaker : I agree there, but now the House cannot amend it because it will basically change the character of the bill. Any amendment of that nature is out of order.

Now we put clause 1 before the House.

مولانا غلام غوث —جناب سپیکر - میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ کہ اگر ایک برائی سارے صوبے میں بند کر دی جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے - در اصل ترمیم کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ کوئی چیز کم کی جائے یا زیادہ کی جائے - اسے تنگ کیا جائے یا وسیع کیا جائے - تو جب اس میں یہ چیز موجود بھی ہے کہ یہ برائی سارے صوبے میں بند کی جائے تو اس میں کیا نقصان ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر — اس کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے - ٹیکنیکل بنیاد پر یہ سب ترمیمیں خلاف ضابطہ قرار دی جا چکی ہیں -

Let me now put the Question.

Minister of Food & Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : There is Sir a mistake in printing. Here it is written Act of 1963. In fact Sir it is 1964. This verbal correction may be made.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That in clause 1 (1) for the figures '1963' the figures '1964' be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Deputy speaker : The question is :

That clause 1 as amended stand put of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Deputy Speaker : There is an amendment to the Preamble and it is also out of order.

The question is—

That the Preamble be the Preamble of the bill.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker : Babu Rafiq to move his motion.

Babu Muhammad Rafiq : Sir, I move:

That the West Pakistan Prohibition of Walver Bill, 1964 be passed.

Mr. Deputy Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan Prohibition of Walver Bill, 1964 be passed.

بیگم جہان آرا شاہنواز (لاہور و ملتان ڈویژن) - صدر محترم - سب سے پہلے میں ایوان Treasury Benches اور کمیٹی کو مبارکباد دیتی ہوں کہ الحمد اللہ آج اس ایوان میں ایک ایسا بل پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہو رہا ہے جس سے عورتوں کی مصیبتوں میں کمی واقع ہو گی - یہ افسوس کا مقام ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ برس سے اس ایوان میں جتنے امور عورتوں کے معاملات کے متعلق مثلاً یہ کہ separate Courts قائم کئے جائیں یا عورتوں اور بچوں کے لئے Bureau بنائے جائیں - یا یہ کہ اگر کسی قسم کی سزا مثلاً ناک کاٹنا وغیرہ کے تجویز ہو تو وہ صرف مردوں تک ہی محدود نہ رکھی جائے - عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں سزا تجویز ہونی چاہیے - میری گذارش یہ ہے کہ آج تک جتنے قوانین بھی اس ایوان نے منظور کئے ان میں Treasury Benches عورتوں کو بالکل ہی بھول چکے تھے - میں خوش ہوں کہ آج ایسا بل آیا اور اتفاق رائے سے پاس ہو رہا ہے - لیکن مجھے ایک بات کا رنج ہے اور وہ یہ کہ Standing Committee نے اس بل کے scope کو محدود کر دیا ہے -

صدر محترم - پچھلے سال جب میں لیہہ شہر گئی - اس شہر کے سب سے بڑے نمائندے ہمارے محترم ملک صاحب ہیں - وہاں مجھے معلوم ہوا کہ ایک پٹھان نے اپنی بہن کو ۲۸ سو روپے میں فروخت کیا اور اس غریب لڑکی کو ایک بوڑھے آدمی کے سپرد کر دیا گیا

صدر محترم - عورتوں کی اس قسم کی خرید و فروخت شادی کا نام لے کر سارے مغربی پاکستان میں ہو رہی ہے - میں امید کرتی ہوں کیا سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کو زیر غور لایا جائے گا اور عورتوں کی خرید و فروخت تمام مغربی پاکستان میں بند کر دی جائے گی اور جرم قرار دی جاوے گی -

صدر محترم - یونائٹڈ نیشنز نے اس کے لئے بڑے سخت قوانین بنائے ہوئے ہیں اور ہم پر ان کی پابندی لازمی ہے کیونکہ ہم یونائٹڈ نیشنز کے چارٹر کو قبول کر چکے ہیں اس لئے ہمیں بھی ایسے قوانین کو جلد از جلد ساخت کرنا ہے ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی پر زور حمایت کرتی ہوں -

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری) — جناب والا — اس بل کو جو Walver کا نام دیا گیا ہے وہ بالکل نیا ہے - میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں اس کے معنی نہیں سمجھتا - یہ لفظ ایسا ہے کہ اس سے کسی کو غلطی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ Revolver کی طرح کا ہے - (قہقہہ)

بہر حال جو کچھ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے وہ بالکل معقول ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کو کوئی نیا بل لانا چاہیے جس کا نام ایسا نہ ہو یہ ایک اچھی بات ہے - اور سارے پاکستان میں عورتوں کی خرید و فروخت بند ہونی چاہیے - اس لئے میں اس کی حمایت کرتا ہوں -

Mr. Deputy Speaker : The question is

That the West Pakistan Prohibition of Walver Bill 1964 be passed.

(*The motion was carried*)

BILLS—(INTRODUCTION)

The Northern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Rai Mansib Ali Khan Kharal : Sir, I move:

That leave be granted to introduce the Northern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The question is

That leave be granted to introduce the Northern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(*The motion was carried*)

Rai Mansab Ali Khan Kharal : I introduce the Northern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The Northern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1963 stands introduced.

The Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : Major Abdul Majid Khan to move his motion.

Major Abdul Majid Khan : Sir, I move:

That leave be granted to introduce the Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(*The motion was carried*)

Major Abdul Majid Khan : I introduce the Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963 stands introduced.

The West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : Next motion.

Major Abdul Majid Khan : Sir, I move :

That leave be granted to introduce the West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963.

(*The motion was carried*)

Major Abdul Majid Khan : I introduce the West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963 stands intrdouced.

The West Pakistan Fisheries Ordinance 1961 (Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : Haji Abdul Majid Jatoi to move his motion.

Haji Abdul Majid Jatoi : Sir, I move.

That leave be granted to introduce the West Pakistan Fisheries Ordinance 1961 (Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The motion moved is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Fisheries Ordinance 1961 (Amendment) Bill 1963.

Voices : Opposed.

حاجی عبدالمجید جتوئی - (دادو —۱) - جناب سپیکر - مجھے بے حد افسوس ہے کہ گورنمنٹ بنچوں کی طرف سے اس کی مخالفت کی جا رہی ہے - ہمارے صوبہ کو تو پہلے ہی ختم کر دیا ہے اور اب فشریز کو بھی ختم کر رہے ہیں - جناب سپیکر - غلام محمد بیراج کے ذریعہ سے جو پلہ مچھلی اوپر آتی ہے یہ سمندر سے آتی ہے - یہ مچھلی نہ صرف سندھ میں مشہور ہے بلکہ سارے ہندوستان میں مشہور تھی

دھلی اور بمبئی میں یہ مچھلی جاتی تھی ۔ اس وقت یہ مچھلی غلام محمد بیراج سے گذر نہیں سکتی اور اوپر جانے کا اس کے لئے کوئی راستہ نہیں یہ مچھلی روھڑی جا کر انڈے بچے دیتی تھی ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا ۔ کہ غلام محمد بیراج سے پانچ میل نیچے اس کے مارنے پر بندش لگا دیں ۔ اور اسی طرح دو میل اوپر بندش لگا دیں اس لیے اسے آسانی ہو گی اور پلہ مچھلی بیراج کے راستہ سے نکل کر اوپر چلی جائے گی ۔ ورنہ فشریز والے پل کے نزدیک آ کر ساری مچھلی کو ختم کر دیں گے ۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مچھلی اوپر نہ جا سکے گی اور ہمیشہ کم ہوتی جائے گی ۔ بجائے اس کے فشریز کو ترقی دی جاتی ۔ یہ بات افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہماری حکومت نے کیا سوچا کہ یہ جو سہولت تھی اس کو بھی ختم کر دیا ہے جس طرح سندھ کو ختم کیا گیا ہے اسی طرح اب فشریز کو بھی ختم کر رہے ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ اس بل کی آپوزیشن نہ کی جائے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے غلام محمد بیراج سے دو میل up stream اور ۵ میل down stream مچھلی مارنے کی بندش کر دی جائے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس بل کی مخالفت نہیں کریں گے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جناب والا ۔ ۵ میل تو پہلے ہی ہے ۔ اب ان کا خیال ہے کہ دو میل آگے کر دیں اگر آپ اتنے فیاض ہیں تو

Why not have an other hundred miles.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے ۵ میل down stream اور دو میل up stream کہا ہے ۔

وزیر مال ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دو میل کی بجائے زیادہ limit کیوں نہ رکھیں جناب وزیر قانون اسے دیکھیں گے اور ممکن ہوا تو شاید ایک اچھا بل لے آئیں ۔ لیکن موجودہ شکل میں اس بل کو میں مفاد عامہ کے حق میں نہیں سمجھتا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی — ابھی تو introduce کرنے کی بات ہے ۔ بعد میں آپ جیسی چاہیں amendments لے آئیں ۔ اس وقت کیوں اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں ایک بل لائیں گے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی — ابھی دیکھیں ان کا چارج دس برس تک چلتا ہے ۔ درمیان کے عرصہ میں سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے گا ۔

یہ کتنے افسوس کی بات ہے ۔ چھوٹے یونٹ کے لئے آپ بہت تنگ دل ہیں ۔ اس معمولی سے بل کی بھی آپ مخالفت کرتے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ پلہ مچھلی سارے ہندوستان میں مشہور تھی اور پھر یہ بات بھی ہے کہ سمندر سے یہ مچھلی سوائے دریائے سندھ کے اور کسی دریا میں نہیں آتی ۔

وزیر مال — دریائے سندھ تو یہاں سے جاتا ہے ۔ ہمیں بھی مچھلی کھانے دیں ۔

ایک معزز ممبر — جب تک اور بل لائیں گے یہ مچھلی ختم ہو جائے گی ۔

وزیر مال — ابھی ختم نہیں ہوتی ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Fisheries Ordinance 1961 (Amendment Bill 1963.

(The motion was lost)

Mr. Deputy Speaker : Leave to introduce the Bill is refused.

The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1964.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir, I beg to move—

That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(The motion was carried)

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir, I introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The Bill stands introduced.

The West Pakistan Hyderabad and Khairpur Divisions Prohibition of 'Osar' for Hindus Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : Mr. Talpur.

Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Sir, I beg to move :—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Hyderabad and Khairpur Divisions prohibition of 'Osar' for Hindus Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Hyderabad and Khairpur Divisions Prohibition of 'Osar' for Hindus Bill 1963.

(The motion was carried.).

Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Sir, I introduce the West Pakistan Hyderabad and Khairpur Divisions Prohibition of 'Osar' for Hindus Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

The West Pakistan (University of the Punjab) Ordinance 1961 (Repeal) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker: Yes, Allama Sahib.

Allama Rehmat Ullah Arshad: Sir, I move:

That leave be granted to introduce the West Pakistan (University of the Punjab) Ordinance 1961 (Repeal) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

That leave be granted to introduce the West Pakistan (University of the Punjab) Ordinance 1961 (Repeal) Bill 1963.

(The motion was lost)

Mr. Deputy Speaker: Leave to introduce the Bill is refused.

The next two Bills (The Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill and The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment Bill) are not moved as the mover, Mr. Najm-ud-Din Valika is not present.

The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker: Yes, Mr. Hamza.

Mr. Hamza.—Sir, I move.

Tha leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker: Motion moved is.—

That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد—آپ نے مجھے اس حق سے محروم رکھا ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر—آپ شاید تقریر نہیں کرنا چاہتے تے ---

You could have spoken before the motion for leave was put. When I put the motion you did not stand up.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - آپ کو بھی اس بات کا علم ہوگا - کہ قرآن کریم میں متعدد جگہ والدین پر

احسان کرنے کی تلقین کی گئی ہے - اور ان کی عزت احترام ، محبت اور شفقت کیوں نہ کی جائے - کیونکہ دنیا میں اور خصوصاً پاکستان میں جہاں خلوص ، محبت اور قربانی کی مثالیں کم ہی دیکھنے میں آتی ہیں -

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, a on point of order. I may be allowed to say that the Government Party does not want to oppose it. Let this Bill be introduced.

Mr. Hamza: I am thankful to the Minister and his Party that they have not opposed the introduction of this Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(*The motion was carried.*)

Mr. Hamza: Sir, I introduce of Code the Criminal Procedure West Pakistan Amendment Bill 1963.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

Allama Rahmatullah Arshad: On a point of information.

جناب صدر - پچھلے اجلاس میں بھی جب یونیورسٹی آرڈیننس کی توثیق کا بل پیش ہوا تھا - تو اس پر ہماری محترم بہن وزیر تعلیم نے یقین دلایا تھا - کہ وہ اس میں ترمیم کریں گی - تو میں اپنی اور اس ایوان کی اطلاع کے لئے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں - کہ آیا اس میں ترمیم کرنا اس وقت بھی زیر غور ہے —

Mr. Deputy Speaker: Actually this is not the stage, but since you wanted to speak when you moved the motion asking for leave to introduce your Bill, I would allow your point of information.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: I have not heard what is the point of order. He should explain what was his Bill.

Minister of Revenue: When the Ruling is given by the Chair it is simply a waste of time for him to speak like that.

Mr. Deputy Speaker: There should not be any debate. The procedure is that when the Speaker is speaking, the members must wait. I think let us dispose of this point.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan: I have to say something on this point. We have got a similar Bill, item No. 17 on the agenda. At that time the mover may speak and he can also speak.

Mr. Deputy Speaker: He does not want to make a speech. He is on a point of information.

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں تو صرف یہ اطلاع چاہتا ہوں - کہ انہوں نے اس ایوان میں یہ وعدہ فرمایا تھا -

کہ وہ یونیورسٹی آرڈیننس میں ترمیم کر رہی ہیں - گورنمنٹ غور کر رہی ہے - ہماری محترم بہن وزیر تعلیم نے خود فرمایا تھا - میں صرف یہ اطلاع چاہتا ہوں - کہ کیا یہ اب بھی ان کے زیر غور ہے - کیا وہ اس قسم کی ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں ؟

وزیر تعلیم—جی ہاں - یہ ہمارے زیر غور ہے - اس پر غور کیا جا رہا ہے - اور گورنمنٹ اس کے متعلق خود دیکھ رہی ہے - کہ جو نامزد عناصر ہیں - ان میں سے الیکشن بھی کروائے -

بیگم جہاں آرا شاہنواز—اس میں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں -

وزیر تعلیم—ان پر غور کیا جا رہا ہے -

The Muslim Family Laws (West Pakistan Amendment) Bill 1964.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Saadi.

Amir Habib Ullah Khan Saadi: Sir, I move—

That leave be granted to introduce the Muslim Family Laws (West Pakistan Amendment) Bill 1964.

Mr. Deputy Speaker : The motion moved is.

That leave be granted to introdue the Muslim Faunily Laws (West Pakistan Amendment) Bill 1964.

Minister of Revenue : Opposed.

مسٹر ڈپٹی سپیکر— سعدی صاحب اگر آپ اس پر بولنا چاہیں تو بول لیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی(لائلپور - ۷)— میں جناب والا کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یاد دلاتا ہوں - کہ یہاں ایک قرار داد متفقہ طور پر منظور کی جا چکی ہے - کہ موجودہ عائلی قوانین جو ہیں - وہ غلط ہیں - اور ان کو منسوخ کیا جائے - میں نے اس میں ترمیم پیش کی ہے - اور یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے - ایوان کو اس کی پہلے سے تائید حاصل ہو چکی ہے - اب آپ oppose کرتے ہیں - تو آپ کی مرضی ہے -

Begum Jehanara Shahnawaz: Mr. Speaker, Sir, I would like to ask.

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): This has not been put to the House and if the lady member wants to speak first let her speak.

بیگم جہاں آرا شاہنواز—صدر محترم - سب سے پہلے میں اپنے محترم بھائی صاحب کی اس تجویز سے ہرگز اتفاق نہیں کرتی اور نہ کرنے کو تیار ہوں -

جناب والا - فیملی لاز کمیشن کے چیئرمین آپ کے one of the best jurists and arabic scholars تھے - اور اس میں شک نہیں کہ اس کے سیکرٹری جو تھے وہ عربی کے سکالر تھے - اگر آپ اس ordinance کے خلاف اس میں کوئی ترمیم کرنا چاہتے ہیں - تو میں اور میری بہنیں اس کے خلاف نہیں ہیں - مگر میں آپ کی وساطت سے treasury بنچز سے اور ایوان کے سب ممبران سے درخواست کرونگی - کہ پیشتر اس کے کہ آپ کوئی ترمیم لائیں یا گورنمنٹ کوئی اس میں ترمیم کرے عورتوں کی تمام انجمنوں نے آپ سے درخواست کی ہے - اور اپوا کی طرف سے کل ہی آپ کے سامنے یہ درخواست آئی ہے - ہر جگہ عورتوں نے آپ سے کہا ہے - کہ فیملی لاز کمیشن جس وجہ سے وجود بھی لایا گیا تھا - وہ وجوہات جا چکی ہیں - اس وقت بھی مرد دوسری تیسری شادی کر کے عورتوں اور بچوں کو گھروں سے نکال رہے ہیں - تو کیا آپ کا فرض نہیں ہے - کہ اسلامی ممالک کی طرح عورتوں کے لئے علیحدہ عدالتیں بنائی جائیں جہاں ان کی تکالیف کا ازالہ ہو سکے - آپ اس میں ترمیم لائیں - لیکن پیشتر اس کے آپ عورتوں کی ان درخواستوں پر بھی غور کریں - جو اپ کو پہنچ چکی ہیں - کہ ان کے لئے علیحدہ عدالتیں قائم کی جائیں یا مجسٹریٹوں اور ڈسٹرکٹ اور سیشن ججز کو ہی یہ پاورز فی الفور دے دئے جائیں اور کورٹ میں عورتوں کی تکالیف کا ازالہ شریعت محمدی کے مطابق ہو اور اس سے سر مو اختلاف نہ ہو اور انہیں وہی دیا جائے - جو شرع محمدی نے دیا ہے - تو پھر آپ بیشک اس میں ترمیم کر لیں - لیکن اس سے پیشتر اس میں ترمیم کرنا عورتوں کے ساتھ بڑا ظلم اور سخت بے انصافی ہوگی -

علامہ رحمت اللہ ارشد—(بہاولپور—۲) میں جناب کی وساطت سے اپنے بھائی حبیب اللہ سعدی صاحب سے درخواست کرتا ہوں ۔ کہ وہ اس قانونی مسودے کو واپس لے لیں ۔

Mr. Deputy Speaker. I think there should be no further debate.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—صاحب صدر ۔ میں محترم بیگم صاحبہ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس بل کو واپس لینے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker: Has the member leave of the House to withdraw his motion?

(The motion was by leave withdrawn)

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, occupied the chair)

A Member: Sir, the House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is not in quorum and I order that the bells should be rung.

(Quorum Bells were rung)

Syed Zafar Ali Shah : Sir, the House is now in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : Syed Haziq Ali Shah may seek the leave of the Assembly to introduce his Bill.

The Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Syed Haziq Ali Shah: I beg to move:

That leave be granted to introduce the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(The motion was carried.)

Syed Haziq Ali Shah: Sir, I beg to introduce the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill 1963 stands introduced.

The Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

مولانا غلام غوث—جناب والا ۔ میں تحریک کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون موٹر گاڑیہائے (ترمیم مغربی پاکستان) ۱۹۶۳ پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

Minister of Revenue: Not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That leave be granted to introduce the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment Bill 1963.

(*The motion was carried.*)

مولانا غلام غوث—میں مسودہ قانون موٹر گاڑیہائے (ترمیم مغربی پاکستان) پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: So the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill 1963, stands introduced.

The Cinematograph (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Amir Habib Ullah Khan Saadi: Sir, I move:

That leave be granted to introduce the Cinematograph (West Pakistan Amendment Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: The motion moved is.

That leave be granted to introduce the Cinematograph (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Minister of Revenue: Opposed, Sir.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — جناب والا ۔ گذارش یہ ہے ۔ کہ آج کل کے معاشرہ میں اخلاقی انحطاط کے بڑھتے ہوئے رجحانات متعدد وجوہ کی بنا پر ظہور پذیر ہو رہے ہیں ۔ اور ان میں ایک وجہ فلم بینی ہے ۔ فلم بینی جدید معاشرہ کی ایک ایسی برائی ہے جو بظاہر برائی نظر نہیں آتی او اس سے بچنے کی کوئی بھی صورت نہیں ۔ سنیما کے ذریعے نمائش ہونے والے اور منقش ہونے والے دیرپا اور برے اثرات سے کم از کم ناپختہ ذہنوں کو بچانے کی یہی صورت ہے ۔ کہ قدرے سخت پابندیاں اس قانون کے ذریعے عاید کی جائیں ۔ تو جناب والا ۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے سرکاری پارٹی خواہ مخواہ اس کی مخالفت کرے ۔ اس میں کہا گیا ہے ۔ کہ ۱۸ سال کے بچے کو کسی سینما یا فلم دیکھنے کی اجازت نہ دی جائے تاوقتیکہ ایسی نمائش کے ذریعے اول علم کی ترویج مقصود ہو اور دوسرے یہ کہ اس سے بچوں کا اخلاق خراب ہونے یا غیر پختہ ذہنوں پر مضر اثرات پڑنے کا احتمال نہ ہو اور اس کے لئے سینسر بورڈ کو زیادہ اختیارات دئے گئے ہیں ۔ کہ وہ ان پر نگرانی کر سکیں ۔ تو صرف یہ مقصد ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ

محترم وزیر صاحب جو ہمارے اس ایوان کے بزرگ ہیں - اور ہمارے وزیر بھی ہیں ان سے یہ توقع کی جاتی ہے - کہ وہ بچوں میں کم از کم بڑھتی ہوئی بد اخلاقی کو روکنے کے لئے ملک کو صحیح رہنمائی دیں گے -

وزیر مال—میں عرض کرتا ہوں - جناب . . . . . (قطع کلامیاں) -

Mr. Senior Deputy Speaker : I want one clarification.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Sir, let me speak before the Minister speaks.

Mr. Senior Deputy Speaker: I want one elucidation. Under the rules, if a motion for the introduction of the bill is moved, then a member may oppose it. Rule 55 says—

> 55 (2) ".....a brief explanatory statment by the Member who is seeking leave and from the Member who has opposed the motion, may without futher debate put the question."

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): So far as this rule is concerned, the Minister is for that purpose competent Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: If you refer to rule 2 (3), it says.

> "(3) Unless the context otherwise requires, where ver these Rules provide that a Member may move a Bill, an amendment, a motion or a resolution, the word "Member" will be deemed to include a Minister."

So it is neither moving a bill nor an amendment nor a motion nor a resolution.

Minister of Revenue : When a Minister has got a right to move, he has also got a right to oppose it.

Mr. Senior Deputy Speaker: Do you want to oppose it,

Minister of Revenue: I have already opposed it Sir.

جناب جہاں تک ہمارے معاشرے کے بچوں کے اخلاق کا تعلق ہے - میں عرض کرتا ہوں - کہ ہمارا یہ ملک اسلامی نظریہ سے بنا اور ہمارے اعمال ہمارے عقاید سب اسلامی نمونے کے ہونے چاہئیں - تو ہر چیز کے عملی رخ کو بھی دیکھا جاتا ہے - اور منطقی logical پہلو کو بھی - میں اپنے دوست سے اتفاق کرتا ہوں - کہ کسی حد تک یہ سینما کی وجہ سے کئی ایسے غلط impression ناپختہ دماغوں پر آ جاتے ہیں - جو ان بچوں کو انہیں دیکھنے چاہئیں اور زیادہ تر ان کا تعلق ناپختہ دماغوں سے

ہوتا ہے ۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے ۔ کہ جس شکل میں انہوں نے بل پیش کیا ہے ۔ آیا وہ قابل عمل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ دوسرا یہ کہ اس کے لئے ایک مخصوص کمیٹی ہوتی ہے ۔ وہ دیکھتی ہے ۔ کہ کونسی فلم اخلاقیات کے منافی ہے ۔ یا یہ کہ وہ اس سٹینڈرڈ پر ٹھیک ہو سکتا ہے ۔ تو جب تک ہمیں او ۔ کے ۔ نہ ملے کیونکہ ہو سکتا ہے ۔ کہ بعض فلموں کا کوئی جزو بچوں کے اخلاق کے منافی ہو اور غلط اثرات ڈال دے تو دیکھنا یہ ہے ۔ کہ اگر ہم یہ بل پاس کر دیں تو کس طرح اس کو عمل میں لائیں گے ۔ کروڑوں بچے کے ہیں ۔ جو ہر روز سینما جاتے ہیں ۔ اور جو عمر ایسے حد انہوں نے مقرر کی ہے ۔ اس کو بھی دیکھنا ہے تو پھر ان حالات میں کیا وہ ایسی تجویز بتائیں گے کہ ایک ایک بچے کے اوپر ایک ایک پولیس والا بٹھائیں ۔ جو اس کو پکڑے اور اگر وہ ان کو نہ پکڑیں تو ان کے لئے کیا سزا تجویز کریں ۔ تو ان حالات میں یہ ایک ایسا بل ہے ۔ جو بالکل ناقابل عمل ہے ۔ جہاں تک Ideology کا تعلق ہے ۔ ہم مانتے ہیں ۔ کہ بعض بچوں پر غلط اثرات پڑتے ہیں ۔ مگر مشکل یہ ہے ۔ اس پر عمل نہیں ہو سکتا ۔ ان حالات میں اس کے عملی پہلو اور دیگر مشکلات کو مد نظر رکھ کر ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اور جہاں تک اصلاح اور اخلاقیات کا تعلق ہے ۔ ہمیں اس سے اتفاق ہے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر—آپ نے مختصر بیان اس سلسلہ میں دے دیا ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا ۔ آپ نے پوچھا ہے ۔ یہ جو مہذب اور ترقی یافتہ ممالک ہیں ۔ وہاں بھی ایسی پابندیاں ہیں ۔ اور پھر آپ کا سینسر بورڈ کس مرض کی دوا ہے ؟

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر—آپ ان کو بعد میں وضاحت دے سکتے ہیں ۔

The question is:

That leave be granted to introduce the Cinematograph (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(The motion was lost)

Mr. Senior Deputy Speaker: Leave to introduce the Bill is refused.

The West Pakistan Muslim Wills Bill 1964.

Amir Habib Ullah Khan Saadi: Sir, I move.

That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Wills Bill 1964.

Mr Senior Deputy Speaker: Motion moved is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Wills Bill 1964.

Allama Rehmat Ullah Arshad : Opposed, Sir.

وزیر مال—صاحب صدر میں بھی اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی— سب اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔ صاحب صدر ۔ چونکہ پاکستان اسلامی مملکت ہے ۔ اور آئین میں مذکورہ احکام کی رو سے یہ امر ضروری ہے ۔ کہ پاکستان میں نافذالعمل جملہ قوانین اسلامی اصولوں کے مطابق ہونے چاہئیں لیکن فی الوقت جائیداد کے سلسلے میں وصیتوں کے متعلق قوانین قرآن حکیم کے واضح اور صریح اصول کے مطابق نہیں ہیں ۔ میں یہ دعوی سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص اس کی تردید نہیں کر سکتا ۔

وزیر مال—ہم کریں گے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی— کوئی احادیث قرآن کو منسوخ نہیں کرتی آپ بے فکر رہیں ۔ لہذا مسودہ قانون اس مقصد کے پیش نظر مرتب کیا گیا ہے ۔ کہ وصیت کے متعلقہ موجودہ قانون کو مسلمہ شرعی اصولوں کے مطابق بنایا جائے ۔

وزیر مال—ان کو اجازت دے دیں۔ That will be for my guidance.

علامہ رحمت اللہ ارشد—(بہاولپور ۲) جناب صدر ۔ بدقسمتی سے مجھے ایک اپنے ساتھی کے بل کی مخالفت کے لئے کھڑا ہونا پڑا ہے ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے ۔ کہ اس

کے اندر ایک نہایت ہی خطرناک جملہ موجود ہے - کہ
وارث کے لئے بھی وصیت کی جا سکتی ہے - یہ جتنے
بھی آئمہ ہیں - فقہائے اربعہ چار مکاتب فکر فقہ کے
جو ہمارے اندر معروف ہیں - ان تمام کے اندر یہ بات
ہے -

اَلَا لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ

وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں ہے - میرے دوست
نے یہ کہا ہے - کہ حدیث قرآن کو منسوخ نہیں کرتی
یہ ایک لمبا فقہ کے اصول کا معاملہ ہے - حدیث متواتر -
مسلسل مجہور قرآن کی تفسیر کرسکتی ہے -اور یہی حدیث الالاوصیتہ لوارث
یہ اس وصیت کا قانون جو قرآن میں ہے - اسی کی تشریح
کے لئے کہی گئی ہے - اس لئے میں جناب ان اصولوں کی بناء
پر کیونکہ یہ خلاف شریعت ہے خلاف فقہ ہے - اور اس ملک کے اندر ویسے
ہی احناف رہتے ہیں - اگر احناف کے علاوہ اور کوئی
مسلک ہے - تو ان کے اندر بھی یہ نہیں ہے - یہ نئے
مفسر قرآن اور دین کے نئے مدبر جو پیدا ہوئے ہیں -
مسٹر غلام احمد پرویز در اصل یہ ان کا نظریہ ہے -
اور میں اس کی مخالفت کرنا اپنا دینی اور اسلامی فرض سمجھتا
ہوں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Wills Bill 1964.

(*The motion was lost*)

Mr. Senior Deputy Speaker: Leave to introduce the Bill is refused.

The next Bill (The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, has already been introduced.

Last Bill (West Pakistan (University of the Punjab) Ordinance 1961 (Repeal Bills) is not moved, as the mover, Khawaja Muhammad Safdar is absent.

BILLS—(ALREADY INTRODUCED)

The West Pakistan Restitution of Mortgaged Lands Bills 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: Now we take up the Bills already introduced. Chaudhry Niamat Ullah may please move his motion.

Chaudhri Niamatullah : Sir, I withdraw the West Pakistan Restitution of Mortgaged Lands Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: Does the Member want to drop it all together?

Chaudhri Niamatullah: Yes, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: Then the Member should move the proper motion.

Chaudhri Niamatulla: I beg to move that I may be allowed to withdraw the West Pakistan Restitution of Mortgaged Lands Bill 1963.

Mr Senior Deputy Speaker: Has the Member leave of the House to withdraw his Bill.

(The Bill was by leave withdrawn).

The Punjab Minor Canals (West Pakistan Second Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: Babu Muhammad Rafiq may please move his motion.

Babu Muhammad Rafiq: Sir, I beg to move-

That the Punjab Minor Canals (West Pakistan Second Amendment) Bill 1963, as introduced, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker: Motion moved is :

That the Punjab Minor Canals (West Pakistan Second Amendment) Bill 1963, as introduced, be taken into consideration at once.

Now, there is an amendment to it moved Master Khan Gul. He may please move it.

ماسٹر خان گل—جناب والا - میں ترمیم کرتا ہوں - کہ مسودہ قانون (ترمیم ثانی مغربی پاکستان) انہار خورد پنجاب مصدرہ ۱۹۶۳ جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا - ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے - جو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہو یعنی کہ :—

(۱) سردار عنایت الرحمان خان عباسی -

(۲) راجہ نادر خان -

(۳) میجر عبدالمجید خان -

(۴) ڈاکٹر مسز اشرف عباسی -

(۵) مسٹر عبدالرازق خان -

(۶) چودھری نعمت اللہ -

(۷) چودھری سعی محمد -

(۸) سردار محمد رمضان خان دریشک ۔

(۹) میر محمد مراد خان جمالی ۔

(۱۰) نوابزادہ محمد قاسم خان خاکوانی ۔

(۱۱) مسٹر احمد میاں سمرو ۔

(۱۲) مسٹر ایس ۔ ایم سہیل ۔

(۱۳) خان اجون خان جدون ۔

(۱۴) مخدوم الملک محمد شمس الدین گیلانی ۔

(۱۵) میر نبی بخش زہری ۔

(۱۶) میر یوسف علی خان مگسی ۔

(۱۷) سردار دودا خان ۔

(۱۸) سردار محمد اشرف خان ۔ اور

(۱۹) محرک ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That the Punjab Minor Canals (West Pakistan Second Amendment) Bill 1963, as introduced, be referred to a Select Committee consisting of the following members, namely :—

1. Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi.
2. Raja Nadir Khan.
3. Major Abdul Majid Khan.
4. Dr. Mrs. Ashraf Abbasi.
5. Mr. Abdur Raziq Khan.
6. Chaudhri Niamat Ullah.
7. Chaudhri Sai Muhammad.
8. Sardar Muhammad Ramzan.
9. Mir Muhammad Murad Khan Jamali.
10. Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani.
11. Mr. Ahmad Miaa Soomro.
12. Mr. S. M. Sohail.
13. Mr. Ajoon Khan Jadoon.
14. Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shams-ud-Din Gilani.
15. Mir Nabi Bakhsh Zahri.
16. Mir Yusaf Ali Khan Magsi.
17. Sardar Doda Nhan.
18. Sardar Muhammad Ashraf Khan, and
19. The Mover.

with instructions to report by the 31st March 1963. The quorum of the Committee will be eleven.

(The motion was carried)

Minister of Revenue : I beg to move that the time of the House be extended by another ten minutes so that the remaining Bill could be taken up.

Mr. Senior Deputy Speaker : If that is the sense of the House, I have no objection.

The Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill 1963

Mr. Senior Deputy Speaker : The next motion is by Mr. Munnawar Khan.

A Member : Sir he is not present.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow, the 9th January, 1964, at 9·00 A. M.

(The Assembly then adjourned till 9·00 a. m. on Thursday, the 9th January, 1964).

APPENDIX A

(Ref. Starred Question No. 1204)

TALUKA KHIPRO (DISTRICT SANGHAR)

DETAILS OF AREA UNDER KALAR AND SEM

Name of Deh	Area under kalar		Sem		Total	
	A.	G.	R.	G.	A.	G.
1. Khani	753	8	..		753	8
2. Juman	206	26	..		206	26
3. Sanghar	59	24	..		59	24
4. Samarjo	149	9	..		149	9
5. Tharahdi	412	9	..		412	9
6. Chanesri	205	24	..		205	24
7. Blachi	185	27	..		185	27
8. Dobto	1,085	19	..		1,085	19
9. Dar	295	23	..		295	23
10. Nahar	795	19	..		795	19
11. Khani Rajar	1,518	19	..		1,518	19
12. Sarari	1,988	36	..		1,988	36
13. Lakhisar	169	5	..		169	5
14. Waniani	122	28	..		122	28
15. Kandar	2,896	9	..		2,896	9
16. Kanghal	1,331	28	..		1,331	28
17. Khirtarai	1,430	14	..		1,430	14
18. Laiqpur	944	21	..		944	21
19. Layari	761	39	..		761	39
20. Dahoro I	645	19	206	30	852	9
21. Dahoro II	314	18	262	38	577	16
22. Jamilani	236	21	133	31	370	12
23. Tigusar	446	13	..		446	13
24. Hingorno	866	14	..		866	14
25. Walavari	990	35	90	30	1,081	25
26. Sindhri	256	3	277	29	533	32
27. Khani Mangria	234	38	..		234	38
28. Mindo Junejo	261	13	49	34	311	7
29. Talho Junejo	91	29	17	24	109	13

Name of Deh	Area under kalar		Sem		Total	
	A.	G.	A.	G.	A.	G.
30. Khipro	1,469	9	92	36	1,562	5
31. Dadhro	738	28	13	3	871	28
32. Bantheri	1,595	29	145	28	1,741	17
33. Wadhal	464	19	15	34	480	13
34. Khirhadi	1,212	23	..		1,212	23
35. Girhore	337	9	8	35	341	4
36. Halaro	469	10	15	36	485	6
37. Halepotiano	1,488	1	6	38	1,494	39
38. Chhelyun	1,502	28	21	32	1,524	20
39. Allah Khahi	1,522	12	2	5	1,524	17
40. Saidki	1,577	9	98	9	1,675	18
41. Khorilo	2,315	3	..		2,315	3
42. Aminokar	1,689	7	..		1,689	7
43. Onathadaha..	314	23	..		341	23
44. Kamaro	297	39	..		297	39
45. Jiao	2,009	22	..		2,009	22
46. Hathungo	490	7	12	6	5021³	
47. Sinhoji	286	21	22	37	309	18
48. Dugo	22	1	..		22	1
49. Rar	68	38	49	38	118	36
50 Ghandelan	372	4	41	30	413	34
51. Phareadi	425	9	..		425	9
52. Taracho	..		..		..	
53. Bhopi	224	26	..		224	26
54. Kahroro	2,065	33	..		2,065	33
55. Lund	859	18	..		859	18
56. Charhi Bux	703	18	..		703	19
57. Charhi Manglan	1,381	5	..		1,381	5
58. Dhilgar Abdulladi	31	6	..		31	6
59. Pahal Wano	51	25	..		51	25
60. Sadh	11	35	..		11	35
61. Dhilyar Rukan	123	28	..		123	28
62. Khajni	71	26	..		71	26

Name of Deh	Area under kalar		Sem		Total	
	A.	G.	A.	G.	A.	G.
63 Bhattani	381	29	..		381	29
64 Malook Halepoto	282	18	..		282	18
65 Allah Bux Masi	98	35	..		98	35
66 Asanas	87	13	..		87	13
67 Kakeji	191	29	32	6	223	35
68 Warian	227	22	..		227	22
69 Faneri	676	15	..		676	15
70 Murhadi	19	3	..		19	3
71 Samnar	53	19	..		53	19
72 Dehr Mitho Faqir	422	1	..		422	1
73 Palango	796	18	..		796	18
74 Hanjarhadu	132	22	..		132	22
75 Gambo Faqir	145	6	184	27	329	33
76 Potho	575	27	250	10	825	37
77 Saifal II	225	7	..		225	7
78 Fateh Muhammad Mashaikh	473	38	74	18	548	16
79 Sanidad Chhoro	498	23	120	16	618	39
80 Atna	193	25	34	6	217	31
81 Wahrariyaun	304	29	..		304	29
82 Saifal I	23	12	241	24	264	36
83 Rahundro	68	39	..		68	39
84 Loon Khan	54	12	..		54	12
85 Boroji	270	4	..		270	4
86 Kadh	2,736	19	..		2,736	19
87 Garahar	107	36	..		107	36
88 Bawario	1,117	15	..		1,117	15
89 Bawarli	521	27	..		521	27
90 Manhori	241	22	..		241	22
91 Kostaria	257	3	..		257	3
92 Singh	704	1	..		704	1
93 Dakhna	1,066	27	..		1,066	27

	Name of Deh	Area under kalar		Sem		Total	
		A.	G.	A.	G.	A.	G.
94	Chanuro	235	6	..		235	6
95	Kanchhari	747	31	..		747	31
96	Kiriryari	1,154	8	..		1,154	8
97	Pebban	2,324	10	..		2,324	10
98	Bhanusar	170	32	..		170	32
99	Rawiro	111	17	..		111	17
100	Kangni	143	38	1	31	143	29
101	Sarhal	67	3	..		67	3
102	Roonjho I	57	13	..		57	13
103	Mathun	144	16	..		144	16
104	Ding	722	27	..		722	27
105	Kunri	90	32	..		90	32
106	Kathoro	57	31	..		57	31
107	Karoli	78	30	..		78	30
108	Bhitbhaiti	21	23	..		21	23
109	Gorilo	4	25	..		4	25
	Total	64,634	25	2,641	38	67276	23

APPENDIX 'B'

(Reference Starred Question No. 1222)

STATEMENT SHOWING REPLY TO ASSEMBLY QUESTION NO. 1222 ITEM A.S.U.D.E.I OF UMARKOT, NAGARPARKAR, CHACHRO, DIGHO AND MITHI, FROM YEAR (1941 TO 1962)

Year	Parts A	B	C	E	I	D	Percentage of increase population
	Acreage of Kabuli land in desert portion	Acreage of land reserved for gaocher	Acreage of new grade brought under cultivation	Cultivable land available for disposal	Acreage of land converted from Eksala to Kabuli	Population of area	
1	2	3	4	5	6	7	8
	A. G.	A. G.	A. G.	A. G.	A. G.		
			TALUKA UMARKOT				
1941 ..	63,197 36	200 00	4,957 22	95,251 7	No separate year-wise Hemeshgi, dyanshi sanctioned subsequently in one year. No year wise details were shown.	17,195	National increase.
1942 ..	66,196 26	..	4,765 26	94,751 39		..	..
1943 ..	73,590 17	250 0	7,913 13	92,191 9		..	..
1944 ..	74,396 10	..	8,176 18	92,147 6		..	..
1945 ..	75,525 9	..	8,210 00	91,710 14	2,750 31	..	..
1946 ..	78,082 0	300 00	8,163 37	89,962 16	..	..	..
1947	74,286 21	..	8,027 1	90,774 18	..	..	..
1948 ..	76,720 27	..	8,195 2	91,155 29	3,692 30	..	
1949 ..	40,705 20	250 00	7,167 16	88,251 30	1,547 5	..	..
1950 ..	82,694 31	..	6,680 39	87,598 35	241 10	..	..

Year	Part A	B	C	E	I	D	
	Acreage of Kabuli land in desert portion	Acreage of land reserved for goacher	Acreage of new grade brought under cultivation	Cultivable land available for disposal	Acreage of land converted from Eksala to Kabuli	Population of area	Percentage of increa in population
1	2	3	4	5	6	7	8
	A. G.	A G.	A. G.	A. G.	A. G.		
1951 ..	76,654 34	..	435 25	93,404 00	300 1	17,246	National increase.
1952 ..	81,173 31	400 00	4,163 26	91,903 34	341 23	..	..
1953 ..	82,986 32	..	7,012 6	125,763 18	251 9	..	..
1954 ..	87,985 36	350 00	7,173 25	123,203 36	199 20	..	..
1955 ..	88,577 38	..	0,378 32	122,777 27	14 20	..	..
1956 ..	76,918 01	400 0	11,338 5	121,940 21	..	..	
1957 ..	78,023 00	..	7,336 13	125,549 24	1,129 20	..	..
1958 ..	87,386 02	..	8,967 22	128,420 19	377 3	..	..
1959 ..	88,754 34	200 00	8,573 33	127,285 23	348 34	..	..
1960 ..	78,996 13	..	7,283 11	128,460 19	271 31	..	
1961 ..	88,986 38	..	5,567 22	121,496 13	127 20	17,808	..
1962 ..	88,893 33	500 00	6,748 30	127,504 11	..	..	..
			TALUKA NAGARPARKAR				
1941-42 ..	351,007 00	Accurate year-wise figures of land reserved for Good chara not available Averagely 300 acres of	27,000 00	Cultivable land available at present 65,072 00 acres.	1,900 00	32,058	..
1942-43 ..	353,104 00		31,313 00		2,037 00	—	..
1943-44 ..	335,979 00		42,910 00		5,875 00	—	..
1944-45 ..	365,883 00		43,861 00	..	6,904 00	..	..

				TALUKA NAGARPARKAR				
1945-46	..	371,154 00	land are reserved for Gaochar in eachlmain village as approximately half of population depend on cattle wealth.	34,086 00	Cultivable land available at present 65,072 00 acres.	5,261 00	..	..
1946-47	..	384,662 00		29,159 0		13,491 00	..	..
1947-48	..	335,414 00		22,211 00		4,842 00		..
1948-49	..	366,005 00		21,528 00	..	1,471 00	..	..
1949-50	..	387,559 00		22,654 00	..	644 00	..	..
1950-51	..	405,465 00		22,000 00	..	17,906 00	..	
1951-52	..	391,878 00	..	21,685 00	..	..	..	..
				TALUKA NAGARPARKAR—CONCD.				
1952-53	..	391,929.00	..	15,804.00	..	..	..	—
1953-54	..	395,191.00	..	16,904.00	..	60 .50	..	..
1954-55	..	395,191.00	..	16,700.00	..	389.00	..	..
1955-56	..	398,288.00	..	19,960.00	..	448.00	..	..
1956-57	..	421,876.00	..	16,082.00	..	153.00	..	..
1957-58	..	419,493.00	..	20,860.00	..	398.00	..	..
1958-59	..	400,576.00	..	23,055.00	..	1,071.00	..	..
1959-60	..	399,855.00	..	27,001.00	..	826.00	..	..
1960-61	..	401,189.00	..	25,015.00	..	1,367.00	73,526	10 per cent.
1961-62	..	406,404.00	..	24,430.00	..	1,105.00	..	..
				TALUKA CHHCHRO				
1941	..	563,484.00	874.00	31,427.00	532,740.00	2,744.00	74,727	14 per cent.
1942	..	574,303.00	212.00	30,961.00	527,493.00	3,4.4·00	..	..
1943	..	578,172.00	1,260.00	30,360.00	522,451.00	1,785.00	..	..

Year	Part A	B	C	E	I	D	
	Acreage of Kabuli land in desert portion	Acreage of land reserved for Goacher	Acreage of new grade brought under cultivation	Cultivable land available for disposal	Acreage of land converted from Eksala to Kabuli	Population of area	Percentage of increase population
1	2	3	4	5	6	7	8
	A. G.	A. G.	A. G.	A. G.	A. G.		
1944 ..	564,447.00	784.00	30,472.00	529,919.00	1,306.00	..	
1945 ..	567,553.00	350.00	28,253.00	519,929.00	2,737.00	..	..
1946 ..	594,772.00	182.00	24,701.00	510,388.00	3,168.00	..	..
1947 ..	592,174.00	..	19,967.00	510,568.00	903.00	..	..
1948 ..	592,986.00	..	13,971.00	507,792.00	712.00	..	..
1949 ..	599,555.00	..	16,104.00	501,571.00	506.00	..	..
1950 ..	601,877.00	88.00	13,130.00	499,692.00	402.00	..	..
1951 ..	563,810.00	976.00	8,763.00	502,353.00	411.00	87,609	14 Per cent.
1952 ..	589,848.00	713.00	7,612.00	504,904.00	313.00	..	..
1953 ..	598,733.00	840.00	9,631.00	501,708.00	212.00	..	..
1954 ..	604,169.00	150.00	12,686.00	497,794.00	204.00	..	..
1955 ..	605,180.00	1,157.00	13,123.00	497,787.00	373.00	..	..
1956 ..	610,179.00	876.00	15,391.00	494,939.00	239.00	..	..
1957 ..	607,358.00	624.00	16,198.00	487,341.00	271.00	..	..
1958 ..	609,728.0	..	11,41.00	493,453.00	201.00	..	..
1959 ..	614,278.00	585.00	13,909.00	490,200.00	304.00	..	..
1960 ..	607,704.00	378.00	10737.00	493,603.00	521.00	..	..

961 ..	615,459.00	1,385.00	15,682.00	487,456.00	678.00	102,610	17 per cent.
1962 ..	616,348.00	544.00	14,751.00	486,341.00	640.00	..	..

TALUKA DIPLO

1941-42 ..	..	Accurate year wise figures of land reserved for Sangher every year not available. Averagely 150 acres of land are reserved for Goacher in each in village as approximately half of population depend on cattle wealth.	..	..	..	34,001	..
1942-43 ..	..		..	..	..	..	..
1943-44 ..	38,770·00		5,14·60	27,605·00	..	..	..
1944-45 ..	39,597·00		5,409·00	26,182·00	..	..	..
1945-46 ..	39,693·00		4,836·00	26,213·00	..	..	..
1946-47 ..	40,444·00		3,747·00	25,482·00	..	..	..
1947-48 ..	41,816·00		3,150·00	25,842·00	..	..	..
1948-49 ..	41,928·00		2,919·00	25,410·00	1,911·18	..	..
1949-50 ..	49,612.00		2,998·00	23,590.0	..	..	..
1950-51 ..	..	..	3,025·00	23,882·00	..	37,000	..
1951-52 ..	43,270·00	..	3,653·00	54,657·00	..	..	..
1952-53 ..	43,336·00	..	3,999·00	23,753·00	..	..	..
1953-54 ..	38,230·00	..	4,347·00	27,297.00	..	..	..
1954-55 ..	43,439·00	..	4,268·00	23,330·00	24,118·2	..	..
1955-56 ..	43,807·00	..	5,552·00	23,381·00	..	..	..
1956-57 ..	44,841·00	..	6,605·40	21,613·00	..	..	..
1957-58 ..	44,959·00	..	3,658·00	23,818·00	..	..	..
1958-59 ..	44,944·00	..	5,267·00	22,495·00	..	..	..
1959-60 ..	47,229·00	..	2,974·00	20,466·00	..	42,833	..
1960-61 ..	44,132·00	..	4,902·00	23,077·00	..	..	..
1961-62 ..	45,444·00	..	6,479·00	19,225.00	..	..	..

Year	PART A	B	C	E	I	D	
	Acreage of Kabuli land in desert portion	Acreage of land reserved for goacher	Acreage of ne grade brought under cultivation	Cultivable land availab for disposal	Acreage of land converted from Eksala to Kabuli	Population of area	Percentage f increase population
1	2	3	4	5	6	7	8
				TALUKA MITHI			
	A. G.	A. G.	A. G.	A. G.	A. G.		
1941-42 ..	234,490·02	There is no record from of Gao-Char area can be collected. However, approximately 159 acres of land are being reserved for Gao-Char purpose every year in this Taluka	13,844·10	Acreage of cultivable 1,06,408·18	2,054·00	..	..
1942-43	242,199·33		15,425·13		2,236·0		
1943-44 ..	249,528·39		14,741·00		25,000	..	..
1944-45 ..	256,216·27		14,861·00	..	3,093·00	..	..
1945-46 ..	259,191·13		13,388·08	..	4,169·00	..	..
1946-47 ..	263,677·34		14,068·00	..	3,938·00	..	..
1947-48 ..	264,652·02		18,125·00	..	627·00	..	..
1948-49 ..	265,757·03		7,243·29	..	2,212·00	..	..
1949-50 ..	269,108·04	..	8,243·06	..	2,672·00	..	..
1950-51 ..	271,109·05	..	10,506.04	..	3,212·00	64,330	..
1951-52 ..	272,902·06	..	10,619·16	..	..	..	..
1952-53 ..	273,609·08	..	8,892·31	..	890	..	..
1953-54 ..	274,613·09	..	11,843·32	..	1,094·00	..	..
1954-55 ..	275,512·11	..	14,320·00	..	464·00	..	..
1955-56 ..	276,630·12	..	12,464·01	..	222·00	..	..
1956-57 ..	279,822·02	..	14,934·33	.	342·00	..	..
1957-58 ..	272,535·27	..	11,330·27	..	424·00	..	..

1958-59	..	277,435·32	..	12,823·04	..	354·00	..	..
1959-60	..	280,542·13	..	15,486·04	..	412·00	..	..
1960-61	..	278,384·03	..	13,568·19	..	320·00	77,450	..
1961-62	..	282,827·38	..	16,564·33	..	480·00	..	..

2871 PLA—600—10-1-65—SGPWP Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 9th January, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-50 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ
سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○
اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ
وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ
قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
تُسْـَٔــلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

پ ۱۵ س ۲ ع ۱۷ آیات ۱۲۹ تا ۱۳۴

اے پروردگار! ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب و دانائی کی تعلیم دے اور ان کے دلوں کو پاک صاف کرے۔ بے شک تو غالب اور صاحب حکمت ہے۔ اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے، بغیر اس شخص کے جو نہایت ہی نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ صالحین کے زمرے میں ہونگے۔ اور جب ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو (ابراہیم) نے عرض کی کہ میں رب العٰلمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی کہ بیٹا خدا نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے جب مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپکے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔ یہ جماعت گزر چکی۔ ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور جو عمل وہ کرتے تھے اس کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

EXTENSION OF LOHARI KAREZ OF KHANOZAI

***3781. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that District Council, Quetta has passed a scheme of extension of Lohari Karez of Khanozai, at its meeting held on 29th January 1963 ; if so, the estimated cost thereof and the date by which the said scheme will be implemented.

Parliamentary Secretary (Mian Mehrajud Din) : Yes. The District Council, Quetta recommended to the Irrigation Department on 29th January 1963 to undertake extension of Lohari Karez, Khanozai from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 22,390.

Major Abdul Majid Khan : The Member has asked for the estimated cost as well as the date by which the scheme is going to be implemented. The Parliamentary Secretary in his reply has given the estimated cost but has given no intimation about the implementation of the scheme. May I presume that the last part of the question has been referred to the Agriculture Minister for answer?

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo): I will explain the position regarding this: Thefinancial position of the District Council Quetta is very weak and all such schemes are referred to the Irrigation Department, and it is for the Irrigation Department to carry on those schemes. For further details it will be better to put the question to the Minister of Irrigation. He will be in a position to say when the work will start on the scheme.

مسٹر عبدالرازق خاں — کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بجائے اس کے کہ اس سکیم کو محکمہ آبپاشی کے پاس بھیجیں ۔ Rural Works Programme میں اسے شامل نہیں کریں گے ۔

Minister of Basic Democracies : We have instructed the District Council that they must consider all these schemes and if they could accommodate these schemes from the present funds they should do it. It is up to the District Council to consider it.

RE-OPENING OF NASIBU KAREZ KHANOZAI UNION COUNCIL

***3782. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that District Council, Quetta has passed a scheme of re-opening of Nasibu Karez of Khanozai Union Council, at its meeting held on 27th August,

1962 ; if so, the estimated cost thereof, and the date by which the said scheme will be implemented ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Yes. The District Council, Quetta recommended to the Irrigation Department on 27th August 1962 to undertake re-opening of Nasibu Karez of Khanozai Union Council from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 16,810.

EXTENSION OF KUCH SHAMOZAI KAREZ

***3783. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that District Council, Quetta has passed a scheme of extension of Kuch Shamozai Karez, in its meeting held on 27th August, 1962 ; if so, the estimated cost thereof, and he date by which the said scheme will be completed?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Yes. The District Council, Quetta recommended to the Irrigation Department on 27th August 1962 to undertake extension of Kuch Shamozai Karez from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 13,150.

EXTENSION OF KOZ KAREZ OF KHANOZAI UNION COUNCIL

***3784. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that District Council, Quetta has passed a scheme of extension of Koz Karez of Khanozai Union Council, at its meeting held on 27th August 1962 ; if so, the estimated cost, thereof, along with the date by which the said scheme will be implemented?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Yes. The District Council, Quetta recommended to the Irrigation Department on 27th August 1962 to undertake extension of Koz Karez of Khanozai Union Council from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 6,993.

بابو محمد رفیق—میں وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں
کہ یہ سوال میں نے پرانا بھیجا ہوا تھا ۔ اب جب ان کو پیسے مل گئے
ہیں تو کیا وہ اس طرف توجہ دیں گے کہ یہ سکیم محکمہ آبپاشی سے واپس

لے لیں - کیونکہ محکمہ آبپاشی تو چھ ہزار کی سکیم کو ساٹھ ہزار میں بنایا کرتی ہے اور سکیم مکمل بھی نہیں ہو گی - تو کیا آپ اپنے محکمے کو ہدایت کریں گے کہ یہ سکیمیں ان سے واپس لے کر دوسرے محکمے سے مکمل کرائیں -

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir so far as the schemes are concerned the reply is that we have allocated certain funds to the District Council there and we will be suggesting to them that priority be given to these schemes.

Babu Muhammad Rafiq : Thank you.

FITTING OF PIPES IN DAMURA KAREZ OF KHANOZAI UNION COUNCIL

*3785. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that District Council Quetta has passed a scheme of fitting of pipes in Damura Karez of Khanozai Union Council at its meeting held on 27th August 1962; if so, the estimated cost thereof along with the date by which the said scheme will be implemented?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): No scheme for the fitting of pipes in Damura Karez in Khanozai Union Council was considered by the District Council, Quetta-Pishin in its meeting held on 27th August 1962. The question of its implementation, therefore, does not arise.

T.B. CLINICS IN WEST PAKISTAN

*4292. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that budget provision has been made during the current fiscal year for the opening of four T. B. Clinics in West Pakistan, if so, the number of the Clinics, out of those mentioned in (*a*) above to be opened in Hyderabad and Khairpur Divisions;

(*b*) the number of T. B. Clinics already functioning in each Division of West Pakistan and the number of T.B. patients admitted to each clinic for treatment in each division from 1960 to 1963 year-wise?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Yes, one at Dadu in Hyderabad Division. (*b*) The requisite information is given as under:—

Name of the Division	Name of the T. B. Clinic	Attendance during 1960	1961	1962	1963
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Peshawar	T. B. Clinic, Peshawar ..	26,779	5,763	6,064	33,639
	T. B. Clinic, Abbottabad ..	321	625	102	1,690
	T. B. Clinic, Landikotal ..	352	351	1,013	365
	T. B. Clinic, Nowshera ..	Will start functioning during current financial year.			
	T. B. Clinic, Haripur ..	Ditto.		Ditto.	
Dera Ismail Khan	T. B. Clinic, Kohat ..	1,002	1,013	1,444	4,949
	T. B. Clinic, Bannu ..	4,041	4,221	4,217	9,226
Rawalpindi ...	.. ..	—	—	—	..
Lahore	Model Chest Clinic, Lahore	39,955	1,407	22,351	18,022
	T. B. Clinic, Wazirabad ..	—	1,168	2,124	3,061
Sargodha	T. B. Clinic, Jhang ..	725	716	989	1,079
	T. B. Clinic, Chiniot ...	—	35	800	449
	T. B. Clinic, Mianwali ..	632	748	880	371
Multan	T. B. Clinic, Muzaffargarh	205	169	507	571
	T. B. Clinic, Dera Ghazi Khan	—	—	1,375	1,070
Bahawalpur —	T. B. Clinic, Bahawalpur ..	—	3,155	9,670	13,441
Khairpur ...	T. B. Clinic, Surkkur ..	—	—	8,969	9,216
	T. B. Clinic, Jacobabad ..	—	262	4,713	3,739
	T. B. Clinic, Larkana ...	—	—	5,371	22,242
	T. B. Clinic, Khairpur ...	Taken over by Government on 1st July 1963.			
Hyderabad	T. B. Clinic, Sanghar ..	—	—	—	7,707
	T. B. Clinic, Dadu ..	Will start functioning from the current financial year.			
Quetta	T. B. Clinic, Quetta ..	22,602	13,290	19,493	10,546
	T. B. Clinic, Chaman ..	105	1,472	1,382	681
	T. B. Clinic, Loralai ..	Will start functioning during current financial year.			
	T. B. Clinic, Turbat ..	Started functioning with effect from 15th August 1963.			
Kalat —	..	—	—	—	—
Karachi —	T. B. Control and Training Centre, Karachi.	5,19,616	6,85,026	7,67,052	7,26,939

Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Mr. Speaker, Sir, will you permit me to ask supplementaries in Sindhi?

Mr. Speaker: No, not in Sindhi. The member can speak Urdu very well and for the benefit of the House he can put the supplementaries in Urdu.

میر حاجی محمد بخش تالپور— میں اردو اتنی غلط بولونگا کہ آپ سمجھ ہی نہ سکینگے۔ جناب میرا سپلیمنٹری یہ تھا کہ جو لسٹ مجھے حیدرآباد ڈویژن کلینک کھولنے کی دیگئی ہے یعنی حیدرآباد ڈویژن میں ابتک دو کلینک کھولے گئے ہیں۔ کیا اسکو آپ اور پروگرام میں بڑھانے کیلئے غور فرمائیں گے۔

وزیر صحت (مسٹر محمد خان جنیجو) — ٹی۔ بی clinic اور اسکا بیک گراونڈ یہ ہے کہ سیکنڈ five year پلان میں ہم ۲۰ کھول رہے ہیں۔ ہر سال کھولنے سے پہلے سب ڈائرکٹرز پروپوزل دیتے ہیں۔ جہاں تک حیدرآباد کا تعلق ہے پورے حیدرآباد ڈویژن میں دو کلینک ملے ہیں۔ ایک دادو میں اور ایک سانگھڑ میں۔

میر حاجی محمد بخش تالپور—میرا سپلیمنٹری یہ تھا کہ اگلے سال کیلئے آپ اور غور کریں گے۔

وزیر صحت—جہاں تک اگلے سال کا تعلق ہے اگر پروپوزل آئیں گے تو Naturally we will Consider

پابو محمد رفیق— کیا وزیر صاحب اسی سیشن میں بتائیں گے کہ لورالائی کا کلینک کب Start ہو گا۔

Minister of Health: I will reply to his question when it will be possible to start a clinic there.

POSTS OF ASSISTANT DISTRICT HEALTH OFFICERS

***4298. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the number of the Posts of Assistant District Health Officers sanctioned during 1960-61, 1961-62 and 1962-63 along with the names of districts and divisions for which the said posts were sanctioned;

(*b*) whether it is a fact that no Assistant District Health Officer has been posted in Tharparkar District so far;

(*c*) whether it is a fact that provision for 23 posts of Assistant District Health Officers has been made in the Budget for 1963-64;

(*d*) whether it is a fact that in the divisions of Hyderabad and Khairpur, the number of District Health Officers is already small; if so, whether Government intend to appoint Assistant District Health Officers in Tharparkar District; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) 10, 21 & 23 for 1960-61, 1961-62 and 1962-63 respectively as per detail given below:— (this detail includes the 23 offices sanctioned for 1963-64)

1. Peshawar Division		**8**
(i) Peshawar District	3	
(ii) Mardan District	1	
(iii) Hazara District	2	
(iv) Kohat District	2	
2. D.I. Khan Division		**4**
(i) D.I. Khan District	2	
(iii) Bannu District	2	
3. Rawalpindi Division		**9**
(i) Rawalpindi District	2	
(ii) Jhelum District	2	
(iii) Gujrat District	2	
(iv) Campbellpur District	3	
4. Lahore Division		**8**
(i) Lahore District	2	
(ii) Gujranwala District	2	

(iii) Sheikhupura District	2	
(iv) Sialkot District	2	
5. Sargodha Division		**9**
(i) Sargodha District	2	
(ii) Lyallpur District	3	
(iii) Mianwali District	2	
(iv) Jhang District	2	
6. Multan Division		**6**
(i) Multan District	2	
(ii) Montgomery District	2	
(iii) Muzaffargarh District	1	
(iv) D.G. Khan District	1	
7. Bahawalpur Division		**3**
(i) Bahawalpur District	1	
(ii) Bahawalnagar District	1	
(iii) Rahimyar Khan District	1	
8. Khairpur Division		**7**
(i) Khairpur District	1	
(ii) Nawabshah District	2	
(iii) Jacobabad District	1	
(iv) Larkana District	2	
(v) Sukkur District	1	
9. Hyderabad Division		**14**
(i) Hyderabad District	3	
(ii) Dadu District	1	
(iii) Tharparkar District	5	

(iv) Sanghar District	3	
(v) Thatta. District	2	
10. Quetta Division		**3**
(i) Quetta-Pishin District	1	
(ii) Sibi District	1	
(iii) Chagai District	1	
11. Kalat Division		**6**
(i) Kalat District	2	
(ii) Mekran District	3	
(iii) Kharan District	1	

(b) No; An Assistant District Health Officer has already joined duty at Digri.

(c) Yes.

(d) Yes for both parts.

میر حاجی محمد بخش تالپور— جو لسٹ مجھے دی گئی ہے اسمیں تھرپارکر کے ڈسٹرکٹ کیلئے ہ - اے - ڈی - ایچ - او کی گنجائش ہے - لیکن کیا یہ حقیقت ہے کہ میرے سوال پوچھنے کے بعد ایک مقرر کیا گیا ہے -

وزیر صحت (مسٹر محمد خاں جنیجو)— جہاں تک اے - ڈی - ایچ - او کا تعلق ہے اسکو آرڈر کئے ہوئے تین مہینے گذر گئے - لیکن اسنے چارج صرف ایک مہینہ ہوا جب لیا ہے -

میر حاجی محمد بخش تالپور — پانچ کی جگہ ایک جو رکھ رہے ہیں کیا یہ مناسب سمجھتے ہیں یا اسکو بڑھانا زیر غور ہے -

وزیر صحت— وہاں کی Demand کے مطابق ہم نے زیادہ allocate کئے ہیں - لیکن ہمارے پاس ڈاکٹر موجود نہیں ہیں اسلئے فی الحال ایک

دیا گیا ہے اگر آپ کے پاس کوئی ڈاکٹر ہو تو ہم رکھنے کیلئے تیار ہیں۔

VISIT OF MALARIA STAFF TO DESERT SUB-DIVISION OF THAR

*4302. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health please refer to part (b) of the answer to my Starred Question No. 2879 given on the floor of the House on 10 July 1963 and state :—

(*a*) the purpose of the visit of Malaria Staff to Desert Sub-Division of Thar when the said area was free from Malaria;

(*b*) whether it is a fact that "Sangah Lake" comprising an area of 6 square miles is situated in village Wirawah, Taluka Nagarparkar due to which mosquitoes breed in great numbers and the residence of surrounding villages often suffer from Malaria ;

(*c*) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to send a Malaria team there or entrust the job of eradicating malaria from that area to a local Doctor and provide him with the necessary staff for the purpose; if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The Desert Sub-Division was visited by Malaria Staff for malaria survey who found that there was no malaria problem in that area;

(*b*) it is not a fact, as the lake is not a permanent lake ; its volume of water depends on the annual rainfall. It gets dried during summar. Anopheline mosquitoes (Malaria carrying mosquitoes) do not breed in such lakes. The nuisance might be due to Culex mosquitoes which do not transmit malaria. Moreover, this Directorate has not received any alarming report of malaria incidence from this part of the area;

(*c*) In view of (a) and (b), there is no urgency to send a Malaria Team. The area, however, will be covered for eradication purposes by the National Scheme in due course according to Schedule (1964).

INSTALLATION OF X-RAY PLANTS IN HOSPITALS AND DISPENSARIES

*4332. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the names of such Government hospitals and dispensaries in each district of West Pakistan other than those situated at district headquarters,

where X-Ray plants have been installed or for which provision has been made in the Budget for 1963-64;

(*b*) whether it is a fact that no arrangements for installing X-Ray Plants in hospitals other than District Hospitals in the Hyderabad and Khairpur Divisions and Thar Desert area have been made; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The names of the Government hospitals and dispensaries in each district of West Pakistan other than those situated at District Headquarters where X-Ray Plants have been installed or for which provision has been made in the Budget for 1963-64 are as below :—

Name of district.	Name of Hospital where X-Ray installed.	Name of hospital for which provision made during 1963-64.
Quetta	Civil Hospital, Chaman	—
Sibbi	—	Civil Hospital, Harnai.
Loralai	—	Civil Hospital, Barkhan.
Zob	Fort Sandeman.	Civil Hospital, Hindubagh.
Kalat	—	Civil Hospital, Mastang.
Mekran	—	Civil Hospital, Panjgurh.
Jhang	Civil Hospital, Chaniot T.B. Clinic, Chaniot	Civil Hospital, Leiah.
Peshawar	—	Civil Hospital, Charsadda.
Hazara	—	Civil Hospital, Haripur.
Kohat	—	Civil Hospital, Hangu.
Bannu	—	Civil Hospital, Lakki.
D.I. Khan	—	Civil Hospital, Tank.
Gujranwala	T.B. Clinic, Wazirabad	—
Sialkot	Shakargarh (This plant is being installed at Narowal due to lack of electric current at Shakargarh. It will be shifted to Shakargarh when electric current is provided)	

(b) Yes. No such proposal was received from the Regional Directors.

RURAL PUBLIC HEALTH SCHEME

*4400. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health, Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an amount of Rs. 20 lacs has been provided in the budget for 1963-64 for Rural Development Fund through Basic Democracies and continuance of provision for Rural Public Health Scheme;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative (*i*) the details of said schemes, (*ii*) the names of districts where and (*iii*) the time by which the said schemes will be implemented?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)—اس سوال کا جواب ہمیں مہیا نہیں ہوا ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور— سپلیمنٹری نہیں پوچھ سکتے؟

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر محمد خان جنیجو) — یہ حقیقت ہے کہ کچھ جوابات ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو نہیں ملے ہیں ۔ میں انکی کاپی آپ کو دے دونگا ۔

I am sorry for this.

SCARCITY OF DRINKING WATER IN THE CHOLISTAN AREA OF BAHAWALPUR DIVISION.

*4481. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a great scarcity of drinking water in the Cholistan area of Districts Rahimyar Khan, Bahawalpur and Bahawalnagar of Bahawalpur Division, which comprises a population of about one lac;

(*b*) whether it is also a fact that the said area not only serves as a pasture for the cattle but is also a potential producer of raw material like, Khar, Saji, wool, etc;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the number of water-tanks constructed and wells sunk during the last three years for providing drinking water to the residents of this area, alongwith the amount spent for this purpose each year ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) It is partly correct. Cholistan is a vast expanse of arid and waterless desert area covering about 13,000 square miles. The sub-soil water is generally brackish. It is very sparsely populated by about 30,000 people belonging to Semi-Nomadic Tribes, who rear cattle, sheep and goats;

(*b*) Cholistan at present serves mainly as a pasture for about 7 lac heads of livestock;

(*c*) During the last three years, one kacha thoba, two pacca wells and 7 pacca ponds were constructed in Cholistan at a total cost of Rs. 18,000 in addition to 12 thobas and 10 wells dug previously. All possible efforts are being made by Government to provide sweet water supply in Cholistan area and team of foreign experts are already surveying the area to investigate its potentialities.

چودھری محمد علی—صدر گرامی - میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ چولستان میں ترقیاتی منصوبوں کے تحت جو کام کئے جا رھے ھیں وہ کس محکمہ کے سپرد ھیں -

وزیر صحت (مسٹر محمد خان جنیجو)—جہاں تک وھاں کے پینے کے پانی کا سوال ھے صاف پانی سے ھیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ھے اسکے علاوہ جیسی سکیم ھو مثلاً Live Stock ھے تو اسکا تعلق ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے ھے - یہ مختلف سکیمیں مختلف محکموں کے پاس ھیں -

چودھری محمد علی—میرا مطلب پوچھنے کا یہ تھا کہ وہ کام جو موقع پر کئے گئے ھیں وہ کس نے کرائے ھیں -

وزیر صحت—کون سے کام ؟

چودھری محمد علی—وہ جو تالاب بنے ھیں وہ جو کنویں بنے ھیں -

وزیر صحت—ھمیں Fresh نوٹس دے دیں تو ھم بتا دیں گے کہ کس محکمہ نے بنوائے ھیں - ظاھر ھے کہ یا ڈسٹرکٹ کونسل نے یا بیسک ڈیماکریسی ونگ نے بنوائے ھوں گے -

SCHEMES APPROVED BY DIVISIONAL COUNCIL BAHAWALPUR

***4519. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of schemes approved by the Divisional Council, Bahawalpur, each year during 1960-61, 1961-62 and 1962-63 alongwith the funds sanctioned for the implementation of each scheme;

(*b*) out of the schemes mentioned in (*a*) above (*i*) the names of schemes which could not be implemented within the specified time; (*ii*) the names and designations of the officials responsible for non-implementation of the schemes within the specified time; and (*iii*) action taken or likely to be taken against the above mentioned officials and if no action is proposed to be taken, the reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)—اسکا جواب ابھی تک نہیں آیا ہے۔ اگلی Turn پر دے دیں گے۔

TOTAL AMOUNT ALLOCATED FOR SCHOLARSHIPS TO STUDENTS BY THE DISTRICT COUNCIL BAHAWALNAGAR

***4581. Ch. Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the total amount allocated for awarding scholarships to the students by the District Council, Bahawalnagar in its budget for the years 1962-63 and 1963-64, separately ;

(b) the total amount of the scholarships given by the Deputy Commissioner in 1962-63 alongwith the names of the students to whom these scholarships were given and the names of the tehsil to which they belong; and in case of students of Tehsil Fort Abbas, their full addresses also ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) The total amount allocated for awarding scholarships to the students by the District Council, Bahawalnagar in its budget for the years 1962-63 and 1963-64 is as under :—

1962-63	1963-64,
Rs. 15,000·00	Rs. 15,000·00

(b) The actual position is that according to the dicision of District Council Bahawalnagar, in its meeting held on the 25th of May 1963, Qarz-e-Hasna was sanctioned to the deserving students and was about to be disbursed when a letter was received from the Commissioner, Bahawalpur

Division, Bahawalpur, directing the Local Bodies not to give scholarships to students on loan. Thus the Qarz-e-Hasna sanctioned for the year 1962-63 was withheld. In view of such a position, the question of giving names of students and further relevant particulars does not arise. However, it is pointed out that the case of grant of scholarships for the year 1963-64 is under the active consideration of the District Council. Students who have applied for the scholarships have been advised to appear before the Selection Committee with relevant record on the 26th of November 1963, and the recommendations of the Selection Committee will be placed in the District Council meeting being held on the 28th November, for final sanction.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask as to what objection the Commissioner has to the grant of Qarz-e-Hasna.

Minister of Basic Democracies (Mr. Muhammad Khan Juncjo) : He is the controlling authority and the best reasons are known to him. I may clarify the position that the Commissioner and the District Council may consider, if they so wish, to give scholarships.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Have you any objection ?

Minister of Basic Democracies : I have no objection.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: Here it is said that 'the names will be presented in the District Council meeting being held on 28th November.' May I know if it is 28th November, 1963 or 28th November 1964?

Minister of Basic Democracies : This question was received long before 1964. I had instructed them to give the names by the 28th November.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Are we not entitled to the most recent replies? The meeting must have been held up to this time and the names of the students declared.

Minister of Basic Democracies : I agree with the Member and I will supply the information within a short period.

COLLECTION OF CERTAIN RATES AND CONTRIBUTIONS FROM THE ZAMINDARS OF TEHSIL FORT ABBAS

***4583. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government collected the following rates and contributions from the Zamindars of Tehsil Fort Abbas during the year 1961-62 to August 1962-63;

	Rs.
Local Rate	7,40,364
Developmental Funds	6,45,682
Masjid Fund	54,229

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any amount has been spent for the development of the above said tehsil, if so, the amount spent from each fund and the details of the Works carried out, therefor;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)—اس سوال کا جواب بہت لمبا تھا ۔ پوری تفصیلات مہیا نہیں ہو سکیں اس لئے اگلی ٹرن پر جواب دے دیا جائیگا ۔

GRANT OF LOANS TO UNION COUNCILS, TEHSIL COUNCILS AND DISTRICT COUNCILS FOR THE CONSTRUCTION OF IMPORTANT ROADS

*4585. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that many Tehsil headquarters in the Province are not connected through any metalled roads, with the Police Stations situated in their respective jurisdiction as well as with their respective district headquarters;

(*b*) whether it is a fact that Union Councils, Tehsil Councils and District Councils do not have sufficient funds to undertake construction of roads to link their own headquarters with their respective Police Stations, tehsil headquarters and district headquarters;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government have any scheme either to advance loans to the District Councils for the construction of important roads falling within their respective jurisdictions or to undertake the construction of the said roads under its own control, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Some of the Tehsil Headquarter towns in the Province are connected with respective District headquarter towns and Police Stations by metalled roads except in the districts of Loralai, Kharan, Mekran, Lasbela, D. G. Khan, Muzaffargarh, Khairpur, Jaccobabad, Nawabshah, Montgomery, Gujranwala, Sialkot, Sheikhupura, Jhang and Kohat.

In the remaining districts of the Province a majority of the Tehsil Headquarter towns are connected with District Headquarter towns and Police Stations by metalled roads.

(b) This is generally correct.

(c) Government are most anxious that the roads under the control of the District Councils in the Province are metalled as early as possible. Government would consider applications for grant of loans to District Councils sympathetically provided it is satisfied that the District Councils applying for the loans are in a position to repay the loans with interest.

Mr. Speaker : Mr. Junejo, may I know one thing about Question No. 4583. The Parliamentary Secretary has said that the answer to this question is a lengthy one. Will you reply on the next date?

Minister of Basic Democracies : This I have already noted, Sir. We will reply it on the next date.

ADMISSION TO KHYBER MEDICAL COLLEGE, PESHAWAR

***4894. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the total number of students admitted to the Khyber Medical College, Peshawar, during the academic session, 1963-64 along with the following details :—

(*i*) the names and addresses of the students admitted on merits from the areas attached to the said college;

(*ii*) the District-wise names and addresses of the students admitted from the rural areas;

(*iii*) the names and addresses of the students admitted on merits from the areas not attached to the above-mentioned College; and

(*iv*) the agency-wise names and addresses of the students admitted from tribal areas, merged areas and states;

(*b*) whether admissions to the above said College were made in accordance with the rules framed for the purpose, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) 87.

(i)
(ii)
(iii)
(iv)
} As Appendix 'A'*

(b) The admission to Khyber Medical College, Peshawar were carried out in accordance with the rules laid down in the College Prospectus for the year 1963-64 by the Peshawar University who controls the Khyber Medical College, Peshawar.

---

*Please see Appendix 'A' at the end.

خان اجون خان جدون—میرا خیال ہے وزیر صاحب کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال ستمبر میں آپ نے ایک پریس کانفرنس کی تھی اور اس میں کابینہ کا فیصلہ بتایا تھا کہ کتنے داخلے دیہات والوں کے لئے ، کتنے قبائلیوں کے لئے اور کتنے All West Pakistan Basis پر ہونگے ۔ تو کیا خیبر میڈیکل کالج میں اس Basis کے مطابق کئے گئے ہیں یا نہیں ؟

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) : It is being controlled by the Peshawar University. Particularly, this year the admissions had taken place a little earlier and the policy for admissions to the Medical Colleges was announced later. That is why there is a little difference in the admissions made to this college. This year, the admissions were carried under the rules which were laid down by that college previously but for future we have decided that they will be governed by the same rules which are laid down by the West Pakistan Government.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is there a uniform policy for admission of students in Medical Colleges all over the Province?

Minister of Health : Yes. But so far as this college is concerned they had made admissions a little earlier. That is the reason why there is a little difference.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I am asking this in reference to Sind. Are you following the same policy of admissions in Sind as is being followed in other Provinces ?

Minister of Health : So far as the policy is concerned there is no difference. It is the same in all the Provinces.

خان اجون خان جدون—کیا یہ درست نہیں ہے کہ داخلے آپکی پالیسی کے اعلان کے بعد کئے گئے ہیں ۔ اور Vice Chancellor نے خیبر میڈیکل کالج کے سلسلے میں اس سال آپکی پالیسی پر عمل کرنے سے انکار کیا ۔

وزیر صحت—جناب جہاں تک ہمارے ریکارڈ کا تعلق ہے یہ حقیقت نہیں ہے جب ہم نے انہیں پالیسی سے متعلق خط لکھا کہ یہ پالیسی ہے تو انہوں نے لکھا کہ داخلے Finalize کر لئے گئے ہیں اور کہ اب آپ کی ہدایات کے ماتحت آئندہ سال ہم داخلے کریں گے۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی—جناب وزیر صاحب اس چیز کا

جواب دینے کے بعد مجھے اس جواب سے مشکور فرمائیں گے کہ جہاں سابق سرحد میں ۳۸ طالب علم داخل کئے گئے وہاں ضلع ہزارہ کا صرف ایک لڑکا لیا گیا۔ کیا یہ رولز کے مطابق کیا گیا ہے یا کچھ پابندیاں تھیں کہ ایک سے زیادہ داخلہ نہیں ہوگا یا کہ کسی نے داخلے کی درخواست ہی نہیں کی ؟

وزیر صحت—اگر Merits کے مطابق ایک ہی داخل ہوا تو اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

ماسٹر خان گل—جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب حکومت نے فیصلہ کیا تھا تو وہ داخلہ میڈیکل کالج میں کب ہوا۔ دونوں تاریخیں اگر معلوم ہوجائیں تو پوزیشن واضح ہو جائیگی۔

Minister of Health: I have already said that I will be able to reply it on the next date.

مسٹر عبدالرازق خاں— جناب وزیر صحت سے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پالیسی کیا ہے کہ دیہاتوں سے اتنے اور شہروں سے اتنے لئے جائیں گے ؟

وزیر صحت — صاحب وہ تو یہ تھی جیسے کہ اور کالجوں میں عمل ہوا ہے کہ پچیس فیصدی Allocation ہوئی ہے اور ویسٹ پاکستان Basis پر ہر کالج کا ایریا بنا دیا گیا ہے۔ باقی ۷۵ فیصدی میں ۲۰ فیصدی دیہاتی ایریا کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے اور باقی مقامی طلبا کے لئے انکی قابلیت کے لحاظ سے داخلے کئے گئے ہیں۔

مسٹر حمزہ— جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جب یہ پالیسی بنائی گئی تھی تو اس سے قبل داخلے ہو چکے تھے۔ اور اس جواب سے پیدا شدہ ایک انتہائی Relevant سوال ماسٹر خان گل صاحب نے کیا کہ آپ تاریخ بتائیں تا کہ ہم جائزہ لے سکیں اور تسلی کر سکیں انکے پاس یہ اطلاع ہونی چاہئیے۔ انہیں یہ جواب اسی وقت دینا چاہئے۔

Minister of Health: I will be able to reply after making enquiries Sir.

مسٹر عبدا لرازق خاں — اگر جناب وزیر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ آپکی پالیسی کے اعلان کے بعد خیبر میڈیکل کالج نے جو داخلے کئے ھیں وہ محض گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف کئے ھیں تو کیا انکے خلاف آپ کوئی ایکشن لیں گے ؟

وزیر صحت — پالیسی کے اعلان کے متعلق یہ عرض ھے کہ اس کے بعد جب ھمارا لیٹر Despatch ھوا تھا اور جب وہ لیٹر انکو ملا اور اگر انہوں نے اسکو نہیں مانا تو لازمی طور پر ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: Sir, I want one clarification. Just now the Minister of Health has said that 50% allocation is made to local students. By local students does he mean those students who belong to the University or the colleges governed by it and who are asked to produce domicile certificates from those bodies, or those students who produce domicile certificates from that local area whether they belong to any other University?

Minister of Health: They have to produce domicile certificates that they belong to that area.

مسٹر عبدالرازق خاں — جناب والا۔ یہ لسٹ میز پر رکھی گئی ھے اس میں اربن ایریا کی نشستیں زیادہ ھیں اور رورل ایریا کی نشستیں بہت کم ھیں۔ کیا وزیر صحت ان کو ھدایت فرمائیں گے کہ آئندہ سال لڑکوں کو جو داخلہ ملے گا اس میں اس کمی کو پورا کریں ۔

وزیر صحت— جناب والا ۔ یہ پالیسی طے شدہ ھے۔ ۲۰ فیصدی نشستیں رورل ایریا کو جائیں گی ۔ پشاور کالج میں جب داخلہ کریں گے وہ بھی اسی پالیسی کے تحت کریں گے۔

HEALTH CENTRES IN THE RURAL AREAS OF WEST PAKISTAN

***4950. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that for every 50,000 population in rural areas of West Pakistan a health centre is proposed to be constructed during the next 5-Year Plan period; if so, (*i*) the number of rural health centres proposed for

Tehsil Sawabi (Mardan District) and (*ii*) whether any rural health centre is proposed to be constructed in Gadoon Area (merged area) of tehsil Sawabi?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (1) This is the aim but cannot be implemented in the next plan.

(2) Two.

(3) Nil.

خان اجون خان جدون —جناب والا ۔ فرمایا گیا ہے کہ دو رورل ہیلتھ سنٹر تحصیل صوابی میں اگلے ۵ سالہ منصوبہ میں ہیں ۔ کیا یہ ان دو کے علاوہ ہیں جو موجودہ ۵ سالہ منصوبہ میں رکھے گئے ہیں ؟

وزیر صحت—جی ہاں ۔

پیر علی شاہ —جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اگلے ۵ سالہ منصوبہ میں بنیں گے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اسکی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر صحت — جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ہمارا جو پلین تھا (میں اسکے متعلق پہلے بھی ہاؤس کو بتا چکا ہوں) وہ سیکنڈ پلین میں ۱۰۰ ہیلتھ سنٹر بنانے کا تھا ۔ ہیلتھ سنٹر بنانے کیلئے ہمارے پاس رقم ختم ہو گئی ہے ۔ باقی جو سنٹر ہیں ان کے بارے میں ہم پیسے کیلئے کوشش کر رہے ہیں ۔ اگر رقم مل جائے گی تو کام ہو جائے گا ۔

CO-OPERATIVE MECHANISED FARMING SOCIETY AT JASSAR IN SIALKOT DISTRICT

***5128. Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Co-operation, Labour and Social Welfare be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Cooperative Mechanised Farming Society has been formed for the cultivation of land in the Military enclave at Jassar in Sialkot District, if so, the area of land proposed to be cultivated on the basis of the said cooperative mechanised farming and the number of tube wells to be installed in the said area;

(*b*) whether the above said tube wells will operate by electricity or run by diesel engines;

(*c*) the estimated cost of the machinery of these tube-wells if they are to be run by diesel engines and the estimated cost of the machinery it they were electric driven;

(*d*) the annual running and maintenance for the above-mentioned two kinds of tube wells separately;

(*e*) the nearest source for the supply of electricity to the tube-wells;

(*f*) whether WAPDA has been approached for the supply of electricity for running the abovesaid tube-wells; if so the action by WAPDA, in this behalf?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan):

(*a*) To begin with 2,000 acres of land in the enclave is coming under the scheme. The number of tube-wells would be arranged on the basis of one tube-well for 150 to 200 acres of land.

(*b*) Installation of tube-wells in that area is not a very immediate necessity, and possibility of obtaining electricity is being explored.

(*c*) The estimates of actual cost are now being drawn up both for diesel engines and electricity.

(*d*) This information would be available after plans have been drawn.

(*e*) The nearest point of electricity is Ranger's Heaquarters, near the Jassar Bridge.

(*f*) This will be done after the initial survey has been completed.

چودھری محمد ابراھیم — جناب والا ۔ یہ کوآپریٹو میکنائزڈ فارمنگ سوسائٹی کس تاریخ کو رجسٹر ھوئی ھے ۔

وزیر امداد باھمی و محنت (سید احمد نواز شاہ گردیزی) — جناب والا ۔ اس کیلئے نیا نوٹس چاھئے ۔

خواجہ محمد صفدر — فائل آپ کے پاس ھے ۔

وزیر امداد باھمی و محنت — جو سوال کیا گیا تھا اس کا جواب دے دیا گیا ھے ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Before you allow these Co-operative Societies to function, do you care to see that they are not family societies,

because our experience in Sind is that all Co-operative Societies in the Ghulam Muhammad Barrage are more or less family societies?

وزیر امداد باھمی و محنت— جناب والا ۔ ھماری کوشش یہی ھوتی ھے کہ فیملی سوسائٹیز نہ بنیں ۔ اگر آپ ھمارے نوٹس میں ایسی چیز لے آئیں تو ھم ضرور ایکشن لیں گے ۔

Chaudhri Muhammad Ibrahim: Answer to part (c) is 'the estimates of actual cost are now being drawn up both for diesel engines and electricity.'

May I know when the estimates will be ready?

وزیر امداد باھمی و محنت— یہ سکیم ابھی نامکمل ھے ۔ میں نے کہا ھے کہ جس وقت اسٹیمیٹ تیار ھو گا اسکے بعد بجلی فراھم کی جائے گی ۔ اگر بجلی کی ضرورت ھوئی تو بجلی سے چلائیں گے ۔ اگر بجلی کی ضرورت نہ ھوئی تو ڈیزل انجنوں سے چلائیں گے ۔

چودھری محمد ابراھیم—جناب والا ۔ کتنا عرصہ لگے گا ۔

وزیر امداد باھمی و محنت—ھم جلدی کوشش کررھے ھیں ۔ تاریخ اس وقت کیسے بتا سکتے ھیں ۔ اسٹیمیٹ تو حالات کے مطابق ھوتا ھے ۔ یہ تو آپ کو بہتر معلوم ھونا چاھئے کہ وھاں حالات کس قسم کے ھیں ۔ بہر حال کافی مشکلات ھوتی ھیں ۔

چودھری محمد ابراھیم— جناب والا ۔ میں آپ سے تاریخ کا مطالبہ نہیں کر رھا ۔ میں یہ چاھتا ھوں کہ آپ مدت مقرر کر دیں ۔

وزیر امداد باھمی و محنت— جتنی جلدی ممکن ھو سکا ھم کریں گے ۔

EXPENDITURE INCURRED BY DISTRICT COUNCIL, HYDERABAD ON DEVELOPMENT SCHEMES

***5240. Syed Muhammad Hassan Shah**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the expenditure incurred by the District Council, Hyderabad on development schemes, in each Taluka of District Hyderabad, during the period

from 1960 to 1963 along with the amount of local cess realised in each of the said Talukas;

(*b*) whether it is a fact that lesser amount has been spent on development schemes in Taluka Tando Allayhar than that spent in other talukas despite the fact that the income derived from this taluka from local cess exceeds the income acrued to the District Council from any other taluka, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین)—جناب والا ۔ اس سوال کی انفرمیشن ابھی تک اکٹھی نہیں ہو سکی ۔ جواب اگلی مرتبہ دے دیا جائے گا ۔

CONTROL OF CHAIRMAN UNION COUNCIL OVER CO-OPERATIVE SOCIETIES IN DISTRICT THARPARKAR

***5246. Sardar Khalid Omer** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Co-operative Societies which supply Urea and Fertilizer to Zamindars are working under the control of Chairman of the Union Councils in Tharparkar District ;

(*b*) whether it is a fact that one such Co-operative Society is also working in Union Council Kharo, Taluka Umerkot;

(*c*) if answer to (*b*) be in the affirmative, whether it is a fact that the said Co-operative Society is not working under the control of the Chairman of the said Union Council; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) No. Service Co-operative Societies which supply urea and fertilizer to the zamindars residing in rural areas in the Tharparkar district are under the supervision of the Co-operative Department. These Societies are autonomous bodies and the Managing Committees of these Societies generally elect Chairman of Union Councils but in certain cases some other members as their Chairmen.

(*b*) Yes.

(*c*) In view of the position explained in part (*a*) above, the said Co-operative Society has elected its Chairman one of its members other than the Chairman of the Union Council.

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب سپیکر ۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیاں یونین کونسل کے چیئرمین کی بجائے اپنے ارکان میں سے

ایک کو اپنا چیئرمین منتخب کر سکتی ہیں ۔ میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ رول کے تحت ایسا کر سکتے ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر محمد خان جنیجو) جی ہاں ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور—جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ جس وقت وہ زمینداروں کو یوریا اور مصنوعی کھاد فراہم کرنے کیلئے چیئرمین بنا تھا اس وقت وہ یونین کونسل کا بھی چیئرمین تھا اور ممبر بھی تھا ۔ کیا اس نے چیئرمین شپ سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ—جناب والا ۔ یہ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ اس نے استعفیٰ دیا ہے ۔

I cannot say off hand.

SUM PAID BY TOWN COMMITTEE, TAL TO DEPARTMENT OF PUBLIC HEALTH FOR WATER-SUPPLY SCHEME

***5288. Master Khan Gul** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Town Committee, Tal paid a sum of Rs. 1,05,000.00 to the Department of Public Health (Engineering) during 1958 for a water supply scheme; if so, whether it is a fact that no work has so far been done on the said scheme;

(*b*) whether it is a fact that a sum of Rs, 30,000 out of the amount mentioned in (*a*) above were spent by the said Department on the repairs of roads in Tal;

(*c*) whether it is a fact that the remaining amount of Rs. 75,000.00 is still lying unutilised;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not refunding the said amount to the above said town committee?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) Yes.

(b) Yes. The amount in question was spent on the construction of new roads and not on repairs.

(c) Yes.

(d) The Town Committee is endeavouring for the refund of the remaining amount from the Executive Engineer Public Health Engineering Department, Peshawar.

ماسٹر خان گل—جناب والا ۔ اب ہم توقع رکھیں کہ پانچ سال کے بعد رقم واپس ہو جائے گی ۔

Minister of Basic Domocracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) : It is a fact that this amount is lying with the Department of Public Health (Engineering) and I have instructed them that since the Committee would like to have the funds back it should be refunded to them immediately.

خان اجون خان جدون—جناب وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ کیا وہ روپیہ لے کر رہیں گے ۔

Minister of Basic Democracies and Local Government: That is what I have said. I have already instructed them.

TERMINATION OF SERVICES OF MR. NATHU MAL, SECRETARY UNION COMMITTEE THATTA

***5290. Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the services of Mr. Nathu Mal, Secretary Union Committee, Thatta were terminated by the Deputy Commissioner, Thatta for the reasons that he did not belong to the Thatta district;

(*b*) whether it is also a fact that Mr. Nathu Mal appealed against the orders of the above said Deputy Commissioner, to the Director Basic Democrac on 12th August 1963;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether there is any provision in the rules that a person belonging to one district cannot be appointed in an other district; and if not, reasons for the termination of the services of Mr. Nathu Mal on this ground and whether Government intends to take action for the reinstatement of the official ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Yes.

(b) Yes. But the Commissioner and not the Director, Basic Democracies is the appellate authority against the orders of the Deputy Commissioner passed in respect of the employees of Union Councils/Committees.

(c) The Deputy Commissioner has in this case, acted in accordance with the general Government instructions issued by the Services and General Administration Department according to which recruitment to subordinate services is to be confined to the area to which the cadre pertains. However, in the rules governing the appointment of Secretaries to Union Committees there is no such restriction. Government would further examine this case and would take action according to the rules and instructions and also on merit.

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی—جناب والا - وزیر صحت اپنے جواب میں تسلیم کرتے ہیں کہ یونین کمیٹیوں کی صورت میں یہ درست نہیں ہے کہ دوسرے ضلعوں کے لوگوں کو ملازم نہ رکھا جائے - اگر یہی حالت ہے تو پھر یہ consideration کا سوال کیوں پیدا ہوا - آپ اسے admit کیوں نہیں کر لیتے کہ اسے reinstate کر دیا جائیگا -

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, normally this is always a practice that for the appointment of Secretaries to the Union Councils and Union Committees preference should be given to the local residents. In this particular case a person who is not the resident of the District has been appointed and later on discharged from the service. However, I have called for the papers and necessary orders will be issued in due course of time.

SHIFTING OF SUB-HEALTH CENTRE FROM VILLAGE KAMAS TO VILLAGE SULTANKE

***5291. Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sub-health centre was set up in village Kamas in tehsil Lahore in the month of September, 1963;

(*b*) whether it is a fact that an order for the shifting of the above said health centre from the above said village to village Sultanke was passed on 6th November 1963;

(*c*) whether it is a fact that the residents of village Kamas got a temporary injunction from the court of Kazi Muhammad Dastagir, Civil Judge Lahore, on 7th November 1963 against the above said order;

(*d*) whether it is a fact that the said centre has been shifted to Sultanke;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons therefor, and whether Government intend to shift back the above said health centre to its original place?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes (b) Yes.

(c) Yes.

(d) Yes.

(e) The Sub-Centre was approved for location at village Sultanke only. It was located at Kamas by the then District Health Officer, Lahore on his own initiative and responsibility and without necessary approval from the Government. As soon as the Government became aware of this wrongful location, orders for its shifting to the original location were issued and shifting affected. The Government do not intend to shift back the Centre to village Kamas unless the District Council passes a Resolution to that effect.

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ میں جناب وزیر متعلقہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا District Health Officer کو یہ اختیار ہے کہ وہ گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر کسی Health Centre کو قائم کرنے کے احکامات دیدے ؟

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, we have already admitted that the District Health Officer took the decision at his own accord. Unfortunately the said Officer is not in this country—he is in the United States. I may assure Mr. Hamza that we will take action why he took the decision at his own accord.

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ کیا جناب وزیر صحت کو معلوم ہے کہ اس موضع کے باشندوں نے Health Centre کے لئے بلا معاوضہ زمین دینے کے علاوہ چندہ اکٹھا کرکے بلڈنگ تعمیر کی اور دوائیاں مہیا کیں ۔ اب وہ خود ہی خیال فرمائیں کہ اس میں ان کا کیا قصور تھا ؟

Minister of Health : I will give the background of this. Actually when the Health Centre was shifted by the District Health Officer to Kamas representations were received from the residents of Sultanke saying that originally it was sanctioned for that place and what are the reasons that it has been shifted to Kamas. I called for the papers and decided that it was actually the right of the residents of Sultanke for whom it was established.

OPENING OF A NEW HEALTH CENTRE IN TEHSIL KAHUTA, DISTRICT RAWALPINDI

***5295. Raja Ghulam Sarwar :** Will the Minister of Health be pleased to state whether Government intends to open a new health centre in Tehsil Kahuta, District Rawalpindi if so, the steps, taken in this behalf?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Not in the 2nd Plan so far as the 1st part of the question is concerned. As regards the second part of the question, no steps are necessary.

راجہ غلام سرور—جناب والا ۔ کیا میں وزیر متعلقہ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ جب ہمارا ضلع راولپنڈی پشاور ریجن کے ساتھ تھا تو ڈائرکٹر ہیلتھ مسٹر ملک نے تحصیل کہوٹہ میں ہیلتھ سنٹر کیلئے جو سکیم بنائی تھی اسے منسوخ کیوں کیا گیا ہے ؟

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, so far as the plan is concerned we did not have any such proposal but after receiving this question we have passed on the papers to the Director of Health and we are trying that it should be put in the 3rd Five Year Plan if it is so recommended by the Director.

راجہ غلام سرور—جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک سابقہ سکیم کے مطابق ہمارے ضلع کیلئے ۴ ہیلتھ سنٹر منظور کئے گئے تھے اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر تحصیل میں ایک ایک ہیلتھ سنٹر قائم کیا جائیگا ۔ چنانچہ تحصیل کہوٹہ کیلئے سنٹر رکھا گیا تھا جسے آج تک نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ کیا وزیر صحت اس بے انصافی کی طرف توجہ فرمائینگے ۔

وزیر صحت—جی ہاں ۔ ضرور ۔

CIVIL HOSPITAL GUJARKHAN

***5298. Raja Ghulam Sarwar :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that the District Council, Rawalpindi has recommended to Government to take over the Civil Hospital Gujarkhan; if so, the approximate date by which Government intends to take action in this behalf?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The matter was discussed in the District Council, Rawalpindi's meeting on 2nd December 1963. The District Council, however, has not agreed to all the conditions necessary for provincialization. The Lahore Health Directorate will send the provincialization of Gujar Khan hospital to Government after the District Council has agreed to these conditions.

راجہ غلام سرور—جناب والا ۔ جناب وزیر صحت کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مقصد کیلئے ڈسٹرکٹ کونسل نے ۲۲ ہزار روپے سالانہ دینا منظور کر دئے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہاں جو بلڈنگ ہے وہ بھی صحیح و سالم ہے ۔ تو اب اسے منتقل کرنے میں کیا دقت ہے۔ اور یہ ڈسٹرکٹ کونسل کی منظور شدہ رقم کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صحت (مسٹر محمد خاں جنیجو)—جناب والا ۔ جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ وہ ۲۲ ہزار روپے دے رہے ہیں ۔ میں ان سے درخواست کرونگا کہ وہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں ۔ میں ان کے ساتھ further details discuss کرکے کوشش کرونگا کہ یہ کام جلد ہو جائے ۔

راجہ غلام سرور— شکریہ جناب ۔

SCARCITY OF DRINKING WATER IN VILLAGE MATORE, DISTRICT RAWALPINDI

***5300. Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that there is a severe scarcity of drinking water in village Matore, District Rawalpindi, if so, whether Government have any scheme to provide drinking water facilities to the people of the said village?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. Investigations have been conducted by the Public Health Engineering Department for the provision of water supply in village Matore and as a result a water supply scheme for the said village has been prepared which is estimated to cost Rs. 5,50,250/-. The scheme is at present under the consideration of the Divisional Council, Rawalpindi.

راجہ غلام سرور—جناب والا ۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کرونگا کہ میرے پاس اس سوال کا جواب ابھی تک نہیں پہنچا ۔

اس کے بعد گذارش یہ ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ایک پرانی سکیم ہے کیا حکومت وہاں کے لوگوں کی پسماندگی کے پیش نظر خاص مہربانی کر کے گرد و نواح کے علاقے کیلئے ایک چھوٹے سے Dam کی تجویز پر غور کر سکتی ہے ؟

وزیر صحت (مسٹر محمد خاں جنیجو) - جناب والا - جہانتک Rural Works پروگرام کا تعلق ہے۔ ان سکیموں کیلئے یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو پورا اختیار ہے۔ وہ جس سکیم کو ضروری سمجھیں بنا سکتے ہیں ان پر کوئی restriction نہیں ہے۔

راجہ غلام سرور—جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ شور کے پانی کی تکلیف ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل کی طاقت سے باہر ہے۔ اس پر جناب وزیر اور حکومت کی خاص توجہ کی ضرورت ہے تاکہ وہاں کے عوام اس پانی سے مستفید ہو سکیں۔

وزیر صحت—جناب والا - معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ اس سکیم کو ڈسٹرکٹ کونسل مکمل نہیں کر سکتی - تو اب چونکہ وہ یہ معاملہ میرے نوٹس میں لائے ہیں - اس لئے میں اس کے متعلق ڈسٹرکٹ کونسل سے comments منگوا لونگا - اس کے بعد ہم کوشش کرینگے کہ اس سلسلے میں جو بھی ممکن ہو کریں -

راجہ غلام سرور—جناب - آپ کا شکریہ -

INCREASE IN THE QUOTA OF MEDICINE FOR CIVIL DISPENSARY IN CHAUBURJI GARDENS ESTATE MULTAN ROAD, LAHORE

***5323. Allama Rahmat Ullah Arshad** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Civil Dispensary in Chauburji Gardens Estate, Multan Road, Lahore, is meant only for the residents of the said Estate ;

(*b*) whether it is a fact that resident of adjoining localities also visit the said Dispensary resulting in great rush ;

(*c*) whether it is a fact that quota of medicines fixed for both Male and Female Wards of the said dispensary is quite inadequate to meet the requirements of the said Dispensary and particularly the female patients have to do without any medicines ;

(*d*) whether it is a fact that medicines supplied to the patients in the said dispensary are not of good quality ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the quota of medicines for the said dispensary ; if so, when, if not, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) No.

(*e*) Does not arise.

GRANT GIVEN TO B. V. HOSPITAL, BAHAWALPUR

***5362. Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the annual grant given to the B. V. Hospital, Bahawalpur for the purchase of medicines immediately before integration ;

(*b*) the year-wise grant given to the above said Hospital since integration;

(*c*) whether it is a fact that said grant has been reduced during the current financial year; if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(*a*) The annual grant given to B. V. Hospital, Bahawalpur, for purchase of medicines during the year 1954-55 was Rs. 1,53,000.

(*b*) The year-wise grant given to B. V. Hospital Bahawalpur, since Intergration was as under ;—

1955-56.....Rs. 2,24,000

1956-57.....Rs. 2,72,000

1957-58.....Rs. 3,05,000

1958-59.....Rs. 2,01,000

1959-60.....Rs. 1,23,000

1960-61.....Rs. 2,81,000

1961-62.....Rs. 3,12,000

1962-63.....Rs. 3,62,000

1963-64.....Rs. 3,39,000

(*c*) The said Grant has been reduced by 10% "on contingencies" as a general policy of the West Pakistan Government.

POSTING OF LADY DOCTOR AT TEHSIL HEADQUARTER DISPENSARY AT HASILPUR

***5365. Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no Lady Doctor is posted at the Tehsil Headquarter Dispensary as Hasilpur ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative whether Government intend to post a Lady Doctor in the abovesaid dispensary ; if so, when?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) No Lady Doctor is posted at Hasilpur dispensary due to the weak financial position of Town Committee, Hasilpur.

(*b*) Government proposes to up-grade and provincialize this dispensary in the year 1964-65. When the dispensary is up-graded a Lady Doctor will be appointed.

OPENING OF HEALTH CENTRES IN HASILPUR TEHSIL OF BAHAWALPUR DISTRICT

***5367. Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi** : Will the Minister of Health be pleased to state whether Government intend to open Health Centres in Hasilpur Tehsil of Bahawalpur District, if so, when and where ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. A Rural Health Centre has already been sanctioned for construction at a cost of

Rs. 3.2 lacs at Khairpur Tamewali in Hasilpur Tehsil of Bahawalpur District. A sum of Rs. 1 lac has been provided in the current financial year for this construction. The balance will be provided during the next financial year.

PROVIDING OF DISPENSARY FOR VILLAGES LYING BETWEEN NULLAHS BASANTAR AND BUDHI IN NAROWAL TEHSIL OF SIALKOT DISTRICT

*5386. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the number of villages lying between the nullahs Basantar and Budhi in Narowal Tehsil of Sialkot District along with their population ;

(*b*) whether it is a fact that during flood season, the area mentioned in (*a*) above remains cut off from the tehsil Headquarters for days together ;

(*c*) whether there is any arrangement for providing medical relief to the people of the above said area during periods when Railway service remains suspended due to floods and no other means of communication is available for reaching Narowal Civil Hospital ;

(*d*) whether Government have under consideration any proposal to open a dispensary at Jassar to serve the above said area, if so, the time by which the said dispensary is likely to be opened and if no such proposal is under consideration, whether Government intend to take steps to provide a dispensary for the above said area before the next flood season ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Five villages. Names and population is as below :—

Villages	*Population.*
Kanjrur	3344
Quaimpur	700
Jassar	2404
Fassipur	380
Kotli Bajawa	291

(*b*) Yes.

(*c*) During flood season a temporary dispensary functions at Jassar which caters to the medical needs of the people of the above said area.

(*d*) The District Council, Sialkot has approved the opening of a Rural Dispensary at Jassar. It is hoped that this dispensary will be opened before the next flood season.

UNANI AND ALLOPATHIC HOSPITALS RUN BY LAHORE CORPORATION

*5403. **Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of Unani and Allopathic Hospital, being run by the Lahore Corporation ;

(*b*) the average daily number of patients receiving treatment in the said Unani and Allopathic Hospitals separately ;

(*c*) the average expenditure on treatment of a patient (*i*) the Unani and (*ii*)*Allopathic, Hospitals of the Lahore Corporation ;

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) :

	Unani	Allopathic
(*a*)	7	46
(*b*)	19·25 per day	19·00 per day.
(*c*)	00·2 paisas	0·228 paisas.

میاں محمد یاسین خاں وٹو— جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے وزیر متعلقہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو facts یہاں بیان فرمائے ہیں ۔ اس کے مطابق تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عوام میں یونانی ہسپتال یا یونانی علاج زیادہ ہر دلعزیز ہے ۔ اور یہ بھی یقین کرنا چاہئیے کہ یہ سستا بھی ہے ۔ تو کیا وہ اس بارے میں غور فرمائینگے کہ ملک میں مزید یونانی ہسپتال کھولے جائیں ۔

وزیر صحت— (مسٹر محمد خاں جنیجو) مجھے یاد ہے کہ یہ مسئلہ ہمارےاس ایوان میں بھی زیر بحث آیا تھا ۔ اور اس سلسلے میں پچھلے اجلاس میں ایک بل بھی پیش کیا گیا تھا ۔ جو منظور نہیں ہو سکا ۔ آج صبح یہاں آنے سے پہلے میں نے کوشش بھی کی ہے کہ اس کی ایک نقل اپنے ساتھ لے آؤں مگر مجھے دستیاب نہیں ہو سکی ۔ لیکن آپکو علم ہے کہ اسے اس ایوان نے نامنظور کر دیا تھا ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask what treatment you can give at the rate of two paisas per day per patient ?

Minister of Health : Twenty two paisas.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : For Unani, it is two paisas.

Minister of Health : Twenty two paisas.

DENTAL HOSPITAL, LAHORE

***5415. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of X-Ray plants installed in Dental Hospital, Lahore ;

(*b*) the period during which the above mentioned X-Ray plants remained out of order and the period for which Dental X-Ray film remained out of stock in the above said Hospital during the last three years ;

(*c*) the period for which the tooth filling substance and the wires used for jaw stitching remained out of stock in the above said Hospital during the last three years ;

(*d*) the yearly salary of Professor of Operator Surgery of the Dental College, Lahore alongwith the number of operations performed by the said Professor since 1954 ;

(*e*) whether it is a fact that the Superintendent and Principal of Dental College, Lahore had a heart attack in 1953 with the result that he cannot now perform his duties properly ;

(*f*) whether Government intend to enquire into above facts and take necessary action, if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Three.

(*b*) The reply to the first part is that one of the three X-Ray Plants, is out of order since January, 1961. The reply to the second part is that X-Ray Films remained out of stock from 19-6-1963 to 13-8-1963.

(*c*) Never.

(*d*) There is no Professor of Operative Surgery. The question of operations performed by him does not arise.

(*e*) No.

(*f*) Does not arise.

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب وزیر صحت صاحب نے میرے ایک Short Notice Question کے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ وہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے متعلق انکوائری کر کے اس معزز ایوان کو آگاہ کرینگے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے متعلق کوئی کارروائی کی گئی ہے۔

وزیر صحت (مسٹر محمد خاں جنیجو)— میں نے انکوائری کے آرڈر کئے ہیں لیکن ابھی تک اس انکوائری کی رپورٹ میرے پاس نہیں پہنچی - پہنچنے پر جواب دیدونگا۔

D. C. HIGH SCHOOL, SARAI ALAMGIR

***5417. Chaudhri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the class-wise number of students in the D. C. High School, Sarai Alamgir alongwith the number of sections of each class and total strength of teachers therein ;

(*b*) whether the number of students in each section of each class in the said School is the same as prescribed by Education Department, if not, reasons for not increasing the number of sections ;

(*c*) whether it is a fact that the present number of teachers in the said School is not proportionate to the number of students ; if so, (*i*) reasons for not providing more teachers in the said School ; (*ii*) the time by which more teachers will be added to the existing staff, (*iii*) the authority responsible for the loss suffered by students due to the said deficiency and (*iv*) the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Sir the information asked is given blow... .....

Ch. Gul Nawaz: List is very long.

میاں معراج دین—ہاں جی یہ لمبی لسٹ ہے۔

Mr. Speaker : Place it on the table.*

---

*Please see Appendix 'B' at the end.

چودھری گل نواز—جناب والا ۔ مجھے جواب نہیں ملا ۔

مسٹر سپیکر— انہوں نے فرمایا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے متعلق سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے ۔

and I think this should not be repeated in future.

Minister of Basic Democracies : No Sir, it will not be, Insha Allah.

RE-IMBURSEMENT OF THE AMOUNT SPENT BY GOVERNMENT SERVANTS ON THEIR TREATMENT BASED ON UNANI SYSTEM OF MEDICINE

***5432. Malik Sarfraz Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government Servants are entitled to re-imbursement of the amount spent by them on the purchase of medicines prescribed under the Allopathic system of medicine by medical officers authorised in this behalf ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the reasons for not allowing re-imbursement of the amount spent by Government servants on their treatment based on Unani System of medicine and whether Government intend to allow re-imbursement in the latter case also ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Yes.

(*b*) Unani system of medicine has not been recognised by Government.

UTILIZATION OF THE SERVICES OF TABIBS

***5433. Malik Sarfraz Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state whether the Government intend to utilise the services of Tabibs to provide more medical facilities to the people in the Province ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No.

UNANI SYSTEM OF MEDICINE

***5434. Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that medical facilities in the province in general and in the rural areas in particular ; are quite inadequate ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that the services of Unani Tabibs are being utilised in China, Burma, Ceylon and India to provide more medical facilities to the people in the said countries ;

(*c*) whether it is a fact that the Unani System of medicine is cheaper than the allopathic system ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) be in affirmative, whether Government intend to patronise the said system in the Province ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) No.

(*b*) Government, is not aware. Central Government is being asked to verify.

(*c*) No assessment has been made.

(*d*) Does not arise.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : In answer to part (*a*) it is a said 'No.' Does the Minister think that the medical facilities are adequate ?

Minister of Health : They are definitely adequate, Sir.

CONSTRUCTION OF A HEALTH CENTRE AT MANDI HIRA SINGH, TEHSIL DEPALPUR

***5439. Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that sanction for the construction of a Health Centre at Mandi Hira Singh, Tehsil Depalpur was accorded in 1961-62 ;

(*b*) whether it is a fact that the said Health Centre has not yet been constructed ;

(*c*) whether it is also a fact that a resident of Mandi Hira Singh had given 5 acres of valuable land as donation to the Department concerned for the purpose ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not constructing the Health Centre and the date by which it is likely to be constructed ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The total plan allocation for 150 Rural Health Centres was found in actual use to be enough for 70 Rural Health Centres only. The remaining 80 Rural Health Centres of the Second Plan, inclusive of the Rural Health Centre at Mandi Hira Singh, will now be established in the Third Plan but depending upon the availability of the resources for this programme.

میاں محمد یاسین خاں وٹو—جناب والا۔ میرے سوال کے جزو (الف) کا جواب 'No' دیا گیا ہے۔ کیا یہ 'No' ۱۹۶۱-۶۲ء کے لئے ہے۔ یا مستقبل طور پر 'No' ہے۔ اسکے لئے منظوری ہی نہیں دی گئی ہے۔

وزیر صحت— آپ اپنے سوال کو دیکھیں۔

"(a) whether it is a fact that sanction for the construction of a Health Centre at Mandi Hira Singh, Tehsil Depalpur was accorded in 1961-62".

تو ۱۹۶۱-۶۲ء میں نہیں ہوا۔

میاں محمد یاسین خاں وٹو—میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہیلتھ سنٹر کس وقت منظور ہوا ہے۔

Minister of Health : It was programmed for 1962-63.

یہ پروگرام ۱۹۶۱-۶۲ء میں رکھا گیا تھا۔ لیکن ۱۹۶۲-۶۳ء میں نہیں رکھا گیا۔

میاں محمد یاسین خاں وٹو— کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ جیسا اس سے پیشتر ہدایات فرما چکے ہیں کہ جوابات اس قسم کے دیئے جائیں کہ آن میں ابہام نہ ہو۔ اور اس سوال کا بھی غیر مبہم جواب دیا جاتا۔

Mr. Speaker : Yes, the answer should be complete.

میاں محمد یاسین خاں وٹو—تو کیا میں وزیر صاحب کے جواب

سے یہ سمجھوں کہ منڈی ہیرا سنگھ کے لئے کبھی ہیلتھ سنٹر منظور ہی نہیں کیا گیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو جہانتک میری اطلاع کا تعلق ہے، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب کی اطلاع درست نہیں ہے۔ وہاں اسکے لئے سروے بھی ہوا تھا ۔ افسران متعلقہ بھی وہاں گئے تھے ۔ اور اس بارے میں وہاں intimation بھی بھیجی گئی تھی ۔ اور اسکے لئے لوگوں نے زمین بھی دی تھی ۔ جیسا کہ جواب سے بھی ظاہر ہے کہ زمین بھی دی گئی ہے تو جب یہ ہیلتھ سنٹر منظور ہی نہیں ہوا تھا ۔ تو پھر زمین لینے کی کیا ضرورت تھی ۔

وزیر صحت—میں عرض کرونگا کہ اس سکیم کو ۶۲-۱۹۶۱ء میں رکھا گیا تھا ۔ اس لئے ہم نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ مقامی طور پر اسکا انتظام کریں ۔ لیکن چونکہ بعد میں funds ختم ہو گئے تھے ، اس لئے اس پر کام شروع نہیں ہوا ۔

CIVIL HOSPITAL AT PASRUR

***5454. Mr. Hamza** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Civil Hospital, Pasrur, is run by the local Town Committee, if so, the amount allocated by the said Town Committee, for the supply of medicines to the said Hospital during the last financial year;

(*b*) whether the amount allocated by the said Town Committee is adequate to meet the needs of the inhabitants of the said town and ilaqa: if not, the steps Government intend to take in this behalf ;

(*c*) whether Government intend to Provincialise the said Hospital, if so, when ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) :

(a) Yes. It is a fact that Pasrur Hospital is run by the Town Committee, Pasrur, and that the amount allocated for the supply of medicines during the last financial year ending 30-6-1963, was Rs. 3000.00.

(b) The fact is that the allotment referred to above when compared proportionately with the highly increased number of patients from the rural area treated in the said hospital is inadequate. In order to

meet the increased demand, Government is considering the proposal to provincialize the said hospital.

(c) Yes. The matter to provincialize the hospital is under the active consideration of Government.

RETRENCHMENT OF TEN ATTENDANTS BY ADMINISTRATION, MENTAL HOSPITAL, LAHORE

*5455. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that ten Attendants were retrenched by the Administrator, Mental Hospital, Lahore, during the month of October, 1963; if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that the said Administrator recruited five new Attendants after the said retrenchment but none of the retrenched employees were taken back, if so, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that the Government Hospital Employees Union, has been pressing for the re-instatement of the retrenched employees;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken on the representations made by the said Union?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(a) Yes. The practice prevalent in Government Mental Hospital, Lahore is that a number of temporary Attendants are employed depending upon number of in-patients in the hospital which is fluctuating from time to time. Whenever there is a fall in the number of in-patients some temporary Attendants are retrenched.

(b) Yes. The retrenched attendants were not re-employed as their work was not found satisfactory by the Hospital authorities and their appeal was also rejected by the Director, Health Services, Lahore Region. The five new Attendants recruited are on purely temporary basis and are liable to be retrenched as soon as the number of in-patients in the hospital decreases.

(c) None of the employees of this hospital is the member of the Union as Government servant cannot form a union or become its member.

(d) In view of the unsatisfactory work of these ten attendants, Government do not intend to take any action for their re-employment in the Government Mental Hospital, Lahore.

مسٹر حمزہ—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے میرے سوال کے جزو (C) کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ گورنمنٹ ملازمین یونین نہیں بنا سکتے ۔ اگر میں آپکے سامنے یہ ثبوت مہیا کروں کہ ان اہلکاروں نے یونین Form کی ہے تو آپ اہلکاروں کے خلاف جنہوں نے آپکو یہ جواب فراہم کیا ہے، کیا ایکشن لینگے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—جو معلومات ہمیں فراہم کی گئی ہیں، وہ درست ہیں اور میں حیران ہوں کہ حمزہ صاحب کو Mental Hospital کے بارے میں محکمہ متعلقہ سے زیادہ معلومات کس طرح فراہم ہوئی ہیں ۔

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary has not replied to the member's supplementary question. He has asked whether the Government would take action if he gave necessary information?

Parliamentary Secretary : Yes, Sir.

Minister of Health : We will definitely take action.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے میرے سوال کے جزو (الف) کے جواب میں فرمایا ہے کہ ۱۰ Attendants کو محض اسلئے Retrench کیا تھا کہ اسوقت مریضوں کی تعداد کم تھی لیکن حصہ (بی) میں کہا گیا ہے کہ افسران انکی کار کردگی سے مطمئن نہیں تھے ان دونوں جوابات میں کونسا صحیح ہے ۔ کیونکہ یہ جوابات متضاد ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے صاف نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ انہیں دیدہ و دانستہ یونین میں Active پارٹ لینے کیوجہ سے ملازمت سے الگ کیا گیا ہے ۔

وزیر صحت—(مسٹر محمد خاں جنیجو)—۱۰ اکتوبر کو ۷۴ Patients Discharge ہوئے اور ۱۱ اکتوبر کو ہمنے ۶ Attendants کی سروسز Terminate کیں ۔ اب یہ پریکٹس ہے کہ ۱۰ مریضوں پر ایک Attendant ہوتا ہے جو سپروائیزر ہوتا ہے ۔ اسکے بعد ۱۳ اکتوبر کو میو ہسپتال میں دو Patients تھے انکے اوپر ہمنے تین Attendants رکھ دئے تھے اسلئے کہ وہ Serious تھے انکے اوپر آٹھ آٹھ گھنٹے ڈیوٹی دینا پڑتی تھی جب وہ ڈسچارج

ہوئے تو ہمنے ان Attendants کو بھی نکال دیا ۔ چونکہ انکی اب ضرورت نہیں اسلئے ہمنے انکو نکال دیا ۔ جہاں تک رکھنے کا سوال ہے تو Suitable Hands رکھے گئے ۔ ان لوگوں نے اس آرڈر کے خلاف اپیل کی تو ڈائرکٹر ہیلتھ نے یہ فیصلہ کیا کہ جو اب رکھے گئے ہیں وہ ان سے زیادہ موزوں ہیں ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ تمام محکمہ جات میں یہ طریقہ کار مقرر ہے کہ جب کسی محکمہ سے اہلکاروں کو Retrench کیا جاتا ہے تو جب اس محکمہ میں تھوڑے عرصہ کے بعد اہلکاروں کو ملازمت میں لینا ہو تو لازمی طور پر سابق اہلکاروں کو ترجیح دی جاتی ہے تو انکو کیوں نہیں دی گئی ۔

Minister of Health : I have explained the position that the persons who have been appointed were more suitable.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : There appears to be some confusion with regard to this question. I would like to know from the Minister whether these posts were retrenched or these five or ten attendants were removed for inefficiency?

Minister of Health : It is a retrenchment.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ وزیر صاحب یہ بتائیں کہ آیا یہ عا طریقہ کار نہیں کہ تجربہ کار اہلکار جنکو Retrench کیا گیا ہو جب نئی جگہ پیدا ہوتی ہیں تو ان ہی کو بھرتی کیا جاتا ہے ۔ اس سے کیا یہ صاف نتیجہ اخذ نہیں ہوتا کہ ان اہلکاروں کو محض اسوجہ سے Shunt out کیا گیا کہ وہ یونین کے کام میں دلچسپی لیتے تھے اور اس بنا پر ایڈمنسٹریشن ان سے ناراض تھی اور اسی لئے انہیں دوبارہ نہیں لیا گیا ۔

Mr. Speaker : This is no supplementary.

REPAIRING OF BRIDGES AND CULVERTS ON KHUNDA LADEKEY TO HATCHAR ROAD, TEHSIL SHAHDARA, DISTRICT SHEIKHUPURA

***5456. Chaudhri Saif Ullah Khan Tarar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to part (*e*) of Starred

Question No. 2642 given on the floor of House on 13th April, 1963 and state the number of bridges and culverts on Khunda Ladekey to Hatchar Road, Tehsil Shahdara, District Sheikhupura repaired so far?

Parliamentary Secretary : (Mian Mehraj-ud-Din) :

One bridge and 14 culverts have so far been repaired on Khunda Ladekey to Hatchar Road, Tehsil Ferozwala (Shahdara), District Sheikhupura.

سردار محمد رمضان خاں دریشک—پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں سب سے پہلے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اسنے میرے اور حبیب اللہ صاحب کی تحریکوں کو قبول فرماتے ہوئے کتاب ''اثمار شیریں'' کو ضبط فرما لیا ہے اسکے ساتھ میں یہ گذارش کروں گا ملزموں کو سزائیں بھی دی جانی چاہئیں جو پھانسی سے کم نہ ہوں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order but a submission.

میر حاجی محمد بخش تالپور—جناب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرے Unstarred کوئسچین ہیں کیا انکے لئے Fresh نوٹس دیدیں ہم جواب دےدیں گے۔

وزیر صحت—(مسٹر محمد خاں جنیجو)—جنکا جواب نہیں دیا گیا وہ Next Turn پر دیدئے جائیں گے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, today again we could not put supplementaries to our questions and could not get replies thereto.

Mr. Speaker : I am helpless. This House is governed by specific rules. Unless you amend those rules I can't do anything.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I want to submit that the Assembly Secretariat could very well work-out from the average of one month as to how many questions could come up for one day and, accordingly, they should put only that number of questions in the list which could be taken up. Yesterday, I pointed out that hardly fifty percent of the questions came up.....

Mr. Speaker : Mr. Soomro, that is not possible. The questions, notices of which are received by the Assembly Secretariat, have to be included in the list.

Mr. Ahmed Mian Soomro : But only that number of questions should be included in the list which could be taken up.

Mr. Speaker : Is there any such rules ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Of course, there is no rule.

Mr. Speaker : Then, naturally, all the questions will be included in the list.

میاں محمد یاسین خاں وٹو — مجھے میرے شارٹ نوٹس کوئسچین
نمبر ۵۰۹۸ کا نہ تو تحریری جواب ابھی تک دیا گیا ہے اور نہ ہی ایوان میں
اسکا جواب دیا گیا ہے تو کیا یہ سوال آئندہ لیا جائے گا ؟

Mr. Speaker : I think the Minister has already clarified the position about the Department of Basic Democracies.

Will the Minister reply to the Starred Question of Mr. Wattoo on the next date.

Minister of Basic Democracies : Yes, Sir. We will reply on the next date.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

MODIFICATION IN UNIFORMS FOR NURSES, SISTERS AND LADY HEALTH VISITORS OF THE PROVINCE

***5558. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain uniforms are prescribed for Nurses, Sisters and Lady Health Visitors in all Hospitals of the Province ;

(*b*) whether it is a fact that the said uniforms are prescribed during British regime ;

(*c*) whether it is a fact that said uniforms are absolutely incompatible with our Islamic norms ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of getting the form and pattern of above said uniforms modified according to our norms and beliefs as Muslims ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Yes.

(*b*) Yes. However since Independence the uniform has been changed and shalwars are worn by practically all Muslim Nurses. Non-Muslims are, however, permitted to wear the old uniform if they so desire, but, the majority of them also prefer shalwars.

(*c*) This is a matter of opinion. The new uniform is not incompatible with Islamic norms.

(*d*) Does not arise.

مولانا غلام غوث— کیا نرس کے رکھنے کا آپ انتظام کریں گے؟
(قہقہے)

مسٹر سپیکر— آپکے اس سپلیمنٹری سوال کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔
یہ تو یونیفارم کے متعلق ہے۔

BABU FAZAL AHMED CLERK, B. V. HOSPITAL, BAHAWALPUR

*5577. **Allama Rehmat Ullah Arshad** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the date of retirement of Babu Fazal Ahmed, Head Clerk, B. V. Hospital, Bahawalpur alongwith the date on which he started receiving his pension ;

(*b*) whether he is getting his full pension at present ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Babu Fazal Ahmed, Head Clerk, B. V. Hospital, Bahawalpur retired from service on the 20th May, 1954. He started getting anticipatory pension at Rs. 29.38 from the 20th May, 1954 at the rate of 50% of the actual pension as ordered by the defunct Director Health Services, West Pakistan.

(*b*) No. Babu Fazal Ahmed has committed the following irregularities as pointed out by the Audit :—

1.	Difference of total on 19-5-1954 in the cash book	Rs. 162-7-0
2.	Contingent bill not accounted for on 23-10-53 in the Cash book.	Rs. 60-15-0

3.	Payment to Asian Insurance Co., on 2-3-1955 not accounted for in the cash book.	Rs. 325-0-0
4.	Double payment to Miss Hanifan on 15th November, 1953.	Rs. 93-7-0
5.	Revenue stamp, not affixed on	Rs. 54-2-0
6.	On account of cost of 5 locks.	Rs. 15-0-0
7.	Excess payment to inferior staff.	Rs. 35-11-0
8.	Not accounted for in the cash book.	Rs. 5-0-0
9.	Excess booking.	Rs. 1-4-0
10.	Contingent bill for 7/53 not accounted for in the cash book.	Rs. 13-8-0
11.	Advance to Karim Bux on 16-3-1952.	Rs. 7-0-0
12.	Purchase of store.	Rs. 10-0-0
13.	Miscellaneous advances shown in the Audit note 1952-53.	Rs. 474-11-0
14.	Excess payment to M/s Ali Bhoy.	Rs. 15-0-0
15.	Store worth Rs. 55/4/-were purchased but not entered in the stock register.	Rs. 55-4-0
16.	Advance for Eye Camp.	Rs. 1,129-6-3
17.	Purchase of petrol.	Rs. 46-11-0
18.	Ambulance charges not accounted for in the cash book.	Rs. 143-12-0
19.	Breakages charges not accounted for.	Rs. 25-0-0
20.	Excess payment to inferiors not paid.	Rs. 3-1-0
21.	Sinojia Delax Co. Sialkot.	Rs. 3,008-10-0
	TOTAL :—	Rs. 5,684-13-3

As soon as he clarifies his position with regard to these irregularities, the question for the grant of full pension to him, will be considered by Government.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ تھا کہ بابو فضل احمد ہیڈ کلرک بی وی ہسپتال بہاولپور کو پنشن کس تاریخ کو ملنی شروع ہوئی ۔ تو انہوں نے فرمایا ہے کہ ۲۰ مئی سن ۵۴ کو وہ فارغ ہوئے اور ۲۰ مئی سن ۵۴ سے ان کی پنشن شروع ہوگئی۔ یہ انہوں نے فرمایا تھا تو جب ایک آدمی ریٹائر ہوتا ہے میں اس سلسلہ میں پوچھنا چاہتا تھا کہ ان کی فراغت کے بعد انہیں کتنی دیر کے بعد پنشن وصول ہوئی اور پنشن ملنے کی تاریخ ۔

وزیر صحت و بنیادی جمہوریت۔ (مسٹر محمد خاں جنیجو) میں کل صبح آپ کو بتا دونگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ یہ جو بے قاعدگیوں کی ایک فہرست دی گئی ہے کیا یہ حکومت کے نوٹس میں لائی گئی ہیں ؟

وزیر صحت و بنیادی جمہوریت۔ جب سے ان کو ریٹائر کیا گیا ہے اس وقت سے یہ لسٹ ہمارے پاس ہے اور یہ آڈیٹر کا نوٹ ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ ان کی پنشن کو آٹھ برس اور نو مہینے ہو گئے ہیں جناب اور ان بے قاعدگیوں کا آج تک فیصلہ نہیں ہوا ۔ کیا وزیر صاحب اس کی وجہ جواز بیان فرمائیں گے کہ ایک آدمی ریٹائر بھی ہو جاتا ہے اور پھر اگر اس کے خلاف بےقاعدگیاں ہوں تو فیصلہ نو دس سال تک نہ ہونے پائے ۔

وزیر صحت و بنیادی جمہوریت۔ ان کو کافی مرتبہ بلایا گیا کہ وہ آ کر اپنے الزامات کا جواب دیں اور اپنے معاملہ کو طے کریں ۔ وہ تو خود avoid کرتا ہے ہمارا کیا قصور ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ کیا وزیر صاحب اس حقیقت کی تردید فرمائیں گے کہ ۹ ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ ان کو یہ نوٹس دے دیا گیا

تھا کہ سات ہزار روپے میں سے صرف ۵۰۰ روپیہ اس کے ذمہ اور واجب الادا ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ رقم میری پنشن میں سے کاٹ لی جائے کیا آپ اس چیز کی وضاحت فرمائیں گے ؟

وزیر صحت و بنیادی جمہوریت۔ جب تک وہ پورا کلیر نہیں کریگا تب تک یہ ممکن نہیں ہوگا کہ اس کو کلیرنسس سرٹیفکیٹ دے دیا جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— میرا سوال آپ سمجھیں کہ ان کے خلاف پہلے بھی یہی ہوا تھا کہ اتنا روپیہ — اتنا حساب کتاب آپ کے کھاتے سے نہیں ملتا اور اس نے اس کا جواب دے دیا۔ بالآخر کل ۵۰۰ کی بےقاعدگی نکلی تو اب اس سردردی کو ختم کرنے کےلئے انہوں نے یہ کیا کہ آپ ۵۰۰ روپیہ میری پنشن میں سے کاٹ لیں۔ ۹ مہینے اس بات کو ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ جواز آپ بیان فرما دیں۔

وزیر صحت و بنیادی جمہوریت— اس کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود نہیں ہے کہ پانچ سو کی غلطی کہیں نیچے اوپر ہو گئی ہے اور یہ کہ ان کی پنشن میں سے یہ رقم کاٹ لی جائے۔

علامہ رحمت اللہ رشد— جنیجو صاحب۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ریکارڈ پر یہ ہے۔۔۔۔۔

As ordered by the defunct Directorate, Health Services, West Pakistan.

وزیر صحت— اس وقت تو Reorganisation ہو گئی تھی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جب ان کی پنشن کا سوال تھا اس وقت تو Directorate تھا۔

وزیر صحت— جتنے الزامات ان کے خلاف تھے انہوں نے ان کو کلیر نہیں کیا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— کل تک مجھے یہ اطلاع بہم پہنچا دیں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ بہم پہنچا دیں گے۔

وزیر صحت— یعنی میں آپ کو اطلاع دوں کہ وہ کس دن سے ریٹائر ہوئے اور کس تاریخ سے انہیں پنشن ملنی شروع ہوئی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— اور دوسری اطلاع از راہ کرم یہ بھی دے دیں کہ ان کی پنشن میں سے رقم کاٹ لی گئی ہے یا نہیں۔

وزیر صحت— ہمارے پاس ریکارڈ موجود نہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— آپ کے پاس تمام ریکارڈ ہے کیا بہاولپور کا ہی نہیں ہے۔

وزیر صحت— میں اس چیز کی پڑتال کروں گا اور جو بھی اطلاع ہوگی میں کل اس کا جواب دیدوں گا۔

HIGH COURT JUDGES, SESSIONS JUDGES AND ADDITIONAL SESSIONS JUDGES APPOINTED FROM FORMER STATE OF BAHAWALPUR

***5597. Allama Rehmat Ullah Arshad** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration, be pleased to state :—

(*a*) the number of High Court Judges appointed in West Pakistan after 15th October, 1955 ;

(*b*) the number of Sessions Judges and Additional Sessions Judges, separately, appointed after 15-10-1955 ;

(*c*) the number out of those mentioned in (*a*) and (*b*) above, who belong to the former State of Bahawalpur ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) :

(*a*) 21

(*b*)	District & Sessions Judges	23	55
	Additional District and Sessions Judges	32	

(c) High Court Judges.....Nil
District & Sessions Judges 4

علامہ رحمت اللہ ارشد— کیا پارلیمانی سیکرٹری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان چار خوش نصیب اصحاب کے نام کیا ہیں جنہیں سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج بنایا گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری— اس کے لئے آپ ایک علیحدہ نوٹس دے دیں ۔ ہم نام مہیا کر دینگے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میرے پاس سول لسٹ ہے جس میں تمام اطلاعات موجود ہیں ایک بھی سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج بہاولپور سے نہیں لیا گیا ۔ کل میں پرولیج موشن لاؤں گا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری— جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے تمام جواب دیدیا گیا ہے اگر آپ ناموں کے متعلق مزید انفارمیشن چاہتے ہیں تو اس بارہ میں علیحدہ سوال آنے پر فہرست مہیا کر دی جائیگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب میں درخواست کروں گا کہ محمد خان جنیجو صاحب نے فرمایا ہے کہ کل جواب دینگے ۔ تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان اصحاب کے ناموں کے متعلق مجھے بتا دینگے ۔

مسٹر سپیکر— علامہ صاحب ۔ اگر آپ Privately لے لیں تو ٹھیک ہو گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— میں کوئی بات Privately نہیں کرنا چاہتا ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے کہ میں نے سپلیمنٹری سوال پوچھا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری— علامہ صاحب ۔ آپ یہ غلط بات کہہ رہے ہیں۔ میں نے ٹیلیفون کیا تھا ڈپٹی سیکرٹری ایک میٹنگ میں چیف سیکرٹری کے پاس تھے اور ڈی ایس کے آنے پر یہ اطلاع مہیا ہو سکے گی ۔

مسٹر سپیکر— چودھری صاحب کل علامہ صاحب کو انفارمیشن مہیا کر دیں ۔

مسٹر عبدالرازق خاں— جناب والا ۔ چونکہ سیشن کافی لمبا جا رہا ہے اس لئے میری گذارش یہ ہے کہ اگر رولز میں کوئی گنجائش ہے تو یہ کر دیا جائے کہ صرف اتنے سوال رکھے جائیں جن کا جواب ہاؤس میں دیا جا سکے ۔ سوالات کی اوسط نکال لی جائے اور اتنے ہی سوالات رکھے جائیں جن کے جوابات ہاؤس میں دئے جا سکیں ۔ کیونکہ سیشن کافی لمبا چل رہا ہے ۔ اس لئے یہ امید کی جاتی ہے کہ جتنے سوالات کئے گئے ہیں ان کا جواب اس ہاؤس میں دیا جا سکے گا ۔ اگر میری تجویز یہ مان لی جائے تو معزز ممبران کی بھی اس میں سہولت ہے ۔

مسٹر سپیکر— رازق صاحب ۔ پوزیشن یہ ہے کہ جو ممبر صاحبان سوالات دیتے ہیں ان کا نوٹس پورا ہوتا ہے تو قدرتی طور پر ہمیں تمام سوالات کو لسٹ میں شامل کرنا ہوتا ہے اور اس کے بعد کچھ سوالات کو رکھ لیا جاتا ہے ۔ مثلاً ۱۰۰ سوالات ہیں اور ان میں سے ۵۰ رکھیں تو باقی پچاس کا نوٹس بھی آیا ہوگا اور ممبر صاحبان شکایت کرینگے کہ ہمارے سوالات لسٹ میں کیوں شامل نہیں کئے گئے ۔

مسٹر عبدالرازق خان— تو جناب اگلی ٹرن پر آ جائینگے ۔

مسٹر سپیکر— تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بیس پچیس دن پڑ جائینگے اور ممبر صاحبان اس کو محسوس کریں گے ۔

مسٹر عبدالرازق خان— اگر آپ ممبران کی رائے دریافت فرمائیں تو شاید میرا خیال ہے کہ وہ برا نہیں مانیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر— جناب والا ۔ جہاں تک قواعد و ضوابط کا تعلق ہے جو پروسیجر آپ نے اس وقت تک اختیار کر رکھا ہے وہ بالکل ان قواعد و

ضوابط کے مطابق ہے۔ میرے اکثر دوست جو سامنے بیٹھے ہیں ان کو یہ شکایت ہے کہ جو سوالات آج پوچھے گئے ہیں اور باقی جو ہیں وہ کبھی نہیں پوچھے جا سکتے۔ لیکن کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ ان کے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آئی کہ قواعد و ضوابط کو تبدیل کر دیا جائے۔ اتنی بڑی یہ میجارٹی محسوس نہیں کرتی کہ ہمارے قواعد و ضوابط جو ہیں وہ اس کے راستے میں دقت کا باعث بنے ہوئے ہیں ان کو تبدیل کر دیا جائے۔ یہ سیدھی سی بات ہے۔ ایک سال سے بلکہ پونے دو سال سے ہماری سیلیکٹ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اس کے بعد دوسری مقرر ہوئی وہ بھی کام کر رہی ہے۔ اس کی دوبارہ ابھی میٹنگ نہیں بلائی گئی۔ بہر حال ڈرافٹ رولز آپ کے پاس ہے۔ آپ کوشش کیجئے اپنے لیڈروں کو سنائیں کہ وہ رول یہاں لے آئیں ہم ایک دن میں پاس کر دیں گے۔

مسٹر حمزہ— اگر ان کے پاس منانے کی جرأت نہ ہو تو اس کا کیا علاج ہے۔ وہ بھی بتا دیجئے۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—صدر محترم۔ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد اس کے اوپر ایک اور کمیٹی بن گئی جو آج تک کسی پارلیمنٹ میں نہیں ہوا۔ پھر بھی رولز نہیں بنائے گئے ہیں۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CONTRIBUTION OF HOUSE BUILDING CORPORATION ON CO-OPERATIVE BASIS FOR GRANT OF LOANS TO RURAL AREAS

***5464. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Cooperation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that loans and other facilities are provided by Corporations for construction of houses in big towns of the province ;

(*b*) whether it is a fact that no such facilities are provided for construction of houses in rural areas ;

(*c*) whether it is a fact that people are migrating in large number from the rural areas to big towns due to reasons mentioned in (*b*) above ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to constitute a House Building Corporation on co-operative basis for grant of loans for construction of houses in the rural areas ?

Minister of Cooperation (Syed Ahmed Nawaz Shah Gardezi) :

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No statistics are available with Cooperative Department on the subject.

(*d*) There is no such proposal under consideration with Government.

MAINTENANCE ALLOWANCE TO JUNIOR HOUSE PHYSICIANS AND HOUSE SURGEONS EMPLOYED IN HOSPITALS ATTACHED TO MEDICAL COLLEGES AND OTHER GOVERNMENT HOSPITALS

*5490. **Mr. Ahmad Mian Soomro** : Will the Minister of Health be pleased to refer to the answer to Starred Question No. 5318 given on the floor of the House on 20th December, 1963, and state whether any decision has since been taken in the matter ; if so, the details thereof ?

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) : The matter is still under the consideration of Government.

OPENING OF RURAL HEALTH CENTRE AT SOHAWA DISTRICT JHELUM

*5493. **Mirza Mazhar Hussain** : Will the Minister of Health please refer to the answer to my Starred Question No. 3320 given on the floor of the House on 27th July, 1963 and state :—

(*a*) whether the plans and estimates in respect of Rural Health Centre at Sohawa District Jhelum, have been received back by the concerned Director, Health Services from P. W. D. after revision ; if so, the present stage of the said plans and estimates alongwith reasons for delay in the opening of the said Health Centre ;

(*b*) whether the Regional Health Directors in the Province have been provided with the list showing the location of the Rural Health Centres proposed to be opened during the next ten years, if so, whether Government

would place on the table of House a copy thereof and also state year-wise expected dates of opening of the said centres ?

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) :

(*a*) Yes, The case is kept pending for want of funds since the total Second Plan allocation for Rural Health Centres has been already committed.

(*b*) No. Question does not arise.

REPAIR OF ROAD BETWEEN DEPALPUR AND BASHIRPUR IN DISTRICT MONTGOMERY

***5498. Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the road between Depalpur and Bashirpur in District Montgomery badly needs repairs, if so, the steps Government propose to take in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) It is a District Council Road and its repairs is being undertaken shortly. Contract for the purpose has also been sanctioned by the District Council, Montgomery.

SCHEME FOR METALLING MAILSI-VIHARI, JAHANIAN-KHANEWAL, BASTI-MELUK KHARORE PUCCA AND MAILSI-KHARORE PUCCA ROADS

***5536. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of Government for metalling the following roads in Multan District ; if not, whether Government intend to consider any such scheme in the next five year plan —

(*i*) Mailsi-Vihari Road ;

(*ii*) Jahanian-Khanewal Road ;

(*iii*) Basti-Meluk-Kharore Pucca Road ; and

(*iv*) Mailsi-Kharore Pucca Road ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo):

(*a*) Yes. Roads at (i) (ii) and (iv) have been included in the six years roads plan of the District Council, Multan and road at (iii) included in the Annual Development Programme for 1963-64.

HEALTH CENTRE IN POLICE STATION MITRO, MULTAN DISTRICT

*5537. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the names of the villages in Multan District, alongwith their population, where Health Centres have been opened ;

(*b*) whether it is a fact that no Health Centre has been opened in Police Station Mitro, Multan District, if so, reasons therefor ?

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) :

(*a*) Primary Centre at Kacha Khuh.	population	14800
Sub-Centre at Chak No. 7/9-R	,,	16500
Sub-Centre at Chak No. 30/10-R	,,	11430
Sub-Centre at Chak No. 79/10-R	,,	15600

(*b*) (*i*) Yes.

(*ii*) Because a Rural Health Centre in Police Station, Mitro, was not included for establishment in the Second Plan.

AMOUNT SPENT BY DISTRICT COUNCIL, MULTAN ON DEVELOPMENT SCHEMES

*5538. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount spent by the District Council, Multan, on various development schemes in Tehsil Mailsi during 1962-63 and 1963-64 and the total amount of the local taxes realized from the said tehsil ;

(*b*) whether it is a fact that as compared to other tehsils of the said district, less amount has been spent on development schemes in Tehsil Mailsi in spite of the fact that the amount of local taxes received from the said tehsil is not less than the amount received from the other tehsils of the District ; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo):

(*a*) The District Council Multan spent about Rs. 1,86,000/-, on development schemes in Mailsi Tehsil and recovered about Rs. 8.00 lacs from that Tehsil during the years 1961-62 and 1962-63 by way of local rates.

(*b*) Yes. The District Council does not undertake development schemes in various Tehsils in accordance with the ratio of local rate collected, but keeping in view the over-all requirements of the people of the district. Priorities for development projects are given to residents of such areas as evince interest by donating land and by providing free labour etc.

ANTI-MALARIA MEASURES IN MAILSI AND KHANEWAL TEHSILS

*5539. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Health be pleased to state the amount spent by the Public Health Department on the purchase of medicines distributed in connection with the Anti-Malaria Drive in Mailsi and Khanewal tehsils during the last three years and in case no medicine was distributed in the said tehsils for the said purpose, whether Government intend to introduce anti-malaria measures in the said area ?

Minister of Health (Mr. Muhammad Khan Junejo) : The amount spent by the Health Department on the purchase of medicines which were distributed in connection with Anti-Malaria drive in Mailsi and Khanewal tehsils during the last three years is as under :—

Name of the Tehsils.	1960-61.	1961-62.	1962-63.
MAILSI			
Medicines.	Rs. 1,717.22	Rs. 2,422.19	Rs. 1,397.43.
KHANEWAL.			
Medicines.	Rs. 3,845.75	Rs. 3,822.55	Rs. 1,209.13.

Anti-Malaria Control Unit is already operating in Multan district. This district will be taken over by the Malaria Eradication Programme in the year 1964-65, as a part of the National Programme for the Province.

AMOUNT SPENT ON DEVELOPMENT WORK IN MAILSI AND KHANEWAL TEHSILS FROM DISTRICT DEVELOPMENT FUNDS

*5540. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Basic Damocracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number and names of tehsils in Multan district alongwith the population of each of them ;

(*b*) the name of the tehsil in Multan district where more development works are being carried out than in other tehsils of the said district ;

(*c*) the amount provided to Mailsi and Khanewal Tehsils of Multan district from the District Development Funds since the establishment of Basic Democracies Institution ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) :

(*a*) The names of the various Tehsils in Multan district with their population figures are as follows :—

1.	Multan	.. 362825	2.	Khanewal	.. 376659
3.	Kabirwala	.. 297784	4.	Shujabad	.. 237224
5.	Lodhran	.. 333882	6.	Mailsi	.. 211944
7.	Vihari	.. 305067			

(*b*) The District Council sanctions schemes having regard to the over-all requirements of the residents of the district and not on the basis of population of each Tehsil. Allocations from the Rural Development Fund are generally made where matching grants from the residents of the area are forth-coming.

(*c*) Rs. 34,142/-, and Rs. 46,142/-, were provided respectively to Mailsi and Khanewal Tehsils from the District Development Fund.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

INSPECTION OF UNION COUNCILS BY COMMISSIONERS AND DEPUTY COMMISSIONERS

137. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that under the West Pakistan Local Councils (Inspection) Rules 1961, Commissioners and Deputy Commissioners are required to inspect the Union Councils under their respective jurisdiction; if so, the number of the Union Councils inspected by the Deputy Commissioners of each District of Hyderabad and Khairpur Divisions from 1961 to 1963 year-wise.

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo): The union Councilswere inspected by the respective Commissioners and Deputy Commissioners of the Hyderabud and Khanpur Divisions from 1961 to 9663 as under :—

Hyderabad Division.	1961—62	1962—63.
Commissioner	71	70
D.C. Tharparkar	35	59
D.C. Thatta	52	53
D.C. Hyderabad	71	52
D.C. Dadu	35	37
D.C. Sanghar	20	30
Khairpur Division.		
Commissioner	7	14
D.C. Sukkur	27	15
D.C. Larkana	57	45
D.C. Nawabshah	11	8
D.C. Khairpur	23	28
D.C. Jacobabad	23	32

ENQUIRIES AGAINST THE UNION COUNCILS AND THE TOWN COMMITTEES IN THARPARKAR DISTRICT

138. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether any enquiries

were held under section 76 of Basic Democracies Order 1959 against the Union Councils and the Town Committees in Tharparkar District; if so, (*i*) the year-wise number of the enquiries held from 1960 to date, (*ii*) the names of the Union Councils and the Town Committees against which the enquiries were held, (*iii*) the names of the Enquiry Officers and (*iv*) the result of each enquiry?

وزیر بنیادی جمہوریت ولوکل گورنمنٹ (مسٹر محمد خاں جنیجو)—
چونکہ حکومت کو تا حال بنیادی جمہوریت آرڈر کی دفعہ ۷۶ کے تحت کسی شخص کی درخواست وصول نہیں ہوئی اس لئے مطلوبہ معلومات بہم پہنچانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

EXPENDITURE INCURRED BY DISTRICT COUNCIL, THARPARKAR

140. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year-wise expenditure incurred by District Council, Tharparkar from 1960 to 1963 on each item shown in part I of Fourth Schedule of Basic Democracies Order, 1959;

(*b*) the year-wise expenditure incurred by the Sind District Council from 1960 to 1963 on each item enumerated in part II of the same Schedule of the said Basic Democracies Order ?

وزیر بنیادی جمہوریت ولوکل گورنمنٹ (مسٹر محمد خاں جنیجو)—
(الف) ۱۹۶۰-۶۱ سے ۱۹۶۲-۶۳ کے دوران میں ضلع کونسل تھرپارکر نے جدول نمبر ۴ کے حصہ اول میں مشمولہ حسب ذیل مدات پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی ہیں :—

	۱۹۶۰-۶۱ روپے	۱۹۶۱-۶۲ روپے	۱۹۶۲-۶۳ روپے
(۳) ہسپتالوں اور شفا خانوں (بشمول ہسپتال بیطاری و شفا خانہ جات) کی نگہداشت پر رقمی گنجائش	۱,۴۵,۴۰۱	۱,۲۶,۲۸۵	۲,۲۴,۸۶۰
(۴) سرکاری سڑکوں پلیوں اور پلوں کی حالت، بہتر بنانے اور نگہداشت کیلئے رقمی گنجائش	۷۷,۹۳۰	۱۵,۳۷۷	۳,۸۵,۸۱۰

(۵) سڑک کے کناروں اور عوامی جگہوں پر شجر کاری اور ان کے تحفظ پر	۲۱۴	۱,۷۵۷	۳,۴۵۰
(۸) مویشیوں کیلئے تالابوں کی نگہداشت	۱۵,۹۸۲	۳۵,۰۹۴	۲۵,۳۴۰
(۹) سراؤں ، ڈاک بنگلوں اور ریسٹ ہاؤسوں وغیرہ وغیرہ کی نگہداشت کیلئے رقمی گنجائش	۵,۵۶۲	۵,۳۳۶	۴,۹۲۰
(۱۲) نمائشوں اور میلوں پر خرچ	۱۱۱	۷,۲۱۵	۳,۰۳۶
(۱۳) عوامی گیموں اور کھیلوں کی ترقی پر	۲,۰۰۰	۲,۵۰۰	ندارد
(۱۶) وبائی بیماریوں کے انسداد و انضباط اور کنٹرول پر	۵۴۷	۱,۸۳۱	۲,۰۵۰
(۱۷) چیچک کاری پر	۲۱,۳۱۸	۷,۰۰۸	۷,۱۵۸
(۲۱) آب رسانی کیلئے رقمی گنجائش	—	۱۳,۶۵۰	۶۶,۲۲۰

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل نے تعلیم پر خرچ کیا

تعلیم	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۶۱-۶۲	۱۹۶۲-۶۳
(۱) ثانوی سکولوں کی نگہداشت کی گنجائشیں (اس میں پرائمری تعلیم سے آٹھویں جماعت تک کے ضلعی اخراجات شامل ہیں)	۷,۳۱,۳۶۸	۹,۸۲,۰۱۴	۷,۰۸,۹۰۰
(۲) طلبا کیلئے ہوسٹل کی عمارات کی تعمیر و نگہداشت کیلئے	۲۵,۵۰۱	۱۰,۰۸۱	۱۰,۴۲۳
(۳) وظائف کیلئے رقمی گنجائش	۱,۶۹۶	۲,۰۵۰	۲,۱۰۰

(۴)	اساتذہ کی تربیت پر	۲۰,۰۰۰	۱۹,۰۰۰	۱۷۰۰۰
(۵)	تعلیمی اداروں کو امدادی رقوم اور عطیات کی ادائیگی	۵۵,۷۰۰	۸,۶۴۳	۱۶,۶۰۰

ثقافت

(۱۴)	مرکز اطلاعات کا قیام و نگہداشت	ندارد	ندارد	۴,۸۲۷
(۱۵)	تنظیم برائے کارروائی ثقافتی عمومی	۱,۰۰۰	ندارد	ندارد
(۱۷)	تنظیم برائے نمائش عجائب خانہ جات و آرٹ گیلریز	ندارد	۳,۸۳۰	۱۸,۷۷۳
(۱۸)	پبلک ہال و کمونٹی مراکز کی نگہداشت	۱۷,۵۰۰	۷,۵۰۰	ندارد
(۲۰)	عید میلادالنبی، یوم پاکستان، یوم وفات قائد اعظم اور دیگر قومی تہواروں پر اخراجات	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰
(۲۳)	پبلک گیموں اور کھیلوں کے ذریعے سے جسمانی اور ثقافتی معیاروں کو بہتر بنانے کھیلوں کے مقابلے کرانے میچ اور ٹورنامنٹ کرانے پر اخراجات	۱۰,۰۰۰	۱۲,۵۰۰	ندارد

صحت عامہ

(۵۴)	طبی اداروں کو طبی امداد کیلئے عطیات کی ادائیگی	۱۲,۸۰۰	۲۴,۶۰۰	۲۰,۳۰۰

CONSTITUTION OF UNION COMMITTEES IN CERTAIN TOWNS OF THARPARKAR DISTRICT

143. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact

that the Commissioner Hyderabad Division recommended to the Secretary to Government of West Pakistan Basic Democracies Department to constitute Union Committees in certain towns of Tharparkar District if so, the names population and estimated income of each of the said towns alongwith their annual budgets for the years 1962-63 and 1963-64?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر محمد خان جنیجو)—

(الف) جی نہیں۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

UNION COUNCILS IN THARPARKAR DISTRICT

144. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total number of Union Councils in Tharparkar District;

(*b*) the number out of those mentioned in (*a*) above which have so far made their By-laws along with the number of such By-laws so far published in the West Pakistan Government Gazette;

(*c*) the number out of those mentioned in (*a*) above which have not so far framed their By-laws along with reasons thereof ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) :

(a) 69.

(b) All these Union Councils have framed Conduct of Business By-laws.

25 Union Councils have also framed Registration of Births and Deaths By-laws but they are being scrutinised by the Controlling Authority and will be notified in about 14 days.

(c) The remaining Union Councils have been directed to expedite the framing of Registration of Births and Deaths By-laws.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : CONFLICTING REPLIES TO STARRED QUESTION ON ESTIMATED COST OF SURKHAB WEIR QUETTA-PISHIN

Mr. Speaker : Babu Muhammad Rafiq wants to raise a question of privilege. He may ask for leave of the House to raise it.

Babu Muhammad Rafiq : Sir, I ask leave to make a motion involving the breach of privilege of this august House that, in reply to my starred question No. 12 during the year 1960-61 the estimated cost of Remodelling Surkhab channel was Rs. 2,00,000/- while during 1961-62 the estimated cost of Surkhab weir was Rs. 50,000/-.

In contrast to this on 7-1-64 in reply to my Starred Question No. 3753, I received the reply that the estimated cost of Surkhab Weir in Quetta-Pishin District from 7-12-58 to 30-5-62 was only Rs. 6,170/-.

The conflicting replies to the above-mentioned questions constitute the breach of Privileges of the Members of this august House.

Mr. Speaker : Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I have no notice of this privilege motion. To whom has the notice gone?

مسٹر سپیکر—پوزیشن یہ ہے کہ سوال ملک قادر بخش صاحب کے محکمہ کے متعلقہ تھا اسلئے نوٹس ملک قادر بخش صاحب کو بھیجا گیا تھا ۔

وزیر مال—جناب والا ۔ جہاں تک میری معلومات ہیں ان کے پاس صرف ایک ایڈجرنمنٹ موشن پہنچی تھی وہ ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں ۔ مجھے وہ ایڈجرنمنٹ موشن انہوں نے بھیج دی ہے اس کا میں جواب دوں گا ۔ اگر پرولیج موشن ان کو پہنچا ہوتا تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ جواب نہ دیتے ۔

Mr. Speaker : I think we will take it up tomorrow.

بابو محمد رفیق—جناب والا ۔ میں کل یہاں نہیں ہوں گا ۔ میں کل کوئٹہ جا رہا ہوں وہاں سے ۱۸-۱۹ جنوری کے لگ بھگ آؤں گا ۔ ۲۰ تاریخ کے بعد جو کوئی مناسب تاریخ آپ سمجھتے ہیں رکھ لیں ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : We will take up this privilege motion on the 21st.

بابو محمد رفیق—جناب سپیکر ۔ میں آپ کے توسط سے ایک ضروری بات عرض کرنی چاھتا ھوں ۔ بلکہ میں نہیں چاھتا کہ ایک اور پرولیج موشن یہاں لاؤں ۔ میری عرض یہ ھے کہ کل رات کی خبروں میں ریڈیو پاکستان نے جو ولور کے متعلق فقرات نشر کئے ھیں وہ غلط نشر کئے ھیں ۔ تو میں عرض کروں گا کہ آئندہ جو بھی ریڈیو پاکستان کا نمائندہ آتا ھے وہ یہ دیکھ لیا کرے کہ یہاں جو بل پاس ھوتا ھے وہ کیا ھے۔ دوسرا یہ ھے کہ انہوں نے وھاں میرا نام announce نہیں کیا ھے۔ (مجھے نام سے تو کوئی دلچسپی نہیں ھے) یہ صرف ایک ایسا بل تھا ۔ جو اس علاقے کے رواج پر ایک effect ڈالنے والا تھا ۔ اس سے غلط فہمی پیدا ھو سکتی تھی ۔ ممکن ھے وہ یہ سمجھیں کہ گورنمنٹ پریس کرکے یا دباؤ سے یہ بل لا رھی ھے ۔ اگر وہ نام announce کر دیتے تو پتہ چل جاتا ۔

مسٹر سپیکر—جو غلط announcement ھوئی ھے اسکے particulars مجھے دے دیں ۔ I will look into it

سردار عنایت الرحمان خان عباسی—What about the second point, sir ۔ انہوں نے یہ کہا ھے کہ وہ اس بل کے mover تھے اور عام طور پر ریڈیو پر یا پریس جو نیوز ریلیز کرتا ھے اس میں محرک کا نام دیا جاتا ھے ۔ مگر ان کا نام announce نہیں ھوا ۔ اسکے متعلق بھی فرمایا جائے کہ ان کا نام کیوں announce نہیں ھوا ۔

Mr. Speaker : So far as this matter is concerned I think we cannot force them to announce the name of a particular person or to announce the news in a particular way.

بابو محمد رفیق—اس کا یہ مطلب ھے کہ میرے نام سے کوئی خاص complication پیدا ھو سکتی تھی ۔ یہ بل ایسا تھا کہ ان کے رواج پر effect کرتا ھے۔ یہ صدیوں سے وھاں چل رھا ھے اس لئے یہ تاثرات لے سکتے ھیں کہ شاید گورنمنٹ نے جیسے مائنر کینال بل ٹھونکا ھے یا اور بل ٹھونک

رہی ہے - یہ بھی شاید زبردستی ہم پر ٹھونک رہی ہے-

Mr. Speaker : They may take guidance from the member's statement but we cannot force them. So far as the member's first complaint is concerned he should give that to me in writing and I will look into it.

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, I think the word used by the Member was ٹھونک

Mr. Speaker : He means ٹھونس

ADJOURNMENT MOTIONS

BAN IMPOSED ON THE PUBLICATION OF MONTHLY 'TARJUMAN-UL-QUR'AN,' LAHORE (*Contd.*)

Mr. Speaker : Now adjournment motions. Mr. Hamza's adjournment motion was deferred for today. It is about ترجمان القرآن

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The adjournment motion is opposed. Government have taken the action against the publication of this Monthly magazine. The reasons are that in the article published in this Monthly magazine the writer has made all sorts of disparaging remarks against the friendly neighbouring state of Iran and has gone to the extent of not only attacking the Government as such but even the private affairs of the Iranian Royal Family and has even attacked the Members of the family itself.

This is what the article contains :—

"Iran has been completely ruined economically and her economy is now largely controlled by a handful of Jews. Moreover that country is also precipitatingly heading towards abyssmal depths of moral degradation." According to the writer, "the Iranian Royal Family itself has become morally bankrupt." It has been further said that : "the Iranian Emperor with collaboration of other elements such as the Jews, the Communists and the Bahais has embarked upon a ruthless campaign of exterminating Islam from that country." He further alleges that "the Iranian Armed Forces as well as the Iranian Police have been used to perpetrate horrifying atrocities including, loot, murder and arson on the ulema in particular and the general masses supporting them in general."

These writings were likely to prejudice the maintenance of friendly relations between the Government of Pakistan and the Government of Iran. In fact the Iranian Government had taken note of this article and had

accordingly protested over its publication in a journal of a friendly country like Pakistan.

In view of the nature of the article, which is scurrilous and defamatory and damaging to the foreign relations, the cordial relations, between the two countries, namely Iran and Pakistan, there was very likelihood of their being strained, and as such, the Government thought that this is a proper matter for which action should be taken under the Press and Publications Ordinance of 1963. Therefore, action against this paper has been taken in the administration of ordinary law of the land, namely, the Press and Publications Ordinance.

Under the circumstances that I have very respectfully narrated before this House, I would request that the motion may be ruled out of order.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر۔ بہتر تو یہ تھا کہ جناب وزیر قانون تقریر کرتے وقت ماہنامہ ترجمان القرآن کے مضمون کے متعلقہ حصے ہمارے سامنے پڑھ دیتے تاکہ ہم ان سے جائزہ لے سکتے کہ انہوں نے جو الزامات لگائے ہیں وہ درست ہیں یا نہیں۔ دوسری عرض یہ ہے کہ .....

On a Point of Order Sir—خواجہ محمد صفدر

جناب والا۔ جناب وزیر قانون نے اس تحریک التوا پر کوئی قانونی اعتراض نہیں کیا۔ انہوں یہ واقعہ بتایا ہے اور ہم نے یہ کہا ہے .....

Mr. Speaker : He has stated that the action has been taken in the ordinary administration of law.

Khawaja Muhammad Safdar : Alright Sir.

Minister of Law : I said under the Press and Publications ordinance.

مسٹر حمزہ۔ جناب سپیکر۔ ویسے تو جناب وزیر قانون نے میری تائید کی ہے۔ دراصل جس قسم کے الزامات کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق میرا منشاء یہ تھا کہ اس ایوان کی کارروائی وقتی طور پر ملتوی کی جائے۔ تاکہ اس معاملے پر بحث کی جا سکے آیا وہ الزامات جو انہوں نے لگائے ہیں درست ہیں؟ یا کس حد تک درست ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت اپنا مسلک پیش کرتی اور ہم یہ ثابت کرتے کہ یہ الزامات محض بہانہ تراشی

کے طور پر اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں ۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ جماعت اسلامی کو بحیثیت ایک سیاسی پارٹی اس ملک میں کام کرنے کا موقع نہ دیا جائے ۔

دوسرے انہوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ ترجمان‌القران کے محولہ مضمون میں یہ تحریر تھا اس ملک میں یہودیوں کا کافی غلبہ ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس چیز کا آپ کو بھی علم ہے اور میرے خیال میں میرے بزرگ اور محترم وزیر قانون کو بھی علم ہو گا ۔

مسٹر سپیکر — حمزہ صاحب ۔ جہاں تک اس کے جواز کا تعلق ہے آپ اس پر بحث نہ فرمائیں ۔ آپ صرف یہ فرمائیں کہ یہ جو اعتراض کیا گیا ہے That action has been taken under the ordinary administration of law اس کے متعلق آپ کی پوزیشن کیا ہے ۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں نے اپنی تحریک التوا میں یہ الزام لگایا ہے جیسا کہ اس ملک کے ہر ذی شعور انسان کو یقین ہے کہ یہ کارروائی محض ذاتیات کے تحت اور بدنیتی سے کی گئی ہے ۔ میں صرف اس چیز کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں ۔ اور آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں جیسا کہ جناب وزیر قانون کو بھی علم ہو گا کہ ایران کی حکومت نے اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کیا ہوا ہے

Mr. Speaker: No discussion about that.

مسٹر حمزہ — جناب عرض یہ ہے کہ جہاں تک اس قانون کے تحت کارروائی کرنے کا تعلق ہے انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس مضمون میں ایران میں پولیس کی ظالمانہ حرکات کا ذکر تھا جس کی وجہ سے اس ملک کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات متاثر ہوتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دوستانہ تعلقات کے متعلق کسی کو شبہ نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ پولیس جو کچھ یہاں کر رہی ہے ۔ وہی کچھ وہاں کی پولیس کر رہی ہے (قہقہہ) ۔ اور

ہماری حکومت کا حکومت ایران کے ساتھ اسیوجہ سے اچھا خاصا رشتہ ناطہ ہے۔

Mr. Speaker : No discussion about those matters. The Member shall please confine his discussion to the specific point which I have raised.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ اس ماہنامے نے دوسرے شمارے میں وہ explanation باقاعدہ شائع کیا تھا جو حکومت ایران نے ان کو ارسال کیا تھا ۔ لہذا دونوں ملکوں کے تعلقات پر ناخوشگوار اثر کے احتمال کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : No discussion about that. The member is actually discussing the adjournment motion. He should please confine his argument to the point which I have made.

مسٹر حمزہ—جناب آپ نے جو کچھ دریافت کیا ہے۔ میں اس کا جواب دے رہا ہوں ۔ میری Adjournment Motion کی body میں اس کا ذکر واضح طور پر ہے۔

"An organ of the Jama'at-e-Islami disclosing the policy pursued by the Government....."

Mr. Speaker : That may be so, but he should answer simple question whether action has been taken in the ordinary administration of law.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ اس میں شک نہیں کہ انہوں نے بہانے کے طور پر ایک قانون سامنے رکھ لیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا ہے۔ اسی پہلو کو میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر—(سیالکوٹ ۔ ۱) جناب والا ۔ میں نے کل اس ایوان کے سامنے چند گذارشات کی تھیں ۔ میں ان سب کو دہرانا نہیں چاہتا ۔ لیکن میں اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں Central Assembly کی Debates Volume I 1943 Volume II کا حوالہ پڑھ دینا چاہتا ہوں ۔ اس میں Defence of India Rules کے تحت Hindustan Times کے خلاف حکم

جاری کیا گیا تھا جو دھلی کے چیف کمشنر کی طرف سے تھا ۔ اس وقت Central Legislative Assembly کے پریذیڈنٹ صاحب نے . . .

مسٹر سپیکر—خواجہ صاحب Press and Publications Ordinance 1963 کے تحت جو action لیا گیا ھے ۔ Is that not in the ordinary adminisration of law ?

خواجہ محمد صفدر— جناب والا ۔ یہی تو میری contention ھے ۔ اس کے تحت یا اسی قسم کے دیگر قوانین کو جب Executive وقتاً فوقتاً استعمال کرتی ھے تو ان کی صورت ویسی ھی ھوتی ھے جیسی گذشتہ جنگ کے زمانے میں Government of India کے 'Defence of India Rules' جو ھندوستان کے مختلف صوبوں میں رائج تھے ، کے تحت حاصل شدہ اختیارات کی تھی ۔ ان کے تحت حکومت کو بعض اخبارات ، مطابع اور Publications پر خاص قسم کی پابندیاں عائد کرنے کے اختیارات حاصل تھے ۔ چنانچہ صوبائی اور مرکزی حکومتیں ان اختیارات سے کام لیتے ھوئے اخبارات پر پابندیاں عائد کیا کرتی تھیں ۔ اور ان پابندیوں کی درستی یا نا درستی اسمبلی میں زیر بحث آیا کرتی تھی ۔ اسی طرح ھماری حکومت نے سابقہ تمام قوانین منسوخ کرتے ھوئے ایک نیا ضابطہ مرتب کیا ھے جسے consolidated form میں West Pakistan Press and Publications Ordinance کہتے ھیں۔ جس میں سابقہ تین چار قسم کے قوانین جن کا Press & Publications سے تعلق ھے مربوط کر کے اور اپنے اختیارات میں اضافہ کرکے شائع کیا تھا ۔ اور اس ایوان نے اپنے اسی اجلاس میں منظور کیا ھے ۔ دراصل بات ایک ھی ھے ۔ میں مانتا ھوں کہ اس وقت Press and Puplications Ordinance اس شکل میں نہیں ۔ تاھم ایسے قوانین موجود تھے جن کے تحت Executive احکام جاری کر سکتی تھی ۔

Mr. Speaker : I also reserve my ruling in respect of this adjournment motion and I will give my ruling along with the previous one.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— جناب والا ۔ admissibility کے متعلق میں بھی چند الفاظ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر— میں نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں دیا ۔ بلکہ میں نے اپنی رولنگ reserve رکھ لی ہے ۔ اور بعد میں ایک ساتھ اکٹھی ہی دونگا ۔

Minister of Law : Sir, with the permission of the Chair I will add only one line. Every action or order passed by the Government is taken under some law. That position is not denied. All that is controverted is that the action of the Government is malafide. Now it can be very easily alleged in respect of each and every action of the Government that it is malafide without any substance or any matter in support thereof on the floor of the Assembly and every question must be discussed in the Assembly.

My submission is that the Chair would recall that only day before yesterday on an adjournment motion, the Government took action against that book and banned it under the Press and Publications Ordinance. Tomorrow an adjournment motion may be moved that this action is again malafide. Where is the Government ? Therefore, my submission is that if malafides are alleged, they should be substantiated. It should be quoted from the Article itself that what the Government says, isn't true. Then of course it becomes malafide.

(*At this stage Rao Khurshid Ali Khan stood up to speak*)

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Mr. Abdul Raziq Khan.

راؤ خورشید علی خاں— آپ تو بات کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتے ہم آپ کو Assist کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : So far as the assistance is concerned that cannot be inflicted upon the Chair and that is for the Chair to get Assistance from the House. I have now called the next man.

راؤ خورشید علی خاں — اگر آپ ہمیں بولنے کی اجازت نہ دیں تو . . . . آپ مجھے کھڑا ہوئے دیکھ چکے تھے . . . .

مسٹر سپیکر— میں آپ کو دیکھ چکا تھا ۔ لیکن میں نے اس پر رولنگ Reserve کر دی ہے ۔

راؤ خورشید علی خاں— آپ ہمیں کسی معاملے پر بولنے کی اجازت ہی نہیں دیتے - ہم یہاں بیٹھنے کے لئے تیار ہیں - لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ اگر کسی معاملے پر ہمیں بولنے کی اجازت ہی نہ دی جائے - تو پھر ہم Withdraw کر لیتے ہیں -

مسٹر سپیکر—آپ دیکھ رہے ہیں کہ admissibility پر میں نے چار چار مقرروں کو بولنے کی اجازت دی ہے . آپ بھی بولتے رہے ہیں- ہر ایک ممبر کو مناسب موقع دیا جاتا ہے-

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— admissibility کے متعلق ایک نہایت اہم نکتہ تھا - میں وہ عرض کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کا فیصلہ کرنے میں آپ کو مدد مل سکے - میں صرف دو منٹ میں ہی عرض کرونگا -

Mr. Speaker : Yes. But within two minutes.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی— جناب سپیکر - محترم وزیر صاحب نے اسکو Ordinary administration of Law ثابت کرنے کے لئے یہ عذر پیش کیا ہے کہ اس رسالے میں ایران کے متعلق مضمون تھا جو قابل اعتراض تھا - اور Malafides اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے اعتراض میں یہ نہیں کہا ہے کہ یہ مرکزی حکومت کی ہدایت پر ایسا کیا گیا ہے یا صوبائی حکومت نے از خود یہ ایکشن لیا ہے - چونکہ یہ خارجہ تعلقات سے متعلق تھا - اس لئے ان کو یہ اختیار نہ تھا کہ تعلقات خارجہ میں یہ بغیر مرکزی حکومت کے ہدایت کے یہ ایکشن لیں - اس لئے یہ Malafides ہے - آپ اس کا فیصلہ کرتے وقت اس چیز کو بھی پیش نظر رکھیں -

---

RISE IN UNDERGROUND WATER LEVEL IN PESHAWAR AND THE CONSEQUENT DAMAGE TO HOUSES (*contd.*)

Mr. Speaker : Next ajournment motion is from Mr. Abdur Raziq Khan, I think he has already moved it.

Mr. Abdur Raziq Khan : Yes, Sir.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I have got a fairly long statement and with your permission, I will just read a few passages. I hope the member will be satisfied and I would then request him to withdraw it and not to press it.

"The level of underground water in Peshawar City has not risen recently. It has taken decades for the under-ground water level to rise to its present level of four to five feet from the ground surface in certain localities within the Municipal limits.

Peshawar City is situated in a low lying area and the water from the Cantonment area passes through the City. Further, there are some unlined canals in existence since long in and around the city from which water seeps underground. The local authorities are fully alive to the fact that water level in the city is rising and something should be done.

In consequence, a Drainage Committee, under the Chairmanship of Commissioner, Peshawar Division, has been formed of which the Chief Engineer, Irrigation, Chief Engineer, B&R and Superintending Engineer, Public Health Engineering Department, are the members. The Committee felt that the defective and kacha drainage system in the city was partly responsible for rise in the water table of Peshawar city. The Municipal Committee, Peshawar, accordingly, prepared a drainage scheme which is estimated to cost rupees one crore. Government has already sanctioned the scheme and the work is likely to be taken in hand this year by the Public Health Engineering Department.

As a result of the deliberations of this Committee, the Chief Engineer, Irrigation, has under-taken to move the Government for lining the canals in and around the city. The Committee further recommended the sinking of fifteen tube-wells in the city in a period of five years at an estimated cost of rupees thirty lakh. The proposal has recently been received and is under examination by the Government. It would, thus, seem that the local officers, as well as the Government, are seized of this problem and are doing all they can to tackle it effectively".

I hope in view of this.....

مسٹر عبدالرازق خان ـ جناب سپیکر ـ میرا مقصد گورنمنٹ کو Criticise کرکے صرف یہ جو Seriousness پیدا ہوگئی تھی اسکو زیر غور لانا تھا ـ اور جو جواب وزیر قانون صاحب نے دیا ہے ـ میں اس سے قطعاً مطمئن ہو گیا ہوں کہ جو تکلیفات پشاور شہر کو ہیں ، وہ رفع ہوجائینگی ـ

اس لئے میں اسکو Press نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO START PAZA IRRIGATION SCHEME (*contd.*)

Mr. Speaker : The next motion was by Babu Muhammad Rafiq and it was also deferred for today.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I think my friend relies on a news-item.

''پیزا آبپاشی سکیم پر جلد عملدرآمد کا مطالبہ ''۔

ایک سکیم پیزا کے نام سے ہے۔ لیکن یہ ابھی implement نہیں ہوئی ۔ اس کے لئے محکمہ آبپاشی نے اپنی سہولت کے لئے ایک لنک روڈ بنائی ہے۔ یہ کچی سڑک ہے اور پکی سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہانتک میری اطلاعات کا تعلق ہے یہ جو موجودہ بارشیں ہوئی ہیں۔ اس میں گورنمنٹ یا محکمہ انہار کی غفلت اور انہیں censure کرنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ تقریباً پانچ چھ ایام سے جو بارشیں ہو رہی ہیں۔ جو نوٹ میرے پاس آیا ہے۔ اسکے مطابق یہ علاقہ بھی ایسا ہے۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ تو جو کچی سڑک ہوگی وہ لازماً بہہ جائیگی یا اس کو نقصان ہوگا ۔ اور اس میں ہماری اپنی سہولت ہے۔ بالخصوص محکمہ آبپاشی کی سہولت ہے اور اس میں ہماری کوئی غفلت نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس سڑک کو بنائیں اور جب موقع ہوگا اسکو ٹھیک کریں گے۔ اور پھر اگر پبلک بھی اسے استعمال کرے۔ تو ہم انہیں روکتے تو نہیں ہیں ۔ لیکن یہ صرف حکومت اور محکمہ آبپاشی کی سہولت کے لئے ہے ۔

They are alive to this question. As soon as the circumstances allow, they will repair and reconstruct it.

یہ کچی سڑک ہے۔ اور جہانتک حکومت کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ آبپاشی نے کوئی غفلت نہیں کی ہے ۔ بہر حال یہ انکے

نوٹس میں آ چکا ہے۔ اور انشاءاللہ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کی تسلی ہو جائیگی ۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ اسکو دوبارہ درست کر لیں ۔ اس سکیم کے بارے میں، میں نے پوچھا ہے ۔ اور میری اطلاع یہ ہے کہ وہ اس سکیم کے لئے کوشش کرینگے کہ یہ جلد شروع ہو جائے ۔ اسکو implement کرنے کے سلسلے میں میرا خیال ہے کہ جناب ملک صاحب اسکا بہتر جواب دے سکیں گے کہ سکیم کس مرحلے پر ہے۔ لیکن ہم خود یہ سوچ رہے ہیں کہ جتنی بھی سکیمیں ہیں وہ جلد از جلد شروع ہو جائیں ۔

بابو محمد رفیق—جناب صدر۔ مصیبت یہ ہے کہ منسٹر صاحب خود تو ہیں نہیں ۔ مجھ سے انہوں نے لابی میں جو کچھ کہا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس سکیم کے لئے وہ دوبارہ سروے کروا رہے ہیں۔ تو ملک صاحب نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہم لوگ اس کو Re-Survey کروا رہے ہیں ۔ اور مجھے احساس ہے کہ جب سے ہمارے نئے .S. E گئے ہیں وہ بڑی محنت سے سکیم تیار کر رہے ہیں ۔ اور میں اس بات کے لئے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ میں یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ آیا وہ اس سکیم کو implement کرنے کی کوشش کریں گے ۔ مجھے اعتراف ہے کہ جب سے وہ گئے ہیں تب سے کام اچھی طرح سے ہو رہا ہے ۔ اور اب کافی improvement ہو گئی ہے۔

وزیر مال—میں نے اریگیشن سیکرٹری سے پوچھا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ زیر غور ہے ۔ Implement تو ابھی تک نہیں ہوئی ۔ کوشش کر رہے ہیں اور امکان ہے کہ اسکو اگلے سال Implement کر دیں ۔

Mr. Speaker : Does the member still press his motion ?

بابو محمد رفیق— میں موشن کو Press نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

REPORTED DECISION OF KHULNA NEWS-PRINT MILLS TO SUPPLY MECHANICAL PAPER INSTEAD OF NEWSPRINT

Mr. Speaker: Amir Habibullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, as a result of a news item appearing in 5th January issue of the Daily 'Nawa-i-Waqt', Lahore, according to which the Khulna News-print Mills have decided to supply mechanical paper to the paper dealers for a period of three months instead of the newsprint, which may not only add to the expenditure of the newspapers but may also result in the decrease of their circulation and increase in their prices.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The motion is opposed. The member has probably read a news item in some paper which is the basis of this adjournment motion. Before dealing with that aspect, I would very respectfully invite the attention of the members and the Chair to a contradiction from the Khulna Paper Mills itself which has appeared in today's papers that the information which has appeared in a section of the Press is entirely incorrect. The contradiction is as follows :—

> "The Khulna Newsprint Mills will continue to supply newsprint to West Pakistan as per schedule and the first shipment of the new year will arrive in Karachi towards the end of the current month, according to competent sources quoted in a Karachi Press report. They have also contradicted an agency report from Lahore which stated that the supply would be suspended with immediate effect for a period of three months.
>
> The East Pakistan Industrial Development Corporation's Liaison Officer in Karachi has also issued a denial about the agency news item about the stoppage of the newsprint supply to West Pakistan."

My respectful submission is that this news item is entirely incorrect , it has been contradicted. The newsprint will continue to be supplied. But I assure the honourable member, this august House and the entire National Press that so far as it lies in the powers of the Government, the Government is determined to stock everything itself, every resource it can command, to give all possible facilities to the National Press and shall see that the Press does not suffer even for a day; even for an hour. I had actually at the meeting suggested to the Editors that they may as well form a Co-operative society and import newsprint from East Bengal with a view to see that the added stock of newsprint, which may be available to them, they make use of it in time, in case on account of natural causes the newsprint import from East Bengal ceases and on account of sometimes vagaries of the rivers and vagaries of the season the shipment does not come in Karachi

in time. This is also under consideration, as I have said and I repeat it here with all the sincerity at my command, that we shall see that the newsprint continues to be supplied to the newspapers and if there is any difficulty on this score it will be our moral as well as legal duty to see that the National Press does not suffer that we are for it and it may not be possible for any Opposition member or any other member here to get up and make any grievance on that score. We are for the National Press; it is ours and it is our duty to look after it, and we shall do so. I hope the member will not press his motion.

امیر حبیب‌اللہ خاں سعدی—میں وزیر صاحب کی تقریر کے بعد اس موشن کو Press نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : So the motion is not pressed.

ARREST OF ALLAMA ABDUL HAQ M.P.A.

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the uncalled for arrest of Allama Abdul Haq, M.P.A., today as part of a wholesale campaign of victimization of the Jamaat-e-Islami in West Pakistan, the simple fact being that the said M.P.A. has been unwell since long, so much so that he has not taken any active part in the activities of the Jamaat-e-Islami since long as a Member of the Provicial Assembly inside the House, nor as an ordinary worker of the Jamaat-e-Islami outside the House on any public platform.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, motion is opposed. I need hardly take any time of the House. Similar motion has been in the past and even yesterday moved and the Honourable Chair has been pleased to ruled out of order on the simple ground that the action against them as well as against Allama Abdul Haq has been taken under the Maintenance of Public Order Ordinance 1960 in the ordinary administration of law. The Chair upheld that objection and the contention and ruled them out of order. I would respectfully submit that this is also one of the similar motions and may, therefore, be ruled out of order on that ground.

Mr. Speaker : I also reserved my ruling on this adjournment motion.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ یہ معاملہ اس معاملے سے مختلف ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ جناب وزیر صاحب عام طور پر یہ اعتراض کرتے رہے ہیں

کہ جو اقدامات یا کارروائی کیگئی ہے گورنمنٹ نےعام قانون کے تحت کی ہے اور اسے بد نیتی پر محمول نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن جو حقائق میں نے تحریک التوا میں پیش کئے ہیں اس ایوان کے جملہ ممبر صاحبان کو علم ہے ۔ اور اسی لئے وہ تمام اعتراضات جو وزیر صاحب کرتے رہے ہیں اسپر لاگو نہیں ہوتے ۔ اسکے ساتھ ساتھ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ جس دن علامہ عبدالحق صاحب کی گرفتاری عمل میں آئی اس سے ایک دن پہلے شام کے وقت وہ Peoples میں تشریف لائے اور خندان پیشانی سے فرمانے لگے کہ میں نے اپنا بستر باندھ لیا ہے میری گرفتاری متوقع ہے ۔ میں نے یہ (ایمرجنسی موشن) تحریک التوا کسی معذرت خواہی کیلئے نہیں پیش کی ۔ لیکن اس ایوان میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان ہو چکا ہے کہ وہ اس ایوان کے معزز ممبران کو وہی استحقاق دینے کیلئے تیار ہے جو استحقاقات نیشنل اسمبلی کے ممبر صاحبان کو حاصل ہیں ۔ حالانکہ ابتک اسکو قانون کی شکل نہیں دی گئی تاہم میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ ایک خاص پالیسی واضح کر چکی ہے اور اسکا اعلان ایوان میں بھی کیا جا چکا ہے ۔ اسکے علاوہ انہوں نے فرمایا ہے کہ علامہ صاحب نے جماعت میں حصہ لیا تھا ۔ میں کہتا ہوں انہوں نے پچھلے کافی عرصہ سے علیل ہونے کی بنا پر جماعت کی کارکردگی میں کوئی حصہ نہیں لیا اور اسی بنا پر وہ اس ایوان کی کارروائی میں بھی عملی طور پر کوئی حصہ نہیں لے سکے ۔

Mr. Speaker : This is discussion of facts. The member may please take his seat.

APPOINTMENT OF PUBLIC PROSECUTORS FROM BAHAWALPUR

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, acute sense of deprivation and discontentment prevailing among the residents of Bahawalpur as a result of the disclosure made by the Law Minister in answer to my Short Notice Question No. 5599, that out of total 51 persons appointed against the posts of Public Prosecutors, Additional Public Prosecutors and Assistant Prosecutors, during

the period since 15-5-55 to 8-1-64, only a single person, Mr. Maqbool Elahi, Additional Public Prosecutor hails from Bahawalpur.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the motion is opposed. The very question of the member which was answered yesterday itself shows the appointment of Public Prosecutors and Additional Public Prosecutors made in Bahawalpur since 1955. The matter is as stale, as old as the year 1955 till date. Merely because the fact that the question and answer has been given and the member has come to know of this state of affairs only yesterday, will not make the matter of recent occurrence. The occurrence has taken place years back since 1955. Therefore, my submission is that on that technical ground the matter not being recent, it may be ruled out of order. But for the information of the member I would like to add that so far as Bahawalpur is concerned, Bahawalpur has got a sessions judge and now it has got an additional sessions judge and at both places there are public prosecutors and a gentleman has been recently appointed whose name was given to the member yesterday. The number of public prosecutors in Bahawalpur will depend upon the number of courts there and the necessity and the need of Government will feel about attending to the Government work. Besides, there is no institution of A.P.P. in Bahawalpur or in Punjab. This is only peculiar to the old province of Sind. In the Punjab and Bahawalpur there can only be Public Prosecutors and Additional Prosecutors. As I have said, the present strength there according to the number of Sessions Courts is entirely manned by people from Bahawalpur. No outsider has been imported. There are a few vacancies more and although these posts go on the regional basis and regional considerations and one region tries to vie with the other I assure the Member that with regard to the appointments which are proposed to be made in the near future the claim of Bahawalpur will have its due consideration and I hope the Member will have no grievance against that. I don't think the Member will have any grouse if the recruitment is made on the basis of competition and merit and the best man gets in wherever the vacancy occurs.

Therefore, considering all aspects I would request the Member not to press this motion but to withdraw this, with the assurance that as far as possible the claim of Bahawalpur will surely have due consideration more particularly when it is undoubtedly and admittedly a backward area and the backward areas is our special responsibility so far as the policy of the Government is concerned.

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب والا ۔ جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے اور اس کے قانونی طور پر قابل بحث ہونے کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق میں اتنا عرض کروں گا کہ بالکل اسی قسم کی تحریک التوا اس ایوان میں

ایڈمٹ ہو چکی ہے جب کہ پچھلی دفعہ شیخ خورشید احمد صاحب وزیر قانون تھے اور انہوں نے میرے شارٹ نوٹس سوال کے جواب میں کچھ اعداد و شمار دئیے تھے اسی قسم کے—جہاں تک بہاول پور کا تعلق ہے اس کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا تھا اور اس پر میں نے ایک تحریک التوا اس ہاؤس میں پیش کی تھی۔ اور وہ ایڈ مٹ بھی ہوئی تھی ۔ اور بحث کے لئے بھی وقت مقرر ہو گیا تھا اور اسی قسم کی بعینہ یقین دہانی کے پیش نظر کہ آئندہ سال تلافی کی جائیگی میں نے اس تحریک التوا کو واپس لے لیا۔جہاں تک مجھے یاد ہے اور جہاں تک اس کی Admissibility کا تعلق ہے اس کے متعلق ایک نظیر موجود ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے مزید کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ۔ باقی بعض باتیں جو وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمائی ہیں میں بڑے ادب سے ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا وحدت مغربی پاکستان کے اندر ہماری اس وزارت کا ایمان ہے ۔ اگر ہے اور اگر اس کا استحکام بھی ان کے مد نظر ہے اور وحدت مغربی پاکستان چونکہ ایک آئینی حقیقت بن چکی ہے اور اس کے استحکام کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ہر علاقہ کے لوگوں کو مناسب حقوق دیدئیے جائیں ۔ بہاولپور کو سروسز میں بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ اب میں وزیر صاحب کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ اسی معاملے میں ایڈیشنل پبلک پر اسیکیوٹرز کی بھرتی ہوئی ہے ۔ بہاولپور سے بہت سے وکلا نے درخواستیں بھی دیں مگر افسوس کہ ملازمتوں میں بھرتی کرنے کا معیار یہ ہے کہ کس کے پاس وسائل اور کس کے پاس سفارشیں میسر ہیں ۔ انہوں نے مسٹر سپیکر فرمایا ہے تو میں عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر حمزہ— پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حال ہی میں محکمہ کی طرف سے لائیلپور میں جو تعیناتیاں ہوئی ہیں ۔ وہاں ان کو **پراونشل سالہ** سروس کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں جو لگائے گئے ہیں وہ دونوں افسروں کے سالے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب صدر ۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ پچھلے سال بھی اس قسم کی یقین دھانی کے پیش نظر اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ایوان کی تقدیس کو مد نظر رکھیں گے اور چونکہ یہاں وزرا کرام یقین دھانیاں کرتے ہیں میں نے تحریک التوا واپس لے لی تھی ۔ اب پھر اس قسم کی یقین دھانی وزیر قانون صاحب کر رہے ہیں ۔ اور یہ تازہ معاملات اور یہ تازہ تجربہ ان کی یقین دھانی کے خلاف ہے ۔ میں اسلئے آپ سے عرض کر رہا تھا کہ میں Merits پر نہیں جا رہا جب آپ رولنگ دیں گے تو میں عرض کرونگا ۔

چو می بینم کسے از کوئے او دلشاد می آید
فریب ازوے ز اول خوردہ بودن یاد می آید ۔

یقین دھانی تو ہو گئی تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ ایڈ مٹ فرمالیں اور اس پر بحث کی جائے کیونکہ ایک Precedent اس میں موجود ہے ۔

Minister of Law : If you permit me, Sir, I may say one sentence by way of personal explanation.

Sir, if the Member does not feel satisfied with the undertaking I have given he is well within his rights not to accept it. It is his choice. If the Member feels, that any MPA here who puts in a recommendation for an individual from his personal experience and certifies about his efficiency ; and if the Member feels that this is a 'sifarish' or recommendation which ought not to be accepted I assure him I shall not, including himself, and the appointments will be made, I assure him, entirely on merit basis. In fact by this move he will be doing more harm to his cause than good. It is now entirely upto the Chair to give a ruling.

علامہ رحمت اللہ ارشد— میرا نقصان اور جنازہ تو اس دن ہی اٹھ گیا تھا جب وحدت مغربی پاکستان معرض وجود میں آئی اور حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں آگئی ۔ تو اب میرا کیا باقی رہتا ہے جس کو آپ نقصان پہنچائیں گے ۔ ان کے دل اور زبان میں بڑا فاصلہ ہے ۔ میں نے Precedents Quote کئے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member may please take his seat now.

Now the matter proposed to be discussed in this adjourment motion is the injustice done in recruitment of the Public Prosecutors and Additional Prosecutors belonging to Bahawalpur State from 15th May 1955 up to 8th January 1964.

It has been laid down in the House of Commons Debate 1950-51 that the fact that new information has been received regarding the matter that has been continuing for some time does not in itself make that matter urgent.

Moreover in May's Parliamentary Practice 16th Edition, page 370, it is laid down that if the facts have been only recently revealed that does not make the occurrence recent.

Since the occurrence has taken place from May 1955 till 8th January 1964 it is a continuing process. The motion is, therefore, ruled out of order.

PRIVATE MEMBERS BUSINESS

RESOLUTIONS

FLOATING OF LOANS FOR DISTRICT COUNCILS FOR METALLING OF ROADS IN THEIR AREAS.

Mr. Speaker : Now Resolutions. Diwan Syed Ghulam Abbas Bukhari to move the resolution on behalf of Mr. Atta Hussain Khan.

Diwan Syed Ghulam Abbas Bukhari : Sir, I beg to move.

"This Assembly is of the opinion that the Government should float loans for the District Councils to enable them to undertake the metalling of roads in their respective areas particularly those which lie between the police stations and their Tehsil Headquarters as well as between Tehsil Headquarters and their District Headquarters.

Mr. Speaker : Resolution moved is—

"This Assembly is of the opinion that the Government should float loans for the District Council to enable them to undertake the metalling of roads in their respective areas particulary those which lie between the police stations and their Tehsil Headquarters as well as between Tehsil Headquarters and their District Headquarters.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo): Opposed.

Mr. Speaker : Yes, Diwan Sahib.

دیوان سید غلام عباس بخاری– (ملتان ۔ ۷) جناب والا ۔ یہ ایک اظہر من الشمس چیز ہے کہ ویسٹ پاکستان کی سڑکیں عموماً بہت ہی ابتر حالت میں ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری معاشرت اور ہماری ترقی کا بہت کچھ انحصار تعلیم اور دیگر ذرائع کے علاوہ ہماری آمدورفت پر ہے ۔

جناب والا ۔ ذرائع آمدورفت صرف معاشرتی نکتہ نگاہ سے ہی اہم نہیں بلکہ وہ انسانی سہولت کے لئے بھی اہم ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انسانی زندگی کا انحصار بھی اچھی شاہراہوں اور اچھی سڑکوں پر ہے ۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک یعنی امریکہ اور یورپ میں وہاں اس حد تک ذرائع آمدورفت کو اہمیت دی گئی ہے کہ آہستہ رفتار گاڑیاں اور ٹرانسپورٹ کے لئے علیحدہ پختہ سڑکیں اعلیٰ حالت میں موجود ہیں اور فاسٹ سپیڈ گاڑیوں کے لئے علیحدہ سڑکیں موجود ہیں ۔ یہاں یہ حالت ہے کہ ہماری ٹرنک سڑکیں کراچی تا لاہور تا پشاور ان میں بھی اتنے نقائص موجود ہیں کہ وہاں انہیں ہم پکی سڑکوں کا نام نہیں دے سکتے اور یہ سڑکیں ہماری انسانی زندگی اور قومی زندگی کے لئے ایک عذاب بن گئی ہیں ۔ تو جناب والا۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ اگر ہم اپنے routine funds پر انحصار رکھیں تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے ڈویژنل کونسل اور ان پی ۔ ڈبلیو۔ ڈی کے فنڈز اور گورنمنٹ کے دیگر وسائل ۱۰۰ سال میں بھی ہماری مغربی پاکستان کی سڑکوں کو پختہ نہیں کر سکتے ۔ اس کے لئے میرے علاقہ میں بے حد تکلیف ہے۔ اور میں نے سندھ میں بھی دیکھا ہے وہاں بھی بہت زیادہ ضرورت ہے ۔ اور سابقہ صوبہ سرحد میں بھی بہت زیادہ ضرورت ہے اور پنجاب کے علاقے بھی ہوں گے جن کو ضرورت ہے ۔

جناب والا ۔ وہاں کی مثال میں جناب کو بتا سکتا ہوں۔ یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے ۔ میری دو تحصیلیں لودھراں اور شجاع آباد ہیں۔ یہ ملتان کے ترقی یافتہ ایسے علاقے ہیں کہ ان میں کوئی پختہ سڑک موجود نہیں ہے۔ میرے سامنے ایک واقعہ ہوا ہے کہ ایک دفعہ اس کچی سڑک پر ایک بس سفر کر رہی تھی اس میں ایک خاتون جسکو دسواں مہینہ امیدواری کا تھا

وہ بھی سفر کر رہی تھی ۔ یہ واقعہ بڑا عجیب ہے اور افسوس ناک بھی ہے۔ کچی سڑک پر خراب بسسز کی وجہ سے ہمیں یہ واقعہ دیکھنا پڑا۔ یہ واقعہ افسوس سے میں پیش کر رہا ہوں اس قسم کے واقعات مغربی پاکستان میں بھی ہوتے ہوں گے۔ اس خاتون کو یہ تکلیف پیش آئی ۔ راستے میں وضع حمل ہوا اور اسکی موت واقع ہوگئی ۔ تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے علاقے ہی میں واقع نہیں ہوا بلکہ پورے مغربی پاکستان میں اس قسم کے بے شمار واقعات ہوں گے ۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ جب گرمیوں میں بارشیں ہوتی ہیں ہمارے پولیس سٹیشن کچی سڑکوں کی وجہ سے تحصیل ہیڈ کوارٹر یا ضلع ہیڈ کوارٹر سے کٹ جاتے ہیں اور عوام کو بسسز نہ جانے کی وجہ جو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کی سڑکیں کچی ہیں ۔ اس لئے جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کبھی بھی اپنے routine وسائل سے ۵۰ سال میں بھی پکی سڑکیں نہیں دے سکتی ۔ اس لئے میری یہ اپیل ہے کہ اگر ہمارے عوام کے فنڈز پر rely کریں تو بہت کم عرصہ میں ہم عوام کو پختہ شاہراہیں اور پختہ ذرائع آمدورفت دے سکیں گے ۔ اس کے لئے بڑی آسان سی چیز ہے۔ ہم اسے ایک منظم طریقے سے کر سکتے ہیں کہ ڈویژنل کونسل گورنمنٹ کو اپنی اپنی وہ سڑکیں جو وہ سمجھتی ہے کہ منڈی ٹاؤن کے لئے ، تھانوں کے لئے یا تحصیل ہیڈ کوارٹرز کے لئے ضروری ہوں گی ان کا تخمینہ جات بنائے ۔ اگر ایک ضلع کو ان کی سڑکوں کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے تو گورنمنٹ فارن ایڈ یا لوکل قرضوں سے ڈویژنل کونسل کو ایک کروڑ روپیہ قرضہ دے دے اور یہ ڈویژنل کونسل اپنے تھانوں میں چنگی محرروں کے ذریعہ بڑی آسانی سے ٹول ٹیکس وصول کر سکتی ہے ۔ جب کوئی موٹر گذرے تو اس بس کے اوپر مثال کے طور پر ۱۰ روپیہ لئے جا سکتے ہیں۔ موٹر کار کے اوپر پانچ روپیہ لئے جا سکتے ہیں اور ٹرک کے اوپر سات روپیہ لئے جا سکتے ہیں ۔ تو اس طریقے سے ان کا علیحدہ فنڈز ضلع کی ٹریژری میں کھول دیا جائے اور اس میں یہ رقم جمع ہوتی رہے تو میرے نظریہ سے بڑی آسانی کے ساتھ ہم یہ رقم ۱۰ سال یا پندرہ سال کے اندر گورنمنٹ کو واپس کر دیں گے ۔ اس طرح گورنمنٹ پر بھی کوئی زیادہ

بوجھ نہیں پڑے گا اور ٹول ٹیکس کے ذریعہ ضلع اپنی سڑکیں پختہ کر لے گا اور ٹول ٹیکس کے ذریعہ گورنمنٹ کو رقم بھی واپس کر دیں گے۔ وہ سڑکیں پختہ ہونگی اور وہ علاقہ زیادہ آباد ہو گا ۔

میں جناب کی وساطت سے اس بہت ہی اہم اور فوری قومی مسئلہ کے لئے ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ریزولیوشن کو پاس کریں اس سے گورنمنٹ کے فنڈز میں کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ قرضہ لیں گے اور وہ واپس کر دیں گے اس طرح ہماری معاشرتی اور ذرائع آمدورفت پر بہت اثر پڑے گا۔

پیر علی شاہ (حیدرآباد ۔ ٦)—صاحب صدر ۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے ایک معزز ممبر کے ذریعہ بہت بڑا اہم مسئلہ اور اہم ضروریات زندگی کا سوال اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہوا ہے۔

جناب والا ۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہمارے مغربی پاکستان میں خصوصاً سندھ اور فرنٹیئر میں پکا سڑک ایک نہ کہیں تو ہو سکتا ہے۔ حضور والا ۔ یہ میری آنکھوں کے چشم دید واقعات ہیں اور آپ نے کافی ایسے واقعات دیکھے ہوں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کراچی اور حیدرآباد کے درمیان میں یا حیدرآباد اور بدین کے درمیان میں کئی ٹرک کئی بسسز میں نے آنکھوں سے الٹی پڑی ہوئی دیکھی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری پختہ سڑکیں جو کہی جاتی ہیں وہ بھی اتنی تنگ ہیں کہ اگر کسی ٹرانسپورٹ کا آپس میں کراس ہو تو over take کرنا اتنا مشکل پڑ جاتا ہے کہ دوسری ٹرانسپورٹ کو کچے میں جانا پڑتا ہے۔ جہاں وہ skid یا سلپ کرکے نیچے جا پڑتی ہیں بالکل اوندھی پڑ جاتی ہیں ۔ ایسے حادثات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ کئی بسسز اور ٹرک میں نے الٹے پڑے ہوئے دیکھے ہیں ۔ اس وقت سے میں اپنے فاضل ممبر، کیونکہ دوست کہنا ممنوع ہو چکا ہے ۔ ہمارے ڈپٹی سپیکر کی رولنگ ہے .....

مولانا غلام غوث—اب جائز ہو گیا ہے۔

پیر علی شاہ—اچھا اگر جائز ہوگیا ہے تو میں اپنے دوست کے ریزولیوشن

کی پر زور تائید کرتا ہوں ۔ براہ کرم اس طرف توجہ دیں اور ہماری شاہراہیں پختہ ہونی چاہئیں ۔ لیکن بات یہ ہے اور میں اپنے Concerned Minister سے اپیل کروں گا کہ ہمارے جو کنٹریکٹر ہیں .....

Mr. Speaker : What word has the member used in respect of the Minister? Did he say. کم سن منسٹر

پیر علی شاہ—میں نے Concerned Minister یعنی متعلقہ وزیر کہا ہے ۔ جو وزیر روڈ اور ٹرانسپورٹ سے تعلق رکھتا ہے اس سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضور والا ۔ میں نے یہ سنا ہے کہ مشینری سے رستے بنائے جاتے ہیں اس پر ۲۰ روپیہ مکعب فٹ خرچ ہوتا ہے اگر کنٹریکٹ بیسس پر کسی کنٹریکٹر کو دیا جاتا ہے تو وہ ۱۶ روپیہ فی مکعب فٹ خرچ ہوتا ہے لیکن اندازہ یہ کیا گیا ہے ان ۱۶ روپیہ فی مکعب فٹ جب ہم تخمینہ بناتے ہیں تو صحیح معنوں میں ۱۶ روپیہ خرچ نہیں ہوتے ۔ اگر دیکھ بھال کی جائے اور صحیح معنوں میں ۱۶ روپیہ خرچ ہوں تو ۱۶ روپیہ فی مکعب فٹ خرچ کافی ہے اور ہماری سڑک بھی ۱۶ روپیہ میں اچھی بن سکتی ہے۔ لیکن ہمارے جو کنٹریکٹر ہیں وہ ایمانداری سے کام نہیں لیتے وہ بہت گھٹیا مٹیریل ڈالتے ہیں اور حالت یہ ہوتی ہے کہ جو راستہ بناتے ہیں وہ ایک سال کے اندر اندر خراب ہو جاتا ہے۔

جناب والا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے دوست کے ریزولیوشن کی پر زور تائید کرتا ہوں ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور— On a Point of Order, Sir جناب والا ۔ کونسل لیگ والوں میں سے یہاں اس وقت کوئی موجود نہیں ۔ کیا انہوں نے بائیکاٹ کر دیا ہے ؟ یا وہ کہیں چلے گئے ہیں ؟ آخر کیا بات ہے ؟

Mr. Speaker : I can't say anything about that. This is no point of order.

راجہ غلام سرور (راولپنڈی-۲)—جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں زیر غور تجویز پر چند گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

سب سے پہلے میں جناب دیوان صاحب کی خدمت میں یہ گلہ کرتا ہوں کہ انہوں نے کہوٹہ، مری اور ضلع ہزارہ کے ملحقہ علاقوں کے سوا تمام پسماندہ علاقوں کا نام لیا ہے۔ یہ ایسے علاقے ہیں جہاں جاکر وہ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں کےعوام کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے ابتدائی اجلاس میں اس ایوان میں عرض کیا تھا کہ ہمارے علاقے کیلئے ایک سب کمیٹی تجویز کی جائے جو وہاں کےعوام کی مشکلات کا اندازہ لگائے ۔ تو اس سے میری مراد یہی تھی کہ ہمارےبہت سے دوست اپنے اپنے علاقے کی پسماندگی وہاں بجلی اور پانی کے نہ ہونے سے ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن میں ایک ایسے بد نصیب علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں بھوک اور سردی کی وجہ سے اموات واقع ہو رہی ہیں ۔ میں نے اس وقت یہ عرض کی تھی کہ اس معزز ایوان کے تمام معززین میں سے ایک سب کمیٹی تشکیل کی جائے جو صوبہ کے پسماندہ علاقوں کا معائنہ کرے ۔ اور وہ سب کمیٹی خاص طور پر مری کے علاقہ کا آج کل دورہ کرے ۔ تاکہ ان کو پتہ چلے کہ وہاں کےغریب عوام آج کل جب کہ پانچ چھ فٹ برف پڑی ہوتی ہے۔ وہاں کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ مال روڈ یا بر لب سڑک رہنے والے لوگوں کی زندگی دیہاتیوں کی زندگی کے بالکل بر عکس ہے۔ میرے علاقے کے دیہاتیوں کے حالات اس قدر ناگفتہ بہ ہیں کہ سردی کےموسم میں انہیں اکثر پانچ پانچ چھ چھ دن فاقہ کشی سے زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔ اور خاص کر اس موسم میں اگر بد قسمتی سے کہیں کوئی موت واقع ہو جائے تو وہ ایک دوسرے کی خبر گیری تک نہیں کر سکتے ۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ کوئی ہمارے مرنے میں شریک ہو سکتا ہے اور نہ ہماری شادیوں میں ۔

اسی طرح جناب والا ۔ دوسری تحصیل کہوٹہ ہےجہاں بارش کے موسم میں ذرائع آمدورفت بالکل مسدود ہو جاتے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے اپنی ایک سابقہ تقریر میں عرض کیا تھا ۔ ساری تحصیل میں صرف ایک کہوٹہ پنجال

روڈ پکی ہے اور باقی تمام تحصیل میں کوئی پکی سڑک نہیں۔ تحصیل کہوٹہ میں کچی سڑکیں ہیں لیکن مری کے ملحقہ علاقے میں کوئی سڑک نہیں۔ اور جیسا کہ محترم عباسی صاحب نے فرمایا ہے اگر تحصیل کہوٹہ کی وہ سڑکیں جو عرصہ بیس سال سے کچی ہیں۔ اگر حکومت ان پر تھوڑی سی توجہ دے کر انہیں پختہ کر دے تو عوام ان سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس وقت ذرائع آمدورفت کی حالت یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے تحصیل کہوٹہ میں تحصیل کی حاضری کیلئے جانا ہو تو وہ بیس پچیس میل کا چکر کاٹ کر راولپنڈی سے ہو کر تحصیل کہوٹہ جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ یہی حالت نیتراڑ کے علاقے کی ہے۔ اگر کوئی شخص تحصیل کی حاضری کیلئے جائے تو اسے راولپنڈی سے بیس پچیس میل کا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ اس لئے جناب کی وساطت سے جناب جنیجو صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایسے علاقے میں خود جا کر عوام کی حالت خود ملاحظہ فرمائیں۔ اور ان پر خاص مہربانی فرما کر ان کی طرف حکومت کی توجہ دلائیں۔ تاکہ اسے پتہ چلے کہ پاکستان میں ان لوگوں کو بھی موٹروں پر چڑھنے کا شوق ہے۔ ان کو بجلی کی بھی ضرورت ہے اور دیگر چیزوں کی بھی۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں سب سے پہلے آٹے اور ذرائع آمدورفت کی ضرورت ہے۔

اسکے بعد جناب وہاں طبی سہولتیں بھی بالکل نہیں۔ آخر میں میں اس تجویز کی حمایت کرنے کے ساتھ اس میں تھوڑی سی ترمیم بھی کرونگا۔ اور وہ یہ کہ جہانتک ٹیکسوں کا تعلق ہے۔ تو وہ اگر امیر علاقوں پر لگائیں تو کوئی بات نہیں۔ لیکن ہمارا علاقہ بھوک اور غربت کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ وہ کسی قسم کا ٹیکس ادا کر سکے۔ لہذا میں ان گذارشات کے ساتھ اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی (ہزارہ - ۱) — صدر گرامی۔ میرے فاضل اور واجب الاحترام دوست سید غلام عباس صاحب نے اس ریزولیوشن کو اس ایوان کے سامنے پیش کرکے کسی حد تک احسان کیا ہے۔ لیکن اگر

وہ اس ریزولیوشن کو ترتیب دیتے وقت مغربی پاکستان کے ہر کونے پر نگاہ دوڑا لیتے اور اس کے بعد اسے اپنے ڈویژن تک ہی محدود رکھتے یا زیادہ سے زیادہ سابقہ پنجاب تک کر دیتے جہاں سڑکوں کے جال بچھے ہوئے ہیں اور وہاں ذرائع آمدورفت کی عظیم سہولتیں حاصل ہیں ۔ تو میں اس ریزولیوشن کی پر زور تائید کرتا اور کہتا کہ وہ کیا واقعات اور وجوہات ہیں جن کی بنا پر حکومت ان سڑکوں کو پختہ کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ یہاں مجھے ایک مقولہ یاد آ گیا ۔ وہ میں ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ بقول شخصے ایک دفعہ کسی جگہ قحط رو نما ہوا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری—On a Point of Order, Sir.
جناب والا۔ میں آپ کی اجازت سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں شاید ان کو یاد نہیں رہا ۔ میں نے یہ ریزولیوشن کسی خاص علاقے کیلئے پیش نہیں کیا ۔ بلکہ سارے مغربی پاکستان کے لئے اور بالخصوص ان علاقوں کیلئے کیا ہے جہاں کچی سڑکیں ہیں اور ان کو پختہ کرنے کیلئے کیا ہے۔ اس میں کسی خاص ڈویژن یا علاقے کی سڑکوں کا ذکر نہیں ۔

Mr. Speaker : That is not a point of order but a clarification.

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی—صدر گرامی ۔ سب یہی کہینگے کہ یہ ریزولیوشن صرف ان علاقہ جات تک محدود ہونا چاہئے تھا جہاں کچی سڑکیں موجود ہیں ۔ جہانتک میرے فاضل دوست کی اس تجویز کے پیش نظر ان کے اپنے ڈویژن کا تعلق ہے جہاں کچی سڑکیں ہیں ۔ میں اس کی پر زور تائید کرتا ہوں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ بقول شخصے ایک دفعہ قحط نمودار ہوا ۔ کسی نے پوچھا کہ کیا بات ہے ۔ کہا کہ قحط ہے۔ تو اس سننے والے نے کہا اگر قحط ہے تو تم دودھ اور چاول کیوں نہیں کھاتے ۔

صدر گرامی ۔ میں آپ کی توجہ ان علاقوں کی طرف دلاتا ہوں جہاں سڑکیں پختہ کرنا درکنار ، لوگوں کے چلنے کیلئے راستے تک موجود نہیں ۔

کیا ایک ایسے ریزولیوشن کے ذریعے ایسے علاقوں کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو دعوت دیتا ہوں ۔ جیسا کہ میرے فاضل بھائی راجہ غلام سرور صاحب نے فرمایا ہے۔ میں بھی ان کی قربت کی وجہ سے حقائق پیش کرنے کیلئے تیار ہوں ۔ وہ ہمارے ساتھ آئیں اور چل کر دیکھیں کہ اس مغربی پاکستان میں ایسے علاقے ہیں اور ان میں ایسی آبادی بھی ہے جن کی تعداد لاکھوں افراد پر مشتمل ہے جن کے پیدل چلنے کیلئے بھی راستے موجود نہیں ۔ جن کو روز مرہ اپنے روزگار کی تکمیل اور اپنے بچوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے کیلئے پچیس تیس میل کی مسافت طے کرکے ان کیلئے آٹا مہیا کرنا پڑتا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن انکی کوئی خدمت نہیں کر سکتا اور اگر وہ اب اس ریزولیوشن میں ترمیم کر لیں ۔ یا اگر اب اس میں یہ ترمیم ہو سکتی ہو کہ جہاں سڑکیں پختہ کرنے کی ضرورت ہو وہاں پختہ کی جائیں ۔ جہاں سڑکوں کی تعمیر کی ضرورت ہو وہاں تعمیر کی جائیں ۔ تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی سطح پر کام ہو سکتا ہے۔

صدر گرامی ۔ اس ضمن میں مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا ہے۔ میں وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ کسی غریب آدمی کی ایک امیر آدمی کے ساتھ دوستی ہو گئی (جس طرح کہ ہماری ہو گئی ہے) تو اس امیر آدمی نے اس غریب کو کہا کہ آپ میرے غریب خانے پر چل کر روکھی سوکھی جو کچھ بھی حاضر ہو ، تناول فرمائیں ۔ جب وہ غریب آدمی اس کے گھر گیا ۔ اور اس نے اس کا غریب خانہ دیکھا تو وہ حیران رہ گیا۔ کہ یہ غریب خانہ ہے۔ دراصل وہ ایک محل تھا (ہمارے گورنمنٹ ہاؤس کی طرح) اور جب وہ روکھی سوکھی کھانے کے لئے اندر گئے تو وہ سب Roasted chickens تھے ۔ تو وہ حیران ہو کر چکر میں پڑ گیا کہ یہ ان کا غریب خانہ ہے اور یہ روکھی سوکھی ۔ (ہمارے دیوان صاحب ہمارے علاقے میں تشریف لائیں۔ وہ بھی روکھی سوکھی کھانے والے ہیں) تو اس غریب نے سوچا کہ اب میں اسے کس طرح دعوت دوں ۔ اگر وہ گھر اور کھانا

اس کے لئے غریب خانہ اور روکھا سوکھا تھا تو پھر میرا گھر اس کے لئے کیا ہے۔ بڑی سوچ بچار کے بعد اس نے اس امیر آدمی کو کہا کہ قبلہ آئیے میرے قبرستان پر چلکر کچھ گوبر وغیرہ تناول فرمالیں ۔ اس نے کہا اگر وہ روکھی سوکھی تھی تو پھر یہ گوبر ہی ہے۔ تو ایک عام ریزولیوشن ڈرافٹ کرتے وقت آپ ہمارے حقوق اور حالات کو بھی پیش نظر رکھتے ۔ میں اس ریزولیوشن کی اس حد تک تائید کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کے علاقے اور حالات کا تعلق ہے یہ ریزولیوشن درست ہے لیکن جہاں تک ہمارے علاقے اور حالات کا تعلق ہے یہ ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔

مسٹر حمزہ—(لائل پور-٦) جناب سپیکر۔ میں اس ریزولیوشن کی حمایت میں چند معروضات پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ جس طرح انسانی زندگی کے لئے جسم میں خون کی رگوں کو اہمیت حاصل ہے اسی طرح ملکی معیشت میں ذرائع آمدورفت کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ ہمارا ملک صنعتی ترقی کے مختلف مراحل طے کر رہا ہے اور اس کے علاوہ فی الحال جیسا کہ آپ کو علم ہوگا ہمارے ملک کی معیشت زیادہ طور پر زراعت پر منحصر ہے میں سمجھتا ہوں کہ صنعتی اور زرعی ممالک کے لئے ذرائع آمدورفت کی اہمیت اور اچھے ذرائع آمدورفت یکساں ضروری ہیں۔ جہاں تک زراعت کا تعلق ہے محض زرعی اجناس کا کاشتکار کے کھیت یا اس کے گاؤں سے منڈی تک لے جانا ایک بہت ہی اہم کام ہے اور اس کا کاشتکار کے وسائل پر کافی اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ اچھے ذرائع آمدورفت کی موجودگی میں کاشتکار کی پیداوار منڈی سے آسانی تک پہنچ جائیگی اور اس کو پیداوار کی اچھی اور مناسب قیمت میسر آ جائیگی۔ اور اسی طرح اسے یہ سہولت بھی ہوگی کہ وہ آسانی سے منڈی تک آ جا سکے گا اور اس طرح اسے روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کی قیمتوں کا بھی پتہ چلتا رہے گا۔ اس ریزولیوشن کی اہمیت ضلع لائلپور، منٹگمری، گوجرانوالہ یا سابق پنجاب کے ان اضلاع میں جن کے بارے میں یہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ developed ہیں، انتہائی زیادہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے ایک یونٹ معرض وجود میں آیا ہے حالانکہ گورنمنٹ کی یہ اچھی پالیسی ہے کہ ان علاقوں

پر جن کے ذرائع آمدورفت بہت کم ہیں زیادہ توجہ مبذول کی جائے۔ اور ان کے لئے زیادہ (Provisions) رقومات مختص کی جائیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو علم ہوگا کہ سابق پنجاب میں بھی ہمارے ذرائع آمدورفت کسی لحاظ سے بھی تسلی بخش نہیں ہیں۔ اب اس علاقے کی رہنے والی آبادی کو جب سے گورنمنٹ نے اپنے وسائل کو زیادہ تر کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف لگانا شروع کیا ہے۔ بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہمارے علاقوں کی ترقی بالکل رک گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ہم ان علاقوں کو مقابلتاً ترقی یافتہ کہہ سکتے ہیں لیکن اگر ان علاقوں کا مقابلہ دوسرے ترقی یافتہ ممالک سے کیا جائے تو ان کے مقابلے میں ہم انتہائی غیر ترقی یافتہ علاقوں میں شمار ہوں گے۔ اس لئے جبکہ صوبائی حکومت اپنے زیادہ تر فنڈز اور وسائل مقابلتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کے اوپر خرچ کر رہی ہے میرے لئے اس ریزولیوشن کی حمایت کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر اضلاع کے اندر سڑکیں بنانے کے لئے جو قرضہ جات دئیے جائیں گے تو اس کا تمام تر بوجھ ان ہی اضلاع پر ہوگا اور خصوصاً ضلع لائلپور میں کہ جہاں بہترذرائع آمدورفت کی انتہائی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک علاقے میں جہاں پختہ سڑکیں نہ ہوں وہاں پختہ سڑکیں بن جائیں تو ان سڑکوں پر جو رقم خرچ ہو گی وہ اس علاقہ کے اجناس کی قیمتوں میں اضافے کی صورت میں ایک ہی سال میں وصول ہو جائیگی اور اگر وہاں پر ٹرانسپورٹ کمپنیاں جولاریاں چلائینگی ان سے ٹول ٹیکس وصول کیاجائے تو اس کا بوجھ عام انسان پر بھی نہ پڑیگا۔ چونکہ زیادہ تر آبادی زراعت پیشہ ہے ان کی پیداوار کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہو گا اور ٹول ٹیکس کا بوجھ ان پر نہیں پڑیگا۔ مزید برآں آپ کو اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی تمام ذی شعور آبادی کو اس کا علم ہوگا کہ ہمارے ملک میں ایسے وسائل موجود نہیں ہیں کہ ہم اپنی ضرورت کے مطابق اپنے ملک کے اندر ریل کی پٹڑی بچھا سکیں کیونکہ لائنیں بچھانے کے لئے ہمارے پاس ضروری مقدار میں لوہا نہیں ہے۔ اور حسب ضرورت اور مناسب قیمت پر لوہا میسر نہ آنے کی وجہ سے

ہم ریل کی پٹڑی نہیں بچھا سکتے - ریل اور سڑک ہی دو ایسے ذرائع آمدورفت ہیں جو اس ملک کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہو سکتے ہیں چونکہ وہ زیادہ مہنگے نہیں ہیں اور جہاں تک ہوائی جہاز کا تعلق ہے اجناس کے لانے لے جانے میں اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور عام آبادی بھی اس میں سفر نہیں کر سکتی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ حزب اقتدار والے برا نہ منائینگے کہ اگر مزید سڑکیں بنا دی جائیں تو بس کمپنیوں کے بنانے اور اپنی پارٹی کو نوازنے کے لئے اور انہیں Route permits دینے کی بھی گنجائش نکل آئے گی۔ اگر گورنمنٹ اس پر غور کرے تو پبلک کو بھی اس سے فائدہ ہوگا - *********

Mr. Speaker : The member may please withdraw his remarks.

آپ نے یہ جو آخری فقرہ بولا ہے اس کو واپس لیں -

مسٹر حمزہ— میں اسے واپس لیتا ہوں ----

Mr. Speaker : These remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ— میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا ہر ذی شعور شہری عام طور پر جانتا ہے کہ یہ Route permits اور لائسنس ایسے ذرائع ہیں کہ ان سے بہت سے لوگوں کو نوازا جا سکتا ہے اور ان کو نواز کر اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے-- --

Minister of Basic Democracies : Permits have nothing to do with this resolution.

Mr. Speaker : Please be relevant.

مسٹر حمزہ— اس لئے میں گورنمنٹ سے توقع کرتا ہوں کہ وہ اس ریزولیوشن کو خوش آمدید کہے گی -

*Expunged as ordered by the Speaker.

Minister of Basic Democracies : Please ask him to wind up because sufficient discussion has taken place.

Mr. Speaker : There is no closure motion.

مسٹر حمزہ— اس کے ساتھ ساتھ وہ کچی سڑکیں جن پر اس وقت لاریاں چل رہی ہیں وہ کرایہ کی شرح پختہ سڑک کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جب پختہ سڑکیں بن جائینگی تو ٹول ٹیکس ملا کر بھی جو کرایہ ہوگا کچی سڑک پر کرایہ کی شرح سے وہ یقینی طور پر بہت کم ہوگا۔

اس کے علاوہ کچی سڑکوں پر لاریوں کی ٹوٹ پھوٹ بہت زیادہ ہوتی ہے ہمارے ملکی وسائل انتہائی محدود ہیں اور یہ ٹوٹ پھوٹ گڈوں کی ہو یا لاریوں کی اس سے ہماری قوم کو اور ہمارے ملک کو بہت بڑا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اگر پختہ سڑکیں بن جائیں تو لازمی طور پر ملک کو زیادہ ٹوٹ پھوٹ سے جو نقصان پہنچ رہا ہے کافی حد تک کم ہو جائیگا۔

ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن ہمارے قومی مفاد کے لئے انتہائی مفید ہے۔ میں اس کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور گورنمنٹ سے توقع کرتا ہوں کہ اس کے راستے میں روڑے نہ اٹکائیگی۔

راؤ خورشید علیخان — (منٹگمری - ۳) جناب والا - ایک ملک کی ترقی کے لئے پختہ سڑکوں کا ہونا انتہائی ضروری ہے اور اس معاملے میں کسی شخص کو بہر حال کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سیاسی لحاظ سے انتظامی لحاظ سے یا کاروباری ترقی کے لحاظ سے پختہ سڑکوں کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں میں ایک منٹ میں اپنے علاقے کی سڑکوں کی بدحالی کی کی طرف توجہ لانا چاہتا ہوں کہ جو سڑکیں پارٹیشن سے پہلے پختہ تھیں وہ پارٹیشن کے بعد اس بری طرح سے انہیں نظر انداز کیا گیا ہے کہ وہ اب خام سڑکوں سے بھی بد تر ہیں اور شہریوں کو انتہائی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سٹیشنوں سے رجوع کرنے میں یا دوسرے ہیڈ کوارٹروں سے رجوع

کرنے میں اور میں اس سلسلہ میں اوکاڑہ اور ریناله کی جو خام سڑکیں ھیں ان کی طرف توجه دلاتا ھوں ۔

اس کے علاوہ جناب سپیکر ۔ آپ کے توسط سے ایک بات میں ذمه‌داروں تک پہنچانا چاھتا ھوں که جہاں ایک ملک کی ترقی کے لئے پختہ سڑکوں کا ھونا ضروری ھے اس سے کہیں زیادہ ضروری یہ بات ھے که اس ملک کے شہریوں کے دماغوں کو پختہ بنائیں اور پختہ بنانے کی کوشش کی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری سلطان محمود)صاحب صدر۔ دماغوں کو پختہ کرنے کے لئے معزز ممبر کو کوئی اور ریزولیوشن لانا چاھئے ۔ اس ریزولیوشن میں تو دماغوں کو پختہ کرنے کے لئے کچھ گنجائش نہیں ھے ۔

راؤ خورشید علیخان— جناب سپیکر ۔ یہ ثبوت ھے اس بات کا که ******ورنه یہ بات نه ھو ۔

مسٹر سپیکر— راؤ خورشید علیخان یہ ریمارک آپ Withdraw کریں ۔

راؤ خورشید علیخان— بہت اچھا جناب ۔ میں Withdraw کرتا ھوں ''حکم حاکم مرگ مفاجات'' ۔

Mr. Speaker : And these remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

راؤ خورشید علی خاں— جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے آپ کی وساطت سے یہ عرض کرونگا که دراصل میں اس ھاؤس کے ڈیکورم اسکی سنجیدگی کو بد مزہ کرنے کی بات ھی بری سمجھتا ھوں ۔

Mr. Speaker : No discussion about that. Please be relevant to the resolution and discuss that.

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

راؤ خورشید علی خاں— میں جناب والا۔ آپ سے یہ عرض کر رہا تھا کہ شاید میرے دوستوں میں سے کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنا چاہتا ہوں۔ میں ممبران سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں اور میں پوری سنجیدگی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں مجھے پورا احساس ہے کہ اس معزز ایوان کا ایک ایک منٹ بڑا قیمتی ہے۔ اسکے ساتھ ہی جناب والا۔ میں آپ سے خصوصاً یہ درخواست کرونگا کہ ایک مسئلہ جو ایوان کے سامنے پیش ہوتا ہے اگر ایک آدمی دیدہ و دانستہ Irrelevant نہیں بننا چاہتا بلکہ اپنے دماغ کی صلاحیتوں کے لحاظ سے اسپر اظہار رائے کرنا چاہتا ہے تو میں یہ درخواست کرونگا کہ مجھ پر وہ پابندی عائد نہ کی جائے۔

Mr. Speaker : Please be relevant to the resolution.

راؤ خورشید علی خاں—جناب والا۔ میں Irrelevant نہیں تھا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جسطرح پختہ سڑکوں کی ضرورت ہے اسی طرح پختہ دماغوں کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اسلئے میں بصد ادب گذارش کرونگا کہ پختہ ذہن ہونیکی تلقین کرنا Irrelevant نہیں ہے ورنہ میں بیٹھ جاؤنگا۔

I will withdraw from here.

Mr. Speaker : That is irrelevant so far as this resolution is concerned.

راؤ خورشید علی خاں — میں جناب والا۔ آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں صحیح دماغوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ (اتنی دیر میں تو میں اپنی آدھی تقریر ختم کر چکا ہوتا) بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا آپ کی خدمت میں کہ ہمارے ملک کا جو Development ہے اگر وہ Harmonious طریقہ پر نہیں ہوگا تو ہم اپنی زندگی کے Shape کو سنوار نہیں سکیں گے۔اور اس ملک کی گاڑی کو صحیح راستے پر نہ پہونچا سکیں گے اور منزل مقصود پر نہ پہونچا سکیں گے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ جناب والا۔ کہ سڑکوں کی پختگی کے منصوبے کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اسبات کی کوشش کرنی چاہئیے کہ کس قسم کے حالات پیدا کئے جائیں کہ جو

لوگ اور جو افراد . . . .

Mr. Speaker : You are again not relevant. Please be relevant to the resolution.

راؤ خورشید علی خاں— جناب میں نے پختہ سڑکوں کی بات کہی ہے۔ اچھا میں اس پوائنٹ کو چھوڑتا ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) صاحب صدر——
راؤ خورشید علی خاں — پختہ سڑکوں کے ساتھ یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ جو اس ملک کا نظریہ ہے اسکو پختہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر — آپ Irrelevant نہ ہوں ۔

The member may please take his seat.

راؤ خورشید علی خاں— جناب آپ اسبات پر بھی روک رہے ہیں۔ میں یہ التجا کر رہا ہوں کہ ہم سب کو ملکر نظریہ مملکت کو پختہ کرنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : The member is not relevant to the resolution. He should better take his seat.

راؤ خورشید علی خاں — جناب ہمیں پختہ سڑکوں کی بھی انتہائی ضرورت ہے اور پختہ نظریے کی بھی ضرورت ہے۔ میں نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Rao Sahib may please sit down.

راؤ خورشید علی خاں — اچھا میں اس پوائنٹ کو بھی چھوڑتا ہوں ۔ اگر میں Irrelevant بات کروں یا جس جس بات کو آپ کہیں گے کہ یہ Irrelevant ہے میں اس کو چھوڑدونگا ۔ I will come to my next point

مسٹر سپیکر — تالپور صاحب تشریف رکھئے ۔

راؤ خورشید علی خاں— جناب والا ۔ اس قسم کے repercussions ہوتے ہیں ۔ میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم یہاں پختہ سڑکوں کی بحث کر رہے ہیں جو انتہائی ضروری بات ہے اسکے متعلق پچھلے دنوں سے ہمارے سامنے عجیب تاثرات آئے ہیں اور یہ عجیب ملک ہے کہ خام سڑکوں کو پختہ بنایا جا رہا ہےلیکن شریعت کی جو شاہراہ ہے اسکو برباد کیا جا رہا ہے۔

Mr. Speaker : The member is again irrelevant. I cannot allow him to proceed like that.

Minister of Basic Democracies and Local Government : Sir, I would again submit that sufficient debate has taken place and.....

Mr. Speaker : I have already pointed out that unless there is a closure motion, I am helpless.

Minister of Basic Democracies and Local Government : Sir, I beg to move :

That the question be now put.

Mr. Speaker : Now I put the closure motion.

The question is—

That question be now put.

(*The motion was carried*).

بیگم جہاں آرا شاہنواز—پوائنٹ آف آرڈر۔ صدر محترم ۔ مجھے آپکی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے کہ میں بڑے اطمینان سے اس ریزولیوشن پر تقریریں سن رہی تھی ۔ یہ ایک نہایت اہم ریزولیوشن تھا اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جاتی تو کم از کم آدھ یا پون گھنٹہ چاہئے تھا ۔کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ذرائع آمد و رفت ایسی چیز ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اور جہاں تک روپیہ فراہم ہو سکے انکے ہاتھ میں دیا جائے ۔ تو حالت یہ ہے کہ آج پرائیویٹ ممبران کا دن ہےاور اگر ایسا ریزولیوشن لایا جائے اور اس اظہار خیال کے لئے صرف پانچ سات یا دس منٹ ملیں تو اس سوال کے الف ب اورت پر روشنیڈالنےمیں خرچ ہو جاتے ہیں ۔ اور

انسان کچھ نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر—بیگم صاحبہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—This is a point of order صدر محترم ۔ اگر ان ریزولیوشنوں پر اتنا تھوڑا وقت دیا جائیگا توکچھ بھی نہیں ہو سکتا ۔ آپ برائے مہربانی اس کا انتظام کریں ۔

Mr. Speaker : This is no point of order. I have accepted the closure motion.

Minister of Basic Democracies and Local Government : Sir, as far as I could understand the resolution, the contention.....

میجر سلطان احمد خاں—پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ آپ جب فیصلہ کر چکے ہیں تو میں اس کو ہر صورت میں ماننے کے لئے تیار ہوں مگر مسئلہ کچھ ایسا ایوان میں پیش ہو گیا ہے کہ جسکا شکار میرا ضلع بھی ہو چکا ہے اگر آپ..... (قطع کلامی)

Mr. Speaker: No.

مسٹر عبدالرازق خاں—جناب وزیر صاحب اس کی وضاحت کر رہے ہیں ۔ ایک منٹ مجھے دیدیں ۔

Mr. Speaker : After the closure motion, he has got the right to reply. I am helpless.

مسٹر عبدالرازق خاں—لیکن جناب میں بولنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : That would be a breach of rules. (interruptions) Order please.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Muhammad Khan Jancjo) : Sir, as far as the resolution is concerned, I have opposed it as a whole for the reason that the mover has demanded that loans should be advanced to the District Councils to construct the pucca roads and connect the tehsil headquarters and the thanas with the District headquarters.

Sir, so far as connecting of thanas and the tehsil headquarters with the District headquarters is concerned, I fully agree to that, and we have already

planned out, and necessary steps have already been taken in that respect, that all the tehsil headquarters and the thanas should be connected with pucca roads. Previously as it was Sir, the income of the district councils was limited and it was not possible for the district councils to construct pucca roads from their own resources. (Interruptions).

Mr Speaker : Rao Sahib may please be attentive.

Minister of Basic Democracies and Local Government : The problem was realised and this is the first year that we have allocated ten crores of rupees under the Rural Works Programme, and the amount has been distributed to each district and definite directions were given that most of the amount should be spent to construct the link roads, and give clean water for drinking purposes.

Sir, it will be seen that the allocation made varies from district to district according to population. It goes up from 15 lakhs to about 40-45 lakhs even to each district. Sir, this is the first year that we have allocated these funds to the district councils. So far the results that I have been receiving, and in some of the districts which I have visited myself, I am satisfied with the progress, towards the development in the interior of the districts. Particularly, to connect the roads with the district headquarters we have already issued instructions that most of the funds should be allocated from these funds for the construction of these roads. Next year we have already planned out that the amount which is allocated this year, i.e. ten crores, will be twenty crores. This amount will be spent for the rural development of the district, and the majority of it will be on the construction of linking roads.

Sir, as it has been proposed that the loan should be given to the district councils, I don't think after this allocation it will be advisable that the loan should be given to the district councils, and they should construct roads from the loan, which ultimately they have to repay back to the Government. Now what we should do is to see that the amount, which is allocated under the Rural Works Programme, is properly utilised. With your cooperation I am sure that your constituencies and the interior of the districts will be properly connected with the district headquarters within the next five years. We have already allocated 100 crores of rupees, and according to that allocation, each district in the Third Five Year Plan will be getting from one crore to about three crores of rupees. I think after this allocation, there should be no reason for the mover to still insist that we should give a loan to the district councils and from that the roads should be constructed. I hope the mover will be satisfied with my explanation and will withdraw his resolution.

دیوان سید غلام عباس بخاری—جناب والا۔ محترم وزیر صاحب کے جواب سے جو کچھ کہ میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ انہیں ڈسٹرکٹ کونسلوں کو قرضہ جات دینے سے کچھ اختلاف ہے ۔ یہ بہت اہم ریزولیوشن ہے اور اس کا تعلق ہمارے پورے صوبے سے ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ انکا اعتراض قرضہ جات کے متعلق ہے تو میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ اگر قرضہ جات کا لفظ اڑا دیں اور اس کے بعد ریزولیوشن کو اس فارم میں دیدیا جائے جس میں کہ میں اب پیش کرنا چاہتا ہوں اور انکو اعتراض نہ ہو تو اس کو پاس کر دیا جائے ۔ اور اس کا Credit ہاؤس کو ہوگا اور جناب کی وساطت سے میں اپیل کروں گا کہ ہاؤس اس کو پاس کر دے۔ انکو اعتراض صرف قرضہ جات پر ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)— پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ کیا ریزولیوشن میں اس سٹیج پر جب کہ Closure موشن ہو چکی ہے کوئی ترمیم پیش کی جا سکتی ہے؟

مسٹر سپیکر— کسی ترمیم کے لئے دو دن کا نوٹس ہونا چاہئے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری—جناب والا۔ ان حالات میں وزیر صاحب کی یقین دھانی کے بعد میں یہ ریزولیوشن واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Has the member leave of the Assembly to withdraw his resolution ?

Voices : Yes, by all means.

Mr. Speaker : The resolution stands withdrawn.

PROPRIETORY RIGHTS FOR LESSEES OF BARA LANDS IN ALL COLONY DISTRICTS

Mr. Speaker : Next resolution is from Mr. Muhammad Amin Khan, who has authorised Nawabzada Ghulam Qasim Khan to move it on his behalf.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : Sir I move—

This Assembly is of the opinion that original lessees of Bara Lands of all Colony Districts should be given proprietory rights over the half shares resumed by the Government at a reasonable price payable in easy instalments instead of selling the same in open auction.

Mr. Speaker : The resolution moved is—

This Assembly is of the opinion that original lessees of Bara Lands of all Colony Districts should be given proprietory rights over the half shares resumed by the Government at a reasonable price payable in easy instalments instead of selling the same in open auction.

Minister of Revenue : Opposed, Sir.

نواب زادہ غلام قاسم خاں (ملتان - ۱)—جناب سپیکر - محرک نے یہ ایک ناخوشگوار سا کام میرے ذمہ کیا ہے جسکو حکومت Oppose کر رہی ہے میں کوشش کروں گا کہ اس کو خوشگوار بنا سکوں تاکہ اگر گورنمنٹ اس کو منظور نہ بھی کر سکے تو کم از کم اس بارہ میں مجھے کوئی یقین دہانی دیدیں گے -

جناب والا - یہ ریزولیوشن مارچ ۱۹۶۳ میں بھی اس اسمبلی میں پیش ہوا تھا اور اس وقت بھی بہت سے معزز ممبران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ درحقیقت ریزولیوشن کا تعلق ان لوگوں سے ہے جن کو ۴۶-۱۹۴۵ میں غیر آباد زمینیں کچھ شرائط پر آباد کرنے کیلئے دی گئیں تھیں - جناب والا۔ اس کے متعلق چونکہ پچھلے سیشن میں بھی بہت کچھ کہا جا چکا ہے میں صرف اس وقت سے لیکر آج تک جو اس سلسلے میں گورنمنٹ نے اقدامات کئے ہیں یا ان مزارعین یا پٹے داروں نے وفود کے ذریعہ گورنمنٹ کو اپنے مطالبات پیش کئے ہیں اسکے متعلق عرض کروں گا - حقیقت میں ان کی جو شرائط تھیں وہ یہ تھیں کہ ۵۰ فیصدی زمین ان لوگوں کو تھوڑی قیمت پر اور آسان قسطوں پر دے دی جائے گی اور باقی ۵۰ فیصدی زمین گورنمنٹ اپنی مرضی کے مطابق dispose of کریگی - چنانچہ گورنمنٹ نے پچھلے سال ہی اسکو نیلام کرنے کی سکیم تیار کی تو اس وقت یہ ریزولیوشن اس معزز ہاؤس میں پیش ہوا اور زور دیا گیا کہ یہ نیلام روک دی جائے - اگر وہی زمین گورنمنٹ کی مرضی کے مطابق ان کے قائم کردہ نرخوں پر وہ لوگ خریدنا

چاہیں تو ان کو موقعہ ملنا چاہئے ۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے ۱۹۴۷-۴۶ء سے لیکر آج تک ان لوگوں نے اس غیر آباد زمین کو آباد کیا ۔اس وقت تقریباً ۱۷-۱۸ سال ہو چکے ہیں اور انہوں نے اسے آباد کرنے پر اپنی تمام محنت صرف کی ہے ۔ مکانات بنائے ہیں بلکہ ایک قسم کا اپنا گھر بنا کر وہ لوگ آباد ہو چکے ہیں ۔ گورنمنٹ نے subsistence یونٹ ساڑھے بارہ ایکڑ منظور کیا ہے اور اکنامک یونٹ دو مربع تک کیا ہے ۔ اب ان لوگوں کو جنہیں ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دینا چاہتے ہیں اس سے ان کا گذارہ ہونا بہت مشکل ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایک مربع اراضی میں ایک شخص ساڑھے بارہ ایکڑ لے گا اور باقی اراضی کسی اور شخص کو لینے کی اجازت دیں تو ان حالات میں جناب والا ۔ آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں اور یہ معزز ہاؤس سمجھ سکتا ہے کہ جن لوگوں نے ۱۸ سال میں غیر آباد زمین کو آباد کیا ۔ ترقی کی وہاں ایک اور شخص آکر بیٹھ جائے اور میں یہ مانتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ پر بہت روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور کر رہی ہے ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کا حق ہے کہ وہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کیلئے فنڈ فراہم کرے ۔ چنانچہ قانونی طور پر ان لوگوں سے پہلے ہی معاہدہ تھا کہ ان لوگوں کو ۵۰ فیصدی زمینیں آسان قسطوں پر یا تھوڑی قیمت پر ملیں گی انکا یہ مطالبہ نا جائز ہے کہ یہ زمین اس نرخ پر ان کو واپس کر دی جائے ۔ مگر جہاں تک ان کا یہ مطالبہ ہے کہ یہ زمین گورنمنٹ اپنے مقرر کردہ قیمت پر ہمیں دے دے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حکومت کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے ۔ اور پچھلے سیشن میں جب یہ ریزولیوشن یہاں پیش ہوا اس پر مقررین نے ان کی طرف سے مطالبات پیش کئے تھے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ہاؤس کی روایات کچھ ایسی قائم ہو چکی ہیں کہ ہمارے وزرا صاحبان بغیر سوچے سمجھے ، میں نہیں کہہ سکتا، لیکن جب وہ اپنی تقریر میں یہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا یا ان تکالیف کا بخوبی علم ہے اور ایوان کے اندر بیان دیتے یا اشورنس دیتے ہیں جس کا چرچا سارے ملک میں ہوتا ہے پھر اسکے بعد اس

وعدہ سے انحراف کرنا ان کی شان کے خلاف ہے۔ چنانچہ اسی سیشن میں جناب خان پیر محمد خان صاحب وزیر مال نے بھی گورنمنٹ کی طرف سے بہت وضاحت فرمائی تھی مگر ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ان کا معاملہ زیر غور ہے اور ہمدردی کے ساتھ اسکو طے کیا جائیگا۔ جناب والا ۔ ہمدردی تو اس صورت میں ثابت ہو سکتی ہے کہ اگر ان لوگوں کو کسی صورت میں زمین مل جائے اگر ان کو بالکل زمین نہ ملے تو اس ہمدردی کے کیا معنی ہیں؟ ان کی وضاحت کے بعد پھر جناب لیڈر شیخ مسعود صادق صاحب نے بھی آٹھ کر اس ایوان میں وعدہ فرمایا تھا جیسا کہ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی اجازت سے پڑھ کر سناتا ہوں۔

''منسٹر صاحب ریونیو نے باڑہ لینڈ کا پس منظر آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ جہاں تک اس کے legal aspect کا تعلق ہے اس سے آدھا حصہ گورنمنٹ کو جاتا تھا اور محمد یاسین صاحب وٹو نے جو کچھ کہا ہے میں ان کے ساتھ متفق ہوں ۔ جناب عالی زمین کا معاملہ نہیں ہے بلکہ جن لوگوں نے پندرہ اٹھارہ برس کام کیا ہے اس زمین سے محبت بھی ہو جایا کرتی ہے۔ گورنمنٹ کا جو مقصد ہے وہ تو روپیہ وصول کرنا ہے چاہے وہ نیلام میں ہو کیونکہ جو ہمارے فنڈ میں کمی ہے اسی فنڈ کو ہم نے ڈویلپمنٹ پر لگانا ہے۔ یہ معاملہ اس ریزولیوشن کے آنے سے پہلے ہی ہمارے علم میں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ۵۰ ہزار ایکڑ زمین تھی جس میں تین ہزار ایکڑ کی Commitment ویسٹ پاکستان گورنمنٹ سنٹرل گورنمنٹ کو کر چکی ہے ----

Mr. Ahmed Mian Soomro : The House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.

(*Count was taken*)

Yes, the House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung for two minutes*)

The House is now in quorum. Yes, Nawabzada Sahib.

نوابزادہ غلام قاسم خان– تو جناب والا ۔ میں وہ فقرے آپ کے سامنے پڑھ رہا ہوں جن کے ذریعے ہمارے پارٹی لیڈر شیخ مسعود صادق صاحب نے پچھلے اجلاس میں اس ایوان میں اعلان فرمایا تھا ۔

کہ پچاس ہزار ایکڑ زمین میں سے تین ہزار ایکڑ کی commitment حکومت مغربی پاکستان پہلے ہی کر چکی ہے اور وہ زمین اسلام آباد اور منگلا ڈیم کے علاقے کے بیدخل لوگوں کو دی جا چکی ہے۔ ان سے واپس نہ لی جائیگی اور باقی ۴۷ ہزار ایکڑ زمین کے متعلق میں ایوان سے وعدہ کرتا ہوں اور انشاء اللہ پوری کوشش کروں گا اور اس میں ہمیں کامیابی ہوگی کہ وہ Bara Lands جن لوگوں کے قبضے میں ہیں ان کو suitable market price پر دی جائینگی ۔

چنانچہ شیخ صاحب کی یقین دہانی کے بعد وہ لوگ بہت خوش ہوئے ۔ اور دوسرے ہی دن اخبار میں یہ Headline آئی ۔

''باڑہ سکیم میں حکومت کے حصے کی زمینیں اصل الاٹیوں کے ہاتھ فروخت کی جائیں گی ۔''

میں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ۔ کیونکہ ہاؤس کو اس کا علم ہے اس کے بعد ہماری انفرادی کوشش یہی رہی ہے کہ وہ وعدہ وفا ہو جائے ۔ مگر

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

بعد ازاں جب جناب وزیر مال منٹگمری تشریف لے گئے تو ان لوگوں نے ان کی خدمت میں ڈپٹی کمشنر صاحب کی موجودگی میں ایک وفد کی صورت میں اپنی گذارشات پیش کیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ حلفیہ بیان دے دیں کہ جو قیمت حکومت مقرر کریگی یہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ تو ہم انشاء اللہ کوشش کرینگے ۔

Minister Revenue : Question.

نوابزادہ غلام قاسم خان— جناب والا ۔ یہاں میں اس کے متعلق پس منظر بھی بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان نے ان لوگوں کے متعلق بورڈ آف ریونیو کو سفارشات بھیجی تھیں کہ ان زمینوں کی قیمتیں مقرر کرکے ان لوگوں کو دے دی جائیں ۔ چنانچہ بورڈ آف ریونیو نے Colony Districts کے تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو لکھا کہ آپ suggest کریں گے کہ ان لوگوں کو کن نرخوں پر زمینیں دی جائیں اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر صاحبان نے ان کو اپنی suggestions بھیجیں جو آج تک cold storage میں پڑی ہیں ۔ تو یہ غالباً ۴ مارچ ۱۹۶۳ء کا واقع ہے جب کہ جناب وزیر مال وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ کیا قیمت دینا چاہتے ہیں ۔ جس کے جواب میں انہوں نے از خود ۱۵ سو روپے فی ایکڑ دینے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کیا ۔ بشرطیکہ باقی زمینیں بھی انہیں دے دی جائیں ۔ چنانچہ وہ رپورٹ بھی حکومت کے پاس پہنچ گئی ۔ اور بعد میں ایک Colony Assistant نے کہا کہ چونکہ یہ Colony District ہے اس لئے یہ پیسے تھوڑے ہیں ۔ آپ لوگ اس نرخ کو کچھ زیادہ کر دیں ۔ چنانچہ ان لوگوں نے حلفیہ بیان دئے اور درخواستیں پیش کیں کہ ہم دو ہزار روپے فی ایکڑ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ حکومت کے پاس اپنی نیلام کے اعدادوشمار ہیں وہ ان کے ساتھ مقابلہ کرے اور دیکھے کہ جب لوگ دو ہزار روپے فی ایکڑ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ تو یہ اس سے تو کسی طرح برا سودا نہیں جو آپ ابھی فرما رہے تھے کہ جو زمینیں ان کے قبضے میں ہیں وہ انہیں ۶۰ روپے سے لے کر دو سو روپے تک فی ایکڑ کے حساب سے دی گئی تھیں ۔ اب جب کہ وہ لوگ دو ہزار روپے فی ایکڑ دینے کے لئے تیار ہیں تو کیا وجہ ہے کہ حکومت ان زمینوں کو نیلام کرنے کے درپے ہے اور ان لوگوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ ان لوگوں نے مجھے یہاں تک بتایا ہے کہ اگر حکومت دو ہزار روپے سے بھی زیادہ لینا چاہے تو ہم وہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں ۔ اب یہ ایک لازمی بات ہے کہ جب ایک شخص سے اس کا مکان چھن

رہا ہو اور حکومت زبردستی سے اسے کہے کہ اتنا روپیہ لیں گے تو لازمی طور پر وہ کہے گا کہ صاحب لیجئے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اب وہ اس stage پر پہنچے ہوئے ہیں کہ آپ ہاں کہیں اور وہ کوئی قیمت دینے کے لئے تیار ہیں ۔ مگر خدا کے لئے وہ زمینیں انہی کو دیدیجئے ۔ آخر وہاں ان کی بجائے دوسرے لوگوں کو آباد کرنے کا کیا مقصد ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ان لوگوں کو وہاں زمین نہ ملے ۔ مگر نیلام میں تو کوئی شخص زمین لے سکتا ہے۔ بہر حال میں یہ گذارش کرونگا کہ انہیں کوئی نہ کوئی offer ضرور دیں ۔ آپ ان سے کہیں کہ ہم یہ قیمت لینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ اس پر انکار کریں تو پھر آپ نیلام کرنے کے متعلق سوچ سکتے ہیں ۔ لیکن اگر وہ انکار نہیں کرتے اور زمین لینے کے لئے تیار ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی وجہ نہیں کہ یہ زمینیں ان سے واپس لی جائیں ۔

جناب والا ۔ میں اس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔ میں صرف یہ گذارش کرونگا کہ میں نے جو تجویز پیش کی ہے اسے ضرور زیر غور لایا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی ملک میں آپ کو ایسے عوام نہ ملینگے جیسے ہمارے ملک میں ہیں ۔ ان کو آپ جیسے چاہیں mould کر لیں اور جس طرح چاہیں استعمال کر لیں ۔ دیگر ممالک میں اگر کوئی وزیر ہاؤس میں کھڑے ہو کر کوئی چھوٹی سی error کر دے تو وہاں وہ استعفیٰ دے کر چلے جاتے ہیں ۔ مگر ہمارے ہاں اتنی statements اور assurances کے باوجود بھی کچھ نہیں ہوتا ۔ میرے ان الفاظ سے خدا کے لئے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں کسی کا استعفیٰ چاہتا ہوں یا ہمارے وزرا صاحبان استعفیٰ دیں اور ان کی وجہ سے اتنا بڑا خلا پیدا ہو جائے کیونکہ ابھی تو ہمارا پہلا خلا ہی پر نہیں ہو رہا ۔

آخر میں میں یہ گذارش کرونگا کہ یقین دہانیاں جو بھی ہوں انہیں کم از کم پورا ضرور کیا جائے اور پورا بھی اس طرح کیا جائے جیسے آپ کی مرضی ہو۔

سردار محمد اقبال خاں (بہاولنگر - ۳)—جناب والا - اس آباد زمین کا ان مزارعین کو کوئی حصہ نہیں ملا - تو میں ضرور کہونگا کہ حکومت نے ظلم کیا ہے۔ یہ کیا ہے یا وہ کیا ہے۔ اور یہ سب کچھ کہونگا - لیکن اگر حکومت ان کو ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے زمین دے رہی ہے تو یہ زرعی اصلاحات کی سکیم کے مطابق ہے۔ کیونکہ اس حساب سے بھی مزارعین اور زمینداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے زمینیں دی گئی تھیں - میرے خیال میں اگر حکومت ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے زمین دے رہی ہے تو وہ حق بجانب ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری حکومت نے جہاں زرعی اصلاحات کی ہیں وہاں وہ کارخانوں کی اصلاحات پر بھی غور کریگی - اور اس طرح انشاء اللہ ہمارے ملک کی غربت دور ہو جائیگی -

جناب والا - اس وقت مسئلہ زیر غور یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ حکومت زیادہ پیسوں کے عوض زمینیں نیلام کرے بہتر یہ ہے کہ وہ یہ زمینیں غریب کاشتکاروں اور منگلا ڈیم جیسے علاقوں کے بیدخل زمینداروں کو کسی پروگرام کے تحت دے۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ عرض کرونگا کہ اگر یہ زمینیں ان کو ساڑھے بارہ ایکڑ فی ہل کے حساب سے دی جا رہی ہیں تو میرے نزدیک ان سے ان کا کوئی حق چھینا نہیں جا رہا - اور جو کچھ حکومت دے رہی ہے وہ عین انصاف پر مبنی ہے۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

سردار محمد حسین (لاہور - ۲)—جناب عالی - میں نوابزادہ صاحب کی تائید کرتا ہوں - یہ جو باڑہ شرائط کی اراضی ہے۔ یہ زمینیں زمینداروں نے پندرہ پندرہ بیس بیس سال محنت کر کے آباد کی ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ ہمارے وزیر مال صاحب نے فرمایا تھا کہ گورنمنٹ کیساتھ جو معاہدہ ہے - وہ حق تو ساڑھے بارہ ایکڑ کا ان کو دیدیا گیا ہے - لیکن باقی جو ساڑھے بارہ ایکڑ کا سوال ہے وہ ملنا چاہئے یا نہ ملنا چاہئے - میری ذاتی رائے یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے ان اراضیات کو اٹھارہ بیس سال سے اپنا تمام اثاثہ فروخت

کر کے آباد کیا ہے اسلئے زمینیں انکو مفت تو نہ دینی چاہئیں ۔ قیمت پر ہی دینی چاہئیں ۔ لیکن آسان اقساط پر دینی چاہئیں ۔ ان سے لینی نہیں چاہئے۔ آسان قیمتیں مقرر کی جائیں ۔ بجائے اس کے کہ اگر وہی زمینیں باہر سے آکر اگر کوئی امیر آدمی لے جائے ۔ تو کیوں نہ ان ہی لوگوں کو دینی چاہئیں لیکن آسان اقساط پر ۔ اس طرح گورنمنٹ کا مقصد بھی حل ہو جائیگا ۔ لیکن تھوڑی سی قسطوں کی رعایت دی جائے ۔ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی ایک کنبے کیلئے کافی ہے ۔ لیکن وہ اٹھارہ بیس سال سے آباد ہیں کہ اب وہ ایک کنبہ نہیں رہا ۔ بلکہ وہ کئی کئی کنبے بن گئے ہیں ۔ کئی گھر بن چکے ہیں ۔ اور اس سے اب انکا گذارہ ساڑھے بارہ ایکڑ پر نہیں ہو سکتا ۔ اور اگر یہ اراضی گورنمنٹ نے آن سے لینی ہی ہے تو وہ کم از کم ایسا کریں کہ ضلع لاہور میں جو مزارعین ہیں ۔ جنکے پاس کم زمینیں ہوں ۔ یا وہ لوگ جو بیکار ہوں ۔ اور جنکے پاس زمین ہی نہ ہو ۔ ان زمینوں کو نیلام کرنے کی بجائے انکو آسان اقساط پر دیدیا جائے ۔ اور انہیں نیلام نہ کیا جائے ۔

راؤ خورشید علی خاں (منٹگمری ۔ ۳)—جناب والا ۔ یہ مسئلہ کافی عرصہ سے بڑی اہمیت اختیار کر چکا ہے ۔ اس صوبے کے تقریباً ہر ضلع میں یہ problem پائی جاتی ہے ۔ چنانچہ میرے حلقے میں بھی اس مسئلے نے بڑی تشویشناک صورت حال اختیار کر رکھی ہے ۔ لوگ بار بار ہمیں contact کرتے ہیں ۔ وہ ہمارے پاس آتے ہیں ۔ اور اسکے لئے جد و جہد کرتے ہیں ۔ بلکہ ہمیں شرمندہ بھی کرتے ہیں کہ بھئی تم ہمارے لئے کچھ بھی نہیں کرتے ۔ جیسا کہ نوابزادہ غلام قاسم خاں صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم سے یہاں on the floor of the House ایک وعدہ کیا جاتا ہے ۔ جو باہر جا کر ہم لوگوں کو convey کر دیتے ہیں کہ ہم نے تمہارے جائز مطالبے کے لئے جد و جہد کی ہے ۔ اور وزیر صاحب نے اس پر از راہ کرم ہمدردانہ غور فرمانے کا وعدہ بھی کیا ہے ۔ اور اب یہ مسئلہ حل بھی ہو جائیگا ۔ میں آپکی وساطت سے اس چیز کے متعلق انکی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ خدا

کے لئے آپ جس بات کو وفا نہیں کرتے۔ تو وہ بات آپ on the floor of the House کہہ کر ہمیں اور اپنے آپ کو کیوں غلط پوزیشن میں ڈالتے ہیں۔

جہانتک اسکے Rights کا تعلق ہے۔ میں اس بارے میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ نوابزادہ غلام قاسم خاں صاحب نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن قانون کی آڑ لی جا رہی ہے کہ آدھا حصہ تو already باڑہ الاٹیز کو دیا جا رہا ہے۔ جھگڑا ہے Half resumable share کا۔ اسکے متعلق کہتے ہیں کہ صاحب قانون میں اور ضابطے میں باڑہ الاٹیز کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں اپنے معزز حضرات سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ ہر وقت جو قانون کی آڑ لیتے ہیں۔ تو آپ Humanitarian Basis پر، انسانی سطح پر کوئی کام کسی شکل میں بھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جہاں آپکو قانون کی حاکمیت کی ضرورت ہوتی ہے وہاں تو آپ پوری لاقانونیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور جہاں قانون کی حاکمیت کو evade کرنا چاہئے وہاں آپ قانون کی آڑ لے لیتے ہیں۔ جہاں سالہا سال سے لوگوں نے عرق ریزی، جانفشانی اور مشقت کرکے اور ہزاروں روپے صرف کرکے بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا ہے۔ کیا آپکے انصاف کا تقاضہ یہ نہیں ہے کہ اس ملک کے وہ شہری جنہوں نے اپنا خون پسینہ بہا کر ان زمینوں کو قابل کاشت بنایا ہے۔ وہ بھیک نہیں مانگتے ہیں۔ وہ معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں تو پھر آپ انکو دینے کی بجائے آخر اسکو کیوں نیلام کرنا چاہتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس پر کوئی مشقت نہیں کی ہے۔ آپ انکا پیٹ بھرنا چاہتے ہیں۔ اور جنہوں نے ان زمینوں پر مشقت کی ہے۔ انہیں آپ محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ جناب والا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ یہ ہوگا کہ آئندہ کے لئے جب کبھی اس قسم کی سکیم ہوگی۔ اور اس قسم کی بنجر اراضی کو Rehabilitate کرنے کے لئے حکومت کوئی سکیم جاری کرے گی۔ تو جب گورنمنٹ پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے۔ اور وہ یہ سمجھ جائیں گے کہ باڑہ الاٹیز کے ساتھ کونسا انصاف ہوا ہے۔ کہ اب ہم اس اراضی کو قابل کاشت بنائیں۔ تو یہ ملکی نقصان ہے۔ جس کی طرف آپ لوگوں کو دھکیل رہے ہیں۔ اسلئے میں ان کی خدمت میں

گذارش کرونگا کہ یہ انصاف کی بات ہے یہ قطعی کوئی ناجائز مطالبہ نہیں کیا جا رہا ۔ وہ آپ سے یہ زمین مفت طلب نہیں کر رہے ہیں ۔ وہ اس کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ آپ ان مستحق لوگوں کو محروم کر کے اس چیز کو غیر مستحق لوگوں میں کیوں لے جانا چاہتے ہیں ۔

سردار محمد اشرف خاں (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب والا ۔ آج اس ایوان میں جناب وزیر خزانہ کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جبکہ وہ ایوان میں موجود نہیں تھے ۔ ان کی ایک statement اس ایوان میں پڑھی گئی ہے ۔ جہاں تک میں نے اس statement کو سنا ہے اور اس پر غور کیا ہے اس میں وزیر خزانہ نے یہ کہا تھا کہ ''میں کوشش کرونگا،، تو اس کوشش کا یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے کوئی commitment کی تھی ۔ میں عرض کرونگا کہ ان کے یہ الفاظ کہ ''انشاء اللہ میں کوشش کرونگا،، اس سے کوئی یہ نتیجہ نہیں لینا چاہئے کہ اس سلسلے میں انہوں نے کوئی قطعی commitment کی تھی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان ۔ ۷)—مجھے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ وزیر خزانہ فرمائیں کہ کوشش کرونگا اور ہم یہ سمجھیں کہ وہ کوشش ناکامیاب ہو سکتی ہے ۔ آجتک شیخ صاحب نے جس مسئلے کو بھی لیا ہے ۔ آپ نے اس معزز ایوان نے بھی دیکھا ہے کہ وہ کامیاب ہی ہوئے ۔ اور ہمیں پورا اعتماد ہے کہ وہ اپنی کوشش جاری رکھینگے ۔ اور اپنے وعدے کو نبھائینگے ۔

چونکہ اس مسئلے کے ہر پہلو کو نوابزادہ صاحب نے اچھی طرح سے اجاگر کیا ہے ۔ میں اس مسئلے کی ایک انسانی چیز آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ بحیثیت ایک زمیندار کے ہمارے بنجر رقبے بھی ہیں اور مزارعین بھی ہیں ۔ اور وہ انکو آباد بھی کرتے ہیں ۔ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ جب کسی بنجر زمین کو کوئی مزارعہ یا کاشتکار آباد کر لیتا ہے تو آپ

یقین جانئے کہ اسے اس زمین کی آبادی میں اتنی عرق ریزی اور محنت کرنی پڑتی ہے کہ آپ جسقدر ایک انسان کو اپنا بچہ پالنے میں محنت کرنی پڑتی ہے۔ تو ایک غیر آباد زمین کو آباد کرنے میں اتنی ہی توجہ اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جب ایک کاشتکار سے ایسی زمین کا ایک ایکڑ رقبہ بھی لیا جانا ہو جو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنجر سے آباد کیا ہو تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس سے اسکی اولاد چھینی جا رہی ہے۔ تو میں یہ واضح کر دوں ۔ کہ اگر آپ نے اس مسئلے کو انسانی level پر نہ سوچا اور صرف اقتصادی rules and regulations اور اس قانون کو ہی دیکھا ہے جو کہ آپ نے ان مزارعین سے معاہدہ کیا ہے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپ جو نئے لوگ وہاں لا کر بٹھائینگے ان کے درمیان مقدمے بازیاں ہونگی۔ اتنے فسادات ہونگے ۔ قتل و غارت ہونگے ۔ اور آپ کو ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہ آئے گی ۔ اور آپ پریشان ہوں گے۔ اور ملک اور عوام کا پیسہ اور انکی energy بلاوجہ ضائع ہوگی ۔ اس لئے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پر برائے مہربانی انسانی level پر سوچا جائے اور اس پر ضد نہ کی جائے ۔ وہ مزارعین اسکے لئے زائد سے زائد رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ انہیں دیدیں اور ان اراضیات کو نیلامی میں فروخت کرکے وہاں کے لوگوں کو مقدمہ بازی میں نہ ڈالئے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور۔ ۶)—جناب سپیکر ۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ ہمارا قومی مفاد بھی اس چیز کا تقاضہ کرتا ہے کہ یہ اراضیات ان ہی لوگوں کو دی جائیں ۔ جو ان پر اتنے عرصے سے اور اتنی جانفشانی سے مشقت کرتے رہے ہیں۔ اور جنہوں نے کوشش کرکے اس ملک میں جو کہ غلے کی قلت کی وجہ سے بدنام ہو گیا ہے۔ غیروں کا محتاج ہو چکا ہے اور اپنی سیاسی آزادی اس اقتصادی غلامی کی بنا پر کسی حد تک ضائع کر چکا ہے ۔ غذائی پیداوار بڑھانے کیلئے گراں بہا خدمات سر انجام دی ہیں۔

دوسری عرض یہ ہے کہ جو زمین نیلام کیجاتی ہے کاشتکار ، یا جو خود ہل چلاتا ہے ، کی بجائے ایسے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے جو بذات خود ہل نہیں چلاتے ۔ اسکا بھی ملکی معشیت پر بہت برا اثر پڑتا ہے ۔ بلکہ اس طرح گورنمنٹ ہمارے ملک کے اندر طبقاتی جنگ کا سامان مہیا کر رہی ہے ۔ یہ صورت حال موجودہ اور آئندہ نسلوں کیلئے انتہائی خطرناک ہے ۔ میرے بزرگ و محترم جناب نوابزادہ غلام قاسم صاحب نے فرمایا کہ ایک شخص جب ایک خاص زمین کو لمبے عرصے تک کاشت کرتا ہے تو اسکو اس زمین سے محبت ہو جاتی ہے اور دوسرے بعض ناگزیر حالات کی بنا پر وہ اس زمین کیلئے زیادہ سے زیادہ قیمت ادا کرنے کیلئے مجبور ہو جاتا ہے ۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ کاشتکار دو ہزار روپیہ فی ایکڑ ادا کرنے کیلئے تیار ہیں ۔ حقیقت یہ ہے یہ محض مجبوری کی بنا پر ہے اور اس توقع کے پیش نظر کہ گورنمنٹ یہ رقومات اقساط کی صورت میں لے لیگی ۔ وہ محنت مشقت کرکے آہستہ آہستہ ادا کر دیں گے ۔ یہ اس قسم کا لالچ ہے یا ایسی دلچسپی ہے جسکی بنا پر وہ اتنی بڑی رقم اس زمین کیلئے ادا کرنے کو تیار ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان زمینوں کو جو باڑہ شرائط پر دی گئی ہیں جنمیں سے اکثر ایسی ہیں جنکو آسانی سے آباد کرنا ناممکن تھا اسی لئے انکو باڑہ شرائط پر دیا گیا ۔ اگر گورنمنٹ نے انکو نیلام کیا تو موجودہ قابضین جو رقم ادا کرنے کیلئے تیار ہیں یہ قیمت بھی حاصل نہ ہوگی ۔ لہذا اسکا اقتصادی پہلو جو گورنمنٹ کی طرفسے ہر بار عذرلنگ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے بھی بالکل بے بنیاد ہے ۔ اور ان وجوہات کی بنا پر میں درخواست کرونگا کہ ان اراضیات کو خواہ مخواہ نیلام نہ کیا جائے ۔

Minister of Revenue : I think now the closure motion should be put and I will give a reply.

Mr. Speaker : The Minister may give a reply because there is no other Member who wants to speak.

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—صاحب صدر ۔ پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ نوابزادہ صاحب نے جو نکات عالمانہ پیش کئے ہیں میں انکی قدر کرتا ہوں ۔ پھر انہوں نے یہ فرمایا کہ یہ ناگوار ڈیوٹی انکے سپرد ہوئی ہے تو جو

دلچسپی انہوں نے اس میں لی میں اسکی داد دیتا ہوں ۔

ایک آواز—اندرسے گوارا ہےاور باہرسے ناگوار ہے ۔

وزیر مال—جناب انہیں نے خود مانا ہے کہ یہ زمین انکو بہت تھوڑی اور معمولی قسطوں پر دیجا رہی ہے اسکے متعلق میں یہ عرض کروں کہ کم سے کم ایریا جو ایک مزارع کا تھا وہ ۲۵ ایکڑ تھا اور زیادہ سے زیادہ ۵۰ تک ہے۔ تو جہاں تک کم سے کم ایریا کا تعلق ہے تو انکو ساڑھے بارہ ایکڑ آسان قیمتوں پر اور جو قیمت ۵۰ روپے ۷۵ روپے اور ۱۰۰ روپے فی ایکڑ ہے۔ اسکے مقابلے میں انکے کہنے کے مطابق جنکو ان لوگوں کے ساتھ دلچسپی ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ دو ہزار روپے دینے کیلئے تیار ہیں ۔ تو ایک طرف انکے ساتھ گورنمنٹ کا یہ فیاضانہ سلوک ہے کہ جہاں گورنمنٹ کو دو ہزار مل رہے ہوں وہاں زمینداروں کو ۵۰ روپے فی ایکڑ پر دیتی ہے ۔ اسکے علاوہ کچھ لے دے اسبات پر ہوئی ہے اور خاص کر ان ممبر صاحبان نے لے دے کی ہے جنکا تعلق اس علاقے سے ہے۔ انہوں نے یہ کہدیا کہ انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔ اس سے انکار نہیں ہے۔

ملک سرفراز خاں—پوائنٹ آف آرڈر۔ حضور والا ۔ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے یہ بڑے عرصے کے بعد آیا ہے ۔ ایک ماہ دس دن ہوگئے صرف دو دن ملے ہیں اور اب ایک بجکر ۲۵ منٹ ہو چکے ہیں دو ریزولیوشن باقی ہیں میں استدعا کرتا ہوں کہ ہاؤس کا ٹائم بڑھا دیں ۔

Mr. Speaker : This is only a suggestion and not a Point of Order. If this is the sense of the House, we may extend the time.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

مسٹر عبدالرازق خاں—خواجہ صاحب کیا آپ کام کرنا نہیں چاہتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—میں ڈیڑھ بجے کے بعد کام کرنا نہیں چاہتا ۔

وزیر مال—جناب میں اس پوائنٹ کیلئے بھی عرض کروں گا۔

نوابزادہ غلام قاسم خان—بہت افسوس ہے کہ گورنمنٹ کا کام ہوتا ہے تو وہ ٹائم بڑھا دیتی ہے اور پرائیویٹ ممبروں کا ہوتا ہے تو نہیں بڑھاتی ہے۔

وزیر مال—میں جناب یہ عرض کرونگا کہ اس Tenancy کی کنڈیشن یہ تھی کہ ایک روپیہ فی ایکڑ فی سال ان سے Lease Nominal لیجا رہی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ ۸ روپے فی ایکڑ ہے تو یہاں تک تو آسانی ہے۔

صاحبزادی محمودہ بیگم—جناب والا ۔ یہ وقت بڑھ گیا ہے یا نہیں ۔ خواجہ صاحب نان آفیشل ڈے ہے۔

خواجہ محمد صفدر—جناب میں اس دن کے بڑھانے کا مطالبہ کرونگا کہ ہمارے تین دن بقایا ہیں ۔ اگلے ہفتے میں وہ الگ لئے جائیں اور ان میں صرف ریزولیوشن ڈسکس کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر—میں یہ سمجھتا ہوں کہ نان آفیشل ڈیز رولز کے مطابق ہونا چاہئیں ۔ Next Turn پر جتنے دن بنیں اگر تین دن ہوں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم—یہ Lapse ہو جائیں گے۔

وزیر مال—جناب یہ عرض کروں گا کہ ایک زمین کی موجودہ مارکیٹ Price زمیندار کے اپنے Idea کے مطابق ۲ ہزار روپے ہے۔

Mr. Speaker : Khan Sahib will try to conclude within two minutes.

Minister of Revenue : I cannot Sir. It will be talked out.

تو عرض کرتا ہوں جناب کہ زمیندار خود انکے کہنے کے مطابق ایک مفلوک الحال اور نادار آدمی ہے۔ جب وہ دو ہزار روپے دینے کیلئے تیار ہے تو اس اراضی سے منافع کتنا ہوگا ۔ لیکن گورنمنٹ اسکے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ ۸ روپے فی ایکڑ لے رہی ہے۔ گذشتہ ۱۸ - ۲۰ سال سے جب سے یہ سکیم چل رہی ہے میرے دوست کے کہنے کے مطابق اور وہ ٹھیک کہتے ہیں کہ

یہ سکیم ۱۹۴۵-۱۹۴۶ء سے شروع ہوئی تو یقیناً ان لوگوں نے کتنا زیادہ کمایا ہوگا ۔ وہ گورنمنٹ کے مشکور ہوں ۔

اسکے علاوہ جناب گورنمنٹ نے کافی رعائتیں دی ہیں ۔ ایریگیشن کیلئے پانی مہیا نہیں تھا ۔ گورنمنٹ نے انکو سہولت دی ۔ انکے حق سے زیادہ انکو پانی دے دیا ۔ تو ان حالات میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ جتنا وہ اس زمین پر رہے وہ خسارے میں نہیں رہے ۔ جیسا میرے دوست دیوان صاحب نے کہا کہ بنجر زمین پر ابتدا میں تکلیف ہوتی ہے اور اسکے آباد کرنے میں خرچ آتا ہے ۔ لیکن اسکے بعد جو فائدہ ہوا گورنمنٹ اسمیں share holder نہیں ہے ۔ ہماری طرفسے کبھی ایک آنہ بھی اس میں زیادتی نہیں کی گئی ۔ گورنمنٹ کا جو وعدہ تھا اس نے پورا کر دیا ۔ ان حالات میں میں عرض کرونگا ۔

مسٹر سپیکر—خانصاحب جہاں تک اس ریزولیوشن کا تعلق ہے اگر یہ ڈیڑھ بجے تک conclude نہ ہوا تو پھر اگلے دن پر اسکو carry over کریں گے ۔

وزیر مال—جناب میں ابھی ختم کرتا ہوں ۔ یہ Chair کی رولنگ ہے ۔ سر تسلیم خم ہے ۔

Mr. Speaker : I am not interested in it that the Minister should conclude. It is upto him.

وزیر مال—میں عرض کرونگا کہ ہمارے شیخ صاحب کے متعلق ہمارے نوابزادہ صاحب نے اشارہ کیا ۔ جہاں تک شیخ صاحب کے وعدوں کا تعلق ہے انہیں نے بہت کوشش کی اسکا مجھے علم ہے اور انکے محکمہ نے جتنی کوشش کی وہ میں نے بھی نہیں کی ۔ اور میں نے کچھ نہیں کیا جو انہوں نے کیا ۔ اسکو کیبنٹ میں لے گئے ۔ کیبنٹ کا فیصلہ کچھ ایسا تھا کہ ان کا کچھ بس نہ چلا ۔ لیکن جو انہوں نے Commitment کیا تھا وہ بجا طور پر وفا کیا ۔ اب نوابزادہ صاحب کو اختیار ہے وہ جو چاہیں کہیں ۔ ان الفاظ کیساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ Question may now be put

Mr. Speaker : The question is—

Minister of Revenue : He wants to withdraw it.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : No, Sir.

جناب والا ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ آخر آپ کوئی قیمت مقرر کریں گے یا نہیں ؟

Mr. Speaker : The member may please take his seat. I am going to put the question.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : I don't want to press it.

Khawaja Muhammad Safdar : If the member wants to withdraw it he cannot do so now because it is in the possession of the House. He can withdraw it with the permission of the House.

Mr. Speaker : Does Nawabzada Sahib want to withdraw the resolution ?

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : Yes, Sir. I hope it will be done and, therefore, I ask for leave to withdraw it.

Mr. Speaker : Has Nawabzada Ghulam Qasim Khan leave of the Assembly to withdraw his resolution.

Voices : Yes.

The leave is granted and the resolution stands withdrawn.

The House is adjourned to meet again tomorrow at 9-00 a.m.

(The Assembly then adjourned till 9 a.m. on Friday, the 10th January, **1964**).

———

APPENDIX 'A'

(*Reference Starred Question No.* 4894)

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND ADDRESSES OF THE STUDENTS ADMITTED IN KHYBER MEDICAL COLLEGE PESHAWAR DURING THE SESSION 1963-64

(*i*) from the areas attached to the College;

(*ii*) from the rural areas;

(*iii*) from the areas not attached to the college;

(*iv*) Agency-wise from Tribal Areas, merged areas and States.

S. No.	Name	Father's Name	F. Sc.		B. Sc.		Village	District	Urban	Rural
			Ist. Div.	*2nd Div.*	*Ist Div.*	*2nd Div.*				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
1.	Ashur Khan	Azim Khan	669	..	..	..	Sur Gar	Kohat	—	Rural
2.	Kausar Ali Shah	S. Zamin Ali Shah	665	..	..	..	Hangu	Kohat	—	Rural
3.	Ihsanul Haq	M. Munawar Khan	654	..	..	..	Kot	Kohat	—	Rural
4.	Kazi Masood Ahmad.	Q. Muhammad Yusouf.	654	..	..	..	Hoti	Mardan	Urban	—
5.	Muhammad Ashraf	Naziruddin	647	..	..	..	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
6.	Sultan Mahmood	Haya-ud-Din	646	..	..	..	Nusratzai	Peshawar	—	Rural
7.	Hamid Mahmood	Ghulam Gilani	644	..	..	..	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
8.	Sakhawat Hussain	Ahmad Hussain	631	..	..	..	Sugar Mill	Mardan	Urban	—
9.	Hamidur Rehman	Khalilur Rehman	629	..	..	..	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
10.	Ihsanullah	Murad Khan	627	..	..	..	Landi Akhun	Peshawar	—	Rural
11.	Sh. Falahud Din	Sh. Said Rasul	614	..	..	..	Moosazai	D. I. Khan	—	Rural
12.	Abdullah Jan	Mir Rehman	602	..	..	..	Kander	Peshawar	—	Rural
13.	Mukarrab Khan	Lal Shirin	602	..	..		Dag Ismail Khel	Peshawar	—	Rural
14.	Zahurur Rehman	Said Ahmad	..	..	..	892	Dobather	Hazara	—	Rural
15.	Ifranul Hassan	Rizwanul Hassan	..	..	..	861	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
16.	Abdul Hadi Khan	M. Noor Mohammad Khan.	..	..	..	858	Kulachi	D. I. Khan	—	Rural
17.	Sarbiland Khan	Mohammad Akram	..	..	..	845	Baghdad	Mardan	—	Rural
18.	Muhammad Younas.	Sher Aslam	..	..	..	840	G. Daulatzai	Mardan	—	Rural
19.	Sajjid Hussain	Ihsan Gul	..	..	..	826	Saleh Khana	Peshawar	—	Rural
20.	Said Baz Khan	Sher Bahadur Khan	..	..	..	817	Shaidu	Peshawar	—	Rural

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
21.	Inayat Khan Babar	Fazli Rehman	..	..	..	803	Pirpai	Peshawar	—	Rural
22.	Mubarak Hussain	Abdul Ghafoor	..	..	..	798	Mardan City	Mardan	Urban	—
23.	Raza Ali Shah	S. Zamin Ali shah	..	..	..	765	Hangu	Kohat	—	Rural
24.	Jehangir	Haider Khan	..	..	..	764	Banda P. Khan	Hazara	—	Rural
25.	Zulifqar Hussain Sh.	S. Gulzar Hussain	..	..	..	760	Pesh. Cantt.	Peshawar	Urban	—
26.	Mohammad Abdul Jabbar	A. Rashid Khan	G.C.E. Advanced Level			..	Hoti	Mardan	Urban	—
27.	Q. Mohammad Yusaf	Q. Said Rahim	—	598	..	..	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
28.	Samin Ahad Khan	Arbab Mohammad Zaffar Khan		596	—	—	Tehkal Bala	Peshawar	—	Rural
29.	Fazli Rahim	Abdur Rahim	..	591	..	..	Peshawar City	Peshawar	Urban	—
30.	Farzand Ali	Mohammad Ayub Khan	..	588	..	..	Peshangri	Peshawar	—	Rural
31.	Nazar Ahmad	Dr. C. M. Ishaq	..	586	..	..	Peshawar Cantt.	Peshawar	Urban	—
32.	Faqir Hussain Shah	Syed Hussain Shah	..	586	..	..	Shakardara	Kohat	—	Rural
33.	Rahimullah	Mir Hussan	..	582	..	..	Chamkani	Peshawar	Urban	—
34.	Rehmanullah	Haji Rafiullah	..	578	..	..	Charsadda	Peshawar	—	Rural
35.	Mohammad Kamal	Ghulam Sarwar	..	578	..	..	Karak	Kohat	—	Rural
36.	Inayatullah Shah	Pir Shahin Shah	..	576	..	..	Bilitang	Kohat	—	Rural
37.	Mir Jaffar Shah	Syed Ahmad Shah	..	575	..	..	Badber	Peshawar	—	Rural
38.	Mohammad Farooq	Alam Shah	..	574	..	..	Chokara	Kohat	—	Rural
		N. W. F. P. SELECTED GIRLS STUDENTS								
1.	Miss Salima Begum	Mohammad Ramzan	654	..	..	..	D. I. K. City	D. I. Khan	Urban	—
2.	Miss Nargis Nazir	Nazir Mohammad Khan	606	..	..	..	Ambar	Mardan	—	Rural
3.	Miss Gulshan Alamzeb	S. Mohammad Alamzeb	..	..	..	863	Kota	Mardan	—	Rural
4.	Miss Iqbal Shahin	Wahiduzzaman	..	..	..	765	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
5.	Miss Rahat Taskeen	Ch. Ahmad Khan	—	—	—	758	D. I. K. City	D. I. Khan	Urban	—
6.	Miss Salma Shaheen	Dr. Fazal Elahi	..	583	—	..	Pesh. Cantt.	Peshawar	Urban	—
7.	Miss Najma Sultana	Nauroz Khan	..	579	..	..	Kohat City	Kohat	Urban	—

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
8.	Miss Mussarat Afza	Azizur Rehman	..	577	..	..	Pesh. City	Peshawar	Urban	—
9.	Miss NelofarJamil	Dr. A. M. Khan	..	569	..	..	Pesh. Cantt.	Peshawar	Urban	—
10.	Miss Nasim-e-Sahar	Abdur Rauf	..	560	..	..	Baffa	Hazara	—	Rural
				CANDIDATES SELECTED ON TRIBAL BASIS						
1.	Murtaza Khan	Ajun Khan	..	..	..	856	Chinari	Mohmand Agency	—	Rural
2.	Abdus Salam	Muhammad Shah	..	..	..	813	Karachi	Mohamand Agency	—	Rural
3.	Juma Khan	Abdul Manan	..	587	..	..	Kharori	Hazara merged-area.	—	Rural
4.	Khayoor Hussain	Mohammad Ayub	..	570	..	..	V. Alamsher	Kurram Agency	—	Rural
5.	Mohammad Arif	Mohammad Hussain	..	569	..	..	Gandaf	Mardan (Gadun)	—	Rural
6.	Sarfraz Khan	Mohammad Shah	..	563	..	..	Jamrud	Khyber Agency	—	Rural
				CANDIDATES SELECTED FROM N. W. F. P. STATES						
1.	Abdul Shakoor	Abdul Ghafoor	658	..	..	..	Charshin	Swat State	—	Rural
2.	Ghulam Ismail	Mahtab	..	..	..	819	Mingora	Swat State	—	Rural
3.	Akhunzada Shah	Said Badshah	..	558	..	..	Mayar	Dir State	—	Rural
				CANDIDATES SELECTED ON SPORTS BASIS						
1.	Miss Mazhar Jamil	Khalid Ahmad Jamil	..	523	..	..	Peshawar Cantt.	Peshawar	Urban	—
2.	Mr. Alam Zeb	Dr. Mohammad Jan	..	510	..	..	Takwara	D. I. Khan	—	Rural
				CANDIDATES SELECTED ON ALL WEST PAKISTAN BASIS						
1.	Miss Khadija Shaukat	Tahir Ali	..	..	910/1500	B. Sc.	Karachi	..	Urban	—
2.	Mohammad Salim Choudhry	S. H. A. Choudhry	..	..	905/1500	B. Sc..	Karachi	..	Urban	—
3.	Farahat Javaid	Kh. Mohammad Umar		..	892/1500	B. Sc.	Rawalpindi	..	Urban	—
4.	Miss Zahra Ghalla	Hussain C. Chagla	..	..	890/1500	B. Sc.	Karachi	..	Urban	—
5.	Ahsan Jamil	Nazir Ahmad	..	..	886/1500	B. Sc.	Gujrat	..	Urban	—

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Friday, the 10th January, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9·55 a.m. of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَّاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ صِبْغَةَ
اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ
وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝

پ ۱۵ — س ۲ — ع ۱۶ — آیات ۱۳۰ تا ۱۳۹

مسلمانو! تم کہو ہمارا طریقہ تو یہ ہے۔ کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ قرآن پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے۔ ان تمام تعلیمات پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیم کو اسمٰعیل کو اسحاق کو اور اولاد یعقوب کو دی گئیں۔ نیز ان کتابوں پر جو موسےٰ اور عیسےٰ کو دی گئی تھیں۔ اور ان تمام تعلیمات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی ہیں ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم لوگ اسکے فرمانبردار ہیں پھر اگر یہ لوگ بھی ایمان کی راہ اختیار کریں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو وہ ہدایت یاب ہو جائیں لیکن اگر اس سے روگردانی کریں تو پھر سمجھ لو کہ ان کی راہ ہٹ دھرمی کی راہ ہے۔ وہ مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمہیں خدا کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (کہو ہم نے) اللہ کا رنگ (اختیار کر لیا) اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔ اور ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (اے پیغمبر) ان سے کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار وہی ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال تمہارے لئے تمہارے اعمال اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I will make a submission in respect of the questions. On today's list there are questions relating to the Railway department as well. The House is aware, and the Chair is also aware, that the Railway Minister has been taken up as Minister in the Central Cabinet, and it is possible that the supplementary questions, if any, or at least some of them may not be answered. With that difficulty ahead of us, I would request the members either to agree that these questions relating to the Railway department may be answered on the next turn or in the alternative, if we are not able to answer the supplementary questions, they may kindly look to our difficulty and pardon us.

Syed Haziq Ali Shah: Sir we will have to ask supplementaries. It is for their convenience whether they want to defer the questions or answer them. If they are not able to answer the supplementary questions, the matter may be deferred.

Mr. Speaker : There are questions of other departments also.

Minister of Law : I have made this request only in respect of the Railway department. Questions relating to the Communications will be answered. I made my request to the House and to the Speaker only in respect of questions relating to the Railway department.

Mr. Speaker : If a satisfactory answer is not given, we will defer that question to the next turn.

مسٹر حمزہ - میں یہ عرض کرونگا کہ اگر وزیر مواصلات نہیں ہیں تو اس میں ایوان کا کیا قصور ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے وزیر مواصلات کے متعلق نہیں کہا بلکہ وزیر ریلوے کے متعلق کہا ہے -

مسٹر حمزہ - خواہ کسی محکمہ سے متعلق ہو ایوان کا تو کوئی قصور نہیں -

وزیر قانون - میں نے پہلے ہی نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا ہے کہ وزیر ریلوے کے اچانک چلے جانے کے بعد اگر ہماری طرف سے کسی ضمنی سوال کا جواب صحیح نہ دیا جا سکا تو اس کے لئے ہمیں معافی دی جائے -

Mr. Speaker : Now the questions. Syed Haziq Ali Shah.

APPOINTMENT OF CLASS III AND CLASS IV EMPLOYEES BY RAILWAY ADMINISTRATION IN KOHAT SECTION

***5383. Syed Haziq Ali Shah : Will the Minister of Railways be pleased to state :—**

(a) the policy adopted by the Railway Authorities regarding appointment of Class III and Class IV Railway employees and employment of casual and temporary labour ;

(b) whether any safeguards have been provided for the employment in the above said categories of services for the people from the former N.W.F.P. especially, Kohat;

(c) the number and names of Class IV employees and the casual and temporary labour serving in the Railway Department in Kohat District who do not belong to Kohat;

(d) whether the Railway Administration intend to replace their non-local, casual and temporary employees and labour in Kohat by the local ones, where available, if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر حمل خان) ۔

(الف) پاکستان ویسٹرن ریلوے میں درجہ سوئم اور چہارم کے سٹاف کی بھرتی جن میں وقتی اور عارضی مزدور بھی شامل ہیں ، اس پالیسی کے مطابق کی جاتی ہے جو صوبائی حکومت نے دوسرے محکموں کے لئے ترتیب دی ہوئی ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

بھرتی کی اس پالیسی کے تحت جسکا ذکر سوال کے حصہ (الف) کے جواب میں اوپر کیا گیا ہے ، درجہ سوئم و چہارم کے ملازمین کو علاقہ اور ضلع کے لحاظ سے ملازم رکھا جاتا ہے اور آسامیوں کا شمار اس طریق پر کیا جاتا ہے کہ مختلف علاقوں کو بشمول سابق صوبہ سرحد مناسب نمائندگی مل سکے ۔

(ج) (۱) مستقل درجہ چہارم کے عملہ کی تعداد جو ضلع کوہاٹ میں محکمہ ریلوے میں کام کر رہے ہیں اور جو اس ضلع سے تعلق نہیں رکھتے ، ۲۱۱ ہے ۔ ان میں سے زیادہ تر ان اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں جو راولپنڈی ڈویژن میں واقع ہیں اور ان کو حالیہ ہدایات کے تحت بھی غیر مقامی نہیں کہا جا سکتا ۔ ان کو علاقہ وار نمائندگی کے بارے میں ہدایات رائج العمل ہونے سے بہت قبل بھرتی کیا گیا تھا ۔ ان ۲۱۱ ملازمین کے ناموں کی فہرست جو ضلع کوہاٹ سے تعلق نہیں رکھتے ، منسلک ہے* ۔

(ج) (۲) وقتی اور عارضی مزدوروں کی تعداد جو ضلع کوہاٹ میں ملازم ہیں اور جو اس ضلع سے تعلق نہیں رکھتے صفر ہے ۔

(د) حصہ (ج) (۲) کے جواب کے پیش نظر ان کو تبدیل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سید حاذق علی شاہ ۔ میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں لیکن میں حیران ہوں کہ سوال کیا تھا اور جواب کیا دیا گیا ہے ۔

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): There is one submission Sir. If I am permited to sit there and give replies. I think I may be able to give answers to some of the supplementaries.

Mr. Speaker: Then there would be communication after putting every supplementary, Mr. Khan.

Minister of Revenue: Yes, Sir.

Mr. Speaker: I think that would not be proper and in case you feel any difficulty, in replying any particular question. we may defer it.

Minister of Revenue: We will defer it and give answers to supplementary questions afterwards.

Mr. Speaker: If there is difficulty.

---

*Please see Appendix "A" at the end.

Minister of Law : It is not his question. His question is totally different from the answer.

سید حاذق علی شاہ - میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ کلاس ۳ اور کلاس ۴ کے ریلوے ملازمین کی appointment کے متعلق حکومت کی پالیسی کیا ہے - تو بڑا vague سا جواب دیا گیا ہے کہ جیسی صوبائی حکومت نے دوسرے محکموں کے لئے بنائی ہوئی ہے -

اس سے پہلے ڈسٹرکٹ اور زون کی representation کی جاتی تھی - اب جو List دی گئی ہے اس میں تمام وہ لوگ شامل ہیں جو Non-technical ہیں مثلاً گیٹ مین اور قلی وغیرہ ہیں اور جو تمام راولپنڈی ڈویژن سے ہیں - اس لئے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ کی کلاس ۳ اور کلاس ۴ کے ملازمین کی employment کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے - ان کی employment زون اور ڈسٹرکٹ کے مطابق ہونی چاہئے - جب تک آپ اپنی واضح پالیسی نہیں بتائیں گے ہم ضمنی سوال نہیں کر سکتے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمدوریال میمن)- جواب میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ کلاس ۳ اور کلاس ۴ کے ملازمین کی recruitment کے متعلق اکتوبر ۱۹۶۲ء میں سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے ایک سرکلر جاری کیا تھا کہ کس طرح سے ملازمین رکھے جائیں گے - اس کا یہ مطلب تھا کہ recruitments زون اور ڈسٹرکٹ کے لحاظ سے ہوں گی - پشاور ، کوہاٹ اور مردان کا ذکر کیا گیا ہے - اس میں کوہاٹ کا ذکر بھی ہے جو راولپنڈی ڈویژن میں ہے - سرکلر جاری ہونے سے پہلے ہی سے ان ملازمین کی وہاں majority ہے جو اس زون سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے دوسرے ملازمین کے لئے کچھ نہیں کیا گیا - البتہ آئندہ کے لئے یہ پالیسی ہوگی کہ زون اور ڈسٹرکٹ کے basis پر ملازمین ریلوے کی employment کی جائے گی -

سید حاذق علی شاہ - پالیسی تو آپ ۱۹۶۲ء کی کہہ رہے ہیں اور اب جواب میں آپ نے کہا ہے کہ وہاں کافی عرصہ پہلے سے بھرتی ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ جواب جو دیا گیا ہے بہت vague ہے ۔ نیز کوہاٹ کا پنڈی سے کوئی تعلق نہیں ۔ میں نے سابقہ N.W.F.P. کہہ کر کوہاٹ کا ذکر کیا ہے ۔ مقصد سابقہ N.W.F.P. سے تھا ۔

یہ زون تو اب بنائے گئے ہیں ۔ لیکن recruitment آپ کے جواب کے مطابق پہلے کی ہے ۔ جب لوکل آدمی وہاں موجود ہیں تو پھر ان کی replacement کیوں نہیں کرتے ۔ میں اب صرف یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ انکی replacement کب کریں گے ۔ آپ نے مقامی لوگوں سے بہت زیادتی کرکے یہ بھرتی کی ہے ۔ اب آپ کہتے ہیں کہ The question does not arise میں کہتا ہوں کہ it does arise ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ نچلے طبقے کی سب اسامیاں district-wise پر ہونی چاہئیں ۔

وزیر قانون- عرض یہ ہےکہ یہ لوگ اکتوبر ۶۲ء سے پہلے یعنی نئی پالیسی مرتب ہونے سے پہلے کے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انکو نکالنا ممکن نہ ہوگا ۔ لیکن اکتوبر ۶۲ء کے بعد جو بھرتی ہوئی ہے ، یعنی اس سرکار کے بعد جو بھرتی کی گئی ہے ، وہ Strictly Local Basis پر ہوئی ہے اور میں عرض کرتا ہوں کہ ریلوے کے لئے جو zones بنائے گئے ہیں ۔ اس لحاظ سے کوہاٹ راولپنڈی زون میں آ جاتا ہے ۔ اگر معزز ممبر کو کسی زون پر اعتراض ہو ۔ تو وہ اور بات ہے ۔ اور یہ پالیسی کی بات ہو گی کہ ایک بڑے زون کو ختم کرکے چھوٹے زون بنا دئیے جائیں ۔ لیکن جہاں تک سوال اور اسکے جواب کا تعلق ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اکتوبر ۶۲ء کے بعد بھرتی زونل Basis پر ہی S. & G.A.D. کے سرکلر کے مطابق ہو رہی ہے ۔ اور اسی کے مطابق بعد میں بھی ہو گی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناممکن ہو گا کہ ہم زونل Basis پر دوسروں کو رکھیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - جسطرح وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ جو بھرتی کئے گئے ہیں - انکو نکالنا دشوار ہے - لیکن کیا آپ اس بات پر سوچنے کے لئے تیار ہیں کہ جونہی بھرتی ہو رہی ہے تو اس میں جن Regions سے پہلے بے انصافی برتی گئی ہے - اسکا ازالہ کرنے کے لئے ان میں سے زیادہ لوگوں کو بھرتی کیا جائے -

وزیر قانون - میں اس سلسلے میں عرض کرونگا کہ ہمارے ریلوے کے افسران بیٹھے ہوئے ہیں - آپ کی یہ تجویز انکو بھیج دی جائیگی - اور آپ جو یہ فرما رہے ہیں کہ گذشتہ زمانے میں ۶۲ء سے پہلے جو نا انصافی کی گئی ہے - اسکی تلافی کر دی جائے -

سید حاذق علی شاہ - یہ جو فہرست دی گئی ہے - یہ ۲۱۱ کلاس IV ملازمین کی ہے - کیا وزیر متعلقہ یہ بتلائینگے کہ ان نمبر ۲۱۱ کے علاوہ لوکل ملازمین اندازاً کتنے ہیں -

وزیر قانون - میں یہ نوٹ پڑھ کر سناتا ہوں -

In all, there are 211 permanent employees who are serving in Kohat District and who do not belong to Kohat District proper. They, however. belong to Districts which fall within the jurisdiction of Rawalpindi Division. There being hardly more than thirty individuals who hail from Districts elsewhere. Since the appointments of all these individuals, whether they belong to Districts within the jurisdiction of Rawalpindi Division or otherwise, were made by the Divisional Authorities long before the receipt of the latest instructions requiring recruitment to be carried out on a Zonal or District basis. They are not covered by the said instructions and there is hardly much point in examining the cases of these individuals to ascertain how many of them are local or otherwise.

تو اس وقت ہم نہیں کہہ سکتے کہ Proper ڈسٹرکٹ کے کتنے ہیں

Syed Haziq Ali Shah : In reply to my question it has been said:—

"The recruitment policy requires the appointment of class III and IV staff to be made on a Zonal and District basis.....".

May I ask what employments have been made on District basis ?

وزیر قانون - میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ اگر معزز ممبر صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے ضمنی سوالات کا واضح جواب دیا جائے تو - - - -

سید حاذق علی شاہ - یہ آپ کے جواب میں تو دیا گیا ہے - اس پر تو ضمنی سوال ہو سکتا ہے -

وزیر قانون - میں عرض کرتا ہوں کہ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں کہ ان کا واضح طور پر جواب دیا جائے تو بہتر ہو گا کہ ہمیں وقت دیا جائے - تاکہ ہم proper facts جانے بغیر کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں - کہ جس سے کسی قسم کی ناراضگی پیدا ہو جائے - اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ریلوے کے متعلق سوالات کسی اور دن پر اٹھا رکھیں تو بہتر ہو گا -

Mr. Speaker : This particular question or all the questions pertaining to the Railway Department.

سردار عنایت الرحمان عباسی - مسٹر سپیکر - یہ مناسب ہو گا کہ جب تک صحیح اور ذمہ دارانہ جوابات مہیا نہ ہوں تو اس وقت تک ضمنی سوالات کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا -

Mr. Speaker : Alright. The questions relating to Railway Department will be taken up on the next turn.

RECONSTRUCTION OF BRIDGE ON 'SAM NALA' SITUATED AT MILE 2 OR 3 ON CHINIOT-JHANG ROAD

***5501. Mr. Iftikhar Ahmad Khan :** Will the Parliamentary Secretary Communications and Works be pleased to state: —

(a) whether it is a fact that the bridge on 'Sam Nala' situated at mile 2 or 3 on Chiniot-Jhang road was washed away by floods in 1950;

(b) whether it is a fact that the said road has since been metalled but the above said bridge has not been reconstructed; if so, whether it is a fact that due to the non-construction of the above-mentioned bridge the vehiclular traffic is diverted through a kachha unserviceable path causing great inconvenience to the public;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) the reasons for not reconstructing the bridge mentioned in (a) above, (ii) the time by which the same will be re-constructed and (iii) the steps Government intend to take against the officials responsible for this state of affairs ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) :

(a) The bridge washed away in 1957 and not in 1950.

(b) Yes it is a fact that the road has been metalled and the bridge has not been re-constructed as yet because it is to be re-constructed by the Irrigation Department whom the matter has already been taken up and it remained in correspondence with regard to the design of the road and standard of the bridge. The vehicle traffic is diverted on the temporary bridge with the diversion is being maintained.

(c) The bridges to be re-constructed by the Irrigation Department was taking action to re-construct the same. The bridges to be re-constructed by the Irrigation Deptt. the date by which the re-construction would be taken in hand and the action proposed to be taken against the official concerned may be had from the concerned Deptt. B. & R, Deptt: is dealing mostly re-constructions.

PROVIDING OF JEEPS TO SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF B. & R. DEPARTMENT FOR GOVERNMENT WORK

*5506. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether Sub-Divisional Officers of the B. and R. Department are required to maintain jeeps for Government work;

(b) the practice followed in this behalf in the former Province of Sind;

(c) whether it is a fact that Sub-Divisional Officers do not work on their beats as much as they should because they are not given adequate Travelling Allowance;

(d) whether it would not cost less to Government to provide jeeps to Sub-Divisional Officers for Government work ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) :

(a) Officers whose salary is below Rs. 600/- p.m. are not allowed to maintained car jeeps at their own expenses except with the permission of Divisional Commissioner concerned. The S.D.O. of B. and R. Department whose duty warrants expensive touring are given permission to maintain cars and jeeps.

(b) The former Sind Province Divisional Officers are permitted to maintain cars and jeeps for official touring.

(c) There are certain restrictions on the T.A. limits fixed for various Sub-Divisions. The T. A. allowed is adequate to meet the cost of normal minimum touring that is expected from a S.D.O.

(d) No.

PAY SCALES OF S.D.Os. (CLASS II) OF THE B. & R. DEPARTMENT IN FORMER SIND

*5508. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that the pay scales of Sub-Divisional Officers (Class II) of the B. & R. Department in former Sind area and in other areas are different, if so, reasons therefor and whether Government intend to unify the said pay scales ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain): In the former Sind the Overseers Supervisor, when promoted as officiating as S.D.O. use to get their own pay scales of overseers-supervisors plus rupees 60/- p.m. as charge allowance. Government have already issued orders that overseers and supervisors in the former Sind while officiating as S. D. O. shall draw their pay in the standard class II pay scales i.e. 260—20—450—25—600—25—750. The pay in this scale will however be admissible to them and their former promotion from non-gazetted status to gazetted status officiating S. D. O. in consultation with the West Pakistan Public Service Commission.

DEVELOPMENT OF MEANS OF COMMUNICATION IN DISTRICT MULTAN

*5554. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**, Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state the steps Government have taken since Independence for the improvement and development of the means of communication in District Multan particularly in Lodhran, Shujabad and Mailsi Tehsils which are backward areas ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain): Since Independence the following Roads have been constructed in the Multan District:—

(1) Multan, Basti Lodhran road;

(2) Large Shujabad Road;

(3) Kabirwala, Khanewal, Iqbal Nagar Road;

(4) Kabirwala Sagnai Road, Multan Road, Multan No. 1 & 2 Six Lodhran and Shujabad.

مسٹر عطا حسین خان - جناب والا - گذارش یہ ہے کہ سوال
شجاع آباد، لودھران اور ملیسی کے متعلق تھا - ملیسی کے متعلق کوئی

جواب نہیں دیا گیا ۔ کیا آپ بتاسکیں گے کہ اس میں میلسی کیوں نہیں شامل کیا گیا ۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): In the question it has been asked :—

> "Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works, be pleased to state the steps Government have taken since Independence for the Improvement and development of the means of communication in District Multan.....".

We have given the particulars. If Mailsi Tehsil is omitted, it means there is no road there. Details have been asked for about the Multan District and the entire details have been given.

Mr. Speaker: The member is putting supplementary in respect of Tehsil Mailsi.

Minister of Law: Quite right. As the answer shows, particulars about Tehsils of Lodhran and Shuja Abad have been given. If Tehsil Mailsi is not included in it, that means the reply is in the negative.

CONSTRUCTION OF JAHANIAN-KHANEWAL, MAILSI-WAHARI AND GARAH MOR-MAILSI ROAD.

*5555. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether the construction of Jahanian-Khanewal Mailsi-Wahari and Garah Mor-Mailsi Roads have been included in the next Five Year Plan ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ تا حال مرتب نہیں ہوا لہذا فی‌الحال سڑکوں کو شامل کرنے کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا ۔

CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER NULLAH 'RODKOHI' NEAR TAUNSA SHARIF.

*5566. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state whether there is any proposal with the Government to construct a bridge over nullah 'Rodkohi' near Taunsa Sharif; if so, the time by which the said bridge will be constructed ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) :

Yes there is a proposal to construct a bridge over nullah 'Rodkohi' near Taunsa Sharif. The actual construction of this bridge cannot be taken in hand at present because it has to be taken up as the part of the revised Scheme for the whole highway, which is being revised in compliance with a reference from the Central Government.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - یہ پہلے سوال نمبر ۵۵۵۵ کے جواب میں کہا گیا ہے کہ فی الحال مذکورہ سڑکوں کو تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ منصوبہ زیر غور نہیں ہے - اور ۵۵۶۶ میں کہا گیا ہے کہ غالباً تیسرے پنجسالہ منصوبے میں اسے شامل کیا گیا ہے تو ۵۵۵۵ کے جواب میں کہتے ہیں کہ چونکہ تیسرا پنجسالہ منصوبہ ہمنے مرتب نہیں کیا ہے لہذا اسمیں شامل کرنے کا سوال نہیں ہے اور جہاں اپنی غلطی کر دی ہے - وہاں کہتے ہیں کہ اسمیں شامل کیا گیا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ نہیں کہا کہ اس میں شامل کر دیا گیا ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ اغلب ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل ہوجائیگا - امید ہے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - وہاں تو امید کچھ ظاہر نہیں کی گئی کونسا درست ہے - آپ اس کو پڑھ لیں میں سپلیمنٹری کی بات کر رہا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں تک تیسرے پنجسالہ منصوبے کا تعلق ہے وہ اب تک نہیں بن سکا لیکن جہاں تک سکیموں کا تعلق ہے وہ اس منصوبے میں آ جائیں گی - اسکے لئے حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں سکیم آئیگی اور فلاں سکیم نہیں آئیگی -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - ۵۵۵۵ میں کہا گیا ہے کہ تیسرا پنجسالہ منصوبہ تاحال مرتب نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر ۔ دوسرے کوئسچین میں یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ تیسرا پنجسالہ منصوبہ تیار ہو گیا ہے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ تو وہاں تو وہ بھی نہیں کہہ رہے ہیں ۔ اس میں شمولیت کا امکان ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ علیحدہ سکیم ہو سکتی ہے یہ نہیں بھی ہو سکتی۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ اس سلسلے میں بھی وہ کہتے ہیں کہ شمولیت کا امکان ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممکن ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں امکان ہو یا نہ ہو ۔

They are talking about third Five Year Plan.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ تو اس پر تو پریولج موشن آ سکتا ہے ۔

WIDENING OF THE METALLED SURFACE OF MULTAN VIHARI ROAD

*5573. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the width of the metalled surface of the Multan Vihari Road is about ten feet;

(b) whether it is a fact that there is always a heavy rush of fast moving traffic on the said road resulting in frequent accidents;

(c) whether it is a fact that the above-mentioned road connects Montgomery with Multan via Vihari and a number of big towns and important agricultural markets are situated along it ;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to widen the metalled surface of the above said road ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔

(الف) ملتان سے وھاڑی تک پختہ سڑک کی چوڑائی ۱۰ فٹ نہیں بلکہ ۱۲ فٹ ہے ۔

(ب) مذکورہ سڑک پر کافی آمد و رفت ہے اور موجودہ سڑک کی چوڑائی موجودہ ٹریفک کے مطابق خیال کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) مندرجہ بالا (ب) قومی شاہراہ کے مذکورہ سڑک کے متوازی ہونے کے باعث اس کو چوڑا کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کتنی متوازی ہے یا کتنی متوازی نہیں ہے۔ یہ شاہراہ عام کتنے فاصلے پر متوازی چل رہی ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں اسکی تفصیل بتاتا ہوں۔

Montgomery is connected with Multan by National Highway passing through Chicha Watni, Mian Channu; Kutcha Khuh and Khanewal. The National Highway runs parallel to Pak Pattan-Arifwala-Vihari-Multan Road at an average distance of 25 miles.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ یعنی ۲۵ میل یہ متوازی سمجھتے ہیں۔ شاہراہ عام بھی سمجھتے ہیں۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملتان سے منٹگمری کا ۱۱۰ میل کا سفر ہے اور سڑک تنگ ہے اور اسپر ٹریفک بہت ہے جان و مال کا نقصان ہوتا رہتا ہے۔ انکی تعداد تو معلوم ہو گئی لیکن میری یہ گذارش تھی کہ وزیر متعلقہ اس سڑک کو دوسرے پنجسالہ منصوبے میں چوڑا کرنے کیلئے کوشش کریں گے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کے متعلق میں نے تفصیل دی تھی۔

'Both the roads are connected with each other between Montgomery and Multan by 6 roads, out of which 3 are fully metalled and the other 3 are pacca in half of their lengths'.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ میرا جناب اس کنکشن سے تعلق نہیں تھا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ملتان سے منٹگمری تک اسکے اوپر اوکاڑہ منڈی ہے بورے والا منڈی ہے اور پاک پٹن شریف کو راستہ جاتا

ہے اور یہاں ٹریفک بہت زیادہ ہے ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ بہت تنگ سڑک ہے کیا اسکو دوسرے پنجسالہ منصوبے میں چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ ہم نے جواب دیا ہے کہ ۱۰ نہیں ہیں ۱۲ ہیں ۔ ممبر کے خیال میں یہ تنگ ہے ہمنے جواب دیا ہے کہ ٹریفک کے لحاظ سے وہ جتنی بھی چوڑی ہے وہ کافی ہے اور جتنا بھی ٹریفک بڑھ گیا ہے وہ اسکو برداشت کر سکتی ہے ۔ اسلئے ہم اسکو بڑھانے کی ضرورت نہیں سمجھتے ۔

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

SUPPLY OF WATER TO LAND IN CHAK NO. 142 LIAQATPUR.

***5598. Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some tracts of land in Chak No. 142 Liaqatpur in Bahawalpur Division has been granted to certain Afridi Tribesmen ;

(b) whether it is a fact that sufficient supply of water for irrigational purposes is not being supplied to the said lands resulting in damages to the crops;

(c) whether it is a fact the said Tribesmen have made several representations to the authorities concerned in this connection;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the supply of water to the said lands ?

(*Question read out by Mr. Abdur Raziq Khan on behalf of Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi*)

Minister of Irrigation & Power (Malik Qadir Bakhsh):

(a) Yes.

(b) No.

(c) No. Local officers denied that any representations were made to them.

(d) There is no question of increasing supply of water in this outlet as it is already getting its authorised discharge.

مسٹر عبدالرازق جان - جناب (سی) میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ جو Representation ان Tribes کیطرف سے ہوا ہے ان پر کوئی کارروائی نہیں کیگئی - اور جناب معزز وزیر صاحب نے اسکی تردید کر دی ہے تو میں کیا ایک دفعہ پھر پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے آفیسر نے کیا یہ جواب صحیح دیا ہے اس پر پریولج موشن آ سکتا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - ممکن ہے آسکتا ہو - یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب مجھ سے کہتے رہے لیکن مین لوکل آفیسر کو نہیں سیکرٹری سے کہتا رہا کہ پوزیشن واضح کر دو - پوزیشن کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ لوکل آفیسر Denied that any representations were made یہ صحیح ہے کہ نوابزادہ صاحب مجھ سے کہتے رہے اور مین Press کرتا رہا -

مسٹر عبدالرازق خان - مین وزیر صاحب کی خدمت میں دوبارہ گذارش کرونگا کہ لوکل آفیسر کو Representation ہوئی ہیں اور انہیں نے اسپر کوئی کارروائی نہیں کی - تو کیا آپ انکے متعلق یہ دریافت فرمائیں گے کہ وہ غلط جواب کیوں دیتے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ دو حصے ہیں ایک طرف تو کارروائی نہیں کیگئی اسکے متعلق میں پوزیشن واضح کر دوں - کہ Tribesmen کو جس وقت زمینیں ریونیو بورڈ نے الاٹ کی ہیں اس وقت ایریگیشن کے محکمہ سے انہوں نے پوچھا بھی نہیں کہ یہ رقبہ سیرابی ہے یا نہیں - حقیقت یہ ہے کہ ان شریف آدمیوں کو جو رقبے دئے گئے وہ کمانڈڈ نہیں تھے تو ہمیں ان حضرات نے درخواست دی یعنی ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو تو انہیں نے As a matter of grace کیونکہ رقبہ سیرابی کے باہر کسی کو حق نہیں ہے Non perennial طور پر پانی دیا for six months جو ٹھیک طور پر انکو مل رہا ہے - جو ڈسچارج انکو مل رہا ہے وہ سپلیمنٹری میرے پاس موجود ہے - وہ ڈسچارج جتنا رقبہ ہے اسکے لئے

کافی ہے ۔ لیکن یہ لینڈ لارڈ absentee ہے مزارعین اس پانی کو مثلاً رقبہ چالیس ہے اور آبادی ہے ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ اس سارے پانی کو مزارعین اسمیں لگا رہے ہیں لیکن جو ڈسچارج allowed ہے ۔

That is sufficient for the whole of their lands

اسلئے Grievance انکی ہے ہی نہیں کہ لوکل آفیسرز انکو Meet کریں ۔ ایک حصہ آپکے سوال کا یہ ہے کہ انہوں نے شکایت کی اور انہیں نے کچھ نہیں کیا تو میں عرض کرتا ہوں کہ کرنے کیلئے کچھ ہے ہی نہیں۔ because there is no grievance at all. باقی رہا یہ کہ آپ کا کہ انہوں نے کچھ لکھ کر کہا ہے اور وہ درخواست جس سے انہوں نے انکار کیا ہے تو میں مزید اگلی ٹرن پر آپکی توجہ دلاؤں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا محترم وزیر صاحب کے علم میں یہ بات ہے کہ Colonization میں سب سے پہلے محکمہ انہار سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ زمین Commanded ہے یا نہیں ۔ انکا نقشہ Colonisation Deptt. کو باقاعدہ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد زمینیں الاٹ کی جاتی ہیں ۔ یہ کہنا کہ یہ Commanded Area نہیں تھا اور انکو زمین دے دی گئی یہ بات قرین قیاس نہیں ۔ کیا یہ انکے علم میں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے ۔

The unfortunate thing in this case was this, as Allama Sahib has said, that the Irrigation Department should have been consulted but were not consulted. Ordinarily you are right. Ordinarily it is so.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ انکے پاس باقاعدہ ایک نقشہ ہوتا ہے جس میں Commanded اور Un-commanded area سب کچھ دکھایا ہوتا ہے کہ اس حصے کو پانی مل سکتا ہے یا نہیں مل سکتا تو اس کے بعد Colonization Deptt. الاٹمنٹ کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کیس میں Consult نہیں کیا گیا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ Consultation کا سوال نہیں مسٹر سپیکر ۔ میں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں اور اس میں دریافت کرنے والی بات یہ ہے کہ وہ محکمہ انہار سے جا کر پوچھیں کہ کونسا رقبہ قابل آبپاشی ہے ۔ یہ صورت نہیں ہے برعکس اس کے ایک باقاعدہ نقشہ بنایا جاتا ہے اور وہ نقشہ انہیں پیش کر دیا جاتا ہے اور پھر کئی برس Survey ہوتے رہتے ہیں تو اس نقشے کو سامنے رکھ کر Colonization Department مربعوں کی الاٹمنٹ کرتا ہے ۔ تو اس کیس میں بھی غالباً یہی ہوا ہوگا ۔ انکو یقین نہیں ہے ۔ ہیرا پھیری سے کچھ کیا ہے کہ سکیم نہیں تھی اس لئے پانی مہیا نہیں ہوا ۔ میں اس کی طرف آپکو متوجہ کرتا ہوں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں عرض کرتا ہوں

Even that supplementary does not arise because the authorised discharge whatever it should have been for that area is being supplied. I say it was not in the command but that is not important and pertinent to this question at all because, in fact, we are supplying the discharge which should be ordinarily supplied.

CONSTRUCTION OF HAROONABAD FORT ABBAS ROAD

*5665. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Communications and Works please refer to answer to my supplementary question to starred question No. 4691 given on the floor of the House on 6-1-64 and lay on the Table of the House a copy of the Schedule of the Second Five Year Plan marking the page bearing the scheme regarding Donga Geh Bonga to Fort Abbas road ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) : Donga Geh Bonga to Fort Abbas is part of Bahawal Nagar to Fort Abbas Road that appeared as item 29 at Page 17 of the 2nd Five Year Plan. A copy of this fact from the Plan is enclosed.

LAHORE ADENA ROAD IN DISTRICT MARDAN

*5666. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Parlimentary Secretary, Communications and Works please refer to answer to my supplementary question to starred question No. 5009 given on the floor of the House on 6-1-64. and state whether there are roads which have been constructed or metalled despite the fact that these were not included in any Five Year Plan ; if so, the names of the places where such roads were constructed or metalled and the expenditure incurred thereon ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔
جی ھاں ۔ ایسی کچھ سڑکیں ھیں ۔ اس بارے میں جو تفصیل مانگی گئی ھے ۔ یعنی جگہوں کے نام جہاں یہ تعمیر کی گئی اور ان پر کیا خرچ آیا فوری طور پر مہیا نہیں کی جا سکتی اس تفصیل کو مہیا کرنے میں وقت لگے گا اس کے لئے ضروری اطلاع مہیا کی جارھی ھے ۔

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی ۔ جناب والا ۔ کیا میرا یہ جواب جو یہ کہہ رھے ھیں کہ انفارمیشن مہیا کی جا رھی ھے آئندہ باری پر ٹرانسفر کر دیا جائیگا ؟

Mr. Speaker : Will the Minister reply to this question on the next turn ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Mohammad Varyal Memon) : Yes, Sir, on the next turn.

سردار عنایت الرحمان خاں عباسی ۔ جناب وزیر قانون ذرا اس پر غور فرما لیں کہ انہوں نے خود سپلیمنٹری سوال کے ضمن میں یہ جواب دیا تھا کہ کوئی سڑک یا اس کی پختگی جب تک وہ کسی پانچ سالہ منصوبہ میں شامل نہ ھو نہیں ھو سکتی اور میرے پاس محکمہ کی طرف سے یہ تحریری جواب بھی موجود ھے کہ بغیر شمولیت پانچ سالہ منصوبہ کے کوئی سڑک تعمیر نہیں ھو سکتی ۔ لہذا جو میرا جواب آئے وہ In detail ھونا چاھئیے کیونکہ میں اس پر پرولیج موشن لانی چاھتا ھوں ۔

Mr Speaker : I want to make one thing clear that when the member is putting a supplementary he should not say that I will bring a privilege motion. If there is any inconsistency or the answer is not correct he is within his rights to bring a privilege motion. But while putting a supple-

mentary he should not say that he will bring a privilege motion because that would amount to a threat.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ صدر گرامی ۔ میرے ساتھی ہیں نا اس لیے ان سے پہلے ہی مشورہ کر لیتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ معزز ممبر کا یہ کہنا اور شکایت درست ہے ۔ آج صبح جس وقت میں نے یہ سوال پڑھا تو سیکرٹری صاحب سے خود میں نے بات کی اور یہ تعجب کی بات ہے کہ جب بھی کبھی ایسے سوال اسمبلی میں آئے تو جواب یہی دیا گیا ہے ۔ میں چونکہ خود مستقل وزیر مواصلات نہیں ہوں ایسے ہی عارضی طور پر چارج ہے صرف سوالات کے جواب دینے کے لئے یہ کام میرے سپرد ہے تو جس وقت مجھے علم ہوا تو سیکرٹری صاحب کو میں نے کہا کہ Extraordinary Importance کا کام جب اچانک نکل جاتا ہے تو پانچ سالہ پلین سے باہر ہم کر دیتے ہیں ۔ تو اس لئے میں معزز ممبر سے یہ عرض کروں گا کہ مجھے بھی اس بات کا اتنا ہی دکھ ہے جتنا کہ ہمارے معزز ممبر کو ہے اور اب ہم نے یہ جواب دے دیا ہے اور اگر اس Explanation کے بعد نام جگہ وغیرہ بتا دیں گے تو ٹھیک ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ پانچ سالہ سکیم کے باہر کچھ کام ہو سکتا ہے تو ہم جواب نہیں Accept کریں گے کہ اگر وہ پانچ سالہ سے باہر بھی کرنا چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ کام ٹھیک نہیں تو چاہے میں ہوں چاہے میری جگہ پر پارلیمانی سیکرٹری ہو اور جس نے بھی جواب دیا ہے تو ہم تو کہتے ہیں کہ ہم قاصر ہیں ۔ آپ بے شک پرولیج موشن لائیں ہم اس کا سامنا کریں گے اس کے علاوہ ہمارے ہاتھ میں کوئی بات نہیں ہے ۔ ویسے یہ ایک نئی بات ہے جس کا مجھے علم نہیں ہے ۔

میجر سلطان احمد خان ۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ بیگناہ ہیں اور انکو اس بات کا علم بھی نہیں ہے اور وہ محکمے کے

انچارج ھیں ۔ وہ یہ تسلیم کرتے ھیں لیکن یہ جو Extraordinary اور اچانک Diversion ھوتی ھے اس کے لئے Funds کسی اور سکیم کو منسوخ کر کے Provide کئے جاتے ھیں یا اپنی Contingency سے دیتے ھیں ؟

وزیر قانون ۔ میں پھر یہ عرض کروں گا کہ چونکہ یہ سوال ھی ایسا ھے جس کا اگر میں جواب دوں تو اس پرولیج موشن کے اوپر ایک اور پرولیج موشن بن جائے گا ۔ مین جہاں تک تصور کر سکتا ھوں اور جیسا کہ میرا خیال ھے کہ Contingency سے بنایا جاتا ھے یا اور کسی کام سے بچت ھو جاتی ھے تو کر دیتے ھیں ، ممکن ھو سکتا ھے ۔ لیکن میں خاطری سے معزز ممبر کو جواب نہ دے سکوں کہ پیسے کہاں سے آتے ھیں ۔

Mr. Speaker : Now we will take up the leave applications.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے سوالوں کے جواب آج دینے تھے ۔ ایک تو محمد خان جنیجو صاحب نے جواب دینا تھا اور دوسرے سوال کا اور صاحب جواب دیں گے ۔

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir I will reply to the question raised by Allama Sahib. I had promised him that I will reply to that query.

Regarding Babu Fazal Ahmad, Head Clerk, B.V. Hospital, Bahawalpur, he had retired from service on the 20th May, 1954, and he got his pension on the 29th June, 1961.

Secondly, he had mentioned that Babu Fazal Ahmed had given in writing that there is an outstanding amount of Rs. 500/- which should be deducted from his pension, and his case should be finalised. There is no such application on the record available with us. I am afraid to say Allama Sahib, that information is not correct.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب صدر ۔ میں اس بات پر اصرار کرتا ھوں کہ انفرمیشن بالکل صحیح نہیں ھے ۔ مگر وزیر صحت اس تلخ حقیقت سے آگاہ ھیں کہ ایک آدمی ۲۰ مئی ۱۹۵۴ کو سروس سے فارغ ھوتا ھے اس کو نصف پنشن کوئی ۷ سال کے بعد میسر آتی ھے ۔

ایک آدمی جو ۱۰۰ روپیہ تنخواہ پانے والا معمولی کلرک ہے اور اس کی پوری پنشن ۵۰ روپیہ یا ۵۵ روپیہ بنتی ہے اگر اس کو ۲۹ یا ۳۰ روپیہ ۷ برس کے بعد ملتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس آدمی کو کافی تکلیف اٹھانی پڑی ہے - میں درخواست کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کو ذاتی لیول پر دیکھیں تاکہ اس کی حق رسی ہو جائے۔

Minister of Basic Democracies & Local Government : For the information of the member I had discussed this matter yesterday with my Secretary, and I have already ordered to find out the reasons why he could not get his pension. Naturally I will look into it personally.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - دوسرے سوال کے متعلق چودھری سلطان محمود صاحب نے صرف نام بتائے تھے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : جناب والا - ان کے نام یہ ہیں -

(۱) ملک عبدالحمید (۲) مسٹر تفضل حسین (۳) مولوی عبدالرشید

(۴) مسٹر غلام محمد ڈار -

LEAVE OF ABSENCE OF M.P.As

BEGUM AISHA AZIZ

Secretary : The following Telegram has been received from Begum Aisha Aziz, M.P.A. :—

"Pray grant leave. Unable to attend Assembly Session due mother's illness from sixteenth to twentysecond instant."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

HAJI GUL HASAN MANGI

Secretary : The following letter has been received from Haji Gul Hasan Mangi, M.P.A. :—

"I have received message from home, that I am urgently required there due to some important work. I, therefore, request you kindly to be good enough to move the Assembly to grant me leave from attending the Session of Assembly from 18th to 20th December, 1963.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. NAJMUDDIN VALIKA

Secretary : The following letter has been received from Mr. Najm-ud-din, M.P.A. :—

Due to some unavoidable circumstances I could not attend the meeting of the Assemly held from the 9th December, 1963 to 17th December, 1963.

It is requested that my absence from meetings mentioned above may please be condoned.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. S.M. SOHAIL

Secretary : The following ler has been received from Mr. S. M. Sohail, M.P.A :—

I was absent from Lahore from 2-12-63 to 17-12-63 and was at Karachi on account of the serious illness of my wife.

I may be granted leave for the said days.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MAKHDUMUL MULK MOHD SHAMSUDDIN GILANI

Secretary : The following letter has been received from Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shams-ud-Din Jilani, M.P.A. :—

عرض ہے کہ میں ابھی تک بیمار ہوں ۔ برائے کرم
تین یوم کی رخصت 18 سے 20 دسمبر 1963ء تک عنایت
فرما کر شکر گذار کریں ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA MUHAMMAD ALI KHAN AFRIDI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ بندہ کو آج پشاور ڈویژنل کمیٹی
سے ایک کاغذ ملا ہے کہ وہاں 19-12-1963 کو
میٹنگ ہے ۔ برائے کرم مجھے مورخہ 19-12-1963 ،
20-12-1963 کو اجلاس سے رخصت دیں تاکہ میں آج
شام کو پشاور روانہ ہو جاؤں ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED NAZAR SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Nazar Shah, M.P.A :—

"I have some urgent work. Therefore I would not be able to attend the Assembly Session on 19-12-1963 and 20-12-1963. These days may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ILAHI BUX

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Ilahi Bux, M.P.A. :—

"Urgent work. Unable to attend Assembly today. Kindly excuse absence."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA ALI MUHAMMAD KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani, M.P.A. :—

"I request you to kindly grant me leave for 27th and 28th December, 1963, as I could not attend the Assembly due to my illness."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

CHAUDHRI ABDUL RAHIM

Secretary ; The following letter has been received from Chaudhri Abdul Rahim, M.P.A. :—

"A pre-arranged engagement debars my attending the meeting scheduled to be held on the after-noon of Friday the 20th instant to consider the agenda of the Standing Committee on Local Government. My absence from the said meeting may please be condoned.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR SARDAR DODA KHAN ZEHRI

Secretary : The following letter has been received from Mir Sardar Doda Khan Zehri, M.P.A. :—

"Due to unavoidable circumstances I am leaving for my home on 22nd December, 1963. It is, therefore, requested that leave of absence from the meetings of the Assembly from 27th December, 1963 onwards may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SYED MUHAMMAD NAWAZ SHAH GARDEZI

Secretary : The following letter has been received from Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi, M.P.A. :—

"I have an urgent private piece of work at Bahawalpur and I will not be able to attend the Assembly Sessions on the 27th and 28th instant. I request that leave for these two days may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MEHR MUHAMMAD IQBAL KHAN HIRAJ SIAL

Secretary : The following letter has been received from Mehr Muhammad Iqbal Khan Hiraj Sial, M.P.A.:—

"I am to state that due to unavoidable circumstances, I could not attend the Assembly Session from 27th to 29th November, 1963. It is, therefore, requested that my absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR HAMAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mir Hamal Khan, M.P.A. :—

Owing to some unavoidable circumstances I cannot attend Assembly on 27th and 28th instant. Therefore, leave for these two days may kindly be granted.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR SAIFULLAH KHAN MAGSI

Secretary : The following letter has been received from Mir Saifullah Khan Magsi, M.P.A. :—

Kindly move House for my leave from 18-12-1963 uptill the end of the Session as I am not in a position to attend the Session due to indisposition from many days.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR GHULAM MUHAMMAD SHAH

Secretary : The following letter has been received from Sardar Ghulam Muhammad Shah, M.P.A. :—

"Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Committee Meeting of Public Accounts held on 27-9-63.

It is requested that my absence may be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD HANIF SIDDIQUI

Secretary : The following letter has been received from Mr Muhammad Hanif Siddiqui, M.P.A. :—

"I could not attend the meeting of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs held on the 10th December, 1963, I request that the Assembly may be moved to grant me the leave of absence from the said meeting."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA

Secretary : The following letter has been received from Mr. Taj Muhammad Khanzada, M.P.A. :—

"I have some urgent work at home and will not be able to attend the Assembly from the 30th December onward and would request leave from the House."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. GHULAM RASOOL

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ghulam Rasool, M.P.A :—

"I regret to inform you that I cannot attend the Rules Committee Meeting on 20-12-63 as I am leaving for Karachi to-day. Therefore leave be granted."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR INAYAT-UR-REHMAN KHAN ABBASI

Secretary : The following letter has been received from Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abassi, M.P.A. ;—

کل صبح مورخہ 21-12-63 9 بجے میں نے میو ھسپتال میں
اپنے بچے کا ایکسرے کرانا ھے ۔ لہذا میں سیلیکٹ
کمیٹی رولز آف پروسیجر میں شامل نہیں ھو سکتا ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. KHALID-BIN-JAFFAR

Secretary : The following letter has been received from Mr. Khalid-bin-Jaffer, M. P. A. :—

"I am indisposed and admitted in the Service Hospital. It is, therefore, not possible for me to attend the meeting of the Standing Committee convened on the 20th December, 1963."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHAN MIR AFZAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Khan Mir Afzal Khan, M.P.A:—

یکم جولائی سے ۳۰ جولائی ۱۹۶۳ تک اور ۲۷ نومبر
سے ۳۰ نومبر تک شوگر مل میں انتہائی ضروری کام کی
وجہ سے میں اسمبلی کے سیشن میں حاضری نہیں دے
سکا ۔ لہذا گذارش ھے کہ ان ایام میں میری غیر
حاضریوں کو درگذر فرمایا جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M.P.A :—

"I am leaving for my home Town Tando Allahyar for some urgent work. Therefore kindly grant me leave from 9th November to 22th November.

Mr. Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIAN KHAN MUHAMMAD KALYAR

Secretary : The following letter has been received from Mian Khan Muhammad Kalyar, M.P.A :—

ضروری نجی کام کی وجہ سے مورخہ 27/12 ، 28/12
کو اسمبلی میں شامل نہیں ہو سکونگا ۔ رخصت دو
یوم منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR MALIK HAJI HASSAN SHAH ORAKZIA.

Secretary : The following letter has been received from Mir Malik Haji Hassan Shah Orakzia, M.P.A :—

میں بیمار ہوں اور میرے معالج نے مجھے مکمل طور
پر آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے ۔ اس لئے عارض ہوں
کہ مورخہ 10/12/63 تا 20/12/63 تک مجھے رخصت
عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M. P. A. :—

بوجہ بخار اور زکام اسمبلی کی کارروائی میں شریک نہیں
ہو سکتا۔ اس لئے درخواست ہے کہ چھ یوم کی
رخصت 27/12/63 تا 1/4/64 عطا فرمائی جاوے۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following letter has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M.P.A :—

This is to state that I am down with Pneumonia since the 18th and am unable to attend the Session of the Assembly.

"I, therefore request you kindly to place my application before the Assembly for grant of leave from 26th December, 1963 to the end of Assembly Session."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR HAMAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mir Hamal Khan, M. P. A :—

Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Assembly Session (Budget Session) from 11-7-63 to 20-7-63.

The period of my absence may be treated as leave.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR SHER AFZAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mir Sher Afzal Khan, M.P.A :—

I may please be excused from attending the meeting of Standing Committee on Revenue to be held to-day at 4.00 p.m. as I am not feeling well.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD HANIF SIDDIQUI

Secretary : The following letter has been received frem Mr. Muhammad Hanif Siddique, M P.A :—

I could not attend the meeting of the Rules Committee on 21st December, 1963. Kindly move the House to grant me leave of absence."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR NABI BAKSH KHAN ZAHRI

Secretary : The following telegram has been received from Mir Nabi Baksh Khan Zahri, M.P.A :—

"Kindly exempt attendance 27th, 28th instant being busy Provisional Transport Authority meeting fixed 28th."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUNAWWAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Munawwar Khan, M.P.A :—

I got a letter from home wherein my wife was reported seriously ill. I left Lahore for Bannu.

Please get me leave of the House from 27-12-63 till the termination of the Session. If my wife recovers earlier, I shall report my presence. In need of emergency, I can be informed telegraphically."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR KHALID UMAR

Secretery : The following letter has been received from Sardar Khalid Umar, M.P.A :—

"My absence from Assembly on 27th December be excused as I was in Dacca."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. KHALID BIN JAFFAR

Secretary : The following letter has been received from Khalid Bin Jaffar, M.P.A :—

I am to inform you that I am still undergoing treatment at the Service Hospital. I shall remain in this hospital still 29th December, 1963 and thereafter may be permitted to attend the Assembly.

It is therefore requested that I may be granted leave from the 22nd December to 29th December (both days inclusive).

Thanking you."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MASTER KHAN GUL

Secretary : The following letter has been received from **Master Khan Gul, M.P.A.** :—

میں ایک ضروری کام کی وجہ سے 30-12-63 کو اسمبلی
میں حاضر ہونے سے معذور ہوں ۔ مہربانی فرما کر ایک
دن کی رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SARDAR MUHAMMAD RAMZAN KHAN DRISHAK

Secretary: The following letter has been received from **Sardar Muhammad Ramzan Drishak, M.P.A.** :—

میں ڈھاکہ گیا ہوا تھا ۔ وہاں سے میں مورخہ 27-12-63
کو واپس آ کر حاضر نہیں ہو سکا ۔ اس لئے التماس
ہے کہ مجھے مورخہ 27-12-63 کی چھٹی عطا فرمائی
جاوے ۔

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ILAHI BUX

Secretary The following telegram has been received from **Mr. Ilahi Bux, M.P.A.** :—

"Please continue my leave from 26th to 31st."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. SULTAN AHMAD KHAN

Secretary: The following application has been received from Mr. Sultan Ahmad Khan, M.P.A. :—

Due to unavoidable circumstances I could not attend the meeting of Revenue Committee held on 18th and 27th December, 1963.

Kindly excuse my absence for both the days."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. MUHAMMAD IBRAHIM BARQ.

Secretary: The following application has been received from Mr. Muhammad Ibrahim Barq, M.P.A. :—

"Most humbly I beg to state that I have been busy in getting my wife examined in the Services Hospital, Lahore, on the 16th and 17th December, 1963, therefore I failed to attend the Assembly on these two days. Kindly excuse my absence."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN.

Secretary: The following application has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M.P.A. :—

میں مورخہ 27-12-63 کو اسمبلی میں بوجہ زکام نہیں
پہنچ سکا - رخصت تصور فرمائی جاوے -

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIR RASOOL BAKHSH TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Rasool Bakhsh Talpur, M.P.A :—

"I could not attend the Assembly Session from 27th to 29th November, 1963 due to unavoidable circumstances.

House may kindly be moved for leave for 27-11-63 to 29-11-63."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD IBRAHIM BARQ

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Ibrahim Barq, M.P.A :—

"I beg to state that I had to attend the Divisional Council Meeting at Multan on the 28th December, 1963. Therefore I feel grateful if you very kindly grant me leave for the above-mentioned day. I attended the Meeting on the 28th instant."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA GHULAM QASIM KHAN

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ghulam Qasim Khan, M.P.A :—

"I could not present myself on 16th, 17th and 20th December, 1963. I also absented myself from 27th December to 30th December to attend some marriages in the family and P.T.A. meeting at Karachi. Please condone my absence for the above dates."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MASTER KHAN GUL

Secretary : The following application has been received from Master Khan Gul, M.P.A :—

میں ایک ضروری کام کی وجہ سے 31-12-63 کو اسمبلی
میں حاضر ہونے سے معذور ہوں۔ مہربانی کر کے
ایک دن کی رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

NAWABZADA ALI MUHAMMAD KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani, M.P.A: —

"I beg to state that I am suffering from fever since 15th December, 1963. So I am unable to attend the Assembly Session. Please recommend leave from 16th December, 1963 to 19th December, 1963."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

DR. MRS. ASHRAF ABBASI

Secretary : The following Telegram has been received from Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, M.P.A :—

"Under treatment in Karachi. Request leave till fourth January."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SYED NAZAR SHAH

Secretary : The following Telegram has been received from Syed Nazar Shah, M.P.A :—

"Request for grant of leave from 27th December upto 31st December due to unavoidable circumstances."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

PIR HAJI MALIK REHMAN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Pir Haji Malik Rehman Khan, M.P.A :—

گذارش آنکہ ۔ کہ فدوی مورخہ 13-12-63 سے 19-12-63
تک اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ کیونکہ میری
طبیعت خراب تھی ۔ لہذا درخواست ہے کہ مجھے
رخصت دی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

PIR HAJI MALIK REHMAN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Pir Haji Malik Rehman Khan, M.P.A :—

گذارش آنکہ کہ فدوی 27-12-63 اور 28-12-63 کو
اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ مجھے رخصت دی
جاوے ۔ نوازش ہوگی ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

ALLAMA ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from **Allama Abdul Haq, M.P.A :—**

آج میری طبیعت اچھی نہیں ہے ۔ ایک دن کی چھٹی
منظور کی جائے ۔ 2 جنوری 1964 ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

CHAUDHRI IMTIAZ AHMAD GILL

Secretary : The following letter has been received from **Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill, M.P.A :—**

"It is requested that due to some unavoidable circumstances I cannot attend the Assembly Session on 1-1-64. The leave may please be granted for 1-1-64."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. BASHIR AHMAD SHAH

Secretary : The following letter has been received from **Mr. Bashir Ahmad Shah, M.P.A :—**

I have to state that my presence is urgently required at my native place and as such I shall not be able to attend the meeting of the Assembly from 2-1-64 to 7-1-64 both days inclusive. Necessary leave may, therefore, kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

CHAUDHRI GUL NAWAZ KHAN

Secretary : The following letter has been received from **Chaudhri Gul Nawaz Khan, M.P.A :—**

"I have been admitted in the Service Hospital due to illness. Kindly grant me leave for 28th, 30th, 31st December, 1963, 1st, 2nd, 3rd January, 1964.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED SAFI-UD-DIN

Secretary : The following Telegram has been received from **Syed Safi-ud-Din, M.P.A :—**

"Owing my dear father death can not attend Assembly Session. Kindly move Assembly grant me leave from twentyseven December onward."

Mr. Speaker : The question is :—

Thas the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MALIK SARFRAZ KHAN

Secretary : The following letter has been received from **Malik Sarfraz Khan, M.P.A :—**

گذارش ہے ۔ کہ مجھے زکام کی شکایت ہے ۔ اسمبلی
میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ آج مورخہ 3 جنوری کی
رخصت دے کر مشکور فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAJA NADIR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Raja Nadir Khan, M.P.A :—

"I cannot attend the Assembly meeting on 1-1-64. The leave for 1-1-64 may please be granted."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR RASOOL BUX TALPUR

Secretary : The following letter has been received from Mir Rasool Bux Talpur, M.P.A :—

"I request that I may be granted leave of absence from the sittings of the Assembly from 6th January, 1964 to 10th January on personal grounds."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR MUHAMMAD AYUB KHAN

Secretary : The following letter has been received from Sardar Muhammad Ayub Khan, M.P.A :—

"Under medical advice I had to proceed to the United Kingdom for treatment in a specialized institution. I arrived here on the 6th of October, 1963 and was admitted into hospital on 10th October, 1963.

As my treatment may yet take quite sometime more, I request that leave of absence from the Assembly Session or any committee meeting may kindly be granted to me till the termination of my treatment and return to Pakistan."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BEGUM AISHA AZIZ

Secretary: The following letter has been received from Begum Aisha Aziz, M.P.A :—

"I shall be very grateful if leave of absence is kindly granted to me by the Assembly from the 27th December, 1963 to 2nd January, 1964, as I am unable to attend the Session due to unavoidable circumstances."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD MOHSIN SIDDIQUI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui, M.P.A :—

"Due to some unavoidable circumstances, I could not attend the Assembly Session on 27th, 28th, 30th and 31st of December, 1963 and 1st January, 1964. I, therefore, request that the House may be moved for the grant of leave for the said period."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ABDUL GHAFFAR KHAN PASHA

Secretary: The following letter has been received from Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha, M.P.A. :—

"I have the honour to inform you that on account of my illness I will not be able to attend the Session on 11th, 12th, 13th, 16th, 18th, 19th and 20th December, 1963, which may kindly be excused".

Mr. Speaker The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary: The following letter has been received from **Syed Muhammad Hassan Shah, M.P.A.** :—

"I will not attend Assembly Session with effect from 20-12-63 due to unavoidable circumstances. House may kindly be moved for my leave from 20-12-63 to 26-12-63."

Mr. Speaker; The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. WALI MUHAMMAD HAJI YACOOB

Secretary: The following letter has been received from **Mr. Wali Muhammad Haji Yacoob, M.P.A.** :—

"As I had an important work to attend to I regret I could not attend Assembly meetings from 27-12-63 to 2-1-64. I, therefore, request grant of leave of absence for seven days."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR MUHAMMAD MURAD KHAN JAMALI.

Secretary: The following letter has been received from **Mir Muhammad Murad Khan Jamali, M.P.A.** :—

"I shall not be able to attend Assembly from 8th January to 17th January, 1964, due to urgent work at home.

I request that you may kindly move the House for the grant of leave."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

PIR ALI SHAH

Secretary: The following letter has been received from Pir Ali Shah, M.P.A. :—

"On some urgent work I am leaving for my home town Badin. It is therefore, requested that you will be kind enough to grant me leave from 10th November to 19th November."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

KAZI MUHAMMAD AZAM

Secretary: The following letter has been received from Kazi Muhammad Azam, M.P.A. :—

"I have to attend marriage ceremonies of my nephews at Hyderabad. Therefore four days' leave may kindly be granted to me from 7th November to 10th of November."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR HAJI KHUDA BUX TALPUR

Secretary: The following letter has been received from Mir Haji Khuda Bakhsh Talpur, M.P.A. :—

"I request leave of absence from the Assembly with effect from 27th December, 1963, to 2nd January, 1964, as I had to attend to an urgent private affair..

Mr. Speaker The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHAWAJA JAMAL MUHAMMAD KORAIJA

Secretary : The following letter has been received from Khawaja Jamal Muhammad Koraija, M.P.A. :—

جناب عالی میں یکم سے لے کر 6 جنوری تک بیمار رہا
ہوں - مہربانی فرما کر ان ایام کی رخصت عنایت کی
جائے -

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

BEGUM AISHA AZIZ

Secretary: The following application has been received from Begum Aisha Aziz, M.P.A. :—

"Due to illness I could not attend the Committee Meeting on Law and Parliamentary Affairs held on 9-11-63 and 11-11-63 and also Assembly Session from 16-12-63 to 26-12-63.

It is requested that my absence may be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

ALLAMA ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M.P.A. :—

میں آج مورخہ 7-1-64 جیل جا رہا ہوں - میری واپسی
تک میری رخصت منظور فرمائی جائے -

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. MOBIN-UL-HAQ SIDDIQUI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Mobin-ul-Haq Siddiqui, M.P.A. :—

"House may kindly be moved for grant of leave to me from 27-12-63 to 31-12-63 as I could not attend Assembly Session on these dates due to unavoidable circumstances."

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MALIK MUHAMMAD ZAMAN KHAN

Secretary: The following application has been received from Malik Muhammad Zaman Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ بوجہ بیماری اسمبلی کی کارروائی میں حصہ
لینے سے معذور ہوں ۔ ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق
مکمل آرام کی ضرورت ہے اس لئے مہربانی فرما کر
مورخہ 7-1-64 سے دس یوم کی رخصت عطا فرما کر
مشکور فرمائیں ۔

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary: The following application has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ بدستور بیمار ہوں اس لئے عارض ہوں
کہ رخصت مزید 3-1-64 تا 6-1-64 عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MEHBOOB ALI BHAYO

Secretary: The following application has been received from Mr. Mehboob Ali Bhayo, M.P.A. :—

"I have an urgent work at home. I therefore request that the House may kindly be moved to grant me leave of absence from the 8th January, 1964 to 17th January, 1964.

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ALI GOHAR KHUHRO

Secretary: The following letter has been received from Mr. Ali Gohar Khuhro, M.P.A. :—

"I shall not be able to attend the Assembly from 8th January to 24th January, 1964. I request that the House may kindly be moved to grant me leave."

Mr. Speaker The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

HAJI IMAM ALI UNAR

Secretary : The following letter has been received from Haji Imam Ali Unar, M.P.A :—

"Respectfully I beg to say that I failed to attend the Assembly sittings from 2-12-63 to 10-12-63 due to unavoidable circumstances.

It is requested that my absence may be treated as leave."

Mr. Speaker : The queation is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BEGUM JEHAN ARA SHAH NAWAZ

Secretary : The following letter has been received from Begum Jehan Ara Shah Nawaz. M.P.A :—

"I have to be in Dacca for the meetings of the Pakistan Muslim League Working Committee and Council on the 13th and 14th of January, 1964, therefore, I request that leave be granted to me for these two days."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MAKHDUM-UL-MULK MUHAMMAD SHAMAS-UD-DIN JILANI

Secretary : The following letter has been received from Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shamas-ud-Din, Gilani, M.P.A :—

میں ۱۵ تا ۱۷ دسمبر تک بیمار رہا ہوں اس لئے مہربانی
فرما کر مندرجہ بالا تاریخوں کی چھٹی منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. AHMAD NAWAZ BUGTI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmad Nawaz Bugti, M.P.A :—

"Regret cannot attend current Session of Assembly. Request leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted."

(The motion was carried)

RAI MUHAMMAD IQBAL AHMAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from **Rai Muhammad Iqbal** Ahmad Khan, M.P.A :—

گذارش ہے کہ مجھے ایک ذاتی اور ضروری کام کے سلسلے
میں کل مورخہ ۹ جنوری کو منٹگمری جانا ہے - میں مشکور
ہوں گا - اجازت فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian **Abdul Haq**, M.P.A :—

"Being sick I could not attend the Assembly Session yesterday (7th instant). I hope you will please condone my absence for the day."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR NOOR MUHAMMAD KHAN BULEDI

Secretary : The following letter has been received from **Sardar Noor Muhammad** Khan Buledi Tumandar, M.P.A :—

"House may kindly be moved for grant of leave from 21-12-63 as I could not attend the Assembly Session due to my health."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

BABU MUHAMMAD RAFIQUE

Secretary : The following letter has been received from Babu Muhammad Rafique, M.P.A :

"I request for the grant of 4 days leave of absence from 14th to 17th January, 1964 and oblige."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

RAO KHURSHID ALI KHAN

Secretary : The following letter has been received from Rao Khurshid Ali Khan; M.P.A :—

میں بوجہ نظر بندی حاضر اجلاس ضوابط کمیٹی نہیں ہو
سکتا ۔ اس لئے رخصت مرحمت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

KHAWAJA MUHAMMAD SAFDAR

Secretary : The following letter has been received from Khawaja Muhammad Safdar, M.P.A :—

"I am leaving for Dacca today to attend the all Pakistan Muslim League Council meeting and will not be able to attend the Assembly on the 13th January, 1964. Please grant me leave for that day."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR MUHAMMAD IQBAL

Secretary : The following letter has been received from **Sardar Muhammad Iqbal, M.P.A :—**

گذارش ہے کہ میں اپنے ذاتی کام کی وجہ سے ۲۶ دسمبر
۱۹۶۳ء سے ۳ جنوری ۱۹۶۴ء تک حاضر نہیں ہو سکا ہوں۔
رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHEIKH MUHAMMAD HUSSAIN

Secretary : The following letter has been received from **Sheikh Muhammad Hussain, M.P.A :—**

گذارش ہے کہ بندہ بوجہ خرابی صحت مورخہ ۹ جنوری
۱۹۶۴ء کو حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ لہذا ایک یوم کی
رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR HAMAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from **Mir Hamal Khan, M.P.A :—**

"I have been unable to attend the Assembly from 30th December to 9th January, 1964, instant due to illness. Kindly this may be treated leave."

Mr. Speaker : The question is .—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

EXTENSION OF TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS.

Mr. Speaker : We have got certain motions about the extension of time. Let us dispose them of. Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I beg to move :—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 63 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No : 63 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

(*The motion was carried*)

Mr. Hamza : I beg to move :—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 61 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

Mr. Speaker. The question is :—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 61 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

(*The motion was carried*)

Major Abdul Majid Khan : I beg to move :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963 be extended upto 30th June 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Eradication of Child Beggary Bill 1963 (Bill No. 89 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

(*The motion was carried*)

Major Abdul Majid Khan : I beg to move :—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on the Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 83 of 1963) be extended upto the 30 June 1964.

Mr. Speaker : The question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Social Welfare on the Workmen's Compensation (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 83 of 1963) be extended upto the 30th June 1964.

(*The motion was carried*)

Mr. Abdur Raziq Khan : I beg to move :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Communications and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 88 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of report by the Standing Committee on Communications and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 88 of 1963) be extended upto 30th June 1964.

(*The motion was carried*)

Rai Mansab Ali Khan Kharal : I beg to move :

That the time fo: presentation of the report by the Standing Committee on Irrigation and Power on the Nothern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 59 of 1963) be extended upto 30th June, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Irrigation and Power on the Nothern India Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 59 of 1963) be extended upto 30th June, 1964.

(*The motion was carried*)

Sardar Muhammad Ashraf Khan : I beg to move :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Bill (Bill No. 14 of 1962) be extended upto the 30th June, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners' Bill (Bill No. 14 of 1962) be extended upto the 30th June, 1964.

(*The motion was carried*)

Mr. Abdur Raziq Khan : I beg to move -

That time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill 1963, Bill No. 90 of 1963, be extended upto 30th June, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill No. 90 of 1963, be extended upto 30th June, 1964.

(*The motion was carried.*)

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move —

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Hyderabad and Khairpur Division Prohibition of 'Osar' for Hindus Bill 1963, Bill No. 77 of 1963 be extended to 30th June 1964,

Mr. Speaker : Motion moved, the question is -

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Hyderabad and Khairpur Divisions Prohibition of 'Osar' for Hindus Bill 1963, Bill No. 77 of 1963 be extended to 30th June 1964.

(*The motion was carried.*)

PRELIMINARY REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON THE QUESTION OF PRIVILEGE RAISED BY KHAWAJA MUHAMMAD SAFDAR (*Motion for consideration*)

Mr. Speaker : Now, Khawaja Muhammad Safdar may please move his motion for consideration of the Standing Committee Report on his question of privilege.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move —

That the Preliminary Report of the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs on the question of privilege raised by **Khawaja Muhammad Safder MPA.**, be taken into consideration.

Mr. Speaker : The motion moved is —

That the Perliminary Report of the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs on the question of privilege raised by Khawaja Muhammad Safdar, MPA., be taken into consideration.

Minister of Law : So far as the motion is concerned, as it is, it is opposed. Sir there is proposal and a motion from a Member is coming up before the House.....

Khawaja Muhammad Safdar : He has not yet put it before the House.

Minister of Law : The Leader of the Opposition knows it.

Parliamentary Secretary : (Chaudhri Sultan Mahmood) : Sir, This is only the preliminary report. I, therefore, move :

That the Question of privilege be referred back to the Standing [Committee on Law and Parliamentary Affairs to final report by 31st March, 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I read a passage from the Report.

"As pointed out above this is only a preliminary report and if the Assembly decides that the production of the two impugned circular letters and other relevant papers should be insisted upon by the Committee, the Committee will submit a final report after consideration of the material produced before the Committee.

اگر اس پیرے کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھ سے کہا جا رہا ہے تو میں تیار ہوں ۔

Minister of Law : If the Leader of the Opposition, by reading out the last para of the interim report, means that the motion moved by the member also authorised the Sub-Committee to insist on the production of documents, then we make it very clear that this is not the intention. Whether the Assembly insists or the Assembly does not insist,.....

Khawaja Muhammad Safdar : It is our privilege.

Minister of Law : It is entirely upto the Commitee itself, and if the Committee itself again insists on the production of documents, they will be produced unlese there is, under the rules or under any law for the time being in force, any defence for non-production. But that will be decided entirely on merits under the rules as they are, to which we are all committed. So the motion now is that this interim report ; because it is interim report and no decision can be taken on that and the Committee itself has desired that if the Assembly so desires it may go back to the same Committee — we have no objection that it may go back to the same Committee, and it may further reconsider the matter, exercise all the powers vested in the Committee under the law, and send its final report by 31st March 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : I do accept the suggestion made by the Law Minister, and if the House so desires, the Committee is certainly prepared to submit a final report.

Mr. Speaker : I think that is the sense of the House.

Mr. Speaker : The question is :

That the Question of Privilege be referred back to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs to make a final report by 31st March 1964.

(The motion was carried.)

ADJOURNMENT MOTIONS

REJECTION OF TWENTY HAJ APPLICATIONS IN MULTAN.

Mr. Speaker: Now, there is an adjournment motion from Maulana Ghulam Ghaus. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the discontentment prevailing among the public in general and hajis in particular as a result of the action of the officer concerned in Multan in rejecting some 20 Haj applications simply on the ground that the respective applicants while submitting forms in 1964 did not sign one column out of the four columns provided in the form ; notwithstanding the fact that.

(*i*) at the time of balloting these applicants have been declared successfull ;

(*ii*) these applicants had originally applied last year, i.e. 1963 ;

(*iii*) there were already official announcement to the effect that all such applicants who deposited their security last year would certainly be given permission ; and

(*iv*) these applicants might have left the referred to column unsigned keeping in view the fact that when they had submitted similar applications last year, the then application form contained only three columns as compared to four in the latest.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ میں اردو میں عرض کرونگا ۔ جہاں تک مولانا صاحب کی تحریک التوا کا تعلق ہے قانونی نقطہ نظر سے یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مولانا صاحب نے خود اپنے ایڈجورنمنٹ موشن میں یہ بات تسلیم کی ہے ۔

"that the respective applicants while submitting fresh foms in 1964 did not sign one column out of the four columns provided in the form."

جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جس جس جگہ پر درخواست کنندہ کو دستخط کرنے تھے اس جگہ پر نہیں کئے تو اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ فارم ناقص تھے ۔ اس لئے جس نے بھی مسترد کر دیا وہ حق بجانب تھا۔ اس وجہ سے حکومت یا حکومت کے کسی آفیسر سے خطا نہیں ہوئی ۔ اور اس کی وجہ سے تحریک التوا آئی ۔ لیکن میں مولانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہمیں اس میں قانونی نقطہ نظر اور پیچیدگیاں نہیں لانی چاہئے ۔ ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی

چاهئے تا که جو لوگ حج کرنے جانا چاهتے هیں ٹیکنیکل گراؤنڈ پر ان کی درخواستیں رد نه هوں ۔ اب یه معامله ایسا هے مجھے وقت نہیں ملا که میں ملتان کے کمشنر سے پوچھتا که کیا پوزیشن هے لیکن میں مولانا صاحب کو یقین دلاتا هوں که کمشنر صاحب مسلمان هیں کوئی غیر نہیں هیں وه جتنے لوگ بھی حج پر جانا چاهتے هیں ان کو سہولتیں دیں گے ۔ اور مولانا صاحب میری بات مان لیں اور یه موشن واپس لے لیں ۔ اس بات کی کوشش کبھی نہیں هو گی که کسی کی درخواست اس طرح مسترد کر دی جائے ۔ یه قسمت کی بات هے هو سکتا هے که وهاں سے کشش نه هوئی هو اور اگر ان کی قسمت میں نه هو تو اس طرح سے درخواست مسترد هوگئی هو ۔ تو مولانا صاحب اس لحاظ سے اتفاق کریں گے که اس بنا پر جو کچھ هوا هے میں اپنے لیول پر کوشش کرونگا اور جتنا هو سکتا هے هر ایک کو پوری سہولت ملے گی تا که وه جا کر یه فرض ادا کر سکیں ۔

(اس مرحله پر کچھ ممبر تقریر کرنے کے لئے کھڑے هوئے)

مسٹر سپیکر ۔ ابھی اس تحریک التوا پر بحث شروع نہیں هوئی ۔

نوابزاده غلام قاسم خان ۔ جناب والا ۔ میری Constituency کے لوگ بھی حج پر جانا چاهتے هیں ۔ حج کے موقعه پر کوئی Hard and fast rules نہیں هوتے ۔ هدایات تو هوتی هیں لیکن اگر کسی نے لا علمی سے دستخط نہیں کئے اور ان کے نام قرعه اندازی میں آ چکے هیں ۔ تو ان کو اجازت سے محروم کرنا بہت زیادتی هو گی ۔ ان کو Assurance تو دیدیں که وه حج پر جائیں گے انشاء الله یا ان کے لئے کوئی راسته ڈھونڈیں گے ۔

مولانه غلام غوث ۔ جناب والا ۔ ان کی درخواستیں سن ۶۳ کی تھیں ۔ رقوم انہوں نے داخل کی هوئی تھیں ۔ سن ۶۳ کی خانه پوری انہوں نے صحیح کی ۔ اس وقت تو خانے تین هی تھے ۔ اب نئے سال میں چار خانے هو گئے ان کی بھی خانه پوری کی انہوں نے مگر اتفاق سے کسی ٹیکنیکل چیز کی وجه سے کوئی غلطی هو بھی گئی هے تو کوئی مضائقه نہیں اور

جب کہ حکومت نے اعلان بھی کیا ہوا ہے کہ گذشتہ سال جنہوں نے روپیہ جمع کرایا ہوا ہے ان کو موقعہ دیا جائے گا تو یہ بیس آدمی ہیں وہ بیچارے کبھی کراچی دوڑ رہے ہیں کبھی کہیں ۔ اگر وزیر قانون صاحب وعدہ فرمائیں اور یقین دلا دیں کہ وہ سفارش کریں گے کہ ان کو اجازت دے دی جائے اور اکثر دے دی جاتی ہے تو یہ اتنی بڑی بات نہیں ۔ میں اس تحریک التوا کو واپس لے لیتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا ہے کہ جہاں تک میری یقین دہانی کا تعلق ہے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے اور ممکن ہے کہ انہیں اجازت مل بھی جائے جیسا کہ مولانا صاحب کہتے ہیں لیکن یہ میرے بس کی بات نہیں۔ اس کا تعلق مرکزی حکومت کے محکمہ سے ہے اور سنٹرل گورنمنٹ ہی اس کی ذمہ داری رکھتی ہے ۔ ممکن ہے کہ میں ان لفظوں میں مولانا صاحب کو یقین نہ دلا سکوں حالانکہ میری دلی کیفیت یہ ہے کہ کاش میں کچھ کر سکوں اور چونکہ میں ابھی مکمل تحقیقات نہیں کر سکا ہوں اس لئے میں ان سے نہیں کہہ سکتا ۔ ویسے مولانا صاحب کو ہم پر اعتبار ہونا چاہئے جب کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر ایسی چھوٹی سی باتوں کے اوپر ان کے Forms مسترد ہو گئے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں انشاء اللہ وہ جائیں گے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان ۔ سوموار تک بتا دیں ۔

وزیر قانون ۔ اگر سوموار تک یہ اسمبلی چلی تو ۔

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ میں وزیر قانون صاحب کی یقین دہانی پر اعتماد کرتا ہوں اور اپنی تحریک التوا پیش کرنے پر اصرار نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

DECISION OF GOVERNMENT NOT TO ALLOW FIRST CLASS IN JAIL TO MIAN TUFAIL MUHAMMAD, GENERAL SECRETARY, DEFUNCT JAMAAT-I-ISLAMI.

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the misconceived and hard-hearted decision of the Government in not allowing Ist Class to Mian Tufail Muhammad according to his status in life, who is a Law Graduate and was General Secretary of the defunct All Pakistan Jamaat-e-Islami, detained under Section 3 of the Maintenance of Public Order Ordinance, as reported in daily "Nawai-e-Waqt", Lahore. dated the 9th January, 1964 and which has caused great resentment among a large section of the public who have great esteem for the said Jamaat and its leaders.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I oppose the motion.

The reasons are that the classification of detenues is made on the basis of their social status, education, habit of life and the mode of living to which they are accustomed. There are three classes provided under the Detenue Rules, namely, Class I, II and III. Class I is assigned to such detenues as have a high social status and are accustomed to superior mode of living. Here I might add that Class I has been given to Maulana Maudoodi himself. The persons in the next grading are Class II.

Actually, there is not much difference between Class I and Class II. Both these classes of detenues are allowed, under the rules, to accept food and clothes from outside. The only main difference between the two classes is that Class I detenue gets Rs. 50/- per month as monthly allowance while class II gets Rs. 30/- per month.

Mr. Tufail Muhammad has been given Class II after considering his status, education and the fact that he is also the General-Secretary of Jamaat-e-Islami. It may be mentioned that when Mr. Tufail was last detained under the same law, in October 1961 to June 1962, he was placed in Class II. My respectful submission is that his status, his educational qualifications and his mode of life to which Mr. Tufail is accustomed, has been fully considered by the authorities and Class II has been granted to him in conformity with the rules in force on the same subject.

I might further add that it is not a matter of right for any detenue to claim Class I or Class II. It is entirely the discretion of the detaining authorities to give any class according to the status, education and the mode

of life to which a detenue is accustomed. In this case, I respectfully submit, the head of the Jamaat has heen given Class I and certain others who have been arrested or detained have been classified according to their social status. No discrimination has been made and no undue favour or disfavour has been shown to any person in classifying his status. I assure the member that there has been no discrimination in classifying the detenues for the purposes of granting the class to which ordinarily they will be entitled and, therefore, this having been done in accordance with the rules, without any discrimination and without any ulterior motive, the Member might withdraw his motion.

In any case, his purpose is served. The attention of the Government has been drawn to this fact and the suggestion of the member of converting Class 2 into Class I will be considered. I am, at the present moment, not in a position to say anything beyond what I have respectfully submitted before this House.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں جناب وزیر قانون صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ جناب طفیل محمد صاحب کو بہتر کلاس دینے کی کوشش کریں گے - تا ہم میں ان سے اتنی عرض کروں گا کہ جہاں تک Status in life کا تعلق ہے آپ کو اس بات کا احساس ہو گا کہ آپ نے انہیں کسی جرم کے تحت سزا نہیں دی - محض آپ ان کی پارٹی کی مقبولیت سے خائف ہوئے ہیں - گورنمنٹ کے محلات میں محض ان کی مقبولیت کی بنا پر زلزلہ کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہے -

Mr. Speaker : No discussion about that. Is the Member pressing the motion or not ?

مسٹر حمزہ - میں عرض کرتا ہوں جناب کہ ان کا جرم صرف یہی ہے کہ - - - - (قطع کلامی)

Mr. Speaker : There should be no discussion on the motion. Is the Member pressing it or not ?

مسٹر حمزہ - میں press نہیں کرتا -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ اسے برا نہیں منائیں گے - میں جناب صرف یہ عرض کرنی چاہتا ہوں آپ کی اجازت سے بڑے احترام کے ساتھ کہ جس طرح سے انہوں نے میاں طفیل محمد صاحب کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ ان کے Status اور ان کی Educational Qualifications اور دوسری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اس پر Sympathetically consider کریں گے - تو میں جناب کی وساطت سے صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی Qualifications ان گرفتار ہونے والوں میں سے بیشتر افراد کی ہیں - تو میں چاہتا ہوں کہ ان سب پر ہمدردانہ غور کیا جائے - مثال کے طور پر وہ افراد یہ ہیں - حکیم اقبال حسین صاحب (کراچی) پروفیسر غفور احمد صاحب (کراچی) صادق حسین صاحب (کراچی) گوہر گیلانی صاحب (کراچی) پروفیسر خورشید احمد صاحب (کراچی) میاں طفیل محمد صاحب جنرل سیکرٹری بی - اے (آنرز) ایل ایل بی - نعیم صدیقی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ (سیارہ) مصنف متعدد کتب علمیہ و سیرت نبوی - ملک نصراللہ خان عزیز بی اے مصنف و نامور صحافی ایڈیٹر روزنامہ (ایشیا) - چودھری بہاول خان ناگرہ (سیالکوٹ) لینڈ لارڈ گریجوایٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکول (ریٹائرڈ) معمر - چودھری نذیر احمد صاحب (سیالکوٹ) ایم - اے - سابق پروفیسر (لیکچرار) - چودھری سلطان احمد صاحب (گجرات) بی اے - بی ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول - مولانا فتح محمد صاحب (راولپنڈی) پرنسپل تعلیمات عالیہ کالج -

Mr. Speaker : The member means to say all the detenus. He should now take his seat.

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - دو تین نام اور باقی ہیں وہ یہ ہیں (۱) خان سردار علی خان صاحب پشاور بہت بڑے لینڈ لارڈ و خان ہیں (۲) فضل معبود صاحب پشاور ایم - اے سب ایڈیٹر روزنامہ (انجام) پشاور (۳) شیر علی خان صاحب سوات بی - اے - لینڈ لارڈ ہیں -

Mr. Speaker : Rao Sahib may please take his seat.

RESOLUTION

RE : ATROCITIES AGAINST TURKS IN CYPRUS AND RECOMMENDATION TO GOVERNMENT OF PAKISTAN TO SUPPORT TURKISH VIEW-POINT IN U.N.O. AND BR. COMMONWEALTH OF NATIONS

مسٹر سپیکر - مولانا غلام غوث اپنی قرارداد پیش کریں -

جناب والا - میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"یہ ایوان قبرص کے ترکوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ان پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے - اور صوبائی حکومت سے یہ سفارش کرتا ہے کہ مرکزی حکومت سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ تنازعہ قبرص کے سلسلے میں ترکوں کے نظریہ کی حمایت کرے اور اقوام متحدہ اور برطانوی دولت مشترکہ کے ممالک سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ قبرص کے ترکوں کے مفادات کا تحفظ کریں -"

Mr. Speaker : Resolution moved is—

That this Assembly places on record its deep sense of grief over the atrocities being committed against the Turks in Cyprus and recommends to the Provincial Government that the Government of Pakistan may be requested to support the Turkish view-point on the Cyprus issue and move the United Nations and the British Commonwealth of Nations to safeguard the Turkish interests in Cyprus.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I wholeheartedly and unflinchingly support this motion. As a matter of fact, so far as this province and so far as this country known as Pakistan is

concerned, it will surely sympathise and do all that is possible for this State and the country as a whole to come to the rescue of Muslim brethren in any part of the world. To that extent we fully support the motion of the member and it may be passed.

Mr. Speaker : The question is—

That this Assembly places on record its deep sense of grief over the atrocities being committed against the Turks in Cyprus and recommends to the Provincial Government that the Government of Pakistan may be requested to support the Turkish view-point on the Cyprus issue and move the United Nations and the British Commonwealth of Nati ons to safeguard the Turkish interests in Cyprus.

I think, there is no opposition to this motion. (Voices : No, Sir.)

(*The motion was unanimously carried.*)

BILLS

THE STAMP (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Mr. Speaker : Now, we will take up the Bills. The first one is the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I have just now made enquiries from the Secretary of the Assembly that the motion on the Agenda, as it reads, is a little bit misleading. I am to inform that this Bill was actually introduced and sent, as required by the Rules, to the concerned Standing Committee, but it has not sent any report so far with the result that it is lying as it is. Consistently with the view which the Opposition members are holding that these Bills may be again considered either by the Select Committee or circulated for eliciting public opinion—that is what the Leader of Opposition's motion reads—I move that this Bill may be sent back to the relevant Committee for appropriate consideration and report afresh.

I hope, the Leader of the Opposition will extend his wholehearted cooperation and assist us in seeing that the remaining legislative work is now disposed of expeditiously and that he will have no ground for making recriminations and allegations and counter-allegations.

I, therefore, formally move—

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to the Standing Committee.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to the Standing Committee.

خواجہ محمد صفدر - (سیالکوٹ -۱) جناب والا - میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ جناب لامنسٹر صاحب نے اس بات کا احساس کر لیا ہے کہ ان مسودہ ہائے قوانین کو جن کے متعلق ہمارے پاس رپورٹیں نہیں ہیں اور جن کے متعلق خود ان کا اپنا قیاس اور خیال ہے کہ یہ آرڈیننس کی شکل میں نہیں آئیں گے سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کرنا چاہئے - میں جناب والا - آپ کی وساطت سے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے دوستوں کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ ہم قولاً اور عملاً یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں - کہ اگر ہم آرڈیننس کی مخالفت کرتے ہیں تو اصول کے تحت کرتے ہیں - (ہیئر-ہیئر) ویسے اس غریب قوم کا اور اس غریب ملک کا سرمایہ کسی طور پر بھی ایک منٹ کے لئے ایک پائی بھی ضائع کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - (ہیئر - ہیئر) لیکن جب تک وہ ایک مسلمہ اصول کو طریقہ کار نہیں بنائیں گے کہ ہنگامی اختیارات کو استعمال نہ کیا جائے تو اس وقت ہم حق بجانب ہیں کہ اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور ہر قسم کی رکاوٹ جو اس قسم کی لیجسلیشن کے راستے میں لا سکتے ہیں ہم لائیں . . . .

وزیر زراعت- یہ غلط ہے اور ناجائز ہے -

خواجہ محمد صفدر- جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو لیجسلیشن اس وقت ہمارے سامنے ہے یعنی ۱۶ بلز کے علاوہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آٹھ دس بلز اور اسمبلی کے دفتر میں پہنچ چکے ہیں اور ان کے علاوہ کچھ بلز اور بھی گورنمنٹ کے پاس ہیں - تو اندازہ یہ بتاتا ہے کہ ۴۰ کے قریب مسودہ ہائے قوانین تیار پڑے ہیں جو یہ اسمبلی پاس کرے گی - مجھے انتہائی مسرت ہوگی کہ ہم ٹھنڈے دل سے غورو فکر کے بعد اور ساتھ ہی ساتھ جتنی جلدی بھی ہو سکے ان کو قوانین کی شکل میں لے آئیں - (ہیئر - ہیئر)

جناب والا - میں ان کی تجویز کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اس کی مخالفت نہیں کرتا - میں پھر یقین سے کہتا ہوں کہ لیجسلیٹو بزنس کے

سلسلے میں ہم حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے کہ وہ جلد سے جلد پاس ہو اور صحیح اور اصل شکل میں پاس ہو ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to the Standing Committee.

(*The motion was carried.*)

THE COURT FEES (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, with regard to the Court Fees (West Pakistan Amendment) Bill 1963, the position is also the same. Therefore, I move—

That the Court Fees (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred back to the relevant Standing Committee.

Mr. Speaker : The question is—

That the Court Fees (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred back to the relevant Standing Committee.

(*The motion was carried.*)

THE WEST PAKISTAN UNIVERSITY OF PESHAWAR (AMENDMENT) BILL 1963

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : I do not want to press other motions.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee concerned.

THE WEST PAKISTAN PRIMARY EDUCATION (AMENDMENT) BILL 1963

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee.

THE NORTH WEST FRONTIER PROVINCE TENANCY (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee.

THE RAILWAYS (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the Railways (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : I do not press the other motions.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee.

THE WEST PAKISAN (AMENDMENT AND REVIVAL OF CIVIL LAWS) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee concerned.

THE WEST PAKISTAN GENERAL CLAUSES (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the concerned Standing Committee.

THE FOREST (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 70 of 1963).

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the concerned Standing Committee.

THE NORTH WEST FRONTIER PROVINCE HAZARA FOREST (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir, I beg to introduce the North-West Frontier Province Hazara Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 (Bill No. 71 of 1963).

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the concerned Standing Committee.

THE WEST PAKISTAN NATIONAL CALAMITIES PREVENTION AND RELIEF) (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) (Amendment) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : It is automatically referred to the Standing Committee.

THE WEST PAKISTAN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE BETTERMENT TAX BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : It is referred to the Standing Committee.

THE WEST PAKISTAN FIREWOOD AND CHARCOAL (RESTRICTION) BILL 1963

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : Other motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee concerned.

THE WEST PAKISTAN MOTOR VEHICLES TAXATION (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan Motor Vehicles Taxation (Amendment) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : Other motions not pressed.

Mr. Speaker : It is referred to the Standing Committee.

THE WEST PAKISTAN CONSOLIDATION OF HOLDINGS (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan Consolidation of Holdings (Amendment) Bill 1963, stands introduced.

Minister of Law : Other motions not pressed.

Mr. Speaker : The Bill is referred to the Standing Committee concerned.

THE WEST PAKISTAN TOBACCO VEND (EXTENSION TO KARACHI) (AMENDMENT) BILL 1963

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan Tobacco Vend (Extension to Karachi (Amendment) Bill 1963 stands introduced.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) — جناب والا - اگر میرے بالقابل تشریف فرما دوستوں کا یہ خیال ہے کہ آج اسمبلی کو prorogue کیا جائے - تو اس کے متعلق ہمارا رویہ کچھ اور ہوگا - جہاں تک بل introduce کرنے اور انہیں Standing Committees کو بھیجنے کا تعلق ہے - ان کا اپنا دعویٰ ہے کہ ان بلوں کی تعداد ۴۰ ہے - لیکن یہ تو صرف ۱۶ ہیں - باقی کہاں ہیں - جناب والا - اس وقت بارہ بجنے میں آٹھ منٹ باقی ہیں اور یہ آخری بل ہے جس کی introduction ہمارے سامنے ہے - تو کیا اس کے بعد اسمبلی prorogue ہو جائیگی - میں قائد ایوان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - وہ مجھے بتائیں کہ آخر یہ ہو کیا رہا ہے ؟

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — جناب والا - پہلے ہماری تجویز یہ تھی کہ ماہ رمضان میں بھی اسمبلی کا اجلاس جاری رہے - لیکن بہت سے ممبر صاحبان میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم رمضان شریف میں کام کرنا نہیں چاہتے -

خواجہ محمد صفدر — تو کیا آپ نے صرف آرڈیننس ہی پاس کرانا تھے ؟

وزیر خزانہ — اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ جتنے بل رہ گئے ہیں ۔ ان کو introduce کر کے Standing Committees کے سپرد کر دیا جائے اور ۲۰— فروری یعنی عید کے بعد دوبارہ اجلاس شروع کیا جائے ۔

Minister of Law : I may make the position clear. We are not at all inclined to have the Assembly prorogued. No. After the last Bill on the agenda is introduced a request will be made to the Chair to adjourn it till a particular fixed date.

Khawaja Muhammad Safdar : We are going in recess ?

Minsiter of Law : Yes, in recess.

Mr. Ahmed Mian Soomroo : Mr. Speaker, Sir, before Your Honour decides about this issue I would like to press my motion for the appointment of a Committee for the framing of Rules for the purpose of Article 113 of the Constitution which I have.....

Minister of Law : Let us finish this. Afterwards the Speaker might permit this.

Khawaja Muhammad Safdar : In view of the statement made by the Leader of the House I have to make a statement.

جناب والا ۔ میں ان سے ایک درخواست کرونگا کہ وہ باقی ماندہ بل بھی اسمبلی میں introduce کر دیں تاکہ ان کو بھی Standing Committess کے سپرد کر دیا جائے ۔ مجھے اور میرے احباب کو اس میں قطعاً کوئی اعتراض نہیں کہ recess کی جائے ۔ ویسے ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک رمضان شریف کا تعلق ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اس لئے نہیں اتارا کہ اس میں کام نہ کیا جائے بلکہ اس مبارک مہینے میں دل میں زیادہ کام کرنے کی خواہش پیدا ہونی چاہیئے ۔ لہذا میں اور میرے ساتھی رمضان شریف میں یہاں بیٹھکر ان کے ساتھ ہر طرح تعاون کرنے اور کام ختم کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن بہر حال اگر بعض دوستوں کو اس مذہبی فریضہ کی ادائیگی میں کوئی دقت ہو ۔ تو میں ان کی

position کو understand کرنے کیلئے تیار ہوں ۔ اور میں اسے اچھی طرح understand کرتا ہوں ۔ تاہم انہیں کم از کم یہ تو کرنا چاہیئے تھا کہ وہ مجھے ارشاد فرماتے کہ ہم اسمبلی کو prorogue کرنا چاہتے ہیں ۔ یا ہم recess کرنا چاہتے ہیں ۔ مجھے قطعاً کچھ بھی نہیں بتایا گیا ۔ مجھے تو آج صبح جناب شیخ صاحب اور محترم ملک قادر بخش صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ہم غالباً ۱۴ تاریخ تک کام کرینگے ۔ کیونکہ ہمارے باقی ۴۰ یا ۵۰ بل جو اس وقت pending ہیں ۔ ان سب کو ہم Standing Committees کو refer کرنا نہیں چاہتے ۔ ان کی یہ بات تو میں سمجھتا ہوں لیکن یہاں تو صرف ۱۶ بل ہیں ۔ تو میری عرض یہ ہے کہ اگر ہمارے دوست بیٹھیں تو یہ ۱۶ بل اگلے ہفتے پاس ہو سکتے ہیں ۔ یہ legislation جسے Standing Committees کو refer کیا جا رہا ہے ۔ بالکل بیکار ہے اور اس کی کوئی اہمیت نہیں ۔

مسٹر سپیکر—ان بلوں کو refer نہیں کیا جا رہا ۔ بلکہ یہ refer ہو چکے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—اس لئے میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ بجائے آج کوئی تاریخ مقرر کرنے کے ۔ بہتر یہ ہو گا کہ جتنی legislative business تیار ہے اسے سوموار کے دن لے آئیں ۔ تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ Standing Committees کے سپرد ہو جائے اور وہ کمیٹیاں بھی کچھ کام کریں ۔ اور جب دوبارہ ۲۰ ۔ فروری کو اجلاس منعقد ہو ۔ جیسا کہ شیخ صاحب نے فرمایا ہے ۔ تو اس وقت ہمارے پاس کوئی business ہو ۔ اور ہم کام کرنے کے قابل ہوں ۔ ورنہ اس business کے لئے اسمبلی کا اجلاس بلانا بیکار ہوگا ۔ تو میں نہایت ادب سے suggest کروں گا ۔

Mr. Speaker: For the report of the Standing on these sixteen Bills.....

میرے خیال میں تو ۲۰ ۔ تاریخ تک مشکل سے ان کی رپورٹیں آئینگی ۔

خواجه محمد صفدر—جناب والا ۔ اگر وہ آجائینگی ۔ تو ہم کم از کم ساتھ ساتھ چلتے تو جائینگے ۔ لیکن جو بل ابھی refer نہیں ہوئے تو ان کے متعلق میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ـــــ

وزیر خزانہ— جناب والا ۔ ۲۰ ۔ فروری تک جو بل ہمارے پاس تیار ہونگے ۔ وہ اسی روز ہم آپ کے سامنے پیش کردیں گے ۔ اور اسی روز ہم انہیں Standing Committees کو بھیج دینگے ۔

خواجه محمد صفدر— جناب والا ۔ اس اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ Member's Privilege Bill جو بالکل تیار پڑا ہے اور جسے ملک قادر بخش صاحب نے اپنی وزارت قانون کے زمانے میں دیکھا تھا ۔ اس اسمبلی کے سامنے پیش جائیگا ۔ لیکن وہ ابھی تک پیش نہیں ہوا ۔ یہاں تک کہ اس کے متعلق Press Statement بھی دی گئی تھیں ۔ بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ گورنر صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ جو مراعات نیشنل اسمبلی کے ممبران کو دی گئی ہیں ۔ وہی صوبائی اسمبلی کے ممبران کو دی جائیں گی ۔ لیکن ابھی تک یہ بھی نہیں ہوا ۔

اس کے علاوہ جناب نہ صرف میں بلکہ یہاں تشریف فرما اکثر دوست اقرار کرتے ہیں کہ موجودہ قواعد و ضوابط میں تبدیلیاں کی جائیں ۔ اور میں تو اس کے متعلق دوبارہ درخواست کرتا ہوں ۔ اس پر مجھے یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اب ہوتا ہے ۔ اب ہوتا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ Rules کا وہ Draft ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے جسے اب کوئی پوچھتا ہی نہیں ۔ یہ ایک نہایت ضروری چیز تھی جو اسی اجلاس میں ہو جانی چاہیئے تھی ۔

اس کے علاوہ میری گذارش یہ ہے کہ اگر اس وقت باقی بل بھی آ جائیں تو کم از کم انہیں introduce ہی کر دیا جائے ۔ آخر اتنی جلدی کس بات کی ہے ؟ لہذا ان گذارشات کے ساتھ میں چاہتا ہوں کہ محترم

وزراصاحبان آپس میں مشورہ کرکے ہمیں کوئی صحیح بات بتائیں ۔ (اس مرحلہ پر وزیر قانون تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے) ۔

مسٹر سپیکر— میمن صاحب پہلے بیگم صاحبہ کو فرما لینے دیں ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز (لاہور و ملتان ڈویژن) — صدر محترم ۔ آپ ہم اور اس معزز ایوان کے سب ممبران جانتے ہیں کہ پارلیمنٹ کا کام ایک ایسا اہم اور ضروری کام ہوتا ہے جو rules اور conventions پر base کیا جاتا ہے ۔ آپ مجھے اس ایوان کی گذشتہ بیس ۔ بائیس ۔ چوبیس یا پچیس سال کی تاریخ میں کہیں ایک بھی ایسی مثال بتا دیں جہاں اچانک ڈیڑھ گھنٹہ اسمبلی کے ختم ہونے سے پہلے اور Leader of the Opposition کے مشورہ کے بغیر یہ بتایا جائے کہ آج اسمبلی کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ اگر ایک بھی ایسی مثال بتا دیں تو میں بڑے شوق اور دلی خوشی سے اسے قبول کر لوں گی ۔ مگر میرے علم میں کوئی ایسی Convention اور کوئی ایسا instance نہیں جہاں Leader of the Opposition سے مشورہ کئے بغیر کوئی کام کیا جائے ۔ خدا را ایسی نئی نئی باتیں اور ایسے نئے نئے قواعد ہم پر نافذ نہ کیا جائے ۔ یہ میری بھی درخواست ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ---- (ملک قادر بخش) By way of reply to Begum Sahiba جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ اس کی ایک مثال بتا دی جائے ۔ چونکہ ان کا تجربہ بڑا وسیع ہے اور Parliamentary Life خاصی طویل ہے ۔ جیسے سارا ہاؤس جانتا ہے ۔ اس لئے میں انسے بصد ادب دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کوئی ایک ایسی مثال بتا دیں جہاں ایک ماہ میں اسمبلی میں ۴۰ Adjournment Motions زیر بحث آئی ہوں ۔ اس کے باوجود آپ کہتے ہیں کہ ہم صحیح پارلیمنٹری طریق پر کام نہیں کر رہے ۔ بیگم صاحبہ حقیقت یہ ہے کہ آپ ہمیں کام کرنے ہی نہیں دیتیں ۔ لہذا اب میں التماس کرتا ہوں کہ next time جب ہم آئیں تو Adjournment Motions کی یہ لہریں اور یہ طوفان نہ ہو ۔ (قہقہہ)

علامہ رحمت‌اللہ ارشد--- جناب والا - ملک صاحب نے سب سے بڑا اعتراض جو نازل کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس ایوان میں تحریک التوا پیش نہ ہوں - اس ضمن میں صرف ایک فقرہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ آج تک ہماری موجودہ حکومت جیسی غلط کار حکومت کبھی بر سراقتدار نہیں آئی - اب یہ حکومت جتنی غلطیاں کرے گی اتنی ہی تحریکات التوا پیش ہونگی -

امیر حبیب‌اللہ خان سعدی ---میں حکومت کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ہماری توقع کے عین مطابق یہ فیصلہ کیا ہے - میرے نزدیک ان کا رویہ ایسا ہے جیسے کہا جاتا ہے - نان کہ خوردی خانہ برو - اور یہاں یہ معاملہ ہے کہ آرڈیننس پاس کردی بہ خانہ برو -

Minister of Law : The Leader of the Opposition I thought will not raise a question, which would definitely put him in the wrong. If you Sir...

خواجہ محمد صفدر---میں تو ڈیڑھ سال تک بیٹھنے کے لئے تیار ہوں اور میرے ساتھی بھی بیٹھنے کے لئے تیار ہیں -

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : We are not in the wrong.

Minister of Law : I will show within two minutes that they are. Sir if you look into the Order of the Day, you will see that there are 16 Bills on it; and for each one of them the Opposition members, including the Leader of the Opposition, have moved that they may not be considered and they may either be referred to a particular Select Committee, or be circulated for eliciting public opinion. I put it to him what would have been the fate of them ? All the sixteen bills would have been disposed of if the Government had agreed to these suggestions and they would have either been referred to Select Committees or circulated for eliciting public opinion, and then I put it to him : would he have the face to get up and say this ? I am really sorry that the Government has actually conceded his point and has met him half way by referring all the bills to Standing Committees, which have been set up by the House and in whom we have full confidence. It is really a sorry state of affairs that the Leader of the Opposition should have raised this point to say that after these bills have been referred to the Standing Committees, the House is without any work. If we agree we are blamed and if we do not agree, our position is the same. I appeal to the Leader of the Opposition: to please change his attitude. The Government party is in a cooperative mood. We are grateful for the cooperation that he gave us today, but I think it is mutually agreed upon that these bills had to be referred either to 'A' Committee or 'B' Committee, and there would have been no work.

Secondly, I would very respectfully correct the lady member (Begum Jahan Ara Shah Nawaz) that the Assembly is not being prorogued. They should disabuse their mind. The Assembly is not being prorogued. The Assembly will be in session; it will be in recess, and I am going to make a respectful submission before the House that it may be adjourned to a definite, particular date, if the House and the Speaker agree.

Thirdly, we have actually six bills, which we had sent on to the Assemby Department and unfortunately they could not be put on the Order of the Day. I will now make a motion, and I hope the Leader of the Opposition will support me, that the relevant rule be suspended and these bills be introduced today, and let them also be sent to the relevant Standing Committees.

Fourthly, I assure the Leader of the Opposition that they are bills and 'Insha Allah' they shall remain bills. So far as the issuance of ordinances is concerned, I think he should have faith in the words of the Leader of the House, who has, times out of number, announced on the floor of the Assembly that resort to ordinances will be had only when it is imperative, and not otherwise. The Leader is a man of words and he should have trust in him. I assure him on behalf of the Government party that his word will be carried out by this party both in letter and spirit. Let him cooperate with us. I am glad to hear from him that within a week's time this legislation will be disposed of. I tell him : Pass these bills within one week, and I am prepared to keep them busy for the next one and a half year with the legislative business till his term expires. Sit down with me and I will give you legislation. So please cooperate with me (interruptions).

Mr. Speaker : Order please.

There is one motion from Rai Mansab Ali for the extension of time. Let us dispose it of.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963, Bill No. 61 of 1963, be extended upto 30th June 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963, Bill No. 61 of 1963, be extended upto 30th June 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law : Sir I beg to move one more motion that under the rules as they are, the Standing Committees have got to submit their reports within a particular time, which will probably expire before we meet again. I, therefore, move in respect of the 16 bills which have been introduced and have been referred to Standing Committees, that their period may be extended upto 15th of February 1964, by which time they may be requested to send their reports.

Mr. Speaker : The question is—

That time for presentation of the reports of various Committees, to which the bills have been referred today, should be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law : Sir I beg to move -

That the provisions of rule 25(2) be suspended in respect of the seven bills which I will just now introduce.

Mr. Speaker : The question is—

That the provisions of rule 25(2) be suspended in respect of these seven bills.

(The motion was carried)

THE POLICE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : Sir I beg to introduce the Police (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Police (West Pakistan Amendment) Bill 1963 stands introduced.

THE GOOD CONDUCT PRISONERS PROBATION RELEASE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963

Minister of Law : Sir I beg to introduce the Good Conduct Prisoners Probation Release (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir will you not go on referring them to the Committees?

Minister of Law : That is automatic under rule 58.

خواجہ محمد صفدر—آپ ابھی اس کو move کریں ورنہ اس کے بعد
ہمیں پھر ایک motion لانا پڑے گا کہ فلاں تاریخ تک extend کیا جائے -

وزیر قانون—جی ہاں—میں ایسا ہی کر رہا ہوں -

Mr. Speaker : The Good Conduct Prisoners Probational Release (West Pakistan Amendment) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : I further move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

Mr. Speaker. The question is—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

THE WEST PAKISTAN (BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE) (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore) (Amendment) Bill stands introduced.

Minister of Law : I further move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

THE WEST PAKISTAN (BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, HYDERABAD) (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad) (Amendment) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : I further move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

THE WEST PAKISTAN (BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, PESHAWAR) (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The West Pakistan (Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar) (Amendment) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : I further move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

THE CANAL AND DRAINAGE (EXTENSION) BILL 1963.

Minister of Law : I beg to introduce the Canal and Drainage (Extension) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Canal and Drainage (Extension) Bill 1963 stands introduced.

Minister of Law : I further move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

THE KALRI LAKE DEVELOPMENT (REPEAL) BILL 1964.

Minister of Law : I beg to introduce the Kalri Lake Development (Repeal) Bill 1964.

Mr. Speaker : The Kalri Lake Development (Repeal) Bill 1964 stands introduced.

Minister of Law : I further move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee be extended upto 15th February 1964.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : May I know the sense of the House about the adjournment of the Assembly ?

Minister of Finance : It may be adjourned to meet on the 20th February, 1964.

Kh. Mohd. Safdar : Let the Leader of the House make a statement.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ چونکہ ہمارے پاس تقریباً 23 بل تھے جو کہ ہم نے سیلکٹ کمیٹیوں کو سپرد کر دئے ہیں اور اب چونکہ ہمارے پاس کوئی کام باقی نہیں رہا ۔ اور چونکہ ہمارے اکثر ممبر صاحبان رمضان شریف میں کام نہیں کرنا چاہتے ۔ لہذا ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے House کو recess میں لے جائیں اور پھر 20-2-64 کو دوبارہ کام شروع کر دیں۔ خواجہ صاحب مجھ سے کوئی قطعی بیان دلوانا چاہتے ہیں تو عرض یہ ہے کہ چونکہ بل سیلکٹ کمیٹیوں کے سپرد کر دئے گئے ہیں ۔ اس لئے اس سلسلہ میں کوئی آرڈیننس نہیں آئیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر—چونکہ بل سیلکٹ کمیٹیوں کے سپرد کر دئے گئے ہیں اور اجلاس پھر بیس فروری کو منعقد ہوگا ۔ Assembly will be in session اس لئے آرڈیننس آپ لا ہی نہیں سکتے ۔

Minister of Law : We know the legal implications. We have made our position clear that the House is in recess. Whether we can issue an Ordinance or not in between the period, is a different question ; if it comes to that.

مولانا غلام غوث—جناب والا ۔ اس کی کیا ضمانت ہے کہ جتنے سوالات کا نوٹس دیا گیا ہے ۔ مع بلوں اور ریزولیوشنوں کے ۔ یہ کالعدم تو نہ ہو جائینگے ۔

Mr. Speaker : I think, this is the sense of the House that it may be abjourned till 20th February 1964 and consequently the Assembly is adjourned to meet again on the 20th February 1964, at 9.00 A.M.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a. m. on Thursday the 20th February, 1964.)

———

APPENDIX 'A'

(Ref : Starred Question No. 5383).

List showing names of Class IV employees serving in Railway Department in Kohat Distt. who do not belong to Kohat.

S. No.	Name & Father's Name	Designation
	,ENGINERING DEPARTMENT	
1.	Aziza s/o Nadir	S/Chowkidar.
2.	Saleh Mohd s/o Ali Mohd	B/Smith.
3.	Bashir Ahmed s/o Mian Ahmad	Carpenter.
4.	Azam Khan s/o Muzaffar Khan	Hd. T/man.
5.	Gulab s/o Shainches	T/man.
6.	Nawaz s/o Mehr Din	do.
7.	Gulab s/o Feroze	do.
8.	Akbar s/o Azad	Mate Gr. 2.
9.	Gul Zaman s/o Mohd Jee	G/Man G. 2.
10.	Sher Baz s/o Mir Baz	do.
11.	Ghulam Jilani s/o Ghulam Mohd	do.
12.	Waris Khan s/o Dost Mohd	do.
13.	Altaf Hussain s/o Fazal Karim	do.
14.	Goher Rehman s/o Ghulam Ali	do.
15.	Behram s/o Nisha Khan	do.
16.	Rafiq s/o Mohd Nawaz	do.
17.	Juma Khan s/o Fazal Din	do.
18.	Ghulam Hussain s/o Mian Gul	do. G. 2.
19.	Nadir s/o Gulab	Mate G. 4.
20.	Mushtaq Ahmad s/o Allah Ditta	G/Man G. 4.
21.	Allah Din s/o Fazal Din	do.
22.	Umar Hayat s/o Ghulam Hussain	do.
23.	Nawab s/o Ghulab	Gatekeeper
24.	Fateh Khan s/o Hazar Khan	do.
25.	Ahmed s/o Ahmed Gul	Hd. Trolleyman.
26.	Nawab s/o Lall	Trolleyman.
27.	Ghulam Hussan s/o Ghulam Abbas	do.
28.	Waris s/o Qaima	Trolleyman.
29.	Ghazi s/o Sultan	Hd. do.
30.	Ghulam Hussain s/o Noor Abdullah	Trolleyman.
31.	Fateh Mohd s/o Sher Mohd	Carpenter.
32.	Mohd Nawaz s/o Buhadar	Cooly.
33.	Khalil Gul s/o Mian Gul	B/Smith

34.	Haidayat s/o Sultan	Hammerman.
35.	Fazal Illahi s/o Noor Mohd	Mate.
36.	Mohd Khan s/o Ahmad	Keyman.
37.	Dost Mohd s/o Khan Mohd	Gateman.
38.	Shahbaz s/o Kalandar	do.
39.	Mohd Khan s/o Sultan	do.
40.	Doosa s/o Chajoo	do.
41.	Noor Mohd s/o Hayat Mohd	do.
42.	Mehr Khan s/o Noor Mohd	do.
43.	Khan Zaman s/o Din Mohd	do.
44.	Abdul Rehman s/o Mohd Khan	do.
45.	Sher Mohd s/o Rehman	Mate.
46.	Ghulam Hussain s/o Shad Khan	do.
47.	Bahadar s/o Mehr Khan	Keyman.
48.	Fateh Khan s/o Walait	Gateman.
49.	Ghulam s/o Manga	do.
50.	Mehr Khan s/o Jahan Khan	do.
51.	Nawaz s/o Ghulam Mohd	Mate.
52.	Bukhsh Ellahi s/o Fazal Ellahi	Gateman.
53.	Ghulam Yaseen s/o Sher Mohd	do.
54.	Ghulam Qadir s/o Dadoo	do.
55.	Ghulam Haider s/o Nawaz	do.
56.	Mohd Khan s/o Mohd Ali	do.
57.	Ghulam Habib s/o Ahmed Khan	do.
58.	Ghulam Mohd s/o Shera	do.
59.	Ahmed Khan s/o Shadi Khan	do.
60.	Ghulam Din s/o Khair Din	do.
61.	Mohd Khan s/o Noor Khan	do.
62.	Shah Nawaz s/o Ghulab	do.
63.	Khair Mohd s/o Shaki	do.
64.	Shah Zaman s/o Lall	do.
65.	Mir Alam s/o Buland Khan	do.
66.	Fateh Khan s/o Abbas	do.
67.	Khursheed s/o Iqbal	Sweeper.
68.	Fateh Khan s/o Mohd Khan	Hd : Trolleyman.
69.	Akbar s/o Ahmad Khan	T/Man.
70.	Ghulam Mohd s/o Ghulam Abbas	do.
71.	Mohd Suleman s/o Mohd Qasim	Painter.
72.	Behram s/o Mian Mohd	P/Cooly.
73.	Gull s/o Noor Baz	Mason.
74.	Ghazi s/o Ahmed Khan	,, / Cooly.
75.	Mian Ramzan s/o Ghazi	B/Smith.
76.	Karam Din s/o Fazal Din	H. Man.

77.	Mohd Hanif s/o Mian Gull	Carpenter.
78.	Muzaffar s/o Buland	,, /Cooly.
79.	Mohd Khan s/o Alam Khan	W. Mate.
80.	Mohd Din Ahmad s/o Mohd Idris	W Mistry
81.	Khan Khabas s/o Ghulam Mohd	W. Cooly.
82.	Itbar Khan s/o Mohd Afzal	W. Cooly.
83.	Noor Mohd s/o Mehr Khan	do.
84.	Fazal s/o Basharat Ali	do.
85.	Zaka Ullah Khan s/o Noor Mohd Khan	W. Mistry
86.	Ghulam Haider s/o Lall	Hd : Trolleyman.
87.	Waras s/o Mian Mohammad	Trolleyman.
88.	Abdul Sattar s/o Ghulam Ali	B/Smith.
89.	Shabbaz s/o Gulab Khan	Cleaner.
90.	Mohd Ismail s/o Mian Gull	do.
91.	Sanchi Khan s/o Samandar Khan	Motor Mech.
92.	Sarwar s/o Sher Khan	Peon.

C & W

93.	Ghulam Din s/o Lehna	B/Fitter.
94.	Mohd Younus s/o Yousaf	B/Smith.
95.	Ghulam Mohd s/o Fazal Karim	A. V. Fitter.
96.	Abdul Qayum s/o Abdullah	Carpenter.
97.	Ali Mohd s/o Mali Khan	Painter.
98.	Dilmeer Khan s/o Said Ullah	S. S. Fitter.
99.	Shah Alam s/o Buhadar	do.
100.	Nazam Din s/o Boota	do.
101.	Feroze Din s/o Mehdoo	do.
102.	Abdul Rehman s/o Ghulab Khan	Cooly.
103.	Khuda Bux s/o Ghulam Hussain	do.
104.	Mohd Rafiq s/o Mohd Shaffi	do.
105.	Ghulam Mohd s/o Allah Bux	Cleaning Jamadar.
106.	Ghulam Rasool s/o Abdullah	Carriage Cleaner.
107.	Mohabbat Khan s/o Hayat Mohd	do.
108.	Mohd Khalil s/o Abdul Rahim	C.C.B.
109.	Walayat s/o Jhanda	C.C.S.
110.	Mehnga s/o Prima	do.
111.	Allah Ditta s/o Mangoo	do.
112.	Rehmat s/o Barkat	do.

TRANSPORTATION

113.	Abdul Jabbar Khan s/o Fateh Khan	P/Man.
114.	Bashir Ahmed s/o Mohd Ali	do.
115.	Sher Ahmed s/o Ahmed Khan	do.

116.	Ghulam Hussain s/o Mian Nawab	P/Man.
117.	Ghulam Khan s/o Khan Malik	do.
118.	Ghulam Murtaza s/o Sattar Qilli	do.
119.	Mohd Yaqub s/o Sher Mohd	do.
120.	Iqbal Akhtar s/o Faqir Mohd	do.
121.	Ghulam Nabi s/o Abbas Ali Khan	do.
122.	Aurangzeb Khan son of Dadan Khan	do.
123.	Mohd Sharif son of Ghulam Haider	do.
124.	Mohd Azam son of Mian Khan	do.
125.	Barket Masih son of Matroo	Rlg. Sweeper.
126.	Iqbal Masih son of Ramzan Masih	do.
127.	Fazal Ahmed son of Haji Ahmed	G/man.
128.	Manzoor Ahmed son of Nazir Ahmed	P/Man.
129.	Abdul Khan son of Bahadur Khan	do.
130.	Abdul Ghani son of Abdul Rahim	S/JAM.
131.	Rab Nawaz son of Khuda Yar	P/JAM.

COMMERCIAL STAFF

132.	Noor Ellahi son of Fazal	Waterman.
133.	Abdul Reham son of Rehman	Sweeper.
134.	Ghulam Khan son of Ahmed Khan	W/man.
135.	Sadiq Masih son of Sunder	Sweeper.
136.	Mehraj Ali son of Johar Ali	W/man.
137.	Sher Mohd son of Shadi Khan	S/man.
138.	Johan son of Ghulam	W/man.
139.	Sham Lal son of Nathoo	Sweeper.
140.	Sadhoo son of Bhala	do.
141.	Rehmat Masih son of Barket Masih	do.
142.	Mohd Zaman son of Hayat	W/man.
143.	Masoom Shah son of Abdul Rahim	R.R. cook.
144.	John son of Sadoo	Sweeper.
145.	Nawab son of Shahna	do.

MEDICAL

146.	Muhammad Riaz	W/servant.
147.	Mrishan	Sweeper.
148.	Sherru	S. Jamadar.
149.	Abdul Khanan	Bhishty.
150.	Sher Nawaz	do.

151.	Chandan	Sweeper.
152.	Manchan	do.
153.	Massu	do.
154.	Saggar	do.
155.	Jacal	do.
156.	Munshi	do.
157.	Lall	do.
158.	Hazrat	do.
159.	Atroo	do.
160.	Sham Lall	do.
161.	Ameen	do.

ELECTRICITY DEPARTMENT

162.	Abdul Rehman son of Sadar Din	RAPHD.
163.	Mian Mohammad son of Ghazi	APED.
164.	Nazir Muhammad son of Fateh Mohd	P. Fitter
165.	Sodagar Din son of Mohd. Yasin	EEXR.
166.	Mohd. Yusaf son Ghulam Mohd	TL Cooly.
167.	Muborak Khan son of Sarwar Khan	P. Cooly.
168.	Mohd. Iftiqhar son of Mohd. Niwaz	do.
169.	Mohd. Aslam son of Haider Khan	RPEF/Man.
170.	Mohd. Hafiz son of Rehmat Khan	Cooly
171.	Mohd. Akram son of Rehman Din	Asstt. Wire/man

LOCO DEPARTMENT

172.	Sultan Mahmood son of Ghulam Mohd	Fitter.
173.	Juma Khan son of Ghulam Din	do.
174.	Fazal Hussain son of Shah Mohd	do.
175.	Afzal Ahmed son of Iqbal Hussain	Fitter Cooly.
176.	Sardar Khan son of Islam Khan	do.
177.	Mohd. Hussain, son of Fazal Din	S.S. Turner.
178.	Iqbal Hussain son of Irshad Hussain	S. Messenger.
179.	Ahmed Khan son of Mohd Alam	Fuel Cooly.
180.	Allah Ditta son of Ali Mohd	do.
181.	Ghulam Muhammad s/o Hussain	Cleaner.
182.	Barkat Ali s/o Kathoo	Fitter Mistry.

183.	Bashir s/o Abdul Majeed	Fitter.
184.	Muhammad Jan s/o Saif Ali	S. S. Fitter
185.	Muhammad Arif s/o Wali Muhammad	Fitter Cooly.
186.	Nisar Ahmed s/o Abdul Salam	do.
187.	Niaz Ali s/o Iqbal Hussain	do.
188.	Rab Nawaz s/o Fazal Dad	do.
189.	Pir Akbar s/o Jaffar Khan	B.M. Mistry.
190.	Akram Khan s/o Baghwan	B/Maker.
191.	Muhammad Siddique s/o Haider	do.
192.	Qasim Jan s/o Mir Qasim	S.S. B/Maker.
193.	Dost Muhammad s/o Mehr Din	do.
194.	Ghulam Hussain s/o Din Muhammad	C&I Smith.
195.	Muhammad Amin s/o Muhammad Shafi	Turner
196.	Muzaffar Khan s/o Itwar Khan	Shop Cooly.
197.	Afzal Khan s/o Abdul Aziz	Cleaner.
198.	Muhammad Anwar s/o Mr. Abbas Khan	do.
199.	Abdul Rehman s/o Abdul Aziz	do.
200.	Akhtar Khan s/o Fazal Khan	W/O Cooly.
201.	Muhammad Habib s/o Sharif	S/Issuer.
202.	Muhammad Anwar s/o Saif-ur-Rehman	Sch. Poster.
203.	Sultan Muhammad Khan so/ Aziz Khan	Call-man.
204.	Muhammad Aslam s/o Muhammad Khan	Box-Porter.
205.	Ghulam s/o Muhammad Khan	R.R. Cook.
206.	Mian Muhammad s/o Noor Muhammad	R.R. Bearer.
207.	Fazal Khan s/o Sultan	Fuel Cooly.
208.	Abdul Majid s/o Abdul Shakoor	do.
209.	Tara s/o Uito	Sweeper.
210.	Peshawari s/o Mangli	do.
211.	Wakil Khan s/o Rafiq	do.